مفاتیح الجنان
اردو

سال بھر کے اعمال۔ تمام زیارتیں۔ تمام مساجد کے آداب۔ ہر بلا اور درد کے لئے تعویذات
قرآن مجید کے بائیس سورے۔ تمام نمازیں۔ استخارے دیگر حجاج کرام اور زوار حضرات کیلئے

(مفید کتاب)

مؤلف

للمحدث البارع العالم العامل الشیخ عباس القمی النجفی اعلی اللہ مقامہ

ترجمہ

شیخ الجامعۃ حجۃ الاسلام مولانا اختر عباس صاحب قبلہ

مؤسس و سرپرست جامعۃ المنتظر۔ لاہور

ناشران

حیدری کتب خانہ۔ ۱۵/۱۴ مرزا علی اسٹریٹ امام باڑہ روڈ ممبئی ۹

مفاتیح الجنان اردو

سال بھر کے اعمال۔ تمام زیارتیں۔ تمام مساجد کے آداب۔ ہر بلا اور درد کے لئے تعویذات
قرآن مجید کے بائیس سورے۔ تمام نمازیں۔ استخارے دیگر حجاج کرام اور زوار حضرات کیلئے

(مفید کتاب)

مؤلف

للمحدث البارع العالم العامل الشیخ عباس القمی النجفی اعلی اللہ مقامہ

ترجمہ

شیخ الجامعہ حجۃ الاسلام مولانا اختر عباس صاحب قبلہ

مؤسس و سرپرست جامع المنتظر۔ لاہور

ناشران

حیدری کتب خانہ ۱۴/۱۵ مرزا علی اسٹریٹ امام باڑہ روڈ ممبئی ۹

مفاتیح الجنان اردو

سال بھر کے اعمال۔ تمام زیارتیں۔ تمام مساجد کے آداب۔ ہر بلا اور درد کے لئے تعویذات
قرآن مجید کے بائیس سورے۔ تمام نمازیں۔ استخارے دیگر حجاجِ کرام اور زوار حضرات کیلئے

(مُفید کتاب)

مؤلف

لِلمحدث البارع العالم العامل الشیخ عباس القمی النجفی اعلی اللہ مقامہ

ترجمہ

شیخ الجامعۃ حجۃ الاسلام مولانا اختر عباس صاحب قبلہ

مؤسس و سرپرست جامع المنتظر۔ لاہور

ناشران

حیدری کتب خانہ۔ ۱۵/۱۴ مرزا علی اسٹریٹ امام بارہ روڈ ممبئی ۹

قیمت:۔ ساٹھ روپے

تاریخِ اشاعت ——— مارچ ۱۹۸۰ء

ھدیہ ——— ساٹھ روپے

ملتمسِ دُعا

شیخ محمد مہدی شیخ محمد رضی

پرنٹر پبلشر ——— شیخ محمد مہدی شیخ محمد رضی

زیرِ اہتمام ——— اظہار حسین

سول ایجنٹ

حیدری کتب خانہ

۱۵/۱۴ مرزا علی اسٹریٹ۔ امام باڑہ روڈ بمبئی ۹

مطبوعہ ـ لکشمی پرنٹنگ ورکس ـ لال کنواں دہلی ۶

فہرست کتاب مفاتیح الجنان یا توضیح الوظائف

فہرست باقیات الصالحات

(برحاشیہ مفاتیح الجنان)

پُرخلوص پیش لفظ

روایت ہے کہ جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا سلسلہ اعمال ختم ہو جاتا ہے مگر چند انسان کہ جن کے مرنے کے باوجود پھر بھی سلسلۂ اعمال ان کے صحیفۂ اعمال میں برابر لکھا جاتا ہے، جن میں سے ایک وہ عالم ہے کہ جو کوئی کتاب لکھ جائے کہ جب تک اس کی کتاب مقام استفادہ رہے گی، اس کا ثواب اس لکھنے والے کے صحیفۂ اعمال میں برابر لکھا جاتا رہے گا اور نیز ائمہ طاہرین ع سے مروی ہے۔ کہ کوئی عبادت اس سے افضل نہیں کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے اور اس ذات سے وہ چیز مانگی جائے کہ جس کا وہ مالک ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس شخص سے کوئی زیادہ مبغوض نہیں جو اللہ تعالیٰ سے تکبر کرتے ہوئے اسکی عبادت نہیں کرتا اور اس سے دعا طلب نہیں کرتا ان دو چیزوں کے مدِّنظر میری مدت سے خواہش تھی کہ میں کوئی ایک ایسی اعمال اور ادعیہ کی جامع کتاب لکھوں جس میں سال بھر کے اعمال اور ادعیہ اور تمام زیارات موجود ہوں تاکہ اس سے عام مومنین اعمال بجالائیں اور میرے نامۂ اعمال میں ثواب کی زیادتی کا موجب بنیں، جب بھی ایسا خیال دل میں آتا تھا معاً میری نگاہ مفاتیح الجنان مؤلفہ محدث بارع شیخ عباس قمی کی طرف جاتی تھی کہ اس سے بہترین کتاب اس موضوع میں آج تک نہیں لکھی گئی اور یہ عراق اور ایران میں اتنی مقبول عام ہے کہ لاکھوں زائرین اور عاملین اس سے مقامات مقدسہ میں اعمال بجالاتے نظر آتے ہیں اور یہ شیعوں کے ہر پڑھے لکھے گھر میں موجود ہے لہٰذا میں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ اس کا اردو ترجمہ کرکے شائع کروں۔ خداوند عالم پر توکل کرکے ترجمہ کرتا گیا اور ساتھ ساتھ حافظ شیخ محمد خوشنویس کو لکھنے کیلئے دیتا گیا، خداوند عالم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میری دیرینہ خواہش اللہ تعالیٰ کی توفیق سے پوری ہوئی اور یہ کتاب آفسٹ مشین پر طبع ہو کر قارئین کے سامنے آگئی۔ لیکن میں اپنا فریضہ سمجھتا ہوں کہ میں جناب عمدۃ الاشراف شیخ محمد شریف اسسٹنٹ کمشنر انکم ٹیکس اور الحاج جناب محمد انور صاحب مالک ڈان پیپر مارٹ کا شکریہ ادا کروں کہ جن کی ہمت افزا اسباب کیوجہ سے حقیر نے اتنے بڑے مصارف کے کام کی جرأت کی۔ خداوند عالم ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے، خدایا میری اس معمولی سعی و پیش کش کو تا ظہور قائم آل محمدؐ مرجع عاملین اور زائرین قرار دینا اور مجھے اور میرے والدین کو ائمہ طاہرین کے ساتھ محشور فرمانا۔ اور جامع المنتظر وسن پورہ کو مرکزِ علم تا قیام قائم قرار دینا۔ آمین۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّد

خادم مومنین اختر عباس مدرس اعلیٰ و مہتمم
جامع المنتظر سادات گنج وسن پورہ لاہور

سورۂ مبارکہ یٰسٓ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰسٓ ○ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ○ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ○
لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ○ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○
اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ○ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ
سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ○ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ
لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ
كَرِيْمٍ ○ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ
فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ○ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ○ اِذْ اَرْسَلْنَآ
اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ○ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا
بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ○ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ
لَمُرْسَلُوْنَ ○ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ○ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا
لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ بَلْ اَنْتُمْ
قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ○ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ○
اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○ وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ ○ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا
وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ○ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ○ قِيْلَ ادْخُلِ
الْجَنَّةَ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ○ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ○ وَمَآ اَنْزَلْنَا

فضائل سورہ یٰسین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مفاتیح النجاح سے فضائل سورہ یٰسین نقل کئے گئے ہیں جناب رسول خدا سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص اللہ کی خوشنودی کے لئے سورہ یٰسین پڑھے تو خداوند عالم اسے بارہ ختم قرآن کا ثواب عنایت فرمائے گا جب کسی بیمار کے نزدیک سورہ یٰسین پڑھی جائے تو اس کے ہر حرف کے عوض دس فرشتے اس کے سامنے صف بستہ کھڑے ہو کر اس کے لئے طلب مغفرت کرتے ہیں اور اس کی روح کے قبض کرنے کے لئے حاضر رہتے ہیں اور اس کے جنازے کی تشییع کرتے ہیں اور اس پر نماز پڑھتے ہیں اور اس کے

فضائل سورہ یسین

دفن کے وقت حاضر رہتے
ہیں اور جو بیمار جان کنی کے وقت
خود یا کوئی اور اسکے نزدیک سورہ
یسین پڑھے تو بہشت کے پانی
کا کاسہ رضوان جنت بیکر اسے
دیتا ہے اور وہ شخص اسے سیراب
ہو کر پیتا ہے اور وہ قبر سے
سیراب اٹھے گا اور انبیاء کے
کسی حوض کیطرف محتاج نہ ہوگا
یہاں تک کہ جنت میں داخل
ہوگا در انحالیکہ وہ سیراب ہوگا
منقول ہے کہ سورہ یسین پڑھنے
والے کو دنیا اور آخرت کی خیر
عنایت کریگی اور آخرت کا
ہول اور دنیا کی بلائیں اس سے
ہٹا دے گی اور اس سے ہر شر
کو دفع اور ہر حاجت کو پورا
کرے گی سورہ یسین کو پڑھنے
والے کے لئے بیس حج کا ثواب
ہے اور اس کے سننے والے
کیلئے ہزار دینار اور ہزار یقین ہزار
برکتیں ہونگی اور اسکو ہر مصیبت
سے نکالے گی حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول
ہے کہ جو شخص قبرستان میں
سورہ یسین پڑھے خدا مردوں

عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ۝ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً
فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ۝ يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝
اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا
مُحْضَرُوْنَ ۝ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ۝
وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ۝ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ وَمَا عَمِلَتْهُ
اَيْدِيْهِمْ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ
اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۝ وَالشَّمْسُ
تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ
الْقَدِيْمِ ۝ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝
وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ۝
وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ۝ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝ وَاِذَا
قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ
مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝
وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ
وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ۝ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ
فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا هٰذَا مَا وَعَدَ
الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝
فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ
شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ۝ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ۝ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ
وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ۝ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ اَلَمْ
اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ

هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ؕ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ۝ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ
الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ
وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ
فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ۝ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا
مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ۝ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ
وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى
الْكٰفِرِيْنَ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ۝
وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ۝ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝ وَاتَّخَذُوْا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ۝
فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ
نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ
رَمِيْمٌ ۝ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُ ۝ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ
مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۝ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۗ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا
اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ

سُوْرَةُ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ الرَّحْمٰنِ

اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝ وَّالنَّجْمُ
وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ
بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝ فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝
وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ
كَالْفَخَّارِ ۝ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ رَبُّ

فضیلت سورۃ الرحمن

کے عذاب میں کمی کر دے گا
اور مُردوں کے عدد کے برابر
اس کو نیکیاں عنایت کریگا
امام جعفر صادق علیہ السلام سے
منقول ہے کہ جو شخص دن میں
سورہ یٰسین پڑھے رات تک
محفوظ اور روزی دیا جائے گا
اور جو سونے سے پہلے پڑھے
خدا اسے ہر آفت اور شیطان رجیم
کے ہر شر سے حفاظت کیلئے
ہزار فرشتے مقرر کرے گا
اور اگر اسی دن مرجائے تو خدا
اسے بہشت میں داخل کرے گا

فضیلت سورۃ الرحمن

حضرت صادق علیہ السلام
سے منقول ہے کہ سورہ
الرحمن کے پڑھنے کو مت
چھوڑیئے کیونکہ یہ منافقین
کے دل میں نہیں ٹھہرتی قیامت
کے دن یہ ایک خوبصورت
آدمی کی شکل میں بہترین خوشبو

الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ۝ بَيْنَهُمَا
بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبَانِ ۝ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبَانِ ۝ سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَ الثَّقَلَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ
وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ ۝ فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فَإِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُسْأَلُ عَنْ ذَنْبِهِ إِنْسٌ وَلَا جَانٌّ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ هَٰذِهِ
جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ ۝ يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ۝ فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فِيهِمَا مِنْ
كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ
إِسْتَبْرَقٍ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ
لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ
وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ۝ فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ مُدْ
هَامَّتَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبَانِ ۝ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فِيهِنَّ
خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ۝

فضائل سورة الرحمٰن

کے ساتھ اللہ کے سامنے
ایسی جگہ پر آکر ٹھہرے گی کہ اس
سے کوئی جگہ نزدیک تر نہ ہوگی
پھر خداوند عالم فرمائے گا
کہ کون تھا جو تجھے اپنی دنیا کی
زندگی میں ہمیشہ پڑھا کرتا تھا
وہ عرض کرے گی خدایا فلاں
اور فلاں تھا تو پھر ان لوگوں کے
چہرے سفید ہو جائیں گے
اور انہیں خدا فرمائے گا کہ
جس کی چاہو شفاعت کرو،
پس وہ اتنی شفاعت کرینگے
کہ کوئی شخص باقی نہیں رہیگا
کہ وہ ان کی شفاعت نہ کرنے
کا ارادہ کرے پھر خدا ان کو
حکم دے گا کہ جہاں چاہو جنت
میں داخل ہو کر رہو، حضرت
صادق علیہ السلام سے منقول
ہے کہ جو سورہ الرحمٰن پڑھے
جب فَبِاَیِّ آلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن
پڑھے تو کہے لَا بِشَیْءٍ مِنْ
آلَائِکَ رَبِّ اُکَذِّبُ اگر
کوئی رات کو پڑھے اور مر جائے
تو شہید مرے گا اسی
طرح دن کو پڑھے اور مر

سُورَةُ الْوَاقِعَة

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ○ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبَانِ ○ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ○ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○
تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ○

سُورَةُ الْوَاقِعَة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ○ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ○ خَافِضَةٌ رَافِعَةٌ ○ إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ
رَجًّا ○ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ○ فَكَانَتْ هَبَاءً مُنْبَثًّا ○ وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ○ فَأَصْحَابُ
الْمَيْمَنَةِ ○ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ○ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ○ وَالسَّابِقُونَ
السَّابِقُونَ ○ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ○ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ○ ثُلَّةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ ○ وَقَلِيلٌ مِنَ
الْآخِرِينَ ○ عَلَىٰ سُرُرٍ مَوْضُونَةٍ ○ مُتَّكِئِينَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ ○ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ
مُخَلَّدُونَ ○ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ ○ لَا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا
يُنْزِفُونَ ○ وَفَاكِهَةٍ مِمَّا يَتَخَيَّرُونَ ○ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِمَّا يَشْتَهُونَ ○ وَحُورٌ عِينٌ ○
كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ○ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا
تَأْثِيمًا ○ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ○ وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ○ فِي سِدْرٍ مَخْضُودٍ ○
وَطَلْحٍ مَنْضُودٍ ○ وَظِلٍّ مَمْدُودٍ ○ وَمَاءٍ مَسْكُوبٍ ○ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ○ لَا مَقْطُوعَةٍ
وَلَا مَمْنُوعَةٍ ○ وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ ○ إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً ○ فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا ○ عُرُبًا
أَتْرَابًا ○ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ ○ ثُلَّةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ ○ وَثُلَّةٌ مِنَ الْآخِرِينَ ○ وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ
مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ ○ فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ○ وَظِلٍّ مِنْ يَحْمُومٍ ○ لَا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ○ إِنَّهُمْ
كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ ○ وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيمِ ○ وَكَانُوا يَقُولُونَ
أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ○ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ○ قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَ
الْآخِرِينَ ○ لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ○ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ○
لَآكِلُونَ مِنْ شَجَرٍ مِنْ زَقُّومٍ ○ فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ○ فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ ○
فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ ○ هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ○ نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ○

فضیلت سورۂ واقعہ

جائے تو شہید مرے گا۔

فضیلت سورہ واقعہ

نقل ہوا ہے کہ عبداللہ ابن مسعود کی اس بیماری میں کہ جس میں وہ فوت ہو گئے تھے عثمانؓ ابن عفانؓ بیمار پرسی کے لئے گئے ان سے کہا کہ کس سے آپ کو شکایت ہے جواب دیا اپنے گناہوں سے کہا کس چیز کی خواہش ہے جواب دیا اپنے پالنے والے کی رحمت کی کہا آپ کیلئے طبیب بلاؤں جواب دیا طبیب ہی نے تو بیمار کیا ہے کہا آپ کیلئے مال دینے کا حکم صادر کروں جواب دیا جب میں محتاج تھا تو نہ دیا اب جبکہ مستغنی ہوں دیتا ہے کہا آپ کی لڑکیوں کیلئے وہ مال دوں گا جواب دیا میں نے انہیں سورہ واقعہ کی تعلیم دے دی ہے وہ میرے مال کی محتاج نہ رہیں گی میں نے

فضیلت سورۂ جمعہ

حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو
شخص ہر رات سورہ واقعہ
پڑھتا رہے اسے کسی قسم کی
پریشانی لاحق نہ ہو گی حضرت
صادق علیہ السلام سے منقول
ہے کہ جو شخص ہر رات سونے
سے پہلے سورہ واقعہ کو پڑھے
خداوند عالم اس سے ملاقات
کرے گا درانحالیکہ اس کا چہرہ
ماہتاب کی طرح ہو گا اور
امام جعفر صادق سے منقول ہے
جو شخص بہشت اور جو چیزیں
بہشت میں ہیں کا اشتیاق رکھتا
ہو تو ہر رات سورہ واقعہ
پڑھا کرے

فضائل سورہ جمعہ

حضرت صادق علیہ السلام
سے منقول ہے کہ ہر مومن
پر جو ہمارے شیعوں سے
ہے ہر جمعرات کی نماز
میں سورہ جمعہ اور سبح اسم
کا اور جمعہ کے دن ظہر کی نماز
میں سورہ جمعہ اور منافقین
کا پڑھنا واجب ہے اور جو

أَفَرَءَيْتُم مَّا تُمْنُونَ ۝ ءَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُۥٓ أَمْ نَحْنُ ٱلْخَٰلِقُونَ ۝ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ
ٱلْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ۝ عَلَىٰٓ أَن نُّبَدِّلَ أَمْثَٰلَكُمْ وَنُنشِئَكُمْ فِى مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ وَلَقَدْ
عَلِمْتُمُ ٱلنَّشْأَةَ ٱلْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ۝ أَفَرَءَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ۝ ءَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُۥٓ
أَمْ نَحْنُ ٱلزَّٰرِعُونَ ۝ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَٰهُ حُطَٰمًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ۝ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ۝ بَلْ نَحْنُ
مَحْرُومُونَ ۝ أَفَرَءَيْتُمُ ٱلْمَآءَ ٱلَّذِى تَشْرَبُونَ ۝ ءَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ ٱلْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ ٱلْمُنزِلُونَ ۝ لَوْ نَشَآءُ
جَعَلْنَٰهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ۝ أَفَرَءَيْتُمُ ٱلنَّارَ ٱلَّتِى تُورُونَ ۝ ءَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَآ أَمْ نَحْنُ
ٱلْمُنشِـُٔونَ ۝ نَحْنُ جَعَلْنَٰهَا تَذْكِرَةً وَمَتَٰعًا لِّلْمُقْوِينَ ۝ فَسَبِّحْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلْعَظِيمِ ۝ فَلَآ أُقْسِمُ
بِمَوَٰقِعِ ٱلنُّجُومِ ۝ وَإِنَّهُۥ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ۝ إِنَّهُۥ لَقُرْءَانٌ كَرِيمٌ ۝ فِى كِتَٰبٍ مَّكْنُونٍ ۝
لَّا يَمَسُّهُۥٓ إِلَّا ٱلْمُطَهَّرُونَ ۝ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ۝ أَفَبِهَٰذَا ٱلْحَدِيثِ أَنتُم مُّدْهِنُونَ ۝
وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ۝ فَلَوْلَآ إِذَا بَلَغَتِ ٱلْحُلْقُومَ ۝ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ۝ وَ
نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ۝ فَلَوْلَآ إِن كُنتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ۝ تَرْجِعُونَهَآ
إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ۝ فَأَمَّآ إِن كَانَ مِنَ ٱلْمُقَرَّبِينَ ۝ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ۝ وَأَمَّآ إِن
كَانَ مِنْ أَصْحَٰبِ ٱلْيَمِينِ ۝ فَسَلَٰمٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَٰبِ ٱلْيَمِينِ ۝ وَأَمَّآ إِن كَانَ
مِنَ ٱلْمُكَذِّبِينَ ٱلضَّآلِّينَ ۝ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ ۝ وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ ۝ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ حَقُّ ٱلْيَقِينِ ۝ فَسَبِّحْ بِٱسْمِ رَبِّكَ
ٱلْعَظِيمِ ۝

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ۝ سُورَةُ ٱلْجُمُعَةِ

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ٱلْمَلِكِ ٱلْقُدُّوسِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَكِيمِ ۝ هُوَ ٱلَّذِى بَعَثَ
فِى ٱلْأُمِّيِّـۧنَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا۟ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِهِۦ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَإِن
كَانُوا۟ مِن قَبْلُ لَفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ۝ وَءَاخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا۟ بِهِمْ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ۝ ذَٰلِكَ
فَضْلُ ٱللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ وَٱللَّهُ ذُو ٱلْفَضْلِ ٱلْعَظِيمِ ۝ مَثَلُ ٱلَّذِينَ حُمِّلُوا۟ ٱلتَّوْرَىٰةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا
كَمَثَلِ ٱلْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًۢا بِئْسَ مَثَلُ ٱلْقَوْمِ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ
ٱلظَّٰلِمِينَ ۝ قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ هَادُوٓا۟ إِن زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَآءُ لِلَّهِ مِن دُونِ ٱلنَّاسِ فَتَمَنَّوُا۟ ٱلْمَوْتَ

إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ۝
قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم
بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ
وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانتَشِرُوا
فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝
وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا قُلْ مَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ مِّنَ
اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۚ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝

سورۃ المنفقون

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ
الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ ۝ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا
كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ۝ وَإِذَا
رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِن يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ
يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝
وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَ
هُم مُّسْتَكْبِرُونَ ۝ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَن يَغْفِرَ اللَّهُ
لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِندَ
رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ يَنفَضُّوا وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ ۝
يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ
وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ
وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ وَأَنفِقُوا مِن
مَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ

فضیلت سورہ جمعہ

یوں کہ گویا اس نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول بجا لایا ہے اور خدا پر اس کا ثواب اور جزا اس کو بہشت دینا ہے

فضیلت سورہ منافقین

یہ سورہ مدنی ہے۔ ابی بن کعب نے جناب رسالت مآبؐ سے نقل کیا ہے کہ جو شخص سورہ منافقین کو پڑھے گا وہ نفاق سے بری ہوگا اور منافقوں کے شر سے محفوظ ہوگا حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر مومن پر یعنی ہمارے شیعوں سے ہے ہر جمعرات کی نماز میں سورہ جمعہ اور سبح اسم کا اور جمعہ کے دن ظہر کی نماز تک سورہ جمعہ اور منافقین کا پڑھنا واجب ہے۔

قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُن مِّنَ الصَّالِحِينَ ○ وَلَن يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ○

سُورَةُ ○ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○ المُلْك

تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ
أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ ○ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ۖ مَّا تَرَىٰ فِي
خَلْقِ الرَّحْمَٰنِ مِن تَفَاوُتٍ ۖ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِن فُطُورٍ ○ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ
يَنقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ ○ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا
رُجُومًا لِّلشَّيَاطِينِ ۖ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ ○ وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ
الْمَصِيرُ ○ إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ ○ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَا
أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ○ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا
وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ○ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا
فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ○ فَاعْتَرَفُوا بِذَنبِهِمْ فَسُحْقًا لِّأَصْحَابِ السَّعِيرِ ○ إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ
رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ○ وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ
بِذَاتِ الصُّدُورِ ○ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ○ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ
ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ○ أَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يَخْسِفَ
بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ○ أَمْ أَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ
فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ○ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ○ أَوَلَمْ
يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ○
أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ جُندٌ لَّكُمْ يَنصُرُكُم مِّن دُونِ الرَّحْمَٰنِ ۚ إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ ○
أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۚ بَل لَّجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ○ أَفَمَن يَمْشِي مُكِبًّا
عَلَىٰ وَجْهِهِ أَهْدَىٰ أَمَّن يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ○ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ
السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۖ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ○ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ

فضیلت سورۂ ملک

حضرت صادق علیہ السلام سے
منقول ہے کہ جو شخص نماز
واجب میں سونے سے پہلے
سورہ تبارک الذی بیدہ الملک
پڑھے وہ صبح تک خدا تعالیٰ
کی امان میں ہوگا اور قیامت میں
بھی اللہ کی امان میں ہوگا یہاں
تک کہ جنت میں داخل ہوگا
قطب راوندی نے ابن عباس
سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص
ایک آدمی کی قبر پر خیمہ لگا کر بیٹھا
اور اُسے اُس کی خبر نہ تھی پس
اس نے وہاں سورہ تبارک
الذی بیدہ الملک پڑھی پس
اس نے ایک آواز سنی کہ
کسی نے کہا کہ یہ سورہ نجات
دینے والی ہے پس اس مطلب
کو حضرت رسول خدا سے
بیان کیا آنحضرت نے
فرمایا کہ یہ سورہ قبر کے عذاب
سے نجات دینے والی ہے

سورة المزمل

وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ
عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝ فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا
وَقِيلَ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَدَّعُونَ ۝ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَمَن
مَّعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَن يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ قُلْ هُوَ الرَّحْمَٰنُ آمَنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا
فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَن يَأْتِيكُم بِمَاءٍ مَّعِينٍ ۝

سورة ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ المزمل

يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ نِّصْفَهُ أَوِ انقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ۝ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ
الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ۝ إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ۝ إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ
قِيلًا ۝ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ۝ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝
رَّبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۝ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ
هَجْرًا جَمِيلًا ۝ وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ۝ إِنَّ لَدَيْنَا أَنكَالًا
وَجَحِيمًا ۝ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ۝ يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ
الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ
فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۝ فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا ۝ فَكَيْفَ تَتَّقُونَ
إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ۝ السَّمَاءُ مُنفَطِرٌ بِهِ ۚ كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا
إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن
ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ
أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ
مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ اللَّهِ ۙ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا
اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَ

فضیلت سورہ مزمل

اس سورہ کے بہت کافی فضائل بلکہ ہر ایک سورہ قرآنی کے فضائل اتنے ہیں کہ جو کہ بسط تحریر سے باہر ہیں تاہم کچھ فضائل مشتے از خروارے کے طور پر لکھ دیتے ہیں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے اور آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص اس سورہ کی تلاوت کرے گا اسکو اتنا ثواب ملے گا جتنا کہ تمام جن وانس غلام ہوں اور ان کو آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور وہ غلام خالصاً اللہ کی راہ میں کار ثواب سمجھ کر آزاد کئے گئے ہوں

سُورَةُ النَّبَأ

أَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

سُورَةُ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ النَّبَأ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ۝ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ ۝ الَّذِي هُمْ فِيهِ
مُخْتَلِفُونَ ۝ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝ أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَادًا ۝ وَ
الْجِبَالَ أَوْتَادًا ۝ وَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا ۝ وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا ۝
وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝ وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝ وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا ۝
وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا ۝ لِنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا ۝ وَجَنَّاتٍ أَلْفَافًا ۝ إِنَّ يَوْمَ
الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ۝ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ۝ وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ
أَبْوَابًا ۝ وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝ إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝ لِلطَّاغِينَ مَآبًا ۝
لَابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ۝ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ۝ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ۝ جَزَاءً
وِفَاقًا ۝ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ۝ وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ۝ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ
كِتَابًا ۝ فَذُوقُوا فَلَنْ نَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ۝ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ۝ حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ۝
وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ۝ وَكَأْسًا دِهَاقًا ۝ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ۝ جَزَاءً مِنْ
رَبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا ۝ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ لَا يَمْلِكُونَ
مِنْهُ خِطَابًا ۝ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا ۝ لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ
لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا ۝ إِنَّا أَنْذَرْنَاكُمْ عَذَابًا
قَرِيبًا يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا ۝

سُورَةُ الدَّهْر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ
شَيْئًا مَذْكُورًا ۝ إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ۝

فضیلت سورۂ نباء

دنیا اور آخرت کی تنگی خدا اسکے پڑھنے والے سے دور کریگا اسکے متواتر پڑھنے سے ایسے کرشمے ظاہر ہونگے کہ آپ انہیں دیکھ کر چشم خیرہ ہو کر رہ جائیں گے۔

فضیلت سورہ نباء

شیخ صدوق نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص ہر روز ہمیشہ سورہ عم یتساءلون پڑھے وہ سال ختم نہیں ہوگا مگر وہ خانہ کعبہ کی زیارت سے مشرف ہوگا مجمع البیان میں شیخ طبرسی نے ابی بن کعب سے روایت کی ہے حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ جو شخص سورہ عم یتساءلون ہر روز پڑھے اسے خدا ٹھنڈے پانی سے قیامت کے دن سیراب کریگا واضح ہو کہ اہلبیت کی روایات میں وارد ہوا ہے کہ نباء عظیم ولایت ہے اور حضرت امیرالمومنین ہی نباء عظیم ہیں اور وہی کشتی نوح اور باب اللہ ہیں

فضیلت سورۂ دھر

یہ سورہ بڑی بابرکت ہے جناب رسول خدا سے مروی ہے کہ جو شخص اس سورہ مبارکہ

سورۃ الدھر

إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا ۝ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَ وَ
أَغْلَالًا وَسَعِيرًا ۝ إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ۝ عَيْنًا يَشْرَبُ
بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ۝ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ۝
وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ
مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ۝ إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ۝ فَوَقَاهُمُ اللَّهُ
شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ۝ وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا ۝ مُتَّكِئِينَ
فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ۝ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ
قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ۝ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ مِنْ فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا ۝
قَوَارِيرَ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ۝ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ۝
عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا ۝ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ
لُؤْلُؤًا مَنْثُورًا ۝ وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ۝ عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ
خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ۝ إِنَّ هَٰذَا كَانَ
لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُورًا ۝ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا ۝
فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا ۝ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَ
أَصِيلًا ۝ وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا ۝ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ
وَرَاءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا ۝ نَحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا أَمْثَالَهُمْ تَبْدِيلًا ۝
إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ
كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝

سُورَةُ الْأَعْلَىٰ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۝ الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ ۝
وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَىٰ ۝ وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَىٰ ۝ فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَىٰ ۝ سَنُقْرِئُكَ

فضیلت سورہ اعلیٰ

کی تلاوت کرے تو خداوند متعال اسے بہشت میں داخل کرے گا اور تمام امور میں لوگوں کے دلوں کو اس کی طرف مائل کرے گا۔ یعنی اس کے پڑھنے سے ہر دل عزیز ہو گا اس سورہ کو کسی برتن پر لکھ کر دھو کر پئیں تو درد دل کیلئے نہایت مفید ہے۔ صادق آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے جو شخص اس کی تلاوت کرے گا تو اس کے دل کو تقویت حاصل ہو گی اس کا متواتر پڑھنا تقویت نفس کا باعث ہے

فضیلت سورۃ اعلیٰ والشمس

شیخ صدوق نے امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ جو شخص فرض نماز

سُورَةُ الْأَعْلَىٰ

فَلَا تَنْسَىٰ ۝ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ ۝ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ ۝ فَذَكِّرْ إِنْ نَفَعَتِ
الذِّكْرَىٰ ۝ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَخْشَىٰ ۝ وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ۝ الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ ۝
ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ۝ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّىٰ ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ۝ بَلْ تُؤْثِرُونَ
الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۝ إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ۝ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ ۝

سُورَةُ الشَّمْسِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ۝ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا ۝ وَالنَّهَارِ إِذَا
جَلَّاهَا ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا ۝ وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا ۝ وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا ۝ وَنَفْسٍ وَمَا
سَوَّاهَا ۝ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ۝ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا ۝
كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا ۝ إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا ۝ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ وَ
سُقْيَاهَا ۝ فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا ۝ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوَّاهَا ۝
وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ۝

سُورَةُ الْقَدْرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ
مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ
رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

سُورَةُ الزَّلْزَلَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ
أَثْقَالَهَا ۝ وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ۝ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ
يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ۝ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝

میں یا کسی بھی نماز میں سورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھے تو قیامت میں اسے کہا جائیگا کہ بہشت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جا مجمع البیان میں ابی بن کعبؓ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جو سورہ شمس کو پڑھے گویا اس نے اس کے برابر کہ جس پر چاند اور سورج پڑتا ہے راہ خدا میں صدقہ دیا ہے

فضیلت سُورَہ قدر و زلزلہ

حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص نماز فریضہ میں سورہ انا انزلنٰہ پڑھے تو خداوند عالم کی طرف سے منادی ندا کرے گا کہ تیرے سابقہ گناہ بخش دیئے گئے ہیں اب سے نئے سرے سے عمل شروع کر حضرت رسول خدا سے مروی ہے کہ جس نے چار دفعہ سورہ اذا زلزلۃ کو پڑھا گویا

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ○

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ○ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ○
فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ○ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ○ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ○ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ○ وَاِنَّهٗ
عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ○ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ○ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ○
وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ○ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ○

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ○ لَاۤ اَعْبُدُ مَا
تَعْبُدُوْنَ ○ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ○ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ○
وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ○ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ○

سُوْرَةُ النَّصْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ○ وَرَاَيْتَ النَّاسَ
يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ○ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ○

سُوْرَةُ التَّوْحِيْدِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

سُوْرَةُ الْفَلَقِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○

وہ اسکی طرح ہے کہ جس نے ختم قرآن کیا ہو۔

فضیلت سورۃ عادیات

روایت میں ہے کہ جو شخص اس کے پڑھنے پر مداومت کرے وہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ محشور ہوگا۔

فضیلت سورۃ کافرون نصر و توحید معوذتین

بہت سی احادیث میں سورہ کافرون کا واجب اور مستحبی نمازوں میں پڑھنے کی فضیلت وارد ہوئی ہے اور اس کا پڑھنا گویا چوتھائی قرآن کا پڑھنا ہے اور سورہ توحید تہائی قرآن کا پڑھنا ہے سورہ نصر کا فریضہ اور نافلہ میں پڑھنا دشمنوں پر نصرت پانے کا سبب ہے جب کوئی آدمی گھر سے سورہ معوذتین پڑھکر نکلے تو اسے نظر نہیں لگے گی، جو شخص نیند میں ڈرتا ہو اسے ان دونوں کو آیۃ الکرسی کیساتھ پڑھنا چاہیئے۔

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝ ع

سُورَةُ النَّاسِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ إِلٰهِ النَّاسِ ۝
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ
لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ
عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ
بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ
وَلَا يَئُوْدُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ لَا إِكْرَاهَ
فِي الدِّيْنِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ
وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى
لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِيُّ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّوْرِ
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوْتُ
يُخْرِجُوْنَهُمْ مِنَ النُّوْرِ إِلَى الظُّلُمٰتِ
أُولٰئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

فضیلت آیۃ الکرسی

اس کے بہت کافی فضائل ہیں جو اسی کتاب کے حاشیہ پر ذکر کئے گئے ہیں اور ہم یہاں صرف اس کے خواص کا ہی ذکر کر دیتے ہیں (۱) ہر نماز فریضہ کے بعد پڑھنا رزق کی زیادتی کا موجب ہے (۲) صبح و شام ہر روز پڑھنا چوری، ڈاکہ، آتش زنی وغیرہ سے حفاظت کا موجب ہے (۳) روزمرہ ہر فریضہ نماز کے بعد پڑھنا سانپ بچھو کا تعویذ ہے بلکہ جن و انس کو ضرر نہ پہنچا سکیں گے (۴) اگر اسکو لکھکر کھیت میں دفن کیا جائے تو کھیت چوری اور نقصان کی آفت سے محفوظ رہے گا اور باعث برکت ہوگا (۵) اگر دوکان میں لکھکر رکھی جائے تو اس کیلئے باعث برکت ہے (۶) گھر میں لکھکر رکھنا چوری سے امان کا باعث ہے اگر مرنے سے پہلے پڑھ لے تو بہشت میں اپنی جگہ دیکھ لے گا (۷) سوتے وقت ہر روز اس کا پڑھنا فالج سے حفاظت کا موجب ہے

غرض تالیف

۱۶

کتاب مفاتیح الجنان (اردو)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ الحمد للہ الذی جعل الحمد مفتاحاً لذکرہ وخلق الاشیاء ناطقۃ بحمدہ وشکرہ والصلوۃ والسلام علی نبیہ محمد المشتق اسمہ من اسمہ المحمود وعلی آلہ الطاہرین اولی المکارم والجود۔ یوں یہ فقیر بغیر کسی پونجی والا اور اہل بیت رسالت کے دامن احادیث کو پکڑنے والا عباس بن محمد رضا القمی خدا میرا اور میرے والد کا خاتمہ بالخیر کرے، عرض کرتا ہے اور اسی طرح مترجم حقیر ذلیل درگاہ الٰہی اختر عباس بن صدیق محمد النجفی الپاکستانی بھی عرض کرتا ہے کہ بعض مومنین بھائیوں نے مجھ سے درخواست کی کہ مفتاح الجنان جو عام لوگوں میں متداول ہو چکی ہے اس کا میں مطالعہ کروں، جو چیزیں اس میں با سند ہیں نہیں رہنے دوں۔ اور اس کی جن چیزوں کی سند میری نظر سے نہیں گذری اسے چھوڑ دوں اور پھر کچھ دعائیں اور معتبر زیارات جو مذکورہ کتاب میں ذکر نہیں ہوئیں ان کا اضافہ کروں۔ پس حقیر نے ان کی اس خواہش کو قبول کیا اور اس کتاب کو اسی ترتیب سے کہ جیسے وہ چاہتے تھے جمع کیا اور اس کا نام مفاتیح الجنان رکھا اور حقیر مترجم نے بغیر قافیہ کی مناسبت کا لحاظ کئے اس کے ترجمہ کا نام توضیح الوظائف رکھا۔ اس کتاب کے تین باب ہیں۔ پہلا باب تعقیبات نماز، پورے ہفتہ کی دعائیں، شب جمعہ اور جمعہ کے اعمال بعض مشہور دعائیں اور پندرہ مناجات وغیرہ میں ہے۔ دوسرا باب سال بھر کے مہینوں کے اعمال، نوروز کے اعمال اور فضائل اور رومی مہینوں کے اعمال میں ہے۔ تیسرا باب زیارات ائمہ علیہ السلام اور اس کے مناسب چیزوں میں ہے امید ہے میرے مومن بھائی اس کے مطابق عمل کریں گے اور مولف ومترجم روسیاہ کو دعا، زیارات اور طلب مغفرت سے فراموش نہیں فرمائیں گے۔

اردو ترجمہ

کتاب الباقیات الصالحات

فی الادعیۃ والصلوات

المندوبات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی تحقق الثناء
وندب عبادہ الی الدعاء
والصلوۃ والسلام علی من
قدمہ فی الاصطفاء محمد
خاتم الانبیاء وعلی آلہ
الطاہرین مصابیح الدجی
سیما کلا فی الوفور خاتمہ
اوصیاءہ۔ یہ گناہگار روسیاہ
اللہ کی بارگاہ میں کوتاہی کرنے والا
عباس بن محمد رضا القمی سامحہ اللہ
عرض کرتا ہے اور عاصی مترجم
اختر عباس بن صدیق محمد الپاکستانی
بھی ترجمہ کرتا ہے کہ اس کتاب میں
دن اور رات کے اعمال اور بعض
منقول نمازیں اور تھوڑے سے
تعویذات

پہلا باب

تعقیباتِ نماز، ہفتہ بھر کی دعائیں شب جمعہ کے اعمال بعض مشہور دعائیں اور پندرہ مناجات وغیرہ میں ہے اور اس میں چند فصول ہیں پہلی فصل تعقیبات مشترکہ میں ہے۔ شیخ طوسی قدہ کی کتاب مصباح سے منقول ہے کہ جب نماز کا سلام دے تو تین دفعہ اللہ اکبر کہے اور اس کے ہر دفعہ کہنے کے وقت اپنے ہاتھوں کو کانوں تک بلند کرے اور اس کے بعد یہ کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِلٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّ اٰبَائِنَا الْاَوَّلِيْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ وَحْدَهُ وَحْدَهُ اَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَاَعَزَّ جُنْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَيُمِيْتُ وَيُحْيِيْ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پھر کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ پھر کہے اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ مِنْ عِنْدِكَ وَاَفِضْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَانْشُرْ عَلَيَّ مِنْ رَحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا جَمِيْعًا فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ كُلَّهَا جَمِيْعًا اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ اَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ اَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ عَافِيَتَكَ فِيْ اُمُوْرِيْ كُلِّهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ وَاَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَعِزَّتِكَ الَّتِيْ لَا تُرَامُ وَقُدْرَتِكَ الَّتِيْ لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا شَيْءٌ مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنْ شَرِّ الْاَوْجَاعِ كُلِّهَا وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا اس کے بعد تسبیح حضرت زہرا علیہا السلام پڑھے اور اپنی جگہ سے حرکت کرنے سے پہلے دس دفعہ یہ پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ اِلٰهًا وَاحِدًا اَحَدًا فَرْدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا مؤلف کہتا ہے کہ اس تہلیل کی فضیلت بہت کافی وارد ہوئی ہے خصوصاً نماز صبح اور شام کے بعد اور طلوع فجر اور غروب آفتاب کے وقت میں اس کے بعد یہ پڑھے سُبْحَانَ اللّٰهِ كُلَّمَا سَبَّحَ اللّٰهَ شَيْءٌ وَكَمَا يُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ يُسَبَّحَ وَكَمَا هُوَ اَهْلُهُ وَكَمَا يَنْبَغِيْ لِكَرَمِ وَجْهِهِ وَعِزِّ جَلَالِهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كُلَّمَا حَمِدَ اللّٰهَ شَيْءٌ وَكَمَا يُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ يُحْمَدَ وَكَمَا هُوَ اَهْلُهُ وَكَمَا يَنْبَغِيْ لِكَرَمِ

مقدمہ

اور احراز اور اذکار، مختصر دعائیں، بعض سورتوں اور آیتوں کے خواص اور اموات کے آداب کو جمع کیا ہے اور اس کو مفاتیح الجنان کے ساتھ منضم کیا ہے تاکہ یہ کتاب ہر جہت سے کامل اور کثیر الفوائد ہو جائے اور اس کا نام باقیات الصالحات فی الادعیۃ والصلوات رکھا ہے والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا اور اس کو چھ باب اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا ہے۔ پہلا باب دن اور رات کے مختصر اعمال میں ہے دوسرا باب مستحب نمازوں کے ذکر میں ہے تیسرا باب دعاؤں، بیماریوں کے لئے تعویذات میں ہے چوتھا باب ایسی دعاؤں میں ہے کہ جنہیں کافی سے منتخب کیا ہے۔ پانچواں باب احراز، دعاؤں میں جو مہج الدعوات سے

وَجْهِهٖ وَعِزِّ جَلَالِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كُلَّمَا هَلَّلَ اللّٰهَ شَيْءٌ وَكَمَا يُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ يُهَلَّلَ وَكَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَكَمَا يَنْبَغِيْ لِكَرَمِ وَجْهِهٖ وَعِزِّ جَلَالِهٖ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كُلَّمَا كَبَّرَ اللّٰهَ شَيْءٌ وَكَمَا يُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ يُكَبَّرَ وَكَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَكَمَا يَنْبَغِيْ لِكَرَمِ وَجْهِهٖ وَعِزِّ جَلَالِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى كُلِّ نِعْمَةٍ اَنْعَمَ بِهَا عَلَيَّ وَعَلٰى كُلِّ اَحَدٍ مِنْ خَلْقِهٖ مِمَّنْ كَانَ اَوْ يَكُوْنُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا اَرْجُوْ وَخَيْرِ مَا لَا اَرْجُوْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَحْذَرُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَا اَحْذَرُ پھر سورہ الحمد اور اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ وَشَهِدَ اللّٰهُ جو حاشیہ نمبر ۳۱ میں موجود ہے اور آیہ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ اور آیہ سخرہ اور یہ تینوں آیتیں سورہ اعراف کی ہیں کہ جن کی ابتدا اِنَّ رَبَّكُمْ سے اور انتہا مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ پر ہوتی ہے پھر تین مرتبہ کہہ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پھر تین دفعہ کہہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّارْزُقْنِيْ مِنْ حَيْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَيْثُ لَا اَحْتَسِبُ اور یہ وہ دعا ہے کہ حضرت جبرئیل نے حضرت یوسف علیہ السلام کو جبکہ وہ قید خانہ میں تھے تعلیم دی تھی۔ اس کے بعد اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی ڈاڑھی پکڑ کر اور بایاں ہاتھ کو آسمان کی طرف کھول کر سات دفعہ پڑھ يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَ اٰلِ مُحَمَّدٍ اور پھر اسی حالت میں تین دفعہ یہ کہہ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْنِيْ وَاَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ پھر بارہ دفعہ پڑھ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پھر یہ کہہ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْمَكْنُوْنِ الْمَخْزُوْنِ الطَّاهِرِ الطُّهْرِ الْمُبَارَكِ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ وَسُلْطَانِكَ الْقَدِيْمِ يَا وَاهِبَ الْعَطَايَا وَيَا مُطْلِقَ الْاُسَارٰى وَيَا فَكَّاكَ الرِّقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُعْتِقَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تُخْرِجَنِيْ مِنَ الدُّنْيَا سَالِمًا وَّتُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ اٰمِنًا وَّاَنْ تَجْعَلَ دُعَآئِيْ اَوَّلَهٗ فَلَاحًا وَّاَوْسَطَهٗ نَجَاحًا وَّاٰخِرَهٗ صَلَاحًا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ صحیفہ علویہ میں ہر فریضہ کی تعقیب میں یہ دعا ہے يَا مَنْ لَّا يَشْغَلُهٗ سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ وَّيَا مَنْ لَّا يُغَلِّطُهُ السَّآئِلُوْنَ وَيَا مَنْ لَّا يُبْرِمُهٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ اَذِقْنِيْ بَرْدَ عَفْوِكَ وَحَلَاوَةَ رَحْمَتِكَ وَمَغْفِرَتِكَ اور پھر یہ بھی پڑھ اِلٰهِيْ هٰذِهٖ صَلٰوتِيْ صَلَّيْتُهَا لَا لِحَاجَةٍ مِنْكَ اِلَيْهَا وَلَا رَغْبَةٍ مِنْكَ فِيْهَا اِلَّا تَعْظِيْمًا وَّطَاعَةً وَّاِجَابَةً لَّكَ اِلٰى مَا اَمَرْتَنِيْ بِهٖ اِلٰهِيْ اِنْ كَانَ فِيْهَا خَلَلٌ اَوْ نَقْصٌ مِنْ رُكُوْعِهَا اَوْ سُجُوْدِهَا فَلَا تُؤَاخِذْنِيْ وَتَفَضَّلْ

دن اور رات کے اعمال

مختب میں چھٹا باب بعض سورتوں اور آیات کے خواص اور متفرق مطالب میں ہے۔ خاتمہ اموات کے مختصر احکام میں ہے۔ میں مؤلف اور مترجم امید واثق کرتا ہوں کہ مومنین بھائی اور شیعان حضرت امیر المومنین علیہ السلام اس مجرم عاصی کو دعا اور طلب مغفرت سے زندگی اور مرنے کے بعد فراموش نہیں فرمائیں گے

پہلا باب

دن اور رات کے مختصر اعمال میں ہے اور اس میں چند ایک فصلیں ہیں پہلی فصل ان اعمال میں ہے جو طلوع فجر سے لیکر غروب آفتاب تک سے تعلق رکھتے ہیں واضح رہے کہ اوقات شریفہ میں سے طلوع فجر اور طلوع آفتاب کا درمیانہ وقت ہے بہت کافی اخبار اس وقت کی فضیلت اور اس میں عبادت و ذکر اللہ کرنے کی تحریص میں اہلبیت عظام سے وارد ہوئے ہیں اور بعض اخبار میں اس وقت کو غفلت کی گھڑی سے تعبیر کیا ہے۔ جیسا کہ امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ شیطان ملعون اپنے لشکر کو دو

عَلَیَّ بِالْقَبُوْلِ وَالْغُفْرَانِ نیز ہر فریضہ کے بعد یہ دعا پڑھے کہ جو حضرت رسول صلعم نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام
کو حافظہ کے لئے تعلیم دی سُبْحَانَ مَنْ لَا یَعْتَدِیْ عَلٰی اَهْلِ مَمْلَكَتِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا یَاْخُذُ اَهْلَ
الْاَرْضِ بِاَلْوَانِ الْعَذَابِ سُبْحَانَ الرَّءُوْفِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّیْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّبَصَرًا وَّفَهْمًا
وَّعِلْمًا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مصباح کفعمی میں ہے کہ ہر نماز کے بعد تین دفعہ یہ پڑھے اُعِیْذُ نَفْسِیْ وَ
دِیْنِیْ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ وَوُلْدِیْ وَاِخْوَانِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَا رَزَقَنِیْ رَبِّیْ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِیْ وَمَنْ
یَعْنِیْنِیْ اَمْرُهٗ بِاللّٰهِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ
وَبِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ وَمِنْ
شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَبِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ
یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ شہید کے خط سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا جو شخص چاہے کہ خداوند
عالم قیامت کے دن اس کے برے اعمال پر مطلع نہ کرے اور اس کے گناہوں کا دیوان نہ کھولے تو اسے چاہیئے کہ ہر
ایک نماز کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّ مَغْفِرَتَكَ اَرْجٰی مِنْ عَمَلِیْ وَاِنَّ رَحْمَتَكَ اَوْسَعُ مِنْ
ذَنْبِیْ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ ذَنْبِیْ عِنْدَكَ عَظِیْمًا فَعَفْوُكَ اَعْظَمُ مِنْ ذَنْبِیْ اَللّٰهُمَّ اِنْ لَّمْ اَكُنْ اَهْلًا
اَنْ اَبْلُغَ رَحْمَتَكَ فَرَحْمَتُكَ اَهْلٌ اَنْ تَبْلُغَنِیْ وَتَسَعَنِیْ لِاَنَّهَا وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ
الرّٰحِمِیْنَ ابن بابویہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب تسبیح حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام سے فارغ ہو جائے
تو یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَلَكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ یَعُوْدُ السَّلَامُ سُبْحَانَ رَبِّكَ
رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَئِمَّةِ الْهَادِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی جَمِیْعِ
اَنْبِیَاءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِیٍّ
اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَی الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ سَیِّدَیْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَجْمَعِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِیِّ
بْنِ الْحُسَیْنِ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ بَاقِرِ عِلْمِ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی جَعْفَرِ بْنِ
مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ الْكَاظِمِ اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُوْسَی الرِّضَا اَلسَّلَامُ
عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ الْجَوَادِ اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَادِیْ اَلسَّلَامُ عَلَی الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ

دن اور رات کے اعمال

وقتوں میں اطراف عالم میں پھیلتا
ہے غروب اور طلوع آفتاب کے
وقت پس تم ان دو وقتوں میں
اللہ کو بہت زیادہ یاد کیا کرو
اور اس میں خداوند عالم سے شیطان اور
اس کے لشکر کے شر سے پناہ
مانگا کرو اور اپنے بچوں کو اس
وقت میں اللہ کی پناہ میں دیا
کرو کیونکہ وہ وقت غفلت کا
وقت ہیں معلوم ہو کہ اس دو
وقتوں میں سونا مکروہ ہے یہ
بھی امام محمد باقر علیہ السلام
سے مروی ہے کہ صبح کے وقت سونا
بدبختی اور شوم ہے اس میں سونا
روزی کو روکتا اور رنگ کو
زرد اور سفید کرتا ہے اور اس
میں سونا بدبختی ہے کیونکہ اللہ
تعالیٰ روزی کو طلوع فجر سے
لیکر طلوع آفتاب تک تقسیم کرتا ہے
پس ایسے وقت میں سونے سے
بچو شیخ طوسی نے مصباح میں
نقل کیا ہے کہ صبح صادق کے
ظاہر ہونے کے وقت یہ دعا
پڑھیں اَللّٰهُمَّ اَنْتَ صَاحِبُنَا
فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَفْضِلْ
عَلَیْنَا اَللّٰهُمَّ بِنِعْمَتِكَ تَتِمُّ
الصّٰلِحَاتُ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

نمازِ ظہر اور عصر کی تعقیبات

اِلزَّكِيِّ الْعَسْكَرِيِّ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ الْقَائِمِ الْمَهْدِيِّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اس کے بعد جو حاجت چاہے مانگ شیخ کفعمی نے فرمایا ہے کہ نماز کے بعد یہ پڑھا کرے رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ نَبِيًّا وَّبِعَلِيٍّ اِمَامًا وَّبِالْحَسَنِ وَبِالْحُسَيْنِ وَعَلِيٍّ وَّمُحَمَّدٍ وَّجَعْفَرٍ وَّمُوْسٰى وَعَلِيٍّ وَّمُحَمَّدٍ وَّعَلِيٍّ وَّالْحَسَنِ وَالْخَلَفِ الصَّالِحِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَئِمَّةً وَّسَادَةً وَّقَادَةً بِهِمْ اَتَوَلّٰى وَمِنْ اَعْدَائِهِمْ اَتَبَرَّأُ پھر تین دفعہ یہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ (دوسری فصل مختص تعقیبات میں) ظہر کی تعقیب میں جیسا کہ متہجد میں ہے یہ پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا سُقْمًا اِلَّا شَفَيْتَهٗ وَلَا عَيْبًا اِلَّا سَتَرْتَهٗ وَلَا رِزْقًا اِلَّا بَسَطْتَهٗ وَلَا خَوْفًا اِلَّا اٰمَنْتَهٗ وَلَا سُوْۤءًا اِلَّا صَرَفْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا وَّلِيْ فِيْهَا صَلَاحٌ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَاۤ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ دس دفعہ کہے بِاللّٰهِ اعْتَصَمْتُ وَبِاللّٰهِ اَثِقُ وَعَلَى اللّٰهِ اَتَوَكَّلُ پھر یہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنْ عَظُمَتْ ذُنُوْبِيْ فَاَنْتَ اَعْظَمُ وَاِنْ كَبُرَ تَفْرِيْطِيْ فَاَنْتَ اَكْبَرُ وَاِنْ دَامَ بُخْلِيْ فَاَنْتَ اَجْوَدُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ عَظِيْمَ ذُنُوْبِيْ بِعَظِيْمِ عَفْوِكَ وَكَثِيْرَ تَفْرِيْطِيْ بِظَاهِرِ كَرَمِكَ وَاقْمَعْ بُخْلِيْ بِفَضْلِ جُوْدِكَ اَللّٰهُمَّ مَا بِنَا مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنْكَ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

نمازِ عصر کی تعقیب

جیسا کہ متہجد میں ہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَاَسْئَلُهٗ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيَّ تَوْبَةَ عَبْدٍ ذَلِيْلٍ خَاضِعٍ فَقِيْرٍ بَائِسٍ مِّسْكِيْنٍ مُّسْتَكِيْنٍ مُّسْتَجِيْرٍ لَا يَمْلِكُ لِنَفْسِهٖ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا وَّلَا مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ صَلٰوةٍ لَّا تُرْفَعُ وَمِنْ دُعَاۤءٍ لَّا يُسْمَعُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْيُسْرَ بَعْدَ الْعُسْرِ وَالْفَرَجَ بَعْدَ الْكَرْبِ وَالرَّخَاۤءَ بَعْدَ الشِّدَّةِ اَللّٰهُمَّ مَا بِنَا مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنْكَ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ستر دفعہ عصر کی نماز

دن اور رات کے اعمال

وَاٰلِهٖ وَاَمِتْهَا عَلَيْنَا عَارِيَّةً يَا اَللّٰهُ مِنَ النَّارِ عَائِذًا يَا اَللّٰهُ مِنَ النَّارِ عَائِذًا يَا اَللّٰهُ مِنَ النَّارِ پھر یہ پڑھے يَا قَالِقَ الصُّبْحِ حَيْثُ لَا اَرٰى وَمُخْرِجَهٗ مِنْ حَيْثُ اَرٰى صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاجْعَلْ اَوَّلَ يَوْمِنَا هٰذَا صَلَاحًا وَّاَوْسَطَهٗ فَلَاحًا وَّاٰخِرَهٗ نَجَاحًا پھر دس دفعہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنَّهٗ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ عَافِيَةٍ فِيْ دِيْنٍ اَوْ دُنْيَا فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ بِهَا عَلَيَّ حَتّٰى تَرْضٰى وَبَعْدَ الرِّضَا اس وقت کے ذکر اس کے علاوہ بھی بہت کافی ہیں لیکن سب سے بہتر یہ ذکر ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کیونکہ اس ذکر کو باقیات الصالحات سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس دعا کا پڑھنا بھی بہتر ہے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَيُمِيْتُ وَيُحْيِيْ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ دس دفعہ صبح کی

٧١

کے بعد استغفار کرے خداوند عالم اس کے سات سو گناہ بخش دے گا۔ امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص عصر کی نماز کے بعد دس دفعہ سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ پڑھے تو اس کے لئے اس دن کی تمام مخلوق کے عمل کے برابر قیامت کے دن عمل ہوگا ہر صبح وشام دعائے عشرات کا پڑھنا مستحب ہے۔ لیکن اس کے لئے بہتر وقت جمعہ کے دن عصر کا ہے اور یہ دعا بعد میں (ص ٩٥) ذکر ہوگی

نمازِ مغرب کی تعقیب مصباحِ متہجد سے منقول

تسبیح زہرا علیہا السلام کے بعد یہ پڑھ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ وَعَلٰی ذُرِّیَّتِہٖ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ پھر سات دفعہ کہہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ تین مرتبہ کہہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَلَا یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ غَیْرُہٗ پھر یہ پڑھ سُبْحَانَکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ کُلَّھَا جَمِیْعًا فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ کُلَّھَا جَمِیْعًا اِلَّآ اَنْتَ اس کے بعد مغرب کی نافلہ پڑھ اور وہ چار رکعت دو دو سلام کیساتھ ہیں اور ان کے درمیان کوئی بات نہ کر شیخ نے فرمایا ہے کہ روایت میں ہے کہ اس کی پہلی دو رکعت کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھیں، اور آخری دو رکعت میں جو سورہ چاہے پڑھے لیکن روایت ہے کہ امام علی نقی علیہ السلام تیسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ حدید وَھُوَ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تک اور چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ حشر کا آخر لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ سے آخر تک پڑھا کرتے تھے اور مستحب ہے کہ نافلہ کے آخری سجدہ میں ہر رات خصوصاً شب جمعہ میں سات دفعہ یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ وَاسْمِکَ الْعَظِیْمِ وَمُلْکِکَ الْقَدِیْمِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذَنْبِیَ الْعَظِیْمَ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الْعَظِیْمَ اِلَّا الْعَظِیْمُ جب نفلوں سے فارغ ہو جائے تو جو تعقیب چاہے پڑھے اور تین دفعہ یہ پڑھے مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ پھر کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ وَمِنْ کُلِّ بَلِیَّۃٍ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَالرِّضْوَانَ فِیْ دَارِ السَّلَامِ وَجِوَارِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ وَاٰلِہِ السَّلَامُ اَللّٰھُمَّ مَا بِنَا مِنْ نِّعْمَۃٍ فَمِنْکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ نماز مغرب اور عشا کے درمیان نماز غفیلہ پڑھ اور وہ دو رکعت ہیں پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد یہ پڑھ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّھَبَ

پائخانہ جانیکے آداب

کان کی آواز سنائی دے تو یہ کہہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاِقْبَالِ نَھَارِکَ وَاِدْبَارِ لَیْلِکَ وَحُضُوْرِ صَلَوَاتِکَ وَاَصْوَاتِ دُعَاتِکَ وَتَسْبِیْحِ مَلٰٓئِکَتِکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَتُوْبَ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ بیت الخلا جانے کے آداب جب نماز صبح پڑھنا چاہے اگر تو پائخانہ جانے کی ضرورت ہو تو پہلے اس سے فارغ ہوئے پائخانہ جانے کے بہت کچھ آداب ہیں ان کو مختصراً ذکر کروں سے کہ پائخانہ میں داخل ہونے کے وقت پہلے بائیں پاؤں کو رکھو اور یہ پڑھو بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِیْثِ الْمُخْبِثِ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اور جب کپڑا اٹھائے تو بسم اللہ کو پڑھے اور اس حالت میں بلکہ تمام حالتوں میں اپنے آگے پیچھے کو کسی دیکھنے والے سے چھپانا واجب ہے اور پائخانہ کی حالت میں قبلہ رخ یا قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھنا حرام ہے اور مستحب ہے کہ فراغت کی حالت میں یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْنِیْ طَیِّبًا فِیْ عَافِیَۃٍ

نماز عشاء کی تعقیبات

مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِى الْمُؤْمِنِيْنَ اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد یہ پڑھے وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِىْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ پھر ہاتھوں کو قنوت کے لئے بلند کرکے یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِمَفَاتِحِ الْغَيْبِ الَّتِىْ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَنْ تَفْعَلَ بِىْ كَذَا وَكَذَا اپنی حاجت مانگے اور پھر پڑھے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ وَلِىُّ نِعْمَتِىْ وَالْقَادِرُ عَلٰى طَلِبَتِىْ تَعْلَمُ حَاجَتِىْ فَاَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَمَّا قَضَيْتَهَا لِىْ اس کے بعد اپنی حاجت طلب کرے کیونکہ روایت میں ہے کہ جو شخص اس نماز کو بجا لائے اور اپنی حاجت اللہ تعالے سے مانگے تو جو بھی مانگے گا خداوند عالم اسے عطا فرمائے گا ۔

نماز عشاء کی تعقیب متہجد سے منقول یہ ہے

اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَيْسَ لِىْ عِلْمٌ بِمَوْضِعِ رِزْقِىْ وَاِنَّمَا اَطْلُبُهٗ بِخَطَرَاتٍ تَخْطُرُ عَلٰى قَلْبِىْ فَاَجُوْلُ فِىْ طَلَبِهِ الْبُلْدَانَ فَاَنَا فِيْمَآ اَنَا طَالِبٌ كَالْحَيْرَانِ لَا اَدْرِىْ اَفِىْ سَهْلٍ هُوَ اَمْ فِىْ جَبَلٍ اَمْ فِىْ اَرْضٍ اَمْ فِىْ سَمَآءٍ اَمْ فِىْ بَرٍّ اَمْ فِىْ بَحْرٍ وَعَلٰى يَدَىْ مَنْ وَّمِنْ قِبَلِ مَنْ وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ عِلْمَهٗ عِنْدَكَ وَاَسْبَابَهٗ بِيَدِكَ وَاَنْتَ الَّذِىْ تَقْسِمُهٗ بِلُطْفِكَ وَتُسَبِّبُهٗ بِرَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاجْعَلْ يَا رَبِّ رِزْقَكَ لِىْ وَاسِعًا وَّمَطْلَبَهٗ سَهْلًا وَّمَاْخَذَهٗ قَرِيْبًا وَّلَا تُعَنِّنِىْ بِطَلَبِ مَا لَمْ تُقَدِّرْ لِىْ فِيْهِ رِزْقًا فَاِنَّكَ غَنِىٌّ عَنْ عَذَابِىْ وَاَنَا فَقِيْرٌ اِلٰى رَحْمَتِكَ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَجُدْ عَلٰى عَبْدِكَ بِفَضْلِكَ اِنَّكَ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ مؤلف کہتا ہے کہ یہ دعا رزق کے طلب کرنے کی دعاؤں میں سے ہے عشاء کی نماز کی تعقیب میں سات مرتبہ سورہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ پڑھنا مستحب ہے ۔ نماز وتیرہ جو دو رکعت نماز عشاء کے بعد بیٹھ کر پڑھنی ہوتی ہے اس میں سو آیت قرآن کی پڑھے اور سو آیت قرآن کے عوض ایک پہلی رکعت میں سورہ اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ اور دوسری رکعت میں سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھنا بھی مستحب ہے ۔

پائخانہ جانیکے آداب

وَاَخْرَجَهٗ مِنِّىْ خَبِيْثًا فِىْ عَافِيَةٍ اور جب نگاہ پائخانہ پر پڑے تو یہ کہے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِى الْحَلَالَ وَجَنِّبْنِى الْحَرَامَ جب استنجاء کرنا چاہیے تو پہلے استبراء کرے اس کے بعد پانی پر جب نگاہ پڑے تو یہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ جَعَلَ الْمَآءَ طَهُوْرًا وَّلَمْ يَجْعَلْهُ نَجِسًا استنجا کرتے وقت پڑھے اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِىْ وَاَعِفَّهٗ وَاسْتُرْ عَوْرَتِىْ وَحَرِّمْنِىْ عَلَى النَّارِ جب کھڑا ہو تو اپنے داہنے ہاتھ کو پیٹ پر مل اور یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَمَاطَ عَنِّى الْاَذٰى وَهَنَّانِىْ طَعَامِىْ وَشَرَابِىْ وَعَافَانِىْ مِنَ الْبَلْوٰى باہر آتے وقت پہلے دائیں پاؤں کو باہر رکھے اور یہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ عَرَّفَنِىْ لَذَّتَهٗ وَاَبْقٰى فِىْ جَسَدِىْ قُوَّتَهٗ وَاَخْرَجَ عَنِّىْ اَذَاهُ يَا لَهَا نِعْمَةً يَا لَهَا نِعْمَةً يَا لَهَا نِعْمَةً لَا يَقْدِرُ الْقَادِرُوْنَ قَدْرَهَا

صبح کی نماز کی تعقیب مصباح متہجد سے منقول ہے کہ یہ کہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ اِنَّکَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ دس مرتبہ کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الْاَوْصِیَآءِ الرَّاضِیْنَ الْمَرْضِیِّیْنَ بِاَفْضَلِ صَلَوَاتِکَ وَبَارِکْ عَلَیْھِمْ بِاَفْضَلِ بَرَکَاتِکَ وَالسَّلَامُ عَلَیْھِمْ وَعَلٰٓی اَرْوَاحِھِمْ وَاَجْسَادِھِمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ بہت کافی فضیلت ہے یہ صلوات جمعہ کی عصر کے لئے بھی وارد ہوئی ہے اور یہ بھی پڑھ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ عَلٰی مَآ اَحْیَیْتَ عَلَیْہِ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَّاَمِتْنِیْ عَلٰی مَا مَاتَ عَلَیْہِ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ سو دفعہ کہہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ سو مرتبہ اَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ سو مرتبہ اَسْتَجِیْرُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ سو مرتبہ وَاَسْئَلُہُ الْجَنَّۃَ سو مرتبہ اَسْئَلُ اللّٰہَ الْحُوْرَ الْعِیْنَ سو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ سو مرتبہ توحید سو مرتبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور سو مرتبہ مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پھر پڑھ اَصْبَحْتُ اللّٰھُمَّ مُعْتَصِمًا بِذِمَامِکَ الْمَنِیْعِ الَّذِیْ لَا یُطَاوَلُ وَلَا یُحَاوَلُ مِنْ شَرِّ کُلِّ غَاشِمٍ وَّطَارِقٍ مِّنْ سَآئِرِ مَنْ خَلَقْتَ وَمَا خَلَقْتَ مِنْ خَلْقِکَ الصَّامِتِ وَالنَّاطِقِ فِیْ جُنَّۃٍ مِّنْ کُلِّ مَخُوْفٍ بِلِبَاسٍ سَابِغَۃٍ وَّلَآءِ اَھْلِ بَیْتِ نَبِیِّکَ مُحْتَجِبًا مِّنْ کُلِّ قَاصِدٍ لِّیْ اِلٰی اَذِیَّۃٍ بِجِدَارٍ حَصِیْنٍ الْاِخْلَاصِ فِی الْاِعْتِرَافِ بِحَقِّھِمْ وَالتَّمَسُّکِ بِحَبْلِھِمْ مُوْقِنًا اَنَّ الْحَقَّ لَھُمْ وَمَعَھُمْ وَفِیْھِمْ وَبِھِمْ اُوَالِیْ مَنْ وَّالَوْا وَاُجَانِبُ مَنْ جَانَبُوْا فَاَعِذْنِیْ اللّٰھُمَّ بِھِمْ مِنْ شَرِّ کُلِّ مَآ اَتَّقِیْہِ یَا عَظِیْمُ حَجَزْتُ الْاَعَادِیَ عَنِّیْ بِبَدِیْعِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِنَّا جَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ یہ دعا ہر روز صبح اور شام پڑھی جائے یہ وہ دعا ہے کہ امیر المومنین نے حضرت رسول خدا کے بستر پر سونے کے وقت پڑھی تھی تہذیب میں روایت ہے کہ جو ہر صبح اور شام دس دفعہ کہے سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ تو خدا اسے اندھاپن، دیوانگی، جذام، فقر، سر پر مکان گرنے، بڑھاپے میں بیہودہ کلام کرنے سے عافیت عنایت فرمائے گا۔
شیخ کلینی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص صبح، مغرب کی نماز کے بعد سات مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ

وضو کے آداب

جب وضو کرنا چاہے تو پہلے مسواک کر کیونکہ یہ منہ کو پاکیزہ کرتا ہے اور بلغم کو دور کرتا ہے اور حافظہ کو زیادہ کرتا ہے۔ حسنات کی زیادتی کا اور اللہ کی خوشنودی کا باعث ہوتا ہے دو رکعت نماز مسواک کے بعد ستر نماز سے جو بغیر مسواک کے پڑھی جائے بہتر ہے اور اگر مسواک نہ ہو تو پھر انگلی بھی اس سے کافی ہے، وضو کرنے کے وقت قبلہ رخ بیٹھنا لائق تر ہے۔ وضو کا برتن دائیں جانب رکھا ہو اور جب پانی پر نگاہ پڑے تو یہ دعا پڑھ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَآءَ طَھُوْرًا وَّلَمْ یَجْعَلْہُ نَجِسًا برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھوں کو دھو لے اور برتن میں ہاتھ ڈالنے کے وقت یہ پڑھ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ پھر تین چلو پانی تین دفعہ کلی کر اور یہ پڑھ اَللّٰھُمَّ لَقِّنِّیْ حُجَّتِیْ یَوْمَ اَلْقَاکَ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے تو خداوند اس سے ستر بلائیں دور کرے گا کہ جن میں سے معمولی باد برص، دیوانگی ہوگی اور اگر وہ شقی ہوگا تو اس کا نام اشقیاء سے مٹا کر سعداء میں لکھا جائے گا اسی بزرگوار سے یہ بھی روایت ہے کہ دنیا و آخرت کے لئے آنکھ کے درد دور ہونے کے لیے صبح اور مغرب کی نماز کے بعد یہ پڑھیں اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْكَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلِ النُّوْرَ فِیْ بَصَرِیْ وَالْبَصِیْرَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَالْیَقِیْنَ فِیْ قَلْبِیْ وَالْاِخْلَاصَ فِیْ عَمَلِیْ وَالسَّلَامَةَ فِیْ نَفْسِیْ وَالسَّعَةَ فِیْ رِزْقِیْ وَالشُّكْرَ لَكَ اَبَدًا مَا اَبْقَیْتَنِیْ عدۃ الداعی میں شیخ ابن فہد نے امام رضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح کی نماز کے بعد یہ کلام پڑھے کوئی حاجت طلب نہیں کرے گا مگر وہ آسان ہوجائیگی اور خدا اس کی حاجت کو پورا فرما دے گا بِسْمِ اللّٰهِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ فَوَقٰهُ اللّٰهُ سَیِّئَاتِ مَا مَكَرُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا مَا شَآءَ النَّاسُ مَا شَآءَ اللّٰهُ وَاِنْ كَرِهَ النَّاسُ حَسْبِیَ الرَّبُّ مِنَ الْمَرْبُوْبِیْنَ حَسْبِیَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِیْنَ حَسْبِیَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِیْنَ حَسْبِیَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ حَسْبِیْ مَنْ هُوَ حَسْبِیْ حَسْبِیْ مَنْ لَّمْ یَزَلْ حَسْبِیْ حَسْبِیْ مَنْ كَانَ مُذْ كُنْتُ لَمْ یَزَلْ حَسْبِیْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ مؤلف کہتا ہے کہ میرے استاد ثقۃ الاسلام نوری خدا اس کی قبر کو روشن کرے کتاب دارالسلام میں اپنے استاد مرحوم خلد مقام عالم ربانی جناب حاج ملا فتح علی سلطان آبادی سے نقل کیا ہے کہ فاضل مقدس اخوند ملا محمد صادق عراقی بہت زیادہ سختی اور پریشانی و بدحالی میں مبتلا تھے اور ان کے لئے کسی طرح سے بھی کشائش نہیں ہو رہی تھی ایک رات خواب دیکھتے ہیں کہ ایک وادی میں خیمہ نصب ہے انہوں نے پوچھا کہ یہ خیمہ کس کا ہے۔ انہوں نے کہا یہ خیمہ کہف حصین غیاث مضطر مسکین حضرت قائم مہدی امام منتظر عجل اللہ فرجہ کا ہے۔ شتاب سے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی تنگدستی و سختی کا ذکر آنحضور کے سامنے کیا اور آنحضور سے غم دور ہونے اور کشائش کے لیے دعا طلب کی آنحضرت نے انہیں اپنی اولاد میں سے ایک سید کی طرف ان کے خیمہ کی طرف اشارہ کر کے بھیجا۔ اخوند ان کے خیمہ سے نکل کر اس خیمہ کی طرف گئے کہ جس کی طرف آنحضور نے اشارہ

وضو کے آداب

وَاَطْلِقْ لِسَانِیْ بِذِكْرِكَ پھر تین دفعہ ناک میں پانی ڈال اور کہہ اَللّٰهُمَّ لَا تُحَرِّمْ عَلَیَّ رِیْحَ الْجَنَّةِ وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یَّشَمُّ رِیْحَهَا وَرَوْحَهَا وَطِیْبَهَا پھر منہ کا دھونا شروع کر اور یہ پڑھ اَللّٰهُمَّ بَیِّضْ وَجْهِیْ یَوْمَ تَسْوَدُّ فِیْهِ الْوُجُوْهُ وَلَا تُسَوِّدْ وَجْهِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ فِیْهِ الْوُجُوْهُ پھر ایک چلو پانی دائیں ہاتھ کے دھونے کے لئے لے اور اس کے دھونے کے وقت کہہ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَالْخُلْدَ فِی الْجِنَانِ بِیَسَارِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا پھر دائیں ہاتھ دھونے کے وقت یہ پڑھ اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِیْ وَلَا تَجْعَلْهَا مَغْلُوْلَةً اِلٰی عُنُقِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُّقَطَّعَاتِ النِّیْرَانِ پھر اپنے ہاتھ کی تری سے سر کے اگلے حصہ پر مسح کر اور کہہ اَللّٰهُمَّ غَشِّنِیْ رَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ پھر پاؤں کا مسح کر اور یہ کہہ

فرمایا تھا وہاں دیکھا کہ سید سند، حبر معتمد عالم امجد مؤید سید محمد سلطان آبادی اس خیمہ میں سجادہ پر بیٹھے دعا و قرآن میں مشغول ہیں۔ اخوند نے سید پر سلام کرکے اپنی حالت بیان کی، سید نے کشائش اور وسعت رزق کے لئے انہیں ایک دعا بتلائی پس اچانک بیدار ہوگئے اور انہیں ابھی تک وہ دعا یاد تھی انہوں نے سید کے مکان پر جانے کا قصد کیا حالانکہ اس سے پہلے اخوند اس سید بزرگوار سے کسی وجہ سے کہ جس کو بیان نہیں کرتے تھے کچھ مکدر رہتے جب سید کے گھر پہنچے تو دیکھا کہ ویسے جیسا کہ خواب میں دیکھا تھا وہ سجادہ پر بیٹھے ذکر و استغفار میں مشغول ہیں، ان پر سلام کیا۔ سید نے جواب سلام دیا: ور کچھ ایسا تبسم کیا کہ گویا واقعہ سے باطلاع ہیں اخوند نے ان سے اپنی کشائش کے لئے دعا طلب کی سید نے انہیں وہی دعا بتلائی جو خواب میں تعلیم دی تھی اخوند اس کے پڑھنے میں مشغول ہوگئے تھوڑی ہی مدت کے بعد ان کے پاس ہر طرف سے رزق کی فراوانی ہونے لگی اور انہیں اس سختی و بد حالی سے نجات حاصل ہوگئی مرحوم حاج ملا فتحعلی رحمۃ اللہ علیہ سید مذکور کی بہت زیادہ تعریف کرتے رہتے تھے اور ان سے ملاقات بھی کی ہوئی تھی اور ایک زمانہ ان کے شاگرد بھی رہے پس وہ چیز جو سید نے خواب میں اخوند کو بتلائی تھی وہ تین چیزیں تھیں۔ پہلی فجر کے بعد سینہ پر ہاتھ رکھ کر ستر مرتبہ یَا فَتَّاحُ پڑھے دوسری اس دعا کو ہمیشہ پڑھے اور یہ دعا کافی میں ہے جسے حضرت رسول خدا نے ایک صحابی کو جو پریشانی و مرض میں مبتلا تھے تعلیم فرمائی تھی اور اس صحابی سے اس دعا کی برکت سے بہت تھوڑے زمانہ میں مرض اور پریشانی دور ہوگئی تھی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا تیسری صبح کی نماز کے بعد وہ دعا پڑھے کہ جو شیخ ابن فہد سے نقل ہوئی ہے[۲۰] ان وردوں کو غنیمت شمار کرنا چاہیئے اور ان کو ہمیشہ پڑھے اور ان کے فوائد سے غافل نہ رہنا چاہیئے۔ واضح ہو کہ ہر نماز کے بعد شکر کا سجدہ مستحب مؤکد ہے۔ اس حالت میں بہت کافی دعائیں ذکر وارد ہوئے ہیں۔ امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ چاہے تو سو مرتبہ شُكْرًا شُكْرًا اور چاہے تو سو مرتبہ عَفْوًا عَفْوًا پڑھے یہ بھی آنحضرت سے منقول ہے کہ کم از کم تین دفعہ شُكْرًا لِلّٰهِ سجدہ شکر میں کہے۔ یہ بھی واضح ہو کہ طلوع اور غروب آفتاب کے وقت حضرت رسول خدا صلعم اور آئمہ طاہرین سے بہت کافی دعائیں ذکر نقل ہوئے ہیں روایات میں ان دو وقتوں میں بہت زیادہ محافظت کی ترغیب وارد ہوئی ہے اور ہم اس مختصر میں ان کے لئے چند ایک دعاؤں پر اکتفا کرتے ہیں۔ پہلی، امام صادق علیہ السلام سے معتبر سند کے ساتھ روایت کی گئی ہے کہ ہر مسلمان پر فرض اور واجب ہے کہ وہ آفتاب کے طلوع اور غروب ہونے سے

مسجد جانے کے اداب

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنِي عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ فِيهِ الْاَقْدَامُ وَاجْعَلْ سَعْيِي فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وضو سے فارغ ہونے کے بعد پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ تَمَامَ الْوُضُوءِ وَتَمَامَ الصَّلٰوةِ وَتَمَامَ رِضْوَانِكَ وَالْجَنَّةَ اور یہ بھی کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ پھر سورہ قدر تین دفعہ پڑھے وضو سے فارغ ہونے کے بعد خوشبو لگا کر مسجد کیطرف وقار و سکون کیساتھ روانہ ہو مسجد کی طرف جانے کے لئے جب گھر سے نکلے تو یہ پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ وَالَّذِي اَطْمَعُ اَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَاَلْحِقْنِي بِالصّٰلِحِينَ وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ وَاغْفِرْ لِاَبِي ـــــ جب مسجد میں داخل ہونا چاہے تو پہلے اپنی جوتی کے

اتوار کے دن کی دعا

پہلے دس دفعہ یہ دعا پڑھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَیُمِیْتُ وَیُحْیِیْ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ دوسری یہ بھی آنحضرت سے معتبر روایات میں وارد ہوا ہے طلوع اور غروب کے پہلے دس دفعہ یہ پڑھے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ تیسری یہ بھی آنحضرت سے روایت ہے کہ تین ہر صبح و شام تین دفعہ اس دعا کے پڑھنے سے کیا مانع ہے اَللّٰھُمَّ مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ وَلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنِیْ وَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ وَاَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ اَللّٰھُمَّ امْدُدْ لِیْ فِیْ عُمُرِیْ وَاَوْسِعْ عَلَیَّ فِیْ رِزْقِیْ وَانْشُرْ عَلَیَّ رَحْمَتَکَ وَاِنْ کُنْتُ عِنْدَکَ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ شَقِیًّا فَاجْعَلْنِیْ سَعِیْدًا فَاِنَّکَ تَمْحُوْ مَا تَشَآءُ وَتُثْبِتُ وَعِنْدَکَ اُمُّ الْکِتَابِ چوتھی یہ بھی آنحضرت سے منقول ہے کہ ہر صبح و شام اس دعا کو پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَلَا یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ غَیْرُہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَمَا یُحِبُّ اللّٰہُ اَنْ یُّحْمَدَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنِیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ اَدْخَلْتَ فِیْہِ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ وَاَخْرِجْنِیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ اَخْرَجْتَ مِنْہُ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ پانچویں ہر صبح اور شام دس مرتبہ پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ان دو وقتوں کی دعاؤں میں سے ایک دعا عشرات ہے جو بعد میں آئے گی تیسری فصل ہفتہ کے دنوں کی دعاؤں میں جو صحیفہ سجادیہ کے ملحقات سے منقول ہیں ○

اتوار کے دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا اَرْجُوْ اِلَّا فَضْلَہٗ وَلَا اَخْشٰی اِلَّا عَدْلَہٗ وَلَا اَعْتَمِدُ اِلَّا قَوْلَہٗ وَلَا اُمْسِکُ اِلَّا بِحَبْلِہٖ بِکَ اَسْتَجِیْرُ یَا ذَا الْعَفْوِ وَالرِّضْوَانِ مِنَ الظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمِنْ غِیَرِ الزَّمَانِ وَتَوَاتُرِ الْاَحْزَانِ وَطَوَارِقِ الْحَدَثَانِ وَمِنِ انْقِضَآءِ الْمُدَّۃِ قَبْلَ التَّاَھُّبِ وَالْعُدَّۃِ وَاِیَّاکَ اَسْتَرْشِدُ لِمَا فِیْہِ الصَّلَاحُ وَالْاِصْلَاحُ وَبِکَ اَسْتَعِیْنُ فِیْمَا یَقْتَرِنُ بِہِ النَّجَاحُ وَالْاِنْجَاحُ وَاِیَّاکَ اَرْغَبُ فِیْ لِبَاسِ الْعَافِیَۃِ وَتَمَامِھَا وَشُمُوْلِ السَّلَامَۃِ وَدَوَامِھَا وَاَعُوْذُ بِکَ یَا رَبِّ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَحْتَرِزُ بِسُلْطَانِکَ مِنْ جَوْرِ السَّلَاطِیْنِ فَتَقَبَّلْ مَا کَانَ مِنْ صَلَاتِیْ وَصَوْمِیْ وَاجْعَلْ غَدِیْ وَمَا

نماز سے پہلے کی دعا

جوتے کو خوب دیکھ لے کہ اس پر کوئی نجاست نہ ہو پھر پہلے داہنا پاؤں کو اندر رکھا اور یہ پڑھو بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَمِنَ اللّٰہِ وَاِلَی اللّٰہِ وَخَیْرُ الْاَسْمَآءِ کُلِّھَا لِلّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَتَوْبَتِکَ وَاَغْلِقْ عَنِّیْ اَبْوَابَ مَعْصِیَتِکَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ زُوَّارِکَ وَعُمَّارِ مَسَاجِدِکَ وَمِمَّنْ یُنَاجِیْکَ فِی اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَمِنَ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلٰوتِھِمْ خَاشِعُوْنَ وَادْحَرْ عَنِّی الشَّیْطٰنَ الرَّجِیْمَ وَجُنُوْدَ اِبْلِیْسَ اَجْمَعِیْنَ

نماز سے پہلے کی دعا

جب نماز شروع کرنے کا ارادہ کرے تو یہ کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتَقَدَّمُ اِلَیْکَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَتِیْ وَاَتَوَجَّہُ بِھِمْ اِلَیْکَ فَاجْعَلْنِیْ بِھِمْ وَجِیْھًا عِنْدَکَ فِی الدُّنْیَا

بعده افضل من ساعتي ويومي واعزني في عشيرتي وقومي واحفظني في يقظتي ونومي فانت الله
خير حافظا وانت ارحم الراحمين اللهم اني ابرأ اليك في يومي هذا وما بعده من الآحاد من الشرك
والالحاد واخلص لك دعائي تعرضا للاجابة واقيم على طاعتك رجاء للاثابة فصل على محمد
خير خلقك الداعي الى حقك واعزني بعزك الذي لا يضام واحفظني بعينك التي لا تنام
واختم بالانقطاع اليك امري وبالمغفرة عمري انك انت الغفور الرحيم ○

پیر کے دن کی دعا

بسم الله الرحمن الرحيم ○ الحمد لله الذي لم يشهد احدا حين فطر السماوات و
الارض ولا اتخذ معينا حين برأ النسمات لم يشارك في الالهية ولم يظاهر في الوحدانية كلت
الالسن عن غاية صفته والعقول عن كنه معرفته وتواضعت الجبابرة لهيبته وعنت
الوجوه لخشيته وانقاد كل عظيم لعظمته فلك الحمد متواترا متسقا ومتواليا مستوسقا
وصلواته على رسوله ابدا وسلامه دائما سرمدا اللهم اجعل اول يومي هذا صلاحا واوسطه
فلاحا وآخره نجاحا واعوذ بك من يوم اوله فزع واوسطه جزع وآخره وجع اللهم اني
استغفرك لكل نذر نذرته وكل وعد وعدته وكل عهد عاهدته ثم لم اف به واسألك
في مظالم عبادك عندي فايما عبد من عبيدك او امة من امائك كانت له قبلي مظلمة
ظلمتها اياه في نفسه او في عرضه او في ماله او في اهله وولده او غيبة اغتبته بها او تحامل
عليه بميل او هوى او انفة او حمية او رياء او عصبية غائبا كان او شاهدا وحيا كان
او ميتا فقصرت يدي وضاق وسعي عن ردها اليه والتحلل منه فاسألك يا من يملك الحاجات
وهي مستجيبة لمشيته ومسرعة الى ارادته ان تصلي على محمد وآل محمد وان ترضيه عني
بما شئت وتهب لي من عندك رحمة انه لا تنقصك المغفرة ولا تضرك الموهبة يا ارحم
الراحمين اللهم اولني في كل يوم اثنين نعمتين منك ثنتين سعادة في اوله بطاعتك ونعمة
في آخره بمغفرتك يا من هو الاله ولا يغفر الذنوب سواه ○

نماز سے پہلے کی دعا

والآخرة ومن المقربين
واجعل صلاتي به مقبولة
وذنبي به مغفورا
ودعائي به مستجابا
انك انت الغفور الرحيم
پھر نماز کے لئے اذان اور
اقامت کہے۔ اذان اور اقامت
کے درمیان ایک سجدہ یا بیٹھنے
کا فاصلہ دے اور یہ دعا پڑھے
اللهم اجعل قلبي بارا
وعيشي قارا ورزقي
دارا واجعل لي عند
قبر رسولك صلى الله
عليه وآله مستقرا
وقرارا پھر جو حاجت
ہو خدا سے طلب کرے کیونکہ
اذان اور اقامت کے درمیان
دعا رد نہیں ہوتی اور اقامت
کے بعد یہ پڑھے اللهم اليك
توجهت ومرضاتك
طلبت وثوابك ابتغيت
وبك آمنت وعليك
توكلت اللهم صل على
محمد وآل محمد وافتح

منگل کے دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ حَقُّہٗ کَمَا یَسْتَحِقُّہٗ حَمْدًا
کَثِیْرًا وَاَعُوْذُ بِہٖ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ وَاَعُوْذُ بِہٖ مِنْ شَرِّ
الشَّیْطَانِ الَّذِیْ یَزِیْدُنِیْ ذَنْبًا اِلٰی ذَنْبِیْ وَاَحْتَرِزُ بِہٖ مِنْ کُلِّ جَبَّارٍ فَاجِرٍ وَسُلْطَانٍ جَآئِرٍ وَعَدُوٍّ
قَاہِرٍ اَللّٰہُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ جُنْدِکَ فَاِنَّ جُنْدَکَ ہُمُ الْغَالِبُوْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ حِزْبِکَ فَاِنَّ حِزْبَکَ
ہُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْلِیَآئِکَ فَاِنَّ اَوْلِیَآئَکَ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ اَللّٰہُمَّ اَصْلِحْ
لِیْ دِیْنِیْ فَاِنَّہٗ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیْ فَاِنَّہَا دَارُ مَقَرِّیْ وَاِلَیْہَا مِنْ مُجَاوَرَۃِ اللِّئَامِ مَفَرِّیْ
وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَالْوَفَاۃَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَاتَمِ
النَّبِیِّیْنَ وَتَمَامِ عِدَّۃِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰٓی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الْمُنْتَجَبِیْنَ وَہَبْ لِیْ فِی
الثُّلَاثَآءِ ثَلَاثًا لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا غَمًّا اِلَّا اَذْہَبْتَہٗ وَلَا عَدُوًّا اِلَّا دَفَعْتَہٗ بِبِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ
الْاَسْمَآءِ بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ اَسْتَدْفِعُ کُلَّ مَکْرُوْہٍ اَوَّلُہٗ سَخَطُہٗ وَاَسْتَجْلِبُ کُلَّ مَحْبُوْبٍ
اَوَّلُہٗ رِضَاہُ فَاخْتِمْ لِیْ مِنْکَ بِالْغُفْرَانِ یَا وَلِیَّ الْاِحْسَانِ ○

بدھ کے دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ
النَّہَارَ نُشُوْرًا لَکَ الْحَمْدُ اَنْ بَعَثْتَنِیْ مِنْ مَّرْقَدِیْ وَلَوْ شِئْتَ جَعَلْتَہٗ سَرْمَدًا حَمْدًا دَآئِمًا لَّا یَنْقَطِعُ
اَبَدًا وَّلَا یُحْصِیْ لَہُ الْخَلَآئِقُ عَدَدًا اَللّٰہُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْ خَلَقْتَ فَسَوَّیْتَ وَقَدَّرْتَ وَقَضَیْتَ وَاَمَتَّ
وَاَحْیَیْتَ وَاَمْرَضْتَ وَشَفَیْتَ وَعَافَیْتَ وَاَبْلَیْتَ وَعَلَی الْعَرْشِ اسْتَوَیْتَ وَعَلَی الْمُلْکِ احْتَوَیْتَ اَدْعُوْکَ
دُعَآءَ مَنْ ضَعُفَتْ وَسِیْلَتُہٗ وَانْقَطَعَتْ حِیْلَتُہٗ وَاقْتَرَبَ اَجَلُہٗ وَتَدَانٰی فِی الدُّنْیَا اَمَلُہٗ وَاشْتَدَّتْ
اِلٰی رَحْمَتِکَ فَاقَتُہٗ وَعَظُمَتْ لِتَفْرِیْطِہٖ حَسْرَتُہٗ وَکَثُرَتْ زَلَّتُہٗ وَعَثْرَتُہٗ وَخَلَصَتْ لِوَجْہِکَ
تَوْبَتُہٗ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰٓی اَہْلِ بَیْتِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ وَارْزُقْنِیْ شَفَاعَۃَ

نماز شروع کرنے کے آداب

مسامع قلبی لذکرک
وثبتنی علی دینک ودین
نبیک ولا تزغ قلبی بعد
اذ ھدیتنی وھب لی من
لدنک رحمۃ انک انت
الوھاب پس نماز کے لئے حاضر
ہو جا اور اپنے دل کو حاضر کر کے
اپنی ذلت اور خدا کی بزرگی و
جلالت کو دیکھتے ہوئے یہ فکر کر
کہ کس ذات کے ساتھ مناجات کر
رہا ہے اپنے آپ کو یوں دیکھ کہ
گویا اس ذات سے ہم کلام ہے
اور شرم کر اس سے کہ اس ذات
سے ہم کلام ہے اور تیرا دل کسی
دوسری طرف متوجہ ہو ہوا
با وقار خضوع و خشوع سے کھڑا ہو
اور اپنے ہاتھوں کو رانوں کے
اوپر گھٹنوں کے مقابل رکھ اور دو
قدموں کے درمیان تین انگلیوں
سے لے کر ایک بالشت تک
کا فاصلہ رکھے اور تیری نظر
اس وقت تک سجدہ گاہ پر رہے
پھر صبح کی نماز کی نیت کر کے
تکبیرۃ الاحرام کہے اور مستحب ہے
کہ سات تکبیریں اور بھی زیادہ کہے پھر

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَلَا تَحْرِمْنِيْ صُحْبَتَهُ اِنَّكَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اقْضِ لِيْ فِي الْاَرْبِعَاءِ اَرْبَعًا اِجْعَلْ
قُوَّتِيْ فِيْ طَاعَتِكَ وَنَشَاطِيْ فِيْ عِبَادَتِكَ وَرَغْبَتِيْ فِيْ ثَوَابِكَ وَزُهْدِيْ فِيْمَا يُوْجِبُ لِيْ اَلِيْمَ عِقَابِكَ اِنَّكَ لَطِيْفٌ لِمَا تَشَاءُ ○

جمعرات کے دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ اللَّيْلَ مُظْلِمًا بِقُدْرَتِهِ وَجَاءَ
بِالنَّهَارِ مُبْصِرًا بِرَحْمَتِهِ وَكَسَانِيْ ضِيَاءَهُ وَاَنَا فِيْ نِعْمَتِهِ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا اَبْقَيْتَنِيْ لَهُ فَاَبْقِنِيْ لِاَمْثَالِهِ
وَصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَلَا تَفْجَعْنِيْ فِيْهِ وَفِيْ غَيْرِهِ مِنَ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ بِارْتِكَابِ الْمَحَارِمِ
وَاكْتِسَابِ الْمَاٰثِمِ وَارْزُقْنِيْ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا فِيْهِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ وَاصْرِفْ عَنِّيْ شَرَّهُ وَشَرَّ مَا
فِيْهِ وَشَرَّ مَا بَعْدَهُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ بِذِمَّةِ الْاِسْلَامِ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ وَبِحُرْمَةِ الْقُرْاٰنِ اَعْتَمِدُ عَلَيْكَ
وَبِمُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَسْتَشْفِعُ لَدَيْكَ فَاعْرِفِ اللّٰهُمَّ ذِمَّتِيَ الَّتِيْ رَجَوْتُ بِهَا قَضَاءَ
حَاجَتِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اقْضِ لِيْ فِي الْخَمِيْسِ خَمْسًا لَا يَتَّسِعُ لَهَا اِلَّا كَرَمُكَ وَلَا يُطِيْقُهَا
اِلَّا نِعَمُكَ سَلَامَةً اَقْوٰى بِهَا عَلٰى طَاعَتِكَ وَعِبَادَةً اَسْتَحِقُّ بِهَا جَزِيْلَ مَثُوْبَتِكَ وَسَعَةً فِي الْحَالِ
مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ وَاَنْ تُؤْمِنَنِيْ فِيْ مَوَاقِفِ الْخَوْفِ بِاَمْنِكَ وَتَجْعَلَنِيْ مِنْ طَوَارِقِ الْهُمُوْمِ وَالْغُمُوْمِ فِيْ حِصْنِكَ
وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ تَوَسُّلِيْ بِهِ شَافِعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَافِعًا اِنَّكَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ○

جمعہ کے دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْاَوَّلِ قَبْلَ الْاِنْشَاءِ وَالْاِحْيَاءِ وَالْاٰخِرِ
بَعْدَ فَنَاءِ الْاَشْيَاءِ الْعَلِيْمِ الَّذِيْ لَا يَنْسٰى مَنْ ذَكَرَهُ وَلَا يَنْقُصُ مَنْ شَكَرَهُ وَلَا يَخِيْبُ مَنْ دَعَاهُ
وَلَا يَقْطَعُ رَجَاءَ مَنْ رَجَاهُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ وَكَفٰى بِكَ شَهِيْدًا وَاُشْهِدُ جَمِيْعَ مَلَائِكَتِكَ وَسُكَّانَ
سَمٰوَاتِكَ وَحَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَنْ بَعَثْتَ مِنْ اَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَاَنْشَاْتَ مِنْ اَصْنَافِ خَلْقِكَ اَنِّيْ
اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَلَا عَدِيْلَ وَلَا خُلْفَ لِقَوْلِكَ وَلَا تَبْدِيْلَ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَدّٰى مَا حَمَّلْتَهُ اِلَى الْعِبَادِ وَجَاهَدَ فِي اللّٰهِ

دعائے تکبیرات

تکبیر کے لئے ہاتھوں کو بلند
کر کے کانوں تک سوائے انگوٹھے
کے آپس میں باقی انگلیوں
کو ملا کر بلند کرے تکبیرات
کہنے کا یہ طریقہ ہے دوئیں
پڑھے تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا
پڑھے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ
الْحَقُّ الْمُبِيْنُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ
اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ
فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّهُ
لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا
اَنْتَ پانچویں تکبیر کے بعد
لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ
وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ
وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ وَالْمَهْدِيُّ
مَنْ هَدَيْتَ عَبْدُكَ
وَابْنُ عَبْدَيْكَ ذَلِيْلٌ بَيْنَ
يَدَيْكَ مِنْكَ وَبِكَ
وَلَكَ وَاِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ
وَلَا مَنْجَا وَلَا مَفَرَّ مِنْكَ
اِلَّا اِلَيْكَ سُبْحَانَكَ
وَحَنَانَيْكَ تَبَارَكْتَ
وَتَعَالَيْتَ سُبْحَانَكَ
رَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ

عَزَّ وَجَلَّ حَقَّ الْجِهَادِ وَاَنَّهُ بَشَّرَ بِمَا هُوَ حَقٌّ مِنَ الثَّوَابِ وَاَنْذَرَ بِمَا هُوَ صِدْقٌ مِنَ الْعِقَابِ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنِيْ عَلٰى دِيْنِكَ مَا اَحْيَيْتَنِيْ وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ اَتْبَاعِهِ وَشِيْعَتِهِ وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَتِهِ وَوَفِّقْنِيْ لِاَدَاءِ فَرْضِ الْجُمُعَاتِ وَمَا اَوْجَبْتَ عَلَيَّ فِيْهَا مِنَ الطَّاعَاتِ وَقَسَمْتَ لِاَهْلِهَا مِنَ الْعَطَاءِ فِيْ يَوْمِ الْجَزَاءِ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

ہفتہ کے دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ كَلِمَةِ الْمُعْتَصِمِيْنَ وَمَقَالَةِ الْمُتَحَرِّزِيْنَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ جَوْرِ الْجَائِرِيْنَ وَكَيْدِ الْحَاسِدِيْنَ وَبَغْيِ الظَّالِمِيْنَ وَاَحْمَدُهُ فَوْقَ حَمْدِ الْحَامِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْوَاحِدُ بِلَا شَرِيْكٍ وَالْمَلِكُ بِلَا تَمْلِيْكٍ لَا تُضَادُّ فِيْ حُكْمِكَ وَلَا تُنَازَعُ فِيْ مُلْكِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاَنْ تُوْزِعَنِيْ مِنْ شُكْرِ نُعْمَاكَ مَا تَبْلُغُ بِيْ غَايَةَ رِضَاكَ وَاَنْ تُعِيْنَنِيْ عَلٰى طَاعَتِكَ وَلُزُوْمِ عِبَادَتِكَ وَاسْتِحْقَاقِ مَثُوْبَتِكَ بِلُطْفِ عِنَايَتِكَ وَتَرْحَمَنِيْ بِصَدِّيْ عَنْ مَعَاصِيْكَ مَا اَحْيَيْتَنِيْ وَتُوَفِّقَنِيْ لِمَا يَنْفَعُنِيْ مَا اَبْقَيْتَنِيْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِكِتَابِكَ صَدْرِيْ وَتَحُطَّ بِتِلَاوَتِهِ وِزْرِيْ وَتَمْنَحَنِيَ السَّلَامَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَنَفْسِيْ وَلَا تُوْحِشَ بِيْ اَهْلَ اُنْسِيْ وَتُتِمَّ اِحْسَانَكَ فِيْمَا بَقِيَ مِنْ عُمُرِيْ كَمَا اَحْسَنْتَ فِيْمَا مَضٰى مِنْهُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○

چوتھی فصل ○ جمعرات اور جمعہ کے فضائل اور اعمال میں ہے

واضح ہو کہ جمعہ کو تمام دن اور راتوں سے ایک خاص امتیاز بلندی و شرافت کے لحاظ ان پر حاصل ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ شب جمعہ اور جمعہ چوبیس گھنٹے میں خداوند عالم ہر گھنٹے میں چھ لاکھ آدمیوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص خمیس کے زوال سے لیکر جمعہ کے زوال کے درمیان مر جائے خدا اسے قبر کے فشار سے محفوظ رکھے گا اور آنحضرت سے منقول ہے کہ جمعہ کے لئے بہت زیادہ احترام اور حق ہے پس اس دن اس کے حق کو ضائع نہ کرو اور اس دن میں عبادت کرنے میں کوتاہی نہ برت اللہ کا تقرب اس دن پاکیزہ عمل کرکے حرام چیزوں

اداب قرأت

ساتویں تکبیر کے بعد یہ کہے
وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ
فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ
صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ
وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ
اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ
نماز کی قرأت شروع کرنے
سے پہلے آہستہ سے اَعُوْذُ
بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
پڑھے پھر حضور قلب سے
سورہ الحمد شروع کرکے
اس کے معانی کی طرف توجہ
دے حمد کے ختم کرنے کے بعد
تھوڑا سا سکوت کرکے کوئی
دوسری سورہ پڑھے مگر بہتر یہ ہے
کہ مثل سورہ قدر و ہل اتی و لا اقسم
وغیرہ پڑھے۔ اس کے بعد
تھوڑا سا سانس لینے کی مقدار
ٹھہر کر اپنے ہاتھوں کو تکبیر کے لئے
بلند کرکے تکبیر کہہ کر رکوع میں
چلا جائیں اپنے دائیں ہاتھ کو

آداب رکوع

داہنی زانو پر بائیں ہاتھ کو بائیں زانوں سے پہلے رکھ اور ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے سے جدا کر کے رکھ اور ان سے زانوں کو گھیر لے رکھ، کمر کو برابر کر کے گردن کو تنگے کی طرف دراز کر کے برابر رکھ اور اپنے قدموں کے درمیان دیکھتا رہ اور پھر پڑھو سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ کا زیادہ وقتی یہ ہے کہ اس کو سات مرتبہ یا تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ پڑھے اور اس کے پڑھنے سے پہلے اس دعا کو پڑھے اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبِّيْ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَمُخِّيْ وَعَصَبِيْ وَعِظَامِيْ وَمَا اَقَلَّتْهُ قَدَمَايَ غَيْرَ مُسْتَنْكِفٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٍ وَلَا مُسْتَحْسِرٍ اور پھر رکوع سے کھڑا ہو جا اور اسی حالت

کو چھوڑ کر حاصل کرا اس واسطے کہ اس دن خدا اطاعت کا ثواب زیادہ کر دیتا ہے اور گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور مومن کے درجات دنیا اور آخرت میں بلند کرتا ہے اس کی رات کی فضیلت بھی اس کے دن کی طرح ہے۔ اگر ہو سکے تو تمام رات صبح تک بیدار رہ اور دعا کرتا رہ کیونکہ خداوند عالم شب جمعہ کو مومنین کی کرامت کے لئے پہلے آسمان پر ملائکہ بھیجتا ہے تاکہ ان کے ثواب کو زیادہ کریں اور ان کے گناہوں کو محو کر دیں اور اللہ بہت زیادہ عطا اور کرم کرنے والا ہے۔ نیز آنحضرت سے حدیث معتبر میں روایت ہے کہ جب مومن اپنی حاجات کیلئے خداوند تعالیٰ سے دعا کرتا ہے خداوند عالم اس کی حاجت کو پورا کرنے میں جمعہ کے دن تک تاخیر کر دیتا ہے تاکہ اس میں اس کی حاجت روائی کر کے کئی گنا جمعہ کی فضیلت کی وجہ سے عنایت فرمائے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے حضرت یعقوب علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ آپ ہمارے لئے دعا فرمائیں تو حضرت نے فرمایا تھا کہ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ یعنی عنقریب دعا کروں گا تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے جمعہ کی سحر تک دعا کرنے میں تاخیر کی تاکہ وہ دعا قبول ہو۔ نیز آنحضرت سے روایت ہے کہ جب شب جمعہ آتی ہے تو دریا کی مچھلیاں اور صحرائی وحشی حیوانات اپنے سر بلند کر کے کہتے ہیں کہ خدایا ہم پر انسانوں کے گناہوں کی وجہ سے عذاب نازل نہ فرمانا۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ خداوند عالم ہر شب جمعہ ایک فرشتہ کو امر کرتا ہے کہ عرش سے اول رات سے آخر رات تک ندا کرتا ہے کہ ہے کوئی بندہ مومن جو مجھ سے صبح کے طلوع ہونے سے پہلے دنیا اور آخرت کا سوال کرے تاکہ میں اس کی دعا کو قبول کر دوں۔ ہے کوئی بندہ مومن جو مجھ سے صبح کے طلوع ہونے سے پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کرے تاکہ میں اس کی توبہ قبول کروں۔ ہے کوئی بندہ مومن کہ جس کی روزی میں نے تنگ کر رکھی ہو اور وہ مجھ سے صبح کے طلوع ہونے سے پہلے اپنی روزی کی کشائش طلب کرے تاکہ میں اس کی روزی فراخ کروں۔ ہے کوئی بندہ مومن جو بیمار ہو اور وہ مجھ سے صبح کے طلوع ہونے سے پہلے سوال کرے تاکہ میں اسے شفایاب کر دوں۔ ہے کوئی غمگین قیدی جو مجھ سے صبح کے طلوع ہونے سے پہلے سوال کرے کہ میں اس کو قید سے رہا اور اس کے غم کو دور کر دوں تاکہ میں اس کی اس دعا کو قبول کر لوں۔ ہے کوئی مومن مظلوم کہ جو مجھ سے صبح کے طلوع ہونے سے پہلے رفع ظلم کا سوال کرے تاکہ میں اس کا بدلہ ظالم سے لوں اور اس کا حق اسے واپس کر دوں۔ ایسی ندا صبح کے طلوع ہونے تک وہ فرشتہ کرتا رہتا ہے۔ امیر المومنین سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ خداوند عالم نے جمعہ کو تمام دنوں سے چن لیا

ہے اور اس دن کو عید قرار دیا ہے اور اس کی رات کو اس کے دن کی طرح قرار دیا ہے۔ اور کوئی اگر وہ عذاب کا مستحق ہو چکا ہو اگر شب جمعہ یا جمعہ میں خداوند عالم سے دعا کرے تو خدا ان سے عذاب کو ٹال دے گا جو امور مقدر ہو چکے ہوں انہیں شب جمعہ میں محکم غیر قابل تغیر قرار دیا جاتا ہے پس جمعہ کا دن اور رات بہتر ہے دوسرے دنوں اور راتوں سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ شب جمعہ میں گناہ کرنے سے ڈرو کیونکہ اس میں گناہ کی سزا بھی زیادہ ہوا کرتی ہے جیسا کہ نیکیوں کا ثواب بھی اس میں زیادہ ہوتا ہے۔ جو شخص اللہ کی نافرمانی شب جمعہ چھوڑ دے خدا اس کے گذشتہ گناہوں کو عفو کر دیتا ہے اور جو شخص شب جمعہ میں علناً گناہ کرے اس پر ساری زندگی کے گناہوں پر خدا عذاب کرے گا اور ان سب گناہوں کے عذاب کو اس پر کئی گنا کر دے گا۔ امام رضا علیہ السلام سے معتبر سند سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار اور ان سے بزرگ تر ہے حق تعالیٰ اس دن میں نیکیوں پر کئی گنا ثواب عنایت فرماتا ہے اور گناہوں سے درگذر کرتا ہے اور درجات کو بلند فرماتا ہے اور دعائیں قبول کرتا ہے سختیاں اور غموں کو دور کرتا ہے اور بڑی حاجتیں پورا فرماتا ہے اور اس میں خدا اپنی رحمتوں کو اپنے بندوں پر زیادہ کرتا ہے اور بہت کافی جماعت کو جہنم کی آگ سے آزاد فرماتا ہے جو شخص اس دن کے احترام و حق کو پہچانے اور خدا سے طلب کرے تو اللہ پر بھی حق ہو جاتا ہے کہ اسے جہنم کی آگ سے آزاد کرے۔ اگر شب جمعہ یا جمعہ کے دن مر جائے تو شہیدوں کا ثواب لکھتا ہے اور قیامت کے دن اللہ کے عذاب سے بے خطر اٹھے گا اور جو شخص جمعہ کے احترام کو حقیر شمار کرے اور اس کے حق کو ضائع کرے مثلاً نماز جمعہ نہ پڑھے یا کوئی حرام کام اس دن کرے خدا پر ضروری ہو جاتا ہے کہ اسے جہنم کی آگ میں جلائے مگر وہ توبہ کرلے۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے معتبر سند سے روایت ہے کہ جمعہ سے بہتر دن کوئی نہیں کہ جس پر سورج نے طلوع کیا ہو۔ جمعہ کے دن پرندے جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو سلام کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آج کا دن بہت پاکیزہ دن ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے معتبر سند سے روایت ہے کہ جو شخص جمعہ تک زندہ رہے اسے چاہیئے کہ اس دن سوائے عبادت کے اور کوئی کام نہ کرے کیونکہ خدا اس دن اپنے بندوں کو بخشتا ہے اور اپنی رحمت ان پر نازل فرماتا ہے شب جمعہ اور جمعہ کے اس سے زیادہ فضائل ہیں کہ جو اس مختصر میں ان کی گنجائش نہیں ہو سکتی

سجدہ کے آداب

بعد کہے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ
حَمِدَهٗ پھر تکبیر کہہ کر سجدہ
کے لئے نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ
ہتھیلیوں کو پھیلا کر گھٹنے رکھنے سے
پہلے زمین پر رکھ کر چلا جائے اور سجدہ
کو خاک شفا پر رکھ کر بجا لائے
اور سجدہ کے ذکر کو بہتر یہ
ہے کہ سات دفعہ یا پانچ دفعہ
یا تین دفعہ کہے اور اس کے ذکر
سے پہلے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ
لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ
وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ
تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبِّيْ سَجَدَ
وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَ
شَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ تَبَارَكَ
اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ اس
کے بعد ذکر سجدہ کرکے اٹھ
بیٹھے اور تکبیر بھی کہے اور سجدہ
کی مستحب کیفیت سے ... توضیح
المسائل میں موجود ہے اور پھر
کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ
وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ اور یہ بھی کہے
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ
وَاجْبُرْنِيْ وَادْفَعْ عَنِّيْ

شب جمعہ کے اعمال

شب جمعہ کے اعمال بہت ہیں ہم یہاں چند اعمال کے ذکر پر اکتفا کرتے ہیں پہلا یہ کلمات بہت کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ صلوات زیادہ پڑھا جائے کیونکہ روایت ہے جمعہ کی رات نورانی اور اس کا دن بہت زیادہ روشن ہے لہٰذا یہ کلمات زیادہ پڑھے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور محمد وآل محمد پر صلوات زیادہ بھیجے ایک روایت میں ہے کہ کم از کم صلوات اس رات سو مرتبہ پڑھی جائے اور اس سے جو زیادہ پڑھے تو بہتر ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ محمد وآل محمد پر اس رات صلوات پڑھنا ایک ہزار نیکیوں کے برابر ہے اور ہزار برائیوں کو دور کرتا ہے اور ہزار درجہ بلند کرتا ہے۔ جمعرات کی شب سے لیکر جمعہ کے آخر تک زیادہ صلوات پڑھنا مستحب ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے صحیح سند کے ساتھ منقول ہے کہ جب جمعرات کی عصر ہوتی ہے تو ملائکہ طلائی قلم اور نقرئی ورق لیکر زمین پر آتے ہیں اور جمعرات شب جمعہ اور جمعہ کے دن سوائے محمد وآل محمد کے اوپر صلوات کے اور کچھ نہیں لکھتے۔ شیخ طوسی نے فرمایا کہ جمعرات کے دن میں ہزار دفعہ محمد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ پر صلوات پڑھنی مستحب ہے اور بہتر یہ ہے کہ یوں پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَجِّلْ فَرَجَهُمْ وَ اَهْلِكْ عَدُوَّهُمْ مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ اور اس صلوات کا جمعرات کی عصر سے لیکر جمعہ کے آخر دن تک پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ یہ بھی شیخ نے فرمایا ہے کہ مستحب ہے کہ جمعرات کے آخری وقت یہ استغفار پڑھا جائے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ تَوْبَةَ عَبْدٍ خَاضِعٍ مِّسْكِيْنٍ مُّسْتَكِيْنٍ لَّا يَسْتَطِيْعُ لِنَفْسِهٖ صَرْفًا وَّ لَا عَدْلًا وَّ لَا نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا وَّ لَا حَيٰوةً وَّ لَا مَوْتًا وَّ لَا نُشُوْرًا وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عِتْرَتِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الْاَخْيَارِ الْاَبْرَارِ وَ سَلَّمَ تَسْلِيْمًا دوسرا شب جمعہ میں ان قرآن کی سورتوں کو پڑھے ان میں سے ہر ایک کے لئے فوائد اور ثواب بہت زیادہ نقل کئے گئے ہیں۔ بنی اسرائیل کہف تینوں طٰسین الٓم سجدہ یٰس صٓ احقاف واقعہ حٰم سجدہ حٰم دخان۔ طور اقتربت جمعہ اور اگر ان سب کی فرصت نہ ہو تو پھر سورہ واقعہ اور اس سے پہلے والی سورتوں کو پڑھے کیونکہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص ہر شب جمعہ سورہ بنی اسرائیل پڑھتا ہے وہ نہیں مرے گا مگر یہ کہ وہ حضرت قائم علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے گا اور آنحضرت کے اصحاب سے ہوگا اور فرمایا کہ جو شخص ہر شب

قنوت کے آداب

وَ عَافِنِيْ اِنِّيْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ اس کے بعد تکبیر کہہ کر دوسرے سجدہ کو پہلے سجدہ کی طرح بجالائے اس کے بعد اٹھ کر اچھی طرح تھوڑا سا بیٹھ کر پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جا اور اس حالت میں پڑھ بِحَوْلِ اللّٰهِ وَ قُوَّتِهٖ اَقُوْمُ وَ اَقْعُدُ جب خوب کھڑا ہو جائے تو پھر حمد اور کوئی سورہ لیکن بہتر سورہ توحید ہے پڑھے سورہ توحید سے فارغ ہونے کے بعد تین دفعہ كَذٰلِكَ اللّٰهُ رَبِّيْ کہہ پھر تکبیر کہہ کر ہاتھوں کو قنوت کے لئے منہ کے سامنے ہتھیلیوں کو آسمان کی طرف جب کہ انگلیاں سوائے انگوٹھے کے ملی ہوئی ہوں جمع کر اور بہتر ہے کہ قنوت کے لئے کلمات فرج کو اختیار کر اور اس کے بعد پڑھ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ عَافِنَا

جمعہ سورہ کہف کو پڑھے وہ شہید ہی مرے گا اور خداوند عالم اسے شہداء کے ساتھ قیامت میں محشور کرے گا اور انہیں کے ساتھ رہے گا اور فرمایا کہ جو شخص حٰم سجدہ شب جمعہ میں پڑھے خداوند عالم کے دوستوں سے ہوگا۔ اور اللہ کی امان و حفاظت میں ہوگا اور اسے دنیا میں فقر و تنگی نہیں پہنچے گی اور آخرت میں اسے بہشت سے اتنا دیا جائے گا کہ وہ راضی ہو جائے گا، اور اسے اس کی رضا سے بھی زیادہ دیا جائے گا اور ستر حور بہشتی اس کے ساتھ تزویج کر دی جائیں گی اور فرمایا کہ جو ہر شب جمعہ سورہ الٓم سجدہ پڑھے تو خدا قیامت میں اس کے نامہ اعمال کو اس کے داہنے ہاتھ میں دے گا اور اس سے اس کے اعمال کا حساب نہیں لیا جائے گا اور محمد و آل محمد علیہم السلام کے رفیقوں سے قرار دیا جائے گا امام محمد باقر علیہ السلام سے معتبر سند سے منقول ہے کہ جو شخص ہر شب جمعہ سورہ حٰم پڑھے خداوند عالم اسے دنیا اور عقبیٰ کی خیر سے اس قدر دے گا کہ کسی دوسرے کو سوائے پیغمبر مرسل یا ملک مقرب نہیں دیا جائے گا اور وہ اپنے اہل و عیال حتیٰ کہ نوکر جس نے اس کی خدمت کی ہو اور اس کی گردن پر شفاعت کا حق بھی رکھتا ہو ان سے جس کو بھی چاہے جنت میں لے جائے امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ہر شب جمعہ یا جمعہ کے دن سورہ احقاف کو پڑھے تو دنیا میں اسے کوئی خوف اور خطر نہیں لاحق ہوگا اور آخرت میں قیامت کے دن کے خوف اور ترس سے محفوظ ہوگا۔ فرمایا کہ جو شخص ہر شب جمعہ میں سورہ واقعہ پڑھتا رہے خدا اسے دوست رکھے گا اور دنیا میں اسے پریشان حالی اور تنگ دستی اور فقر لاحق نہیں ہوگا اور کوئی مصیبت دنیا کی آفات میں سے اسے نہیں پہنچے گی اور امیر المومنین کے دوستوں سے ہوگا اور سورہ امیر المومنین کیساتھ مخصوص ہے روایت میں ہے کہ جو شخص ہر شب جمعہ سورہ جمعہ پڑھے وہ اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کفارہ ہوگی اور یہی فضیلت ہر شب جمعہ میں سورہ کہف کے لئے بھی آئی ہے اسی طرح اس کیلئے بھی فضیلت ہے جو جمعہ کی ظہر و عصر کے بعد اسے پڑھے ۔ اتنج ہو کہ شب جمعہ میں بہت نمازیں وارد ہوئی ہیں ان میں سے ایک امیر المومنین کی نماز ہے جو دو رکعت والی ہے کہ جس کی ہر رکعت میں حمد اور پندرہ دفعہ سورہ اِذَا زُلْزِلَت پڑھے روایت میں ہے کہ جو شخص اس نماز کو بجا لائے اسے قبر کے عذاب اور قیامت کے دن کی ہولناکیوں سے محفوظ رکھے گا **تیسرا** شب جمعہ کو مغرب اور عشا کی پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور مغرب کی دوسری رکعت میں سورہ توحید اور عشا کی دوسری رکعت میں سورہ اعلیٰ پڑھے **چوتھا** اشعار نہ پڑھے کیونکہ صحیح حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ روزہ دار کو اشعار کی روایت کرنا۔ جمعہ کے دن اور شب جمعہ کو مکروہ ہے راوی نے عرض کیا اگرچہ وہ شعر حق کا بھی ہو آپ نے فرمایا ہاں اگرچہ شعر حق بھی ہو۔ معتبر حدیث میں امام جعفر صادق

قنوت کے آداب

وَاعْفُ عَنَّا فِی الدُّنْیَا
وَالْآخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ بِرَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ
مَنْ كَانَ اَصْبَحَ وَلَهُ
ثِقَةٌ اَوْ رَجَاءٌ غَیْرُكَ
فَاَنْتَ ثِقَتِیْ وَرَجَائِیْ
یَا اَجْوَدَ مَنْ سُئِلَ وَیَا
اَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَارْحَمْ ضَعْفِیْ وَمَسْكَنَتِیْ
وَقِلَّةَ حِیْلَتِیْ وَامْنُنْ عَلَیَّ
بِالْجَنَّةِ طَوْلًا مِّنْكَ وَفُكَّ
رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَعَافِنِیْ
فِیْ نَفْسِیْ وَفِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ
بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

قنوت کو طول دینا مستحب ہے قنوت کے لئے بہت زیادہ دعائیں موجود ہیں اس کے بعد تکبیر کہہ کر رکوع اور سجود کو جیسا کہ بیان ہوا ہے بجا لائے اور سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد تشہد و سلام کے لئے بیٹھنا مستحب ہے کہ تشہد کا بیٹھو اور تشہد سے پہلے پڑھو

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

نے رسولِ خدا سے نقل فرمایا ہے، کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص شب جمعہ یا جمعہ کے دن ایک شعر پڑھے تو وہ شخص
اس رات اور اس دن اسی کے سوائے اور کسی چیز کے ثواب سے بہرہ مند نہ ہوگا۔ دوسری معتبر روایت میں ہے
کہ اس کی اس رات اور دن میں نماز قبول نہ ہوگی **پانچواں** مومنین کے حق میں بہت دعا کرے جیسا کہ حضرت زہراؑ کیا
کرتی تھیں روایت میں ہے کہ جب دس مرے ہوئے مومن کے لئے طلب مغفرت کرے تو بہشت اس کے لئے
واجب ہو جائے گی **چھٹا** اس دن کی دعائیں جو وارد ہوئی ہیں پڑھے اور وہ بہت ہیں ہم تھوڑی ان میں سے ذکر
کرتے ہیں۔ سند صحیح سے امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو ہر شب جمعہ نافلہ کے آخری سجدہ میں سات مرتبہ
یہ دعا پڑھے جب فارغ ہوگا تو وہ بخشا جا چکا ہوگا اور اگر ہر رات پڑھے تو بہتر ہے وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَاسْمِكَ الْعَظِيْمِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَغْفِرَلِيْ ذَنْبِيَ الْعَظِيْمَ حضرت
رسول صلعم سے منقول ہے کہ جو شخص شب جمعہ یا جمعہ میں یہ دعا سات مرتبہ پڑھے اگر اس رات یا اس دن میں مر جائے
تو بہشت میں داخل ہوگا دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ
وَفِيْ قَبْضَتِكَ وَنَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ اَمْسَيْتُ عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ شَرِّ مَا
صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّاۤ اَنْتَ شیخ طوسی و سید
کفعمی و سید ابن باقی نے فرمایا ہے کہ شب جمعہ، جمعہ کے دن عرفہ کی رات، عرفہ کے دن یہ دعا پڑھنا مستحب ہے
اور یہ دعا کفعمی سے نقل کی جا رہی ہے اور دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ مَنْ تَعَبَّاَ وَتَهَيَّاَ وَاَعَدَّ وَاسْتَعَدَّ لِوِفَادَةٍ اِلٰى مَخْلُوْقٍ
رَجَاۤءَ رِفْدِهٖ وَطَلَبَ نَائِلِهٖ وَجَائِزَتِهٖ فَاِلَيْكَ يَارَبِّ تَعْبِيَتِيْ وَاسْتِعْدَادِيْ رَجَاۤءَ عَفْوِكَ وَطَلَبَ نَائِلِكَ
وَجَائِزَتِكَ فَلَا تُخَيِّبْ دُعَاۤئِيْ يَامَنْ لَا يَخِيْبُ عَلَيْهِ سَاۤئِلٌ وَّلَا يَنْقُصُهٗ نَائِلٌ فَاِنِّيْ لَمْ اٰتِكَ ثِقَةً
بِعَمَلٍ صَالِحٍ عَمِلْتُهٗ وَلَا لِوِفَادَةِ مَخْلُوْقٍ رَجَوْتُهٗ اَتَيْتُكَ مُقِرًّا عَلٰى نَفْسِيْ بِالْاِسَاۤءَةِ وَالظُّلْمِ مُعْتَرِفًا
بِاَنْ لَّا حُجَّةَ لِيْ وَلَا عُذْرَ اَتَيْتُكَ اَرْجُوْ عَظِيْمَ عَفْوِكَ الَّذِيْ عَفَوْتَ بِهٖ عَنِ الْخَاطِئِيْنَ فَلَمْ يَمْنَعْكَ طُوْلُ
عُكُوْفِهِمْ عَلٰى عَظِيْمِ الْجُرْمِ اَنْ عُدْتَ عَلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ فَيَا مَنْ رَحْمَتُهٗ وَاسِعَةٌ وَعَفْوُهٗ عَظِيْمٌ
يَا عَظِيْمُ يَا عَظِيْمُ يَا عَظِيْمُ لَا يَرُدُّ غَضَبَكَ اِلَّا حِلْمُكَ وَلَا يُنْجِيْ مِنْ سَخَطِكَ اِلَّا التَّضَرُّعُ اِلَيْكَ فَهَبْ
لِيْ يَا اِلٰهِيْ فَرَجًا بِالْقُدْرَةِ الَّتِيْ تُحْيِيْ بِهَا مَيْتَ الْبِلَادِ وَلَا تُهْلِكْنِيْ غَمًّا حَتّٰى تَسْتَجِيْبَ لِيْ وَتُعَرِّفَنِيْ
الْاِجَابَةَ فِيْ دُعَاۤئِيْ وَاَذِقْنِيْ طَعْمَ الْعَافِيَةِ اِلٰى مُنْتَهٰى اَجَلِيْ وَلَا تُشْمِتْ بِيْ عَدُوِّيْ وَلَا تُسَلِّطْهُ عَلَيَّ

تعقیبات کے فضائل

الْحُسْنٰى كُلُّهَا لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ الْاَحْسَنُ لِوَجْهِهٖ اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ آخر تک پڑھے جب نماز سے فارغ ہو جائے۔ اس کی تعقیب میں مشغول ہو جائے کہ اس کے لئے زیادہ تاکید کی گئی ہے اور خداوند عالم نے فرمایا فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ اس آیت کی تفسیر ہوئی ہے کہ جب نماز سے فارغ ہو تو اپنے آپ کو دعا مانگنے کے لئے تعب میں ڈال اور اپنے پروردگار کی طرف رغبت کر اور اپنی حاجات کو اس سے طلب کر اور نیت ایسا کر کہ اس کے غیر سے قطع کر لے۔

امیر المومنینؑ سے منقول ہے جب شخص نماز سے فارغ ہو جائے تو اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے اپنے آپ کو دعا مانگنے میں خوب زحمت میں ڈالے روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ تعقیب پڑھے اور جب تک وہی تعقیب و ذکر میں مشغول رہے گا۔ اس کو نماز کا ثواب حق تعالیٰ عنایت فرمائیگا۔ نماز صبح

وَاِنْ يُمْكِنُهُ مِنْ خَلْقِ الْكِرَامِ اِنْ وَضَعْتَنِي فَمَنْ ذَا الَّذِي يَرْفَعُنِي وَاِنْ رَفَعْتَنِي فَمَنْ ذَا الَّذِي يَضَعُنِي وَاِنْ اَهْلَكْتَنِي فَمَنْ ذَا الَّذِي يَعْرِضُ لَكَ فِي عَبْدِكَ اَوْ يَسْئَلُكَ عَنْ اَمْرِهٖ وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّهٗ لَيْسَ فِي حُكْمِكَ ظُلْمٌ وَلَا فِي نَقِمَتِكَ عَجَلَةٌ وَاِنَّمَا يَعْجَلُ مَنْ يَخَافُ الْفَوْتَ وَاِنَّمَا يَحْتَاجُ اِلَى الظُّلْمِ الضَّعِيْفُ وَقَدْ تَعَالَيْتَ يَا اِلٰهِيْ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيْرًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ فَاَعِذْنِيْ وَاَسْتَجِيْرُ بِكَ فَاَجِرْنِيْ وَاَسْتَرْزِقُكَ فَارْزُقْنِيْ وَاَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ فَاكْفِنِيْ وَاَسْتَنْصِرُكَ عَلٰى عَدُوِّيْ فَانْصُرْنِيْ وَاَسْتَعِيْنُ بِكَ فَاَعِنِّيْ وَاَسْتَغْفِرُكَ يَا اِلٰهِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ ساتواں دعا کمیل جو بعد میں ذکر ہوگی اس دن پڑھے آٹھواں دعا اَللّٰهُمَّ يَا شَاهِدَ كُلِّ نَجْوٰى پڑھے جو عرفہ کی رات بھی پڑھی جاتی ہے جو بعد میں آئے گی نواں دس دفعہ کہے يَا دَائِمَ الْفَضْلِ عَلَى الْبَرِيَّةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالْعَطِيَّةِ يَا صَاحِبَ الْمَوَاهِبِ السَّنِيَّةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ خَيْرِ الْوَرٰى سَجِيَّةً وَّاغْفِرْ لَنَا يَا ذَا الْعُلٰى فِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ یہ ذکر شب عید فطر کی رات بھی پڑھا جاتا ہے دسواں انار کا کھانا جیسا کہ امام جعفر صادقؑ ہر شب جمعہ تناول فرماتے تھے سونے کے وقت کھانا بہتر ہے کیونکہ روایت میں ہے کہ جو شخص سونے کے وقت انار کھائے صبح تک اپنے نفس میں محفوظ رہے گا لائق ہے کہ جب انار کھا رہا ہو تو کوئی رومال نیچے بچھا دے تاکہ اس کے دانے محفوظ رہیں اور انہیں کھائے اور کسی کو اپنے انار میں شریک نہ کرے۔ شیخ جعفر بن احمد قمیؒ نے اپنی کتاب عروس میں روایت کی ہے کہ جو صبح کے نافلہ اور فرض نماز کے درمیان سو مرتبہ یہ پڑھے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ تو حق تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مسکن قرار دے گا شیخ و سید اور دیگر حضرات نے ذکر کیا ہے کہ مستحب ہے کہ شب جمعہ کی سحر کے وقت یہ دعا پڑھی جائے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَهَبْ لِيَ الْغَدَاةَ رِضَاكَ وَاَسْكِنْ قَلْبِيْ خَوْفَكَ وَاقْطَعْهُ عَمَّنْ سِوَاكَ حَتّٰى لَا اَرْجُوَ وَلَا اَخَافَ اِلَّا اِيَّاكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَهَبْ لِيْ ثَبَاتَ الْيَقِيْنِ وَمَحْضَ الْاِخْلَاصِ وَشَرَفَ التَّوْحِيْدِ وَدَوَامَ الْاِسْتِقَامَةِ وَمَعْدِنَ الصَّبْرِ وَالرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَالْقَدَرِ يَا قَاضِيَ حَوَائِجِ السَّائِلِيْنَ يَا مَنْ يَّعْلَمُ مَا فِيْ ضَمِيْرِ الصَّامِتِيْنَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاسْتَجِبْ دُعَائِيْ وَاغْفِرْ ذَنْبِيْ وَاَوْسِعْ رِزْقِيْ وَاقْضِ حَوَائِجِيْ فِيْ نَفْسِيْ وَاِخْوَانِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَاَهْلِيْ اِلٰهِيْ طُمُوْحُ الْاٰمَالِ قَدْ خَابَتْ اِلَّا لَدَيْكَ وَمَعَاكِفُ الْهِمَمِ قَدْ تَعَطَّلَتْ اِلَّا عَلَيْكَ وَمَذَاهِبُ الْعُقُوْلِ قَدْ سَمَتْ اِلَّا اِلَيْكَ فَاَنْتَ الرَّجَاءُ وَاِلَيْكَ الْمُلْتَجَاُ يَا اَكْرَمَ مَقْصُوْدٍ وَّاَجْوَدَ مَسْئُوْلٍ هَرَبْتُ اِلَيْكَ بِنَفْسِيْ يَا مَلْجَاَ الْهَارِبِيْنَ

تعقیبات کے فضائل

سب سے بہتر نماز واجب کے بعد تعقیب کرنا ہے۔ علامہ مجلسی نے فرمایا کہ تعقیب بظاہر اسے کہتے ہیں کہ قرآن اور دعا اور ذکر جو صرف نماز کے بعد متصل واقع ہو لیکن افضل یہ ہے کہ باوضو بیٹھ کر قبلہ رخ تعقیب پڑھے۔ اور بہتر یہ ہے کہ تشہد والی حالت میں بیٹھا رہے اور تعقیب کے وسط میں خصوصاً شام کی نماز کے بعد کوئی بات نہ کرے بعض نے کہا کہ نماز کے تمام شرائط کا تعقیب میں بھی لحاظ کرے بظاہر جہاں بھی نماز کے بعد اگرچہ چلتے بھی ہو قرآن ذکر دعا میں مشغول رہے فی الجملہ تعقیب کا ثواب اس کے لئے ہوگا مؤلف کہتا ہے کہ ائمہ اطہار سے نماز کی تعقیبات میں دین و دنیا کے لئے بہت زیادہ دعائیں وارد ہوئی ہیں۔ چونکہ عبادات بدنیہ میں سب سے زیادہ افضل نماز ہے لہذا نماز کی تکمیل میں تعقیبات کو بہت زیادہ دخل ہے اور وہ درجات کی بلندی گناہوں کے ختم ہونے مطالب اور

جمعہ کے دن کے اعمال

بِأَثْقَالِ الذُّنُوبِ أَحْمِلُهَا عَلَى ظَهْرِي وَلَا أَجِدُ لِي إِلَيْكَ شَافِعًا سِوَى مَعْرِفَتِي بِأَنَّكَ أَقْرَبُ مَنْ رَجَاهُ الطَّالِبُونَ وَأَمَّلَ مَا لَدَيْهِ الرَّاغِبُونَ يَا مَنْ فَتَقَ الْعُقُولَ بِمَعْرِفَتِهِ وَأَطْلَقَ الْأَلْسُنَ بِحَمْدِهِ وَجَعَلَ مَا امْتَنَّ بِهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي كِفَاءٍ لِتَأْدِيَةِ حَقِّهِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَلَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ عَلَى عَقْلِي سَبِيلًا وَلَا لِلْبَاطِلِ عَلَى عَمَلِي دَلِيلًا جب جمعہ کی صبح طلوع کرے تو یہ دعا پڑھیں أَصْبَحْتُ فِي ذِمَّةِ اللهِ وَذِمَّةِ مَلَائِكَتِهِ وَذِمَمِ أَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَذِمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَذِمَمِ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ آمَنْتُ بِسِرِّ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَعَلَانِيَتِهِمْ وَظَاهِرِهِمْ وَبَاطِنِهِمْ وَأَشْهَدُ أَنَّهُمْ فِي عِلْمِ اللهِ وَطَاعَتِهِ كَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ روایت میں ہے کہ جو جمعہ کے دن صبح کی نماز سے پہلے تین دفعہ أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ پڑھے تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ دریا کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں

جمعہ کے دن کے اعمال

جمعہ کے اعمال بہت زیادہ ہیں یہاں پر چند عمل بیان کئے جاتے ہیں۔ پہلا اس دن صبح کی پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورہ توحید پڑھے۔ دوسرا اس دن صبح کی نماز کے بعد کوئی کلام کرنے سے پہلے اس دعا کو پڑھے تاکہ وہ آئندہ جمعہ تک گناہوں سے کفارہ ہو اَللّٰهُمَّ مَا قُلْتُ فِي جُمُعَتِي هٰذِهِ مِنْ قَوْلٍ أَوْ حَلَفْتُ فِيهَا مِنْ حَلْفٍ أَوْ نَذَرْتُ فِيهَا مِنْ نَذْرٍ فَمَشِيَّتُكَ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهِ فَمَا شِئْتَ مِنْهُ أَنْ يَكُونَ كَانَ وَمَا لَمْ تَشَأْ مِنْهُ لَمْ يَكُنْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَتَجَاوَزْ عَنِّي اَللّٰهُمَّ مَنْ صَلَّيْتَ عَلَيْهِ فَصَلَاتِي عَلَيْهِ وَمَنْ لَعَنْتَ فَلَعْنَتِي عَلَيْهِ کم از کم مہینے میں ایک دفعہ اس عمل کو بجا لائے روایت میں ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن صبح کی نماز کے بعد تعقیبات میں سورج کے نکلنے تک مشغول رہے اس کے لئے ستر درجہ فردوس اعلیٰ میں بلند کئے جائیں گے۔ شیخ طوسی نے روایت کی ہے کہ جمعہ کے دن صبح کی نماز کے بعد یہ دعا تعقیب میں پڑھنا مستحب ہے اَللّٰهُمَّ إِنِّي تَعَمَّدْتُ إِلَيْكَ بِحَاجَتِي وَأَنْزَلْتُ إِلَيْكَ الْيَوْمَ فَقْرِي وَفَاقَتِي وَمَسْكَنَتِي فَأَنَا لِمَغْفِرَتِكَ أَرْجَى مِنِّي لِعَمَلِي وَلَمَغْفِرَتُكَ وَرَحْمَتُكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي فَتَوَلَّ قَضَاءَ كُلِّ حَاجَةٍ لِي بِقُدْرَتِكَ عَلَيْهَا وَتَيْسِيرِ ذٰلِكَ عَلَيْكَ وَلِفَقْرِي إِلَيْكَ فَإِنِّي لَمْ أُصِبْ خَيْرًا قَطُّ إِلَّا مِنْكَ

تسبیح حضرت زہراؑ

حاجات کی برآوری کا موجب ہے لہٰذا اس دعا کے دل میں آیا ہے کہ یہاں ان میں سے بعض کا ذکر کروں اور اکثر علماء عظیمی خدا اس کی قبر کو منور کرے، بحار اور مقباس سے نقل کی گئی ہیں۔ تعقیب دو قسم پر ہے۔ تعقیب مشترکہ و تعقیب مختصہ، پہلی قسم وہ ہے جو ہر نماز کے بعد پڑھی جاتی ہے اور وہ بہت زیادہ ہیں۔ ہم یہاں پر چند ایک اہم کا ذکر کرتے ہیں پہلا حضرت فاطمہ زہراءؑ کی تسبیح اس کی فضیلت میں بے شمار احادیث آئی ہیں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہم اپنے چھوٹے بچوں کو فاطمہ زہراءؑ کی تسبیح کا امر دیتے ہیں جیسا کہ ہم ان کو نماز کا حکم دیتے ہیں پس اس کو ترک نہ کرنا کیونکہ جو اسے ہمیشہ پڑھتا ہے بدبخت اور شقی نہ ہوگا۔ روایات معتبرہ میں ہے کہ وہ ذکر کثیر جس کا خداوند نے قرآن میں حکم دیا ہے وہ حضرت فاطمہ زہراءؑ کی تسبیح ہے جو شخص ... کے بعد ہمیشہ پڑھے اس نے خدا

وَلَمْ يَصْرِفْ عَنِّي سُوْءًا قَطُّ اَحَدٌ سِوَاكَ وَلَسْتُ اَرْجُوْ لِاٰخِرَتِي وَدُنْيَايَ وَلَا لِيَوْمِ فَقْرِي يَوْمَ يُفْرِدُنِي النَّاسُ فِي حُفْرَتِي وَاُفْضِيْ اِلَيْكَ بِذَنْبِي سِوَاكَ تیسرے روایت میں ہے کہ جو شخص جمعہ اور غیر جمعہ کی نماز صبح اور ظہر کے بعد کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ وہ جب تک قائم کو نہ پالے نہیں مرے گا اور اگر سو دفعہ اس صلوات کو پڑھے تو خداوند عالم اس کی ساٹھ حاجتوں کو تیس دنیا کی اور تیس آخرت کی پوری کر دے گا۔ چوتھے صبح کی نماز کے بعد سورہ رحمٰن پڑھے اور اس آیت کے بعد فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ کہے لَا بِشَيْءٍ مِّنْ اٰلَاۤئِكَ رَبِّ اُكَذِّبُ پانچویں شیخ طوسی نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن صبح کی نماز کے بعد سو دفعہ سورہ توحید اور سو دفعہ صلوات اور سو دفعہ استغفار پڑھنا مستحب ہے اور ان سورتوں کو بھی پڑھے نساء، ہود کہف، صافات، الرحمٰن، چھٹے سورہ احقاف و مومنین پڑھے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص ہر شب جمعہ یا ہر جمعہ کو سورہ احقاف پڑھیگا دنیا کا خوف اسے نہ پہنچے گا اور آخرت کے بڑے خوف سے محفوظ ہو گا یہ بھی فرمایا کہ جو شخص ہر جمعہ کو ہمیشہ سورہ مومنین پڑھتا رہے خداوند عالم اس کے اعمال کا خاتمہ نیک اور اس کا گھر پیغمبروں اور مرسلین کے ساتھ قرار دے گا۔ ساتویں سورج نکلنے سے پہلے دس دفعہ سورہ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھے اور دعا کرے تاکہ دعا مستجاب ہو روایت میں ہے کہ امام زین العابدینؑ جمعہ کے دن صبح سے ظہر تک آیۃ الکرسی پڑھا کرتے تھے اور جب نمازوں سے فارغ ہوتے تھے تو سورہ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ پڑھنا شروع کر دیتے تھے۔ واضح ہو کہ آیۃ الکرسی کا جمعہ کے دن پڑھنے کا کافی ثواب ہے۔ آٹھویں جمعہ کا غسل کرے کیونکہ سنت موکدہ ہے روایت میں ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے امیر المومنین سے فرمایا کہ اے علی ہر جمعہ میں غسل کر اگرچہ اپنے دن کی قوت کو بھی فروخت کر کے پانی خریدے اور خود بھوکا رہے کیونکہ کوئی سنت اس سے زیادہ نہیں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جمعہ کے دن غسل کر کے اور یہ دعا پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ اگلے جمعہ تک باطہارت رہے گا یعنی گناہوں سے پاک اس کے اعمال طہارت معنوی سے مقبول ہوں گے واحتیاط اسی میں ہے کہ جب تک ممکن ہو غسل جمعہ کو ترک نہ کرے اس کا وقت طلوع فجر سے زوال تک ہے اور جتنا زوال کے قریب ہو بہتر ہے۔ نانویں سر کو خطمی سے دھوئے کیونکہ برص اور دیوانگی سے نجات دیتی ہے۔ دسویں مونچھیں اور ناخن لے کیونکہ اس کی کافی فضیلت وارد ہوئی ہے۔ یہ روزی کو زیادہ اور گناہوں

تسبیح حضرت زہراؑ

کو بہت زیادہ یاد کی اور آیت وَاذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا پر اس نے عمل کیا ہے۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو شخص فاطمہ زہرا کی تسبیح پڑھ کر اس کے بعد استغفار پڑھے تو خدا اس کو بخش دے گا وہ زبان پر تو صرف سو ہے لیکن عمل کے ترازو میں ہزار شیطان کو دور اور خدا کو خوشنود کرتی ہے۔ صحیح روایت میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص نماز کے بعد فاطمہؑ زہراؑ کی تسبیح پڑھے اس کو پاؤں وہاں سے حرکت کرنے سے پہلے بخش دیا جائے گا اور اس پر بہشت واجب ہو جائے گی۔ ایک اور معتبر حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میرے نزدیک ہر نماز کے بعد فاطمہ زہرا کی تسبیح ہر دن ہزار رکعت پڑھنے سے بہتر ہے۔ معتبر روایت میں امام محمد باقر سے روایت ہے اللہ کی عبادت وتمجید تسبیح فاطمہ زہرا سے بہتر نہیں کی گئی اور

جمعہ کے دن کے اعمال

کو دوسرے جمعہ تک پاک کرتے ہیں۔ دیوانگی برص جذام سے محفوظ رکھتے ہیں اور اس وقت یہ پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ناخن بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ابتدا کرکے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی پر ختم کرے اسی طرح پاؤں کے ناخن لے اور ناخنوں کو دفن کرے۔ گیارھویں خوشبو لگائے اور پاکیزہ لباس پہنے بارھویں صدقہ دے کیونکہ روایت میں ہے کہ شب جمعہ اور جمعہ کے دن صدقہ دوسرے دنوں سے ہزار کے برابر ہے تیرھویں اہل و عیال کے لئے کوئی نئی اچھی چیز گوشت میوہ وغیرہ خرید کرے تاکہ جمعہ کے دن سے خوش ہو جائیں، چودھویں ناشتہ کے وقت ایک انار کھائے اور کاسنی کے سات پتے زوال سے پہلے کھائے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص ناشتہ کے وقت ایک انار کھائے چالیس دن تک اس کے دل کو نورانی کرے گا اور اگر دو کھائے تو اسّی دن اور اگر تین انار کھائے تو ایک سو بیس دن تک اس سے شیطان کا وسواس دور ہو جائے گا اور جس شخص سے شیطان کا وسواس دور ہو جائے تو اس سے خداوند عالم کی معصیت سرزد نہیں ہو گی اور جس سے اللہ کی معصیت سرزد نہ ہو وہ جنت میں داخل ہو گا۔ شیخ نے مصباح میں ذکر فرمایا ہے کہ شب جمعہ اور جمعہ کو انار کھانے کی بہت کافی فضیلت روایات میں آئی ہے، پندرھویں دنیاوی کاموں کو چھوڑ کر اس دن مسائل دینی یاد کرے اور جمعہ کا دن سیر و سیاحت باغات وغیرہ میں پست و ذلیل دوستوں کیساتھ نہ گذارے جو بے شرمی و بیحیائی کیساتھ قہقہے لگا کر ہنستے ہیں اور لغو باتوں اور اشعار باطلہ میں سطرح اپنا وقت ضایع کرتے ہیں کہ جنکی خرابیاں بیان نہیں کی جاسکتیں کیونکہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ افسوس اس مسلمان پر جو ہفتہ میں ایک دن جمعہ کا بھی مسائل دین کے حاصل کرنے میں دوسرے دنیاوی کاموں کو چھوڑ کر صرف نہیں کرتا۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ جب کسی بوڑھے کو جمعہ کے دن کفر و جاہلیت کی تاریخ بیان کرتا ہو دیکھو تو اسکے سر پر پتھر مار دو۔ سولھویں ہزار دفعہ صلوات پڑھے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ کوئی عبادت میرے نزدیک جمعہ کے دن صلوات محمد و آل محمد پر بھیجنے سے زیادہ محبوب نہیں۔ اگر اتنی فرصت نہ ہو تو کم از کم اس دن سو دفعہ صلوات پڑھنے کو ترک نہ کرے تاکہ اس کا چہرہ قیامت کے دن نورانی ہو کیونکہ روایت میں ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن سو دفعہ صلوات اور سو دفعہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ اور سو دفعہ سورہ توحید پڑھے البتہ وہ شخص بخش دیا جائے گا یہ بھی روایت ہے کہ ظہر اور عصر کے درمیان صلوات پڑھنا ستر حج کے برابر ہے۔ سترھویں رسول خدا اور ائمہ طاہرین کی زیارت کرے اور اس کی کیفیت زیارات کے باب میں مذکور ہے۔ اٹھارویں اموات اور پدر و مادر وغیرہ کے لئے قبرستان جائے امام محمد باقر

تسبیح حضرت زہراؑ

اگر اس سے کوئی اور عبادت بہتر ہوتی تو رسول خدا بی بی فاطمہ زہرا کو عنایت فرماتے۔ اس کی فضیلت میں احادیث اس رسالہ میں ان سے زیادہ ہیں، اور اس کی کیفیت میں بھی اختلاف ہے زیادہ مشہور بطا ہر یوں ہے کہ چونتیس دفعہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ تینتیس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تینتیس دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ پڑھے بعض روایات میں ہے کہ تیسرے ذکر کو دوسرے سے پہلے کہنا چاہیئے۔ بعض علماء نے روایات کو یوں جمع کیا ہے کہ نماز کے بعد وہی پہلا طریقہ مراد ہے لیکن رات کو سونے کے بعد دوسرا طریقہ لیکن بظاہر پہلا طریقہ مشہور ہے بہتر ہے ایک دفعہ اس کو پڑھ لینے کے بعد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنا مستحب ہے جیسا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو نماز کے بعد تسبیح پڑھکر ایک دفعہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھ لے تو خدا اس کو بخش دے گا بہتر یہی ہے کہ

علیہ السلام سے روایت ہے کہ اپنے مرچکے لوگوں کی جمعہ کے دن زیارت کرو کیونکہ انہیں یہ علم ہوتا ہے کہ کون ان کی زیارت کے لئے آیا ہے اور وہ خوش ہوتے ہیں۔ افسوس دعائے ندبہ پڑھے اور یہ دعا چاروں عیدوں میں پڑھی جاتی ہے اور عنقریب ذکر ہوگی۔ یہ سوس جمعہ کے دن بیس رکعت نماز مستحب ہے کہ جس کی کیفیت یوں ہے کہ چھ رکعت دو دو کر کے جب سورج خوب نکل آئے اور چھ رکعت چاشت کے وقت اور چھ رکعت زوال کے نزدیک اور دو رکعت زوال کے بعد فریضہ پڑھنے سے پہلے پڑھی جائیں یا پہلی چھ رکعت نماز کو نماز جمعہ یا نماز ظہر کے بعد پڑھے اس کے علاوہ جمعہ کے دن کچھ اور نمازیں بھی نقل ہوئی ہیں ان میں سے بعض کا ذکر یہاں کر دیا جاتا ہے۔ یہ جمعہ کے دن کے ساتھ مختص نہیں اگرچہ ان کا جمعہ کے دن بجا لانا افضل ہے۔ ان میں سے **ایک نماز** کا ملہ ہے شیخ و سید شہید علامہ اور دوسرے علما نے معتبر سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ان کے آباء کرام سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص زوال سے پہلے جمعہ کے دن چار رکعت نماز پڑھے جس کی ہر رکعت میں سورہ الحمد کو دس دفعہ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ میں سے ہر ایک کو دس دفعہ اور بنا بر دوسری روایت کے اِنَّا اَنْزَلْنَا اور آیت شَهِدَ اللّٰهُ میں سے ہر ایک کو بھی دس دفعہ پڑھے جب چار رکعت ختم کرلے تو سو دفعہ استغفار اور سو دفعہ یہ پڑھے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اس کے بعد سو دفعہ صلوات پڑھے جو شخص اس عمل کو بجا لائے خداوند عالم اسے آسمان اور زمین کے رہنے والوں ظالم بادشاہ اور شیاطین کے شر سے محفوظ رکھے گا **ایک اور نماز** حارث ہمدانی نے حضرت امیرالمومنین سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ اگر جمعہ کے دن دس رکعت نماز دو دو رکعت کر کے پڑھے اور مکمل طور سے رکوع اور سجود بجا لائے اور دونوں رکعت کو ختم کرنے کے بعد سو دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھے تو اس کے لئے بہت کافی فضیلت ہے۔ **ایک اور نماز** امام جعفر صادق علیہ السلام سے معتبر سند سے روایت ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن سورہ ابراہیم و سورہ حجر دو رکعت میں پڑھے تو اس کو ہرگز پریشانی، دیوانگی اور کسی قسم کی مصیبت نہیں پہنچے گی۔ ان نمازوں میں سے ایک

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نماز ہے

سید ابن طاؤس نے امام رضا علیہ السلام سے معتبر سند سے روایت کی ہے کہ آنحضرت سے نماز جعفر طیار

کربلا کی تسبیح کی فضیلت

وہ خاک شفا پر پڑھے بلکہ خاک شفا کی تسبیح ہر وقت اپنے ساتھ رکھنا مستحب اور مصیبت سے محافظ اور بے انتہا ثواب کی حامل ہے۔ منقول ہے کہ پہلے جناب فاطمہ زہرا تسبیح اون کے دھاگے پر گرہ لگا کر پڑھا کرتی تھیں۔ جب حضرت حمزہ بن عبدالمطلب شہید ہوگئے تو انہوں نے ان کی قبر کی مٹی سے تسبیح بنا کر پڑھنا شروع کیا اور دوسرے لوگ بھی یوں ہی کرنے لگے جب امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو پھر سنت یہی ہوئی کہ وہاں کی مٹی سے تسبیح بنا کر اس پر ذکر کیا کریں۔ امام صاحب العصرؑ سے روایت ہے کہ جس کے ہاتھ میں خاک شفا کی تسبیح ہو اور وہ ذکر کرنا بھول جائے تو پھر بھی اس کے لئے ثواب لکھا جائے گا۔ امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خاک کربلا کی تسبیح ذکر کرتی ہے اور گنتی ہے خواہ آدمی ذکر نہ بھی کرے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک ذکر یا استغفار

کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ نماز حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے کیوں غافل ہو گیا رسُولِ خدا نے نمازِ جعفرؑ نہیں پڑھی اور جعفرؑ طیار نے نمازِ حضرت رسولؐ نہیں پڑھی راوی نے عرض کیا کہ مولا آپ مجھے نمازِ آنحضرت بتلایئے حضرت نے فرمایا وہ دو رکعت ہے ہر ایک رکعت میں سورہ حمد کے بعد پندرہ دفعہ سورہ اِنَّآ اَنْزَلْنَاہُ پڑھے پھر رکوع میں اور اس سے سر اٹھانے کے بعد، پہلے سجدہ میں، اس کے سر اٹھانے کے بعد، دوسرے سجدہ میں اور اس سے سر اٹھانے کے بعد ہر ایک میں پندرہ دفعہ سورہ اِنَّآ اَنْزَلْنَاہُ کو پڑھے جب تشہد اور سلام کے بعد اس سے فارغ ہو گا تو تیرے اور خدا کے درمیان کوئی گناہ باقی نہیں ہو گا مگر وہ بخش دیا جائے گا اور جو حاجت طلب کرے گا وہ پوری ہو گی۔ اس کے بعد یہ دعا بھی پڑھا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ فَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ فَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَاِنْجَازُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَاَخَّرْتُ وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ علامہ مجلسی نے فرمایا کہ یہ نماز بہت مشہور ہے ہر عام و خاص نے اسے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے، بعض نے اسے جمعہ کے دن کے لئے مختص شمار کیا ہے لیکن روایات سے بظاہر جمعہ کا اختصاص معلوم نہیں ہوتا لہٰذا اسے دوسرے ایام میں بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

ان نمازوں میں سے ایک نمازِ حضرت امیر المومنینؑ کی ہے

شیخؒ اور سیدؒ نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص چار رکعت نمازِ امیر المومنینؑ کی بجا لائے گناہوں سے اس طرح نکل جائیگا جیسا کہ وہ آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ اس کی حاجتیں پوری ہونگی ان میں ہر رکعت میں سورہ الحمد کے بعد پچاس مرتبہ سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھے جب نماز سے فارغ ہو جائے تو یہ دعا پڑھے جو کہ آنحضرت کی تسبیح تھی سُبْحَانَ مَنْ لَا تَبِيْدُ مَعَالِمُهٗ سُبْحَانَ مَنْ لَا تَنْقُصُ خَزَآئِنُهٗ سُبْحَانَ مَنْ اضْمَحَلَّ

تسبیح فاطمہؑ

جو اس پر کیا جائے دوسری کسی چیز کے ساتھ ستر ذکر کرنے کے برابر ہے اور اگر بغیر ذکر پڑھے جاتے رہیں تو ہر دانے کے لئے سات تسبیح اس کے لئے لکھی جائیں گی اور اگر ذکر پڑھ کر چلایا جائے تو ہر دانہ کے لئے چالیس حسنہ لکھے جائیں گے جیسا کہ ایک دوسری روایت میں ہے کہ جنت کی حوریں جب کسی فرشتہ کو زمین پر جاتے دیکھتی ہیں، تو اس سے درخواست کرتی ہیں کہ ان کے لئے امام حسینؑ کی مٹی کی تسبیح اور سجدہ گاہ لے آئے۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے صحیح حدیث میں منقول ہے کہ مومن کو پانچ چیزوں سے خالی نہ ہونا چاہیئے مسواک کنگھی، جائے نماز، ایسی تسبیح کہ جس کے چونتیس دانے ہوں۔ عقیق کی انگوٹھی بظاہر کوئی تسبیح اور پکی دونوں اچھی ہیں لیکن خاک شفا بہتر ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے جو تربت قبر سید الشہداء کی تسبیح

لِنِعَمِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْفَدُ مَا عِنْدَهٗ سُبْحَانَ مَنْ لَا انْقِطَاعَ لِمُدَّتِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا يُشَارِكُ اَحَدًا فِيْ
اَمْرِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ اس کے بعد دعا کرے اور یہ پڑھے يَا مَنْ عَفَا عَنِ السَّيِّئَاتِ وَلَمْ يُجَازِ بِهَا
اِرْحَمْ عَبْدَكَ يَا اَللّٰهُ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اَنَا عَبْدُكَ يَا سَيِّدَاهُ اَنَا عَبْدُكَ بَيْنَ يَدَيْكَ يَا رَبَّاهُ اِلٰهِيْ بِكَيْنُوْنَتِكَ
يَا اَمَلَاهُ يَا رَحْمَانَاهُ يَا غِيَاثَاهُ عَبْدُكَ عَبْدُكَ لَا حِيْلَةَ لَهٗ يَا مُنْتَهٰى رَغْبَتَاهُ يَا مُجْرِيَ الدَّمِ فِيْ عُرُوْقِيْ
يَا سَيِّدَاهُ يَا مَالِكَاهُ اَيَا هُوَ اَيَا هُوَ يَا رَبَّاهُ عَبْدُكَ عَبْدُكَ لَا حِيْلَةَ لِيْ وَلَا غِنٰى بِيْ عَنْ نَفْسِيْ وَلَا اَسْتَطِيْعُ
لَهَا ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا اَجِدُ مَنْ اُصَانِعُهٗ تَقَطَّعَتْ اَسْبَابُ الْخَدَائِعِ عَنِّيْ وَاضْمَحَلَّ كُلُّ مَظْنُوْنٍ
عَنِّيْ اَفْرَدَنِي الدَّهْرُ اِلَيْكَ فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْكَ هٰذَا الْمَقَامَ يَا اِلٰهِيْ بِعِلْمِكَ كَانَ هٰذَا كُلُّهٗ فَكَيْفَ
اَنْتَ صَانِعٌ بِيْ وَلَيْتَ شِعْرِيْ كَيْفَ تَقُوْلُ لِدُعَائِيْ اَتَقُوْلُ نَعَمْ اَمْ تَقُوْلُ لَا فَاِنْ قُلْتَ لَا فَيَا وَيْلِيْ
يَا وَيْلِيْ يَا وَيْلِيْ يَا عَوْلِيْ يَا عَوْلِيْ يَا عَوْلِيْ يَا شِقْوَتِيْ يَا شِقْوَتِيْ يَا شِقْوَتِيْ يَا ذُلِّيْ يَا ذُلِّيْ اِلٰى مَنْ وَمِمَّنْ
اَوْ عِنْدَ مَنْ اَوْ كَيْفَ اَوْ مَاذَا اَوْ اِلٰى اَيِّ شَيْءٍ اَلْجَاُ وَمَنْ اَرْجُوْ وَمَنْ يَجُوْدُ عَلَيَّ بِفَضْلِهٖ حِيْنَ تَرْفُضُنِيْ
يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ وَاِنْ قُلْتَ نَعَمْ كَمَا هُوَ الظَّنُّ بِكَ وَالرَّجَاءُ لَكَ فَطُوْبٰى لِيْ اَنَا السَّعِيْدُ وَاَنَا الْمَسْعُوْدُ فَطُوْبٰى
لِيْ وَاَنَا الْمَرْحُوْمُ يَا مُتَرَحِّمُ يَا مُتَرَئِّفُ يَا مُتَعَطِّفُ يَا مُتَجَبِّرُ يَا مُتَمَلِّكُ يَا مُقْسِطُ لَا عَمَلَ لِيْ اَبْلُغُ بِهٖ نَجَاحَ
حَاجَتِيْ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ جَعَلْتَهٗ فِيْ مَكْنُوْنِ غَيْبِكَ وَاسْتَقَرَّ عِنْدَكَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْكَ اِلٰى
شَيْءٍ سِوَاكَ اَسْاَلُكَ بِهٖ وَبِكَ وَبِهٖ فَاِنَّهٗ اَجَلُّ وَاَشْرَفُ اَسْمَائِكَ لَا شَيْءَ لِيْ غَيْرُ هٰذَا وَلَا اَحَدَ اَعْوَدُ
عَلَيَّ مِنْكَ يَا كَيْنُوْنُ يَا مُكَوِّنُ يَا مَنْ عَرَّفَنِيْ نَفْسَهٗ يَا مَنْ اَمَرَنِيْ بِطَاعَتِهٖ يَا مَنْ نَهَانِيْ عَنْ مَعْصِيَتِهٖ
وَيَا مَدْعُوُّ يَا مَسْئُوْلُ يَا مَطْلُوْبًا اِلَيْهِ رَفَضْتُ وَصِيَّتَكَ الَّتِيْ اَوْصَيْتَنِيْ وَلَمْ اُطِعْكَ وَلَوْ اَطَعْتُكَ
فِيْمَا اَمَرْتَنِيْ لَكَفَيْتَنِيْ مَا قُمْتُ اِلَيْكَ فِيْهِ وَاَنَا مَعَ مَعْصِيَتِيْ لَكَ رَاجٍ فَلَا تَحُلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ مَا رَجَوْتُ
يَا مُتَرَحِّمًا لِيْ اَعِذْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَمِنْ تَحْتِيْ وَمِنْ كُلِّ جِهَاتِ الْاِحَاطَةِ
بِيْ اَللّٰهُمَّ بِمُحَمَّدٍ سَيِّدِيْ وَبِعَلِيٍّ وَلِيِّيْ وَبِالْاَئِمَّةِ الرَّاشِدِيْنَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اجْعَلْ عَلَيْنَا صَلَوَاتِكَ
وَرَاْفَتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَاَوْسِعْ عَلَيْنَا مِنْ رِزْقِكَ وَاقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَجَمِيْعَ حَوَائِجِنَا يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ
يَا اَللّٰهُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص اس نماز کو اور اس دعا کو پڑھے جب نماز
سے فارغ ہو جائے گا تو اس کا کوئی گناہ باقی نہیں ہوگا مگر وہ بخش دیا جائے گا۔ مؤلف کہتا ہے کہ اس چار رکعت

تعقیباتِ مشترکہ

ہر ایک تسبیح پر سے خدا تعالیٰ اس کے لئے چار سو حسنہ لکھتا ہے اور اس کے چار سو گناہ مٹاتا ہے اور اس کی چار سو حاجتیں پوری کرتا ہے اور اس کے چار سو درجے بلند کرتا ہے۔ روایت میں ہے کہ اس کے تاگے کا رنگ کبود آسمانی ہو۔ بعض روایات میں ہے کہ عورتوں کے لئے انگلیوں پر شمار کرنا افضل ہے لیکن تربت کی تسبیح کے فضائل مطلق اور قوی تر ہیں۔ دوسرے نماز فرض کے سلام کے بعد تین دفعہ ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا کر زانوں پر یا رانوں کے نزدیک رکھے اور ہر دفعہ میں اللہ اکبر کہے کیونکہ علی بن ابراہیم اور سید ابن طاؤس اور ابن بابویہ نے معتبر اسناد سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آنحضرت سے مفضل بن عمر نے سوال کیا کہ کیا وجہ ہے کہ نماز پڑھنے والا سلام کے بعد تین دفعہ کانوں تک ہاتھ اٹھا کر ہر دفعہ اللہ اکبر کہے

نمازِ حضرت فاطمہؑ

نماز کی فضیلت شب جمعہ اور جمعہ میں پڑھنے کی بہت کافی وارد ہوئی ہے اور اگر اس نماز کے بعد یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْعَرَبِیِّ وَآلِہٖ تو روایت میں ہے کہ اس کے سابقہ اور آئندہ گناہ بخش دیئے جائیں گے اور وہ ایسے ہوگا جیسا کہ اس نے دس ختم قرآن کئے ہوں اور اس سے قیامت کی بھوک اور پیاس کو دور کر دیا جائے گا۔

ان میں سے ایک حضرت فاطمہ صلوات اللہ علیہا کی نماز ہے

روایت میں ہے کہ جناب فاطمہ زہرا دو رکعت نماز جو جبرائیل نے تعلیم دی تھی پڑھا کرتی تھیں اس کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سو مرتبہ سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سو مرتبہ سورہ توحید پڑھا کرتی تھیں جب سلام کہتی تھیں تو یہ دعا پڑھتی تھیں سُبْحَانَ ذِی الْعِزِّ الشَّامِخِ الْمُنِیْفِ سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ الْبَاذِخِ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ الْفَاخِرِ الْقَدِیْمِ سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْبَھْجَۃَ وَالْجَمَالَ سُبْحَانَ مَنْ تَرَدّٰی بِالنُّوْرِ وَالْوَقَارِ سُبْحَانَ مَنْ یَرَی اَثَرَ النَّمْلِ فِی الصَّفَا سُبْحَانَ مَنْ یَرٰی وَقْعَ الطَّیْرِ فِی الْھَوَآءِ سُبْحَانَ مَنْ ھُوَ ھٰکَذَا لَا ھٰکَذَا غَیْرُہٗ کا ورد فرمایا کر ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس نماز کے بعد وہ تسبیح حضرت زہراؑ کی جو مشہور ہے پڑھ کر اس کے بعد سو دفعہ صلوات پڑھے۔ شیخؒ نے مصباح المتہجدین میں فرمایا ہے کہ جناب حضرت فاطمہ علیہا السلام کی نماز دو رکعت ہے اس کی پہلی رکعت میں سورہ حمد اور سو دفعہ سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ اور دوسری رکعت سورہ حمد کے بعد سو دفعہ سورہ توحید پڑھے سلام کے بعد حضرت زہراؑ کی تسبیح پڑھ کر یہ دعا پڑھے یہ وہی دعا ہے جو ابھی لفظ سبحان کی ابتدا سے نقل ہوئی ہے۔ پھر فرمایا کہ جو شخص اس نماز کو بجا لا چکے اسے چاہیئے کہ تسبیح سے فارغ ہونے کے بعد اپنے زانوں اور کہنیوں کو ننگا کرکے اور باقی اعضاء سجدہ کو زمین پر چپکا کر اپنی حاجت طلب کرے اور جو چاہے دعا کرے اور اسی سجدہ کی حالت میں یہ پڑھے یَا مَنْ لَیْسَ غَیْرُہٗ رَبٌّ یُدْعٰی یَا مَنْ لَیْسَ فَوْقَہٗ اِلٰہٌ یُخْشٰی یَا مَنْ لَیْسَ دُوْنَہٗ مَلِکٌ یُتَّقٰی یَا مَنْ لَیْسَ لَہٗ وَزِیْرٌ یُؤْتٰی یَا مَنْ لَیْسَ لَہٗ حَاجِبٌ یُرْشٰی یَا مَنْ لَیْسَ لَہٗ بَوَّابٌ یُغْشٰی یَا مَنْ لَا یَزْدَادُ عَلٰی کَثْرَۃِ السُّؤَالِ اِلَّا کَرَمًا وَّجُوْدًا وَّعَلٰی کَثْرَۃِ الذُّنُوْبِ اِلَّا عَفْوًا وَّصَفْحًا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّافْعَلْ بِیْ کَذَا وَکَذَا۔ ان کلمات کی جگہ اپنی حاجت خدا سے طلب کرے۔ جناب فاطمہ زہراؑ کی اور ایک نماز شیخؒ اور سیدؒ نے صفوانؒ سے روایت کی ہے کہ محمد بن علی حلبی جمعہ کے دن امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مجھے آج کے دن کا بہترین اعمال میں سے کوئی عمل بتایئے آپ نے فرمایا مجھے حضرت رسولِ خدا کے نزدیک فاطمہ زہرا

تعقیبات مشترکہ

آپ نے فرمایا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تو آپ نے اصحاب کے ساتھ حجر اسود کے پاس نماز ظہر پڑھی جب آپ نے سلام دیا تو تین دفعہ تکبیر کہی اور ہر مرتبہ میں ہاتھ کو بلند کیا اور یہ پڑھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ فَلَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پھر آنحضرت نے اصحاب کی طرف منہ کیا اور فرمایا کہ ان تکبیروں اور دعا کو ہر نماز فریضہ کے بعد ترک نہ کرنا کیونکہ جس شخص نے سلام کے بعد ایسا کیا اس نے اللہ کی نعمت جو اسلام اور لشکر اسلام کی عزت ہے کا شکریہ ادا کیا۔ حدیث صحیح میں ہے کہ جب امام جعفر صادقؑ نماز کا سلام دیتے تھے تو اپنے ہاتھوں

نماز امام حسن وحسین علیہما السلام

سے کوئی زیادہ عظمت والا نظر نہیں آتا اور جو کچھ آنحضرت نے فاطمہ زہراؑ کو تعلیم دی اس سے زیادہ بہتر عمل اور کوئی نہیں دکھائی دیتا آپ نے فاطمہ زہراؑ سے فرمایا ہر شخص جمعہ کے دن غسل کرے چار رکعت نماز دو دو رکعت کرکے جس کی پہلی رکعت میں حمد کے بعد پچاس مرتبہ سورہ توحید دوسری رکعت میں حمد کے بعد پچاس مرتبہ وَالْعَادِيَاتِ تیسری رکعت میں حمد کے بعد پچاس مرتبہ اِذَا زُلْزِلَتْ چوتھی رکعت میں حمد کے بعد پچاس مرتبہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ سورہ نصر سے مشہور ہے پڑھے جب فارغ ہو تو یہ دعا پڑھے اِلٰهِىْ وَسَيِّدِىْ مَنْ تَهَيَّاَ اَوْ تَعَبَّاَ اَوْ اَعَدَّ اَوِ اسْتَعَدَّ لِوِفَادَةِ مَخْلُوْقٍ رَجَاۤءَ رِفْدِهٖ وَفَوَاۤئِدِهٖ وَنَاۤئِلِهٖ وَفَوَاضِلِهٖ وَجَوَاۤئِزِهٖ فَاِلَيْكَ يَا اِلٰهِىْ كَانَتْ تَهْيِئَتِىْ وَتَعْبِئَتِىْ وَاِعْدَادِىْ وَاسْتِعْدَادِىْ رَجَاۤءَ فَوَاۤئِدِكَ وَمَعْرُوْفِكَ وَنَاۤئِلِكَ وَجَوَاۤئِزِكَ فَلَا تُخَيِّبْنِىْ مِنْ ذٰلِكَ يَا مَنْ لَا تَخِيْبُ عَلَيْهِ مَسْئَلَةُ السَّاۤئِلِ وَلَا تَنْقُصُهٗ عَطِيَّةُ نَاۤئِلٍ فَاِنِّىْ لَمْ اٰتِكَ بِعَمَلٍ صَالِحٍ قَدَّمْتُهٗ وَلَا شَفَاعَةِ مَخْلُوْقٍ رَجَوْتُهٗ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِشَفَاعَتِهٖ اِلَّا مُحَمَّدًا وَّاَهْلَ بَيْتِهٖ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَتَيْتُكَ اَرْجُوْ عَظِيْمَ عَفْوِكَ الَّذِىْ عُدْتَ بِهٖ عَلَى الْخَطَّاۤئِيْنَ عِنْدَ عُكُوْفِهِمْ عَلَى الْمَحَارِمِ فَلَمْ يَمْنَعْكَ طُوْلُ عُكُوْفِهِمْ عَلَى الْمَحَارِمِ اَنْ جُدْتَ عَلَيْهِمْ بِالْمَغْفِرَةِ وَاَنْتَ سَيِّدِى الْعَوَّادُ بِالنَّعْمَاۤءِ وَاَنَا الْعَوَّادُ بِالْخَطَاۤءِ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ اَنْ تَغْفِرَ لِىْ ذَنْبِىَ الْعَظِيْمَ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الْعَظِيْمَ اِلَّا الْعَظِيْمُ يَا عَظِيْمُ يَا عَظِيْمُ يَا عَظِيْمُ يَا عَظِيْمُ يَا عَظِيْمُ يَا عَظِيْمُ يَا عَظِيْمُ يَا عَظِيْمُ مؤلف کہتا ہے۔ جمال الاسبوع میں سید ابن طاؤسؒ نے ہر ایک امام کی نماز مع دعا نقل کی ہے جن کا یہاں بیان کر دینا بھی بہتر ہے۔ امام حسن علیہ السلام کی نماز جمعہ کے دن چار رکعت امیر المومنینؑ کی نماز کی طرح ہے ایک اور نماز بھی آنحضرت کی ہے جو چار رکعت ہر ایک رکعت میں سورہ حمد کے بعد پچیس دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے دعا امام حسن علیہ السلام اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ وَاَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِمَلٰۤئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَاَنْبِيَاۤئِكَ وَرُسُلِكَ اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُقِيْلَنِىْ عَثْرَتِىْ وَتَسْتُرَ عَلَىَّ ذُنُوْبِىْ وَتَغْفِرَهَا لِىْ وَتَقْضِىَ لِىْ حَوَاۤئِجِىْ وَلَا تُعَذِّبَنِىْ بِقَبِيْحٍ كَانَ مِنِّىْ فَاِنَّ عَفْوَكَ وَجُوْدَكَ يَسَعُنِىْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ امام حسین علیہ السلام کی نماز چار رکعت ہے ہر ایک رکعت میں سورہ حمد پچاس دفعہ اور سورہ قُلْ هُوَ اللهُ پچاس مرتبہ پڑھے اور رکوع اور سجود میں بھی سورہ فاتحہ اور قل ہر ایک دس دفعہ اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد ہر ایک دس مرتبہ پہلے سجدہ میں اور اس سے سر اٹھانے کے وقت ہر ایک دس دفعہ دوسرے سجدہ میں ہر ایک دس دفعہ جب چار رکعت سے

تعقیبات مشترکہ

کو اپنے سر کے اوپر بلند کرکے دعا کرتے تھے۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو بندہ اپنے ہاتھوں کو اللہ کی طرف بلند کرے خداوند عالم کی ذات کو شرم آتا ہے کہ اس کے ہاتھوں کو خالی واپس لوٹا دے۔ پس جب دعا کرو تو اپنے ہاتھوں کو یا منہ تک لاؤ یا سر اور منہ کے اوپر کھینچو۔ تیسرے کلینیؒ نے معتبر سند سے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ کہ جو شخص نماز فرض کے بعد اپنے پاؤں بدلنے سے پہلے دعا تین مرتبہ پڑھے تو خداوند عالم اس کے گناہ اگرچہ دریا کی جھاگ کی طرح زیادہ ہوں بخش دے گا أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ایک اور روایت میں ہے جو شخص ہر روز فرض نماز کے بعد اسے پڑھے خدا اس کے چالیس گناہ کبیرہ بخش دے گا۔ چوتھے کلینیؒ نے معتبر سند سے حضرت صادق علیہ السلام

فارغ ہو تو سلام کے بعد یہ دعا پڑھے یہ دعا لمبی ہے جو پر ۱۹۰ دیکھیں جس کی ابتداء اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الَّذِیْ اسْتَجَبْتَ لِاٰدَمَ وَحَوَّآءَ سے ہے

نماز امام زین العابدین علیہ السلام چار رکعت ہے ہر ایک رکعت میں حمد کے بعد سورہ توحید سو دفعہ پڑھے سلام کے بعد یہ دعا آنحضرت کی ہے یَا مَنْ اَظْھَرَ الْجَمِیْلَ وَسَتَرَ الْقَبِیْحَ یَا مَنْ لَمْ یُؤَاخِذْ بِالْجَرِیْرَۃِ وَلَمْ یَھْتِکِ السِّتْرَ یَا عَظِیْمَ الْعَفْوِ یَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالرَّحْمَۃِ یَا صَاحِبَ کُلِّ نَجْوٰی یَا مُنْتَھٰی کُلِّ شَکْوٰی یَا کَرِیْمَ الصَّفْحِ یَا عَظِیْمَ الرَّجَآءِ یَا مُبْتَدِءًا بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِھَا یَا رَبَّنَا وَسَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا یَا غَایَۃَ رَغْبَتِنَا اَسْئَلُکَ اللّٰھُمَّ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

نماز حضرت باقر علیہ السلام دو رکعت ہے ہر ایک رکعت میں حمد ایک دفعہ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ سو دفعہ پڑھے اور آنحضرت کی دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا حَلِیْمُ ذُوْ اَنَاۃٍ غَفُوْرٌ وَّدُوْدٌ اَنْ تَتَجَاوَزَ عَنْ سَیِّئَاتِیْ وَمَا عِنْدِیْ بِحُسْنِ مَا عِنْدَکَ وَاَنْ تُعْطِیَنِیْ مِنْ عَطَآئِکَ مَا یَسَعُنِیْ وَتُلْھِمَنِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَنِی الْعَمَلَ فِیْہِ بِطَاعَتِکَ وَطَاعَۃِ رَسُوْلِکَ وَاَنْ تُعْطِیَنِیْ مِنْ عَفْوِکَ مَا اَسْتَوْجِبُ بِہٖ کَرَامَتَکَ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ وَلَا تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَھْلُہٗ فَاِنَّمَا اَنَا بِکَ وَلَمْ اُصِبْ خَیْرًا قَطُّ اِلَّا مِنْکَ یَا اَبْصَرَ الْاَبْصَرِیْنَ وَیَا اَسْمَعَ السَّامِعِیْنَ وَیَا اَحْکَمَ الْحَاکِمِیْنَ وَیَا جَارَ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ وَیَا مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

نماز حضرت صادق علیہ السلام کی دو رکعت ہے ہر ایک رکعت میں حمد کے بعد سو مرتبہ آیت شَھِدَ اللّٰہُ پڑھے اس کے بعد یہ دعا آنحضرت کی ہے یَا صَانِعَ کُلِّ مَصْنُوْعٍ یَا جَابِرَ کُلِّ کَسِیْرٍ وَّیَا حَاضِرَ کُلِّ مَلَاءٍ وَّیَا شَاھِدَ کُلِّ نَجْوٰی وَّیَا عَالِمَ کُلِّ خَفِیَّۃٍ وَّیَا شَاھِدًا غَیْرَ غَآئِبٍ وَّغَالِبًا غَیْرَ مَغْلُوْبٍ وَّیَا قَرِیْبًا غَیْرَ بَعِیْدٍ وَّیَا مُؤْنِسَ کُلِّ وَحِیْدٍ وَّیَا حَیُّ مُحْیِیَ الْمَوْتٰی وَمُمِیْتَ الْاَحْیَآءِ الْقَآئِمُ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ وَیَا حَیًّا حِیْنَ لَا حَیَّ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

نماز حضرت کاظم علیہ السلام دو رکعت ہے ہر ایک رکعت میں حمد کے بعد بارہ دفعہ سورہ توحید پڑھے اور یہ دعا آنحضرت کی ہے اِلٰھِیْ خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لَکَ وَضَلَّتِ الْاَحْلَامُ فِیْکَ وَوَجِلَ کُلُّ شَیْءٍ مِّنْکَ وَھَرَبَ کُلُّ شَیْءٍ اِلَیْکَ وَضَاقَتِ الْاَشْیَآءُ دُوْنَکَ وَمَلَأَ کُلَّ شَیْءٍ نُوْرُکَ فَاَنْتَ الرَّفِیْعُ فِیْ جَلَالِکَ وَاَنْتَ الْبَھِیُّ فِیْ جَمَالِکَ وَاَنْتَ الْعَظِیْمُ فِیْ قُدْرَتِکَ وَاَنْتَ الَّذِیْ لَا یَؤُدُکَ شَیْءٌ یَا مُنْزِلَ نِعْمَتِیْ یَا مُفَرِّجَ کُرْبَتِیْ وَیَا قَاضِیَ حَاجَتِیْ اَعْطِنِیْ مَسْئَلَتِیْ بِلَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اٰمَنْتُ بِکَ مُخْلِصًا لَّکَ دِیْنِیْ اَصْبَحْتُ عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِالنِّعْمَۃِ وَاَسْتَغْفِرُکَ

تعقیبات مشترکہ

یہ روایت کی ہے کہ اس دعا کو ہر نماز کے بعد ترک نہ کرو اُعِیْذُ نَفْسِیْ وَمَا رَزَقَنِیْ رَبِّیْ بِاللّٰہِ الْوَاحِدِ الصَّمَدِ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ وَاُعِیْذُ نَفْسِیْ وَمَا رَزَقَنِیْ رَبِّیْ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَاُعِیْذُ نَفْسِیْ وَمَا رَزَقَنِیْ رَبِّیْ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِکِ النَّاسِ اِلٰہِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ

باسناد معتبر شیخ کلینی نے معتبر سند سے علی بن مہزیار سے روایت کی ہے کہ محمد بن ابراہیم نے امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں لکھا کہ اے میرے مولا اگر مصلحت دیکھیں

مِنَ اللّٰہِ ذُنُوْبَ الَّتِیْ لَا یَغْفِرُھَا غَیْرُکَ یَا مَنْ ھُوَ فِیْ عُلُوِّہٖ دَانٍ وَّفِیْ دُنُوِّہٖ عَالٍ وَّفِیْ اِشْرَاقِہٖ مُنِیْرٌ وَّفِیْ سُلْطَانِہٖ قَوِیٌّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

نماز امام رضا علیہ السلام چھ رکعت ہے ہر ایک رکعت میں حمد کے بعد سورہ ہل اتیٰ دس دفعہ پڑھے دعا آنحضرت یَا صَاحِبِیْ فِیْ شِدَّتِیْ وَیَا وَلِیِّیْ فِیْ نِعْمَتِیْ وَیَا اِلٰھِیْ وَاِلٰہَ اِبْرَاھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحَاقَ وَیَعْقُوْبَ یَا رَبَّ کٓھٰیٰعٓصٓ وَیٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ اَسْئَلُکَ یَا اَحْسَنَ مَنْ سُئِلَ وَیَا خَیْرَ مَنْ دُعِیَ وَیَا اَجْوَدَ مَنْ اَعْطٰی وَیَا خَیْرَ مُرْتَجٰی اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

نماز حضرت جواد علیہ السلام دو رکعت ہے ہر ایک رکعت میں حمد کے بعد ستر دفعہ سورہ توحید پڑھے دعا آنحضرت اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْاَرْوَاحِ الْفَانِیَۃِ وَالْاَجْسَادِ الْبَالِیَۃِ اَسْئَلُکَ بِطَاعَۃِ الْاَرْوَاحِ الرَّاجِعَۃِ اِلٰی اَجْسَادِھَا وَبِطَاعَۃِ الْاَجْسَادِ الْمُلْتَئِمَۃِ بِعُرُوْقِھَا وَبِکَلِمَتِکَ النَّافِذَۃِ بَیْنَھُمْ وَاَخْذِکَ الْحَقَّ مِنْھُمْ وَالْخَلَائِقُ بَیْنَ یَدَیْکَ یَنْتَظِرُوْنَ فَصْلَ قَضَائِکَ وَیَرْجُوْنَ رَحْمَتَکَ وَیَخَافُوْنَ عِقَابَکَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلِ النُّوْرَ فِیْ بَصَرِیْ وَالْیَقِیْنَ فِیْ قَلْبِیْ وَذِکْرَکَ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ عَلٰی لِسَانِیْ وَعَمَلًا صَالِحًا فَارْزُقْنِیْ

نماز حضرت ہادی علیہ السلام

دو رکعت ہے پہلی رکعت میں سورہ حمد و سورہ یٰسین دوسری رکعت میں سورہ حمد و سورہ الرحمٰن پڑھے دعا آنحضرت یَا بَارُّ یَا وَصُوْلُ یَا شَاھِدَ کُلِّ غَائِبٍ وَّیَا قَرِیْبُ غَیْرَ بَعِیْدٍ وَّیَا غَالِبُ غَیْرَ مَغْلُوْبٍ وَّیَا مَنْ لَّا یَعْلَمُ کَیْفَ ھُوَ اِلَّا ھُوَ یَا مَنْ لَّا تَبْلُغُ قُدْرَتَہٗ اَسْئَلُکَ اللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ الْمَکْنُوْنِ الْمَخْزُوْنِ الْمَکْتُوْمِ عَمَّنْ شِئْتَ الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ الْمُقَدَّسِ النُّوْرِ التَّامِّ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ الْعَظِیْمِ نُوْرِ السَّمٰوٰتِ وَنُوْرِ الْاَرَضِیْنَ عَالِمِ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الْکَبِیْرِ الْمُتَعَالِ الْعَظِیْمِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

نماز امام حسن عسکری علیہ السلام چار رکعت ہے پہلی رکعت میں حمد کے بعد پندرہ دفعہ اِذَا زُلْزِلَتْ دوسری رکعت میں حمد کے بعد پندرہ دفعہ سورہ توحید پڑھے دعا آنحضرت اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْبَدِیْئُ قَبْلَ کُلِّ شَیْئٍ وَّاَنْتَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُبِیْلُکَ شَیْئٌ وَّاَنْتَ کُلَّ یَوْمٍ فِیْ شَاْنٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَالِقُ مَا یُرٰی وَمَا لَا یُرٰی الْعَالِمُ بِکُلِّ شَیْئٍ بِغَیْرِ تَعْلِیْمٍ اَسْئَلُکَ بِاٰلَائِکَ وَنَعْمَائِکَ بِاَنَّکَ اللّٰہُ الرَّبُّ الْوَاحِدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَاَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْوِتْرُ الْفَرْدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ

تعقیبات مشترکہ

تو آپ میرے نے ایسی دعا تعلیم کریں جو میں ہر نماز کے بعد پڑھوں تاکہ حق تعالیٰ اس کی وجہ سے مجھ کو دنیا اور آخرت کی بھلائی عطا کرے پس آنحضرت نے اسے لکھا کہ پڑھو اَعُوْذُ بِوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ وَعِزَّتِکَ الَّتِیْ لَا تُرَامُ وَقُدْرَتِکَ الَّتِیْ لَا یَمْتَنِعُ مِنْھَا شَیْئٌ مِّنْ شَرِّ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمِنْ شَرِّ الْاَوْجَاعِ کُلِّھَا بعض روایات میں یہ تتمہ بھی ہے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

شیخ کلینی اور ابن بابویہ نے صحیح اور غیر صحیح سند سے امام محمد باقر و امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ وہ مختصر دعا جو سب سے نمازوں کے بعد کافی ہے وہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ کُلِّ خَیْرٍ اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ کُلِّ شَرٍّ اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عَافِیَتَکَ فِیْ اُمُوْرِیْ کُلِّھَا وَاَعُوْذُ بِکَ

يَكُنْ لَهُ كُفُواً اَحَدٌ وَاَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْقَائِمُ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ اَلرَّقِيْبُ الْحَفِيْظُ وَاَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اللّٰهُ الْاَوَّلُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْاٰخِرُ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْبَاطِنُ دُوْنَ كُلِّ شَيْءٍ اَلضَّآرُّ النَّافِعُ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ وَاَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْبَاعِثُ الْوَارِثُ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَذُو الطَّوْلِ وَذُو الْعِزَّةِ وَذُو السُّلْطَانِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَحَطْتَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْماً وَاَحْصَيْتَ كُلَّ شَيْءٍ عَدَداً صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

نماز حضرت **صَاحِبُ الزَّمَان** عجل اللہ تعالیٰ فرجہ دو رکعت ہے ہر ایک رکعت میں سورہ حمد تا اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ جب اس آیت پر پہنچے تو اسے سو دفعہ پڑھے۔ آخری دو دفعہ میں اس سورہ کو تمام کرے اس کے بعد ایک دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے نماز سے جب فارغ ہو جائے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ عَظُمَ الْبَلَآءُ وَبَرِحَ الْخَفَآءُ وَانْكَشَفَ الْغِطَآءُ وَضَاقَتِ الْاَرْضُ بِمَا وَسِعَتِ السَّمَآءُ وَاِلَيْكَ يَا رَبِّ الْمُشْتَكٰى وَعَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِي الشِّدَّةِ وَالرَّخَآءِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الَّذِيْنَ اَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِمْ وَعَجِّلِ اللّٰهُمَّ فَرَجَهُمْ بِقَائِمِهِمْ وَاَظْهِرْ اِعْزَازَهُ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ اِكْفِيَانِيْ فَاِنَّكُمَا كَافِيَايَ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ اُنْصُرَانِيْ فَاِنَّكُمَا نَاصِرَايَ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ اِحْفَظَانِيْ فَاِنَّكُمَا حَافِظَايَ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اَلْغَوْثَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ اَدْرِكْنِيْ اَدْرِكْنِيْ اَدْرِكْنِيْ اَلْاَمَانَ الْاَمَانَ الْاَمَانَ

نماز حضرت **جَعْفَرِ طَيَّار** علیہ السلام جو کہ اکسیر اعظم اور کبریت احمر ہے معتبر روایات میں اس کی بہت فضیلت ہے ان میں سے عمدہ بڑے گناہوں کی بخشش وارد ہوئی ہے۔ اس کے لئے افضل وقت جمعہ کے دن ابتداء دن میں ہے یہ چار رکعت دو دو رکعت کر کے پڑھے پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ اِذَا زُلْزِلَتْ دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ وَالْعَادِیَاتِ تیسری رکعت میں الحمد کے بعد اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ چوتھی رکعت میں حمد کے بعد قل ہو اللہ پڑھے ہر ایک رکعت میں قرات کے بعد پندرہ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے یہی ذکر رکوع میں دس دفعہ جب رکوع سے سر اٹھائے تو پھر دس دفعہ پہلے سجدہ میں دس دفعہ پہلے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد دس دفعہ دوسرے سجدہ میں دس دفعہ، دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد اور اٹھنے سے پہلے دس دفعہ پڑھے اور اسی طرح چاروں رکعت میں پڑھے شیخ کلینی نے ابو سعید مدائنی سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ آیا تجھے ایسی چیز تعلیم دوں کہ جسے نماز جعفر طیار میں پڑھے۔ میں نے عرض کیا ضرور آپ مجھے تعلیم دیں۔ آپ نے فرمایا جب آخری چار رکعت کے سجدہ میں تسبیحات کے

تعقیبات مشترکہ

مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ابن بابویہ کی روایت بہ روں سے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ تا آخر جب نماز سے فارغ ہو تو یہ پڑھنا سنت ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ وَاَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ وَزَوِّجْنِيْ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ معتبر حدیث میں امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ کوئی بندہ نماز سے فارغ نہ ہو مگر اللہ سے بہشت کا سوال کرے اور جہنم سے پناہ مانگے اور حور العین سے تزویج کا سوال کرے۔ آٹھویں موثق سند سے حضرت صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب حق تعالیٰ نے ان آیات کو زمین پر نازل فرمانا چاہا تو انہوں نے عرش الٰہی سے وابستہ ہو کر عرض کیا۔ کہ خدایا ہمیں تو گناہگار اور خطاکار لوگوں کی طرف نازل فرماتا ہے اور حق تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ مجھے

پڑھنے سے فارغ ہو جائے تو یہ دعا پڑھے سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَالْوَقَارَ سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ مَنْ اَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عِلْمُهٗ سُبْحَانَ ذِي الْمَنِّ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَالْكَرَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ الَّتِيْ تَمَّتْ صِدْقًا وَّعَدْلًا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهٖ وَافْعَلْ بِيْ كَذَا وَكَذَا

شیخ اور سید نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ ایک دن میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو نماز جعفر طیار پڑھتے دیکھا آپ نے اس کے بعد اپنے ہاتھوں کو بلند کر کے کہا رَبِّ رَبِّ باندازہ ایک سانس یَا رَبَّاهُ یَا رَبَّاهُ باندازہ ایک سانس رَبِّ رَبِّ باندازہ ایک سانس یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ باندازہ ایک سانس یَا حَيُّ یَا حَيُّ باندازہ ایک سانس یَا رَحِيْمُ یَا رَحِيْمُ باندازہ ایک سانس یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ سات دفعہ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ سات دفعہ پڑھکر یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَفْتَتِحُ الْقَوْلَ بِحَمْدِكَ وَاَنْطِقُ بِالثَّنَاءِ عَلَيْكَ وَاُمَجِّدُكَ وَلَا غَايَةَ لِمَدْحِكَ وَاُثْنِيْ عَلَيْكَ وَمَنْ يَبْلُغُ غَايَةَ ثَنَائِكَ وَاَمَدَ مَجْدِكَ وَاَنّٰى لِخَلِيْقَتِكَ كُنْهُ مَعْرِفَةِ مَجْدِكَ وَاَيُّ زَمَنٍ لَمْ تَكُنْ مَمْدُوْحًا بِفَضْلِكَ مَوْصُوْفًا بِمَجْدِكَ عَوَّادًا عَلَى الْمُذْنِبِيْنَ بِحِلْمِكَ تَخَلَّفَ سُكَّانُ اَرْضِكَ عَنْ طَاعَتِكَ فَكُنْتَ عَلَيْهِمْ عَطُوْفًا بِجُوْدِكَ جَوَادًا بِفَضْلِكَ عَوَّادًا بِكَرَمِكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اس کے بعد آنحضرت نے فرمایا اے مفضل جب تمہیں کوئی خاص حاجت درپیش ہو تو نماز جعفر کو پڑھکر یہ دعا پڑھ اور اپنی حاجات کو خدا سے طلب کر تا کہ وہ پوری کی جائیں

مؤلف کہتا ہے کہ شیخ طوسی نے حاجات کی برآوری کے لئے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ بدھ، جمعرات جمعہ کے دن روزہ رکھے جمعرات کے آخری وقت میں دس مسکینوں کو صدقہ دے پس جب جمعہ کا دن ہو تو غسل کرکے بیابان میں جا کر نماز جعفر پڑھے پھر اپنے گھٹنوں کو ننگا کر کے زمین پر لگا کر یہ دعا پڑھے يَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ يَا مَنْ لَمْ يُؤَاخِذْ بِالْجَرِيْرَةِ وَلَمْ يَهْتِكِ السِّتْرَ يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوٰى وَمُنْتَهٰى كُلِّ شَكْوٰى يَا مُقِيْلَ الْعَثَرَاتِ يَا كَرِيْمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيْمَ الْمَنِّ يَا مُبْتَدِئًا بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ دس دفعہ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ دس دفعہ يَا سَيِّدَاهُ يَا سَيِّدَاهُ دس دفعہ يَا مَوْلَيَاهُ يَا مَوْلَيَاهُ دس دفعہ يَا رَجَاءَاهُ دس دفعہ يَا غِيَاثَاهُ دس دفعہ يَا غَايَةَ رَغْبَتَاهُ دس دفعہ يَا رَحْمٰنُ دس دفعہ يَا رَحِيْمُ دس دفعہ يَا مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ دس دفعہ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَثِيْرًا طَيِّبًا كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ دس دفعہ اس کے بعد اپنی حاجت طلب کرے مؤلف کہتا ہے کہ ان تین دن میں روزہ رکھنے اور جمعہ کے دن

تعقیبات مشترکہ

اپنی عزت و جلال کی قسم ہے کہ محمد و آل محمد اور ان کے شیعوں میں سے تمہیں کوئی نہیں پڑھے گا مگر یہ کہ میں ان پر اپنی نظر رحمت ہر دن میں ستر دفعہ ڈالوں گا کہ ہر نظر میں ستر حاجتیں ان کی پوری کروں گا اور ان کی حاجت کو اگرچہ وہ بہت معصیت کار کیوں نہ ہوں قبول کروں گا

دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص ان آیات کو ہر نماز کے بعد پڑھے گا تو اس کو میں جنت کے حظیرہ قدس میں ٹھہراؤں گا اگرچہ وہ بہت گناہ رکھتا ہو، وگرنہ اس کی طرف اپنی خاص نظر رحمت ہر روز ستر دفعہ ڈالوں گا وگرنہ ہر دن اس کی ستر حاجتیں پوری کروں گا۔ جن کی معمولی یہ ہوگی کہ اس کے گناہوں کو بخش دوں گا وگرنہ اس کو شیطان کے شر اور ہر دشمن کے شر سے محفوظ رکھوں گا اور اس کی مدد کروں گا اور اس کے لئے بہشت کے داخل ہونے سے سوائے موت کے

زوال کے قریب دو رکعت نماز حاجت برآوری کے لئے پڑھنے میں کافی روایات وارد ہوئی ہیں **اکیسویں** جمعہ کے اعمال میں سے یہ ہے کہ جب زوال ہو تو وہ دعا پڑھے کہ جسے محمد بن مسلم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے مصباح میں وہ اس طرح ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا یَا سَابِغَ النِّعَمِ یَا دَافِعَ النِّقَمِ یَا بَارِئَ النَّسَمِ یَا عَلِیَّ الْھِمَمِ یَا مُغْشِیَ الظُّلَمِ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ یَا کَاشِفَ الضُّرِّ وَالْاَلَمِ یَا مُؤْنِسَ الْمُسْتَوْحِشِیْنَ فِی الظُّلَمِ یَا عَالِمًا لَّا یُعَلَّمُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّافْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ یَا مَنِ اسْمُہٗ دَوَاءٌ وَّذِکْرُہٗ شِفَاءٌ وَّطَاعَتُہٗ غِنًی اِرْحَمْ مَنْ رَّاْسُ مَالِہِ الرَّجَاءُ وَسِلَاحُہُ الْبُکَاءُ سُبْحَانَکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ **بائیسویں** جمعہ کی نماز ظہر میں سورہ جمعہ اور منافقین اور عصر میں سورہ جمعہ اور توحید پڑھے، شیخ صدوقؒ نے روایت کی ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہمارے شیعوں پر ان چیزوں میں سے جو لازم و ضروری ہے کہ شب جمعہ کو نماز میں سورہ جمعہ و سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور اس کی ظہر میں سورہ جمعہ و منافقین پڑھیں اور جب یوں کریں گے تو گویا جناب رسولِ خدا جیسا عمل انہوں نے کیا اور اس کا ثواب اور جزاء خدا پر بہشت کا دینا ہے، شیخ کلینیؒ نے بسند حسن جو صحیح کی طرح ہے حلبی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ جب میں نماز جمعہ کو تنہا پڑھوں یعنی نماز ظہر بجا لاؤں اور جمعہ کی نماز نہ پڑھوں تو کیا اس کی قرأت کو باآواز بلند پڑھوں آپ نے فرمایا ہاں اور جمعہ کے دن نماز میں سورہ جمعہ اور منافقین پڑھنا، **تیئسویں** شیخ طوسیؒ نے مصباح میں جمعہ کے دن ظہر کی نماز کی تعقیبات میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو جمعہ کے دن سلام کے بعد سات مرتبہ سورہ حمد سات دفعہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سات دفعہ قل اعوذ برب الفلق سات دفعہ قل ھو اللہ احد سات دفعہ قُلْ یٰۤاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور پھر سورہ براۃ کا آخر لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اور آخر سورہ حشر لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ پانچ آیتیں آل عمران کی اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ پڑھے تو اس کی وجہ سے اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک دشمن کے شر اور مصیبت سے محفوظ ہو گا۔

چوبیسویں یہ بھی آنحضرت سے روایت ہے کہ جو شخص صبح کی نماز یا ظہر کی نماز کے بعد یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِکَ وَصَلَوٰۃَ مَلٰٓئِکَتِکَ وَرُسُلِکَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ تو اس پر ایک سال تک کوئی گناہ نہیں لکھا جائے گا اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص صبح اور ظہر کی نماز کے بعد یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ جب تک امام قائمؑ کو نہیں پائیگا وہ نہیں مریگا، مؤلف کہتا ہے کہ اگر یہی دعا کو تین دفعہ جمعہ کے دن ظہر کی نماز کے بعد پڑھے تو دوسرے جمعہ تک مصیبت و بلا سے امان میں رہے گا، نیز روایت میں ہے کہ جو جمعہ کے دن دو نمازوں کے درمیان درود پڑھے تو اس کا ثواب ستر رکعت نماز کے برابر ہو گا ——

تعقیبات مشترکہ

اور کوئی مانع نہ ہو گا وہ آیات دیں اور سورہ فاتحہ تمام آیۃ الکرسی تا ہُمْ فِیْھَا خَالِدُوْنَ تک پڑھنا بہتر ہے اور آیت شہادت یعنی شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَھُمْ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ؁

اور آیت ملک یعنی

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَتُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ

جمعہ کے دن کے اعمال

پچیسویں یہ دعا پڑھے یَا مَنْ یَرْحَمُ مَنْ لَا تَرْحَمُهُ الْعِبَادُ اور دعای اَللّٰهُمَّ هٰذَا یَوْمٌ مُبَارَكٌ یہ دونوں صحیفہ کاملہ میں موجود ہیں، چھبیسویں شیخؒ نے مصباح میں فرمایا کہ ائمہ علیہم السلام سے روایت ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن ظہر کی نماز کے بعد دو رکعت نماز جس کی ہر رکعت میں سورہ حمد کے بعد سات دفعہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے اور نماز کے بعد کہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ الَّتِیْ حَشْوُهَا الْبَرَكَةُ وَعُمَّارُهَا الْمَلٰٓئِكَةُ مَعَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَبِیْنَا اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ تو دوسرے جمعہ تک کوئی بلا اور فتنہ اسے نہیں پہنچے گا اور اسے خداوند عالم جناب رسول خدا اور حضرت ابراہیم کے ساتھ اکٹھا کرے گا۔ علامہ مجلسیؒ نے فرمایا کہ جب یہ دعا غیر سید پڑھے تو ابینا کی جگہ اَبِیْهِ کہے

ستائیسویں روایت میں ہے کہ صلوات کے لئے بہتر وقت جمعہ کے دن عصر کے بعد ہے اور سو دفعہ پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ شیخؒ نے فرمایا کہ سو دفعہ یہ پڑھنا مستحب ہے صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَاَنْبِیَآئِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِهٖ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّالسَّلَامُ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ وَعَلٰی اَرْوَاحِهِمْ وَاَجْسَادِهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ شیخ جلیل ابن ادریسؒ نے سرائر میں جامع بزنطی سے نقل کیا ہے کہ ابو بصیرؒ نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے کہ ظہر اور عصر کے درمیان صلوات محمد وال محمد پر پڑھنا ستر رکعت کے برابر ہے جو شخص جمعہ کے دن عصر کے بعد یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الْاَوْصِیَآءِ الْمَرْضِیِّیْنَ بِاَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ وَبَارِكْ عَلَیْهِمْ بِاَفْضَلِ بَرَكَاتِكَ وَالسَّلَامُ عَلَیْهِمْ وَعَلٰی اَرْوَاحِهِمْ وَاَجْسَادِهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ تو اس کے لئے اتنا ثواب ہوگا جتنا اس روز جن وانس مل کر عمل کریں۔ مؤلف کہتا ہے کہ یہ صلوات مشائخ کی کتب میں معتبر سند سے بہت کافی فضیلت کے ساتھ نقل کئے گئے ہیں اور دس دفعہ ورنہ سات دفعہ پڑھنا افضل ہے کیونکہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد نماز کی جگہ سے اٹھنے سے پہلے دس دفعہ یہ صلوات پڑھے تو خود اس پر ملائکہ اگلے جمعہ تک صلوات پڑھتے رہیں گے نیز آنحضرت سے روایت ہے کہ جب جمعہ کے دن عصر کی نماز پڑھ چکے تو اس صلوات کو سات دفعہ پڑھے۔ شیخ کلینیؒ نے کافی میں روایت کی ہے کہ جب جمعہ کے دن نماز ادا کر چکے تو یہ پڑھ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الْاَوْصِیَآءِ الْمَرْضِیِّیْنَ بِاَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ وَبَارِكْ عَلَیْهِمْ بِاَفْضَلِ بَرَكَاتِكَ وَالسَّلَامُ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ کیونکہ جو شخص اس صلوات کو جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد پڑھے خدا تعالےٰ اس کے لئے ایک لاکھ حسنہ لکھے گا اور ایک لاکھ اس کے گناہ معاف کرے گا اور اس کی ایک لاکھ حاجتیں پوری کریگا

تعقیبات مشترکہ

لَبَّیْكَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ

امام موسیٰ ابن جعفر علیہما السلام سے معتبر سند سے منقول ہے۔ کہ جو شخص ہر فریضہ نماز کے بعد ایۃ الکرسی پڑھا کرے اسے کاٹنے والی چیز کوئی ضرر نہیں پہنچائے گی، ایک دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ جناب رسول خداؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ اے علیؑ تمہیں ایۃ الکرسی کی تلاوت ہر فرض نماز کے بعد کرنی چاہیئے کیونکہ اس پر دوام سوائے پیغمبر یا صدیق یا شہید کے اور کوئی نہیں کرتا جناب رسول خداؐ سے منقول ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد ایۃ الکرسی پڑھتا ہے اسے جنت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے اور کوئی مانع نہ ہوگا۔ دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص ایۃ الکرسی ہر فرض نماز کے بعد پڑھا کرے تو اس کی نماز مقبول

جمعہ کے دن کے اعمال

اور ایک لاکھ درجہ بلند فرمائے گا۔ نیز روایت میں ہے کہ جو شخص اس صلوات کو سات دفعہ پڑھے تو خداوند عالم ہر بندہ کے عدد کے برابر اس کے لئے حسنہ دے گا اور اس کا عمل اس دن قبول ہوگا اور جب قیامت کے دن آئے گا تو اس کے ماتھے پر نور ہوگا اور عرفہ کے اعمال میں[٢٣٩] وہ صلوات جس سے محمد و آل محمد خوش ہوتے ہیں نقل کئے جائیں گے **اٹھائیسواں** عصر کے بعد ستر دفعہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ پڑھے تاکہ حق تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دے **انتیسواں** سو دفعہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدا کے لئے جمعہ کے دن ہزار نسیم رحمت ہے کہ جس بندہ کو چاہے وہ رحمت عطا فرمائے پس جو شخص جمعہ کے دن عصر کے بعد سو دفعہ سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھے تو حق تعالیٰ اپنی اس رحمت کو دوگنا کر کے عطا فرمائے گا **تیسویں** دُعا عشرات پڑھے جو آئندہ[٦٥] پر آئے گی اکتیسویں شیخ طوسیؒ نے فرمایا کہ دعا کے قبول ہونے کا وقت جمعہ کے دن آخری وقت غروب تک ہے لہٰذا اس وقت دعا زیادہ کی جائے روایت میں ہے کہ دعا قبول ہونے کا وہ وقت ہے جب آدھا سورج ڈوب چکا ہو اور آدھا ابھی باقی ہو حضرت فاطمہ زہراؑ اس وقت دعا کیا کرتی تھیں لہٰذا اسوقت دعا کرنا مستحب ہے مستحب ہے کہ اس وقت میں دعا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ جو یہ ہے پڑھے سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ آخر جمعہ کے دن دعا سمات جو بعد میں[٥٠] آئے گی پڑھے واضح ہو کہ جمعہ کا دن کئی ایک وجہ سے امام زمان سے اختصاص رکھتا ہے، پہلے آنحضرت کی ولادت اسی دن ہے، دوسرے آنحضرت کا ظہور پُرنور اسی دن ہوگا، تیسرے اس دن آنحضرت کا انتظار فرج دوسرے دنوں سے زیادہ ہے، اسی دن آنحضرت کی زیارت وارد ہوئی ہے هٰذَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَوْمُكَ الْمُتَوَقَّعُ فِيْهِ ظُهُوْرُكَ وَالْفَرَجُ فِيْهِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى يَدِكَ جو آگے[٥٩] آئے گی، بلکہ جمعہ کا عید ہونا اور اس کا چار عیدوں میں سے شمار ہونا حقیقتاً اسی دن کی اسی شرافت کی وجہ سے ہے کہ اس روز امام عصر زمین کو شرک اور کفر اور گناہوں سے اور جابر اور ملحد کا فر اور منافقین کے وجود سے پاک و صاف کردیں گے اور اس دن آپ دین اسلام کا کلمہ بلند اور شریعت ایمان سے مومنین کی آنکھیں منور و روشن فرمائیں گے "وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا" لہٰذا مناسب ہے کہ اس دن صلوات کبیرہ پڑھی جائے اور وہ دعا کہ جس کا حکم امام رضا علیہ السلام نے صاحب الزمان کیلئے دیا ہے پڑھی جائے، کہ وہ اَللّٰهُمَّ ادْفَعْ عَنْ وَلِيِّكَ وَخَلِيْفَتِكَ الخ اَللّٰهُ عَلَمٌ اور اس کا ذکر سرداب کے اعمال میں[٥٣] ہوگا اور نیز وہ دعا کہ جو کہ شیخ ابو عمرو عمروی قدس اللہ روحہ نے ابو علی کو لکھوائی تھی اور فرمایا تھا کہ غیبت امام علیہ السلام کے زمانہ میں پڑھی جائے چونکہ وہ دعا طولانی تھی اس کا ذکر ہم نے یہاں نہیں کیا وہ اب مصباح المتہجد اور جمال الاسبوع کی طرف رجوع

تعقیبات مشترکہ

ہوگی اور وہ اللہ کی امان میں ہوگا اور خداوند عالم اسے مصیبتوں اور گناہوں سے محفوظ رکھے گا۔ **ناقص کلیتیں** ابن بابویہ وغیرہ نے معتبر سند سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ شیبہ ہذلی جناب رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بوڑھا ہوگیا ہوں اور میری طاقت ان اعمال کو جن کی مجھے پہلے بجا لانے کی عادت تھی اب بجا لانے کی اجازت نہیں دیتی لہٰذا آپ مجھے کوئی ایسا کلام تعلیم کیجئے جو مجھے نفع دے اور میرے لئے آسان بھی ہو آنحضرت نے اس سے فرمایا کہ پھر کہو کیا کہتا ہے تو اس نے دوبارہ عرض کی اسی طرح تین دفعہ اس سے کہلوایا اور پھر فرمایا کہ تیرے اردگرد کوئی درخت اور ڈھیلا

کرکے پڑھیں لیکن یہاں اچھا معلوم ہوتا ہے کہ اس صلوات کو جو ابوالحسن ضراب اصفہانی کی طرف منسوب ہے کہ جسے شیخ طوسیؒ اور سید نے جمعہ کے عصر کے اعمال میں ذکر کیا ہے ہم ذکر کریں۔ سید نے فرمایا ہے کہ یہ صلوات ہمارے امام حضرت مہدی علیہ السلام سے مروی ہے پس اگر عذر کی وجہ سے عصر جمعہ کی تعقیب نہ پڑھے تو اس صلوات کو کسی وجہ سے بھی ترک نہ کرنا کیونکہ اس میں وہ چیز ہے کہ جو ہمیں خداوند عالم نے اس سے آگاہ کیا ہے اس کے بعد اس صلوٰۃ کی سند کو بمع صلوٰۃ نقل فرمایا ہے لیکن شیخ نے مصباح میں فرمایا ہے کہ یہ وہ صلوات ہے کہ جسے امام صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ نے ابوالحسن ضراب اصفہانی کو مکہ میں تعلیم فرمایا تھا۔ اختصار کی وجہ اس کی سند چھوڑی جا رہی ہے وہ صلوات یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الْمُنْتَجَبِ فِي الْمِيْثَاقِ الْمُصْطَفٰى فِي الظِّلَالِ الْمُطَهَّرِ مِنْ كُلِّ اٰفَةٍ الْبَرِيْٓءِ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ الْمُؤَمَّلِ لِلنَّجَاةِ الْمُرْتَجٰى لِلشَّفَاعَةِ الْمُفَوَّضِ اِلَيْهِ دِيْنُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ شَرِّفْ بُنْيَانَهٗ وَعَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَاَفْلِجْ حُجَّتَهٗ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ وَاَضِئْ نُوْرَهٗ وَبَيِّضْ وَجْهَهٗ وَاَعْطِهِ الْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالْمَنْزِلَةَ وَالْوَسِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ وَسَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلِّ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلِّ عَلَى الْخَلَفِ الْهَادِي الْمَهْدِيِّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهِ الْاَئِمَّةِ الْهَادِيْنَ الْعُلَمَآءِ الصَّادِقِيْنَ الْاَبْرَارِ الْمُتَّقِيْنَ دَعَآئِمِ دِيْنِكَ وَاَرْكَانِ تَوْحِيْدِكَ وَتَرَاجِمَةِ وَحْيِكَ وَحُجَجِكَ عَلٰى خَلْقِكَ وَخُلَفَآئِكَ فِيْ اَرْضِكَ الَّذِيْنَ اخْتَرْتَهُمْ لِنَفْسِكَ وَاصْطَفَيْتَهُمْ عَلٰى عِبَادِكَ وَارْتَضَيْتَهُمْ لِدِيْنِكَ وَخَصَصْتَهُمْ بِمَعْرِفَتِكَ وَجَلَّلْتَهُمْ بِكَرَامَتِكَ وَغَشَّيْتَهُمْ بِرَحْمَتِكَ

تعقیبات مشترکہ

نہیں رہا مگر وہ تیری حالت پر رحم کرتے ہوئے رو رہا ہے پس جب تم صبح کی نماز سے فارغ ہو تو دس دفعہ یہ پڑھ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ تاکہ خدا تجھے اس دعا کی برکت سے اندھے پن، دیوانگی، برص جذام، پریشان حالی سے عافیت عنایت فرمائے گا شیبہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ تو میری دنیا کے لئے فرمایا میری آخرت کے لئے بھی کوئی چیز فرمایئے، آنحضرت نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد یہ پڑھ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ مِنْ عِنْدِكَ وَاَفِضْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَانْشُرْ عَلَيَّ مِنْ رَّحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ پس حضرت نے فرمایا کہ اگر اس کو ہمیشہ پڑھتا ہے

تعقیبات مشترکہ

اللہ جان بوجھ کر اسے نہ چھوڑے تو جب محشر میں آئے گا تو تیرے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے کہ جس سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے دسویں تسبیحات اربعہ کا پڑھنا ہے چنانچہ شیخ طوسی اور ابن بابویہ قمی نے صحیح سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک دن رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ جو کچھ تمہارے پاس مال و اسباب ہے اگر اسے اکٹھا کر کے ایک دوسرے کے اوپر رکھو تو کیا آسمان تک پہنچ سکے گا۔ انہوں نے جواب دیا نہ اے خدا کے رسول صلعم۔ آپ نے فرمایا کیا چاہتے ہو کہ میں تمہیں ایسی چیز بتلاؤں کہ جس کی جڑ زمین پر ہو اور اس کی شاخیں آسمان پر انہوں نے کہا کہ ہاں اے خدا

۵۳

وربيتهم بنعمتك وغذيتهم بحكمتك والبستهم نورك ورفعتهم في ملكوتك وحففتهم
بملائكتك وشرفتهم بنبيك صلواتك عليه وآله اللهم صل على محمد وعليهم صلوة زاكية
نامية كثيرة دائمة طيبة لا يحيط بها الا انت ولا يسعها الا علمك ولا يحصيها احد غيرك اللهم
وصل على وليك المحيي سنتك القائم بامرك الداعي اليك الدليل عليك حجتك على خلقك وخليفتك
في ارضك وشاهدك على عبادك اللهم اعز نصره ومد في عمره وزين الارض بطول بقائه اللهم اكفه
بغي الحاسدين واعذه من شر الكائدين وازجر عنه ارادة الظالمين وخلصه من ايدي الجبارين
اللهم اعطه في نفسه وذريته وشيعته ورعيته وخاصته وعامته وعدوه وجميع اهل الدنيا
ما تقر به عينه وتسر به نفسه وبلغه افضل ما امله في الدنيا والآخرة انك على كل شيء قدير
اللهم جدد به ما امتحى من دينك واحي به ما بدل من كتابك واظهر به ما غير من حكمك حتى
يعود دينك به وعلى يديه غضا جديدا خالصا مخلصا لا شك فيه ولا شبهة معه ولا باطل عنده
ولا بدعة لديه اللهم نور بنوره كل ظلمة وهد بركنه كل بدعة واهدم بعزه كل ضلالة
واقصم به كل جبار واخمد بسيفه كل نار واهلك بعدله جور كل جائر واجر حكمه
على كل حكم واذل بسلطانه كل سلطان اللهم اذل كل من ناواه واهلك كل من
عاداه وامكر بمن كاده واستاصل من جحده حقه واستهان بامره وسعى في اطفاء نوره واراد
اخماد ذكره اللهم صل على محمد المصطفى وعلي المرتضى وفاطمة الزهراء والحسن الرضا
والحسين المصفى وجميع الاوصياء مصابيح الدجى واعلام الهدى ومنار التقى والعروة الوثقى
والحبل المتين والصراط المستقيم وصل على وليك وولاة عهدك والائمة من ولده ومد في
اعمارهم وزد في آجالهم وبلغهم اقصى آمالهم دينا ودنيا وآخرة انك على كل شيء قدير

واضح ہو کہ ایک روایت کی بنا پر شنبہ[1] کی رات کا عمل شب جمعہ کا ہے لہٰذا سزاوار ہے کہ جو شب جمعہ پڑھا جاتا ہے اس رات میں بھی پڑھا جائے ○

[1] یعنی جمعہ کے دن کے بعد والی رات

پانچویں فصل

ائمہ علیہم السلام و نبی کریم کے اسماء کے ساتھ ہفتے کے ایام کی تعیین اور ان کی ہر دن کی زیارت میں ہے سید بن طاؤسؒ نے جمال الاسبوع میں کہا ہے کہ ابن بابویہؒ نے صقر بن ابی دلف سے روایت کی ہے کہ جب متوکل نے امام علی نقی علیہ السلام کو سُر من رائی کی طرف بلایا میں ایک دن اس کے پاس آنحضرت کی احوال پرسی کے لئے گیا اور آنجناب کو زراقی جو متوکل کا دربان تھا کے پاس قید کر رکھا تھا جب میں اس کے پاس گیا تو اس نے کہا کہ تمہیں کیا کام ہے میں نے عرض کی آپ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوا ہوں، تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھا رہا اور ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہیں یہاں تک کہ سب لوگ چلے گئے جب تنہائی کا موقع ہوا تو پھر اس نے پوچھا کہ کس لئے آیا تھا میں نے وہی پہلا جواب دیا اس نے کہا گویا اپنے مولا کی خبر گیری کے لئے آیا ہے میں نے کہا کہ میرا مولا خلیفہ ہی تو ہے اس نے کہا کہ چپ ہو جا تیرا مولا حق پر ہے اور میں بھی اسی کا معتقد ہوں میں نے کہا الحمد للہ اس نے کہا کہ ان سے ملنا چاہتا ہے میں نے کہا ضرور اس نے کہا کہ تھوڑا سا ٹھہر جا تا کہ صاحب البرید ان کے پاس سے چلا جائے۔ میں اتنی دیر ٹھہر گیا اس کے بعد اس نے ایک لڑکے کو حکم دیا کہ وہ مجھے آنحضرت کے پاس لے جائے۔ میں جب آنحضور کے سامنے گیا تو میں نے انہیں ایک چٹائی پر بیٹھے دیکھا اور ان کے سامنے ایک قبر کھود رکھی تھی میں نے آنحضرت پر سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا بیٹھ جا آپ نے پوچھا کس لئے آیا ہے تو میں نے عرض کی آپ کی احوال پرسی کے لئے۔ جب اچانک میری نگاہ اس قبر پر پڑی تو میں نے رونا شروع کر دیا۔ حضرت نے فرمایا کہ مت رو کہ ابھی مجھے ان سے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی میں نے کہا الحمد للہ۔ میں نے عرض کی اے میرے مولا ایک حدیث جناب رسول خدا سے نقل ہوئی ہے کہ جس کا معنی میں نے نہیں سمجھا آپ نے فرمایا کونسی وہ حدیث ہے۔ میں نے وہ حدیث نقل کی کہ لَا تُعَادُوا الْاَیَّامَ فَتُعَادِیْکُمْ یعنی دنوں سے دشمنی مت کرو ورنہ وہ بھی تم سے دشمنی کریں گے۔ آپ نے فرمایا کہ دنوں سے مراد جب تک زمین و آسمان موجود ہیں، ہم لوگ ہیں۔ ہفتہ جناب رسول خدا، اتوار امیر المومنین، پیر حسن و حسین علیہما السلام، منگل علی بن الحسین، محمد ابن علی و جعفر بن محمد علیہم السلام بدھ موسیٰ کاظم علی بن موسیٰ و محمد بن علی علیہم السلام اور میں جمعرات میرے فرزند حسنؑ اور جمعہ میرے فرزند کے اس فرزند کے لئے کہ جس کے پاس اہل حق جمع ہوں گے پس یہ دنوں سے مراد ہے لہٰذا دنوں سے دنیا میں دشمنی مت رکھو ورنہ وہ تم سے آخرت میں دشمنی کریں گے اس کے بعد حضرت نے فرمایا کہ مجھ سے وداع کر کے واپس چلا جا کیونکہ میں تمہارے متعلق مطمئن نہیں ہوں کہ تمہیں کوئی اذیت نہ پہنچے سید نے اسی حدیث کو دوسری سند سے قطب راوندیؒ سے نقل کیا ہے اس کے بعد فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تعقیبات مشترکہ

کے رسول، آپ نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد تیس دفعہ یہ پڑھا کرو۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ کیونکہ اس کی جڑ زمین پر ہے اور اس کی شاخیں آسمان پر ہیں اور یہ آدمی کے اوپر مکان گرنے اور اسے غرق ہونے اور جلنے اور کنویں میں گرنے درندوں کے پھاڑنے بُری موت مرنے اور ہر اس بلاؤ مصیبت سے جو اس دن نازل ہونے والی ہے سے محفوظ رکھتی ہے اور یہی باقیات الصالحات ہے جو قرآن میں وارد ہوا ہے ایک دوسری صحیح سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ان تسبیحوں کو ہر نماز کے بعد چالیس مرتبہ اپنی نماز کی جگہ سے اٹھنے سے پہلے پڑھے تو جس حاجت کا اللہ تعالیٰ سے

حضرت رسول خدا صلعم کی زیارت ہفتہ کے دن

کی زیارت ہفتہ کے دن یہ ہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُهٗ وَاَنَّكَ مُحَمَّدُ
بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ وَنَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِالْحِكْمَةِ
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَاَدَّيْتَ الَّذِيْ عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ وَاَنَّكَ قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ وَغَلُظْتَ عَلَى
الْكَافِرِيْنَ وَعَبَدْتَ اللّٰهَ مُخْلِصًا حَتّٰى اَتٰيكَ الْيَقِيْنُ فَبَلَغَ اللّٰهُ بِكَ اَشْرَفَ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِيْنَ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِي اسْتَنْقَذَنَا بِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَالضَّلَالِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَصَلَوَاتِ
مَلٰٓئِكَتِكَ وَاَنْبِيَآئِكَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ وَاَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ وَمَنْ سَبَّحَ لَكَ
يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ وَاَمِيْنِكَ وَنَجِيْبِكَ وَحَبِيْبِكَ
وَصَفِيِّكَ وَصَفْوَتِكَ وَخَاصَّتِكَ وَخَالِصَتِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَاَعْطِهِ الْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالْوَسِيْلَةَ
وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَلَوْ اَنَّهُمْ
اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا اِلٰهِيْ فَقَدْ
اَتَيْتُ نَبِيَّكَ مُسْتَغْفِرًا تَآئِبًا مِّنْ ذُنُوْبِيْ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاغْفِرْهَا لِيْ يَا سَيِّدَنَا اَتَوَجَّهُ بِكَ وَبِاَهْلِ
بَيْتِكَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى رَبِّكَ وَرَبِّيْ لِيَغْفِرَ لِيْ پھر تین مرتبہ کہو اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پھر کہو اُصِبْنَا بِكَ يَا حَبِيْبَ
قُلُوْبِنَا فَمَا اَعْظَمَ الْمُصِيْبَةَ بِكَ حَيْثُ انْقَطَعَ عَنَّا الْوَحْيُ وَحَيْثُ فَقَدْنَاكَ فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ يَا سَيِّدَنَا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِيْنَ (الطیبین نسخہ بدل) هٰذَا يَوْمُ السَّبْتِ وَهُوَ يَوْمُكَ وَاَنَا فِيْهِ
ضَيْفُكَ وَجَارُكَ فَاَضِفْنِيْ وَاَجِرْنِيْ فَاِنَّكَ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الضِّيَافَةَ وَمَاْمُوْرٌ بِالْاِجَارَةِ فَاَضِفْنِيْ وَاَحْسِنْ
ضِيَافَتِيْ وَاَجِرْنَا وَاَحْسِنْ اِجَارَتَنَا بِمَنْزِلَةِ اللّٰهِ عِنْدَكَ وَعِنْدَ اٰلِ بَيْتِكَ وَبِمَنْزِلَتِهِمْ عِنْدَهٗ وَبِمَا اسْتَوْدَعَكُمْ
مِنْ عِلْمِهٖ فَاِنَّهٗ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ مؤلف اس کتاب کا عباس قمی عفی عنہ کہتا ہے کہ جب بھی میں آنحضرت کی زیارت
پڑھنا چاہتا تھا تو پہلے یہی پہلی زیارت پڑھتا تھا جو امام رضا علیہ السلام نے بزنطی کو تعلیم دی تھی اس کے بعد اس زیارت کو پڑھا کرتا تھا
اور اس کی کیفیت سند صحیح یوں ہے کہ ابن ابی نصر نے امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ نماز کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر کیسے سلام اور صلوات بھیجا جائے آپ نے فرمایا کہ یوں پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا صِفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

تعقیبات مشترکہ

سوال رہتا وہ پوری کر دی جائیگی
صحیح سند سے امام جعفر صادق
علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو
شخص فریضہ نماز کے بعد تیس
دفعہ سبحان اللہ پڑھے
تو اس کے بدن پر کوئی گناہ
نہیں ہوگا مگر وہ گر جائے گا
ایک دوسری صحیح حدیث میں
آنحضرت سے منقول ہے کہ
وہ زیادہ ذکر کرنا کہ جس کی
خداوند عالم نے قرآن میں مدح
فرمائی ہے یہ ہے کہ تیس دفعہ
سبحان اللہ ہر فریضہ نماز
کے بعد پڑھا جائے قطب
راوندی نے روایت کی ہے
کہ امیر المومنین علیہ السلام
نے براء بن عازب سے فرمایا
کہ کیا چاہتا ہے کہ تجھے ایسی چیز
بتلاؤں کہ جس کے بجا لانے
سے تو اللہ کا واقعا دوست
بن جائے۔ اس نے کہا ہاں
آپ نے فرمایا کہ ہر نماز کے
بعد چار تسبیحوں کو دس
دفعہ پڑھا کر اور اگر ایسا
کرے تو تجھ سے دنیا میں ہزار

وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ نَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِيْ سَبِيْلِ رَبِّكَ وَعَبَدْتَهٗ حَتّٰى اَتٰىكَ الْيَقِيْنُ فَجَزَاكَ اللّٰهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

زیارت حضرت امیر المومنینؑ علیہ السلام

اس شخص کی روایت کی بنا پر کہ جس نے بیداری میں دیکھا کہ جناب صاحب الزمان علیہ السلام نے آنحضرت کی زیارت ان کلمات سے اتوار کے دن پڑھی اَلسَّلَامُ عَلَى الشَّجَرَةِ النَّبَوِيَّةِ وَالدَّوْحَةِ الْهَاشِمِيَّةِ الْمُضِيْئَةِ الْمُثْمِرَةِ بِالنُّبُوَّةِ الْمُوْنِقَةِ بِالْاِمَامَةِ وَعَلٰى ضَجِيْعَيْكَ اٰدَمَ وَنُوْحٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُحْدِقِيْنَ بِكَ وَالْحَافِّيْنَ بِقَبْرِكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هٰذَا يَوْمُ الْاَحَدِ وَهُوَ يَوْمُكَ وَبِاسْمِكَ وَاَنَا ضَيْفُكَ فِيْهِ وَجَارُكَ فَاَضِفْنِيْ يَا مَوْلَايَ وَاَجِرْنِيْ فَاِنَّكَ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الضِّيَافَةَ وَمَاْمُوْرٌ بِالْاِجَارَةِ فَافْعَلْ مَا رَغِبْتُ اِلَيْكَ فِيْهِ وَرَجَوْتُهٗ مِنْكَ بِمَنْزِلَتِكَ وَاٰلِ بَيْتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَنْزِلَتِهٖ عِنْدَكُمْ وَبِحَقِّ ابْنِ عَمِّكَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

زیارت حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مُمْتَحَنَةُ امْتَحَنَكِ الَّذِيْ خَلَقَكِ فَوَجَدَكِ لِمَا امْتَحَنَكِ صَابِرَةً اَنَا لَكِ مُصَدِّقٌ صَابِرٌ عَلٰى مَا اَتٰى بِهٖ اَبُوْكِ وَوَصِيُّهٗ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا وَاَنَا اَسْئَلُكِ اِنْ كُنْتُ صَدَّقْتُكِ اِلَّا اَلْحَقْتِنِيْ بِتَصْدِيْقِيْ لَهُمَا لِتُسَرَّ نَفْسِيْ فَاشْهَدِيْ اَنِّيْ طَاهِرٌ بِوِلَايَتِكِ وَوِلَايَةِ اٰلِ بَيْتِكِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

ایک اور زیارت حضرت زہرا علیہا السلام دوسری روایت کی بنا پر

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مُمْتَحَنَةُ امْتَحَنَكِ الَّذِيْ خَلَقَكِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَكِ وَكُنْتِ لِمَا امْتَحَنَكِ بِهٖ صَابِرَةً وَنَحْنُ لَكِ اَوْلِيَآءُ مُصَدِّقُوْنَ وَلِكُلِّ مَا اَتٰى بِهٖ اَبُوْكِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَتٰى بِهٖ وَصِيُّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُسَلِّمُوْنَ وَنَحْنُ نَسْئَلُكِ اللّٰهُمَّ اِذْ كُنَّا مُصَدِّقِيْنَ لَهُمْ اَنْ تُلْحِقَنَا بِتَصْدِيْقِنَا بِالدَّرَجَةِ الْعَالِيَةِ لِنُبَشِّرَ اَنْفُسَنَا بِاَنَّا قَدْ طَهُرْنَا بِوِلَايَتِهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ۝

تعقیبات مشترکہ

مصیبتیں دور ہوں گی جن میں سے ایک دین سے مرتد ہو جانا ہے اور آخرت میں تیرے سے ہزار درجے ہٹائے جائیں گے جن میں سے ایک یہ ہوگا کہ تو جناب رسول خدا کے پڑوس میں رہے گا گیارھویں کلینی نے معتبر سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص فریضہ نماز کے بعد تین دفعہ یہ پڑھے يَا مَنْ يَّفْعَلُ مَا يَشَآءُ وَلَا يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ اَحَدٌ غَيْرُهٗ جو حاجت مانگے گا وہ پوری ہوگی۔ بارھویں شیخ برقی نے موثق سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص نماز سے فارغ ہونے کے بعد اور اپنے زانوں کو ان کی جگہ سے اٹھانے سے پہلے دس دفعہ اس تہلیل کو پڑھے تو خداوند عالم چالیس ہزار اس کے گناہ مٹائے گا

سوموار کا دن امام حسنؑ و امام حسینؑ علیہما السلام کا ہے

امام حسن علیہ السلام کی زیارت یوں پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاۤءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صِفْوَةَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صِرَاطَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَيَانَ حُكْمِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاصِرَ دِيْنِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السَّيِّدُ الزَّكِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْبَرُّ الْوَفِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْقَآئِمُ الْاَمِيْنُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَالِمُ بِالتَّاْوِيْلِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْهَادِى الْمَهْدِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الطَّاهِرُ الزَّكِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا التَّقِيُّ النَّقِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْحَقُّ الْحَقِيْقُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّهِيْدُ الصِّدِّيْقُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَّرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ سَيِّدَةِ نِسَاۤءِ الْعَالَمِيْنَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَعَبَدْتَ اللهَ مُخْلِصًا وَّجَاهَدْتَ فِى اللهِ حَقَّ جِهَادِهٖ حَتّٰى اَتٰىكَ الْيَقِيْنُ فَعَلَيْكَ السَّلَامُ مِنِّىْ مَا بَقِيْتُ وَبَقِىَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَعَلٰى اٰلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَنَا يَا مَوْلَاىَ مَوْلًى لَّكَ وَلِاٰلِ بَيْتِكَ سِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَكُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَجَهْرِكُمْ وَظَاهِرِكُمْ وَبَاطِنِكُمْ لَعَنَ اللهُ اَعْدَاۤءَكُمْ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَاَنَا اَبْرَاُ اِلَى اللهِ تَعَالٰى مِنْهُمْ يَا مَوْلَاىَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ يَا مَوْلَاىَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ هٰذَا يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُوَ يَوْمُكُمَا وَبِاسْمِكُمَا وَاَنَا فِيْهِ ضَيْفُكُمَا فَاَضِيْفَانِىْ وَاَحْسِنَا ضِيَافَتِىْ فَنِعْمَ مَنِ اسْتُضِيْفَ بِهٖ اَنْتُمَا وَاَنَا فِيْهِ مِنْ جِوَارِكُمَا فَاَجِيْرَانِىْ فَاِنَّكُمَا مَاْمُوْرَانِ بِالضِّيَافَةِ وَالْاِجَارَةِ فَصَلَّى اللهُ عَلَيْكُمَا وَاٰلِكُمَا الطَّيِّبِيْنَ۔

منگل اسم (حضرت امام زین العابدین، امام محمد باقر و امام جعفر صادق) حضرت سے دوائی زیارت یوں پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا خُزَّانَ عِلْمِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا تَرَاجِمَةَ وَحْيِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَئِمَّةَ الْهُدٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَعْلَامَ التُّقٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَوْلَادَ

تسبیحات مشترکہ

اور چالیس ہزار ہزار نیکیاں اس کیلئے لکھے گا اور وہ یوں ہوگا کہ گویا بارہ دفعہ قرآن کو ختم کیا ہے آنحضرت نے فرمایا کہ میں تو سو دفعہ اسے پڑھتا ہوں لیکن تمہارے لئے دس دفعہ ہی کافی ہے اور وہ تہلیل یہ ہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَّمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا اس تہلیل کی بہت فضیلت وارد ہوئی ہے خصوصاً صبح اور عشا کی نماز کے بعد اور طلوع اور غروب آفتاب کے وقت پڑھنی چاہیے۔ اور ابن بابویہ اور دوسرے حضرات نے صحیح سند کے ساتھ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت جبرائیل حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس قید خانہ میں آئے اور کہا کہ یہ ہر نماز کے بعد پڑھیے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّىْ فَرَجًا وَّ

رَسُولِ اللهِ اَنَا عَارِفٌ بِحَقِّكُمْ مُسْتَبْصِرٌ بِشَاْنِكُمْ مُعَادٍ لِاَعْدَائِكُمْ مُوَالٍ لِاَوْلِيَائِكُمْ بِاَبِي اَنْتُمْ
وَاُمِّي صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكُمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَتَوَالٰى آخِرَهُمْ كَمَا تَوَالَيْتُ اَوَّلَهُمْ وَاَبْرَاُ مِنْ كُلِّ وَلِيجَةٍ دُونَهُمْ
وَاَكْفُرُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكُمْ يَا مَوَالِيَّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْعَابِدِينَ وَسُلَالَةَ الْوَصِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَاقِرَ عِلْمِ النَّبِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَادِقًا
مُصَدَّقًا فِي الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ يَا مَوَالِيَّ هٰذَا يَوْمُكُمْ وَهُوَ يَوْمُ الثُّلَاثَاءِ وَاَنَا فِيهِ ضَيْفٌ لَكُمْ وَمُسْتَجِيرٌ بِكُمْ
فَاَضِيفُونِي وَاَجِيرُونِي بِمَنْزِلَةِ اللهِ عِنْدَكُمْ وَآلِ بَيْتِكُمُ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ

بُدھ کا دن

یہ حضرت موسیٰ بن جعفرؑ و امام رضاؑ و امام محمد تقیؑ و امام علی النقی علیہم السلام کا ہے اور ان کی زیارت
یوں پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَوْلِيَاءَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا حُجَجَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا نُورَ اللهِ فِي
ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى آلِ بَيْتِكُمُ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ بِاَبِي
اَنْتُمْ وَاُمِّي لَقَدْ عَبَدْتُمُ اللهَ مُخْلِصِينَ وَجَاهَدْتُمْ فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ حَتّٰى اَتَاكُمُ الْيَقِينُ فَلَعَنَ
اللهُ اَعْدَاءَكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَجْمَعِينَ وَاَنَا اَبْرَاُ اِلَى اللهِ وَاِلَيْكُمْ مِنْهُمْ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا اِبْرَاهِيمَ
مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُوسٰى يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا الْحَسَنِ
عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ اَنَا مَوْلًى لَكُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَجَهْرِكُمْ مُتَضَيِّفٌ بِكُمْ فِي يَوْمِكُمْ هٰذَا وَهُوَ يَوْمُ الْاَرْبِعَاءِ
وَمُسْتَجِيرٌ بِكُمْ فَاَضِيفُونِي وَاَجِيرُونِي بِآلِ بَيْتِكُمُ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ

جُمعرات کا دن

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا دن ہے اور آنحضرت کی یہ زیارت ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا حُجَّةَ اللهِ وَخَالِصَتَهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْمُؤْمِنِينَ وَوَارِثَ الْمُرْسَلِينَ وَحُجَّةَ رَبِّ الْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ
عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اَنَا مَوْلًى لَكَ وَلِآلِ بَيْتِكَ وَهٰذَا
يَوْمُكَ وَهُوَ يَوْمُ الْخَمِيسِ وَاَنَا ضَيْفُكَ فِيهِ وَمُسْتَجِيرٌ بِكَ فِيهِ فَاَحْسِنْ ضِيَافَتِي وَاِجَارَتِي بِحَقِّ آلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ

تعقیباتِ مشترکہ

مَحْرِ جَاءَ اُمِّ رُزْقُوا مِنْ
حَيْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَيْثُ
لَا اَحْتَسِبُ پڑھوئیں

بلد الامین میں حضرت رسول
صلعم سے روایت کی ہے کہ
جو شخص یہ چاہتا ہو کہ خداوند
عالم قیامت کے دن اس
کے برے اعمال پر لوگوں کو
مطلع نہ کرے اور اس کے
گناہوں کے دفتر کو نہ کھولے
تو اسے چاہیئے کہ وہ ہر نماز
کے بعد یہ پڑھا کرے
اَللّٰهُمَّ اِنَّ مَغْفِرَتَكَ
اَرْجٰى مِنْ عَمَلِي وَاِنَّ
رَحْمَتَكَ اَوْسَعُ مِنْ ذَنْبِي
اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ ذَنْبِي
عِنْدَكَ عَظِيمًا فَعَفْوُكَ
اَعْظَمُ مِنْ ذَنْبِي اَللّٰهُمَّ
اِنْ لَمْ اَكُنْ اَهْلًا اَنْ
تَرْحَمَنِي فَرَحْمَتُكَ
اَهْلٌ اَنْ تَبْلُغَنِي وَتَسَعَنِي
لِاَنَّهَا وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

پندرھویں کلمی نے جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ سے

جمعہ کا دن

حضرت صاحب الزمان کے ساتھ مختص ہے اور اسی دن آنحضرت کا ظہور ہوگا جناب کی زیارت اس دن یوں پڑھے ۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ الَّذِيْ يَهْتَدِيْ بِهِ الْمُهْتَدُوْنَ وَيُفَرَّجُ بِهٖ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُهَذَّبُ الْخَائِفُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَلِيُّ النَّاصِحُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَفِيْنَةَ النَّجَاةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ الْحَيٰوةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ عَجَّلَ اللّٰهُ لَكَ مَا وَعَدَكَ مِنَ النَّصْرِ وَظُهُوْرِ الْاَمْرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ اَنَا مَوْلَاكَ عَارِفٌ بِاُوْلٰيكَ وَاُخْرٰيكَ اَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِكَ وَبِاٰلِ بَيْتِكَ وَاَنْتَظِرُ ظُهُوْرَكَ وَظُهُوْرَ الْحَقِّ عَلٰى يَدَيْكَ وَاَسْئَلُ اللّٰهَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ لَكَ وَالتَّابِعِيْنَ وَالنَّاصِرِيْنَ لَكَ عَلٰى اَعْدَائِكَ وَالْمُسْتَشْهَدِيْنَ بَيْنَ يَدَيْكَ فِيْ جُمْلَةِ اَوْلِيَائِكَ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِ بَيْتِكَ هٰذَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَوْمُكَ الْمُتَوَقَّعُ فِيْهِ ظُهُوْرُكَ وَالْفَرَجُ فِيْهِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى يَدَيْكَ وَقَتْلُ الْكٰفِرِيْنَ بِسَيْفِكَ وَاَنَا يَا مَوْلَايَ فِيْهِ ضَيْفُكَ وَجَارُكَ وَاَنْتَ يَا مَوْلَايَ كَرِيْمٌ مِّنْ اَوْلَادِ الْكِرَامِ وَمَاْمُوْرٌ بِالضِّيَافَةِ وَالْاِجَارَةِ فَاَضِفْنِيْ وَاَجِرْنِيْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِيْنَ

سید ابن طاؤس فرماتے ہیں کہ میں اس زیارت کے بعد آنحضرت کی طرف اشارہ کرکے یہ شعر پڑھا کرتا ہوں

نَزِيْلُكَ حَيْثُ مَا اتَّجَهَتْ رِكَابِيْ ○ وَضَيْفُكَ حَيْثُ كُنْتُ مِنَ الْبِلَادِ

یعنی میں آپ ہی کے پاس اتروں گا جہاں بھی میری سواری لیکر جائے اور جس شہر میں رہوں پھر بھی تیرا ہی مہمان ہوں

چھٹی فصل

بعض مشہور دعاؤں میں سے ان میں سے ایک دعا صباح حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام ہے اور وہ یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ دَلَعَ لِسَانَ الصَّبَاحِ بِنُطْقِ تَبَلُّجِهٖ وَسَرَّحَ قِطَعَ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ بِغَيَاهِبِ تَلَجْلُجِهٖ وَاَتْقَنَ صُنْعَ الْفَلَكِ الدَّوَّارِ فِيْ مَقَادِيْرِ تَبَرُّجِهٖ وَشَعْشَعَ ضِيَاءَ الشَّمْسِ بِنُوْرِ تَاَجُّجِهٖ يَا مَنْ دَلَّ عَلٰى ذَاتِهٖ بِذَاتِهٖ وَتَنَزَّهَ عَنْ مُجَانَسَةِ مَخْلُوْقَاتِهٖ وَجَلَّ عَنْ مُلَائَمَةِ كَيْفِيَّاتِهٖ يَا مَنْ قَرُبَ مِنْ خَطَرَاتِ الظُّنُوْنِ وَبَعُدَ عَنْ لَحَظَاتِ الْعُيُوْنِ وَعَلِمَ بِمَا كَانَ قَبْلَ اَنْ يَّكُوْنَ يَا مَنْ اَرْقَدَنِيْ فِيْ مِهَادِ اَمْنِهٖ وَاَمَانِهٖ وَاَيْقَظَنِيْ اِلٰى مَا مَنَحَنِيْ بِهٖ مِنْ مِّنَنِهٖ وَاِحْسَانِهٖ وَكَفَّ اَكُفَّ السُّوْءِ عَنِّيْ بِيَدِهٖ وَسُلْطَانِهٖ صَلِّ اللّٰهُمَّ عَلَى الدَّلِيْلِ اِلَيْكَ فِي اللَّيْلِ الْاَلْيَلِ وَالْمَاسِكِ مِنْ اَسْبَابِكَ بِحَبْلِ الشَّرَفِ

تعقیبات مشترکہ

روایت کی ہے کہ ایک مرد نے آنحضرت سے اپنی تنگدستی اور بیماری کی شکایت کی تو آنحضرت نے فرمایا کہ ہر فریضہ نماز کے بعد یہ پڑھا کر

تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا

ایک دوسری روایت کی بنا پر آپ نے فرمایا کہ کوئی سختی مجھے درپیش نہیں آئی مگر جبرئیل علیہ السلام میرے سامنے آئے اور کہا کہ یہ دعا پڑھیے معتبر احادیث میں وارد ہوا کہ دل کے وسواس قرض، پریشانی، بیماری کے لئے اس دعا کو مکرر پڑھا جائے بعض روایات میں ہے کہ اس دعا کے پہلے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ بھی ہو لیوں شیخ مفیدؒ نے

الاطول والناصع الحسب في ذروة الكاهل الاعبل والثابت القدم على زحاليفها في الزمن الاول وعلى آله
الاخيار المصطفين الابرار وافتح اللهم لنا مصاريع الصباح بمفاتيح الرحمة والفلاح والبسني اللهم من
افضل خلع الهداية والصلاح واغرس اللهم بعظمتك في شرب جناني ينابيع الخشوع واجر اللهم
لهيبتك من آماقي زفرات الدموع وادب اللهم نزق الخرق مني بازمة القنوع الهي ان لم تبتدئني
الرحمة منك بحسن التوفيق فمن السالك بي اليك في واضح الطريق وان اسلمتني اناتك لقائد الامل والمنى
فمن المقيل عثراتي من كبوات الهوى وان خذلني نصرك عند محاربة النفس والشيطان فقد وكلني
خذلانك الى حيث النصب والحرمان الهي اتراني ما اتيتك الا من حيث الآمال ام علقت باطراف
حبالك الا حين باعدتني ذنوبي عن دار الوصال فبئس المطية التي امتطت نفسي من هواها فواها لها
لما سولت لها ظنونها ومناها وتبا لها لجرأتها على سيدها ومولاها الهي قرعت باب رحمتك
بيد رجائي وهربت اليك لاجئا من فرط اهوائي وعلقت باطراف حبالك انامل ولائي فاصفح اللهم عما
كنت اجرمته من زللي وخطائي واقلني من صرعة ردائي فانك سيدي ومولاي ومعتمدي ورجائي
وانت غاية مطلوبي ومناي في منقلبي ومثواي الهي كيف تطرد مسكينا التجأ اليك من الذنوب
هاربا ام كيف تخيب مسترشدا قصد الى جنابك ساعيا ام كيف ترد ظمآن ورد الى حياضك
شاربا كلا وحياضك مترعة في ضنك المحول وبابك مفتوح للطلب والوغول وانت غاية المسؤول
ونهاية المأمول الهي هذه ازمة نفسي عقلتها بعقال مشيتك وهذه اعباء ذنوبي درأتها بعفوك
ورحمتك وهذه اهوائي المضلة وكلتها الى جناب لطفك ورأفتك فاجعل اللهم صباحي هذا نازلا
علي بضياء الهدى وبالسلامة في الدين والدنيا ومسائي جنة من كيد العدى ووقاية من مرديات
الهوى انك قادر على ما تشاء تؤتي الملك من تشاء وتنزع الملك ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل
من تشاء بيدك الخير انك على كل شيء قدير تولج الليل في النهار وتولج النهار في الليل وتخرج
الحي من الميت وتخرج الميت من الحي وترزق من تشاء بغير حساب لا اله الا انت سبحانك اللهم
وبحمدك من ذا يعرف قدرك فلا يخافك ومن ذا يعلم ما انت فلا يهابك الفت بقدرتك
الفرق وفلقت بلطفك الفلق وانرت بكرمك دياجي الغسق وانهرت المياه من الصم

تعقیباتِ مشترکہ

مقنعہ میں ہر نماز کی تعقیب کے بعد اس دعا کو لکھا ہے

اللّٰهمّ انفعنا بالعلم وزيّنّا بالحلم وجمّلنا بالعافية وكرّمنا بالتقوى انّ وليّي اللّٰه الذي نزّل الكتاب وهو يتولّى الصالحين

نیز ابن بابویہ اور شیخ طوسیؒ وغیرہ نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے معتبر سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ جو شخص اس دنیا سے اس حالت میں جانا چاہے کہ وہ گناہوں سے اس طرح پاک وصاف ہو جیسے سونا کسی دوسری چیز کی ملاوٹ سے پاک ہوتا ہے اور اس سے قیامت میں کوئی شخص کسی ظلم کی دادرسی نہ کرے تو اسے ہر پنجگانہ نمازوں کے بعد سورہ قل ہو اللہ احد بارہ دفعہ پڑھنا چاہیے اور پھر اس کے بعد اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کرکے

تعقیبات مشترکہ

یہ دعا پڑھنا چاہیئے اس کے بعد آنحضرت نے فرمایا کہ یہ عمل ان پوشیدہ رازوں میں سے ہے کہ جو مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے تعلیم دیا اور فرمایا کہ میں امام حسن و امام حسین علیہما السلام کو بھی تعلیم دوں اور وہ دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْمَکْنُوْنِ الْمَخْزُوْنِ الطَّاھِرِ الطُّھْرِ الْمُبَارَکِ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ وَسُلْطَانِکَ الْقَدِیْمِ یَا وَاھِبَ الْعَطَایَا یَا مُطْلِقَ الْاُسَارٰی یَا فَکَّاکَ الرِّقَابِ مِنَ النَّارِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّفُکَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَخْرِجْنِیْ مِنَ الدُّنْیَا اٰمِنًا وَّاَدْخِلْنِی الْجَنَّۃَ سَالِمًا وَّاجْعَلْ دُعَائِیْ اَوَّلَہٗ فَلَاحًا وَّاَوْسَطَہٗ نَجَاحًا وَّاٰخِرَہٗ صَلَاحًا اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ لیکن بعض معتبر نسخوں میں یہ دعا یوں موجود ہے۔

اَلصِّیَاخِیْدِ عَذْبًا وَّاُجَاجًا وَّاَنْزَلْتَ مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَآءً ثَجَّاجًا وَّجَعَلْتَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لِلْبَرِیَّۃِ سِرَاجًا وَّھَّاجًا مِّنْ غَیْرِ اَنْ تُمَارِسَ فِیْمَا ابْتَدَاْتَ بِہٖ لُغُوْبًا وَّلَا عِلَاجًا فَیَا مَنْ تَوَحَّدَ بِالْعِزِّ وَالْبَقَآءِ وَقَھَرَ عِبَادَہٗ بِالْمَوْتِ وَالْفَنَآءِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الْاَتْقِیَآءِ وَاسْمَعْ نِدَآئِیْ وَاسْتَجِبْ دُعَآئِیْ وَحَقِّقْ بِفَضْلِکَ اَمَلِیْ وَرَجَآئِیْ یَا خَیْرَ مَنْ دُعِیَ لِکَشْفِ الضُّرِّ وَالْمَاْمُوْلِ لِکُلِّ عُسْرٍ وَّیُسْرٍ بِکَ اَنْزَلْتُ حَاجَتِیْ فَلَا تَرُدَّنِیْ مِنْ سَنِیِّ مَوَاھِبِکَ خَآئِبًا یَا کَرِیْمُ یَا کَرِیْمُ یَا کَرِیْمُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ پس سجدہ میں جائے اور یہ کہے اِلٰھِیْ قَلْبِیْ مَحْجُوْبٌ وَّنَفْسِیْ مَعْیُوْبٌ وَّعَقْلِیْ مَغْلُوْبٌ وَّھَوَآئِیْ غَالِبٌ وَّطَاعَتِیْ قَلِیْلٌ وَّمَعْصِیَتِیْ کَثِیْرٌ وَّلِسَانِیْ مُقِرٌّ بِالذُّنُوْبِ فَکَیْفَ حِیْلَتِیْ یَا سَتَّارَ الْعُیُوْبِ وَیَا عَلَّامَ الْغُیُوْبِ وَیَا کَاشِفَ الْکُرُوْبِ اغْفِرْ ذُنُوْبِیْ کُلَّھَا بِحُرْمَۃِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ یَا غَفَّارُ یَا غَفَّارُ یَا غَفَّارُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ مؤلف کہتا ہے کہ اس دعا کو علامہ مجلسی نے بحار کی کتاب دعا اور صلواۃ میں ایک خاص بیان کے ساتھ ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ دعا مشہور دعاؤں میں سے ہے میں نے سوائے مصباح سید بن باقی رضوان اللہ علیہ کے اور کسی معتبر کتاب میں اسے نہیں پایا پھر فرمایا کہ اس دعا کو صبح کی نماز کے بعد پڑھنا مشہور ہے سید بن باقی نے اسے صبح کی نافلہ کے بعد پڑھنے کی روایت کی ہے بہر حال جس پر بھی عمل کیا جائے بہتر ہے

دعائے کمیل بن زیاد علیہ الرحمۃ

یہ مشہور دعاؤں میں سے ہے علامہ مجلسی نے اسے بہترین دعا کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ دعائے حضرت خضر علیہ السلام ہے حضرت امیر المومنین ؑ نے یہ کمیل بن زیاد جو آپ کے خواص اصحاب میں سے تھے کو تعلیم دی اور اسے فرمایا کہ اسے پندرہ شعبان اور ہر شب جمعہ پڑھا جائے دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے، رزق کے دروازہ کھلنے گناہوں کے بخشے جانے کے لئے بہت نفع مند ہے۔ اسے شیخ اور سید ؒ نے بھی نقل کیا ہے لیکن میں اسے مصباح المتہجد سے نقل کر رہا ہوں وہ دعائے شریف یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ وَّبِقُوَّتِکَ الَّتِیْ قَھَرْتَ بِھَا کُلَّ شَیْءٍ وَّخَضَعَ لَھَا کُلُّ شَیْءٍ وَّذَلَّ لَھَا کُلُّ شَیْءٍ وَّبِجَبَرُوْتِکَ الَّتِیْ غَلَبْتَ بِھَا کُلَّ شَیْءٍ وَّبِعِزَّتِکَ الَّتِیْ لَا یَقُوْمُ لَھَا شَیْءٌ وَّبِعَظَمَتِکَ الَّتِیْ مَلَاَتْ کُلَّ شَیْءٍ وَّبِسُلْطَانِکَ الَّذِیْ عَلَا کُلَّ شَیْءٍ وَّبِوَجْھِکَ الْبَاقِیْ

بَعْدَ فَنَاءِ كُلِّ شَيْءٍ وَبِأَسْمَائِكَ الَّتِي مَلَأَتْ أَرْكَانَ كُلِّ شَيْءٍ وَبِعِلْمِكَ الَّذِي أَحَاطَ بِكُلِّ
شَيْءٍ وَبِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي أَضَاءَ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ يَا نُورُ يَا قُدُّوسُ يَا أَوَّلَ الْأَوَّلِينَ وَيَا آخِرَ الْآخِرِينَ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَهْتِكُ الْعِصَمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُنْزِلُ النِّقَمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ
الذُّنُوبَ الَّتِي تُغَيِّرُ النِّعَمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَحْبِسُ الدُّعَاءَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ
الَّتِي تُنْزِلُ الْبَلَاءَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي كُلَّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ وَكُلَّ خَطِيئَةٍ أَخْطَأْتُهَا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ
إِلَيْكَ بِذِكْرِكَ وَأَسْتَشْفِعُ بِكَ إِلَىٰ نَفْسِكَ وَأَسْأَلُكَ بِجُودِكَ أَنْ تُدْنِيَنِي مِنْ قُرْبِكَ وَأَنْ تُوزِعَنِي شُكْرَكَ
وَأَنْ تُلْهِمَنِي ذِكْرَكَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ سُؤَالَ خَاضِعٍ مُتَذَلِّلٍ خَاشِعٍ أَنْ تُسَامِحَنِي وَتَرْحَمَنِي
وَتَجْعَلَنِي بِقِسْمِكَ رَاضِيًا قَانِعًا وَفِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ مُتَوَاضِعًا اَللّٰهُمَّ وَأَسْأَلُكَ سُؤَالَ مَنِ اشْتَدَّتْ فَاقَتُهُ
وَأَنْزَلَ بِكَ عِنْدَ الشَّدَائِدِ حَاجَتَهُ وَعَظُمَ فِيمَا عِنْدَكَ رَغْبَتُهُ اَللّٰهُمَّ عَظُمَ سُلْطَانُكَ وَعَلَا مَكَانُكَ
وَخَفِيَ مَكْرُكَ وَظَهَرَ أَمْرُكَ وَغَلَبَ قَهْرُكَ وَجَرَتْ قُدْرَتُكَ وَلَا يُمْكِنُ الْفِرَارُ مِنْ حُكُومَتِكَ
اَللّٰهُمَّ لَا أَجِدُ لِذُنُوبِي غَافِرًا وَلَا لِقَبَائِحِي سَاتِرًا وَلَا لِشَيْءٍ مِنْ عَمَلِيَ الْقَبِيحِ بِالْحَسَنِ مُبَدِّلًا غَيْرَكَ لَا إِلٰهَ
إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَتَجَرَّأْتُ بِجَهْلِي وَسَكَنْتُ إِلَىٰ قَدِيمِ ذِكْرِكَ لِي وَمَنِّكَ عَلَيَّ
اَللّٰهُمَّ مَوْلَايَ كَمْ مِنْ قَبِيحٍ سَتَرْتَهُ وَكَمْ مِنْ فَادِحٍ مِنَ الْبَلَاءِ أَقَلْتَهُ وَكَمْ مِنْ عِثَارٍ وَقَيْتَهُ وَكَمْ مِنْ
مَكْرُوهٍ دَفَعْتَهُ وَكَمْ مِنْ ثَنَاءٍ جَمِيلٍ لَسْتُ أَهْلًا لَهُ نَشَرْتَهُ اَللّٰهُمَّ عَظُمَ بَلَائِي وَأَفْرَطَ بِي سُوءُ حَالِي وَ
قَصُرَتْ بِي أَعْمَالِي وَقَعَدَتْ بِي أَغْلَالِي وَحَبَسَنِي عَنْ نَفْعِي بُعْدُ أَمَلِي وَخَدَعَتْنِي الدُّنْيَا بِغُرُورِهَا وَنَفْسِي
بِجِنَايَتِهَا وَمِطَالِي يَا سَيِّدِي فَأَسْأَلُكَ بِعِزَّتِكَ أَنْ لَا يَحْجُبَ عَنْكَ دُعَائِي سُوءُ عَمَلِي وَفِعَالِي وَلَا تَفْضَحْنِي
بِخَفِيِّ مَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنْ سِرِّي وَلَا تُعَاجِلْنِي بِالْعُقُوبَةِ عَلَىٰ مَا عَمِلْتُهُ فِي خَلَوَاتِي مِنْ سُوءِ فِعْلِي
وَإِسَاءَتِي وَدَوَامِ تَفْرِيطِي وَجَهَالَتِي وَكَثْرَةِ شَهَوَاتِي وَغَفْلَتِي وَكُنِ اللّٰهُمَّ بِعِزَّتِكَ لِي فِي الْأَحْوَالِ
كُلِّهَا رَؤُوفًا وَعَلَيَّ فِي جَمِيعِ الْأُمُورِ عَطُوفًا إِلٰهِي وَرَبِّي مَنْ لِي غَيْرُكَ أَسْأَلُهُ كَشْفَ ضُرِّي وَالنَّظَرَ فِي
أَمْرِي إِلٰهِي وَمَوْلَايَ أَجْرَيْتَ عَلَيَّ حُكْمًا اتَّبَعْتُ فِيهِ هَوَىٰ نَفْسِي وَلَمْ أَحْتَرِسْ فِيهِ مِنْ تَزْيِينِ عَدُوِّي
فَغَرَّنِي بِمَا أَهْوَىٰ وَأَسْعَدَهُ عَلَىٰ ذٰلِكَ الْقَضَاءُ فَتَجَاوَزْتُ بِمَا جَرَىٰ عَلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ بَعْضَ حُدُودِكَ
وَخَالَفْتُ بَعْضَ أَوَامِرِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَيَّ فِي جَمِيعِ ذٰلِكَ وَلَا حُجَّةَ لِي فِيمَا جَرَىٰ عَلَيَّ فِيهِ قَضَاؤُكَ

تعقیبات مشترکہ

يَا فَكَّاكَ الرِّقَابِ
مِنَ النَّارِ أَسْأَلُكَ أَنْ
تُصَلِّيَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ
مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُعْتِقَ رَقَبَتِي
مِنَ النَّارِ وَأَنْ تُخْرِجَنِي
مِنَ الدُّنْيَا سَالِمًا وَتُدْخِلَنِي
الْجَنَّةَ آمِنًا وَأَنْ
تَجْعَلَ دُعَائِي أَوَّلَهُ
فَلَاحًا وَأَوْسَطَهُ نَجَاحًا
وَآخِرَهُ صَلَاحًا إِنَّكَ
أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

کلینی نے معتبر سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے ہر فریضہ نماز کے بعد سورہ قل ہو اللہ احد کا پڑھنا ترک نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ جو شخص بھی اسے پڑھے خداوند عالم اس کے لئے دنیا اور آخرت کی خیر اور بھلائی عنایت فرمائے گا اور اسے اور اس کے ماں باپ اور ان کی اولاد کو

تعقیباتِ مشترکہ

بخش دے گا۔ ایک دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے۔ کہ جو شخص بعد ہر فرض نماز کے دس دفعہ سورہ قل ہو اللہ احد پڑھے تو خداوند عالم اس کی حور العین سے تزویج کرے گا۔ سید بن طاؤس نے جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد سورہ قل ہو اللہ احد پڑھے تو آسمان سے رحمت اس کے سر پر برسے گی اور اس پر سکینہ نازل ہو گی اور خداوند عالم اس کی طرف رحمت کی نگاہ کرے گا اور اس کے گناہوں کو بخش دے گا اور جو حاجت طلب کرے گا وہ اسے عنایت فرمائے گا اور وہ اللہ کی امان میں ہو گا۔ ابن بابویہ کلینی وغیرہ نے معتبر سند سے اہل بیت عظام سے روایت کی ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد

وَأَلْزَمَنِي حُكْمُكَ وَبَلَاؤُكَ وَقَدْ أَتَيْتُكَ يَا إِلٰهِي بَعْدَ تَقْصِيرِي وَإِسْرَافِي عَلَىٰ نَفْسِي مُعْتَذِراً نَادِماً
مُنْكَسِراً مُسْتَقِيلاً مُسْتَغْفِراً مُنِيباً مُقِرّاً مُذْعِناً مُعْتَرِفاً لَا أَجِدُ مَفَرّاً مِمَّا كَانَ مِنِّي وَلَا مَفْزَعاً
أَتَوَجَّهُ إِلَيْهِ فِي أَمْرِي غَيْرَ قَبُولِكَ عُذْرِي وَإِدْخَالِكَ إِيَّايَ فِي سَعَةِ رَحْمَتِكَ اللّٰهُمَّ فَاقْبَلْ عُذْرِي
وَارْحَمْ شِدَّةَ ضُرِّي وَفُكَّنِي مِنْ شَدِّ وَثَاقِي يَا رَبِّ ارْحَمْ ضَعْفَ بَدَنِي وَرِقَّةَ جِلْدِي وَدِقَّةَ عَظْمِي
يَا مَنْ بَدَأَ خَلْقِي وَذِكْرِي وَتَرْبِيَتِي وَبِرِّي وَتَغْذِيَتِي هَبْنِي لِابْتِدَاءِ كَرَمِكَ وَسَالِفِ بِرِّكَ بِي
يَا إِلٰهِي وَسَيِّدِي وَرَبِّي أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي بِنَارِكَ بَعْدَ تَوْحِيدِكَ وَبَعْدَ مَا انْطَوَىٰ عَلَيْهِ قَلْبِي مِنْ مَعْرِفَتِكَ
وَلَهِجَ بِهِ لِسَانِي مِنْ ذِكْرِكَ وَاعْتَقَدَهُ ضَمِيرِي مِنْ حُبِّكَ وَبَعْدَ صِدْقِ اعْتِرَافِي وَدُعَائِي خَاضِعاً
لِرُبُوبِيَّتِكَ هَيْهَاتَ أَنْتَ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ تُضَيِّعَ مَنْ رَبَّيْتَهُ أَوْ تُبْعِدَ مَنْ أَدْنَيْتَهُ أَوْ تُشَرِّدَ مَنْ آوَيْتَهُ
أَوْ تُسَلِّمَ إِلَى الْبَلَاءِ مَنْ كَفَيْتَهُ وَرَحِمْتَهُ وَلَيْتَ شِعْرِي يَا سَيِّدِي وَإِلٰهِي وَمَوْلَايَ أَتُسَلِّطُ النَّارَ
عَلَىٰ وُجُوهٍ خَرَّتْ لِعَظَمَتِكَ سَاجِدَةً وَعَلَىٰ أَلْسُنٍ نَطَقَتْ بِتَوْحِيدِكَ صَادِقَةً وَبِشُكْرِكَ مَادِحَةً
وَعَلَىٰ قُلُوبٍ اعْتَرَفَتْ بِإِلٰهِيَّتِكَ مُحَقِّقَةً وَعَلَىٰ ضَمَائِرَ حَوَتْ مِنَ الْعِلْمِ بِكَ حَتَّىٰ صَارَتْ خَاشِعَةً
وَعَلَىٰ جَوَارِحَ سَعَتْ إِلَىٰ أَوْطَانِ تَعَبُّدِكَ طَائِعَةً وَأَشَارَتْ بِاسْتِغْفَارِكَ مُذْعِنَةً مَا هٰكَذَا الظَّنُّ
بِكَ وَلَا أُخْبِرْنَا بِفَضْلِكَ عَنْكَ يَا كَرِيمُ يَا رَبِّ وَأَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفِي عَنْ قَلِيلٍ مِنْ بَلَاءِ الدُّنْيَا وَعُقُوبَاتِهَا
وَمَا يَجْرِي فِيهَا مِنَ الْمَكَارِهِ عَلَىٰ أَهْلِهَا عَلَىٰ أَنَّ ذٰلِكَ بَلَاءٌ وَمَكْرُوهٌ قَلِيلٌ مَكْثُهُ يَسِيرٌ بَقَاؤُهُ
قَصِيرٌ مُدَّتُهُ فَكَيْفَ احْتِمَالِي لِبَلَاءِ الْآخِرَةِ وَجَلِيلِ وُقُوعِ الْمَكَارِهِ فِيهَا وَهُوَ بَلَاءٌ تَطُولُ مُدَّتُهُ
وَيَدُومُ مَقَامُهُ وَلَا يُخَفَّفُ عَنْ أَهْلِهِ لِأَنَّهُ لَا يَكُونُ إِلَّا عَنْ غَضَبِكَ وَانْتِقَامِكَ وَسَخَطِكَ وَهٰذَا
مَا لَا تَقُومُ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ يَا سَيِّدِي فَكَيْفَ لِي وَأَنَا عَبْدُكَ الضَّعِيفُ الذَّلِيلُ الْحَقِيرُ
الْمِسْكِينُ الْمُسْتَكِينُ يَا إِلٰهِي وَرَبِّي وَسَيِّدِي وَمَوْلَايَ لِأَيِّ الْأُمُورِ إِلَيْكَ أَشْكُو وَلِمَا مِنْهَا أَضِجُّ
وَأَبْكِي لِأَلِيمِ الْعَذَابِ وَشِدَّتِهِ أَمْ لِطُولِ الْبَلَاءِ وَمُدَّتِهِ فَلَئِنْ صَيَّرْتَنِي لِلْعُقُوبَاتِ مَعَ أَعْدَائِكَ
وَجَمَعْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَهْلِ بَلَائِكَ وَفَرَّقْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحِبَّائِكَ وَأَوْلِيَائِكَ فَهَبْنِي يَا إِلٰهِي وَسَيِّدِي وَمَوْلَايَ وَرَبِّي صَبَرْتُ
عَلَىٰ عَذَابِكَ فَكَيْفَ أَصْبِرُ عَلَىٰ فِرَاقِكَ وَهَبْنِي يَا إِلٰهِي صَبَرْتُ عَلَىٰ حَرِّ نَارِكَ فَكَيْفَ أَصْبِرُ عَنِ النَّظَرِ إِلَىٰ كَرَامَتِكَ أَمْ كَيْفَ أَسْكُنُ
فِي النَّارِ وَرَجَائِي عَفْوُكَ فَبِعِزَّتِكَ يَا سَيِّدِي وَمَوْلَايَ أُقْسِمُ صَادِقاً لَئِنْ تَرَكْتَنِي نَاطِقاً لَأَضِجَّنَّ إِلَيْكَ بَيْنَ أَهْلِهَا ضَجِيجَ الْآمِلِينَ

وَلَأَصْرُخَنَّ إِلَيْكَ صُرَاخَ الْمُسْتَصْرِخِينَ وَلَأَبْكِيَنَّ عَلَيْكَ بُكَاءَ الْفَاقِدِينَ وَلَأُنَادِيَنَّكَ أَيْنَ كُنْتَ
يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ يَا غَايَةَ آمَالِ الْعَارِفِينَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ يَا حَبِيبَ قُلُوبِ الصَّادِقِينَ وَيَا إِلٰهَ
الْعَالَمِينَ أَفَتُرَاكَ سُبْحَانَكَ يَا إِلٰهِي وَبِحَمْدِكَ تَسْمَعُ فِيهَا صَوْتَ عَبْدٍ مُسْلِمٍ سُجِنَ (يُسْجَنُ) فِيهَا بِمُخَالَفَتِهِ وَذَاقَ
طَعْمَ عَذَابِهَا بِمَعْصِيَتِهِ وَحُبِسَ بَيْنَ أَطْبَاقِهَا بِجُرْمِهِ وَجَرِيرَتِهِ وَهُوَ يَضِجُّ إِلَيْكَ ضَجِيجَ مُؤَمِّلٍ لِرَحْمَتِكَ
وَيُنَادِيكَ بِلِسَانِ أَهْلِ تَوْحِيدِكَ وَيَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِرُبُوبِيَّتِكَ يَا مَوْلَايَ فَكَيْفَ يَبْقَى فِي الْعَذَابِ وَهُوَ
يَرْجُو مَا سَلَفَ مِنْ حِلْمِكَ أَمْ كَيْفَ تُؤْلِمُهُ النَّارُ وَهُوَ يَأْمُلُ فَضْلَكَ وَرَحْمَتَكَ أَمْ كَيْفَ يُحْرِقُهُ لَهِيبُهَا
وَأَنْتَ تَسْمَعُ صَوْتَهُ وَتَرَى مَكَانَهُ أَمْ كَيْفَ يَشْتَمِلُ عَلَيْهِ زَفِيرُهَا وَأَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفَهُ أَمْ كَيْفَ
يَتَغَلْغَلُ (يَتَقَلْقَلُ) بَيْنَ أَطْبَاقِهَا وَأَنْتَ تَعْلَمُ صِدْقَهُ أَمْ كَيْفَ تَزْجُرُهُ زَبَانِيَتُهَا وَهُوَ يُنَادِيكَ يَا رَبَّهُ أَمْ كَيْفَ
يَرْجُو فَضْلَكَ فِي عِتْقِهِ مِنْهَا فَتَتْرُكُهُ فِيهَا هَيْهَاتَ مَا ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ وَلَا الْمَعْرُوفُ مِنْ فَضْلِكَ
وَلَا مُشْبِهٌ لِمَا عَامَلْتَ بِهِ الْمُوَحِّدِينَ مِنْ بِرِّكَ وَإِحْسَانِكَ فَبِالْيَقِينِ أَقْطَعُ لَوْلَا مَا حَكَمْتَ بِهِ مِنْ
تَعْذِيبِ جَاحِدِيكَ وَقَضَيْتَ بِهِ مِنْ إِخْلَادِ مُعَانِدِيكَ لَجَعَلْتَ النَّارَ كُلَّهَا بَرْدًا وَسَلَامًا وَمَا كَانَ
لِأَحَدٍ فِيهَا مَقَرًّا وَلَا مُقَامًا لٰكِنَّكَ تَقَدَّسَتْ أَسْمَاؤُكَ أَقْسَمْتَ أَنْ تَمْلَأَهَا مِنَ الْكَافِرِينَ مِنَ
الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ وَأَنْ تُخَلِّدَ فِيهَا الْمُعَانِدِينَ وَأَنْتَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ قُلْتَ مُبْتَدِئًا وَتَطَوَّلْتَ
بِالْإِنْعَامِ مُتَكَرِّمًا أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ إِلٰهِي وَسَيِّدِي فَأَسْأَلُكَ
بِالْقُدْرَةِ الَّتِي قَدَّرْتَهَا وَبِالْقَضِيَّةِ الَّتِي حَتَمْتَهَا وَحَكَمْتَهَا وَغَلَبْتَ مَنْ عَلَيْهِ أَجْرَيْتَهَا أَنْ
تَهَبَ لِي فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَفِي هٰذِهِ السَّاعَةِ كُلَّ جُرْمٍ أَجْرَمْتُهُ وَكُلَّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ وَكُلَّ قَبِيحٍ
أَسْرَرْتُهُ وَكُلَّ جَهْلٍ عَمِلْتُهُ كَتَمْتُهُ أَوْ أَعْلَنْتُهُ أَخْفَيْتُهُ أَوْ أَظْهَرْتُهُ وَكُلَّ سَيِّئَةٍ أَمَرْتَ
بِإِثْبَاتِهَا الْكِرَامَ الْكَاتِبِينَ الَّذِينَ وَكَّلْتَهُمْ بِحِفْظِ مَا يَكُونُ مِنِّي وَجَعَلْتَهُمْ شُهُودًا عَلَيَّ
مَعَ جَوَارِحِي وَكُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيَّ مِنْ وَرَائِهِمْ وَالشَّاهِدَ لِمَا خَفِيَ عَنْهُمْ وَبِرَحْمَتِكَ أَخْفَيْتَهُ
وَبِفَضْلِكَ سَتَرْتَهُ وَأَنْ تُوَفِّرَ حَظِّي مِنْ كُلِّ خَيْرٍ أَنْزَلْتَهُ أَوْ إِحْسَانٍ فَضَّلْتَهُ أَوْ بِرٍّ نَشَرْتَهُ أَوْ رِزْقٍ
بَسَطْتَهُ أَوْ ذَنْبٍ تَغْفِرُهُ أَوْ خَطَاءٍ تَسْتُرُهُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا إِلٰهِي وَسَيِّدِي وَمَوْلَايَ وَمَالِكَ رِقِّي يَا مَنْ
بِيَدِهِ نَاصِيَتِي يَا عَلِيمًا بِضُرِّي وَمَسْكَنَتِي يَا خَبِيرًا بِفَقْرِي (بِفَقْرِي) وَفَاقَتِي يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ أَسْأَلُكَ

تعقیبات مشترکہ

دائیں ہاتھ سے اپنی داڑھی کو پکڑ کر اپنا بایاں ہاتھ آسمان کی طرف کھول کر بلند کرے اور تین دفعہ یہ کہے یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اِرْحَمْنِیْ مِنَ النَّارِ پھر تین دفعہ یہ کہے اَجِرْنِیْ مِنَ الْعَذَابِ الْاَلِیْمِ پھر اپنے دائیں ہاتھ کو داڑھی سے ہٹائے اور دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف کھول کر بلند کرے اور تین دفعہ یہ کہے یَا عَزِیْزُ یَا کَرِیْمُ یَا رَحْمٰنُ یَا غَفُوْرُ یَا رَحِیْمُ پھر اپنے ہاتھوں کو الٹا کر کے ان کی پشت کو آسمان کی طرف بلند کر کے تین دفعہ یہ کہے۔ اَجِرْنِیْ مِنَ الْعَذَابِ الْاَلِیْمِ پھر یہ کہے وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ پھر آنحضرت نے فرمایا کہ جو اسی دعا کو اس طرح پڑھے خداوند عالم اس کے تمام گناہ بخش دے گا اور اس کی ذات اس شخص سے راضی ہو گی اور اس شخص

کے لئے تمام مخلوق جن اور
انس کے علاوہ مرنے کے
وقت تک استغفار کرتے
رہیں گے۔ انیس میں شیخ مفیدؒ
نے کتاب مجالس میں محمد
بن الحنفیہؓ سے روایت کی ہے
کہ ایک دن میرے والد بزرگوار
امیر المومنینؑ خانہ کعبہ کا طواف
کر رہے تھے ان کی نگاہ ایک
ایسے مرد پر پڑی جو خانہ کعبہ
کے پردے سے لپٹا ہوا یہ دعا
پڑھ رہا تھا آنحضرت نے
اس مرد سے فرمایا کیا تیری
یہی دعا ہوتی ہے اس نے
کہا کیا آپ نے سن لیا ہے
آپ نے فرمایا ہاں۔ اس نے
کہا پس اس دعا کو ہر نماز کے
بعد پڑھا کیجئے۔ خدا کی قسم
کہ جو مومن اس دعا کو ہر
نماز کے بعد پڑھے ضرور
خداوند عالم اس کے گناہوں کو
بخش دے گا اگرچہ آسمان
کے ستاروں جتنے اور بارش
کے قطروں کے برابر یا زمین
کی ریت کے برابر اور مٹی کے

بِحَقِّكَ وَقُدْسِكَ وَاَعْظَمِ صِفَاتِكَ وَاَسْمَآئِكَ اَنْ تَجْعَلَ اَوْقَاتِي مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ بِذِكْرِكَ مَعْمُورَةً
وَبِخِدْمَتِكَ مَوْصُولَةً وَاَعْمَالِي عِنْدَكَ مَقْبُولَةً حَتّٰى تَكُونَ اَعْمَالِي وَاَوْرَادِي كُلُّهَا وِرْدًا
وَاحِدًا وَحَالِي فِي خِدْمَتِكَ سَرْمَدًا يَا سَيِّدِي يَا مَنْ عَلَيْهِ مُعَوَّلِي يَا مَنْ اِلَيْهِ شَكَوْتُ اَحْوَالِي
يَا رَبِّ يَا رَبِّ قَوِّ عَلٰى خِدْمَتِكَ جَوَارِحِي وَاشْدُدْ عَلَى الْعَزِيمَةِ جَوَانِحِي وَهَبْ لِيَ الْجِدَّ فِي خَشْيَتِكَ
وَالدَّوَامَ فِي الْاِتِّصَالِ بِخِدْمَتِكَ حَتّٰى اَسْرَحَ اِلَيْكَ فِي مَيَادِينِ السَّابِقِينَ وَاُسْرِعَ اِلَيْكَ فِي الْبَارِزِينَ
وَاَشْتَاقَ اِلٰى قُرْبِكَ فِي الْمُشْتَاقِينَ وَاَدْنُوَ مِنْكَ دُنُوَّ الْمُخْلِصِينَ وَاَخَافَكَ مَخَافَةَ الْمُوقِنِينَ وَاَجْتَمِعَ فِي
جِوَارِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ اَللّٰهُمَّ وَمَنْ اَرَادَنِي بِسُوٓءٍ فَاَرِدْهُ وَمَنْ كَادَنِي فَكِدْهُ وَاجْعَلْنِي مِنْ اَحْسَنِ
عَبِيدِكَ نَصِيبًا عِنْدَكَ وَاَقْرَبِهِمْ مَنْزِلَةً مِنْكَ وَاَخَصِّهِمْ زُلْفَةً لَدَيْكَ فَاِنَّهُ لَا يُنَالُ ذٰلِكَ اِلَّا بِفَضْلِكَ
وَجُدْ لِي بِجُودِكَ وَاعْطِفْ عَلَيَّ بِمَجْدِكَ وَاحْفَظْنِي بِرَحْمَتِكَ وَاجْعَلْ لِسَانِي بِذِكْرِكَ لَهِجًا وَقَلْبِي
بِحُبِّكَ مُتَيَّمًا وَمُنَّ عَلَيَّ بِحُسْنِ اِجَابَتِكَ وَاَقِلْنِي عَثْرَتِي وَاغْفِرْ زَلَّتِي فَاِنَّكَ قَضَيْتَ عَلٰى عِبَادِكَ بِعِبَادَتِكَ
وَاَمَرْتَهُمْ بِدُعَآئِكَ وَضَمِنْتَ لَهُمُ الْاِجَابَةَ فَاِلَيْكَ يَا رَبِّ نَصَبْتُ وَجْهِي وَاِلَيْكَ يَا رَبِّ مَدَدْتُ يَدِي
فَبِعِزَّتِكَ اسْتَجِبْ لِي دُعَآئِي وَبَلِّغْنِي مُنَايَ وَلَا تَقْطَعْ مِنْ فَضْلِكَ رَجَآئِي وَاكْفِنِي شَرَّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
مِنْ اَعْدَآئِي يَا سَرِيعَ الرِّضَا اغْفِرْ لِمَنْ لَا يَمْلِكُ اِلَّا الدُّعَآءَ فَاِنَّكَ فَعَّالٌ لِمَا تَشَآءُ يَا مَنِ اسْمُهُ دَوَآءٌ
وَذِكْرُهُ شِفَآءٌ وَطَاعَتُهُ غِنًى اِرْحَمْ مَنْ رَاْسُ مَالِهِ الرَّجَآءُ وَسِلَاحُهُ الْبُكَآءُ يَا سَابِغَ النِّعَمِ
يَا دَافِعَ النِّقَمِ يَا نُورَ الْمُسْتَوْحِشِينَ فِي الظُّلَمِ يَا عَالِمًا لَا يُعَلَّمُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِي
مَا اَنْتَ اَهْلُهُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ وَالْاَئِمَّةِ الْمَيَامِينَ مِنْ اٰلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا ○

دُعائے عشرات

یہ بہت معتبر دعاؤں میں سے ہے اس کے مختلف نسخوں میں فرق ہے ہم اسے شیخ کی مصباح المتہجد سے نقل کر
رہے ہیں اس کا پڑھنا ہر دن صبح اور شام کو مستحب ہے اس کا افضل وقت جمعہ کے دن عصر کا وقت ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ سُبْحَانَ اللّٰهِ

بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ سُبْحَانَ اللّٰهِ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْكَارِ سُبْحَانَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ
فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِی
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ
ذِی الْكِبْرِیَاۤءِ وَالْعَظَمَةِ الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُهَیْمِنِ الْقُدُّوْسِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ
سُبْحَانَ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْحَیِّ الْقُدُّوْسِ سُبْحَانَ الْقَاۤئِمِ الدَّاۤئِمِ سُبْحَانَ الدَّاۤئِمِ الْقَاۤئِمِ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ
سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی سُبْحَانَ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ سُبْحَانَ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا
وَرَبُّ الْمَلٰۤئِكَةِ وَالرُّوْحِ سُبْحَانَ الدَّاۤئِمِ غَیْرِ الْغَافِلِ سُبْحَانَ الْعَالِمِ بِغَیْرِ تَعْلِیْمٍ سُبْحَانَ خَالِقِ مَا یُرٰی
وَمَا لَا یُرٰی سُبْحَانَ الَّذِیْ یُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَلَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ
مِنْكَ فِیْ نِعْمَةٍ وَخَیْرٍ وَبَرَكَةٍ وَعَافِیَةٍ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَتْمِمْ عَلَیَّ نِعْمَتَكَ وَخَیْرَكَ وَبَرَكَاتِكَ
وَعَافِیَتَكَ بِنَجَاةٍ مِّنَ النَّارِ وَارْزُقْنِیْ شُكْرَكَ وَعَافِیَتَكَ وَفَضْلَكَ وَكَرَامَتَكَ اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ
اَللّٰهُمَّ بِنُوْرِكَ اهْتَدَیْتُ وَبِفَضْلِكَ اسْتَغْنَیْتُ وَبِنِعْمَتِكَ اَصْبَحْتُ وَاَمْسَیْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ
وَكَفٰی بِكَ شَهِیْدًا وَّاُشْهِدُ مَلٰۤئِكَتَكَ وَاَنْبِیَاۤءَكَ وَرُسُلَكَ وَحَمَلَةَ عَرْشِكَ وَسُكَّانَ سَمٰوٰتِكَ
وَاَرْضِكَ وَجَمِیْعَ خَلْقِكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تُحْیِیْ وَتُمِیْتُ وَتُمِیْتُ وَتُحْیِیْ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْجَنَّةَ
حَقٌّ وَّاَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَّالنُّشُوْرَ حَقٌّ وَّالسَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ وَاَشْهَدُ
اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ حَقًّا حَقًّا وَّاَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُّلْدِهٖ هُمُ الْاَئِمَّةُ الْهُدَاةُ الْمَهْدِیُّوْنَ
غَیْرُ الضَّاۤلِّیْنَ وَلَا الْمُضِلِّیْنَ وَاَنَّهُمْ اَوْلِیَاۤؤُكَ الْمُصْطَفَوْنَ وَحِزْبُكَ الْغَالِبُوْنَ وَصَفْوَتُكَ وَخِیَرَتُكَ
مِنْ خَلْقِكَ وَنُجَبَاۤؤُكَ الَّذِیْنَ انْتَجَبْتَهُمْ لِدِیْنِكَ وَاخْتَصَصْتَهُمْ مِنْ خَلْقِكَ وَاصْطَفَیْتَهُمْ عَلٰی عِبَادِكَ
وَجَعَلْتَهُمْ حُجَّةً عَلَی الْعَالَمِیْنَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِمْ وَالسَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِیْ هٰذِهِ
الشَّهَادَةَ عِنْدَكَ حَتّٰی تُلَقِّیَنِیْهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَاَنْتَ عَنِّیْ رَاضٍ اِنَّكَ عَلٰی مَا تَشَاۤءُ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
حَمْدًا یَّصْعَدُ اَوَّلُهٗ وَلَا یَنْفَدُ اٰخِرُهٗ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا تَضَعُ لَكَ السَّمَاۤءُ كَنَفَیْهَا وَتُسَبِّحُ لَكَ

تعقیبات مشترکہ

ذرات کے برابر بھی ہوں پھر حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے اس دعا کا علم ہے خداوند عالم کی عطا وسیع ہے اور وہ کریم ہے اس مرد نے کہا کہ یا امیر المومنین آپ سچ فرماتے ہیں اور سچ ہے کہ آپ کے اوپر اس سے زیادہ علم رکھنے والا موجود ہے۔ وہ مرد حضرت خضر علیہ السلام تھے کفعمی نے بھی اسی دعا کو کتاب بلد الامین میں روایت کی ہے اور وہ دعا یہ ہے یَا مَنْ لَا یَشْغَلُهٗ سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ یَا مَنْ لَا یُغَلِّطُهُ السَّاۤئِلُوْنَ وَیَا مَنْ لَا یُبْرِمُهٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّیْنَ اَذِقْنِیْ بَرْدَ عَفْوِكَ وَمَغْفِرَتِكَ وَحَلَاوَةَ رَحْمَتِكَ

حسن بن دیلمی نے اعلام الدین میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مغرب کی نماز کے بعد تین دفعہ ان آیات کو پڑھے وہ ثواب جو گذشتہ

دعائے عشرات

الْاَرْضُ وَمَنْ عَلَيْهَا اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا سَرْمَدًا اَبَدًا لَا انْقِطَاعَ لَهُ وَلَا نَفَادَ وَلَكَ يَنْبَغِيْ وَاِلَيْكَ
يَنْتَهِيْ فِيَّ وَعَلَيَّ وَلَدَيَّ وَمَعِيْ وَقَبْلِيْ وَبَعْدِيْ وَاَمَامِيْ وَفَوْقِيْ وَتَحْتِيْ وَاِذَا مِتُّ وَبَقِيْتُ فَرْدًا وَحِيْدًا
ثُمَّ فَنِيْتُ وَلَكَ الْحَمْدُ اِذَا نُشِرْتُ وَبُعِثْتُ يَا مَوْلَايَ اَللّٰهُمَّ وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ بِجَمِيْعِ مَحَامِدِكَ
كُلِّهَا عَلٰى جَمِيْعِ نَعْمَائِكَ كُلِّهَا حَتّٰى يَنْتَهِيَ الْحَمْدُ اِلٰى مَا تُحِبُّ رَبَّنَا وَتَرْضٰى اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى
كُلِّ اَكْلَةٍ وَشَرْبَةٍ وَبَطْشَةٍ وَقَبْضَةٍ وَبَسْطَةٍ وَفِيْ كُلِّ مَوْضِعِ شَعْرَةٍ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا
خَالِدًا مَعَ خُلُوْدِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَهٰى لَهُ دُوْنَ عِلْمِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا اَمَدَ لَهُ
دُوْنَ مَشِيَّتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا اَجْرَ لِقَائِلِهٖ اِلَّا رِضَاكَ وَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ
وَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ بَاعِثَ الْحَمْدِ وَلَكَ الْحَمْدُ وَارِثَ الْحَمْدِ وَلَكَ الْحَمْدُ بَدِيْعَ الْحَمْدِ وَلَكَ الْحَمْدُ مُنْتَهَى الْحَمْدِ
وَلَكَ الْحَمْدُ مُبْتَدِعَ الْحَمْدِ وَلَكَ الْحَمْدُ مُشْتَرِيَ الْحَمْدِ وَلَكَ الْحَمْدُ وَلِيَّ الْحَمْدِ وَلَكَ الْحَمْدُ قَدِيْمَ الْحَمْدِ
وَلَكَ الْحَمْدُ صَادِقَ الْوَعْدِ وَفِيَّ الْعَهْدِ عَزِيْزَ الْجُنْدِ قَائِمَ الْمَجْدِ وَلَكَ الْحَمْدُ رَفِيْعَ الدَّرَجَاتِ مُجِيْبَ
الدَّعَوَاتِ مُنْزِلَ الْاٰيَاتِ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ عَظِيْمَ الْبَرَكَاتِ مُخْرِجَ النُّوْرِ مِنَ الظُّلُمَاتِ وَمُخْرِجَ
مَنْ فِي الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ مُبَدِّلَ السَّيِّئَاتِ حَسَنَاتٍ وَجَاعِلَ الْحَسَنَاتِ دَرَجَاتٍ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
غَافِرَ الذَّنْبِ وَقَابِلَ التَّوْبِ شَدِيْدَ الْعِقَابِ ذَا الطَّوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ اَللّٰهُمَّ لَكَ
الْحَمْدُ فِي اللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَلَكَ الْحَمْدُ فِي النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى وَلَكَ
الْحَمْدُ عَدَدَ كُلِّ نَجْمٍ وَمَلَكٍ فِي السَّمَآءِ وَلَكَ الْحَمْدُ عَدَدَ الثَّرٰى وَالْحَصٰى وَالنَّوٰى وَلَكَ الْحَمْدُ عَدَدَ
مَا فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ وَلَكَ الْحَمْدُ عَدَدَ مَا فِيْ جَوْفِ الْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ عَدَدَ اَوْزَانِ مِيَاهِ الْبِحَارِ
وَلَكَ الْحَمْدُ عَدَدَ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ وَلَكَ الْحَمْدُ عَدَدَ مَا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ عَدَدَ مَا اَحْصٰى
كِتَابُكَ وَلَكَ الْحَمْدُ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ وَلَكَ الْحَمْدُ عَدَدَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَالْهَوَامِّ وَالطَّيْرِ
وَالْبَهَآئِمِ وَالسِّبَاعِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ كَمَا تُحِبُّ رَبَّنَا وَتَرْضٰى وَكَمَا يَنْبَغِيْ لِكَرَمِ
وَجْهِكَ وَعِزِّ جَلَالِكَ پھر دس دفعہ کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ
اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ دس دفعہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ
وَيُمِيْتُ وَيُحْيِيْ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ دس دفعہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

تعقیبات مشترکہ

ان میں اس سے زت ہو
گی ہو وہ اس کو پائے گا اور
اس کی نماز بھی مقبول ہوگی
اور اگر اسکو ہر فرض اور سنت
نماز کے بعد پڑھے تو اس
کے لئے ستاروں کی گنتی
بارش کے قطرات درختوں
کے پتے. زمین کی خاک کے
ذرات کے برابر نیکیاں لکھی
جائیں گی اور جب وہ مرے
گا تو اسے ہر نیکی کے عوض
دس نیکیاں قبر میں دی
جائیں گی اور وہ آیات یہ
ہیں فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ
تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ
وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ
تُظْهِرُوْنَ يُخْرِجُ الْحَيَّ
مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ
مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ
بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ
تُخْرَجُوْنَ سُبْحَانَ رَبِّكَ
رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ
وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

دعائے سمات

الّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ دس دفعہ یَا اَللہُ یَا اَللہُ دس دفعہ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ دس دفعہ یَا رَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ دس دفعہ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ دس دفعہ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ دس دفعہ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ دس دفعہ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ دس دفعہ یَا حَیُّ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ دس دفعہ یَا اَللہُ یَا لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ دس دفعہ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ دس دفعہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ دس دفعہ اَللّٰھُمَّ افْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ دس دفعہ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ دس دفعہ قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ پھر پڑھے اَللّٰھُمَّ اصْنَعْ بِیْ مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ وَلَا تَصْنَعْ بِیْ مَا اَنَا اَھْلُہٗ فَاِنَّکَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ وَاَنَا اَھْلُ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَایَا فَارْحَمْنِیْ یَا مَوْلَایَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ یہ بھی دس دفعہ پڑھے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا

دعائے سمات

یہ معروف دعا مشہور ہے جس کا جمعہ کے دن آخری وقت میں پڑھنا مستحب ہے یہ دعا بھی مشہور دعاؤں میں سے ایک دعا ہے اکثر سابقہ علما اس کو ہمیشہ پڑھا کرتے تھے۔ مصباح شیخ طوسیؒ و سید ابن طاؤسؒ کی جمال الاسبوع اور کفعمیؒ کی کتابوں میں معتبر سندوں سے محمد بن عثمان عمری رضوان اللہ علیہ جو صاحب الزمان کے نائبوں میں سے تھے یہ دعا نقل کی ہے اور یہ دعا امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام سے مروی ہے، علامہ مجلسیؒ نے شرح کے ساتھ بحار میں اس کا ذکر کیا ہے مصباح شیخ میں یہ دعا یوں ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ الْاَعَزِّ الْاَجَلِّ الْاَکْرَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیْتَ بِہٖ عَلٰی مَغَالِقِ اَبْوَابِ السَّمَآءِ لِلْفَتْحِ بِالرَّحْمَۃِ انْفَتَحَتْ وَاِذَا دُعِیْتَ بِہٖ عَلٰی مَضَآئِقِ اَبْوَابِ الْاَرْضِ لِلْفَرَجِ انْفَرَجَتْ وَاِذَا دُعِیْتَ بِہٖ عَلَی الْعُسْرِ لِلْیُسْرِ تَیَسَّرَتْ وَاِذَا دُعِیْتَ بِہٖ عَلَی الْاَمْوَاتِ لِلنُّشُوْرِ انْتَشَرَتْ وَاِذَا دُعِیْتَ بِہٖ عَلٰی کَشْفِ الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ انْکَشَفَتْ وَبِجَلَالِ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ اَکْرَمِ الْوُجُوْہِ وَاَعَزِّ الْوُجُوْہِ الَّذِیْ عَنَتْ لَہُ الْوُجُوْہُ وَخَضَعَتْ لَہُ الرِّقَابُ وَخَشَعَتْ لَہُ الْاَصْوَاتُ وَوَجِلَتْ لَہُ الْقُلُوْبُ مِنْ مَّخَافَتِکَ وَبِقُوَّتِکَ الَّتِیْ بِھَا تُمْسِکُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِکَ وَتُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَبِمَشِیَّتِکَ الَّتِیْ دَانَ لَھَا الْعٰلَمُوْنَ وَبِکَلِمَتِکَ الَّتِیْ خَلَقْتَ بِھَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَبِحِکْمَتِکَ الَّتِیْ صَنَعْتَ بِھَا الْعَجَآئِبَ وَخَلَقْتَ بِھَا الظُّلْمَۃَ وَجَعَلْتَھَا

تعقیبات مشترکہ

الیکوں سید بن طاؤسؒ نے معتبر سند سے قیس بن وراج سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ میرے آقا میری عمر بہت کافی ہو چکی ہے اور میرے رشتہ دار مر چکے ہیں اور میرا کوئی مونس نہیں رہا اور مجھے خوف ہے کہ مجھے بھی موت آ جائے تو آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ہر ور مومن و صالح الفت و انس کے لئے رشتہ داروں سے بہتر ہوا کرتا ہے اور اگر تو اپنی اور رشتہ داروں اور دوستوں کے لئے طول عمر چاہتا ہے تو یہ دعا ہر نماز کے بعد پڑھا کر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اِنَّ رَسُوْلَکَ الصَّادِقَ الْمُصَدَّقَ صَلَوٰتُکَ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ قَالَ اِنَّکَ قُلْتَ مَا تَرَدَّدْتُ فِیْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُہٗ کَتَرَدُّدِیْ فِیْ قَبْضِ

لَيْلًا وَجَعَلْتَ اللَّيْلَ سَكَنًا وَخَلَقْتَ بِهَا النُّورَ وَجَعَلْتَهُ نَهَارًا وَجَعَلْتَ النَّهَارَ نُشُورًا مُبْصِرًا وَخَلَقْتَ
بِهَا الشَّمْسَ وَجَعَلْتَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَخَلَقْتَ بِهَا الْقَمَرَ وَجَعَلْتَ الْقَمَرَ نُورًا وَخَلَقْتَ بِهَا الْكَوَاكِبَ
وَجَعَلْتَهَا نُجُومًا وَبُرُوجًا وَمَصَابِيحَ وَزِينَةً وَرُجُومًا وَجَعَلْتَ لَهَا مَشَارِقَ وَمَغَارِبَ وَجَعَلْتَ
لَهَا مَطَالِعَ وَمَجَارِيَ وَجَعَلْتَ لَهَا فَلَكًا وَمَسَابِحَ وَقَدَّرْتَهَا فِي السَّمَاءِ مَنَازِلَ فَأَحْسَنْتَ
تَقْدِيرَهَا وَصَوَّرْتَهَا فَأَحْسَنْتَ تَصْوِيرَهَا وَأَحْصَيْتَهَا بِأَسْمَائِكَ إِحْصَاءً وَدَبَّرْتَهَا بِحِكْمَتِكَ
تَدْبِيرًا وَأَحْسَنْتَ تَدْبِيرَهَا وَسَخَّرْتَهَا بِسُلْطَانِ اللَّيْلِ وَسُلْطَانِ النَّهَارِ وَالسَّاعَاتِ وَعَدَدِ السِّنِينَ
وَالْحِسَابِ وَجَعَلْتَ رُؤْيَتَهَا لِجَمِيعِ النَّاسِ مَرْأًى وَاحِدًا وَأَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ بِمَجْدِكَ الَّذِي كَلَّمْتَ
بِهِ عَبْدَكَ وَرَسُولَكَ مُوسَى ابْنَ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْمُقَدَّسِينَ فَوْقَ إِحْسَاسِ الْكَرُوبِيِّينَ
فَوْقَ غَمَائِمِ النُّورِ فَوْقَ تَابُوتِ الشَّهَادَةِ فِي عَمُودِ النَّارِ وَفِي طُورِ سَيْنَاءَ وَفِي جَبَلِ حُورِيثَ فِي الْوَادِ الْمُقَدَّسِ
فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ مِنَ الشَّجَرَةِ وَفِي أَرْضِ مِصْرَ بِتِسْعِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَيَوْمَ
فَرَقْتَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ وَفِي الْمُنْبَجِسَاتِ الَّتِي صَنَعْتَ بِهَا الْعَجَائِبَ فِي بَحْرِ سُوفٍ وَعَقَدْتَ مَاءَ
الْبَحْرِ فِي قَلْبِ الْغَمْرِ كَالْحِجَارَةِ وَجَاوَزْتَ بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ وَتَمَّتْ كَلِمَتُكَ الْحُسْنَى عَلَيْهِمْ
بِمَا صَبَرُوا وَأَوْرَثْتَهُمْ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَارَكْتَ فِيهَا لِلْعَالَمِينَ وَأَغْرَقْتَ فِرْعَوْنَ
وَجُنُودَهُ وَمَرَاكِبَهُ فِي الْيَمِّ وَبِاسْمِكَ الْعَظِيمِ الْأَعْظَمِ الْأَعَزِّ الْأَجَلِّ الْأَكْرَمِ وَبِمَجْدِكَ الَّذِي
تَجَلَّيْتَ بِهِ لِمُوسَى كَلِيمِكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي طُورِ سَيْنَاءَ وَلِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَلِيلِكَ مِنْ
قَبْلُ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ وَلِإِسْحَاقَ صَفِيِّكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي بِئْرِ شِيَعٍ وَلِيَعْقُوبَ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فِي بَيْتِ إِيلٍ وَأَوْفَيْتَ لِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمِيثَاقِكَ وَلِإِسْحَاقَ بِحَلْفِكَ وَلِيَعْقُوبَ بِشَهَادَتِكَ
وَلِلْمُؤْمِنِينَ بِوَعْدِكَ وَلِلدَّاعِينَ بِأَسْمَائِكَ فَأَجَبْتَ وَبِمَجْدِكَ الَّذِي ظَهَرَ لِمُوسَى ابْنِ عِمْرَانَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى قُبَّةِ الرُّمَّانِ وَبِآيَاتِكَ الَّتِي وَقَعَتْ عَلَى أَرْضِ مِصْرَ بِمَجْدِ الْعِزَّةِ وَالْغَلَبَةِ
بِآيَاتٍ عَزِيزَةٍ وَبِسُلْطَانِ الْقُوَّةِ وَبِعِزَّةِ الْقُدْرَةِ وَبِشَأْنِ الْكَلِمَةِ التَّامَّةِ وَبِكَلِمَاتِكَ الَّتِي
تَفَضَّلْتَ بِهَا عَلَى أَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَهْلِ الدُّنْيَا وَأَهْلِ الْآخِرَةِ وَبِرَحْمَتِكَ الَّتِي مَنَنْتَ
بِهَا عَلَى جَمِيعِ خَلْقِكَ وَبِاسْتِطَاعَتِكَ الَّتِي أَقَمْتَ بِهَا عَلَى الْعَالَمِينَ وَبِنُورِكَ الَّذِي قَدْ خَرَّ مِنْ

تعقیباتِ نمازِ صبح

رُوحِ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ
یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَاَکْرَہُ
مَسَاءَتَهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَعَجِّلْ لِوَلِیِّکَ الْفَرَجَ
وَالْعَافِیَةَ وَالنَّصْرَ وَلَا
تَسُؤْنِیْ فِیْ نَفْسِیْ وَلَا فِیْ
اَحَدٍ مِّنْ اَحِبَّتِیْ اور اگر
چاہے تو یہاں اپنے دوستوں
میں سے ہر ایک کا نام لے
تو یوں کہے وَلَا فِیْ فُلَانٍ
وَلَا فِیْ فُلَانٍ لفظ فلان کی
جگہ اس کا نام لے راوی نے
کہا کہ جب میں نے اس دعا
کو ہمیشہ پڑھنا شروع کیا
تو میں نے اتنی عمر پائی کہ پھر
زندگی سے ملول خاطر ہو گیا
یہ دعا بہت معتبر ہے دعاؤں
کی تمام کتابوں میں نقل ہوئی
ہے

صبح کی نماز کی مختص تعقیبات

معلوم رہے کہ صبح کی نماز کی
تعقیبات دوسری نمازوں
سے بہت زیادہ ہیں اور
بالخصوص اس کی تعقیبات
کی فضیلت میں بہت زیادہ

فِي طُورِ سَيْنَاءَ وَبِعِلْمِكَ وَجَلَالِكَ وَكِبْرِيَائِكَ وَعِزَّتِكَ وَجَبَرُوتِكَ الَّتِي لَمْ تَسْتَقِلَّهَا الْأَرْضُ وَانْخَفَضَتْ لَهَا السَّمٰوٰتُ وَانْزَجَرَ لَهَا الْعُمْقُ الْأَكْبَرُ وَرَكَدَتْ لَهَا الْبِحَارُ وَالْأَنْهَارُ وَخَضَعَتْ لَهَا الْجِبَالُ وَسَكَنَتْ لَهَا الْأَرْضُ بِمَنَاكِبِهَا وَاسْتَسْلَمَتْ لَهَا الْخَلَائِقُ كُلُّهَا وَخَفَقَتْ لَهَا الرِّيَاحُ فِي جَرَيَانِهَا وَخَمَدَتْ لَهَا النِّيرَانُ فِي أَوْطَانِهَا وَبِسُلْطَانِكَ الَّذِي عُرِفَتْ لَكَ بِهِ الْغَلَبَةُ دَهْرَ الدُّهُورِ وَحُمِدْتَ بِهِ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرَضِينَ وَبِكَلِمَتِكَ كَلِمَةِ الصِّدْقِ الَّتِي سَبَقَتْ لِأَبِينَا آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذُرِّيَّتِهِ بِالرَّحْمَةِ وَأَسْأَلُكَ بِكَلِمَتِكَ الَّتِي غَلَبَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَبِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي تَجَلَّيْتَ بِهِ لِلْجَبَلِ فَجَعَلْتَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسٰى صَعِقًا وَبِمَجْدِكَ الَّذِي ظَهَرَ عَلٰى طُورِ سَيْنَاءَ فَكَلَّمْتَ بِهِ عَبْدَكَ وَرَسُولَكَ مُوسَى ابْنَ عِمْرَانَ وَبِطَلْعَتِكَ فِي سَاعِيرَ وَظُهُورِكَ فِي جَبَلِ فَارَانَ بِرَبَوَاتِ الْمُقَدَّسِينَ وَجُنُودِ الْمَلٰئِكَةِ الصَّافِّينَ وَخُشُوعِ الْمَلٰئِكَةِ الْمُسَبِّحِينَ وَبِبَرَكَاتِكَ الَّتِي بَارَكْتَ فِيهَا عَلٰى إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَبَارَكْتَ لِإِسْحَاقَ صَفِيِّكَ فِي أُمَّةِ عِيسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَبَارَكْتَ لِيَعْقُوبَ إِسْرَائِيلِكَ فِي أُمَّةِ مُوسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَبَارَكْتَ لِحَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي عِتْرَتِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَأُمَّتِهِ اَللّٰهُمَّ وَكَمَا غِبْنَا عَنْ ذٰلِكَ وَلَمْ نَشْهَدْهُ وَآمَنَّا بِهِ وَلَمْ نَرَهُ صِدْقًا وَعَدْلًا أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُبَارِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَرَحَّمَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَأَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ فَعَّالٌ لِمَا تُرِيدُ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پھر اپنی حاجت کا ذکر کرکے یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الدُّعَاءِ وَبِحَقِّ هٰذِهِ الْأَسْمَاءِ الَّتِي لَا يَعْلَمُ تَفْسِيرَهَا وَلَا يَعْلَمُ بَاطِنَهَا غَيْرُكَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَلَا تَفْعَلْ بِي مَا أَنَا أَهْلُهُ وَاغْفِرْ لِي مِنْ ذُنُوبِي مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَأَخَّرَ وَوَسِّعْ عَلَيَّ مِنْ حَلَالِ رِزْقِكَ وَاكْفِنِي مَؤُونَةَ إِنْسَانِ سَوْءٍ وَجَارِ سَوْءٍ وَقَرِينِ سَوْءٍ وَسُلْطَانِ سَوْءٍ إِنَّكَ عَلٰى مَا تَشَاءُ قَدِيرٌ وَبِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ مؤلف کہتا ہے کہ بعض نسخوں میں وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کے بعد یہ ہے کہ اپنی حاجت کا ذکر کرے اور پھر یہ کہے يَا اَللّٰهُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيعَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الدُّعَاءِ تا آخر جو مجملہ مصباح تہجد میں باقی

تعقیبات نماز صبح

احادیث وارد ہوئی ہیں۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ اللہ کو ذکر صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک کرتے رہنا روزی کے لئے زیادہ بہتر ہے۔ زمین پر سفر کرکے حاصل کرنے سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے تک اپنے مصلای پر بیٹھ کر تعقیبات میں مشغول رہے تو خداوند عالم اسے جہنم کی آگ سے بچائے رکھے گا۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ شیطان دن کے لشکر کو صبح صادق سے سورج نکلنے تک اور رات کے لشکر کو سورج کے غروب ہونے سے لے کر مغرب والی سرخی کے دور ہونے تک اطراف عالم میں پھیلا دیتا ہے پس تم خداوند عالم کو ان کے دو وقتوں میں زیادہ یاد کیا کرو کیونکہ شیطان انسان کو

سے دعا سمات کے بعد اس دعا کا پڑھنا بھی نقل کیا ہے اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الدُّعَآءِ وَبِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ الَّتِیْ لَا یَعْلَمُ تَفْسِیْرَهَا وَلَا تَاْوِیْلَهَا وَلَا بَاطِنَهَا وَلَا ظَاهِرَهَا غَیْرُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَرْزُقَنِیْ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ پھر اپنی حاجتیں طلب کرے اور یہ کہے وَافْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَلَا تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ وَانْتَقِمْ لِیْ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ اور اس جگہ دشمن کا نام لے پھر اس کے بعد یہ پڑھے وَاغْفِرْ لِیْ مِنْ ذُنُوْبِیْ مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَاَخَّرَ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَوَسِّعْ عَلَیَّ مِنْ حَلَالِ رِزْقِكَ وَاكْفِنِیْ مَؤُوْنَةَ اِنْسَانِ سَوْءٍ وَّجَارِ سَوْءٍ وَّسُلْطَانِ سَوْءٍ وَّقَرِیْنِ سَوْءٍ وَّیَوْمِ سَوْءٍ وَّسَاعَةِ سَوْءٍ وَّانْتَقِمْ لِیْ مِمَّنْ یَّكِیْدُنِیْ وَمِمَّنْ یَّبْغِیْ عَلَیَّ وَیُرِیْدُ بِیْ وَبِاَهْلِیْ وَاَوْلَادِیْ وَاِخْوَانِیْ وَجِیْرَانِیْ وَقَرَابَاتِیْ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ظُلْمًا اِنَّكَ عَلٰی مَا تَشَآءُ قَدِیْرٌ وَّبِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ اٰمِیْنَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ پھر یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الدُّعَآءِ تَفَضَّلْ عَلٰی فُقَرَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالْغِنٰی وَالثَّرْوَةِ وَعَلٰی مَرْضَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالشِّفَآءِ وَالصِّحَّةِ وَعَلٰی اَحْیَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِاللُّطْفِ وَالْكَرَامَةِ وَعَلٰی اَمْوَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ وَعَلٰی مُسَافِرِیِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالرَّدِّ اِلٰی اَوْطَانِهِمْ سَالِمِیْنَ غَانِمِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعِتْرَتِهِ الطَّاهِرِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا شیخ ابن فہد نے ذکر کیا ہے کہ دعائے سمات کے بعد یہ پڑھنا مستحب ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الدُّعَآءِ وَبِمَا فَاتَ مِنْهُ مِنَ الْاَسْمَآءِ وَبِمَا یَشْتَمِلُ عَلَیْهِ مِنَ التَّفْسِیْرِ وَالتَّدْبِیْرِ الَّذِیْ لَا یُحِیْطُ بِهٖ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تَفْعَلَ بِیْ كَذَا وَكَذَا کذا کذا کی جگہ پر اپنی حاجات کا ذکر کرے

دُعاءِ مشلول

اس کا دوسرا نام ہے دعاء الشاب لماخوذ بذنبہ یعنی وہ دعا جو گناہگار جوان نے اپنے گناہوں میں گرفتار ہونیکے بعد پڑھی یہ دعا کفعمی اور مہج الدعوات سے منقول ہے یہ وہ دعا ہے کہ جو امیرالمومنین نے ایک ایسے جوان کو جو اپنے باپ کے حق میں گناہ اور ظلم کرنے کی وجہ سے شل ہوگیا تھا تعلیم دی اسنے اس دعا کو پڑھا تو خواب میں جناب رسول خدا کو دیکھا کہ آنحضرت نے اپنے شفقت کے ہاتھ کو اس کے بدن پر پھیرا اور فرمایا کہ اس اسم اعظم کو حفظ کر کہ تیرا کام بخیر ہو جائے گا.

اللہ کے ذکر سے ان دو وقتوں میں غافل کرتا ہے. صحیح سند سے منقول ہے کہ امام رضا علیہ السلام جب خراسان میں صبح کی نماز پڑھتے تھے تو وہ اپنے مصلیٰ پر سورج نکلنے تک تعقیب میں مشغول بیٹھے رہتے تھے اور آنحضرت کے لئے ایک تھیلی لائی جاتی کہ جس میں مسواک ہوا کرتا تھا وہ لائی جاتی تھی آنحضرت اس میں سے مسواک لے کر مسواک کیا کرتے تھے پھر اس کے بعد تھوڑا سا کندر چباتے تھے اور پھر قرآن مجید لے کر تلاوت قرآن میں مشغول ہوتے تھے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص صبح صادق سے سورج نکلنے تک تعقیبات میں مشغول رہے اس کے لئے حج کا ثواب لکھا جاتا ہے. حدیث قدسی میں وارد ہوا ہے کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے تو مجھے صبح کے بعد ایک گھڑی اور عصر کے بعد

وہ جب بیدار ہوا تو اس نے اپنے بدن کو سالم پایا اور وہ یہ دعا ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا حَیُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا ھُوَ
یَا مَنْ لَا یَعْلَمُ مَا ھُوَ وَ لَا کَیْفَ ھُوَ وَ لَا اَیْنَ ھُوَ وَ لَا حَیْثُ ھُوَ اِلَّا ھُوَ یَا ذَا الْمُلْکِ وَ الْمَلَکُوْتِ یَا ذَا الْعِزَّةِ
وَ الْجَبَرُوْتِ یَا مَلِکُ یَا قُدُّوْسُ یَا سَلَامُ یَا مُؤْمِنُ یَا مُهَیْمِنُ یَا عَزِیْزُ یَا جَبَّارُ یَا مُتَکَبِّرُ یَا خَالِقُ یَا بَارِئُ
یَا مُصَوِّرُ یَا مُفِیْدُ یَا مُدَبِّرُ یَا شَدِیْدُ یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ یَا مُبِیْدُ یَا وَدُوْدُ یَا مَحْمُوْدُ یَا مَعْبُوْدُ یَا بَعِیْدُ یَا
قَرِیْبُ یَا مُجِیْبُ یَا رَقِیْبُ یَا حَسِیْبُ یَا بَدِیْعُ یَا رَفِیْعُ یَا مَنِیْعُ یَا سَمِیْعُ یَا عَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا کَرِیْمُ یَا حَکِیْمُ
یَا قَدِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا دَیَّانُ یَا مُسْتَعَانُ یَا جَلِیْلُ یَا جَمِیْلُ یَا وَکِیْلُ یَا کَفِیْلُ
یَا مُقِیْلُ یَا مُنِیْلُ یَا نَبِیْلُ یَا دَلِیْلُ یَا هَادِیْ یَا بَادِیْ یَا اَوَّلُ یَا اٰخِرُ یَا ظَاهِرُ یَا بَاطِنُ یَا قَائِمُ یَا دَائِمُ
یَا عَالِمُ یَا حَاکِمُ یَا قَاضِیْ یَا عَادِلُ یَا فَاصِلُ یَا وَاصِلُ یَا طَاهِرُ یَا مُطَهِّرُ یَا قَادِرُ یَا
مُقْتَدِرُ یَا کَبِیْرُ یَا مُتَکَبِّرُ یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا مَنْ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ وَ لَمْ یَکُنْ لَهٗ
کُفُوًا اَحَدٌ وَ لَمْ یَکُنْ لَهٗ صَاحِبَةٌ وَ لَا کَانَ مَعَهٗ وَزِیْرٌ وَ لَا اتَّخَذَ مَعَهٗ مُشِیْرًا وَ لَا احْتَاجَ
اِلٰی ظَهِیْرٍ وَ لَا کَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَتَعَالَیْتَ عَمَّا یَقُوْلُ الظَّالِمُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا
یَا عَلِیُّ یَا شَامِخُ یَا بَاذِخُ یَا فَتَّاحُ یَا نَفَّاحُ یَا مُرْتَاحُ یَا مُفَرِّجُ یَا نَاصِرُ یَا مُنْتَصِرُ یَا مُدْرِکُ یَا مُهْلِکُ
یَا مُنْتَقِمُ یَا بَاعِثُ یَا وَارِثُ یَا طَالِبُ یَا غَالِبُ یَا مَنْ لَا یَفُوْتُهٗ هَارِبٌ یَا تَوَّابُ یَا اَوَّابُ یَا
وَهَّابُ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ یَا مَنْ حَیْثُ مَا دُعِیَ اَجَابَ یَا طَهُوْرُ یَا شَکُوْرُ
یَا عَفُوُّ یَا غَفُوْرُ یَا نُوْرَ النُّوْرِ یَا مُدَبِّرَ الْاُمُوْرِ یَا لَطِیْفُ یَا خَبِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُنِیْرُ یَا بَصِیْرُ یَا ظَهِیْرُ
یَا کَبِیْرُ یَا وِتْرُ یَا فَرْدُ یَا اَبَدُ یَا سَنَدُ یَا صَمَدُ یَا کَافِیْ یَا شَافِیْ یَا وَافِیْ یَا مُعَافِیْ یَا مُحْسِنُ یَا
مُجْمِلُ یَا مُنْعِمُ یَا مُفْضِلُ یَا مُتَکَرِّمُ یَا مُتَفَرِّدُ یَا مَنْ عَلَا فَقَهَرَ یَا مَنْ مَلَکَ فَقَدَرَ یَا مَنْ بَطَنَ
فَخَبَرَ یَا مَنْ عُبِدَ فَشَکَرَ یَا مَنْ عُصِیَ فَغَفَرَ یَا مَنْ لَا تَحْوِیْهِ الْفِکَرُ وَ لَا یُدْرِکُهٗ بَصَرٌ وَ لَا
یَخْفٰی عَلَیْهِ اَثَرٌ یَا رَازِقَ الْبَشَرِ یَا مُقَدِّرَ کُلِّ قَدَرٍ یَا عَالِیَ الْمَکَانِ یَا شَدِیْدَ الْاَرْکَانِ یَا مُبَدِّلَ
الزَّمَانِ یَا قَابِلَ الْقُرْبَانِ یَا ذَا الْمَنِّ وَ الْاِحْسَانِ یَا ذَا الْعِزَّةِ وَ السُّلْطَانِ یَا رَحِیْمُ یَا رَحْمٰنُ یَا مَنْ ھُوَ
کُلَّ یَوْمٍ فِیْ شَاْنٍ یَا مَنْ لَا یَشْغَلُهٗ شَاْنٌ عَنْ شَاْنٍ یَا عَظِیْمَ الشَّاْنِ یَا مَنْ ھُوَ بِکُلِّ مَکَانٍ یَا سَامِعَ

تعقیبات نماز صبح

ایک گھڑی یاد کرتا کہ میں
تیری ساری حاجتوں کو
اور مہموں کو پورا کردوں بہر
حال صبح کی خاص تعقیبات
یہ ہیں۔ پہلی ابن بابویہؒ
نے معتبر سند سے امام
محمد باقر علیہ السلام سے
روایت کی ہے کہ جو شخص صبح
کی نماز کے بعد ستره دفعہ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ
اِلَیْهِ کہے تو خداوند عالم
اس کو بخش دے گا اگرچہ
اس نے اس دن ستر ہزار گناہ
بھی کئے ہوں اور دوسری
روایت میں سات سو گناہوں
کا ذکر ہے۔ یعنی جب اس
نے اس کی وجہ سے توبہ
کر لی ہے تو چونکہ خداوند عالم
توبہ قبول کرتا ہے لہٰذا
اس کے اتنے گناہ بھی بخش
دے گا دوسری یہ بھی
ابن بابویہؒ نے معتبر اور صحیح
سند سے حضرت امیر
المؤمنین علیہ السلام
سے روایت کی ہے کہ جو

دعائے مشلول

الْأَصْوَاتِ يَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ يَا مُنْجِحَ الطَّلِبَاتِ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ يَا مُنْزِلَ الْبَرَكَاتِ يَا رَاحِمَ الْعَبَرَاتِ
يَا مُقِيلَ الْعَثَرَاتِ يَا كَاشِفَ الْكُرُبَاتِ يَا وَلِيَّ الْحَسَنَاتِ يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ يَا مُؤْتِيَ السُّؤُلَاتِ يَا
مُحْيِيَ الْأَمْوَاتِ يَا جَامِعَ الشَّتَاتِ يَا مُطَّلِعًا عَلَى النِّيَّاتِ يَا رَادَّ مَا قَدْ فَاتَ يَا مَنْ لَا تَشْتَبِهُ عَلَيْهِ
الْأَصْوَاتُ يَا مَنْ لَا تُضْجِرُهُ الْمَسْأَلَاتُ وَلَا تَغْشَاهُ الظُّلُمَاتُ يَا نُورَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ يَا سَابِغَ النِّعَمِ
يَا دَافِعَ النِّقَمِ يَا بَارِئَ النَّسَمِ يَا جَامِعَ الْأُمَمِ يَا شَافِيَ السَّقَمِ يَا خَالِقَ النُّورِ وَالظُّلَمِ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ
يَا مَنْ لَا يَطَأُ عَرْشَهُ قَدَمٌ يَا أَجْوَدَ الْأَجْوَدِينَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ يَا أَسْمَعَ السَّامِعِينَ يَا أَبْصَرَ
النَّاظِرِينَ يَا جَارَ الْمُسْتَجِيرِينَ يَا أَمَانَ الْخَائِفِينَ يَا ظَهْرَ اللَّاجِينَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ
يَا غَايَةَ الطَّالِبِينَ يَا صَاحِبَ كُلِّ غَرِيبٍ يَا مُونِسَ كُلِّ وَحِيدٍ يَا مَلْجَأَ كُلِّ طَرِيدٍ يَا مَأْوٰى كُلِّ
شَرِيدٍ يَا حَافِظَ كُلِّ ضَالَّةٍ يَا رَاحِمَ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ يَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِيرِ يَا جَابِرَ الْعَظْمِ الْكَسِيرِ
يَا فَاكَّ كُلِّ أَسِيرٍ يَا مُغْنِيَ الْبَائِسِ الْفَقِيرِ يَا عِصْمَةَ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيرِ يَا مَنْ لَهُ التَّدْبِيرُ وَالتَّقْدِيرُ
يَا مَنِ الْعَسِيرُ عَلَيْهِ سَهْلٌ يَسِيرٌ يَا مَنْ لَا يَحْتَاجُ إِلَى تَفْسِيرٍ يَا مَنْ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ
شَيْءٍ خَبِيرٌ يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ يَا مُرْسِلَ الرِّيَاحِ يَا فَالِقَ الْإِصْبَاحِ يَا بَاعِثَ الْأَرْوَاحِ
يَا ذَا الْجُودِ وَالسَّمَاحِ يَا مَنْ بِيَدِهِ كُلُّ مِفْتَاحٍ يَا سَامِعَ كُلِّ صَوْتٍ يَا سَابِقَ كُلِّ فَوْتٍ يَا مُحْيِيَ كُلِّ
نَفْسٍ بَعْدَ الْمَوْتِ يَا عُدَّتِي فِي شِدَّتِي يَا حَافِظِي فِي غُرْبَتِي يَا مُونِسِي فِي وَحْدَتِي يَا وَلِيِّي فِي نِعْمَتِي
يَا كَهْفِي حِينَ تُعْيِينِي الْمَذَاهِبُ وَتُسَلِّمُنِي الْأَقَارِبُ وَيَخْذُلُنِي كُلُّ صَاحِبٍ يَا عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ
لَهُ يَا سَنَدَ مَنْ لَا سَنَدَ لَهُ يَا ذُخْرَ مَنْ لَا ذُخْرَ لَهُ يَا حِرْزَ مَنْ لَا حِرْزَ لَهُ يَا كَهْفَ مَنْ لَا كَهْفَ
لَهُ يَا كَنْزَ مَنْ لَا كَنْزَ لَهُ يَا رُكْنَ مَنْ لَا رُكْنَ لَهُ يَا غِيَاثَ مَنْ لَا غِيَاثَ لَهُ يَا جَارَ مَنْ
لَا جَارَ لَهُ يَا جَارِيَ اللَّصِيقَ يَا رُكْنِيَ الْوَثِيقَ يَا إِلٰهِي بِالتَّحْقِيقِ يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ يَا شَفِيقُ يَا رَفِيقُ
فُكَّنِي مِنْ حَلَقِ الْمَضِيقِ وَاصْرِفْ عَنِّي كُلَّ هَمٍّ وَغَمٍّ وَضِيقٍ وَاكْفِنِي شَرَّ مَا لَا أُطِيقُ وَأَعِنِّي
عَلَى مَا أُطِيقُ يَا رَادَّ يُوسُفَ عَلَى يَعْقُوبَ يَا كَاشِفَ ضُرِّ أَيُّوبَ يَا غَافِرَ ذَنْبِ دَاوُدَ يَا رَافِعَ عِيسَى
ابْنِ مَرْيَمَ وَمُنْجِيَهُ مِنْ أَيْدِي الْيَهُودِ يَا مُجِيبَ نِدَاءِ يُونُسَ فِي الظُّلُمَاتِ يَا مُصْطَفِيَ مُوسٰى بِالْكَلِمَاتِ
يَا مَنْ غَفَرَ لِآدَمَ خَطِيئَتَهُ وَرَفَعَ إِدْرِيسَ مَكَانًا عَلِيًّا بِرَحْمَتِهِ يَا مَنْ نَجَّى نُوحًا مِنَ الْغَرَقِ يَا مَنْ

تعقیبات نماز صبح

جو شخص صبح کی نماز کے بعد گیارہ دفعہ سورہ قل ھو اللہ احد پڑھے اس دن میں اس کے لئے کوئی گناہ نہیں لکھا جائے گا بلکہ یہ بھی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص ہر روز سورہ قل ھو اللہ احد کو دس دفعہ پڑھے اس دن شیطان جتنی کوشش کرے اس کے لئے گناہ نہیں لکھا جائے گا یعنی اللہ کی توفیق سے وہ کوئی گناہ نہیں کرنے پائے گا تا کہ کوئی گناہ اس کے نامہ اعمال میں لکھا جا سکے یہی مراد پہلی روایت میں بھی ہے واللہ اعلم (مترجم) تیسری کلینی نے صحیح سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص صبح کی نماز کے بعد سو دفعہ یہ کہے مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ اَحْوَلُ

دُعائے مشلول

اَهْلَكَ عَادًا الْاُوْلٰى وَثَمُوْدَ فَمَآ اَبْقٰى وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى يَا مَنْ دَمَّرَ عَلٰى قَوْمِ لُوْطٍ وَدَمْدَمَ عَلٰى قَوْمِ شُعَيْبٍ يَا مَنِ اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا يَا مَنِ اتَّخَذَ مُوْسٰى كَلِيْمًا وَاتَّخَذَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ حَبِيْبًا يَا مُؤْتِيَ لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ وَالْوَاهِبَ لِسُلَيْمَانَ مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ يَا مَنْ نَصَرَ ذَا الْقَرْنَيْنِ عَلَى الْمُلُوْكِ الْجَبَابِرَةِ يَا مَنْ اَعْطَى الْخِضْرَ الْحَيٰوةَ وَرَدَّ لِيُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ الشَّمْسَ بَعْدَ غُرُوْبِهَا يَا مَنْ رَبَطَ عَلٰى قَلْبِ اُمِّ مُوْسٰى وَاَحْصَنَ فَرْجَ مَرْيَمَ ابْنَتِ عِمْرَانَ يَا مَنْ حَصَّنَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا مِنَ الذَّنْبِ وَسَكَّنَ عَنْ مُوْسَى الْغَضَبَ يَا مَنْ بَشَّرَ زَكَرِيَّا بِيَحْيٰى يَا مَنْ فَدَا اِسْمٰعِيْلَ مِنَ الذَّبْحِ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ يَا مَنْ قَبِلَ قُرْبَانَ هَابِيْلَ وَجَعَلَ اللَّعْنَةَ عَلٰى قَابِيْلَ يَا هَازِمَ الْاَحْزَابِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى جَمِيْعِ الْمُرْسَلِيْنَ وَمَلٰٓئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِيْنَ وَاَسْئَلُكَ بِكُلِّ مَسْئَلَةٍ سَئَلَكَ بِهَا اَحَدٌ مِّمَّنْ رَضِيْتَ عَنْهُ فَحَتَمْتَ لَهٗ عَلَى الْاِجَابَةِ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا رَحِيْمُ يَا رَحِيْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِهٖ بِهٖ بِهٖ بِهٖ بِهٖ بِهٖ بِهٖ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ كُتُبِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ وَبِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَبِمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَبِمَا لَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ وَاَسْئَلُكَ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنَى الَّتِيْ نَعَتَّهَا فِيْ كِتَابِكَ فَقُلْتَ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَقُلْتَ اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَقُلْتَ وَاِذَا سَئَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ، وَقُلْتَ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ وَاَنَا اَسْئَلُكَ يَا اِلٰهِيْ وَاَدْعُوْكَ يَا رَبِّ وَاَرْجُوْكَ يَا سَيِّدِيْ وَاَطْمَعُ فِيْ اِجَابَتِيْ يَا مَوْلَايَ كَمَا وَعَدْتَنِيْ وَقَدْ دَعَوْتُكَ كَمَا اَمَرْتَنِيْ فَافْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ يَا كَرِيْمُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ پھر اپنی حاجت کو ذکر کرے تاکہ وہ پوری ہو جائے۔ انشاء اللہ۔ مہج الدعوات میں ہے کہ اس دعا کو نہ پڑھے مگر طہارت کی حالت میں ○

تعقیبات نماز صبح

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اس دن اسے کوئی آسیب و مکروہ نہیں پہنچے گا۔ بچوتھے لکھنی وغیرہ

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص صبح کے بعد اور زوال آفتاب کے وقت اور عصر کے بعد دس دفعہ سورہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ کو پڑھے تو اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنے دو ہزار لکھنے والے تیس سال تک لکھتے تھک جائیں۔

آنحضرت سے مروی ہے کہ جو سات دفعہ اسے طلوع فجر کے بعد پڑھے تو ملائکہ کی ستر صفیں اس پر ستر دفعہ صلوات بھیجتی ہیں اور ستر دفعہ اس کے لئے طلب رحمت کرتی ہیں۔ امام محمد تقی علیہ السلام سے مروی ہے کہ دن اور رات میں جو ستر مرتبہ سورہ انا انزلناہ پڑھے اس طرح سے کہ صبح صادق کے بعد اور نماز صبح سے پہلے سات دفعہ صبح کی نماز کے بعد دس دفعہ زوال آفتاب کے بعد نماز سے پہلے دس

دعا جو معروف یستشیر کے نام سے ہے

سید بن طاؤسؒ نے مہج الدعوات میں حضرت امیر المومنینؑ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ یہ دعا جناب رسولِ خدا نے مجھے تعلیم دی اور حکم دیا کہ میں سختی و خوش حالی میں اس دعا کو پڑھوں اور پھر اپنے جانشین کو بتلا جاؤں اور اس دعا کو اپنے وقت آخر تک ترک نہ کروں اور فرمایا اے علی ہر صبح و شام اس دعا کو پڑھے کیونکہ یہ ایک خزانہ ہے عرش الٰہی کے خزانوں میں سے پس ابی ابن کعب نے التماس کی کہ حضور اس دعا کی فضیلت بیان کریں آنحضرت نے اس کے بے شمار ثواب میں سے کچھ بیان فرمایا جو شخص خواہشمند ہو وہ مہج الدعوات کی طرف رجوع کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ الْمُدَبِّرُ
بِلَا وَزِيْرٍ وَّلَا خَلْقٍ مِّنْ عِبَادِهٖ يَسْتَشِيْرُ الْاَوَّلُ غَيْرُ مَوْصُوْفٍ وَّالْبَاقِيْ بَعْدَ فَنَآءِ الْخَلْقِ الْعَظِيْمُ الرُّبُوْبِيَّةِ
نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ وَفَاطِرُهُمَا وَمُبْتَدِعُهُمَا بِغَيْرِ عَمَدٍ خَلَقَهُمَا وَفَتَقَهُمَا فَتْقًا فَقَامَتِ السَّمٰوٰتُ طَآئِعَاتٍ
بِاَمْرِهٖ وَاسْتَقَرَّتِ الْاَرَضُوْنَ بِاَوْتَادِهَا فَوْقَ الْمَآءِ ثُمَّ عَلَا رَبُّنَا فِي السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ
اسْتَوٰى لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى فَاَنَا اَشْهَدُ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا رَافِعَ
لِمَا وَضَعْتَ وَلَا وَاضِعَ لِمَا رَفَعْتَ وَلَا مُعِزَّ لِمَنْ اَذْلَلْتَ وَلَا مُذِلَّ لِمَنْ اَعْزَزْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ
وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ كُنْتَ اِذْ لَمْ تَكُنْ سَمَآءٌ مَّبْنِيَّةٌ وَّلَا اَرْضٌ مَّدْحِيَّةٌ
وَّلَا شَمْسٌ مُّضِيْٓئَةٌ وَّلَا لَيْلٌ مُّظْلِمٌ وَّلَا نَهَارٌ مُّضِيْٓءٌ وَّلَا بَحْرٌ لُّجِّيٌّ وَّلَا جَبَلٌ رَّاسٍ وَّلَا نَجْمٌ سَارٍ وَّلَا قَمَرٌ
مُّنِيْرٌ وَّلَا رِيْحٌ تَهُبُّ وَلَا سَحَابٌ يَّسْكُبُ وَلَا بَرْقٌ يَّلْمَعُ وَلَا رَعْدٌ يُّسَبِّحُ وَلَا رُوْحٌ تَنَفَّسُ وَلَا طَآئِرٌ
يَّطِيْرُ وَلَا نَارٌ تَتَوَقَّدُ وَلَا مَآءٌ يَّطَّرِدُ كُنْتَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّكَوَّنْتَ كُلَّ شَيْءٍ وَّقَدَرْتَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ وَّابْتَدَعْتَ كُلَّ شَيْءٍ وَّاَغْنَيْتَ وَاَفْقَرْتَ وَاَمَتَّ وَاَحْيَيْتَ وَاَضْحَكْتَ وَاَبْكَيْتَ
وَعَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَيْتَ فَتَبَارَكْتَ يَا اللّٰهُ وَتَعَالَيْتَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْخَلَّاقُ الْمُعِيْنُ
اَمْرُكَ غَالِبٌ وَّعِلْمُكَ نَافِذٌ وَّكَيْدُكَ غَرِيْبٌ وَّوَعْدُكَ صَادِقٌ وَّقَوْلُكَ حَقٌّ وَّحُكْمُكَ عَدْلٌ
وَكَلَامُكَ هُدًى وَّوَحْيُكَ نُوْرٌ وَّرَحْمَتُكَ وَاسِعَةٌ وَّعَفْوُكَ عَظِيْمٌ وَّفَضْلُكَ كَثِيْرٌ وَّعَطَآؤُكَ
جَزِيْلٌ وَّحَبْلُكَ مَتِيْنٌ وَّاِمْكَانُكَ عَتِيْدٌ وَّجَارُكَ عَزِيْزٌ وَّبَاْسُكَ شَدِيْدٌ وَّمَكْرُكَ مَكِيْدٌ
اَنْتَ يَا رَبِّ مَوْضِعُ كُلِّ شَكْوٰى حَاضِرُ كُلِّ مَلَاٍ وَّشَاهِدُ كُلِّ نَجْوٰى مُنْتَهٰى كُلِّ حَاجَةٍ

تعقیبات نماز صبح

مرتبہ نافلہ کے بعد اکیس دفعہ عصر کی نماز کے بعد دس دفعہ عشاء کے بعد سات دفعہ اور سونے کے وقت میں گیارہ دفعہ پڑھنے کا بہت کافی ثواب نقل ہوا ہے اس کے ثواب میں سے ایک یہ ہے کہ خداوند عالم ایک ہزار فرشتے پیدا کرے گا جو چھتیس ہزار سال اس کا ثواب اس کے لئے لکھتے رہیں گے۔ نیز شیخ ابن بابویہ اور دیگر علمائے کرام نے معتبر سند سے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص صبح کی نماز کے بعد دس مرتبہ یہ کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ تو خداوند عالم اسے اندھے پن، دیوانگی، جذام پریشانی اس کے اوپر مکان کے گرنے اور بڑھاپے میں

مُفَرِّجُ كُلِّ حَزِينٍ غِنَى كُلِّ مِسْكِينٍ حِصْنُ كُلِّ هَارِبٍ اَمَانُ كُلِّ خَائِفٍ حِرْزُ الضُّعَفَآءِ كَنْزُ الْفُقَرَآءِ مُفَرِّجُ الْغَمَّآءِ مُعِينُ الصَّالِحِينَ ذٰلِكَ اللّٰهُ رَبُّنَا لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ تَكْفِي مِنْ عِبَادِكَ مَنْ تَوَكَّلَ عَلَيْكَ وَاَنْتَ جَارُ مَنْ لَاذَ بِكَ وَتَضَرَّعَ اِلَيْكَ عِصْمَةُ مَنِ اعْتَصَمَ بِكَ نَاصِرُ مَنِ انْتَصَرَ بِكَ تَغْفِرُ الذُّنُوبَ لِمَنِ اسْتَغْفَرَكَ جَبَّارُ الْجَبَابِرَةِ عَظِيمُ الْعُظَمَآءِ كَبِيرُ الْكُبَرَآءِ سَيِّدُ السَّادَاتِ مَوْلَى الْمَوَالِي صَرِيخُ الْمُسْتَصْرِخِينَ مُنَفِّسٌ عَنِ الْمَكْرُوبِينَ مُجِيبُ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ اَسْمَعُ السَّامِعِينَ اَبْصَرُ النَّاظِرِينَ اَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ اَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ قَاضِي حَوَآئِجِ الْمُؤْمِنِينَ مُغِيثُ الصَّالِحِينَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ اَنْتَ الْخَالِقُ وَاَنَا الْمَخْلُوقُ وَاَنْتَ الْمَالِكُ وَاَنَا الْمَمْلُوكُ وَاَنْتَ الرَّبُّ وَاَنَا الْعَبْدُ وَاَنْتَ الرَّازِقُ وَاَنَا الْمَرْزُوقُ وَاَنْتَ الْمُعْطِي وَاَنَا السَّآئِلُ وَاَنْتَ الْجَوَادُ وَاَنَا الْبَخِيلُ وَاَنْتَ الْقَوِيُّ وَاَنَا الضَّعِيفُ وَاَنْتَ الْعَزِيزُ وَاَنَا الذَّلِيلُ وَاَنْتَ الْغَنِيُّ وَاَنَا الْفَقِيرُ وَاَنْتَ السَّيِّدُ وَاَنَا الْعَبْدُ وَاَنْتَ الْغَافِرُ وَاَنَا الْمُسِيٓءُ وَاَنْتَ الْعَالِمُ وَاَنَا الْجَاهِلُ وَاَنْتَ الْحَلِيمُ وَاَنَا الْعَجُولُ وَاَنْتَ الرَّحْمٰنُ وَاَنَا الْمَرْحُومُ وَاَنْتَ الْمُعَافِي وَاَنَا الْمُبْتَلٰى وَاَنْتَ الْمُجِيبُ وَاَنَا الْمُضْطَرُّ وَاَنَا اَشْهَدُ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمُعْطِي عِبَادَكَ بِلَا سُؤَالٍ وَاَشْهَدُ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الْمُتَفَرِّدُ الصَّمَدُ الْفَرْدُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيرُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَاسْتُرْ عَلَيَّ عُيُوبِي وَافْتَحْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَّرِزْقًا وَّاسِعًا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

دُعا مُجیر

یہ رفیع الشان دعا ہے، مروی ہے کہ یہ دعا حضرت جبرائیل نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو اس وقت تعلیم دی جب آنحضرت مقام ابراہیمؑ میں نماز میں مشغول تھے کفعمی نے بلد الامین اور مصباح میں اس دعا کو ذکر کیا ہے اور اس کے حاشیہ میں اس کی فضیلت کی طرف اشارہ کیا ہے ان میں سے یہ ذکر کیا کہ جو شخص اس دعا کو ماہ مبارک کے ایام بیض میں پڑھے تو اس کے گناہ بخشے جائیں گے اگرچہ بارش کے قطرات درختوں کے پتے ریگستان کی ریت کے برابر ہوں، مریض کی شفا، قضا دین تونگری غم کے دور ہونے کے لئے نافع ہے

لغویات بکنے سے عافیت عنایت فرمائے گا۔ مجھے بلد الامین میں حضرت امیر المومنین سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاہتا ہو کہ خداوند عالم اس کی موت میں تاخیر کرے اور اسے اس کے دشمنوں پر مدد دے اور اسے بری طرح مرنے سے محفوظ رکھے تو اسے چاہیئے کہ ہر صبح و شام اس دعا کو ہمیشہ پڑھا کرے پہلے تین مرتبہ کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلَاَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَسَعَةَ الْكُرْسِيِّ پھر تین مرتبہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلَاَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَسَعَةَ الْكُرْسِيِّ پھر تین مرتبہ کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِلَاَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ

دعائے مجیر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ سُبْحَانَکَ یَا اَللّٰہُ تَعَالَیْتَ یَا رَحْمٰنُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ
یَا مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ یَا رَحِیْمُ تَعَالَیْتَ یَا کَرِیْمُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ یَا مَلِکُ تَعَالَیْتَ یَا مَالِکُ
اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ یَا قُدُّوْسُ تَعَالَیْتَ یَا سَلَامُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ یَا
مُؤْمِنُ تَعَالَیْتَ یَا مُهَیْمِنُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ یَا عَزِیْزُ تَعَالَیْتَ یَا جَبَّارُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا
مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ یَا مُتَکَبِّرُ تَعَالَیْتَ یَا مُتَجَبِّرُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ یَا خَالِقُ تَعَالَیْتَ یَا
بَارِئُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ یَا مُصَوِّرُ تَعَالَیْتَ یَا مُقَدِّرُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ
یَا هَادِیْ تَعَالَیْتَ یَا بَاقِیْ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ یَا وَهَّابُ تَعَالَیْتَ یَا تَوَّابُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ
یَا مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ یَا فَتَّاحُ تَعَالَیْتَ یَا مُرْتَاحُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ یَا سَیِّدِیْ تَعَالَیْتَ
یَا مَوْلَایَ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ یَا قَرِیْبُ تَعَالَیْتَ یَا رَقِیْبُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ
سُبْحَانَکَ یَا مُبْدِئُ تَعَالَیْتَ یَا مُعِیْدُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ یَا حَمِیْدُ تَعَالَیْتَ یَا مَجِیْدُ
اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ یَا قَدِیْمُ تَعَالَیْتَ یَا عَظِیْمُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ یَا
غَفُوْرُ تَعَالَیْتَ یَا شَکُوْرُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ یَا شَاهِدُ تَعَالَیْتَ یَا شَهِیْدُ اَجِرْنَا مِنَ
النَّارِ یَا مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ یَا حَنَّانُ تَعَالَیْتَ یَا مَنَّانُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ یَا بَاعِثُ تَعَالَیْتَ
یَا وَارِثُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ یَا مُحْیِیْ تَعَالَیْتَ یَا مُمِیْتُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ
یَا شَفِیْقُ تَعَالَیْتَ یَا رَفِیْقُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ یَا اَنِیْسُ تَعَالَیْتَ یَا مُؤْنِسُ اَجِرْنَا مِنَ
النَّارِ یَا مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ یَا جَلِیْلُ تَعَالَیْتَ یَا جَمِیْلُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ یَا خَبِیْرُ تَعَالَیْتَ
یَا بَصِیْرُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ یَا حَفِیُّ تَعَالَیْتَ یَا مَلِیُّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ
یَا مَعْبُوْدُ تَعَالَیْتَ یَا مَوْجُوْدُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ یَا غَفَّارُ تَعَالَیْتَ یَا قَهَّارُ اَجِرْنَا مِنَ
النَّارِ یَا مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ یَا مَذْکُوْرُ تَعَالَیْتَ یَا مَشْکُوْرُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ یَا جَوَادُ
تَعَالَیْتَ یَا مَعَاذُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ یَا جَمَالُ تَعَالَیْتَ یَا جَلَالُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ
سُبْحَانَکَ یَا سَابِقُ تَعَالَیْتَ یَا رَازِقُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ یَا صَادِقُ تَعَالَیْتَ یَا فَالِقُ اَجِرْنَا
مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ یَا سَمِیْعُ تَعَالَیْتَ یَا سَرِیْعُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ سُبْحَانَکَ یَا رَفِیْعُ تَعَالَیْتَ

اَلْعَرْشِ وَسَعَةَ الْکُرْسِیِّ
پھر تین مرتبہ کہے اَللّٰهُ
اَکْبَرُ مِلْاَ الْمِیْزَانِ وَ
مُنْتَهَی الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ
الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ
وَسَعَةَ الْکُرْسِیِّ
سا تویں سید ابن طاؤس
نے معتبر سند سے امام رضا
علیہ السلام سے روایت کی
ہے کہ جو شخص صبح کی نماز
کے بعد سو دفعہ یہ پڑھے
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ
الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ تو خداوند
عالم کے اسم اعظم کے اتنا
قریب ہو جائے گا جیسا کہ
آنکھ کی سفیدی اس کی سیاہی
سے قریب ہے۔ معتبر
سند سے امام جعفر صادق
علیہ السلام اور امام موسٰی
کاظم علیہ السلام سے
منقول ہے کہ جو شخص صبح
اور مغرب کی نماز کے بعد
اپنی جگہ سے اٹھنے سے
پہلے اور کوئی بات کرنے

دعائے مجیر

يا بديع اجرنا من النار يا مجير سبحانك يا فعال تعاليت يا متعال اجرنا من النار يا مجير سبحانك
يا قاضي تعاليت يا راضي اجرنا من النار يا مجير سبحانك يا قاهر تعاليت يا طاهر اجرنا من النار
يا مجير سبحانك يا عالم تعاليت يا حاكم اجرنا من النار يا مجير سبحانك يا دائم تعاليت يا قائم
اجرنا من النار يا مجير سبحانك يا عاصم تعاليت يا قاسم اجرنا من النار يا مجير سبحانك يا غني
تعاليت يا مغني اجرنا من النار يا مجير سبحانك يا وفي تعاليت يا قوي اجرنا من النار يا مجير
سبحانك يا كافي تعاليت يا شافي اجرنا من النار يا مجير سبحانك يا مقدم تعاليت يا مؤخر اجرنا
من النار يا مجير سبحانك يا اول تعاليت يا آخر اجرنا من النار يا مجير سبحانك يا ظاهر تعاليت
يا باطن اجرنا من النار يا مجير سبحانك يا رجاء تعاليت يا مرتجى اجرنا من النار يا مجير سبحانك
يا ذا المن تعاليت يا ذا الطول اجرنا من النار يا مجير سبحانك يا حي تعاليت يا قيوم اجرنا من النار
يا مجير سبحانك يا واحد تعاليت يا احد اجرنا من النار يا مجير سبحانك يا سيد تعاليت يا صمد اجرنا
من النار يا مجير سبحانك يا قدير تعاليت يا كبير اجرنا من النار يا مجير سبحانك يا والي تعاليت
يا متعالي اجرنا من النار يا مجير سبحانك يا علي تعاليت يا اعلى اجرنا من النار يا مجير سبحانك يا ولي تعاليت يا مولى
اجرنا من النار يا مجير سبحانك يا ذارئ تعاليت يا بارئ اجرنا من النار يا مجير سبحانك يا خافض تعاليت يا رافع اجرنا من النار يا مجير
سبحانك يا مقسط تعاليت يا جامع اجرنا من النار يا مجير سبحانك يا معز تعاليت يا مذل اجرنا
من النار يا مجير سبحانك يا حافظ تعاليت يا حفيظ اجرنا من النار يا مجير سبحانك يا قادر تعاليت
يا مقتدر اجرنا من النار يا مجير سبحانك يا عليم تعاليت يا حليم اجرنا من النار يا مجير سبحانك
يا حكم تعاليت يا حكيم اجرنا من النار يا مجير سبحانك يا معطي تعاليت يا مانع اجرنا من
النار يا مجير سبحانك يا ضار تعاليت يا نافع اجرنا من النار يا مجير سبحانك يا مجيب تعاليت يا حسيب
اجرنا من النار يا مجير سبحانك يا عادل تعاليت يا فاصل اجرنا من النار يا مجير سبحانك يا لطيف
تعاليت يا شريف اجرنا من النار يا مجير سبحانك يا رب تعاليت يا حق اجرنا من النار يا مجير سبحانك
يا ماجد تعاليت يا واحد اجرنا من النار يا مجير سبحانك يا عفو تعاليت يا منتقم اجرنا من النار
يا مجير سبحانك يا واسع تعاليت يا موسع اجرنا من النار يا مجير سبحانك يا رؤوف تعاليت

تعقیباتِ نمازِ صبح

سے پہلے سات دفعہ اس دعا کو پڑھے تو اس سے ستر قسم کی مصیبتیں دور ہوں گی کہ ان سے آسان تر برص، جذام شیطان کا شر، بادشاہوں کا شر جیسی مصیبتیں ہیں بعض معتبر روایات میں اس کا تین دفعہ پڑھنا وارد ہوا ہے بعض نے دس دفعہ اور کم از کم تین دفعہ اور زیادہ سے زیادہ سو دفعہ اس سے زیادہ ہو سکے پڑھے تو اس کا ثواب بہت زیادہ ہوتا جائے گا۔

آٹھویں، شیخ احمد بن فہد وغیرہ نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں اپنے کام کے بند ہو جانے کی شکایت کی اور عرض کی کہ جس کام کو شروع کرتا ہوں کوئی فائدہ مند نہیں ہوتا اور جس حاجت کی طرف جاتا ہوں وہ پوری نہیں ہوتی تو اسے حضرت

يَا عَطُوفُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ سُبْحَانَكَ يَا فَرْدُ تَعَالَيْتَ يَا وِتْرُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ سُبْحَانَكَ يَا مُقِيتُ
تَعَالَيْتَ يَا مُحِيطُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ سُبْحَانَكَ يَا وَكِيلُ تَعَالَيْتَ يَا عَدْلُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ سُبْحَانَكَ
يَا مُبِينُ تَعَالَيْتَ يَا مَتِينُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ سُبْحَانَكَ يَا بَرُّ تَعَالَيْتَ يَا وَدُودُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا رَشِيدُ تَعَالَيْتَ يَا مُرْشِدُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ سُبْحَانَكَ يَا نُورُ تَعَالَيْتَ يَا مُنَوِّرُ اَجِرْنَا مِنَ
النَّارِ يَا مُجِيرُ سُبْحَانَكَ يَا نَصِيرُ تَعَالَيْتَ يَا نَاصِرُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ سُبْحَانَكَ يَا صَبُورُ تَعَالَيْتَ
يَا صَابِرُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ سُبْحَانَكَ يَا مُحْصِي تَعَالَيْتَ يَا مُنْشِئُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ سُبْحَانَكَ
يَا سُبْحَانُ تَعَالَيْتَ يَا دَيَّانُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ سُبْحَانَكَ يَا مُغِيثُ تَعَالَيْتَ يَا غِيَاثُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ
يَا مُجِيرُ سُبْحَانَكَ يَا فَاطِرُ تَعَالَيْتَ يَا حَاضِرُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ سُبْحَانَكَ يَا ذَا الْعِزِّ وَالْجَمَالِ تَبَارَكْتَ
يَا ذَا الْجَبَرُوتِ وَالْجَلَالِ سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِينَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ
مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ وَحَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

دُعاءِ عدیلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ شَهِدَ اللهُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا
الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَاَنَا الْعَبْدُ الضَّعِيفُ
الْمُذْنِبُ الْعَاصِي الْمُحْتَاجُ الْحَقِيرُ اَشْهَدُ لِمُنْعِمِي وَخَالِقِي وَرَازِقِي وَمُكْرِمِي كَمَا شَهِدَ لِذَاتِهٖ
وَشَهِدَتْ لَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ مِنْ عِبَادِهٖ بِاَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ذُو النِّعَمِ وَالْاِحْسَانِ وَالْكَرَمِ
وَالْاِمْتِنَانِ قَادِرٌ اَزَلِيٌّ عَالِمٌ اَبَدِيٌّ حَيٌّ اَحَدِيٌّ مَوْجُودٌ سَرْمَدِيٌّ سَمِيعٌ بَصِيرٌ مُرِيدٌ كَارِهٌ مُدْرِكٌ
صَمَدِيٌّ يَسْتَحِقُّ هٰذِهِ الصِّفَاتِ وَهُوَ عَلٰى مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي عِزِّ صِفَاتِهٖ كَانَ قَوِيًّا قَبْلَ وُجُودِ الْقُدْرَةِ
وَالْقُوَّةِ وَكَانَ عَلِيمًا قَبْلَ اِيجَادِ الْعِلْمِ وَالْعِلَّةِ لَمْ يَزَلْ سُلْطَانًا اِذْ لَا مَمْلَكَةَ وَلَا مَالَ وَلَمْ يَزَلْ
سُبْحَانًا عَلٰى جَمِيعِ الْاَحْوَالِ وُجُودُهٗ قَبْلَ الْقَبْلِ فِي اَزَلِ الْاٰزَالِ وَبَقَآؤُهٗ بَعْدَ الْبَعْدِ مِنْ غَيْرِ انْتِقَالٍ
وَلَا زَوَالٍ غَنِيٌّ فِي الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ مُسْتَغْنٍ فِي الْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ لَا جَوْرَ فِي قَضِيَّتِهٖ وَلَا مَيْلَ فِي مَشِيَّتِهٖ

تعقیبات نماز صبح
نے فرمایا کہ صبح کی نماز کے بعد دس دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَسْئَلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ پڑھا کرو۔ وہ شخص کہتا ہے کہ بہت تھوڑی مدت میں نے جب اسے مسلسل پڑھنا شروع کیا تو ایک جماعت دیہات سے آئی اور انہوں نے بتلایا کہ تیرے رشتہ داروں میں سے فلاں آدمی مر گیا ہے اور تیرے سوائے اس کا کوئی اور رشتہ دار موجود نہیں ہے۔ مجھے اس شخص سے بہت کافی مال ملا کہ میں ابھی تک بے پرواہ ہوں کافی اور مکارم الاخلاق میں روایت کی گئی ہے کہ ایک شخص جس کا نام قبیصہ تھا آنحضرت کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے ایک ایسی آسان دعا تعلیم دیجئے جو میری دنیا اور آخرت کے لئے جامع ہو

دعائے عدیلہ

وَالظُّلْمِ فِي تَقْدِيرِهِ وَلَا مَهْرَبَ مِنْ حُكُومَتِهِ وَلَا مَحِيصَ مِنْ سَطَوَاتِهِ وَلَا مَنْجَا مِنْ نَقِمَاتِهِ سَبَقَتْ
رَحْمَتُهُ غَضَبَهُ وَلَا يَفُوتُهُ أَحَدٌ إِذَا طَلَبَهُ أَزَاحَ الْعِلَلَ فِي التَّكْلِيفِ وَسَوَّى التَّوْفِيقَ بَيْنَ الضَّعِيفِ
وَالشَّرِيفِ مَكَّنَ أَدَاءَ الْمَأْمُورِ وَسَهَّلَ سَبِيلَ اجْتِنَابِ الْمَحْظُورِ لَمْ يُكَلِّفِ الطَّاعَةَ إِلَّا
دُونَ الْوُسْعِ وَالطَّاقَةِ سُبْحَانَهُ مَا أَبْيَنَ كَرَمَهُ وَأَعْلَى شَأْنَهُ سُبْحَانَهُ مَا أَجَلَّ نَيْلَهُ وَأَعْظَمَ
إِحْسَانَهُ بَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ لِيُبَيِّنَ عَدْلَهُ وَنَصَبَ الْأَوْصِيَاءَ لِيُظْهِرَ طَوْلَهُ وَفَضْلَهُ وَجَعَلَنَا مِنْ أُمَّةِ
سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَخَيْرِ الْأَوْلِيَاءِ وَأَفْضَلِ الْأَصْفِيَاءِ وَأَعْلَى الْأَزْكِيَاءِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ
سَلَّمَ آمَنَّا بِهِ وَبِمَا دَعَانَا إِلَيْهِ وَبِالْقُرْآنِ الَّذِي أَنْزَلَهُ عَلَيْهِ وَبِوَصِيِّهِ الَّذِي نَصَبَهُ يَوْمَ الْغَدِيرِ
وَأَشَارَ بِقَوْلِهِ هٰذَا عَلِيٌّ إِلَيْهِ وَأَشْهَدُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ الْأَبْرَارَ وَالْخُلَفَاءَ الْأَخْيَارَ بَعْدَ الرَّسُولِ الْمُخْتَارِ
عَلِيٌّ قَامِعُ الْكُفَّارِ وَمِنْ بَعْدِهِ سَيِّدُ أَوْلَادِهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ أَخُوهُ السِّبْطُ التَّابِعُ لِمَرْضَاتِ
اللهِ الْحُسَيْنُ ثُمَّ الْعَابِدُ عَلِيٌّ ثُمَّ الْبَاقِرُ مُحَمَّدٌ ثُمَّ الصَّادِقُ جَعْفَرٌ ثُمَّ الْكَاظِمُ مُوسَى ثُمَّ
الرِّضَا عَلِيٌّ ثُمَّ التَّقِيُّ مُحَمَّدٌ ثُمَّ النَّقِيُّ عَلِيٌّ ثُمَّ الزَّكِيُّ الْعَسْكَرِيُّ الْحَسَنُ ثُمَّ الْحُجَّةُ الْخَلَفُ
الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِيُّ الْمُرْجَى الَّذِي بِبَقَائِهِ بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَبِيُمْنِهِ رُزِقَ الْوَرَى وَبِوُجُودِهِ ثَبَتَتِ
الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ وَبِهِ يَمْلَأُ اللهُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا بَعْدَ مَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَأَشْهَدُ أَنَّ
أَقْوَالَهُمْ حُجَّةٌ وَامْتِثَالَهُمْ فَرِيضَةٌ وَطَاعَتَهُمْ مَفْرُوضَةٌ وَمَوَدَّتَهُمْ لَازِمَةٌ مَقْضِيَّةٌ وَالْاِقْتِدَاءَ
بِهِمْ مُنْجِيَةٌ وَمُخَالَفَتَهُمْ مُرْدِيَةٌ وَهُمْ سَادَاتُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَجْمَعِينَ وَشُفَعَاءُ يَوْمِ الدِّينِ وَأَئِمَّةُ
أَهْلِ الْأَرْضِ عَلَى الْيَقِينِ وَأَفْضَلُ الْأَوْصِيَاءِ الْمَرْضِيِّينَ وَأَشْهَدُ أَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَمُسَاءَلَةَ الْقَبْرِ
حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَالنُّشُورَ حَقٌّ وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِيزَانَ حَقٌّ وَالْحِسَابَ حَقٌّ وَالْكِتَابَ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ
حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ اللّٰهُمَّ فَضْلُكَ رَجَائِي
وَكَرَمُكَ وَرَحْمَتُكَ أَمَلِي لَا عَمَلَ لِي أَسْتَحِقُّ بِهِ الْجَنَّةَ وَلَا طَاعَةَ لِي أَسْتَوْجِبُ بِهَا الرِّضْوَانَ إِلَّا
أَنِّي اعْتَقَدْتُ تَوْحِيدَكَ وَعَدْلَكَ وَارْتَجَيْتُ إِحْسَانَكَ وَفَضْلَكَ وَتَشَفَّعْتُ إِلَيْكَ بِالنَّبِيِّ وَآلِهِ
مِنْ أَحِبَّتِكَ وَأَنْتَ أَكْرَمُ الْأَكْرَمِينَ وَأَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ وَصَلَّى اللهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
أَجْمَعِينَ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ

تعقیبات مشترکہ

آنحضرت نے یہی دعا اسے بتائی اس نے اسے صبح کی نماز کے بعد سورج کے نکلنے تک پابندی سے پڑھا تو اس کی حالت اچھی ہوگئی۔ نا آٹویں عیاشی نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضرت نے فرمایا کہ تو چاہتا ہے کہ تجھے ایک ایسی دعا بتلاؤں کہ اگر تو اسے پڑھے تو خداوند عالم تیرا قرض ادا کردے اور تیری حالت اچھی ہوجائے میں نے عرض کی کہ ایسی دعا کی طرف بہت محتاج ہوں تو آنحضرت نے فرمایا کہ صبح کی نماز کے بعد یہ پڑھا کر تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الْقَيُّومِ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ

دعائے عدیلہ

الْعَظِيمِ اللّٰهُمَّ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اِنِّي اَوْدَعْتُكَ يَقِينِي هٰذَا وَثَبَاتَ دِينِي وَاَنْتَ خَيْرُ مُسْتَوْدَعٍ وَقَدْ اَمَرْتَنَا بِحِفْظِ الْوَدَائِعِ فَرُدَّهُ عَلَيَّ وَقْتَ حُضُورِ مَوْتِي بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

مؤلف کہتا ہے کہ اس دعا میں یہ فقرہ بھی ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَدِيلَةِ عِنْدَ الْمَوْتِ عدیلہ موت سے مراد یہ ہے کہ مرنے کے وقت حق سے باطل کی طرف پھر جانا اور یہ یوں ہوتا ہے کہ مرنے والے کے پاس شیطان آتا ہے اور اس کو وسوسہ اور شک میں ڈالتا ہے تاکہ وہ اسے ایمان سے نکال دے لہٰذا اس دعا میں شیطان سے پناہ مانگی گئی ہے فخر المحققینؒ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس سے محفوظ رہنا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ وہ ایمان اور اصول خمسہ کی قطعی دلیلیں حاضر رکھے اور صاف دل سے انہیں اللہ تعالیٰ کے سپرد کردے تاکہ وہ مرنے کے وقت اسے واپس لوٹا دے اور اس کا طریقہ عقائد حقہ کے بعد یہ ہے کہ یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اِنِّي قَدْ اَوْدَعْتُكَ يَقِينِي هٰذَا وَثَبَاتَ دِينِي وَاَنْتَ خَيْرُ مُسْتَوْدَعٍ وَقَدْ اَمَرْتَنَا بِحِفْظِ الْوَدَائِعِ فَرُدَّهُ عَلَيَّ وَقْتَ حُضُورِ مَوْتِي پس اس بزرگوار کی فرمائش کے مطابق اس دعا کا پڑھنا اور اس کے معانی کو دل میں حاضر رکھنا موت کے وقت عدول کے خطرہ کے لئے سودمند ہے باقی رہا یہ کہ آیا یہ دعا منقول ہے یا علماء کرام نے خود انشاء کرکے اسے بتایا ہے تو اس کے متعلق عرض ہے کہ علم حدیث و روایت کے ماہر اخبار ائمہ علیہم السلام کے جمع کرنے والے متبحر محدث ناقد بابصیرت ہمارے استاد محدث اعظم مولانا الحاج میرزا حسینؒ النوری خدا ان کی قبر کو روشن کرے انہوں نے فرمایا ہے کہ دعا عدیلہ معروفہ تو بعض علماء کی اپنی تصنیف ہے اس کو کسی امام سے نقل نہیں کیا گیا ہے اور نہ ہی یہ کتب احادیث میں موجود ہے واضح ہو کہ شیخ طوسیؒ نے محمد بن سلیمان دیلمیؒ سے روایت کی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کے شیعہ کہتے ہیں کہ ایمان دو قسموں پر ہے۔ ایک ثابت و مستقر دوسرا امانتی جو زائل ہو سکتا ہے لہٰذا آپ مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیں۔ کہ جب میں اسے پڑھوں تو میرا ایمان کامل ہو اور زائل نہ ہو تو آپ نے فرمایا کہ ہر نماز واجب کے بعد یہ پڑھا کر رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ نَبِيًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا وَبِالْقُرْآنِ كِتَابًا وَبِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً وَبِعَلِيٍّ وَلِيًّا وَاِمَامًا وَبِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسٰى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَالْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَئِمَّةً اَللّٰهُمَّ اِنِّي رَضِيتُ

تعقیبات نماز صبح

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُؤْسِ وَالْفَقْرِ وَمِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَالسُّقْمِ وَاَسْئَلُكَ اَنْ تُعِينَنِي عَلٰى اَدَاءِ حَقِّكَ اِلَيْكَ وَاِلَى النَّاسِ لیکن شیخ طوسی وغیرہ کی روایت کے لحاظ سے یہ بھی ہے وَمِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاَعِنِّي عَلٰى اَدَاءِ حَقِّكَ اِلَيْكَ وَاِلَى النَّاسِ وسویں کلینی نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول صلعم کی خدمت میں تنگ دستی، پریشانی، بیماری کی شکایت کی آنحضرت نے فرمایا کہ ہر صبح اور شام دس دفعہ اس دعا کو پڑھا کر اس نے تین دن تک اس دعا کو پڑھا تو اس کی حالت صحت و خوش حالی کی طرف لوٹ آئی شیخ طوسی وغیرہ نے صبح کی نماز کی تعقیبات

يٰلَهُمْ آيَتَهُ فَاَرْضِنِي لَهُمْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

دعائے جوشن کبیر

بلد الامین اور مصباح کفعمی میں امام زین العابدینؑ نے اپنے پدر بزرگوار سے اور انہوں نے اپنے جدّ جناب رسولِ خدا سے روایت کی ہے کہ اس دعا کو جناب جبرائیل علیہ السلام بعض جنگوں میں آنحضرتؐ کے لئے اسوقت لائے جب آنحضرتؐ کے جسم پر ایک بھاری زرہ تھی کہ جس کے بوجھ نے آنحضرتؐ کے جسم کو تکلیف دے رکھی تھی جبرائیل نے عرض کیا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کا پروردگار آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ اس زرہ کو اتار دو اس دعا کو پڑھو کیونکہ یہ تمہارے لئے اور تمہاری امت کے لئے امان ہے اور پھر اس دعا کے کچھ اور فضائل بھی بتائیے جن کے ذکر کی یہ جگہ نہیں ہے لیکن ان میں سے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اس دعا کو اپنے کفن پر لکھے تو خداوند عالم کو حیا معلوم ہوگی کہ اسے آتش جہنم میں جلائے اور جو شخص خالص نیت سے اسے ماہ رمضان کی پہلی شب کو پڑھے تو اسے شب قدر نصیب ہوگی اور اس کے لئے ستر ہزار فرشتے خلق کرے گا کہ اللہ کی تسبیح و تقدیس کریں گے اور اس کا ثواب اس کے لئے ہوگا پس اس کی فضیلت بہت نقل کی یہاں تک کہ فرمایا جو شخص اسے ماہ رمضان میں تین دفعہ پڑھے تو خدا تعالیٰ اس کے جسم کو آتش جہنم پر حرام کر دے گا اور اس کے لئے بہشت واجب کر دے گا اور دو فرشتے اس پر موکل کرے گا جو اسے گناہوں سے حفظ کریں اور وہ اپنی زندگی میں خدا کی امان میں رہے گا۔ دوسری خبر میں ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے میرے باپ علی بن ابی طالب صلوات اللہ علیہما نے اس دعا کے حفظ کی وصیت کی اور یہ کہ میں اسے اپنے کفن پر لکھوں اور یہ اپنے اہل بیت کو تعلیم دوں اور اس کے پڑھنے کی انہیں ترغیب دلاؤں اور یہ ہزار اسم ہیں کہ ان میں اسم اعظم ہے۔ مؤلف فقیر کہتا ہے کہ اس خبر سے دو چیزیں سمجھی جاتی ہیں ایک تو کفن پر اس کا لکھنا مستحب ہے۔ جیسا کہ علامہ بحر العلومؒ نے اپنی کتاب درہ میں اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

وَسُنَّ اَنْ يُكْتَبَ بِالْاَكْفَانِ	شَهَادَةُ الْاِسْلَامِ وَالْاِيْمَانِ
وَهٰكَذَا كِتَابَةُ الْقُرْاٰنِ	وَالْجَوْشَنُ الْمَنْعُوْتُ بِالْاَمَانِ

دوسرے اس کا اول ماہ رمضان المبارک میں پڑھنا مستحب ہے لیکن اس کا شب قدر میں پڑھنے کے متعلق

تعقیبات نماز صبح

میں اس کو ذکر کیا ہے اور وہ دعا یہ ہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا گیارہویں شیخ طوسی اور کفعمی وغیرہ نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا تم اس سے عاجز ہو کہ ہر صبح اور شام خداوند عالم سے عہد لو، انہوں نے عرض کی کہ کون سا عہد لیں آپ نے فرمایا کہ اس دعا کو پڑھو کیونکہ جو شخص اس دعا کو پڑھے تو ملائکہ مہر لگا کر اسے اللہ کے عرش کے نیچے رکھ دیتے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا تو منادی ندا کرے گا کہ وہ لوگ کہاں ہیں

کسی خبر میں ذکر نہیں لیکن علامہ مجلسیؒ نے زاد المعاد میں شب قدر کے اعمال میں اسے ذکر کیا ہے اور بعض روایات میں وارد ہوا ہے کہ جوشن کبیر کو ان راتوں میں پڑھا جائے اور خود اس بزرگوار کی فرمائش کافی ہے خلاصہ اس دعا کی سو فصلیں ہیں اور ہر فصل میں دس اللہ کے اسم ہیں اور ہر فصل کے آخر میں یہ پڑھا جائے سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ بلد الامین میں ہے کہ ہر فصل کے اول میں بسم اللہ پڑھے اور اس کے آخر میں یہ پڑھے سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَخَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ○

اور وہ دُعا یہ ہے

(۱) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا اَللهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيمُ يَا كَرِيمُ يَا مُقِيمُ يَا عَظِيمُ يَا قَدِيمُ يَا عَلِيمُ يَا حَلِيمُ يَا حَكِيمُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۲) يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ يَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ يَا وَلِيَّ الْحَسَنَاتِ يَا غَافِرَ الْخَطِيئَاتِ يَا مُعْطِيَ الْمَسْأَلَاتِ يَا قَابِلَ التَّوْبَاتِ يَا سَامِعَ الْأَصْوَاتِ يَا عَالِمَ الْخَفِيَّاتِ يَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ (۳) يَا خَيْرَ الْغَافِرِينَ يَا خَيْرَ الْفَاتِحِينَ يَا خَيْرَ النَّاصِرِينَ يَا خَيْرَ الْحَاكِمِينَ يَا خَيْرَ الرَّازِقِينَ يَا خَيْرَ الْوَارِثِينَ يَا خَيْرَ الْحَامِدِينَ يَا خَيْرَ الذَّاكِرِينَ يَا خَيْرَ الْمُنْزِلِينَ يَا خَيْرَ الْمُحْسِنِينَ (۴) يَا مَنْ لَهُ الْعِزَّةُ وَالْجَمَالُ يَا مَنْ لَهُ الْقُدْرَةُ وَالْكَمَالُ يَا مَنْ لَهُ الْمُلْكُ وَالْجَلَالُ يَا مَنْ هُوَ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالُ يَا مُنْشِئَ السَّحَابِ الثِّقَالِ يَا مَنْ هُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ يَا مَنْ هُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ يَا مَنْ هُوَ شَدِيدُ الْعِقَابِ يَا مَنْ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ يَا مَنْ عِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ (۵) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا دَيَّانُ يَا بُرْهَانُ يَا سُلْطَانُ يَا رِضْوَانُ يَا غُفْرَانُ يَا سُبْحَانُ يَا مُسْتَعَانُ يَا ذَا الْمَنِّ وَالْبَيَانِ (۶) يَا مَنْ تَوَاضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِعَظَمَتِهِ يَا مَنِ اسْتَسْلَمَ كُلُّ شَيْءٍ لِقُدْرَتِهِ يَا مَنْ ذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لِعِزَّتِهِ يَا مَنْ خَضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِهَيْبَتِهِ يَا مَنِ انْقَادَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ خَشْيَتِهِ يَا مَنْ تَشَقَّقَتِ الْجِبَالُ مِنْ مَخَافَتِهِ يَا مَنْ قَامَتِ السَّمٰوَاتُ بِأَمْرِهِ يَا مَنِ اسْتَقَرَّتِ الْأَرَضُونَ بِإِذْنِهِ يَا مَنْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ يَا مَنْ لَا يَعْتَدِي عَلَىٰ أَهْلِ مَمْلَكَتِهِ (۷) يَا غَافِرَ الْخَطَايَا يَا كَاشِفَ الْبَلَايَا

تعقیبات نماز صبح

جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد لے رکھا ہے پھر وہی عہدان لوگوں کو دیں گے اور وہ اسی عہد کی وجہ سے بہشت میں داخل ہوں گے شیخ طوسیؒ نے اسی دعا کو صبح کی تعقیبات میں ذکر کیا ہے اور وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنَ الرَّحِيمَ أَعْهَدُ إِلَيْكَ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَلَا تَكِلْنِي إِلَىٰ نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ أَبَدًا وَلَا إِلَىٰ أَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَإِنَّكَ إِنْ وَكَلْتَنِي إِلَيْهَا تُبَاعِدْنِي مِنَ الْخَيْرِ

يَا مُنْتَهَى الرَّجَايَا يَا مُجْزِلَ الْعَطَايَا يَا وَاهِبَ الْهَدَايَا يَا رَازِقَ الْبَرَايَا يَا قَاضِيَ الْمَنَايَا يَا سَامِعَ
الشَّكَايَا يَا بَاعِثَ الْبَرَايَا يَا مُطْلِقَ الْأُسَارَى (٨) يَا ذَا الْحَمْدِ وَالثَّنَاءِ يَا ذَا الْفَخْرِ وَالْبَهَاءِ
يَا ذَا الْمَجْدِ وَالسَّنَاءِ يَا ذَا الْعَهْدِ وَالْوَفَاءِ يَا ذَا الْعَفْوِ وَالرِّضَا يَا ذَا الْمَنِّ وَالْعَطَاءِ يَا ذَا الْفَصْلِ
وَالْقَضَاءِ يَا ذَا الْعِزِّ وَالْبَقَاءِ يَا ذَا الْجُودِ وَالسَّخَاءِ يَا ذَا الْآلَاءِ وَالنَّعْمَاءِ (٩) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ
يَا مَانِعُ يَا دَافِعُ يَا رَافِعُ يَا صَانِعُ يَا نَافِعُ يَا سَامِعُ يَا جَامِعُ يَا شَافِعُ يَا وَاسِعُ يَا مُوسِعُ (١٠) يَا صَانِعَ
كُلِّ مَصْنُوعٍ يَا خَالِقَ كُلِّ مَخْلُوقٍ يَا رَازِقَ كُلِّ مَرْزُوقٍ يَا مَالِكَ كُلِّ مَمْلُوكٍ يَا كَاشِفَ
كُلِّ مَكْرُوبٍ يَا فَارِجَ كُلِّ مَهْمُومٍ يَا رَاحِمَ كُلِّ مَرْحُومٍ يَا نَاصِرَ كُلِّ مَخْذُولٍ يَا سَاتِرَ
كُلِّ مَعْيُوبٍ يَا مَلْجَأَ كُلِّ مَطْرُودٍ (١١) يَا عُدَّتِي عِنْدَ شِدَّتِي يَا رَجَائِي عِنْدَ مُصِيبَتِي يَا
مُونِسِي عِنْدَ وَحْشَتِي يَا صَاحِبِي عِنْدَ غُرْبَتِي يَا وَلِيِّي عِنْدَ نِعْمَتِي يَا غِيَاثِي عِنْدَ كُرْبَتِي يَا
دَلِيلِي عِنْدَ حَيْرَتِي يَا غَنَائِي عِنْدَ افْتِقَارِي يَا مَلْجَئِي عِنْدَ اضْطِرَارِي يَا مُعِينِي عِنْدَ مَفْزَعِي
(١٢) يَا عَلَّامَ الْغُيُوبِ يَا غَفَّارَ الذُّنُوبِ يَا سَتَّارَ الْعُيُوبِ يَا كَاشِفَ الْكُرُوبِ يَا مُقَلِّبَ
الْقُلُوبِ يَا طَبِيبَ الْقُلُوبِ يَا مُنَوِّرَ الْقُلُوبِ يَا أَنِيسَ الْقُلُوبِ يَا مُفَرِّجَ الْهُمُومِ يَا مُنَفِّسَ الْغُمُومِ
(١٣) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا جَلِيلُ يَا جَمِيلُ يَا وَكِيلُ يَا كَفِيلُ يَا دَلِيلُ يَا قَبِيلُ يَا مُدِيلُ
يَا مُنِيلُ يَا مُقِيلُ يَا مُحِيلُ (١٤) يَا دَلِيلَ الْمُتَحَيِّرِينَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ يَا صَرِيخَ الْمُسْتَصْرِخِينَ يَا
جَارَ الْمُسْتَجِيرِينَ يَا أَمَانَ الْخَائِفِينَ يَا عَوْنَ الْمُؤْمِنِينَ يَا رَاحِمَ الْمَسَاكِينِ يَا مَلْجَأَ الْعَاصِينَ
يَا غَافِرَ الْمُذْنِبِينَ يَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ (١٥) يَا ذَا الْجُودِ وَالْإِحْسَانِ يَا ذَا الْفَضْلِ وَالْامْتِنَانِ
يَا ذَا الْأَمْنِ وَالْأَمَانِ يَا ذَا الْقُدْسِ وَالسُّبْحَانِ يَا ذَا الْحِكْمَةِ وَالْبَيَانِ يَا ذَا الرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ يَا
ذَا الْحُجَّةِ وَالْبُرْهَانِ يَا ذَا الْعَظَمَةِ وَالسُّلْطَانِ يَا ذَا الرَّأْفَةِ وَالْمُسْتَعَانِ يَا ذَا الْعَفْوِ وَالْغُفْرَانِ (١٦) يَا
مَنْ هُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ إِلَهُ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ صَانِعُ كُلِّ
شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ عَالِمٌ
بِكُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ قَادِرٌ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ يَبْقَى وَيَفْنَى كُلُّ شَيْءٍ (١٧) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
بِاسْمِكَ يَا مُؤْمِنُ يَا مُهَيْمِنُ يَا مُكَوِّنُ يَا مُلَقِّنُ يَا مُبَيِّنُ يَا مُهَوِّنُ يَا مُمَكِّنُ يَا مُزَيِّنُ يَا مُعْلِنُ

تعقیبات نماز صبح

نَفْعُهَا حَسْبِيَ مِنَ الشَّهَادَةِ رَبِّ الْعَرْشِ الْأَعْظَمِ حَمِيْدُكَ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ الطَّيِّبِينَ وَاجْعَلْ لِي عِنْدَكَ عَهْدًا تُؤَدِّيهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ

بار صویں عدة الداعی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص صبح کی نماز کے بعد کوئی بات کرنے سے پہلے یہ کہے رَبِّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّ أَهْلِ بَيْتِهِ تو خداوند عالم اسے جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے گا ابن بابویہ نے ثواب الاعمال میں معتبر سند سے روایت کی ہے کہ صبح کی نماز کے بعد سو دفعہ کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ تاکہ خداوند عالم تیرے چہرے کو جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے ایک دوسری

يَا مُقِيمُ (١٨) يَا مَنْ هُوَ فِي مُلْكِهِ مُقِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي سُلْطَانِهِ قَدِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي جَلالِهِ عَظِيمٌ
يَا مَنْ هُوَ عَلَى عِبَادِهِ رَحِيمٌ يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ يَا مَنْ هُوَ بِمَنْ عَصَاهُ حَلِيمٌ يَا مَنْ هُوَ بِمَنْ
رَجَاهُ كَرِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي صُنْعِهِ حَكِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي حِكْمَتِهِ لَطِيفٌ يَا مَنْ هُوَ فِي لُطْفِهِ قَدِيمٌ
(١٩) يَا مَنْ لا يُرْجَى إِلَّا فَضْلُهُ يَا مَنْ لا يُسْأَلُ إِلَّا عَفْوُهُ يَا مَنْ لا يُنْظَرُ إِلَّا بِرُّهُ يَا مَنْ لا يُخَافُ إِلَّا عَدْلُهُ
يَا مَنْ لا يَدُومُ إِلَّا مُلْكُهُ يَا مَنْ لا سُلْطَانَ إِلَّا سُلْطَانُهُ يَا مَنْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَتُهُ
يَا مَنْ سَبَقَتْ رَحْمَتُهُ غَضَبَهُ يَا مَنْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمُهُ يَا مَنْ لَيْسَ أَحَدٌ مِثْلَهُ (٢٠) يَا فَارِجَ الْهَمِّ
يَا كَاشِفَ الْغَمِّ يَا غَافِرَ الذَّنْبِ يَا قَابِلَ التَّوْبِ يَا خَالِقَ الْخَلْقِ يَا صَادِقَ الْوَعْدِ يَا مُوفِيَ الْعَهْدِ
يَا عَالِمَ السِّرِّ يَا فَالِقَ الْحَبِّ يَا رَازِقَ الْأَنَامِ (٢١) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا عَلِيُّ يَا وَفِيُّ يَا غَنِيُّ
يَا مَلِيُّ يَا حَفِيُّ يَا رَضِيُّ يَا زَكِيُّ يَا بَدِيُّ يَا قَوِيُّ يَا وَلِيُّ (٢٢) يَا مَنْ أَظْهَرَ الْجَمِيلَ يَا مَنْ سَتَرَ الْقَبِيحَ
يَا مَنْ لَمْ يُؤَاخِذْ بِالْجَرِيرَةِ يَا مَنْ لَمْ يَهْتِكِ السِّتْرَ يَا عَظِيمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ
يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوَى يَا مُنْتَهَى كُلِّ شَكْوَى (٢٣) يَا ذَا النِّعْمَةِ
السَّابِغَةِ يَا ذَا الرَّحْمَةِ الْوَاسِعَةِ يَا ذَا الْمِنَّةِ السَّابِقَةِ يَا ذَا الْحِكْمَةِ الْبَالِغَةِ يَا ذَا الْقُدْرَةِ
الْكَامِلَةِ يَا ذَا الْحُجَّةِ الْقَاطِعَةِ يَا ذَا الْكَرَامَةِ الظَّاهِرَةِ يَا ذَا الْعِزَّةِ الدَّائِمَةِ يَا ذَا الْقُوَّةِ
الْمَتِينَةِ يَا ذَا الْعَظَمَةِ الْمَنِيعَةِ (٢٤) يَا بَدِيعَ السَّمَاوَاتِ يَا جَاعِلَ الظُّلُمَاتِ يَا رَاحِمَ الْعَبَرَاتِ
يَا مُقِيلَ الْعَثَرَاتِ يَا سَاتِرَ الْعَوْرَاتِ يَا مُحْيِيَ الْأَمْوَاتِ يَا مُنْزِلَ الْآيَاتِ يَا مُضَعِّفَ الْحَسَنَاتِ يَا
مَاحِيَ السَّيِّئَاتِ يَا شَدِيدَ النَّقِمَاتِ (٢٥) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مُصَوِّرُ يَا مُقَدِّرُ يَا مُدَبِّرُ
يَا مُطَهِّرُ يَا مُنَوِّرُ يَا مُيَسِّرُ يَا مُبَشِّرُ يَا مُنْذِرُ يَا مُقَدِّمُ يَا مُؤَخِّرُ (٢٦) يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ يَا رَبَّ
الشَّهْرِ الْحَرَامِ يَا رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ يَا رَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ يَا رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ يَا رَبَّ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ يَا رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ يَا رَبَّ النُّورِ وَالظَّلامِ يَا رَبَّ التَّحِيَّةِ وَالسَّلامِ يَا رَبَّ الْقُدْرَةِ
فِي الْأَنَامِ (٢٧) يَا أَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ يَا أَعْدَلَ الْعَادِلِينَ يَا أَصْدَقَ الصَّادِقِينَ يَا أَطْهَرَ
الطَّاهِرِينَ يَا أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ يَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ يَا أَسْمَعَ السَّامِعِينَ يَا أَبْصَرَ النَّاظِرِينَ يَا
أَشْفَعَ الشَّافِعِينَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ (٢٨) يَا عِمَادَ مَنْ لا عِمَادَ لَهُ يَا سَنَدَ مَنْ لا سَنَدَ لَهُ

سجدہ شکر کا بیان

روایت میں ہے کہ سو دفعہ کوئی بات کرنے سے پہلے یہ کہے یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّاعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ۔

سجدہ شکر کا بیان: جب تعقیبات سے فارغ ہو جائے تو اس کے بعد سجدہ شکر بجا لائے علمائے شیعہ کا اجماع اور اتفاق ہے کہ ہر تازہ نعمت کے ملنے اور کسی مصیبت کے دور ہونے کے بعد سجدہ شکر بجا لانا سنت ہے لیکن اس کے تمام اقسام سے بہتر قسم اس کا نماز کی ادائیگی کی توفیق پر ہر نماز کے بعد بجا لانا ہے۔ معتبر سند سے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میرے والد ماجد امام زین العابدین علیہ السلام نے کبھی کوئی نعمت یاد نہیں کی مگر وہ اس کے لئے شکر کا سجدہ کرتے تھے اور کوئی قرآن کی آیت کہ جس میں سجدہ ہوتا ہے

دعائے جوشن کبیر

يَا ذُخْرَ مَنْ لَا ذُخْرَ لَهٗ يَا حِرْزَ مَنْ لَا حِرْزَ لَهٗ يَا غِيَاثَ مَنْ لَا غِيَاثَ لَهٗ يَا فَخْرَ مَنْ لَا فَخْرَ لَهٗ يَا عِزَّ
مَنْ لَا عِزَّ لَهٗ يَا مُعِيْنَ مَنْ لَا مُعِيْنَ لَهٗ يَا اَنِيْسَ مَنْ لَا اَنِيْسَ لَهٗ يَا اَمَانَ مَنْ لَا اَمَانَ لَهٗ (۲۹) اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا عَاصِمُ يَا قَائِمُ يَا دَائِمُ يَا رَاحِمُ يَا سَالِمُ يَا حَاكِمُ يَا عَالِمُ يَا قَاسِمُ يَا قَابِضُ يَا بَاسِطُ (۳۰)
يَا عَاصِمَ مَنِ اسْتَعْصَمَهٗ يَا رَاحِمَ مَنِ اسْتَرْحَمَهٗ يَا غَافِرَ مَنِ اسْتَغْفَرَهٗ يَا نَاصِرَ مَنِ اسْتَنْصَرَهٗ يَا حَافِظَ
مَنِ اسْتَحْفَظَهٗ يَا مُكْرِمَ مَنِ اسْتَكْرَمَهٗ يَا مُرْشِدَ مَنِ اسْتَرْشَدَهٗ يَا صَرِيْخَ مَنِ اسْتَصْرَخَهٗ يَا
مُعِيْنَ مَنِ اسْتَعَانَهٗ يَا مُغِيْثَ مَنِ اسْتَغَاثَهٗ (۳۱) يَا عَزِيْزًا لَا يُضَامُ يَا لَطِيْفًا لَا يُرَامُ يَا قَيُّوْمًا لَا يَنَامُ
يَا دَائِمًا لَا يَفُوْتُ يَا حَيًّا لَا يَمُوْتُ يَا مَلِكًا لَا يَزُوْلُ يَا بَاقِيًا لَا يَفْنٰى يَا عَالِمًا لَا يَجْهَلُ يَا صَمَدًا لَا يُطْعَمُ
يَا قَوِيًّا لَا يَضْعُفُ (۳۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا اَحَدُ يَا وَاحِدُ يَا شَاهِدُ يَا مَاجِدُ يَا حَامِدُ يَا رَاشِدُ
يَا بَاعِثُ يَا وَارِثُ يَا ضَارُّ يَا نَافِعُ (۳۳) يَا اَعْظَمَ مِنْ كُلِّ عَظِيْمٍ يَا اَكْرَمَ مِنْ كُلِّ كَرِيْمٍ يَا اَرْحَمَ
مِنْ كُلِّ رَحِيْمٍ يَا اَعْلَمَ مِنْ كُلِّ عَلِيْمٍ يَا اَحْكَمَ مِنْ كُلِّ حَكِيْمٍ يَا اَقْدَمَ مِنْ كُلِّ قَدِيْمٍ
يَا اَكْبَرَ مِنْ كُلِّ كَبِيْرٍ يَا اَلْطَفَ مِنْ كُلِّ لَطِيْفٍ يَا اَجَلَّ مِنْ كُلِّ جَلِيْلٍ يَا اَعَزَّ مِنْ كُلِّ عَزِيْزٍ (۳۴)
يَا كَرِيْمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيْمَ الْمَنِّ يَا كَثِيْرَ الْخَيْرِ يَا قَدِيْمَ الْفَضْلِ يَا دَائِمَ اللُّطْفِ يَا لَطِيْفَ الصُّنْعِ يَا
مُنَفِّسَ الْكَرْبِ يَا كَاشِفَ الضُّرِّ يَا مَالِكَ الْمُلْكِ يَا قَاضِيَ الْحَقِّ (۳۵) يَا مَنْ هُوَ فِيْ عَهْدِهٖ وَفِيٌّ يَا
مَنْ هُوَ فِيْ وَفَائِهٖ قَوِيٌّ يَا مَنْ هُوَ فِيْ قُوَّتِهٖ عَلِيٌّ يَا مَنْ هُوَ فِيْ عُلُوِّهٖ قَرِيْبٌ يَا مَنْ هُوَ فِيْ قُرْبِهٖ لَطِيْفٌ يَا مَنْ
هُوَ فِيْ لُطْفِهٖ شَرِيْفٌ يَا مَنْ هُوَ فِيْ شَرَفِهٖ عَزِيْزٌ يَا مَنْ هُوَ فِيْ عِزِّهٖ عَظِيْمٌ يَا مَنْ هُوَ فِيْ عَظَمَتِهٖ مَجِيْدٌ
يَا مَنْ هُوَ فِيْ مَجْدِهٖ حَمِيْدٌ (۳۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا كَافِيْ يَا شَافِيْ يَا وَافِيْ يَا مُعَافِيْ يَا هَادِيْ يَا دَاعِيْ
يَا قَاضِيْ يَا رَاضِيْ يَا عَالِيْ يَا بَاقِيْ (۳۷) يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ خَاضِعٌ لَهٗ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ خَاشِعٌ لَهٗ يَا مَنْ
كُلُّ شَيْءٍ كَائِنٌ لَهٗ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ مَوْجُوْدٌ بِهٖ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ مُنِيْبٌ اِلَيْهِ يَا مَنْ كُلُّ
شَيْءٍ خَائِفٌ مِنْهُ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ قَائِمٌ بِهٖ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ صَائِرٌ اِلَيْهِ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ يُسَبِّحُ
بِحَمْدِهٖ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ (۳۸) يَا مَنْ لَا مَفَرَّ اِلَّا اِلَيْهِ يَا مَنْ لَا مَفْزَعَ اِلَّا اِلَيْهِ
يَا مَنْ لَا مَقْصَدَ اِلَّا اِلَيْهِ يَا مَنْ لَا مَنْجَا مِنْهُ اِلَّا اِلَيْهِ يَا مَنْ لَا يُرْغَبُ اِلَّا اِلَيْهِ يَا مَنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِهٖ يَا مَنْ لَا يُسْتَعَانُ اِلَّا بِهٖ يَا مَنْ لَا يُتَوَكَّلُ اِلَّا عَلَيْهِ يَا مَنْ لَا يُرْجٰى اِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يُعْبَدُ اِلَّا اِيَّاهُ

سجدہ شکر کا بیان

نہیں پڑھتے تھے مگر وہ اس کے لئے بھی سجدہ شکر ادا کرتے تھے اور جب کوئی خوفناک مصیبت ان سے برطرف ہوتی تھی تو اس کے لئے بھی شکر کا سجدہ کرتے تھے اور جب بھی واجب نماز کی ادائیگی سے فارغ ہوتے تھے تو اس کے بعد بھی سجدہ کرتے تھے اور جب بھی دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانے پر موفق ہو جاتے تھے تو اس کے شکر کے لئے سجدہ کرتے تھے اور آنحضرت کے سجدہ کے مواضع پر سجدہ کرنے کا اثر موجود تھا اور اسی وجہ سے آنحضرت کو سجاد (یعنی بہت سجدہ کرنے والا) کہا جاتا تھا صحیح سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام

دعائے جوشن کبیر

(۳۹) يا خير المرهوبين يا خير المرغوبين يا خير المطلوبين يا خير المسئولين يا خير المقصودين
يا خير المذكورين يا خير المشكورين يا خير المحبوبين يا خير المدعوين يا خير المستأنسين
(۴۰) اللهم اني اسئلك باسمك يا غافر يا ساتر يا قادر يا قاهر يا فاطر يا كاسر يا جابر يا ذاكر
يا ناظر يا ناصر (۴۱) يا من خلق فسوى يا من قدر فهدى يا من يكشف البلوى يا من يسمع
النجوى يا من ينقذ الغرقى يا من ينجي الهلكى يا من يشفي المرضى يا من اضحك وابكى يا من امات
واحيى يا من خلق الزوجين الذكر والانثى (۴۲) يا من في البر والبحر سبيله يا من في الآفاق
آياته يا من في الآيات برهانه يا من في الممات قدرته يا من في القبور عبرته يا من في القيمة
ملكه يا من في الحساب هيبته يا من في الميزان قضائه يا من في الجنة ثوابه يا من في النار
عقابه (۴۳) يا من اليه يهرب الخائفون يا من اليه يفزع المذنبون يا من اليه يقصد
المنيبون يا من اليه يرغب الزاهدون يا من اليه يلجأ المتحيرون يا من به يستأنس المريدون
يا من به يفتخر المحبون يا من في عفوه يطمع الخاطئون يا من اليه يسكن الموقنون يا من عليه
يتوكل المتوكلون (۴۴) اللهم اني اسئلك باسمك يا حبيب يا طبيب يا قريب يا رقيب يا حسيب
يا مهيب يا مثيب يا مجيب يا خبير يا بصير (۴۵) يا اقرب من كل قريب يا احب من كل حبيب
يا ابصر من كل بصير يا اخبر من كل خبير يا اشرف من كل شريف يا ارفع من كل رفيع
يا اقوى من كل قوي يا اغنى من كل غني يا اجود من كل جواد يا اراف من كل
رؤف (۴۶) يا غالبا غير مغلوب يا صانعا غير مصنوع يا خالقا غير مخلوق يا مالكا غير
مملوك يا قاهرا غير مقهور يا رافعا غير مرفوع يا حافظا غير محفوظ يا ناصرا غير منصور
يا شاهدا غير غائب يا قريبا غير بعيد (۴۷) يا نور النور يا منور النور يا خالق النور يا مدبر
النور يا مقدر النور يا نور كل نور يا نورا قبل كل نور يا نورا بعد كل نور يا نورا فوق
كل نور يا نورا ليس كمثله نور (۴۸) يا من عطاؤه شريف يا من فعله لطيف يا من
لطفه مقيم يا من احسانه قديم يا من قوله حق يا من وعده صدق يا من عفوه فضل يا
من عذابه عدل يا من ذكره حلو يا من فضله عميم (۴۹) اللهم اني اسئلك باسمك يا مسهل

سجدۂ شکر کا عمل

سے روایت ہے کہ جو مومن بھی اللہ کے لئے اس کی نعمت پر شکر کا سجدہ نماز کے علاوہ کرے تو اس کے لئے ایک حسنہ لکھا جاتا ہے اور دس سیئہ (گناہ) مٹا دیئے جاتے ہیں اور اس کے لئے دس درجہ بہشت میں بلند کئے جاتے ہیں. بہت کافی معتبر سند سے آنحضرت سے منقول ہے کہ بندہ خدا سے زیادہ نزدیک اس حالت میں ہوتا ہے کہ جب سجدہ میں ہو اور وہ رو رہا ہو ایک دوسری صحیح حدیث میں فرمایا کہ سجدہ شکر ہر مسلمان پر واجب ہے (یعنی بہت اہم ہے، اس کے ساتھ اپنی نماز کو تمام کر اور اپنے پروردگار کو اس سے خوش کر اور ملائکہ کو اس کی وجہ سے تعجب میں لا کیونکہ جب بھی بندہ اپنی نماز ختم کر کے

دعائے جوشن کبیر

يا مفصل يا مبدل يا مذلل يا منزل يا منول يا مفضل يا مجزل يا ممهل يا مجمل (۵۰) يا من يرى ولا يرى يا من يخلق ولا يخلق يا من يهدي ولا يهدى يا من يحيي ولا يحيى يا من يسأل ولا يسأل يا من يطعم ولا يطعم يا من يجير ولا يجار عليه يا من يقضي ولا يقضى عليه يا من يحكم ولا يحكم عليه يا من لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد (۵۱) يا نعم الحسيب يا نعم الطبيب يا نعم الرقيب يا نعم القريب يا نعم المجيب يا نعم الحبيب يا نعم الكفيل يا نعم الوكيل يا نعم المولى يا نعم النصير (۵۲) يا سرور العارفين يا منى المحبين يا انيس المريدين يا حبيب التوابين يا رازق المقلين يا رجاء المذنبين يا قرة عين العابدين يا منفس عن المكروبين يا مفرج عن المغمومين يا اله الاولين والآخرين (۵۳) اللهم اني اسئلك باسمك يا ربنا يا الهنا يا سيدنا يا مولانا يا ناصرنا يا حافظنا يا دليلنا يا معيننا يا حبيبنا يا طبيبنا (۵۴) يا رب النبيين والابرار يا رب الصديقين والاخيار يا رب الجنة والنار يا رب الصغار والكبار يا رب الحبوب والثمار يا رب الانهار والاشجار يا رب الصحاري والقفار يا رب البراري والبحار يا رب الليل والنهار يا رب الاعلان والاسرار (۵۵) يا من نفذ في كل شيء امره يا من لحق بكل شيء علمه يا من بلغت الى كل شيء قدرته يا من لا تحصي العباد نعمه يا من لا تبلغ الخلائق شكره يا من لا تدرك الافهام جلاله يا من لا تنال الاوهام كنهه يا من العظمة والكبرياء رداؤه يا من لا ترد العباد قضاءه يا من لا ملك الا ملكه يا من لا عطاء الا عطاؤه (۵۶) يا من له المثل الاعلى يا من له الصفات العليا يا من له الآخرة والاولى يا من له الجنة المأوى يا من له الآيات الكبرى يا من له الاسماء الحسنى يا من له الحكم والقضاء يا من له الهواء والفضاء يا من له العرش والثرى يا من له السموات العلى (۵۷) اللهم اني اسئلك باسمك يا عفو يا غفور يا صبور يا شكور يا رؤف يا عطوف يا مسئول يا ودود يا سبوح يا قدوس (۵۸) يا من في السماء عظمته يا من في الارض آياته يا من في كل شيء دلائله يا من في البحار عجائبه يا من في الجبال خزائنه يا من يبدء الخلق ثم يعيده يا من اليه يرجع الامر كله يا من اظهر في كل شيء لطفه يا من احسن كل شيء

سجدہ شکر کا بیان

اس کے بعد شکر کا سجدہ کرے تو خداوند عالم ملائکہ اور اس بندہ سے پردہ اٹھا دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے میرے ملائکہ تم میرے اس بندہ کی طرف نگاہ کرو کہ جس نے اپنا فرض اور میرا لیا ہوا عہد ادا کر کے میری نعمتوں کے شکرانہ میں سجدہ کیا ہے اے میرے ملائکہ اس بندہ کو کیا دیا جانا چاہیئے وہ عرض کریں گے پالنے والے اپنی رحمت پھر خدا فرمائے گا اور کیا دیا جانا چاہیئے وہ عرض کریں گے پالنے والے اپنی جنت پھر خدا فرمائے گا اور کیا دیا جائے وہ عرض کریں گے کہ اس کی ضروریات اور حاجات کا پورا کر دینا اور اسی طرح خداوند عالم پوچھتا رہے گا اور ملائکہ جواب دیتے رہیں گے یہاں تک کہ ملائکہ عرض کریں گے

خَلْقِهِ يَا مَنْ تَصَرَّفَ فِي الْخَلائِقِ قُدْرَتُهُ (۵۹) يَا حَبِيبَ مَنْ لا حَبِيبَ لَهُ يَا طَبِيبَ مَنْ لا طَبِيبَ
لَهُ يَا مُجِيبَ مَنْ لا مُجِيبَ لَهُ يَا شَفِيقَ مَنْ لا شَفِيقَ لَهُ يَا رَفِيقَ مَنْ لا رَفِيقَ لَهُ يَا مُغِيثَ مَنْ لا مُغِيثَ
لَهُ يَا دَلِيلَ مَنْ لا دَلِيلَ لَهُ يَا أَنِيسَ مَنْ لا أَنِيسَ لَهُ يَا رَاحِمَ مَنْ لا رَاحِمَ لَهُ يَا صَاحِبَ مَنْ لا صَاحِبَ
لَهُ (۶۰) يَا كَافِيَ مَنِ اسْتَكْفَاهُ يَا هَادِيَ مَنِ اسْتَهْدَاهُ يَا كَالِئَ مَنِ اسْتَكْلاهُ يَا رَاعِيَ مَنِ
اسْتَرْعَاهُ يَا شَافِيَ مَنِ اسْتَشْفَاهُ يَا قَاضِيَ مَنِ اسْتَقْضَاهُ يَا مُغْنِيَ مَنِ اسْتَغْنَاهُ يَا مُوفِيَ مَنِ اسْتَوْفَاهُ
يَا مُقَوِّيَ مَنِ اسْتَقْوَاهُ يَا وَلِيَّ مَنِ اسْتَوْلاهُ (۶۱) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا خَالِقُ يَا رَازِقُ يَا
نَاطِقُ يَا صَادِقُ يَا فَالِقُ يَا فَارِقُ يَا فَاتِقُ يَا رَاتِقُ يَا سَابِقُ يَا سَامِقُ (۶۲) يَا مَنْ يُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ
يَا مَنْ جَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالْأَنْوَارَ يَا مَنْ خَلَقَ الظِّلَّ وَالْحَرُورَ يَا مَنْ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ يَا مَنْ
قَدَّرَ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ يَا مَنْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ يَا مَنْ لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ يَا مَنْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً
وَلا وَلَدًا يَا مَنْ لَيْسَ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ يَا مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ (۶۳) يَا مَنْ يَعْلَمُ
مُرَادَ الْمُرِيدِينَ يَا مَنْ يَعْلَمُ ضَمِيرَ الصَّامِتِينَ يَا مَنْ يَسْمَعُ أَنِينَ الْوَاهِنِينَ يَا مَنْ يَرَى بُكَاءَ الْخَائِفِينَ
يَا مَنْ يَمْلِكُ حَوَائِجَ السَّائِلِينَ يَا مَنْ يَقْبَلُ عُذْرَ التَّائِبِينَ يَا مَنْ لا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ يَا
مَنْ لا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ يَا مَنْ لا يَبْعُدُ عَنْ قُلُوبِ الْعَارِفِينَ يَا أَجْوَدَ الْأَجْوَدِينَ (۶۴) يَا
دَائِمَ الْبَقَاءِ يَا سَامِعَ الدُّعَاءِ يَا وَاسِعَ الْعَطَاءِ يَا غَافِرَ الْخَطَاءِ يَا بَدِيعَ السَّمَاءِ يَا حَسَنَ الْبَلاءِ
يَا جَمِيلَ الثَّنَاءِ يَا قَدِيمَ السَّنَاءِ يَا كَثِيرَ الْوَفَاءِ يَا شَرِيفَ الْجَزَاءِ (۶۵) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ
يَا سَتَّارُ يَا غَفَّارُ يَا قَهَّارُ يَا جَبَّارُ يَا صَبَّارُ يَا بَارُّ يَا مُخْتَارُ يَا فَتَّاحُ يَا نَفَّاحُ يَا مُرْتَاحُ (۶۶) يَا مَنْ خَلَقَنِي
وَسَوَّانِي يَا مَنْ رَزَقَنِي وَرَبَّانِي يَا مَنْ أَطْعَمَنِي وَسَقَانِي يَا مَنْ قَرَّبَنِي وَأَدْنَانِي يَا مَنْ عَصَمَنِي وَكَفَانِي يَا
مَنْ حَفِظَنِي وَكَلانِي يَا مَنْ أَعَزَّنِي وَأَغْنَانِي يَا مَنْ وَفَّقَنِي وَهَدَانِي يَا مَنْ آنَسَنِي وَآوَانِي يَا مَنْ أَمَاتَنِي
وَأَحْيَانِي (۶۷) يَا مَنْ يُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ يَا مَنْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ يَا مَنْ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ
وَقَلْبِهِ يَا مَنْ لا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلا بِإِذْنِهِ يَا مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ يَا مَنْ لا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ
يَا مَنْ لا رَادَّ لِقَضَائِهِ يَا مَنِ انْقَادَ كُلُّ شَيْءٍ لِأَمْرِهِ يَا مَنِ السَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ يَا مَنْ
يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ (۶۸) يَا مَنْ جَعَلَ الْأَرْضَ مِهَادًا يَا مَنْ جَعَلَ الْجِبَالَ أَوْتَادًا يَا

سجدہ شکر کا بیان

خدایا ہمیں کوئی اور چیز معلوم نہیں، اس وقت خداوند مہربان فرمائے گا کہ مجھے بھی اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیے جیسا کہ وہ میرا شکریہ ادا کر رہا ہے اور یہ کہ اسے اپنے فضل سے نوازوں اور بروز قیامت اپنی عظیم رحمت عنایت فرماؤں صحیح سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خداوند عالم نے اپنا خلیل اس لئے بنایا کہ وہ بہت زیادہ زمین پر سجدہ کیا کرتے تھے، ایک دوسری معتبر حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جب بھی اللہ کی نعمتوں میں سے کسی نعمت کو یاد کرے اور تو ایسی جگہ پر ہو کہ جہاں سجدہ کرنے سے تجھے مخالفین سے خوف نہ ہو تو پھر اپنے رخسار کو زمین پر رکھ دے اور اگر مخالفین

مَنْ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجاً يَا مَنْ جَعَلَ الْقَمَرَ نُوراً يَا مَنْ جَعَلَ اللَّيْلَ لِبَاساً يَا مَنْ جَعَلَ النَّهَارَ
مَعَاشاً يَا مَنْ جَعَلَ النَّوْمَ سُبَاتاً يَا مَنْ جَعَلَ السَّمَاءَ بِنَاءً يَا مَنْ جَعَلَ الْأَشْيَاءَ أَزْوَاجاً يَا مَنْ جَعَلَ
النَّارَ مِرْصَاداً (٦٩) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا سَمِيعُ يَا شَفِيعُ يَا رَفِيعُ يَا مَنِيعُ يَا سَرِيعُ يَا بَدِيعُ
يَا كَبِيرُ يَا قَدِيرُ يَا خَبِيرُ يَا مُجِيرُ (٧٠) يَا حَيّاً قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ يَا حَيّاً بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ يَا حَيُّ الَّذِي
لَيْسَ كَمِثْلِهِ حَيٌّ يَا حَيُّ الَّذِي لَا يُشَارِكُهُ حَيٌّ يَا حَيُّ الَّذِي لَا يَحْتَاجُ إِلَى حَيٍّ يَا حَيُّ الَّذِي يُمِيتُ
كُلَّ حَيٍّ يَا حَيُّ الَّذِي يَرْزُقُ كُلَّ حَيٍّ يَا حَيّاً لَمْ يَرِثِ الْحَيٰوةَ مِنْ حَيٍّ يَا حَيُّ الَّذِي يُحْيِي الْمَوْتىٰ يَا
حَيُّ يَا قَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ (٧١) يَا مَنْ لَهُ ذِكْرٌ لَا يُنْسىٰ يَا مَنْ لَهُ نُورٌ لَا يُطْفىٰ يَا مَنْ لَهُ
نِعَمٌ لَا تُعَدُّ يَا مَنْ لَهُ مُلْكٌ لَا يَزُولُ يَا مَنْ لَهُ ثَنَاءٌ لَا يُحْصىٰ يَا مَنْ لَهُ جَلَالٌ لَا يُكَيَّفُ يَا مَنْ لَهُ
كَمَالٌ لَا يُدْرَكُ يَا مَنْ لَهُ قَضَاءٌ لَا يُرَدُّ يَا مَنْ لَهُ صِفَاتٌ لَا تُبَدَّلُ يَا مَنْ لَهُ نُعُوتٌ لَا تُغَيَّرُ (٧٢)
يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ يَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّينِ يَا غَايَةَ الطَّالِبِينَ يَا ظَهْرَ اللَّاجِينَ يَا مُدْرِكَ الْهَارِبِينَ
يَا مَنْ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ يَا مَنْ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ يَا مَنْ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ يَا مَنْ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ
يَا مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ (٧٣) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا شَفِيقُ يَا رَفِيقُ يَا حَفِيظُ يَا
مُحِيطُ يَا مُقِيتُ يَا مُغِيثُ يَا مُعِزُّ يَا مُذِلُّ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيدُ (٧٤) يَا مَنْ هُوَ أَحَدٌ بِلَا ضِدٍّ يَا
مَنْ هُوَ فَرْدٌ بِلَا نِدٍّ يَا مَنْ هُوَ صَمَدٌ بِلَا عَيْبٍ يَا مَنْ هُوَ وِتْرٌ بِلَا كَيْفٍ يَا مَنْ هُوَ قَاضٍ بِلَا حَيْفٍ
يَا مَنْ هُوَ رَبٌّ بِلَا وَزِيرٍ يَا مَنْ هُوَ عَزِيزٌ بِلَا ذُلٍّ يَا مَنْ هُوَ غَنِيٌّ بِلَا فَقْرٍ يَا مَنْ هُوَ مَلِكٌ بِلَا عَزْلٍ
يَا مَنْ هُوَ مَوْصُوفٌ بِلَا شَبِيهٍ (٧٥) يَا مَنْ ذِكْرُهُ شَرَفٌ لِلذَّاكِرِينَ يَا مَنْ شُكْرُهُ فَوْزٌ لِلشَّاكِرِينَ
يَا مَنْ حَمْدُهُ عِزٌّ لِلْحَامِدِينَ يَا مَنْ طَاعَتُهُ نَجَاةٌ لِلْمُطِيعِينَ يَا مَنْ بَابُهُ مَفْتُوحٌ لِلطَّالِبِينَ يَا مَنْ
سَبِيلُهُ وَاضِحٌ لِلْمُنِيبِينَ يَا مَنْ آيَاتُهُ بُرْهَانٌ لِلنَّاظِرِينَ يَا مَنْ كِتَابُهُ تَذْكِرَةٌ لِلْمُتَّقِينَ يَا مَنْ
رِزْقُهُ عُمُومٌ لِلطَّائِعِينَ وَالْعَاصِينَ يَا مَنْ رَحْمَتُهُ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ (٧٦) يَا مَنْ تَبَارَكَ
اسْمُهُ يَا مَنْ تَعَالىٰ جَدُّهُ يَا مَنْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ يَا مَنْ جَلَّ ثَنَاؤُهُ يَا مَنْ تَقَدَّسَتْ أَسْمَاؤُهُ يَا مَنْ
يَدُومُ بَقَاؤُهُ يَا مَنِ الْعَظَمَةُ بَهَاؤُهُ يَا مَنِ الْكِبْرِيَاءُ رِدَاؤُهُ يَا مَنْ لَا تُحْصىٰ آلَاؤُهُ يَا مَنْ
لَا تُعَدُّ نَعْمَاؤُهُ (٧٧) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مُعِينُ يَا أَمِينُ يَا مُبِينُ يَا مَتِينُ يَا مَكِينُ

سجدۂ شکر کا بیان

کا دہاں پھر سجدہ کرنے
خوف ہو تو پھر اپنے
ہاتھ کو پیٹ کے نیچے رکھ
کر اللہ کی تعظیم اور اس کی
فروتنی کے لئے جھک جا اور
تیرے مخالف اس سے یہ
سمجھیں گے کہ تیرے پیٹ
میں کوئی بل پڑا ہے بہت
سی روایات میں آیا ہے
کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت
موسیٰ علیہ السلام سے خطاب
فرمایا کہ تو جانتا ہے کہ میں
نے تجھے کس لئے اپنی مخلوق
سے چنا اور تجھے اپنا کلیم
قرار دیا ہے، حضرت موسیٰ
علیہ السلام نے عرض کی اے
میرے پروردگار مجھے پتہ
نہیں، اللہ نے فرمایا، کہ
میں اپنے علم سے اپنے
تمام بندوں کے باطن سے
مطلع ہوں، میں نے تجھ
سے زیادہ کسی کے دل کو
اپنے سے ذلیل تر نہیں پایا
جب تو نماز سے فارغ ہوتا
ہے تو دونوں رخساروں

يَا رَشِيدُ يَا حَمِيدُ يَا مَجِيدُ يَا شَدِيدُ يَا شَهِيدُ (٧٨) يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيدِ يَا ذَا الْقَوْلِ السَّدِيدِ يَا ذَا الْفِعْلِ
الرَّشِيدِ يَا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيدِ يَا ذَا الْوَعْدِ وَالْوَعِيدِ يَا مَنْ هُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ يَا مَنْ هُوَ فَعَّالٌ لِمَا
يُرِيدُ يَا مَنْ هُوَ قَرِيبٌ غَيْرُ بَعِيدٍ يَا مَنْ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ يَا مَنْ هُوَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ
(٧٩) يَا مَنْ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا وَزِيرَ يَا مَنْ لَا شَبِيهَ لَهُ وَلَا نَظِيرَ يَا خَالِقَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْمُنِيرِ يَا
مُغْنِيَ الْبَائِسِ الْفَقِيرِ يَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِيرِ يَا رَاحِمَ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ يَا جَابِرَ الْعَظْمِ الْكَسِيرِ
يَا عِصْمَةَ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيرِ يَا مَنْ هُوَ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ يَا مَنْ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
(٨٠) يَا ذَا الْجُودِ وَالنِّعَمِ يَا ذَا الْفَضْلِ وَالْكَرَمِ يَا خَالِقَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ يَا بَارِئَ الذَّرِّ وَالنَّسَمِ
يَا ذَا الْبَأْسِ وَالنِّقَمِ يَا مُلْهِمَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ يَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَالْأَلَمِ يَا عَالِمَ السِّرِّ وَالْهِمَمِ
يَا رَبَّ الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ يَا مَنْ خَلَقَ الْأَشْيَاءَ مِنَ الْعَدَمِ (٨١) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا فَاعِلُ
يَا جَاعِلُ يَا قَابِلُ يَا كَامِلُ يَا فَاصِلُ يَا وَاصِلُ يَا عَادِلُ يَا غَالِبُ يَا طَالِبُ يَا وَاهِبُ (٨٢) يَا مَنْ أَنْعَمَ
بِطَوْلِهِ يَا مَنْ أَكْرَمَ بِجُودِهِ يَا مَنْ جَادَ بِلُطْفِهِ يَا مَنْ تَعَزَّزَ بِقُدْرَتِهِ يَا مَنْ قَدَّرَ بِحِكْمَتِهِ
يَا مَنْ حَكَمَ بِتَدْبِيرِهِ يَا مَنْ دَبَّرَ بِعِلْمِهِ يَا مَنْ تَجَاوَزَ بِحِلْمِهِ يَا مَنْ دَنَا فِي عُلُوِّهِ يَا مَنْ عَلَا
فِي دُنُوِّهِ (٨٣) يَا مَنْ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَا مَنْ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ يَا مَنْ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ يَا مَنْ يُضِلُّ
مَنْ يَشَاءُ يَا مَنْ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ يَا مَنْ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ يَا مَنْ يُعِزُّ مَنْ يَشَاءُ يَا مَنْ يُذِلُّ مَنْ
يَشَاءُ يَا مَنْ يُصَوِّرُ فِي الْأَرْحَامِ مَا يَشَاءُ يَا مَنْ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ (٨٤) يَا مَنْ لَمْ يَتَّخِذْ
صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا يَا مَنْ جَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا يَا مَنْ لَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا يَا مَنْ
جَعَلَ الْمَلَائِكَةَ رُسُلًا يَا مَنْ جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا يَا مَنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا يَا مَنْ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ
بَشَرًا يَا مَنْ جَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ أَمَدًا يَا مَنْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا يَا مَنْ أَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ
عَدَدًا (٨٥) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا أَوَّلُ يَا آخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا بَرُّ يَا حَقُّ يَا فَرْدُ يَا وِتْرُ
يَا صَمَدُ يَا سَرْمَدُ (٨٦) يَا خَيْرَ مَعْرُوفٍ عُرِفَ يَا أَفْضَلَ مَعْبُودٍ عُبِدَ يَا أَجَلَّ مَشْكُورٍ شُكِرَ
يَا أَعَزَّ مَذْكُورٍ ذُكِرَ يَا أَعْلَى مَحْمُودٍ حُمِدَ يَا أَقْدَمَ مَوْجُودٍ طُلِبَ يَا أَرْفَعَ مَوْصُوفٍ وُصِفَ
يَا أَكْبَرَ مَقْصُودٍ قُصِدَ يَا أَكْرَمَ مَسْؤُولٍ سُئِلَ يَا أَشْرَفَ مَحْبُوبٍ عُلِمَ (٨٧) يَا حَبِيبَ الْبَاكِينَ

سجدۂ شکر کا بیان

کو خاک پر رکھ دیتا ہے موثق سند سے امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ واجب نماز کے بعد سجدہ الشکر اس توفیق کا جو اس نے بندہ کو فرض کی ادائیگی کی عنایت فرمائی ہے کا شکر ادا کرنے کے لئے ہے اور اس میں کم از کم تین شکراً للہ کہے راوی نے سوال کیا کہ شکراً للہ کے کیا معنی ہے آپ نے فرمایا کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ سجدہ اللہ کے اس شکر کے لئے ہے کہ اس نے مجھے توفیق دی ہے کہ میں نے اس کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے فرض کی ادائیگی کی ہے۔ اور اللہ کا شکر ادا کرنا نعمت خدا کے زیادہ ہونے اور اس کی اطاعت کرنے کا موجب ہوتا ہے اور اگر کوئی کوتاہی نماز میں ایسی رہ گئی ہے جو نافلہ سے پوری نہ ہوتی ہو تو وہ اس سجدہ

يَا سَيِّدَ الْمُتَوَكِّلِينَ يَا هَادِيَ الْمُضِلِّينَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ يَا أَنِيسَ الذَّاكِرِينَ يَا مَفْزَعَ الْمَلْهُوفِينَ
يَا مُنْجِيَ الصَّادِقِينَ يَا أَقْدَرَ الْقَادِرِينَ يَا أَعْلَمَ الْعَالِمِينَ يَا إِلٰهَ الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ (۸۸) يَا مَنْ
عَلَا فَقَهَرَ يَا مَنْ مَلَكَ فَقَدَرَ يَا مَنْ بَطَنَ فَخَبَرَ يَا مَنْ عُبِدَ فَشَكَرَ يَا مَنْ عُصِيَ فَغَفَرَ يَا
مَنْ لَا تَحْوِيهِ الْفِكَرُ يَا مَنْ لَا يُدْرِكُهُ بَصَرٌ يَا مَنْ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ أَثَرٌ يَا رَازِقَ الْبَشَرِ يَا مُقَدِّرَ
كُلِّ قَدَرٍ (۸۹) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا حَافِظُ يَا بَارِئُ يَا ذَارِئُ يَا بَاذِخُ يَا فَارِجُ يَا
فَاتِحُ يَا كَاشِفُ يَا ضَامِنُ يَا آمِرُ يَا نَاهِي (۹۰) يَا مَنْ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ
لَا يَصْرِفُ السُّوءَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَخْلُقُ الْخَلْقَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يُتِمُّ
النِّعْمَةَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يُقَلِّبُ الْقُلُوبَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يُدَبِّرُ الْأَمْرَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يُنَزِّلُ الْغَيْثَ
إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَبْسُطُ الرِّزْقَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يُحْيِي الْمَوْتَىٰ إِلَّا هُوَ (۹۱) يَا مُعِينَ الضُّعَفَاءِ يَا صَاحِبَ
الْغُرَبَاءِ يَا نَاصِرَ الْأَوْلِيَاءِ يَا قَاهِرَ الْأَعْدَاءِ يَا رَافِعَ السَّمَاءِ يَا أَنِيسَ الْأَصْفِيَاءِ يَا حَبِيبَ الْأَتْقِيَاءِ
يَا كَنْزَ الْفُقَرَاءِ يَا إِلٰهَ الْأَغْنِيَاءِ يَا أَكْرَمَ الْكُرَمَاءِ (۹۲) يَا كَافِيًا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَا قَائِمًا
عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ لَا يُشْبِهُهُ شَيْءٌ يَا مَنْ لَا يَزِيدُ فِي مُلْكِهِ شَيْءٌ يَا مَنْ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَيْءٌ يَا مَنْ
لَا يَنْقُصُ مِنْ خَزَائِنِهِ شَيْءٌ يَا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ يَا مَنْ لَا يَعْزُبُ عَنْ عِلْمِهِ شَيْءٌ يَا مَنْ هُوَ
خَبِيرٌ بِكُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ وَسِعَتْ رَحْمَتُهُ كُلَّ شَيْءٍ (۹۳) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مُكْرِمُ يَا
مُطْعِمُ يَا مُنْعِمُ يَا مُعْطِي يَا مُغْنِي يَا مُقْنِي يَا مُفْنِي يَا مُحْيِي يَا مُرْضِي يَا مُنْجِي (۹۴) يَا أَوَّلَ كُلِّ
شَيْءٍ وَآخِرَهُ يَا إِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ يَا رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَصَانِعَهُ يَا بَارِئَ كُلِّ شَيْءٍ وَخَالِقَهُ
يَا قَابِضَ كُلِّ شَيْءٍ وَبَاسِطَهُ يَا مُبْدِئَ كُلِّ شَيْءٍ وَمُعِيدَهُ يَا مُنْشِئَ كُلِّ شَيْءٍ وَمُقَدِّرَهُ
يَا مُكَوِّنَ كُلِّ شَيْءٍ وَمُحَوِّلَهُ يَا مُحْيِيَ كُلِّ شَيْءٍ وَمُمِيتَهُ يَا خَالِقَ كُلِّ شَيْءٍ وَوَارِثَهُ (۹۵) يَا
خَيْرَ ذَاكِرٍ وَمَذْكُورٍ يَا خَيْرَ شَاكِرٍ وَمَشْكُورٍ يَا خَيْرَ حَامِدٍ وَمَحْمُودٍ يَا خَيْرَ شَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ
يَا خَيْرَ دَاعٍ وَمَدْعُوٍّ يَا خَيْرَ مُجِيبٍ وَمُجَابٍ يَا خَيْرَ مُؤْنِسٍ وَأَنِيسٍ يَا خَيْرَ صَاحِبٍ وَجَلِيسٍ يَا خَيْرَ
مَقْصُودٍ وَمَطْلُوبٍ يَا خَيْرَ حَبِيبٍ وَمَحْبُوبٍ (۹۶) يَا مَنْ هُوَ لِمَنْ دَعَاهُ مُجِيبٌ يَا مَنْ هُوَ لِمَنْ
أَطَاعَهُ حَبِيبٌ يَا مَنْ هُوَ إِلَىٰ مَنْ أَحَبَّهُ قَرِيبٌ يَا مَنْ هُوَ بِمَنِ اسْتَحْفَظَهُ رَقِيبٌ يَا مَنْ هُوَ بِمَنْ رَجَاهُ

سجدہ شکر کا بیان

سے پوری ہو جاتی ہے۔ بہر حال اس سجدہ کی کیفیت جس طرح سے بھی سجدہ ہو جائے ادا ہو جاتی ہے لیکن احتیاط اس میں ہے کہ یہ سجدہ زمین پر ہو اور اگر ہو سکے تو سات اعضا کے ساتھ سجدہ کرے جیسا کہ نماز کا سجدہ ہوتا ہے یہی ویسے ہے اور اپنی پیشانی کو اس میں ان چیزوں پر رکھے کہ جن پر نماز کے سجدہ کے وقت رکھی جاتی ہے۔ لیکن فضل یہ ہے کہ اپنے بازوں کو اس میں زمین کے ساتھ چمٹا کر شکر کے سجدہ کے لئے رکھے برخلاف نماز کے سجدہ کے کہ اس میں بازوں کو اٹھائے رکھنا مستحب ہے اور پیٹ کو بھی زمین سے چمٹائے اور سنت ہے کہ پہلے اپنی پیشانی کو زمین پر رکھے اور اس کے بعد دائیں رخسارہ کو اور اس کے بعد بائیں

كريم يا من هو بمن عصاه حليم يا من هو في عظمته رحيم يا من هو في حكمته عظيم
يا من هو في إحسانه قديم يا من هو بمن أراده عليم (۹۷) اللّٰهمّ إنّي أسألك باسمك يا
مسبّب يا مرغّب يا مقلّب يا معقّب يا مرتّب يا مخوّف يا محذّر يا مذكّر يا مسخّر يا مغيّر
(۹۸) يا من علمه سابق يا من وعده صادق يا من لطفه ظاهر يا من أمره غالب يا من
كتابه محكم يا من قضاؤه كائن يا من قرآنه مجيد يا من ملكه قديم يا من فضله
عميم يا من عرشه عظيم (۹۹) يا من لا يشغله سمع عن سمع يا من لا يمنعه فعل عن فعل
يا من لا يلهيه قول عن قول يا من لا يغلّطه سؤال عن سؤال يا من لا يحجبه شيء عن شيء
يا من لا يبرمه إلحاح الملحّين يا من هو غاية مراد المريدين يا من هو منتهى همم العارفين
يا من هو منتهى طلب الطالبين يا من لا يخفى عليه ذرّة في العالمين (۱۰۰) يا حليمًا لا يعجل
يا جوادًا لا يبخل يا صادقًا لا يخلف يا وهّابًا لا يملّ يا قاهرًا لا يغلب يا عظيمًا لا يوصف يا عدلًا
لا يحيف يا غنيًّا لا يفتقر يا كبيرًا لا يصغر يا حافظًا لا يغفل سبحانك يا لا إله إلّا
أنت الغوث الغوث خلّصنا من النار يا ربّ ○

دعائے جوشن صغیر

معتبر کتابوں میں ایک مبسوط شرح سے یہ نقل ہوئی ہے کفعمی نے بلد الامین کے حاشیہ میں ذکر فرمایا ہے کہ یہ دعا رفیع الشان عظیم المنزلہ ہے جب موسیٰ ہادی عباسی نے امام کاظم علیہ السلام کے قتل کا ارادہ کیا تو آنحضرت نے اس دعا کو پڑھا تو آنحضرت نے جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ انہوں نے فرمایا کہ خدا تیرے دشمن کو ہلاک کر دے گا یہ دعا سید بن طاؤس کی کتاب مہج الدعوات میں بھی موجود ہے اور سیدؒ اور کفعمی کے نسخہ میں کچھ اختلاف ہے ہم نے بلد الامین کفعمی کے نسخہ سے نقل کیا ہے اور وہ دعا یہ ہے

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم ○ إلٰهي كم من عدوّ انتضى عليّ سيف عداوته
وشحذ لي ظبة مديته وأرهف لي شبا حدّه وداف لي قواتل سمومه وسدّد إليّ صوائب سهامه
ولم تنم عنّي عين حراسته وأضمر أن يسومني المكروه ويجرّعني زعاق مرارته

سجدہ شکر کا بیان

رخسارہ کو اور اس کے بعد پھر پیشانی کو زمین پر رکھے اور اسی وجہ سے اس کو دو شکر کے سجدے بھی کہا جاتا ہے بظاہر تو سجدہ شکر بغیر کسی ذکر کے پڑھنے کے بھی ہو جاتا ہے لیکن بہتر ہے کہ کوئی ذکر بھی پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ وہ ذکر اور دعائیں جو بعد میں بیان ہوں گی انہیں پڑھے اس سجدہ کو طول دینا مستحب ہے، چنانچہ منقول ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام صبح کے طلوع کے بعد زوال آفتاب تک سجدہ کئے رکھتے تھے اور عصر کے بعد شام تک سجدہ میں رہتے تھے۔ ایک دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ آنحضرت دس سال سے زیادہ عرصہ تک ہر روز طلوع صبح سے زوال آفتاب تک سجدہ کیا کرتے تھے۔ صحیح سند

نَظَرْتَ إِلَى ضَعْفِي عَنِ احْتِمَالِ الْفَوَادِحِ وَعَجْزِي عَنِ الْاِنْتِصَارِ مِمَّنْ قَصَدَنِي بِمُحَارَبَتِهِ وَوَحْدَتِي
فِي كَثِيرٍ مِمَّنْ نَاوَانِي وَأَرْصَدَ لِي فِيمَا لَمْ أُعْمِلْ فِكْرِي فِي الْإِرْصَادِ لَهُمْ بِمِثْلِهِ فَأَيَّدْتَنِي بِقُوَّتِكَ
وَشَدَدْتَ أَزْرِي بِنُصْرَتِكَ وَفَلَلْتَ لِي حَدَّهُ وَخَذَلْتَهُ بَعْدَ جَمْعِ عَدِيدِهِ وَحَشْدِهِ وَأَعْلَيْتَ
كَعْبِي عَلَيْهِ وَوَجَّهْتَ مَا سَدَّدَ إِلَيَّ مِنْ مَكَائِدِهِ إِلَيْهِ وَرَدَدْتَهُ عَلَيْهِ وَلَمْ يَشْفِ غَلِيلَهُ
وَلَمْ يَبْرُدْ حَزَازَاتِ غَيْظِهِ وَقَدْ عَضَّ عَلَيَّ أَنَامِلَهُ وَأَدْبَرَ مُوَلِّياً قَدْ أَخْفَقَتْ سَرَايَاهُ فَلَكَ
الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي
لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ إِلٰهِي وَكَمْ مِنْ بَاغٍ بَغَانِي بِمَكَائِدِهِ
وَنَصَبَ لِي شَرَكَ مَصَائِدِهِ وَوَكَّلَ بِي تَفَقُّدَ رِعَايَتِهِ وَأَضْبَأَ إِلَيَّ إِضْبَاءَ السَّبُعِ لِطَرِيدَتِهِ انْتِظَاراً
لِانْتِهَازِ فُرْصَتِهِ وَهُوَ يُظْهِرُ بَشَاشَةَ الْمَلَقِ وَيَبْسُطُ وَجْهاً غَيْرَ طَلِقٍ فَلَمَّا رَأَيْتَ دَغَلَ سَرِيرَتِهِ
وَقُبْحَ مَا انْطَوَى عَلَيْهِ لِشَرِيكِهِ فِي مِلَّتِهِ وَأَصْبَحَ مُجْلِباً لِي فِي بَغْيِهِ أَرْكَسْتَهُ لِأُمِّ رَأْسِهِ وَأَتَيْتَ
بُنْيَانَهُ مِنْ أَسَاسِهِ فَصَرَعْتَهُ فِي زُبْيَتِهِ وَرَدَّيْتَهُ فِي مَهْوَى حُفْرَتِهِ وَجَعَلْتَ خَدَّهُ طَبَقاً
لِتُرَابِ رِجْلِهِ وَشَغَلْتَهُ فِي بَدَنِهِ وَرِزْقِهِ وَرَمَيْتَهُ بِحَجَرِهِ وَخَنَقْتَهُ بِوَتَرِهِ وَذَكَّيْتَهُ بِمَشَاقِصِهِ
وَكَبَبْتَهُ لِمَنْخِرِهِ وَرَدَدْتَ كَيْدَهُ فِي نَحْرِهِ وَرَبَقْتَهُ بِنَدَامَتِهِ وَفَسَأْتَهُ بِحَسْرَتِهِ
فَاسْتَخْذَأَ وَتَضَاءَلَ بَعْدَ نَخْوَتِهِ وَانْقَمَعَ بَعْدَ اسْتِطَالَتِهِ ذَلِيلاً مَأْسُوراً فِي رِبْقِ حِبَالَتِهِ الَّتِي كَانَ
يُؤَمِّلُ أَنْ يَرَانِي فِيهَا يَوْمَ سَطْوَتِهِ وَقَدْ كِدْتُ يَا رَبِّ لَوْلَا رَحْمَتُكَ أَنْ يَحُلَّ بِي مَا حَلَّ بِسَاحَتِهِ
فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ
اجْعَلْنِي لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ إِلٰهِي وَكَمْ مِنْ حَاسِدٍ
شَرِقَ بِحَسْرَتِهِ وَعَدُوٍّ شَجِيَ بِغَيْظِهِ وَسَلَقَنِي بِحَدِّ لِسَانِهِ وَوَخَزَنِي بِمُوقِ عَيْنِهِ وَجَعَلَنِي غَرَضاً
لِمَرَامِيهِ وَقَلَّدَنِي خِلَالاً لَمْ تَزَلْ فِيهِ نَادَيْتُكَ يَا رَبِّ مُسْتَجِيراً بِكَ وَاثِقاً بِسُرْعَةِ إِجَابَتِكَ
مُتَوَكِّلاً عَلَى مَا لَمْ أَزَلْ أَتَعَرَّفُهُ مِنْ حُسْنِ دِفَاعِكَ عَالِماً أَنَّهُ لَا يُضْطَهَدُ مَنْ أَوَى إِلَى
ظِلِّ كَنَفِكَ وَلَنْ تَقْرَعَ الْحَوَادِثُ مَنْ لَجَأَ إِلَى مَعْقِلِ الْاِنْتِصَارِ بِكَ فَحَصَّنْتَنِي مِنْ بَأْسِهِ
بِقُدْرَتِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ

سجدۂ شکر کا بیان

سے منقول ہے کہ امام رضا
علیہ السلام اس قدر سجدہ
میں رہتے تھے کہ مسجد کی زمین
کے سنگ ریزے آنحضرت
کے پسینے سے تر ہو جاتے تھے
اور آنحضرت دونوں رخسارو
کو مسجد کی زمین سے چپکائے
رکھتے تھے رجال کشی میں
مذکور ہے کہ ابن ابی عمیر
کے پاس فضل بن شاذان
آئے تو وہ سجدہ میں تھے
اور انہوں نے سجدہ کو
بہت طول دیا جب انہوں
نے سجدہ سے سر اٹھایا
تو اس نے ان کے سجدہ
کے طول کا ذکر کیا۔ آپ نے
فرمایا کہ اگر تو جمیل بن دراج
کے سجدہ کو دیکھتا تو پھر میرے
سجدہ کو لمبا نہ سمجھتا آپ
نے کہا کہ میں ایک دن جمیل
بن دراج کے پاس گیا تو وہ
سجدہ میں تھے اور انہوں نے
سجدہ کو طول دیا جب
انہوں نے سجدہ سے سر
اٹھایا تو میں نے کہا کہ آپ نے

مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ اِلٰهِي وَكَمْ
مِنْ سَحَائِبِ مَكْرُوهٍ جَلَّيْتَهَا وَسَمَاءِ نِعْمَةٍ مَطَرْتَهَا وَجَدَاوِلِ كَرَامَةٍ اَجْرَيْتَهَا وَاَعْيُنِ
اَحْدَاثٍ طَمَسْتَهَا وَنَاشِئَةِ رَحْمَةٍ نَشَرْتَهَا وَجُنَّةِ عَافِيَةٍ اَلْبَسْتَهَا وَغَوَامِرِ كُرُبَاتٍ
كَشَفْتَهَا وَاُمُورٍ جَارِيَةٍ قَدَّرْتَهَا لَمْ تُعْجِزْكَ اِذْ طَلَبْتَهَا وَلَمْ تَمْتَنِعْ مِنْكَ اِذْ اَرَدْتَهَا فَلَكَ الْحَمْدُ
يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنَعْمَائِكَ
مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ اِلٰهِي وَكَمْ مِنْ ظَنٍّ حَسَنٍ حَقَّقْتَ وَمِنْ كَسْرِ
اِمْلَاقٍ جَبَرْتَ وَمِنْ مَسْكَنَةٍ فَادِحَةٍ حَوَّلْتَ وَمِنْ صَرْعَةٍ مُهْلِكَةٍ نَعَشْتَ وَمِنْ مَشَقَّةٍ
اَرَحْتَ لَا تُسْئَلُ عَمَّا تَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُونَ وَلَا يَنْقُصُكَ مَا اَنْفَقْتَ وَلَقَدْ سُئِلْتَ فَاَعْطَيْتَ وَلَمْ
تُسْئَلْ فَابْتَدَأْتَ وَاسْتُمِيحَ بَابُ فَضْلِكَ فَمَا اَكْدَيْتَ اَبَيْتَ اِلَّا اِنْعَامًا وَامْتِنَانًا وَاِلَّا تَطَوُّلًا
يَا رَبِّ وَاِحْسَانًا وَاَبَيْتُ اِلَّا انْتِهَاكًا لِحُرُمَاتِكَ وَاجْتِرَاءً عَلٰى مَعَاصِيكَ وَتَعَدِّيًا لِحُدُودِكَ
وَغَفْلَةً عَنْ وَعِيدِكَ وَطَاعَةً لِعَدُوِّي وَعَدُوِّكَ لَمْ يَمْنَعْكَ يَا اِلٰهِي وَنَاصِرِي اِخْلَالِي بِالشُّكْرِ
عَنْ اِتْمَامِ اِحْسَانِكَ وَلَا حَجَزَنِي ذٰلِكَ عَنِ ارْتِكَابِ مَسَاخِطِكَ اَللّٰهُمَّ وَهٰذَا مَقَامُ عَبْدٍ ذَلِيلٍ
اِعْتَرَفَ لَكَ بِالتَّوْحِيدِ وَاَقَرَّ عَلٰى نَفْسِهِ بِالتَّقْصِيرِ فِي اَدَاءِ حَقِّكَ وَشَهِدَ لَكَ بِسُبُوغِ نِعْمَتِكَ
عَلَيْهِ وَجَمِيلِ عَادَتِكَ عِنْدَهُ وَاِحْسَانِكَ اِلَيْهِ فَهَبْ لِي يَا اِلٰهِي وَسَيِّدِي مِنْ فَضْلِكَ مَا اُرِيدُهُ
اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَتَّخِذُهُ سُلَّمًا اَعْرُجُ فِيهِ اِلٰى مَرْضَاتِكَ وَآمَنُ بِهِ مِنْ سَخَطِكَ بِعِزَّتِكَ وَطَوْلِكَ
وَبِحَقِّ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي اَنَاةٍ لَا
يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ
اِلٰهِي وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ فِي كَرْبِ الْمَوْتِ وَحَشْرَجَةِ الصَّدْرِ وَالنَّظَرِ اِلٰى مَا تَقْشَعِرُّ
مِنْهُ الْجُلُودُ وَتَفْزَعُ لَهُ الْقُلُوبُ وَاَنَا فِي عَافِيَةٍ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ
لَا يُغْلَبُ وَذِي اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ
مِنَ الذَّاكِرِينَ اِلٰهِي وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ سَقِيمًا مُوجَعًا فِي اَنَّةٍ وَعَوِيلٍ يَتَقَلَّبُ فِي غَمِّهِ
لَا يَجِدُ مَحِيصًا وَلَا يُسِيغُ طَعَامًا وَلَا شَرَابًا وَاَنَا فِي صِحَّةٍ مِنَ الْبَدَنِ وَسَلَامَةٍ مِنَ الْعَيْشِ كُلُّ

سجدۂ شکر کا بیان

سجدہ کو بہت طول دیا ہے
آپ نے کہا کہ اگر تو معروف
بن خربوذ کا سجدہ دیکھتا تو
میرے سجدہ کو معمولی سمجھتا
و ایضاً فضل بن شاذان سے
روایت کی ہے کہ حسن بن علی
بن فضال صحرا و بیابان کی
طرف عبادت کے لئے جایا
کرتے تھے اور سجدہ کو اتنا
طول دیتے تھے کہ پرندے
اس کے اوپر یہ سمجھتے ہوئے
اکثر بیٹھ جاتے تھے کہ یہ
ایک سفید کپڑا پڑا ہوا ہے
اور وحشی جانور اس کے ارد
گرد چرتے رہتے تھے اور
اور ان سے وحشت نہیں
کرتے تھے. ایضاً روایت
کی گئی ہے کہ علی بن مہزیار
جب آفتاب نکل آتا تھا
تو سجدہ میں جاتے تھے
اور جب تک ہزار مومن
بھائیوں کے لئے ویسی دعا
نہیں کر لیتے تھے جو اپنے
لئے کر چکے تھے تو سجدہ
سے سر بلند نہیں کرتے

ذٰلِكَ مِنْكَ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِيْ اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَاجْعَلْنِيْ لِنَعْمَآئِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَآئِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اِلٰهِيْ وَكَمْ مِّنْ عَبْدٍ اَمْسٰى
وَاَصْبَحَ خَآئِفًا مَّرْعُوْبًا مُشْفِقًا وَّجِلًا هَارِبًا طَرِيْدًا مُنْجَحِرًا فِيْ مَضِيْقٍ وَّمَخْبَاَةٍ مِّنَ الْمَخَابِيْ قَدْ
ضَاقَتْ عَلَيْهِ الْاَرْضُ بِرُحْبِهَا لَا يَجِدُ حِيْلَةً وَّلَا مَنْجًى وَّلَا مَاْوًى وَّاَنَا فِيْ اَمْنٍ وَّطُمَاْنِيْنَةٍ وَّعَافِيَةٍ
مِّنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُّقْتَدِرٍ لَّا يُغْلَبُ وَذِيْ اَنَاةٍ لَّا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ لِنَعْمَآئِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَآئِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ وَكَمْ
مِّنْ عَبْدٍ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ مَغْلُوْلًا مُّكَبَّلًا فِي الْحَدِيْدِ بِاَيْدِي الْعُدَاةِ لَا يَرْحَمُوْنَهٗ فَقِيْدًا مِّنْ اَهْلِهٖ
وَوَلَدِهٖ مُنْقَطِعًا عَنْ اِخْوَانِهٖ وَبَلَدِهٖ يَتَوَقَّعُ كُلَّ سَاعَةٍ بِاَيِّ قِتْلَةٍ يُّقْتَلُ وَبِاَيِّ مُثْلَةٍ يُّمَثَّلُ بِهٖ
وَاَنَا فِيْ عَافِيَةٍ مِّنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُّقْتَدِرٍ لَّا يُغْلَبُ وَذِيْ اَنَاةٍ لَّا يَعْجَلُ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ لِنَعْمَآئِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَآئِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اِلٰهِيْ وَكَمْ
مِّنْ عَبْدٍ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ يُقَاسِي الْحَرْبَ وَمُبَاشَرَةَ الْقِتَالِ بِنَفْسِهٖ قَدْ غَشِيَتْهُ الْاَعْدَآءُ مِنْ كُلِّ
جَانِبٍ بِالسُّيُوْفِ وَالرِّمَاحِ وَاٰلَةِ الْحَرْبِ يَتَقَعْقَعُ فِي الْحَدِيْدِ قَدْ بَلَغَ مَجْهُوْدَهٗ لَا يَعْرِفُ حِيْلَةً وَّلَا يَجِدُ
مَهْرَبًا قَدْ اُدْنِفَ بِالْجِرَاحَاتِ اَوْ مُتَشَحِّطًا بِدَمِهٖ تَحْتَ السَّنَابِكِ وَالْاَرْجُلِ يَتَمَنّٰى شَرْبَةً مِّنْ مَّآءٍ
اَوْ نَظْرَةً اِلٰى اَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا وَاَنَا فِيْ عَافِيَةٍ مِّنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ
مُّقْتَدِرٍ لَّا يُغْلَبُ وَذِيْ اَنَاةٍ لَّا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ لِنَعْمَآئِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ
وَلِاٰلَآئِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اِلٰهِيْ وَكَمْ مِّنْ عَبْدٍ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ فِيْ ظُلُمَاتِ الْبِحَارِ وَعَوَاصِفِ الرِّيَاحِ
وَالْاَهْوَالِ وَالْاَمْوَاجِ يَتَوَقَّعُ الْغَرَقَ وَالْهَلَاكَ لَا يَقْدِرُ عَلٰى حِيْلَةٍ اَوْ مُبْتَلًى بِصَاعِقَةٍ اَوْ هَدْمٍ اَوْ
حَرْقٍ اَوْ شَرْقٍ اَوْ خَسْفٍ اَوْ مَسْخٍ اَوْ قَذْفٍ وَّاَنَا فِيْ عَافِيَةٍ مِّنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ
مُّقْتَدِرٍ لَّا يُغْلَبُ وَذِيْ اَنَاةٍ لَّا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ لِنَعْمَآئِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ
وَلِاٰلَآئِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اِلٰهِيْ وَكَمْ مِّنْ عَبْدٍ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ مُسَافِرًا شَاخِصًا عَنْ اَهْلِهٖ وَ
وَلَدِهٖ مُتَحَيِّرًا فِي الْمَفَاوِزِ تَآئِهًا مَّعَ الْوُحُوْشِ وَالْبَهَآئِمِ وَالْهَوَآمِّ وَحِيْدًا فَرِيْدًا لَّا يَعْرِفُ حِيْلَةً وَّلَا
يَهْتَدِيْ سَبِيْلًا اَوْ مُتَاَذِّيًا بِبَرْدٍ اَوْ حَرٍّ اَوْ جُوْعٍ اَوْ عُرْيٍ اَوْ غَيْرِهٖ مِنَ الشَّدَآئِدِ مِمَّا اَنَا مِنْهُ خِلْوٌ فِيْ

سجدۂ شکر کا بیان
تھے اور ان کی پیشانی پر
اونٹ کے زانوں جیسا نشان
زیادہ لمبا سجدہ کرنے کی وجہ
سے ہو گیا تھا۔ ایضاً روایت
کی ہے کہ ابن ابی عمیر صبح
کی نماز کے بعد اپنی پیشانی
زمین پر سجدہ شکر کے لئے
رکھتے تھے اور ظہر تک زمین
سے نہیں اٹھاتے تھے۔
افضل یوں ہے کہ سجدہ
شکر کو تمام تعقیبات کے
بعد اور نوافل سے پہلے
بجا لایا جائے لیکن اکثر
علمائے مغرب کی نماز
میں نوافل کے بعد کہا ہے
اگرچہ بعض نے اس کے
نوافل سے پہلے بھی کہا ہے
اگرچہ یہ دونوں طریقے اچھے
ہیں لیکن پھر بھی نوافل سے
پہلے بجا لانا افضل ہے
جیسا کہ حمیری نے حضرت
امام صاحب الزمان سے
روایت کی ہے اور اگر دونوں
پر عمل کیا جائے تو یہ بہتر
گا سجدہ شکر کی دعا میں

عَافِيَةٍ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ إِلٰهِي وَسَيِّدِي وَ
كَمْ مِنْ عَبْدٍ أَمْسٰى وَأَصْبَحَ فَقِيرًا عَائِلًا عَارِيًا مُمْلِقًا مُخْفِقًا مَهْجُورًا جَائِعًا ظَمْآنَ يَنْتَظِرُ مَنْ
يَعُودُ عَلَيْهِ بِفَضْلٍ أَوْ عَبْدٍ وَجِيهٍ عِنْدَكَ هُوَ أَوْجَهُ مِنِّي عِنْدَكَ وَأَشَدُّ عِبَادَةً لَكَ مَغْلُولًا
مَقْهُورًا قَدْ حُمِّلَ ثِقْلًا مِنْ تَعَبِ الْعَنَاءِ وَشِدَّةِ الْعُبُودِيَّةِ وَكُلْفَةِ الرِّقِّ وَثِقْلِ الضَّرِيبَةِ أَوْ مُبْتَلًى
بِبَلَاءٍ شَدِيدٍ لَا قِبَلَ لَهُ إِلَّا بِمَنِّكَ عَلَيْهِ وَأَنَا الْمَخْدُومُ الْمُنَعَّمُ الْمُعَافَى الْمُكَرَّمُ فِي عَافِيَةٍ مِمَّا
هُوَ فِيهِ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى ذٰلِكَ كُلِّهِ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ
مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ إِلٰهِي وَسَيِّدِي وَكَمْ
مِنْ عَبْدٍ أَمْسٰى وَأَصْبَحَ عَلِيلًا مَرِيضًا سَقِيمًا مُدْنِفًا عَلٰى فُرُشِ الْعِلَّةِ وَفِي لِبَاسِهَا يَتَقَلَّبُ يَمِينًا
وَشِمَالًا لَا يَعْرِفُ شَيْئًا مِنْ لَذَّةِ الطَّعَامِ وَلَا مِنْ لَذَّةِ الشَّرَابِ يَنْظُرُ إِلٰى نَفْسِهِ حَسْرَةً لَا يَسْتَطِيعُ
لَهَا ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَأَنَا خِلْوٌ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ فَلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُقْتَدِرٍ
لَا يُغْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لَكَ مِنَ الْعَابِدِينَ وَلِنَعْمَائِكَ مِنَ
الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ وَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ مَوْلَايَ وَسَيِّدِي
وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ أَمْسٰى وَأَصْبَحَ وَقَدْ دَنَا يَوْمُهُ مِنْ حَتْفِهِ وَأَحْدَقَ بِهِ مَلَكُ الْمَوْتِ فِي أَعْوَانِهِ
يُعَالِجُ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَحِيَاضَهُ تَدُورُ عَيْنَاهُ يَمِينًا وَشِمَالًا يَنْظُرُ إِلٰى أَحِبَّائِهِ وَأَوِدَّائِهِ وَأَخِلَّائِهِ
قَدْ مُنِعَ مِنَ الْكَلَامِ وَحُجِبَ عَنِ الْخِطَابِ يَنْظُرُ إِلٰى نَفْسِهِ حَسْرَةً لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا ضَرًّا وَلَا نَفْعًا
وَأَنَا خِلْوٌ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ فَلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ
وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ
مِنَ الذَّاكِرِينَ وَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ مَوْلَايَ وَسَيِّدِي وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ أَمْسٰى
وَأَصْبَحَ فِي مَضَائِقِ الْحُبُوسِ وَالسُّجُونِ وَكُرَبِهَا وَذُلِّهَا وَحَدِيدِهَا يَتَدَاوَلُهُ أَعْوَانُهَا وَ
زَبَانِيَتُهَا فَلَا يَدْرِي أَيَّ حَالٍ يُفْعَلُ بِهِ وَأَيَّ مُثْلَةٍ يُمَثَّلُ بِهِ فَهُوَ فِي ضُرٍّ مِنَ الْعَيْشِ وَضَنْكٍ
مِنَ الْحَيَاةِ يَنْظُرُ إِلٰى نَفْسِهِ حَسْرَةً لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَأَنَا خِلْوٌ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ بِجُودِكَ

سجدۂ شکر کا بیان

بہت ہیں ان میں سے آسان یہ چند ایک ہیں پہلی امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر چاہے تو سو دفعہ شکراً شکراً کہے اور اگر چاہے تو سو دفعہ عفواً عفواً کہہ لے عیون اخبار رضا علیہ السلام میں رجاء بن ضحاک سے روایت کی ہے کہ امام رضا علیہ السلام خراسان کے راستے میں جب ظہر کی نماز کی تعقیبات سے فارغ ہوتے تھے تو سجدہ شکر میں جاتے تھے اور اس میں سو دفعہ شکراً للہ کہتے تھے اور جب عصر کی تعقیبات سے فارغ ہوتے تھے تو سو دفعہ حمداً للہ کہتے تھے دوسری شیخ کلینی نے معتبر سند سے امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ سب سے قریب ترین حالت بندہ کی خدا سے نزدیک اس وقت ہوتی ہے جب وہ سجدہ میں ہو اور اپنے خدا کو یاد کرے اور جب سجدہ میں جائے تو یہ پڑھے یا رب

وَكَرَمِكَ فَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لَكَ مِنَ الْعَابِدِيْنَ وَلِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ وَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ سَيِّدِي وَمَوْلَايَ وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ قَدِ اسْتَمَرَّ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَاَحْدَقَ بِهِ الْبَلَاءُ وَفَارَقَ اَوِدَّائَهُ وَاَحِبَّائَهُ وَاَخِلَّائَهُ وَاَمْسٰى اَسِيْرًا حَقِيْرًا ذَلِيْلًا فِي اَيْدِي الْكُفَّارِ وَالْاَعْدَاءِ يَتَدَاوَلُوْنَهُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا قَدْ حُصِرَ فِي الْمَطَامِيْرِ وَثُقِّلَ بِالْحَدِيْدِ لَا يَرٰى شَيْئًا مِنْ ضِيَاءِ الدُّنْيَا وَلَا مِنْ رَوْحِهَا يَنْظُرُ اِلٰى نَفْسِهِ حَسْرَةً لَا يَسْتَطِيْعُ لَهَا ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَاَنَا خِلْوٌ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ فَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لَكَ مِنَ الْعَابِدِيْنَ وَلِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ وَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَعِزَّتِكَ يَا كَرِيْمُ لَاَطْلُبَنَّ مِمَّا لَدَيْكَ وَلَاُلِحَّنَّ عَلَيْكَ وَلَاَمُدَّنَّ يَدِي نَحْوَكَ مَعَ جُرْمِهَا اِلَيْكَ يَا رَبِّ فَبِمَنْ اَعُوْذُ وَبِمَنْ اَلُوْذُ لَا اَحَدَ لِي اِلَّا اَنْتَ اَفَتَرُدُّنِي وَاَنْتَ مُعَوَّلِي وَعَلَيْكَ مُتَّكَلِي اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي وَضَعْتَهُ عَلَى السَّمَاءِ فَاسْتَقَلَّتْ وَعَلَى الْاَرْضِ فَاسْتَقَرَّتْ وَعَلَى الْجِبَالِ فَرَسَتْ وَعَلَى اللَّيْلِ فَاَظْلَمَ وَعَلَى النَّهَارِ فَاسْتَنَارَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَقْضِيَ لِي حَوَائِجِي كُلَّهَا وَتَغْفِرَ لِي ذُنُوْبِي كُلَّهَا صَغِيْرَهَا وَكَبِيْرَهَا وَتُوَسِّعَ عَلَيَّ مِنَ الرِّزْقِ مَا تُبَلِّغُنِي بِهِ شَرَفَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ مَوْلَايَ بِكَ اسْتَعَنْتُ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَعِنِّي وَبِكَ اسْتَجَرْتُ فَاَجِرْنِي وَاَغْنِنِي بِطَاعَتِكَ عَنْ طَاعَةِ عِبَادِكَ وَبِمَسْئَلَتِكَ عَنْ مَسْئَلَةِ خَلْقِكَ وَانْقُلْنِي مِنْ ذُلِّ الْفَقْرِ اِلٰى عِزِّ الْغِنٰى وَمِنْ ذُلِّ الْمَعَاصِي اِلٰى عِزِّ الطَّاعَةِ فَقَدْ فَضَّلْتَنِي عَنْ كَثِيْرٍ مِنْ خَلْقِكَ جُوْدًا مِنْكَ وَكَرَمًا لَا بِاسْتِحْقَاقٍ مِنِّي اِلٰهِي فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى ذٰلِكَ كُلِّهِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ پھر سجدہ میں جائے اور یہ پڑھے سَجَدَ وَجْهِيَ الذَّلِيْلُ لِوَجْهِكَ الْعَزِيْزِ الْجَلِيْلِ سَجَدَ وَجْهِيَ الْبَالِي الْفَانِي لِوَجْهِكَ الدَّائِمِ الْبَاقِي سَجَدَ وَجْهِيَ الْفَقِيْرُ لِوَجْهِكَ الْغَنِيِّ الْكَبِيْرِ سَجَدَ وَجْهِي وَسَمْعِي وَبَصَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَجِلْدِي وَعَظْمِي وَمَا اَقَلَّتِ الْاَرْضُ مِنِّي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ عُدْ عَلٰى جَهْلِي بِحِلْمِكَ وَعَلٰى فَقْرِي بِغِنَاكَ وَعَلٰى ذُلِّي بِعِزِّكَ وَسُلْطَانِكَ وَعَلٰى ضَعْفِي بِقُوَّتِكَ

سجدۂ شکر کا بیان

اَلْاَمْرُ يَا رَبِّ فِي يَدَيْكَ يَا مَلِكَ الْمُلُوْكِ وَيَا سَيِّدَ السَّادَاتِ وَيَا جَبَّارَ الْجَبَابِرَةِ وَيَا اِلٰهَ الْاٰلِهَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اس کے بعد اپنی حاجت طلب کرے پھر کہے فَاِنِّي عَبْدُكَ وَنَاصِيَتِي فِي قَبْضَتِكَ اس کے بعد جو دعا بھی چاہے وہ مانگے کیونکہ خدا بخشنے والا ہے اور اس کے نزدیک کسی حاجت کو پورا کرنا مشکل نہیں۔ تیسری کلینی نے موثق سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا کہ میرے والد بزرگوار ایک رات مسجد میں سجدہ کئے ہوئے رو رہے تھے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّي حَقًّا حَقًّا سَجَدْتُ لَكَ يَا رَبِّ تَعَبُّدًا وَّرِقًّا اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَمَلِي ضَعِيْفٌ فَضَاعِفْهُ لِي اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَتُبْ

٩٩

وَعَلٰی خَوْفِیْ بِاَمْنِكَ وَعَلٰی ذُنُوْبِیْ وَخَطَایَایَ بِعَفْوِكَ وَرَحْمَتِكَ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْرَؤُكَ فِیْ نَحْرِ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ فَاكْفِنِیْهِ بِمَا كَفَیْتَ بِهٖ اَنْبِیَاۤءَكَ وَاَوْلِیَاۤءَكَ مِنْ خَلْقِكَ وَصَالِحِیْ عِبَادِكَ مِنْ فَرَاعِنَةِ خَلْقِكَ وَطُغَاةِ عُدَاتِكَ وَشَرِّ جَمِیْعِ خَلْقِكَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ۝

دعائے سیفی صغیر معروف بدعاء قاموس

شیخ اجل ثقۃ الاسلام نوری عطر اللہ مرقدہٗ نے صحیفہ ثانیہ علویہ میں اس کا ذکر کیا ہے اور فرمایا کہ اس دعا کے لئے ظلمات و تسخیر کے ماہرین نے عجیب شرح و بسط اور عجیب و غریب اثرات ذکر کئے ہیں چونکہ مجھے ایسے حضرات پر اعتماد نہیں ہے لہٰذا میں نے ان کا ذکر نہیں کیا لیکن اصل اس دعا کو بطور تسامح و چشم پوشی اور علماء اعلام کی اتباع میں ذکر کر رہا ہوں اور وہ دعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ فِیْ لُجَّةِ بَحْرِ اَحَدِیَّتِكَ وَطَمْطَامِ یَمِّ وَحْدَانِیَّتِكَ وَقَوِّنِیْ بِقُوَّةِ سَطْوَةِ سُلْطَانِ فَرْدَانِیَّتِكَ حَتّٰی اَخْرُجَ اِلٰی فَضَاۤءِ سَعَةِ رَحْمَتِكَ وَفِیْ وَجْهِیْ لَمَعَاتُ بَرْقِ الْقُرْبِ مِنْ اٰثَارِ حِمَایَتِكَ مَهِیْبًا بِهَیْبَتِكَ عَزِیْزًا بِعِنَایَتِكَ مُتَجَلِّلًا مُكَرَّمًا بِتَعْلِیْمِكَ وَتَزْكِیَتِكَ وَاَلْبِسْنِیْ خِلَعَ الْعِزَّةِ وَالْقَبُوْلِ وَسَهِّلْ لِیْ مَنَاهِجَ الْوُصْلَةِ وَالْوُصُوْلِ وَتَوِّجْنِیْ بِتَاجِ الْكَرَامَةِ وَالْوَقَارِ وَاَلِّفْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اَحِبَّاۤئِكَ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا وَدَارِ الْقَرَارِ وَارْزُقْنِیْ مِنْ نُوْرِ اسْمِكَ هَیْبَةً وَسَطْوَةً تَنْقَادُ لِیَ الْقُلُوْبُ وَالْاَرْوَاحُ وَتَخْضَعُ لَدَیَّ النُّفُوْسُ وَالْاَشْبَاحُ یَا مَنْ ذَلَّتْ لَهٗ رِقَابُ الْجَبَابِرَةِ وَخَضَعَتْ لَدَیْهِ اَعْنَاقُ الْاَكَاسِرَةِ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ وَلَا اِعَانَةَ اِلَّا بِكَ وَلَا اتِّكَاۤءَ اِلَّا عَلَیْكَ اِدْفَعْ عَنِّیْ كَیْدَ الْحَاسِدِیْنَ وَظُلُمَاتِ شَرِّ الْمُعَانِدِیْنَ وَارْحَمْنِیْ تَحْتَ سُرَادِقَاتِ عَرْشِكَ یَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِیْنَ اَیِّدْ ظَاهِرِیْ فِیْ تَحْصِیْلِ مَرَاضِیْكَ وَنَوِّرْ قَلْبِیْ وَسِرِّیْ بِالْاِطِّلَاعِ عَلٰی مَنَاهِجِ مَسَاعِیْكَ اِلٰهِیْ كَیْفَ اَصْدُرُ عَنْ بَابِكَ بِخَیْبَةٍ مِنْكَ وَقَدْ وَرَدْتُهٗ عَلٰی ثِقَةٍ بِكَ وَكَیْفَ تُؤْیِسُنِیْ مِنْ عَطَاۤئِكَ وَقَدْ اَمَرْتَنِیْ بِدُعَاۤئِكَ وَهَا اَنَا مُقْبِلٌ عَلَیْكَ مُلْتَجِئٌ اِلَیْكَ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اَعْدَاۤئِیْ كَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ اَعْدَاۤئِیْ اِخْتَطِفْ اَبْصَارَهُمْ عَنِّیْ بِنُوْرِ قُدْسِكَ وَجَلَالِ مَجْدِكَ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْمُعْطِیْ جَلَاۤئِلَ النِّعَمِ الْمُكَرَّمَةِ لِمَنْ نَاجَاكَ بِلَطَاۤئِفِ رَحْمَتِكَ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ

سجدہ شکر کا بیان

علی اَنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ جو تھی کلینی نے معتبر سند سے روایت کی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سجدہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے اَعُوْذُ بِكَ مِنْ نَارٍ حَرُّهَا لَا یُطْفٰی وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ نَارٍ جَدِیْدُهَا لَا یَبْلٰی وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ نَارٍ عَطْشَانُهَا لَا یُرْوٰی وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ نَارٍ مَسْلُوْبُهَا لَا یُكْسٰی پانچویں کلینی نے معتبر سند سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اس بات کی شکایت کی کہ میری ایک لونڈی ام ولد ہے وہ بیمار ہے تو آپ نے فرمایا کہ اسے کہہ کر وہ سجدہ شکر میں ہر واجب نماز کے بعد پڑھے یَا رَؤُوْفُ یَا رَحِیْمُ یَا رَبِّیْ یَا سَیِّدِیْ اس کے بعد وہ اپنی حاجت طلب کرے یہ بھی بہت کافی معتبر روایات میں منقول ہے

وَالْاِكْرَامِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ ○

ساتویں فصل

بعض آیات اور نفع دینے والی دعاؤں کے ذکر میں کہ جسے میں نے معتبر کتابوں سے انتخاب کیا ہے پہلی سید اجل سید علی خاں شیرازی رضوان اللہ علیہ نے کتاب کلم طیب میں نقل فرمایا ہے کہ خدائے تعالیٰ کا اسم اعظم کا افتتاح اللہ سے اور اختتام ھو پر ہے اس کے حروف بغیر نقطوں کے ہیں اس کی قرائت میں کوئی تغیر نہیں آتا خواہ اس پر اعراب دیا جائے یا نہ اور وہ قرآن مجید کی پانچ سورتوں کی پانچ آیتوں میں موجود ہے سورہ بقرہ اور آل عمران، نساء طہٰ تغابن الشیخ مغربی نے کہا کہ جو شخص ہر روز گیارہ دفعہ ان آیات کے پڑھنے کو اپنا ورد قرار دے دے البتہ اس کی ہر مہم کلی اور جزئی بہت جلد آسان ہو جائیگی اور وہ پانچ آیات یہ ہیں (۱) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ آخر آیۃ الکرسی تک (۲) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ (۳) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا (۴) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى (۵) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ دوسری دعائے توسل علامہ مجلسی نے فرمایا ہے کہ بعض معتبر کتابوں میں محمد بن بابویہ سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے اس دعائے توسل کو آئمہ علیہ السلام سے روایت کی ہے اور انہوں نے کہا کہ اس کو میں نے کسی معاملہ میں نہیں پڑھا مگر اس کی قبولیت کا اثر بہت جلدی پایا اور وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ يَا اَبَا الْقَاسِمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا اِمَامَ الرَّحْمَةِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا الْحَسَنِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا قُرَّةَ عَيْنِ الرَّسُوْلِ يَا سَيِّدَتَنَا وَمَوْلَاتَنَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكِ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكِ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهَةً عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعِيْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ يَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا الْمُجْتَبٰى يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

سجدہ شکر کا بیان

کہ امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہما السلام شکر کے سجدہ میں یہ بہت پڑھتے تھے اَسْئَلُكَ الرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ ساتویں صحیح سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت سجدہ میں پڑھتے تھے سَجَدَ وَجْهِيَ اللَّئِيْمُ لِوَجْهِ رَبِّيَ الْكَرِيْمِ آٹھویں بعض معتبر کتب میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ اللہ کے نزدیک سب سے بہتر سخن یہ ہے کہ بندہ سجدہ میں تین دفعہ کہے اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ نانویں جعفریات میں صحیح سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ جب سجدہ میں سر رکھتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ

دُعائے توسل

يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ
يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَا حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا الشَّهِيْدُ
يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ
وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ
يَا زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا
وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا
اَبَا جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا الْبَاقِرُ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا
اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا
يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ اَيُّهَا الصَّادِقُ
يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا
تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ
حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا الْحَسَنِ يَا مُوْسٰى
بْنَ جَعْفَرٍ اَيُّهَا الْكَاظِمُ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ
عَلٰى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا
بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ
اللّٰهِ يَا اَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى اَيُّهَا الرِّضَا يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا
اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ
لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا التَّقِيُّ الْجَوَادُ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا
وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ
اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ اَيُّهَا الْهَادِي النَّقِيُّ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ
عَلٰى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ
حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ يَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا الزَّكِيُّ الْعَسْكَرِيُّ

اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ يَا حَيًّا لَا يَمُوْتُ

دسویں: قطب راوندی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب تجھے کوئی سختی اور غم لاحق ہو اور وہ نہایت تنگ پہنچ جائے تو زمین پر سجدہ کر اور اس میں یہ کہہ يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ يَا مُعِزَّ كُلِّ ذَلِيْلٍ قَدْ وَحَقِّكَ بَلَغَ مَجْهُوْدِيْ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَفَرِّجْ عَنِّيْ عدۃ الداعی میں آنحضرت سے روایت کی ہے: کہ جب کسی مرد پر کوئی مصیبت یا کوئی سختی اور ہم و غم نازل ہو تو وہ اپنے گھٹنوں اور بازو کو کہنی تک ننگا کر کے زمین سے چمٹا کر اپنے سینے کو بھی زمین پر رکھ دے اور پھر اپنی حاجت طلب کرے۔

گیارہویں: ابن بابویہ نے معتبر سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب اللہ کا بندہ سجدہ میں

دیگر دعائے توسل

يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ يَا حُجَّةَ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَيْنَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللهِ
وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ يَا وَصِيَّ الْحَسَنِ وَالْخَلَفَ الْحُجَّةَ
اَيُّهَا الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِيُّ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ يَا حُجَّةَ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَيْنَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا
وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللهِ اِشْفَعْ لَنَا
عِنْدَ اللهِ پھر اپنی حاجتوں کو طلب کر کہ انشاءاللہ پوری ہونگیں ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ اس کے بعد
یہ بھی پڑھے يَا سَادَتِي وَمَوَالِيَّ اِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكُمْ اَئِمَّتِي وَعُدَّتِي لِيَوْمِ فَقْرِي وَحَاجَتِي اِلَى اللهِ
وَتَوَسَّلْتُ بِكُمْ اِلَى اللهِ وَاسْتَشْفَعْتُ بِكُمْ اِلَى اللهِ فَاشْفَعُوا لِي عِنْدَ اللهِ وَاسْتَنْقِذُونِي مِنْ ذُنُوبِي
عِنْدَ اللهِ فَاِنَّكُمْ وَسِيلَتِي اِلَى اللهِ وَبِحُبِّكُمْ وَبِقُرْبِكُمْ اَرْجُو نَجَاةً مِنَ اللهِ فَكُونُوا عِنْدَ اللهِ
رَجَائِي يَا سَادَتِي يَا اَوْلِيَاءَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ وَلَعَنَ اللهُ اَعْدَاءَ اللهِ ظَالِمِيهِمْ مِنَ الْاَوَّلِينَ
وَالْاٰخِرِينَ اٰمِينَ رَبَّ الْعٰلَمِينَ مولف کہتا ہے کہ شیخ کفعمی نے بلد الامین میں ایک دعا نقل کی ہے جس کا نام
دعا فرج ہے اس کے ضمن میں یہ دعا توسل بھی مذکور ہے۔ اور میرا گمان یہ ہے کہ خواجہ نصیر الدین کا دوازدہ امام بھی
دعا توسل ہے کہ جس میں پنج طاہرین پر صلوات کو بھی ساتھ ذکر کیا ہے اور یہ ایک بلیغ خطبہ میں موجود ہے کہ کفعمی نے مصباح
کے آخر میں اس کا ذکر کیا ہے سید علی خان نے کلم الطیب میں شیخ صیمری کی قبس المصباح سے ایک دعا توسل نقل
کی ہے کہ جس کی شرح و بسط کا یہ مقام گنجائش نہیں رکھتا اور وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى ابْنَتِهِ
وَعَلَى ابْنَيْهَا وَاَسْئَلُكَ بِهِمْ اَنْ تُعِينَنِي عَلَى طَاعَتِكَ وَرِضْوَانِكَ وَاَنْ تُبَلِّغَنِي بِهِمْ اَفْضَلَ مَا بَلَّغْتَ
اَحَدًا مِنْ اَوْلِيَائِكَ اِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيمٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِحَقِّ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ
عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَّا انْتَقَمْتَ بِهِ مِمَّنْ ظَلَمَنِي وَغَشَمَنِي وَاٰذَانِي وَانْطَوَى عَلَى ذٰلِكَ وَكَفَيْتَنِي بِهِ
مَؤُنَةَ كُلِّ اَحَدٍ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِحَقِّ وَلِيِّكَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
اِلَّا كَفَيْتَنِي بِهِ مَؤُنَةَ كُلِّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ وَسُلْطَانٍ عَنِيدٍ يَتَقَوَّى عَلَيَّ بِبَطْشِهِ وَيَنْتَصِرُ عَلَيَّ بِجُنْدِهِ
اِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيمٌ يَا وَهَّابُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِحَقِّ وَلِيَّيْكَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اِلَّا اَعَنْتَنِي بِهِمَا عَلَى اَمْرِ اٰخِرَتِي بِطَاعَتِكَ وَرِضْوَانِكَ وَبَلَّغْتَنِي بِهِمَا مَا يُرْضِيكَ
اِنَّكَ فَعَّالٌ لِمَا تُرِيدُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِحَقِّ وَلِيِّكَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَّا عَافَيْتَنِي بِهِ

دعاہائے سجدۂ شکر
تین دفعہ کہے يَا اَللهُ يَا
رَبَّاهُ يَا سَيِّدَاهُ تو خدا
وند کریم جواب میں کہتا ہے
کہ اے میرے بندے لبیک
اپنی حاجت طلب کر۔
مکارم الاخلاق میں روایت
کی ہے کہ جب سجدہ میں
يَا رَبَّاهُ يَا سَيِّدَاهُ سانس
کے منقطع ہو جانے تک کہتا
رہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ اپنی حاجت مانگ۔
بارھویں مکارم الاخلاق
میں امام جعفر صادق علیہ السلام
سے روایت کی ہے۔ کہ
حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ ایک آدمی کے پاس
سے گذرے جب کہ وہ
سجدہ میں پڑا یہ کہہ رہا تھا
يَا رَبِّ مَاذَا عَلَيْكَ
اَنْ تُرْضِيَ عَنِّي كُلَّ مَنْ
كَانَ لَهُ عِنْدِي تَبِعَةٌ
وَاَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي
وَاَنْ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ
بِرَحْمَتِكَ فَاِنَّمَا عَفْوُكَ
عَنِ الظَّالِمِينَ وَاَنَا مِنَ

دعائے توسل دیگر

فِی جَمِیْعِ جَوَارِحِیْ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ یَا جَوَادُ یَا کَرِیْمُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ وَلِیِّکَ الرِّضَا
عَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ اِلَّا سَلَّمْتَنِیْ بِهٖ فِیْ جَمِیْعِ اَسْفَارِیْ فِی الْبَرَارِیْ وَالْبِحَارِ وَالْجِبَالِ وَالْقِفَارِ
وَالْاَوْدِیَةِ وَالْغِیَاضِ مِنْ جَمِیْعِ مَا اَخَافُهٗ وَاَحْذَرُهٗ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَحِیْمٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ
وَلِیِّکَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِلَّا جُدْتَ بِهٖ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِکَ وَتَفَضَّلْتَ بِهٖ عَلَیَّ مِنْ وُسْعِکَ
وَوَسَّعْتَ عَلَیَّ رِزْقَکَ وَاَغْنَیْتَنِیْ عَمَّنْ سِوَاکَ وَجَعَلْتَ حَاجَتِیْ اِلَیْکَ وَقَضَاهَا عَلَیْکَ اِنَّکَ
لِمَا تَشَآءُ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ وَلِیِّکَ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ اِلَّا اَعَنْتَنِیْ بِهٖ عَلٰی
تَاْدِیَةِ فُرُوْضِکَ وَبِرِّ اِخْوَانِی الْمُؤْمِنِیْنَ وَسَهِّلْ ذٰلِکَ لِیْ وَاقْرِنْهُ بِالْخَیْرِ وَاَعِنِّیْ عَلٰی طَاعَتِکَ
بِفَضْلِکَ یَا رَحِیْمُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ وَلِیِّکَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ اِلَّا اَعَنْتَنِیْ بِهٖ
عَلٰی اُمُوْرِ اٰخِرَتِیْ بِطَاعَتِکَ وَرِضْوَانِکَ وَسَرَّرْتَنِیْ فِیْ مُنْقَلَبِیْ وَمَثْوَایَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ وَلِیِّکَ وَحُجَّتِکَ صَاحِبِ الزَّمَانِ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِلَّا اَعَنْتَنِیْ بِهٖ عَلٰی جَمِیْعِ
اُمُوْرِیْ وَکَفَیْتَنِیْ بِهٖ مَؤُوْنَةَ کُلِّ مُؤْذٍ وَطَاغٍ وَبَاغٍ وَاَعَنْتَنِیْ بِهٖ فَقَدْ بَلَغَ مَجْهُوْدِیْ وَکَفَیْتَنِیْ
بِهٖ کُلَّ عَدُوٍّ وَهَمٍّ وَغَمٍّ وَدَیْنٍ وَعَنِّیْ وَعَنْ وُلْدِیْ وَجَمِیْعِ اَهْلِیْ وَاِخْوَانِیْ وَمَنْ یَعْنِیْنِیْ اَمْرُهٗ وَخَاصَّتِیْ
اٰمِیْنَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ تیسرے شیخ کفعمی نے بلدالامین میں حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے ایک دعا کی روایت
کی ہے کہ جب بھی کوئی مصیبت غم زدہ، گرفتار اور خائف اس دعا کو پڑھے تو خداوند عالم اس سے کشائش فرمائے
گا اور وہ دعا یہ ہے یَا عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ لَهٗ وَیَا ذُخْرَ مَنْ لَا ذُخْرَ لَهٗ وَیَا سَنَدَ مَنْ لَا سَنَدَ لَهٗ وَیَا حِرْزَ
مَنْ لَا حِرْزَ لَهٗ وَیَا غِیَاثَ مَنْ لَا غِیَاثَ لَهٗ وَیَا کَنْزَ مَنْ لَا کَنْزَ لَهٗ وَیَا عِزَّ مَنْ لَا عِزَّ لَهٗ یَا کَرِیْمَ
الْعَفْوِ یَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ یَا عَوْنَ الضُّعَفَآءِ یَا کَنْزَ الْفُقَرَآءِ یَا عَظِیْمَ الرَّجَآءِ یَا مُنْقِذَ الْغَرْقٰی
یَا مُنْجِیَ الْهَلْکٰی یَا مُحْسِنُ یَا مُجْمِلُ یَا مُنْعِمُ یَا مُفْضِلُ اَنْتَ الَّذِیْ سَجَدَ لَکَ سَوَادُ اللَّیْلِ وَنُوْرُ النَّهَارِ
وَضَوْءُ الْقَمَرِ وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَحَفِیْفُ الشَّجَرِ وَدَوِیُّ الْمَآءِ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ
لَا شَرِیْکَ لَکَ یَا رَبَّاهُ یَا اَللّٰهُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ جو بھی تیری حاجت
ہو اسے طلب کر۔ مؤلف کہتا ہے کہ کشائش اور سختی اور غم کے دور ہو جانے کے لئے اس ذکر کو ہمیشہ پڑھنا بہت
فائدہ مند ہے اور وہ ذکر ہے کہ جسے امام محمد تقی علیہ السلام نے تعلیم دیا ہے وہ یہ ہے یَا مَنْ یَکْفِیْ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ

دعائے سجدہ شکر

الظّٰلِمِیْنَ فَلْتَسَعْنِیْ رَحْمَتُکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔
آنحضرت نے اس سے فرمایا کہ سر اٹھائے کہ تیری دعا مستجاب ہو گئی ہے کیونکہ تو ایسے پیغمبر کی دعا پڑھ رہا ہے جو قوم عاد کے زمانہ میں تھے۔ مؤلف مفاتیح فرماتے ہیں کہ ہم نے مسجد کوفہ اور مسجد زید کے اعمال کے ضمن میں بعض دعائیں ذکر کی ہیں جو سجدہ میں پڑھی جاتی ہیں اور حقیر نے بھی وہاں پہ ان کی کیفیت کا ترجمہ کیا ہے شیخ طوسی نے مصباح المتہجد میں سجدہ شکر کے ذکر میں فرمایا ہے کہ اپنے بھائیوں کے لئے سجدہ میں دعا کر اور یہ پڑھ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْفَجْرِ وَاللَّیَالِی الْعَشْرِ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَاللَّیْلِ اِذَا یَسْرِ وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَاِلٰهَ کُلِّ شَیْءٍ وَخَالِقَ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَ کُلِّ شَیْءٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَافْعَلْ

حرز حضرت فاطمہ علیہا السلام

وَلَا يَكْفِي مِنْهُ شَيْءٌ اِكْفِنِي مَا اَهَمَّنِي چوتھے قید خانہ سے رہائی پانے کی دعا سید بن طاؤس نے مہج الدعوات میں فرمایا ہے کہ روایت میں ہے کہ ایک شخص شام میں بہت کافی مدت سے قید تھا اس نے حضرت زہرا علیہا السلام کو خواب میں دیکھا کہ آنحضرت نے فرمایا کہ اس دعا کو پڑھے اور آنحضرت نے اسے یہ دعا تعلیم دی اس شخص نے یہ دعا پڑھی تو قید سے رہائی پائی اور اپنے گھر واپس لوٹ آیا اور وہ دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ الْعَرْشِ وَمَنْ عَلَاهُ وَبِحَقِّ الْوَحْيِ وَمَنْ اَوْحَاهُ وَبِحَقِّ النَّبِيِّ وَمَنْ نَبَّاهُ وَبِحَقِّ الْبَيْتِ وَمَنْ بَنَاهُ يَا سَامِعَ كُلِّ صَوْتٍ يَا جَامِعَ كُلِّ فَوْتٍ يَا بَارِئَ النُّفُوْسِ بَعْدَ الْمَوْتِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَاٰتِنَا وَجَمِيْعَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا فَرَجًا مِّنْ عِنْدِكَ عَاجِلًا بِشَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَعَلٰى ذُرِّيَّتِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا پانچویں سید بن طاؤس نے مہج الدعوات میں سلمان سے روایت نقل کی ہے اس کے آخر میں ایک خبر مذکور ہے کہ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت زہرا علیہا السلام نے مجھے ایک ایسا کلام بتایا جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے یاد کیا ہوا تھا اور جسے وہ صبح اور شام پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کہ اگر تو چاہتا ہے کہ تجھے دنیا میں کبھی تپ نہ ہو تو اس کلام کو ہمیشہ پڑھا کر اور وہ کلام یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ النُّوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ نُوْرِ النُّوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ هُوَ مُدَبِّرُ الْاُمُوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ وَاَنْزَلَ النُّوْرَ عَلَى الطُّوْرِ فِيْ كِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ بِقَدَرٍ مَّقْدُوْرٍ عَلٰى نَبِيٍّ مَّحْبُوْرٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هُوَ بِالْعِزِّ مَذْكُوْرٌ وَّبِالْفَخْرِ مَشْهُوْرٌ وَّعَلَى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ مَشْكُوْرٌ وَّصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ سلمان نے کہا ہے کہ جب یہ دعا میں نے حضرت زہرا سے حاصل کی تو اس کو میں نے خدا کی قسم ایک ہزار سے زیادہ مکہ اور مدینہ کے لوگوں کو جو تپ میں مبتلا تھے بتلائی جنہیں اس کے پڑھنے سے اللہ کے اذن سے شفا حاصل ہوئی۔ چھٹے حرز امام زین العابدین علیہ السلام سید ابن طاؤس نے مہج الدعوات کے دو مقام پر اس حرز کو امام زین العابدین علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا اَسْمَعَ السَّامِعِيْنَ يَا اَبْصَرَ النَّاظِرِيْنَ يَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ يَا اَحْكَمَ الْحَاكِمِيْنَ يَا خَالِقَ الْمَخْلُوْقِيْنَ يَا رَازِقَ الْمَرْزُوْقِيْنَ يَا نَاصِرَ الْمَنْصُوْرِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا دَلِيْلَ الْمُتَحَيِّرِيْنَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِيْ يَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ يَا صَرِيْخَ

دعائے سجدہ شکر

لِيْ وَبِفُلَانٍ وَّفُلَانٍ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا مَا نَحْنُ اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ اور جب سجدہ سے سر اٹھائے تو اپنے ہاتھوں کو سجدہ گاہ پر مل کر اپنے منہ کے بائیں طرف مل اور پھر پیشانی پر مل اور پھر دائیں طرف تین مرتبہ مل اور ہر مرتبہ یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّيْ الْهَمَّ وَالْحَزَنَ وَالْغِيَرَ وَالْفِتَنَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ دوسری فصل طلوع اور غروب کے درمیان کے مختصر اعمال میں جب طلوع آفتاب ہونے کو آئے تو اس وقت وہ دعا پڑھے جو پانچویں فصل میں ذکر ہوگی انشاء اللہ اول آفتاب میں تصدق دینا اگرچہ معمولی بھی ہو بہت مناسب ہے اور تھوڑے

المکروبین یا مجیب دعوة المضطرین انت الله رب العالمین انت الله لا اله الا انت الملک الحق
المبین الکبیر یا ابد الآبدین اللهم صل علی محمد المصطفی وعلی علی المرتضی وفاطمة الزهرآء وخدیجة
الکبری والحسن المجتبی والحسین الشهید بکربلاء وعلی بن الحسین زین العابدین ومحمد بن علی
الباقر وجعفر بن محمد الصادق وموسی بن جعفر الکاظم وعلی بن موسی الرضا ومحمد بن علی
التقی وعلی بن محمد النقی والحسن بن علی العسکری والحجة القآئم المهدی الامام المنتظر صلوات الله علیهم اجمعین
اللهم وال من والاهم وعاد من عاداهم وانصر من نصرهم واخذل من خذلهم والعن من
ظلمهم وعجل فرج آل محمد وانصر شیعة آل محمد وارزقنی رؤیة قآئم آل محمد واجعلنی من اتباعه
واشیاعه والراضین بفعله برحمتک یا ارحم الراحمین ساتویں شیخ کفعمی نے بلد الامین میں حضرت امام
زین العابدین علیہ السلام سے ایک دعا نقل کی ہے اور انہوں نے کہا کہ یہ دعا مقاتل بن سلیمان نے آنحضرت سے
روایت کی ہے اور ساتھ ہی مقاتل نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر کوئی شخص سو دفعہ اس دعا کو پڑھے اور اس کی دعا
مستجاب نہ ہو تو وہ مقاتل کو لعنت کرے اور وہ دعا یہ ہے الٰهی کیف ادعوک وانا انا وکیف اقطع رجآئی
منک وانت انت الٰهی اذا لم اسئلک فتعطینی فمن ذا الذی اسئله فیعطینی الٰهی اذا لم ادعوک
فتستجیب لی فمن ذا الذی ادعوه فیستجیب لی الٰهی اذا لم اتضرع الیک فترحمنی فمن ذا الذی
اتضرع الیه فیرحمنی الٰهی فکما فلقت البحر لموسی علیه السلام ونجیته اسئلک ان تصلی علی محمد
وآله وان تنجینی مما انا فیه وتفرج عنی فرجا عاجلا غیر آجل بفضلک ورحمتک یا ارحم الراحمین
آٹھویں سید بن طاؤس نے مہج الدعوات میں امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جبرئیل نے جناب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں عرض کی کہ کسی پیغمبر کو میں تجھ سے زیادہ دوست نہیں رکھتا آپ یہ بہت پڑھیں
اللهم انک تری ولا تری وانت بالمنظر الاعلی وان الیک المنتهی والرجعی وان لک الآخرة والاولی
وان لک الممات والمحیا ورب اعوذ بک ان اذل او اخزی نانویں کفعمی نے بلد الامین میں امام موسے
کاظم علیہ السلام سے ایک دعا جو مروی ہے اسے نقل کیا ہے اور انہوں نے فرمایا یہ دعا بہت عظیم الشان ہے
اور سریع الاجابت یعنی جلد قبول ہونے والی ہے اور وہ یہ ہے اللهم انی اطعتک فی احب الاشیآء الیک
وهو التوحید ولم اعصک فی ابغض الاشیآء الیک وهو الکفر فاغفر لی ما بینهما یا من الیه

اعمال طلوع و غروب آفتاب

پہلے ظہر کی نماز کے لئے تیار ہو لیکن نماز ظہر سے پہلے قیلولہ کرے کیونکہ قیلولہ رات میں عبادت کرنے کیلئے اور دن میں روزہ رکھنے کے لئے مددگار ثابت ہوتا ہے اور کوشش کیجئے کہ ظہر کے وقت بیدار ہو جائے پھر وضو کر اور مسجد کی طرف جا اور تحیۃ مسجد کے لئے دو رکعت نماز پڑھے اور نماز ظہر کے لئے منتظر بیٹھے اگر ابھی تک ظہر کا وقت داخل نہ ہوا ہو اور مستحب یہ ہے کہ نماز کو اول وقت بجالایا جائے اور جب زوال مسلم ہو جائے تو پہلا کام جو بجالائے وہ یہ ہے کہ اس دعا کو پڑھے سبحان اللہ ولا الہ الا اللہ والحمد للہ الذی لم یتخذ صاحبة ولا ولدا ولم یکن له شریک فی الملک ولم یکن له ولی من الذل وکبره تکبیرا روایت ہے

مَفزَعِی اَمرِی مِمَّا فَزِعتُ مِنهُ اِلَیکَ اَللّٰهُمَّ اغفِر لِی الکَثِیرَ مِن مَعَاصِیکَ وَاقبَل مِنِّی الیَسِیرَ مِن
طَاعَتِکَ یَا عُدَّتِی دُونَ العُدَدِ وَیَا رَجَائِی وَالمُعتَمَدَ وَیَا کَهفِی وَالسَّنَدَ وَیَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ یَا قُل هُوَ
اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَم یَلِد وَلَم یُولَد وَلَم یَکُن لَهُ کُفُوًا اَحَدٌ اَسئَلُکَ بِحَقِّ مَنِ اصطَفَیتَهُم مِن
خَلقِکَ وَلَم تَجعَل فِی خَلقِکَ مِثلَهُم اَحَدًا اَن تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَتَفعَلَ بِی مَا اَنتَ اَهلُهُ اَللّٰهُمَّ اِنِّی
اَسئَلُکَ بِالوَحدَانِیَّةِ الکُبرٰی وَالمُحَمَّدِیَّةِ البَیضَاءِ وَالعَلَوِیَّةِ العُلیَا وَبِجَمِیعِ مَا احتَجَجتَ بِهِ عَلٰی عِبَادِکَ
وَبِالاِسمِ الَّذِی حَجَبتَهُ عَن خَلقِکَ فَلَم یَخرُج مِنکَ اِلَّا اِلَیکَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاجعَل لِی مِن اَمرِی فَرَجًا
وَمَخرَجًا وَارزُقنِی مِن حَیثُ اَحتَسِبُ وَمِن حَیثُ لَا اَحتَسِبُ اِنَّکَ تَرزُقُ مَن تَشَاءُ بِغَیرِ حِسَابٍ اس کے
بعد اپنی حاجت طلب کرے دسویں کفعمی نے مصباح میں ایک دعا نقل کی ہے اور فرمایا ہے کہ اس دعا کو سید
ابن طاؤس نے بادشاہ سے محفوظ رہنے اور دشمن کے غلبہ کرنے اور مصیبت کے ظاہر ہونے، فقر اور سینے کی تنگی
کے لئے ذکر فرمایا ہے اور یہ صحیفہ سجادیہ کے دعاؤں میں سے ایک دعا ہے پس جب ان چیزوں میں سے کسی ایک کا ڈر ہو تو
اس دعا کو پڑھے اور پھر کفعمی کی مصباح کے حاشیہ میں فرمایا ہے کہ اس دعا کو امام علی نقی علیہ السلام نے یسع بن حمزہ قمی کو
تعلیم دیا اور فرمایا کہ آل محمد علیہم السلام اس دعا کو مصیبت کے نازل ہونے اور دشمنوں کے غلبہ، خوف فقر و تنگی سینہ کیلئے
پڑھا کرتے تھے اور وہ دعا یہ ہے یَا مَن تُحَلُّ بِهِ عُقَدُ المَکَارِهِ وَیَا مَن یُفثَأُ بِهِ حَدُّ الشَّدَائِدِ وَیَا مَن یُلتَمَسُ
مِنهُ المَخرَجُ اِلٰی رَوحِ الفَرَجِ ذَلَّت لِقُدرَتِکَ الصِّعَابُ وَتَسَبَّبَت بِلُطفِکَ الاَسبَابُ وَجَرٰی بِقُدرَتِکَ
القَضَاءُ وَمَضَت عَلٰی اِرَادَتِکَ الاَشیَاءُ فَهِیَ بِمَشِیَّتِکَ دُونَ قَولِکَ مُؤتَمِرَةٌ وَبِاِرَادَتِکَ دُونَ نَهیِکَ
مُنزَجِرَةٌ اَنتَ المَدعُوُّ لِلمُهِمَّاتِ وَاَنتَ المَفزَعُ فِی المُلِمَّاتِ لَا یَندَفِعُ مِنهَا اِلَّا مَا دَفَعتَ وَلَا یَنکَشِفُ
مِنهَا اِلَّا مَا کَشَفتَ وَقَد نَزَلَ بِی یَا رَبِّ مَا قَد تَکَاَّدَنِی ثِقلُهُ وَاَلَمَّ بِی مَا قَد بَهَظَنِی حَملُهُ وَ
بِقُدرَتِکَ اَورَدتَهُ عَلَیَّ وَبِسُلطَانِکَ وَجَّهتَهُ اِلَیَّ فَلَا مُصدِرَ لِمَا اَورَدتَ وَلَا صَارِفَ لِمَا وَجَّهتَ وَلَا
فَاتِحَ لِمَا اَغلَقتَ وَلَا مُغلِقَ لِمَا فَتَحتَ وَلَا مُیَسِّرَ لِمَا عَسَّرتَ وَلَا نَاصِرَ لِمَن خَذَلتَ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
وَافتَح لِی یَا رَبِّ بَابَ الفَرَجِ بِطَولِکَ وَاکسِر عَنِّی سُلطَانَ الهَمِّ بِحَولِکَ وَاَنِلنِی حُسنَ النَّظَرِ فِیمَا شَکَوتُ
وَاَذِقنِی حَلَاوَةَ الصُّنعِ فِیمَا سَاَلتُ وَهَب لِی مِن لَدُنکَ رَحمَةً وَفَرَجًا هَنِیئًا وَاجعَل لِی مِن عِندِکَ
مَخرَجًا وَحِیًّا وَلَا تَشغَلنِی بِالاِهتِمَامِ عَن تَعَاهُدِ فُرُوضِکَ وَاستِعمَالِ سُنَّتِکَ فَقَد ضِقتُ لِمَا نَزَلَ بِی

آداب نماز ظہر

کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے
محمد بن مسلم کو فرمایا کہ اس دعا
کی محافظت ویسے کر جیسے
تو اپنی آنکھوں کی محافظت
کرتا ہے اور اگر وضو نہ کر
چکا ہو تو فوراً وضو بجا لا
اور ان آداب کے ساتھ
وضو بجا لا جو پہلے ذکر ہو چکے
ہیں اور اس کے بعد ظہر کے
نفل پڑھنے شروع کرے
اور وہ آٹھ رکعت ہیں پہلی
دو رکعت کی نیت جب
کرے تو وہ سات تکبیریں
جو سابقاً ذکر ہو چکی ہیں انہیں
بمع ان کی دعاؤں کے بجا لا
پھر اعوذ باللہ من الشیطان
الرجیم پڑھ کر سورہ الحمد
و قل ہو اللہ پہلی رکعت میں
پڑھے اور دوسری رکعت
سورہ حمد و قل یا ایہا الکافرون
پڑھے جب ان دو رکعت
سے فارغ ہو تو وہ تین
تکبیریں جو تعقیبات میں ذکر
ہوگی ہیں انہیں مع تسبیح
حضرت فاطمہ زہرا کے پڑھے

دعائے فرج حضرت حجت عجل اللہ فرجہ

۱۰۷

يَا رَبِّ دَعَاكَ وَامْتَلَأْتُ بِحَمْلِ مَا حَدَثَ عَلَيَّ هَمًّا وَأَنْتَ الْقَادِرُ عَلَى كَشْفِ مَا مُنِيتُ بِهِ وَدَفْعِ مَا وَقَعْتُ
فِيهِ فَافْعَلْ بِي ذٰلِكَ وَإِنْ لَمْ أَسْتَوْجِبْهُ مِنْكَ يَا ذَا الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَذَا الْمَنِّ الْكَرِيمِ فَأَنْتَ قَادِرٌ يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ گیارہویں کفعمی نے بلد الامین میں فرمایا ہے کہ یہ دعا حضرت صاحب الامر علیہ
السلام نے ایک شخص کو تعلیم دی جو قید میں تھا اور وہ اس کے پڑھنے سے رہا ہوا اِلٰهِي عَظُمَ الْبَلَاءُ وَبَرِحَ الْخَفَاءُ
وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ وَانْقَطَعَ الرَّجَاءُ وَضَاقَتِ الْأَرْضُ وَمُنِعَتِ السَّمَاءُ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَإِلَيْكَ الْمُشْتَكَى
وَعَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِي الشِّدَّةِ وَالرَّخَاءِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أُولِي الْأَمْرِ الَّذِينَ فَرَضْتَ عَلَيْنَا
طَاعَتَهُمْ وَعَرَّفْتَنَا بِذٰلِكَ مَنْزِلَتَهُمْ فَفَرِّجْ عَنَّا بِحَقِّهِمْ فَرَجًا عَاجِلًا قَرِيبًا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ
أَقْرَبُ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ اكْفِيَانِي فَإِنَّكُمَا كَافِيَانِ وَانْصُرَانِي فَإِنَّكُمَا نَاصِرَانِ يَا
مَوْلَانَا يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ الْغَوْثَ الْغَوْثَ أَدْرِكْنِي أَدْرِكْنِي السَّاعَةَ السَّاعَةَ السَّاعَةَ الْعَجَلَ الْعَجَلَ
الْعَجَلَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ بارہویں کفعمی نے مصباح میں فرمایا ہے کہ یہ دعا
حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ہے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا تَوْفِيقَ الطَّاعَةِ وَبُعْدَ الْمَعْصِيَةِ وَصِدْقَ النِّيَّةِ
وَعِرْفَانَ الْحُرْمَةِ وَأَكْرِمْنَا بِالْهُدَى وَالْاِسْتِقَامَةِ وَسَدِّدْ أَلْسِنَتَنَا بِالصَّوَابِ وَالْحِكْمَةِ وَامْلَأْ قُلُوبَنَا
بِالْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ وَطَهِّرْ بُطُونَنَا مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ وَاكْفُفْ أَيْدِيَنَا عَنِ الظُّلْمِ وَالسَّرِقَةِ وَاغْضُضْ
أَبْصَارَنَا عَنِ الْفُجُورِ وَالْخِيَانَةِ وَاسْدُدْ أَسْمَاعَنَا عَنِ اللَّغْوِ وَالْغِيبَةِ وَتَفَضَّلْ عَلَى عُلَمَائِنَا بِالزُّهْدِ
وَالنَّصِيحَةِ وَعَلَى الْمُتَعَلِّمِينَ بِالْجُهْدِ وَالرَّغْبَةِ وَعَلَى الْمُسْتَمِعِينَ بِالْاِتِّبَاعِ وَالْمَوْعِظَةِ وَعَلَى مَرْضَى الْمُسْلِمِينَ
بِالشِّفَاءِ وَالرَّاحَةِ وَعَلَى مَوْتَاهُمْ بِالرَّأْفَةِ وَالرَّحْمَةِ وَعَلَى مَشَايِخِنَا بِالْوَقَارِ وَالسَّكِينَةِ وَعَلَى الشَّبَابِ
بِالْإِنَابَةِ وَالتَّوْبَةِ وَعَلَى النِّسَاءِ بِالْحَيَاءِ وَالْعِفَّةِ وَعَلَى الْأَغْنِيَاءِ بِالتَّوَاضُعِ وَالسَّعَةِ وَعَلَى الْفُقَرَاءِ بِالصَّبْرِ
وَالْقَنَاعَةِ وَعَلَى الْغُزَاةِ بِالنَّصْرِ وَالْغَلَبَةِ وَعَلَى الْأُسَرَاءِ بِالْخَلَاصِ وَالرَّاحَةِ وَعَلَى الْأُمَرَاءِ بِالْعَدْلِ
وَالشَّفَقَةِ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ بِالْإِنْصَافِ وَحُسْنِ السِّيرَةِ وَبَارِكْ لِلْحُجَّاجِ وَالزُّوَّارِ فِي الزَّادِ وَالنَّفَقَةِ وَاقْضِ
مَا أَوْجَبْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ تیرہویں مہج میں ذکر کیا گیا
ہے کہ یہ دعا حضرت حجت علیہ السلام کی ہے اِلٰهِي بِحَقِّ مَنْ نَاجَاكَ وَبِحَقِّ مَنْ دَعَاكَ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَفَضَّلْ
عَلَى فُقَرَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالْغِنَاءِ وَالثَّرْوَةِ وَعَلَى مَرْضَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالشِّفَاءِ وَالصِّحَّةِ

نوافل نماز ظہر

کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ
إِنِّي ضَعِيفٌ فَقَوِّ فِي رِضَاكَ
ضَعْفِي وَخُذْ إِلَى الْخَيْرِ بِنَاصِيَتِي
وَاجْعَلِ الْإِيمَانَ مُنْتَهَى
رِضَايَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا
قَسَمْتَ لِي وَبَلِّغْنِي بِرَحْمَتِكَ
كُلَّ الَّذِي أَرْجُو مِنْكَ
وَاجْعَلْ لِي وُدًّا وَسُرُورًا
لِلْمُؤْمِنِينَ وَعَهْدًا
عِنْدَكَ پھر اٹھ کر دو رکعت
پہلے کی طرح ادا بجا لائے صرف
پہلا افتتاح کی تکبیر میں رکھنا
پھر اٹھ کر دو رکعت پہلے
کی طرح پڑھے اور سابقہ دعا
اور تسبیح کرے بھی ان چار رکعتوں
کے بعد بجا لا دو رکعت اُن
نافلوں میں سے اذان و اقامت
کے درمیان پڑھے اور نماز
کے لئے اقامت کہنے سے پہلے
یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ رَبَّ
هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ
وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ بَلِّغْ
مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ الدَّرَجَةَ وَالْوَسِيلَةَ
وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيلَةَ

وَعَلٰی اَحْیَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِاللُّطْفِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اَمْوَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالْمَغْفِرَۃِ وَالرَّحْمَۃِ وَعَلٰی غُرَبَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالرَّدِّ اِلٰی اَوْطَانِھِمْ سَالِمِیْنَ غَانِمِیْنَ بِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ چودھویں سید علی خاں نے کلم طیب میں فرمایا ہے کہ یہ استغاثہ ہے جو حضرت امام صاحب الزمان صلوات اللہ علیہ سے کیا جائے جہاں بھی ہو دو رکعت نماز سورہ الحمد اور جو سورہ چاہے پڑھے اور اس کے بعد آسمان کے نیچے کھڑا ہو کر قبلہ رخ ہو کر یہ پڑھے سَلَامُ اللّٰہِ الْکَامِلُ التَّامُّ الشَّامِلُ الْعَامُّ وَصَلَوَاتُہُ الدَّآئِمَۃُ وَبَرَکَاتُہُ الْقَآئِمَۃُ التَّآمَّۃُ عَلٰی حُجَّۃِ اللّٰہِ وَوَلِیِّہٖ فِیْ اَرْضِہٖ وَبِلَادِہٖ وَخَلِیْفَتِہٖ عَلٰی خَلْقِہٖ وَعِبَادِہٖ وَسُلَالَۃِ النُّبُوَّۃِ وَبَقِیَّۃِ الْعِتْرَۃِ وَالصَّفْوَۃِ صَاحِبِ الزَّمَانِ وَمُظْھِرِ الْاِیْمَانِ وَمُلَقِّنِ اَحْکَامِ الْقُرْاٰنِ وَمُطَھِّرِ الْاَرْضِ وَنَاشِرِ الْعَدْلِ فِی الطُّوْلِ وَالْعَرْضِ وَالْحُجَّۃِ الْقَآئِمِ الْمَھْدِیِّ الْاِمَامِ الْمُنْتَظَرِ الْمَرْضِیِّ وَابْنِ الْاَئِمَّۃِ الطَّاھِرِیْنَ الْوَصِیِّ بْنِ الْاَوْصِیَآءِ الْمَرْضِیِّیْنَ الْھَادِی الْمَعْصُوْمِ ابْنِ الْاَئِمَّۃِ الْھُدَاۃِ الْمَعْصُوْمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُعِزَّ الْمُؤْمِنِیْنَ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُذِلَّ الْکَافِرِیْنَ الْمُتَکَبِّرِیْنَ الظَّالِمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَایَ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ سَیِّدَۃِ نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ الْاَئِمَّۃِ الْحُجَجِ الْمَعْصُوْمِیْنَ وَالْاِمَامِ عَلَی الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَایَ سَلَامَ مُخْلِصٍ لَّکَ فِی الْوِلَایَۃِ اَشْھَدُ اَنَّکَ الْاِمَامُ الْمَھْدِیُّ قَوْلًا وَّفِعْلًا وَّاَنْتَ الَّذِیْ تَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا بَعْدَ مَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا فَعَجَّلَ اللّٰہُ فَرَجَکَ وَسَھَّلَ مَخْرَجَکَ وَقَرَّبَ زَمَانَکَ وَکَثَّرَ اَنْصَارَکَ وَاَعْوَانَکَ وَاَنْجَزَ لَکَ مَا وَعَدَکَ فَھُوَ اَصْدَقُ الْقَآئِلِیْنَ وَنُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِی الْاَرْضِ وَنَجْعَلَھُمْ اَئِمَّۃً وَّنَجْعَلَھُمُ الْوَارِثِیْنَ یَا مَوْلَایَ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ حَاجَتِیْ کَذَا وَکَذَا لفظ کذا کذا کی جگہ اپنی حاجتوں کا ذکر کرے فَاشْفَعْ لِیْ فِیْ نَجَاحِھَا فَقَدْ تَوَجَّھْتُ اِلَیْکَ بِحَاجَتِیْ لِعِلْمِیْ اَنَّ لَکَ عِنْدَ اللّٰہِ شَفَاعَۃً مَّقْبُوْلَۃً وَّمَقَامًا مَّحْمُوْدًا فَبِحَقِّ مَنِ اخْتَصَّکُمْ بِاَمْرِہٖ وَارْتَضَاکُمْ لِسِرِّہٖ وَبِالشَّاْنِ الَّذِیْ لَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَہٗ سَلِ اللّٰہَ تَعَالٰی فِیْ نُجْحِ طَلِبَتِیْ وَاِجَابَۃِ دَعْوَتِیْ وَکَشْفِ کُرْبَتِیْ

مؤلف کہتا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ اس نماز کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ انا انزلنا پڑھے اور دوسری رکعت میں سورہ اذا جاء نصر اللہ پڑھے۔

آداب نماز ظہر

بِاللّٰہِ اَسْتَفْتِحُ وَبِاللّٰہِ اَسْتَنْجِحُ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَتَوَجَّہُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِیْ بِھِمْ عِنْدَکَ وَجِیْھًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ پھر اس کے بعد ظہر کی نماز پڑھنے میں مشغول ہو جب اور ہر اس چیز کی رعایت کرنا جو صبح کی نماز میں گذری ہے۔ نماز ظہر میں سوائے بسم اللہ کے باقی کو آہستہ پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورہ انا انزلناہ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ قل ہو اللہ پڑھے اور جب دو رکعت پڑھ چکے اور اس کے تشہد سے فارغ ہو جائے تو تشہد میں صلوات کے بعد یہ پڑھے وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَہٗ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ اس کے بعد کھڑا ہو جا اور تیسری

آٹھویں فصل

مناجات میں سے ہے۔ یہ پندرہ مناجاتیں امام زین العابدین علیہ السلام کی ہیں۔ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے بحار الانوار میں فرمایا ہے کہ میں یہ مناجاتیں آنحضرت سے اپنے بعض اصحاب کی کتابوں میں مروی پائی ہیں۔

پہلی توبہ کرنے والوں کی مناجات ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اِلٰهِيْ اَلْبَسَتْنِي الْخَطَايَا ثَوْبَ مَذَلَّتِيْ وَجَلَّلَنِي التَّبَاعُدُ مِنْكَ لِبَاسَ مَسْكَنَتِيْ وَاَمَاتَ قَلْبِيْ عَظِيْمُ جِنَايَتِيْ فَاَحْيِهِ بِتَوْبَةٍ مِنْكَ يَا اَمَلِيْ وَبُغْيَتِيْ وَيَا سُؤْلِيْ وَمُنْيَتِيْ فَوَعِزَّتِكَ مَا اَجِدُ لِذُنُوْبِيْ سِوَاكَ غَافِرًا وَلَا اَرٰى لِكَسْرِيْ غَيْرَكَ جَابِرًا وَقَدْ خَضَعْتُ بِالْاِنَابَةِ اِلَيْكَ وَعَنَوْتُ بِالْاِسْتِكَانَةِ لَدَيْكَ فَاِنْ طَرَدْتَنِيْ مِنْ بَابِكَ فَبِمَنْ اَلُوْذُ وَاِنْ رَدَدْتَنِيْ عَنْ جَنَابِكَ فَبِمَنْ اَعُوْذُ فَوَا اَسَفَاهُ مِنْ خَجْلَتِيْ وَافْتِضَاحِيْ وَوَا لَهْفَاهُ مِنْ سُوْٓءِ عَمَلِيْ وَاجْتِرَاحِيْ اَسْاَلُكَ يَا غَافِرَ الذَّنْبِ الْكَبِيْرِ وَيَا جَابِرَ الْعَظْمِ الْكَسِيْرِ اَنْ تَهَبَ لِيْ مُوْبِقَاتِ الْجَرَائِرِ وَتَسْتُرَ عَلَيَّ فَاضِحَاتِ السَّرَائِرِ وَلَا تُخْلِنِيْ فِيْ مَشْهَدِ الْقِيَامَةِ مِنْ بَرْدِ عَفْوِكَ وَغَفْرِكَ وَلَا تُعْرِنِيْ مِنْ جَمِيْلِ صَفْحِكَ وَسَتْرِكَ اِلٰهِيْ ظَلِّلْ عَلٰى ذُنُوْبِيْ غَمَامَ رَحْمَتِكَ وَاَرْسِلْ عَلٰى عُيُوْبِيْ سَحَابَ رَاْفَتِكَ اِلٰهِيْ هَلْ يَرْجِعُ الْعَبْدُ الْاٰبِقُ اِلَّا اِلٰى مَوْلَاهُ اَمْ هَلْ يُجِيْرُهُ مِنْ سَخَطِهِ اَحَدٌ سِوَاهُ اِلٰهِيْ اِنْ كَانَ النَّدَمُ عَلَى الذَّنْبِ تَوْبَةً فَاِنِّيْ وَعِزَّتِكَ مِنَ النَّادِمِيْنَ وَاِنْ كَانَ الْاِسْتِغْفَارُ مِنَ الْخَطِيْئَةِ حِطَّةً فَاِنِّيْ لَكَ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ لَكَ الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى اِلٰهِيْ بِقُدْرَتِكَ عَلَيَّ تُبْ عَلَيَّ وَبِحِلْمِكَ عَنِّيْ اعْفُ عَنِّيْ وَبِعِلْمِكَ بِيْ ارْفُقْ بِيْ اِلٰهِيْ اَنْتَ الَّذِيْ فَتَحْتَ لِعِبَادِكَ بَابًا اِلٰى عَفْوِكَ سَمَّيْتَهُ التَّوْبَةَ فَقُلْتَ تُوْبُوْا اِلَى اللهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا فَمَا عُذْرُ مَنْ اَغْفَلَ دُخُوْلَ الْبَابِ بَعْدَ فَتْحِهِ اِلٰهِيْ اِنْ كَانَ قَبُحَ الذَّنْبُ مِنْ عَبْدِكَ فَلْيَحْسُنِ الْعَفْوُ مِنْ عِنْدِكَ اِلٰهِيْ مَا اَنَا بِاَوَّلِ مَنْ عَصَاكَ فَتُبْتَ عَلَيْهِ وَتَعَرَّضَ لِمَعْرُوْفِكَ فَجُدْتَ عَلَيْهِ يَا مُجِيْبَ الْمُضْطَرِّ يَا كَاشِفَ الضُّرِّ يَا عَظِيْمَ الْبِرِّ يَا عَلِيْمًا بِمَا فِي السِّرِّ يَا جَمِيْلَ السِّتْرِ اسْتَشْفَعْتُ بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ اِلَيْكَ وَتَوَسَّلْتُ بِجَنَابِكَ وَتَرَحُّمِكَ لَدَيْكَ فَاسْتَجِبْ دُعَائِيْ وَلَا تُخَيِّبْ فِيْكَ رَجَائِيْ وَتَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَكَفِّرْ خَطِيْئَتِيْ بِمَنِّكَ وَرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○

تعقیبات نماز جمعہ

اور چوتھی رکعت میں تین دفعہ تسبیحات اربعہ کو پڑھے اور ان کے ساتھ استغفر اللہ ربی واتوب الیہ کو بھی بڑھا دے تو اچھا ہے اس کے بعد رکوع اور سجود کو اس طریقہ سے جو گذر چکا ہے بجا لائے اور جب چوتھی رکعت کے تشہد کے لئے بیٹھے تو تشہد و سلام پڑھنے کے بعد تعقیبات میں شروع ہو جائے اور تین تکبیریں بھی پڑھے جو تعقیبات میں سے پہلی تعقیب ہے جیسا کہ گذر چکا ہے اس کے بعد یہ پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اِلٰهًا وَّاحِدًا اگر جو پہلے بھی بیان ہوئی ہے اس کے بعد حضرت زہرا کی تسبیح اور تعقیبات مشترکہ سے جو چاہے پڑھے اس کے بعد جمعہ کی مختص تعقیبات بجا لائے اور مختص نماز جمعہ کے ساتھ تعقیبات بہت زیادہ ہیں جن کا ذکر اصل خاتمہ

دوسری مناجات شکوہ کرنے والوں کی ہے،

بسم الله الرحمن الرحيم ۝ الٰهي اليك اشكو نفسا بالسوء امارة والى الخطيئة
مبادرة وبمعاصيك مولعة ولسخطك متعرضة تسلك بي مسالك المهالك وتجعلني عندك اهون هالك
كثيرة العلل طويلة الامل ان مسها الشر تجزع وان مسها الخير تمنع ميالة الى اللعب واللهو مملوة
بالغفلة والسهو تسرع بي الى الحوبة وتسوفني بالتوبة الٰهي اشكو اليك عدوا يضلني وشيطانا
يغويني قد ملأ بالوسواس صدري واحاطت هواجسه بقلبي يعاضد لي الهوى ويزين لي حب
الدنيا ويحول بيني وبين الطاعة والزلفى الٰهي اليك اشكو قلبا قاسيا مع الوسواس متقلبا وبالرين
والطبع متلبسا وعينا عن البكاء من خوفك جامدة والى ما يسرها طامحة الٰهي لا حول لي ولا
قوة الا بقدرتك ولا نجاة لي من مكاره الدنيا الا بعصمتك فاسئلك ببلاغة حكمتك ونفاذ مشيتك
ان لا تجعلني لغير جودك متعرضا ولا تصيرني للفتن غرضا وكن لي على الاعداء ناصرا وعلى المخازي
والعيوب ساترا ومن البلايا واقيا وعن المعاصي عاصما برأفتك ورحمتك يا ارحم الراحمين

تیسری مناجات اللہ سے خوف رکھنے والوں کی ہے

بسم الله الرحمن الرحيم ۝ الٰهي اتراك بعد الايمان بك تعذبني ام بعد
حبي اياك تبعدني ام مع رجائي لرحمتك وصفحك تحرمني ام مع استجارتي بعفوك تسلمني حاشا
لوجهك الكريم ان تخيبني ليت شعري اللشقاء ولدتني امي ام للعناء ربتني فليتها لم تلدني
ولم تربني وليتني علمت امن اهل السعادة جعلتني وبقربك وجوارك خصصتني فتقر بذلك عيني
وتطمئن له نفسي الٰهي هل تسود وجوها خرت لعظمتك ساجدة او تخرس السنة نطقت بالثناء على
مجدك وجلالتك او تطبع على قلوب انطوت على محبتك او تصم اسماعا تلذذت بسماع ذكرك في ارادتك
او تغل اكفا رفعتها الآمال اليك رجاء رأفتك او تعاقب ابدانا عملت بطاعتك حتى نحلت في
مجاهدتك او تعذب ارجلا سعت في عبادتك الٰهي لا تغلق على موحديك ابواب رحمتك ولا
تحجب مشتاقيك عن النظر الى جميل رؤيتك الٰهي نفس اعززتها بتوحيدك كيف تذلها

آداب نماز عصر

میں کیا جا چکا ہے جہاں پر
ان کا اعادہ نہیں کیا جاتا اس
کے بعد سجدہ شکر بجا لائے اور جب
ظہر کی تعقیبات سے فارغ
ہو چکے تو عصر کی نماز کے لئے
مہیا اور آمادہ ہو جائے اور اس
سے پہلے اس کے نافلہ
پڑھے، وہ اس کے نافلہ بھی آٹھ
رکعت ہیں انہیں اداب
کے ساتھ جو ظہر کی نماز میں
گذر چکے ہیں لیکن عصر کی نماز
میں پہلی رکعت میں سورہ حمد کے
بعد سورہ اذا جاء نصر اللہ یا سورہ
الہکم التکاثر وغیرہ اور دوسری
رکعت میں حمد کے بعد سورہ
توحید پڑھے۔ اس نماز کے
سلام سے فارغ ہونے کے
بعد تعقیبات مشترکہ اور تعقیبات
جو عصر کی نماز کے ساتھ مختص
ہیں وہ پڑھے اور تعقیبات
مختصہ میں سے ستر دفعہ استغفار
اور دس دفعہ سورہ انا انزلناہ
کا پڑھنا بھی ہے اس کے بعد
سجدہ شکر بجا لائے اور جب سجدہ
سے باہر نکلنا چاہے تو یہ دعا

سُبْحَانَهُ هِجْرَانَكَ وَضَمِيرٌ انْعَقَدَ عَلَى مَوَدَّتِكَ كَيْفَ تُحْرِقُهُ حَرَارَةُ نِيرَانِكَ إِلٰهِي أَجِرْنِي مِنْ أَلِيمِ غَضَبِكَ وَعَظِيمِ سَخَطِكَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا رَحِيمُ يَا رَحْمٰنُ يَا جَبَّارُ يَا قَهَّارُ يَا غَفَّارُ يَا سَتَّارُ نَجِّنِي بِرَحْمَتِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفَضِيحَةِ الْعَارِ إِذَا امْتَازَ الْأَخْيَارُ مِنَ الْأَشْرَارِ وَحَالَتِ الْأَحْوَالُ وَهَالَتِ الْأَهْوَالُ وَقَرُبَ الْمُحْسِنُونَ وَبَعُدَ الْمُسِيئُونَ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝

چوتھی مناجات امیدواروں کی ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝ يَا مَنْ إِذَا سَأَلَهُ عَبْدٌ أَعْطَاهُ وَإِذَا أَمَّلَ مَا عِنْدَهُ بَلَّغَهُ مُنَاهُ وَإِذَا أَقْبَلَ عَلَيْهِ قَرَّبَهُ وَأَدْنَاهُ وَإِذَا جَاهَرَهُ بِالْعِصْيَانِ سَتَرَ عَلَى ذَنْبِهِ وَغَطَّاهُ وَإِذَا تَوَكَّلَ عَلَيْهِ أَحْسَبَهُ وَكَفَاهُ إِلٰهِي مَنِ الَّذِي نَزَلَ بِكَ مُلْتَمِسًا قِرَاكَ فَمَا قَرَيْتَهُ وَمَنِ الَّذِي أَنَاخَ بِبَابِكَ مُرْتَجِيًا نَدَاكَ فَمَا أَوْلَيْتَهُ أَيَحْسُنُ أَنْ أَرْجِعَ عَنْ بَابِكَ بِالْخَيْبَةِ مَصْرُوفًا وَلَسْتُ أَعْرِفُ سِوَاكَ مَوْلًى بِالْإِحْسَانِ مَوْصُوفًا كَيْفَ أَرْجُو غَيْرَكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ بِيَدِكَ وَكَيْفَ أُؤَمِّلُ سِوَاكَ وَالْخَلْقُ وَالْأَمْرُ لَكَ أَأَقْطَعُ رَجَائِي مِنْكَ وَقَدْ أَوْلَيْتَنِي مَا لَمْ أَسْأَلْهُ مِنْ فَضْلِكَ أَمْ تُفْقِرُنِي إِلَى مِثْلِي وَأَنَا أَعْتَصِمُ بِحَبْلِكَ يَا مَنْ سَعِدَ بِرَحْمَتِهِ الْقَاصِدُونَ وَلَمْ يَشْقَ بِنِقْمَتِهِ الْمُسْتَغْفِرُونَ كَيْفَ أَنْسَاكَ وَلَمْ تَزَلْ ذَاكِرِي وَكَيْفَ أَلْهُو عَنْكَ وَأَنْتَ مُرَاقِبِي إِلٰهِي بِذَيْلِ كَرَمِكَ أَعْلَقْتُ يَدِي وَلِنَيْلِ عَطَايَاكَ بَسَطْتُ أَمَلِي فَأَخْلِصْنِي بِخَالِصَةِ تَوْحِيدِكَ وَاجْعَلْنِي مِنْ صَفْوَةِ عَبِيدِكَ يَا مَنْ كُلُّ هَارِبٍ إِلَيْهِ يَلْتَجِئُ وَكُلُّ طَالِبٍ إِيَّاهُ يَرْتَجِي يَا خَيْرَ مَرْجُوٍّ وَيَا أَكْرَمَ مَدْعُوٍّ وَيَا مَنْ لَا يَرُدُّ سَائِلَهُ وَلَا يُخَيِّبُ آمِلَهُ يَا مَنْ بَابُهُ مَفْتُوحٌ لِدَاعِيهِ وَحِجَابُهُ مَرْفُوعٌ لِرَاجِيهِ أَسْأَلُكَ بِكَرَمِكَ أَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ مِنْ عَطَائِكَ بِمَا تَقَرُّ بِهِ عَيْنِي وَمِنْ رَجَائِكَ بِمَا تَطْمَئِنُّ بِهِ نَفْسِي وَمِنَ الْيَقِينِ بِمَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيَّ مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَتَجْلُو بِهِ عَنْ بَصِيرَتِي غَشَوَاتِ الْعَمَى بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

پانچویں مناجات اللہ کی طرف رغبت کرنیوالوں کی ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝ إِلٰهِي إِنْ كَانَ قَلَّ زَادِي فِي الْمَسِيرِ إِلَيْكَ

دعا بوقت غروب

پڑھے اَللّٰهُمَّ دَعَوْتَنِي وَأَجَبْتُ دَعْوَتَكَ وَصَلَّيْتُ مَكْتُوبَتَكَ وَانْتَشَرْتُ فِي أَرْضِكَ كَمَا أَمَرْتَنِي فَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَمَلَ بِطَاعَتِكَ وَاجْتِنَابَ مَعْصِيَتِكَ وَالْكَفَافَ مِنَ الرِّزْقِ بِرَحْمَتِكَ

تیسری فصل ان اعمال کے بیان میں جو غروب آفتاب سے سونے کے وقت تک کے ہیں واضح ہو کہ غروب کے وقت سب سے زیادہ لائق اور سزاوار یہ ہے کہ تو مسجد کی طرف جانے میں جلدی کرے اور جب سورج غروب سے پہلے زردی مائل ہو جائے تو یہ پڑھتا

أَمْسَى ظُلْمِي مُسْتَجِيرًا بِعَفْوِكَ وَأَمْسَتْ ذُنُوبِي مُسْتَجِيرَةً بِمَغْفِرَتِكَ وَأَمْسَى خَوْفِي مُسْتَجِيرًا بِأَمَانِكَ وَأَمْسَى ذُلِّي مُسْتَجِيرًا بِعِزِّكَ وَأَمْسَى فَقْرِي مُسْتَجِيرًا بِغِنَاكَ وَأَمْسَى وَجْهِيَ الْبَالِي مُسْتَجِيرًا

فَلَقَدْ حَسُنَ ظَنِّي بِالتَّوَكُّلِ عَلَيْكَ وَاِنْ كَانَ جُرْمِي قَدْ اَخَافَنِي مِنْ عُقُوبَتِكَ فَاِنَّ رَجَائِي قَدْ اَشْعَرَنِي بِالْاَمْنِ مِنْ نِقْمَتِكَ وَاِنْ كَانَ ذَنْبِي قَدْ عَرَّضَنِي لِعِقَابِكَ فَقَدْ اٰذَنَنِي حُسْنُ ثِقَتِي بِثَوَابِكَ وَاِنْ اَنَامَتْنِي الْغَفْلَةُ عَنِ الْاِسْتِعْدَادِ لِلِقَائِكَ فَقَدْ نَبَّهَتْنِي الْمَعْرِفَةُ بِكَرَمِكَ وَاٰلَائِكَ وَاِنْ اَوْحَشَ مَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَرْطُ الْعِصْيَانِ وَالطُّغْيَانِ فَقَدْ اٰنَسَنِي بُشْرَى الْغُفْرَانِ وَالرِّضْوَانِ اَسْئَلُكَ بِسُبُحَاتِ وَجْهِكَ وَبِاَنْوَارِ قُدْسِكَ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ بِعَوَاطِفِ رَحْمَتِكَ وَلَطَائِفِ بِرِّكَ اَنْ تُحَقِّقَ ظَنِّي بِمَا اُؤَمِّلُهُ مِنْ جَزِيْلِ اِكْرَامِكَ وَجَمِيْلِ اِنْعَامِكَ فِي الْقُرْبٰى مِنْكَ وَالزُّلْفٰى لَدَيْكَ وَالتَّمَتُّعِ بِالنَّظَرِ اِلَيْكَ وَهَا اَنَا مُتَعَرِّضٌ لِنَفَحَاتِ رَوْحِكَ وَعَطْفِكَ وَمُنْتَجِعٌ غَيْثَ جُوْدِكَ وَلُطْفِكَ فَارٌّ مِنْ سَخَطِكَ اِلٰى رِضَاكَ هَارِبٌ مِنْكَ اِلَيْكَ رَاجٍ اَحْسَنَ مَا لَدَيْكَ مُعَوِّلٌ عَلٰى مَوَاهِبِكَ مُفْتَقِرٌ اِلٰى رِعَايَتِكَ اِلٰهِي مَا بَدَاْتَ بِهِ مِنْ فَضْلِكَ فَتَمِّمْهُ وَمَا وَهَبْتَ لِي مِنْ كَرَمِكَ فَلَا تَسْلُبْهُ وَمَا سَتَرْتَهُ عَلَيَّ بِحِلْمِكَ فَلَا تَهْتِكْهُ وَمَا عَلِمْتَهُ مِنْ قَبِيْحِ فِعْلِي فَاغْفِرْهُ اِلٰهِي اسْتَشْفَعْتُ بِكَ اِلَيْكَ وَاسْتَجَرْتُ بِكَ مِنْكَ اَتَيْتُكَ طَامِعًا فِي اِحْسَانِكَ رَاغِبًا فِي امْتِنَانِكَ مُسْتَسْقِيًا وَابِلَ طَوْلِكَ مُسْتَمْطِرًا غَمَامَ فَضْلِكَ طَالِبًا مَرْضَاتَكَ قَاصِدًا جَنَابَكَ وَارِدًا شَرِيْعَةَ رِفْدِكَ مُلْتَمِسًا سَنِيَّ الْخَيْرَاتِ مِنْ عِنْدِكَ وَافِدًا اِلٰى حَضْرَةِ جَمَالِكَ مُرِيْدًا وَجْهَكَ طَارِقًا بَابَكَ مُسْتَكِيْنًا لِعَظَمَتِكَ وَجَلَالِكَ فَافْعَلْ بِي مَا اَنْتَ اَهْلُهُ مِنَ الْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ وَلَا تَفْعَلْ بِي مَا اَنَا اَهْلُهُ مِنَ الْعَذَابِ وَالنِّقْمَةِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

چھٹی مناجات شکر کرنے والوں کی ہے ،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اِلٰهِي اَذْهَلَنِي عَنْ اِقَامَةِ شُكْرِكَ تَتَابُعُ طَوْلِكَ وَاَعْجَزَنِي عَنْ اِحْصَاءِ ثَنَائِكَ فَيْضُ فَضْلِكَ وَشَغَلَنِي عَنْ ذِكْرِ مَحَامِدِكَ تَرَادُفُ عَوَائِدِكَ وَاَعْيَانِي عَنْ نَشْرِ عَوَارِفِكَ تَوَالِي اَيَادِيْكَ وَهٰذَا مَقَامُ مَنِ اعْتَرَفَ بِسُبُوْغِ النَّعْمَاءِ وَقَابَلَهَا بِالتَّقْصِيْرِ وَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ بِالْاِهْمَالِ وَالتَّضْيِيْعِ وَاَنْتَ الرَّؤُفُ الرَّحِيْمُ الْبَرُّ الْكَرِيْمُ الَّذِي لَا يُخَيِّبُ قَاصِدِيْهِ وَلَا يَطْرُدُ عَنْ فِنَائِهِ اٰمِلِيْهِ بِسَاحَتِكَ تَحُطُّ رِحَالُ الرَّاجِيْنَ وَبِعَرْصَتِكَ تَقِفُ اٰمَالُ الْمُسْتَرْفِدِيْنَ

دعا بوقت غروب

بِوَجْهِكَ الدَّائِمِ الْبَاقِي اَللّٰهُمَّ اَلْبِسْنِي عَافِيَتَكَ وَغَشِّنِي بِرَحْمَتِكَ وَجَلِّلْنِي كَرَامَتَكَ وَقِنِي شَرَّ خَلْقِكَ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ اور مناسب یہ ہے کہ اس وقت تسبیح اور استغفار میں مشغول رہے کیونکہ اس وقت کی فضیلت طلوع آفتاب ہونے سے پہلے وقت کی سی فضیلت ہے اور اللہ نے فرمایا ہے وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب سورج غروب ہونے کو نزدیک ہو جائے تو اللہ کے ذکر میں مشغول ہو جائے اور اگر کسی ایسے آدمی کے ساتھ ہو کہ وہ تجھے اللہ کے ذکر سے غافل کئے ہوئے ہو تو اس سے فوراً اٹھ جائے اور دعا کرنے میں مشغول

فَلَا تُقَابِلْ آمَالَنَا بِالتَّخْيِيبِ وَالْإِيَاسِ وَلَا تُلْبِسْنَا سِرْبَالَ الْقُنُوطِ وَالْإِبْلَاسِ إِلٰهِي تَصَاغَرَ عِنْدَ تَعَاظُمِ
آلَائِكَ شُكْرِي وَتَضَاءَلَ فِي جَنْبِ إِكْرَامِكَ إِيَّايَ ثَنَائِي وَنَشْرِي جَلَّلَتْنِي نِعَمُكَ مِنْ أَنْوَارِ الْإِيمَانِ
حُلَلًا وَضَرَبَتْ عَلَيَّ لَطَائِفُ بِرِّكَ مِنَ الْعِزِّ كِلَلًا وَقَلَّدَتْنِي مِنَنُكَ قَلَائِدَ لَا تُحَلُّ وَطَوَّقَتْنِي أَطْوَاقًا
لَا تُفَلُّ فَآلَاؤُكَ جَمَّةٌ ضَعُفَ لِسَانِي عَنْ إِحْصَائِهَا وَنَعْمَاؤُكَ كَثِيرَةٌ قَصُرَ فَهْمِي عَنْ إِدْرَاكِهَا
فَضْلًا عَنِ اسْتِقْصَائِهَا فَكَيْفَ لِي بِتَحْصِيلِ الشُّكْرِ وَشُكْرِي إِيَّاكَ يَفْتَقِرُ إِلَى شُكْرٍ فَكُلَّمَا قُلْتُ
لَكَ الْحَمْدُ وَجَبَ عَلَيَّ لِذٰلِكَ أَنْ أَقُولَ لَكَ الْحَمْدُ إِلٰهِي فَكَمَا غَذَّيْتَنَا بِلُطْفِكَ وَرَبَّيْتَنَا بِصُنْعِكَ
فَتَمِّمْ عَلَيْنَا سَوَابِغَ النِّعَمِ وَادْفَعْ عَنَّا مَكَارِهَ النِّقَمِ وَآتِنَا مِنْ حُظُوظِ الدَّارَيْنِ أَرْفَعَهَا وَأَجَلَّهَا
عَاجِلًا وَآجِلًا وَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى حُسْنِ بَلَائِكَ وَسُبُوغِ نَعْمَائِكَ حَمْدًا يُوَافِقُ رِضَاكَ وَيَمْتَرِي
الْعَظِيمَ مِنْ بِرِّكَ وَنَدَاكَ يَا عَظِيمُ يَا كَرِيمُ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

ساتویں مناجات اللہ کی اطاعت کرنیوالوں کی ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝ اَللّٰهُمَّ أَلْهِمْنَا طَاعَتَكَ وَجَنِّبْنَا مَعْصِيَتَكَ وَيَسِّرْ لَنَا
بُلُوغَ مَا نَتَمَنَّى مِنِ ابْتِغَاءِ رِضْوَانِكَ وَأَحْلِلْنَا بُحْبُوحَةَ جِنَانِكَ وَاقْشَعْ عَنْ بَصَائِرِنَا سَحَابَ الْاِرْتِيَابِ
وَاكْشِفْ عَنْ قُلُوبِنَا أَغْشِيَةَ الْمِرْيَةِ وَالْحِجَابِ وَأَزْهِقِ الْبَاطِلَ عَنْ ضَمَائِرِنَا وَأَثْبِتِ الْحَقَّ فِي سَرَائِرِنَا
فَإِنَّ الشُّكُوكَ وَالظُّنُونَ لَوَاقِحُ الْفِتَنِ وَمُكَدِّرَةٌ لِصَفْوِ الْمَنَائِحِ وَالْمِنَنِ اَللّٰهُمَّ احْمِلْنَا فِي سُفُنِ نَجَاتِكَ
وَمَتِّعْنَا بِلَذِيذِ مُنَاجَاتِكَ وَأَوْرِدْنَا حِيَاضَ حُبِّكَ وَأَذِقْنَا حَلَاوَةَ وُدِّكَ وَقُرْبِكَ وَاجْعَلْ جِهَادَنَا
فِيكَ وَهَمَّنَا فِي طَاعَتِكَ وَأَخْلِصْ نِيَّاتِنَا فِي مُعَامَلَتِكَ فَإِنَّا بِكَ وَلَكَ وَلَا وَسِيلَةَ لَنَا إِلَيْكَ إِلَّا أَنْتَ
إِلٰهِي اجْعَلْنِي مِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ الْأَبْرَارِ السَّابِقِينَ إِلَى الْمَكْرُمَاتِ الْمُسَارِعِينَ
إِلَى الْخَيْرَاتِ الْعَامِلِينَ لِلْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ السَّاعِينَ إِلَى رَفِيعِ الدَّرَجَاتِ إِنَّكَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَبِالْإِجَابَةِ جَدِيرٌ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

آداب وقت غروب
ہو جائے اور غروب کے وقت
یہ پڑھے یَا مَنْ خَتَمَ
النُّبُوَّةَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اخْتِمْ
لِي فِي يَوْمِي هٰذَا بِخَيْرٍ وَشَهْرِي
بِخَيْرٍ وَسَنَتِي بِخَيْرٍ وَعُمْرِي
بِخَيْرٍ اور وہ تہلیل اور استعاذہ
جو صبح و شام کے دعاؤں میں
آئے گا اسے اس وقت میں
پڑھے۔ اس کے بعد اپنے
ہاتھ کو سر پر رکھ کر
اپنے منہ تک مل اور
اور اپنی داڑھی کو ہاتھ سے
پکڑ کر یہ پڑھے أَحَطْتُ
عَلَى نَفْسِي وَأَهْلِي وَمَالِي
وَوُلْدِي مِنْ غَائِبٍ
وَشَاهِدٍ بِاللّٰهِ الَّذِي
لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ الْحَيُّ
الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ
سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ تا الْعَلِيُّ
الْعَظِيمُ تک پڑھے۔ اس
کے بعد مغرب کی نماز
پڑھنے میں جلدی کرے

آٹھویں مناجات اللہ کی طرف ارادہ کرنے والوں کی ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ سُبْحَانَكَ مَا أَضْيَقَ الطُّرُقَ عَلَى مَنْ لَمْ تَكُنْ دَلِيْلَهُ وَمَا أَوْضَحَ الْحَقَّ عِنْدَ مَنْ هَدَيْتَهُ سَبِيْلَهُ إِلٰهِيْ فَاسْلُكْ بِنَا سُبُلَ الْوُصُوْلِ إِلَيْكَ وَسَيِّرْنَا فِيْ أَقْرَبِ الطُّرُقِ لِلْوُفُوْدِ عَلَيْكَ قَرِّبْ عَلَيْنَا الْبَعِيْدَ وَسَهِّلْ عَلَيْنَا الْعَسِيْرَ الشَّدِيْدَ وَأَلْحِقْنَا بِعِبَادِكَ الَّذِيْنَ هُمْ بِالْبِدَارِ إِلَيْكَ يُسَارِعُوْنَ وَبَابَكَ عَلَى الدَّوَامِ يَطْرُقُوْنَ وَإِيَّاكَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَعْبُدُوْنَ وَهُمْ مِنْ هَيْبَتِكَ مُشْفِقُوْنَ الَّذِيْنَ صَفَّيْتَ لَهُمُ الْمَشَارِبَ وَبَلَّغْتَهُمُ الرَّغَائِبَ وَأَنْجَحْتَ لَهُمُ الْمَطَالِبَ وَقَضَيْتَ لَهُمْ مِنْ فَضْلِكَ الْمَآرِبَ وَمَلَأْتَ لَهُمْ ضَمَائِرَهُمْ مِنْ حُبِّكَ وَرَوَّيْتَهُمْ مِنْ صَافِيْ شِرْبِكَ فَبِكَ إِلٰى لَذِيْذِ مُنَاجَاتِكَ وَصَلُوْا وَمِنْكَ أَقْصٰى مَقَاصِدِهِمْ حَصَّلُوْا فَيَا مَنْ هُوَ عَلَى الْمُقْبِلِيْنَ عَلَيْهِ مُقْبِلٌ وَبِالْعَطْفِ عَلَيْهِمْ عَائِدٌ مُفْضِلٌ وَبِالْغَافِلِيْنَ عَنْ ذِكْرِهِ رَحِيْمٌ رَؤُوْفٌ وَبِجَذْبِهِمْ إِلٰى بَابِهِ وَدُوْدٌ عَطُوْفٌ أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَنِيْ مِنْ أَوْفَرِهِمْ مِنْكَ حَظًّا وَأَعْلَاهُمْ عِنْدَكَ مَنْزِلًا وَأَجْزَلِهِمْ مِنْ وُدِّكَ قِسْمًا وَأَفْضَلِهِمْ فِيْ مَعْرِفَتِكَ نَصِيْبًا فَقَدِ انْقَطَعَتْ إِلَيْكَ هِمَّتِيْ وَانْصَرَفَتْ نَحْوَكَ رَغْبَتِيْ فَأَنْتَ لَا غَيْرُكَ مُرَادِيْ وَلَكَ لَا لِسِوَاكَ سَهَرِيْ وَسُهَادِيْ وَلِقَاؤُكَ قُرَّةُ عَيْنِيْ وَوَصْلُكَ مُنٰى نَفْسِيْ وَإِلَيْكَ شَوْقِيْ وَفِيْ مَحَبَّتِكَ وَلَهِيْ وَإِلٰى هَوَاكَ صَبَابَتِيْ وَرِضَاكَ بُغْيَتِيْ وَرُؤْيَتُكَ حَاجَتِيْ وَجِوَارُكَ طَلَبِيْ وَقُرْبُكَ غَايَةُ سُؤْلِيْ وَفِيْ مُنَاجَاتِكَ رَوْحِيْ وَرَاحَتِيْ وَعِنْدَكَ دَوَاءُ عِلَّتِيْ وَشِفَاءُ غُلَّتِيْ وَبَرْدُ لَوْعَتِيْ وَكَشْفُ كُرْبَتِيْ فَكُنْ أَنِيْسِيْ فِيْ وَحْشَتِيْ وَمُقِيْلَ عَثْرَتِيْ وَغَافِرَ زَلَّتِيْ وَقَابِلَ تَوْبَتِيْ وَمُجِيْبَ دَعْوَتِيْ وَوَلِيَّ عِصْمَتِيْ وَمُغْنِيَ فَاقَتِيْ وَلَا تَقْطَعْنِيْ عَنْكَ وَلَا تُبْعِدْنِيْ مِنْكَ يَا نَعِيْمِيْ وَجَنَّتِيْ وَيَا دُنْيَايَ وَآخِرَتِيْ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○

نویں مناجات محبت کرنیوالوں کی ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ إِلٰهِيْ مَنْ ذَا الَّذِيْ ذَاقَ حَلَاوَةَ مَحَبَّتِكَ فَرَامَ مِنْكَ بَدَلًا وَمَنْ ذَا الَّذِيْ أَنِسَ بِقُرْبِكَ فَابْتَغٰى عَنْكَ حِوَلًا إِلٰهِيْ فَاجْعَلْنَا مِمَّنِ اصْطَفَيْتَهُ لِقُرْبِكَ وَوِلَايَتِكَ وَأَخْلَصْتَهُ لِوُدِّكَ وَمَحَبَّتِكَ وَشَوَّقْتَهُ إِلٰى لِقَائِكَ وَرَضَّيْتَهُ بِقَضَائِكَ وَمَنَحْتَهُ بِالنَّظَرِ إِلٰى وَجْهِكَ وَحَبَوْتَهُ بِرِضَاكَ وَأَعَذْتَهُ مِنْ هَجْرِكَ وَقِلَاكَ وَبَوَّأْتَهُ مَقْعَدَ الصِّدْقِ فِيْ جِوَارِكَ وَخَصَصْتَهُ

آدابِ نمازِ مغرب

اور نماز مغرب کو اس کے اول وقت سے تاخیر کرنا لائق و سزاوار نہیں بہت سی احادیث میں نماز مغرب کو اس کے اول وقت سے تاخیر نہ کرنے کی تاکید کی گئی ہے جب نماز مغرب پڑھنا چاہے تو پہلے اذان اور اقامت کو سابقہ طریقہ سے ادا کرے اور اذان اور اقامت کے درمیان یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِإِقْبَالِ لَيْلِكَ وَإِدْبَارِ نَهَارِكَ وَحُضُوْرِ صَلَوَاتِكَ وَأَصْوَاتِ دُعَائِكَ وَتَسْبِيْحِ مَلَائِكَتِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَتُوْبَ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ پھر اٹھ کر نماز مغرب کو اس کے آداب اور شرائط کے ساتھ بجا لائے اور نماز کے فارغ ہونے کے بعد تین تکبیر کہے اور تسبیح حضرت زہرا علیہا السلام پڑھے

بسعي فيك وأهّلته لعبادتك وهيّمت قلبه لإرادتك واجتبيته لمشاهدتك وأخليت وجهه
لك وفرّغت فؤاده لحبّك ورغّبته فيما عندك وألهمته ذكرك وأوزعته شكرك وشغلته
بطاعتك وصيّرته من صالحي بريّتك واخترته لمناجاتك وقطعت عنه كلّ شيء يقطعه
عنك اللّهمّ اجعلنا ممّن دأبهم الارتياح إليك والحنين ودهرهم الزّفرة والأنين جباههم
ساجدة لعظمتك وعيونهم ساهرة في خدمتك ودموعهم سائلة من خشيتك وقلوبهم
متعلّقة بمحبّتك وأفئدتهم منخلعة من مهابتك يا من أنوار قدسه لأبصار محبّيه رائقة
وسبحات وجهه لقلوب عارفيه شائقة يا منى قلوب المشتاقين ويا غاية آمال المحبّين أسألك
حبّك وحبّ من يحبّك وحبّ كلّ عمل يوصلني إلى قربك وأن تجعلك أحبّ إليّ ممّا
سواك وأن تجعل حبّي إيّاك قائدا إلى رضوانك وشوقي إليك ذائدا عن عصيانك وامنن بالنّظر
إليك عليّ وانظر بعين الودّ والعطف إليّ ولا تصرف عنّي وجهك واجعلني من أهل الإسعاد
والحظوة عندك يا مجيب يا أرحم الرّاحمين ۝

دسویں مناجات اللہ کی طرف وسیلہ کرنے والوں کی ہے

بسم الله الرّحمن الرّحيم ۝ إلهي ليس لي وسيلة إليك إلّا عواطف رأفتك
ولا لي ذريعة إليك إلّا عوارف رحمتك وشفاعة نبيّك نبيّ الرّحمة ومنقذ الأمّة من الغمّة
فاجعلهما لي سببا إلى نيل غفرانك وصيّرهما لي وصلة إلى الفوز برضوانك وقد حلّ رجائي
بحرم كرمك وحطّ طمعي بفناء جودك فحقّق فيك أملي واختم بالخير عملي واجعلني من صفوتك
الّذين أحللتهم بحبوحة جنّتك وبوّأتهم دار كرامتك وأقررت أعينهم بالنّظر إليك يوم
لقائك وأورثتهم منازل الصّدق في جوارك يا من لا يفد الوافدون على أكرم منه ولا يجد
القاصدون أرحم منه يا خير من خلا به وحيد ويا أعطف من آوى إليه طريد إلى سعة عفوك
مددت يدي وبذيل كرمك أعلقت كفّي فلا تولني الحرمان ولا تبلني بالخيبة والخسران
يا سميع الدّعاء يا أرحم الرّاحمين ۝

آداب نماز مغرب

اور اس کے بعد یہ پڑھے إنّ الله وملائكته يصلّون على النّبيّ يا أيّها الّذين آمنوا صلّوا عليه وسلّموا تسليما صلّ على محمّد النّبيّ وعلى ذرّيّته وعلى أهل بيته سات دفعہ یہ کہے بسم الله الرّحمن الرّحيم لا حول ولا قوّة إلّا بالله العليّ العظيم پھر تین دفعہ یہ کہے الحمد لله الّذي يفعل ما يشاء ولا يفعل ما يشاء غيره پس یہ کہے سبحانك لا إله إلّا أنت اغفر لي ذنوبي جميعا فإنّه لا يغفر الذّنوب كلّها جميعا إلّا أنت اور اگر اس سے زیادہ تعقیب پڑھنا چاہے تو اسے مغرب کی نافلہ کے بعد پڑھنا افضل ہے لہذا نافلہ مغرب جو چار رکعت ہیں ان کے پڑھنے

۱۱۶

گیارہویں مناجات اللہ کی طرف محتاج لوگوں کی ہے،

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ الٰہی کسری لایجبرہ الا لطفک وحنانک وفقری لایغنیہ الا عطفک واحسانک وروعتی لایسکنہا الا امانک وذلتی لایعزہا الا سلطانک وامنیتی لایبلغنیہا الا فضلک وخلتی لایسدہا الا طولک وحاجتی لایقضیہا غیرک وکربی لایفرجہ سوی رحمتک وضری لایکشفہ غیر رافتک وغلتی لایبردہا الا وصلک ولوعتی لایطفیہا الا لقاؤک وشوقی الیک لایبلہ الا النظر الی وجہک وقراری لایقر دون دنوی منک ولہفتی لایردہا الا روحک وسقمی لایشفیہ الا طبک وغمی لایزیلہ الا قربک وجرحی لایبرئہ الا صفحک ورین قلبی لایجلوہ الا عفوک ووسواس صدری لایزیحہ الا امرک فیا منتہی امل الاملین ویا غایۃ سؤل السائلین ویا اقصی طلبۃ الطالبین ویا اعلی رغبۃ الراغبین ویا ولی الصالحین ویا امان الخائفین ویا مجیب دعوۃ المضطرین ویا ذخر المعدمین ویا کنز البائسین یا غیاث المستغیثین ویا قاضی حوائج الفقراء والمساکین ویا اکرم الاکرمین ویا ارحم الراحمین لک تخضعی وسؤالی والیک تضرعی وابتہالی اسئلک ان تنیلنی من روح رضوانک وتدیم علی نعم امتنانک وہا انا بباب کرمک واقف ولنفحات برک متعرض وبحبلک الشدید معتصم وبعروتک الوثقی متمسک الٰہی ارحم عبدک الذلیل ذا اللسان الکلیل والعمل القلیل وامنن علیہ بطولک الجزیل واکنفہ تحت ظلک الظلیل یا کریم یا جمیل یا ارحم الراحمین

بارہویں مناجات عارفین کی ہے،

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ الٰہی قصرت الالسن عن بلوغ ثنائک کما یلیق بجلالک وعجزت العقول عن ادراک کنہ جمالک وانحسرت الابصار دون النظر الی سبحات وجہک ولم تجعل للخلق طریقا الی معرفتک الا بالعجز عن معرفتک الٰہی فاجعلنا من الذین ترسخت اشجار الشوق الیک فی حدائق صدورہم واخذت لوعۃ محبتک بمجامع

آداب نماز مغرب
کے لئے کھڑا ہو جائے
مغرب کی نافلہ کے درمیان
جو دو دو رکعت ہیں بات
کرنی مکروہ ہے
اس کی پہلی رکعت میں الحمد
کے بعد سورہ قل یا ایھا
الکافرون اور دوسری
رکعت میں قل ھو اللہ احد
اور باقی دو رکعت میں جو
سورہ چاہے پڑھے لیکن
بہتر یہ ہے کہ اس کی پہلی
رکعت میں الحمد کے
بعد سورہ حدید کی ابتدا ھو
علیم بذات الصدور تک
اور دوسری رکعت میں الحمد
کے بعد سورہ حشر کا آخر
لو انزلنا ہذا القرآن
سے لے کر آخر تک
پڑھے اور اگر ان میں صرف
سورہ حمد کے پڑھنے پر
اکتفا کرنا چاہے تو بھی
باقی نافلہ کی طرح کر سکتا
ہے ان چار رکعت نافلہ
میں اور رات کی ہر نافلہ
میں بلند آواز سے قرأت

قُلُوبِهِمْ فَهُمْ إِلَى أَوْكَارِ الْأَفْكَارِ يَأْوُونَ وَفِي رِيَاضِ الْقُرْبِ وَالْمُكَاشَفَةِ يَرْتَعُونَ وَمِنْ حِيَاضِ
الْمَحَبَّةِ بِكَأْسِ الْمُلَاطَفَةِ يَكْرَعُونَ وَشَرَائِعَ الْمُصَافَاتِ يَرِدُونَ قَدْ كُشِفَ الْغِطَاءُ عَنْ
أَبْصَارِهِمْ وَانْجَلَتْ ظُلْمَةُ الرَّيْبِ عَنْ عَقَائِدِهِمْ وَضَمَائِرِهِمْ وَانْتَفَتْ مُخَالَجَةُ الشَّكِّ عَنْ قُلُوبِهِمْ
وَسَرَائِرِهِمْ وَانْشَرَحَتْ بِتَحْقِيقِ الْمَعْرِفَةِ صُدُورُهُمْ وَعَلَتْ لِسَبْقِ السَّعَادَةِ فِي الزَّهَادَةِ هِمَمُهُمْ
وَعَذُبَ فِي مَعِينِ الْمُعَامَلَةِ شِرْبُهُمْ وَطَابَ فِي مَجْلِسِ الْأُنْسِ سِرُّهُمْ وَأَمِنَ فِي مَوْطِنِ الْمَخَافَةِ
سِرْبُهُمْ وَاطْمَأَنَّتْ بِالرُّجُوعِ إِلَى رَبِّ الْأَرْبَابِ أَنْفُسُهُمْ وَتَيَقَّنَتْ بِالْفَوْزِ وَالْفَلَاحِ أَرْوَاحُهُمْ وَ
قَرَّتْ بِالنَّظَرِ إِلَى مَحْبُوبِهِمْ أَعْيُنُهُمْ وَاسْتَقَرَّ بِإِدْرَاكِ السُّؤْلِ وَنَيْلِ الْمَأْمُولِ قَرَارُهُمْ وَرَبِحَتْ فِي
بَيْعِ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ تِجَارَتُهُمْ إِلٰهِي مَا أَلَذَّ خَوَاطِرَ الْإِلْهَامِ بِذِكْرِكَ عَلَى الْقُلُوبِ وَمَا أَحْلَى الْمَسِيرَ
إِلَيْكَ بِالْأَوْهَامِ فِي مَسَالِكِ الْغُيُوبِ وَمَا أَطْيَبَ طَعْمَ حُبِّكَ وَمَا أَعْذَبَ شِرْبَ قُرْبِكَ فَأَعِذْنَا
مِنْ طَرْدِكَ وَإِبْعَادِكَ وَاجْعَلْنَا مِنْ أَخَصِّ عَارِفِيكَ وَأَصْلَحِ عِبَادِكَ وَأَصْدَقِ طَائِعِيكَ وَأَخْلَصِ
عُبَّادِكَ يَا عَظِيمُ يَا جَلِيلُ يَا كَرِيمُ يَا مُنِيلُ بِرَحْمَتِكَ وَمَنِّكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ○

تیرھویں مناجات اللہ کا ذکر کرنے والوں کی ہے ،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○ إِلٰهِي لَوْلَا الْوَاجِبُ مِنْ قَبُولِ أَمْرِكَ لَنَزَّهْتُكَ
مِنْ ذِكْرِي إِيَّاكَ عَلَى أَنَّ ذِكْرِي لَكَ بِقَدْرِي لَا بِقَدْرِكَ وَمَا عَسَى أَنْ يَبْلُغَ مِقْدَارِي حَتَّى أُجْعَلَ
مَحَلًّا لِتَقْدِيسِكَ وَمِنْ أَعْظَمِ النِّعَمِ عَلَيْنَا جَرَيَانُ ذِكْرِكَ عَلَى أَلْسِنَتِنَا وَإِذْنُكَ لَنَا بِدُعَائِكَ وَتَنْزِيهِكَ
وَتَسْبِيحِكَ إِلٰهِي فَأَلْهِمْنَا ذِكْرَكَ فِي الْخَلَاءِ وَالْمَلَاءِ وَاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْإِعْلَانِ وَالْإِسْرَارِ وَفِي السَّرَّاءِ
وَالضَّرَّاءِ وَآنِسْنَا بِالذِّكْرِ الْخَفِيِّ وَاسْتَعْمِلْنَا بِالْعَمَلِ الزَّكِيِّ وَالسَّعْيِ الْمَرْضِيِّ وَجَازِنَا بِالْمِيزَانِ
الْوَفِيِّ إِلٰهِي بِكَ هَامَتِ الْقُلُوبُ الْوَالِهَةُ وَعَلَى مَعْرِفَتِكَ جُمِعَتِ الْعُقُولُ الْمُتَبَايِنَةُ فَلَا تَطْمَئِنُّ
الْقُلُوبُ إِلَّا بِذِكْرَاكَ وَلَا تَسْكُنُ النُّفُوسُ إِلَّا عِنْدَ رُؤْيَاكَ أَنْتَ الْمُسَبَّحُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَ
الْمَعْبُودُ فِي كُلِّ زَمَانٍ وَالْمَوْجُودُ فِي كُلِّ أَوَانٍ وَالْمَدْعُوُّ بِكُلِّ لِسَانٍ وَالْمُعَظَّمُ فِي كُلِّ جَنَانٍ
وَأَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ لَذَّةٍ بِغَيْرِ ذِكْرِكَ وَمِنْ كُلِّ رَاحَةٍ بِغَيْرِ أُنْسِكَ وَمِنْ كُلِّ سُرُورٍ بِغَيْرِ

آداب نماز عشا

پڑھنا زیادہ مناسب ہے جب مغرب کی نافلہ سے فارغ ہو جائے تو پھر تعقیبات مشترکہ جو چاہے پڑھے اور اس کے بعد سابقہ طریقہ سے سجدہ شکر بجالائے اور کم از کم چیز جو اس میں پڑھے تین دفعہ شکرا شکرا شکرا ہے۔ شیخ کلینی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب مغرب کی نماز سے فارغ ہو جائے تو اپنے ہاتھ کو پیشانی پر پھیرے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ اللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحَزَنَ اور سزاوار ہے کہ نماز غفیلہ کو کہ جس کی کیفیت خود مفاتیح میں بیان ہو چکی ہے بجالائے اور جب

فَرِيدًا مِنْ كُلِّ شُغُلٍ بِغَيْرِ طَاعَتِكَ اِلٰهِيْ أَنْتَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا وَقُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ فَأَمَرْتَنَا بِذِكْرِكَ وَوَعَدْتَنَا عَلَيْهِ أَنْ تَذْكُرَنَا تَشْرِيفًا لَنَا وَتَفْخِيمًا وَإِعْظَامًا وَهَا نَحْنُ ذَاكِرُوكَ كَمَا أَمَرْتَنَا فَأَنْجِزْ لَنَا مَا وَعَدْتَنَا يَا ذَاكِرَ الذَّاكِرِينَ وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ○

چودہویں مناجات اللہ سے پناہ مانگنے والوں کی ہے،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○ اَللّٰهُمَّ يَا مَلَاذَ اللَّائِذِينَ وَيَا مَعَاذَ الْعَائِذِينَ وَيَا مُنْجِيَ الْهَالِكِينَ وَيَا عَاصِمَ الْبَائِسِينَ وَيَا رَاحِمَ الْمَسَاكِينِ وَيَا مُجِيبَ الْمُضْطَرِّينَ وَيَا كَنْزَ الْمُفْتَقِرِينَ وَيَا جَابِرَ الْمُنْكَسِرِينَ وَيَا مَأْوَى الْمُنْقَطِعِينَ وَيَا نَاصِرَ الْمُسْتَضْعَفِينَ وَيَا مُجِيرَ الْخَائِفِينَ وَيَا مُغِيثَ الْمَكْرُوبِينَ وَيَا حِصْنَ اللَّاجِينَ إِنْ لَمْ أَعُذْ بِعِزَّتِكَ فَبِمَنْ أَعُوذُ وَإِنْ لَمْ أَلُذْ بِقُدْرَتِكَ فَبِمَنْ أَلُوذُ وَقَدْ أَلْجَأَتْنِي الذُّنُوبُ إِلَى التَّشَبُّثِ بِأَذْيَالِ عَفْوِكَ وَأَحْوَجَتْنِي الْخَطَايَا إِلَى اسْتِفْتَاحِ أَبْوَابِ صَفْحِكَ وَدَعَتْنِي الْإِسَاءَةُ إِلَى الْإِنَاخَةِ بِفِنَاءِ عِزِّكَ وَحَمَلَتْنِي الْمَخَافَةُ مِنْ نِقْمَتِكَ عَلَى التَّمَسُّكِ بِعُرْوَةِ عَطْفِكَ وَمَا حَقُّ مَنِ اعْتَصَمَ بِحَبْلِكَ أَنْ يُخْذَلَ وَلَا يَلِيقُ بِمَنِ اسْتَجَارَ بِعِزِّكَ أَنْ يُسْلَمَ أَوْ يُهْمَلَ اِلٰهِيْ فَلَا تُخْلِنَا مِنْ حِمَايَتِكَ وَلَا تُعْرِنَا مِنْ رِعَايَتِكَ وَذُدْنَا عَنْ مَوَارِدِ الْهَلَكَةِ فَإِنَّا بِعَيْنِكَ وَفِي كَنَفِكَ وَلَكَ أَسْأَلُكَ بِأَهْلِ خَاصَّتِكَ مِنْ مَلَائِكَتِكَ وَالصَّالِحِينَ مِنْ بَرِيَّتِكَ أَنْ تَجْعَلَ عَلَيْنَا وَاقِيَةً تُنْجِينَا مِنَ الْهَلَكَاتِ وَتُجَنِّبُنَا مِنَ الْآفَاتِ وَتُكِنُّنَا مِنْ دَوَاهِي الْمُصِيبَاتِ وَأَنْ تُنْزِلَ عَلَيْنَا مِنْ سَكِينَتِكَ وَأَنْ تُغَشِّيَ وُجُوهَنَا بِأَنْوَارِ مَحَبَّتِكَ وَأَنْ تُؤْوِيَنَا إِلَى شَدِيدِ رُكْنِكَ وَأَنْ تَحْوِيَنَا فِي أَكْنَافِ عِصْمَتِكَ بِرَأْفَتِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ○

پندرہویں مناجات زاہدین کی ہے،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○ اِلٰهِيْ أَسْكَنْتَنَا دَارًا حَفَرَتْ لَنَا حُفَرَ مَكْرِهَا وَعَلَّقَتْنَا بِأَيْدِي الْمَنَايَا فِي حَبَائِلِ غَدْرِهَا فَإِلَيْكَ نَلْتَجِئُ مِنْ مَكَائِدِ خُدَعِهَا وَبِكَ

آداب نماز عشا

شفق یعنی مغرب کی سرخی زائل ہو جائے تو نماز عشا کے لئے اذان اور اقامت سابقہ طریقہ سے بجا لا اور پھر نماز عشاء کو اس کے آداب اور شرائط کے ساتھ بجا لا لیکن اس کے قنوت اور تعقیبات کو طول دینا مناسب ہے کیونکہ اس کے لئے وقت بہت وسیع موجود ہے اس کی تعقیبات میں وہ دعا جو صبح اور عشائ کے درمیان مشترک ہے اسے پڑھے اس کے بعد جو عشاء کی مختص دعائیں ہیں اسے پڑھے ان میں سے وہ دعائیں جو طلب رزق کے لئے وارد ہوئی ہیں وہ پڑھے اور مستحب ہے کہ سات دفعہ سورہ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ پڑھے اور اس کے بعد یہ کہے اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ

نعتصم من الاغترار بزخارف زينتها فانها المهلكة طلابها المتلفة حلالها المحشوة بالآفات المحشونة بالنكبات الهي فزهدنا فيها وسلمنا منها بتوفيقك وعصمتك وانزع عنا جلابيب مخالفتك وتول امورنا بحسن كفايتك واوفر مزيدنا من سعة رحمتك واجمل صلاتنا من فيض مواهبك واغرس في افئدتنا اشجار محبتك واتمم لنا انوار معرفتك واذقنا حلاوة عفوك ولذة مغفرتك واقرر اعيننا يوم لقائك برؤيتك واخرج حب الدنيا من قلوبنا كما فعلت بالصالحين من صفوتك والابرار من خاصتك برحمتك يا ارحم الراحمين ويا اكرم الاكرمين

یہ نظم میں مناجات امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ کی ہے جو صحیفہ علویہ سے نقل کی گئی ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

لك الحمد يا ذا الجود والمجد والعلى — تباركت تعطي من تشاء وتمنع
إلهي وخلاقي وحرزي وموئلي — إليك لدى الإعسار واليسر أفزع
إلهي لئن جلت وجمت خطيئتي — فعفوك عن ذنبي أجل وأوسع
إلهي لئن أعطيت نفسي سؤلها — فها أنا في روض الندامة أرتع
إلهي ترى حالي وفقري وفاقتي — وأنت مناجاتي الخفية تسمع
إلهي فلا تقطع رجائي ولا تزغ — فؤادي فلي في سيب جودك مطمع
إلهي لئن خيبتني أو طردتني — فمن ذا الذي أرجو ومن ذا أشفع
إلهي أجرني من عذابك إنني — أسير ذليل خائف لك أخضع
إلهي فآنسني بتلقين حجتي — إذا كان لي في القبر مثوى ومضجع
إلهي لئن عذبتني ألف حجة — فحبل رجائي منك لا يتقطع
إلهي أذقني طعم عفوك يوم لا — بنون ولا مال هنالك ينفع
إلهي لئن لم ترعني كنت ضائعا — وإن كنت ترعاني فلست أضيع

تعقیبات نماز عشا

سبع وما اظلت ورب الارضين السبع وما اقلت ورب الشياطين وما اضلت ورب الرياح وما ذرت اللهم رب كل شيء واله كل شيء ومليك كل شيء انت الله المقتدر على كل شيء انت الله الاول فلا شيء قبلك وانت الآخر فلا شيء بعدك وانت الظاهر فلا شيء فوقك وانت الباطن فلا شيء دونك رب جبرئيل وميكائيل واسرافيل واله ابراهيم واسمعيل واسحاق ويعقوب والاسباط اسئلك ان تصلي على محمد وآل محمد وان تولاني برحمتك ولا تسلط على احدا من خلقك ممن لا طاقة لي

حضرت امیرالمومنینؑ کی منظوم مناجات

إلهي إذا لم تعف عن غير محسن   فمن لمسيء بالهوى يتمتع
إلهي لئن فرطت في طلب التقى   فها أنا إثر العفو أقفو وأتبع
إلهي لئن أخطأت جهلا فطالما   رجوتك حتى قيل ما هو يجزع
إلهي ذنوبي بذت الطود واعتلت   وصفحك عن ذنبي أجل وأرفع
إلهي ينجي ذكر طولك لوعتي   وذكر الخطايا العين مني يدمع
إلهي أقلني عثرتي وامح حوبتي   فإني مقر خائف متضرع
إلهي أنلني منك روحا وراحة   فلست سوى أبواب فضلك أقرع
إلهي لئن أقصيتني أو أهنتني   فما حيلتي يا رب أم كيف أصنع
إلهي حليف الحب في الليل ساهر   يناجي ويدعو والمغفل يهجع
إلهي وهذا الخلق ما بين نائم   ومنتبه في ليله يتضرع
وكلهم يرجو نوالك راجيا   لرحمتك العظمى وفي الخلد يطمع
إلهي يمنيني رجائي سلامة   وقبح خطيئاتي علي يشنع
إلهي فإن تعفو فعفوك منقذي   وإلا فبالذنب المدمر أصرع
إلهي بحق الهاشمي محمد   وحرمة أطهار هم لك خضع
إلهي بحق المصطفى وابن عمه   وحرمة أبرار هم لك خشع
إلهي فأنشرني على دين أحمد   منيبا تقيا قانتا لك أخضع
ولا تحرمني يا إلهي وسيدي   شفاعته الكبرى فذاك المشفع
وصل عليهم ما دعاك موحد   وناجاك أخيار ببابك ركع

صحیفہ علویہ میں ایک اور منظوم مناجات کہ جس کی ابتداء یا سامع الدعاء سے ہوتی ہے نقل کی ہے چونکہ اس میں مشکل کلمات تھے اسے ہم نے ذکر نہیں کیا

تعقیبات نماز عشا

بِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَتَحَبَّبُ اِلَیْکَ فَحَبِّبْنِی وَفِی النَّاسِ فَعَزِّزْنِی وَمِنْ شَرِّ الشَّیَاطِیْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فَسَلِّمْنِی یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ اس کے بعد جو چاہے دعا کرے اور اس کے بعد سجدہ شکر بجا لائے اور پھر نماز وتیرہ جو دو رکعت ہوتی ہے بیٹھ کر عشاء کی نماز کے بعد پڑھے اور اس نماز میں قرآن کی سو آیتیں پڑھنا مستحب ہے اور بہتر ہے کہ اسکی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ واقعہ اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد قل ہو اللہ پڑھی جائے اور سلام کے بعد جو دعا چاہے پڑھے اور جب سونا چاہے تو موت کیلئے تیار ہو جانا سزاوار ہے لہٰذا باطہارت ہو اور اپنے گناہوں سے

حضرت امیرالمومنین کی مناجات کے تین جملے

اِلٰھِیْ کَفٰی بِیْ عِزًّا اَنْ اَکُوْنَ لَکَ عَبْدًا وَکَفٰی بِیْ فَخْرًا اَنْ تَکُوْنَ لِیْ رَبًّا اَنْتَ کَمَا اُحِبُّ فَاجْعَلْنِیْ کَمَا تُحِبُّ

دُوسرا باب

سال کے مہینوں کے اعمال، نوروز کے اعمال اور فضیلت، رومی مہینوں کے اعمال میں ہے اور اس میں چند ایک فصلیں ہونگی

پہلی فصل

رجب کے مہینے کے اعمال اور فضیلت میں ہے، جاننا چاہیئے کہ رجب اور شعبان اور رمضان کے مہینے کافی فضیلت والے ہیں اور ان کی فضیلت میں بہت روایات وارد ہوئی ہیں بلکہ جناب رسولِ خدا سے روایت ہے کہ رجب کا مہینہ اللہ کا بہت بڑا مہینہ ہے اور کوئی مہینہ بھی اس کے احترام اور فضیلت کو نہیں پہنچ سکتا۔ کافروں سے لڑائی اس مہینہ میں حرام ہے رجب اللہ کا مہینہ اور شعبان میرا مہینہ اور رمضان المبارک میری اُمت کا مہینہ ہے جو شخص رجب کے ایک دن روزہ رکھے وہ اللہ کی بہت بڑی خوشنودگی کا مستحق ہوگا اور اللہ کا غضب اس سے دور ہوگا اور جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ اس پر بند کر دیا جائے گا، امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص رجب میں سے ایک دن روزہ رکھے تو اس سے جہنم کی آگ ایک سال کے راستے کے اندازہ دور ہو جائے گی اور جو شخص اس کے تین دن روزہ رکھے تو اس پر جنت واجب ہو جائے گی، نیز آنحضرت نے فرمایا کہ رجب جنت میں ایک نہر کا نام ہے جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے جو شخص اس کے ایک دن میں روزہ رکھے تو وہ ضرور اس نہر سے پانی پئے گا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رجب کا مہینہ میری امت کے لئے استغفار کا مہینہ ہے پس اس مہینہ میں بہت زیادہ گناہوں سے معافی مانگو کیونکہ خداوند بہت بخشنے والا مہربان ہے اور رجب کو اصب بھی کہتے ہیں کیونکہ اللہ کی رحمت اس مہینہ میں میری امت پر زیادہ برستی ہے تم بہت زیادہ اس میں یہ پڑھا کرو اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَسْئَلُهُ التَّوْبَةَ ابن بابویہ نے معتبر سند سے سالم سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں رجب کے آخر میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جب آنحضرت کی نظرِ مبارک مجھ پر پڑی تو آپ نے فرمایا کہ کیا اس مہینے میں روزہ رکھا ہے میں نے کہا نہ قسم ہے خدا کی اے فرزند رسولِ خدا تو آپ نے فرمایا کہ تجھ سے اتنا ثواب فوت ہو گیا ہے کہ جس کا اندازہ سوائے ذاتِ خدا کے اور کوئی

سونے کے آداب

توبہ کرے اور اپنے دل کو دنیا کے ہم و غم سے فارغ کرے اور موت کے وقت اور لحد میں تنہا بے کس سونے کو یاد کرے وصیت کو لکھ کر اپنے سرہانے کے نیچے رکھ دے اور تہجد کی نماز پڑھنے کا ارادہ کر کے سوئے کیونکہ مومن کے لئے دنیا اور آخرت میں زینت اور فخر نماز تہجد کے پڑھنے میں ہے اور سونے کے وقت سورہ قل ھو اللہ اور الہٰکم التکاثر اور آیۃ الکرسی پڑھے اس کے بعد تین دفعہ یہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَلَا فَقَهَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بَطَنَ فَخَبَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَلَکَ فَقَدَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُحْیِی الْمَوْتٰی وَیُمِیْتُ الْاَحْیَاءَ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پھر تسبیح حضرت

نہیں جانتا کیونکہ یہ وہ مہینہ ہے کہ جسے خدا نے دوسرے مہینوں پر فضیلت دی ہے اور اس کے احترام کو بہت بڑا قرار دیا ہے اور اس میں روزہ رکھنے والے کا احترام اپنے اوپر فرض قرار دیا ہے میں نے عرض کی اے فرزند رسول اگر میں ان باقی ماندہ دنوں میں روزہ رکھ لوں تو اس میں روزہ داروں کے بعض ثواب پر فائز ہو جاؤں گا تو آپ نے فرمایا کہ اے سالم جو شخص اس کے آخر میں سے ایک دن روزہ رکھ لے تو خداوند عالم اسے سکرات موت کی سختی اور موت کے بعد والے خوف، قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے گا اور جو شخص اس کے آخر سے دو دن روزہ رکھے تو پل (صراط) سے آسانی سے گذر ے گا اور جو شخص اس کے آخر میں سے تین دن روزہ رکھے تو وہ قیامت کے بہت بڑے خوف اور اس دن کی سختی اور ڈر سے محفوظ رہے گا اور اسے جہنم سے برأت عطا ہوگی، واضح رہے کہ رجب کے روزہ کے بہت زیادہ فضائل وارد ہوئے ہیں اور روایت میں ہے کہ جو شخص اس میں روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو تو وہ ہر دن سو دفعہ اس تسبیح کو پڑھے تاکہ وہ اس دن کے روزہ کے ثواب کو پالے، تسبیح یہ ہے سُبْحَانَ الْاِلٰـهِ الْجَلِيْلِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ الْاَعَزِّ الْاَكْرَمِ سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَهُوَ لَهٗ اَهْلٌ

رجب کے اعمال دو قسم پر ہیں

پہلے سارے مہینے کے مشترکہ اعمال جو کسی خاص دن سے مختص نہیں اور وہ چند ایک ہیں پہلے تمام رجب میں اس دعا کو پڑھے کیونکہ روایت میں ہے کہ امام زین العابدین علیہ السّلام نے اسے حجر میں رجب کے مہینے میں پڑھا یَا مَنْ يَمْلِكُ حَوَائِجَ السَّائِلِيْنَ وَيَعْلَمُ ضَمِيْرَ الصَّامِتِيْنَ لِكُلِّ مَسْئَلَةٍ مِنْكَ سَمْعٌ حَاضِرٌ وَجَوَابٌ عَتِيْدٌ اَللّٰهُمَّ وَمَوَاعِيْدُكَ الصَّادِقَةُ وَاَيَادِيْكَ الْفَاضِلَةُ وَرَحْمَتُكَ الْوَاسِعَةُ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَقْضِيَ حَوَائِجِيْ لِلدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

دوسرے اس دعا کو پڑھے کہ جسے امام جعفر صادق علیہ السّلام رجب کے ہر دن پڑھا کرتے تھے خَابَ الْوَافِدُوْنَ عَلٰى غَيْرِكَ وَخَسِرَ الْمُتَعَرِّضُوْنَ اِلَّا لَكَ وَضَاعَ الْمُلِمُّوْنَ اِلَّا بِكَ وَاَجْدَبَ الْمُنْتَجِعُوْنَ اِلَّا مَنِ انْتَجَعَ فَضْلَكَ بَابُكَ مَفْتُوْحٌ لِلرَّاغِبِيْنَ وَخَيْرُكَ مَبْذُوْلٌ لِلطَّالِبِيْنَ وَفَضْلُكَ مُبَاحٌ لِلسَّائِلِيْنَ وَنَيْلُكَ مُتَاحٌ لِلْاٰمِلِيْنَ وَرِزْقُكَ مَبْسُوْطٌ لِمَنْ عَصَاكَ وَحِلْمُكَ مُعْتَرِضٌ لِمَنْ نَاوَاكَ عَادَتُكَ الْاِحْسَانُ

سونے کے آداب

زہرا علیہا السلام پڑھے اور پھر دائیں پہلو جس طرح مردہ کو قبر میں رکھا جاتا ہے۔ سو جائے محات استغفار کی طرح سونا تو میرے استاد شیخ ثقة الاسلام نوری مرحوم نے دار السلام میں فرمایا کہ یہ چیز کسی موثق خبر میں موجود نہیں ہے البتہ غزالی نے اس خبر کو ذکر کیا ہے لیکن معلوم ہے کہ رشد و واقعیت اس کے خلاف ہیں ہے۔ انتہی اور اگر تو چاہے کہ تہجد کی نماز یا کسی دوسرے کام کے لئے آخر رات میں بیدار ہونا چاہے لیکن نیند کے غلبہ کا خوف ہو تو پھر سورہ کہف کے آخری یہ آیت پڑھ کر سوئے قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْ لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ

ماہ رجب کی روزمرہ کی دعائیں

اِلَى الْمُسِيئِينَ وَسَبِيلُكَ الْاِبْقَاءُ عَلَى الْمُعْتَدِينَ اَللّٰهُمَّ فَاهْدِنِي هُدَى الْمُهْتَدِينَ وَارْزُقْنِي اجْتِهَادَ
الْمُجْتَهِدِينَ وَلَا تَجْعَلْنِي مِنَ الْغَافِلِينَ الْمُبْعَدِينَ وَاغْفِرْ لِي يَوْمَ الدِّينِ تیسرے شیخ نے مصباح میں
فرمایا ہے کہ معلی بن خنیس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ رجب کے مہینے میں
یہ پڑھا کر اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ صَبْرَ الشَّاكِرِينَ لَكَ وَعَمَلَ الْخَائِفِينَ مِنْكَ وَيَقِينَ الْعَابِدِينَ لَكَ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ وَاَنَا عَبْدُكَ الْبَائِسُ الْفَقِيرُ اَنْتَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ وَاَنَا الْعَبْدُ الذَّلِيلُ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَامْنُنْ بِغِنَاكَ عَلٰى فَقْرِي وَبِحِلْمِكَ عَلٰى جَهْلِي وَبِقُوَّتِكَ عَلٰى ضَعْفِي يَا قَوِيُّ يَا
عَزِيزُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْاَوْصِيَاءِ الْمَرْضِيِّينَ وَاكْفِنِي مَا اَهَمَّنِي مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ مؤلف کہتا ہے کہ اس دعا کی روایت سید بن طاؤس نے اپنی کتاب اقبال
میں بھی کی ہے اور اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ جامع ترین دعا ہے اور اسے ہر وقت بھی پڑھا جا
سکتا ہے چوتھے شیخ نے فرمایا ہے کہ اس دعا کو ہر روز پڑھنا مستحب ہے اَللّٰهُمَّ يَا ذَا الْمِنَنِ السَّابِغَةِ وَ
الْآلَاءِ الْوَازِعَةِ وَالرَّحْمَةِ الْوَاسِعَةِ وَالْقُدْرَةِ الْجَامِعَةِ وَالنِّعَمِ الْجَسِيمَةِ وَالْمَوَاهِبِ الْعَظِيمَةِ
وَالْاَيَادِي الْجَمِيلَةِ وَالْعَطَايَا الْجَزِيلَةِ يَا مَنْ لَا يُنْعَتُ بِتَمْثِيلٍ وَلَا يُمَثَّلُ بِنَظِيرٍ وَلَا يُغْلَبُ بِظَهِيرٍ
يَا مَنْ خَلَقَ فَرَزَقَ وَاَلْهَمَ فَاَنْطَقَ وَابْتَدَعَ فَشَرَعَ وَعَلَا فَارْتَفَعَ وَقَدَّرَ فَاَحْسَنَ وَصَوَّرَ فَاَتْقَنَ
وَاحْتَجَّ فَاَبْلَغَ وَاَنْعَمَ فَاَسْبَغَ وَاَعْطٰى فَاَجْزَلَ وَمَنَحَ فَاَفْضَلَ يَا مَنْ سَمَا فِي الْعِزِّ فَفَاتَ نَوَاظِرَ الْاَبْصَارِ
وَدَنَا فِي اللُّطْفِ فَجَازَ هَوَاجِسَ الْاَفْكَارِ يَا مَنْ تَوَحَّدَ بِالْمُلْكِ فَلَا نِدَّ لَهُ فِي مَلَكُوتِ سُلْطَانِهِ
وَتَفَرَّدَ بِالْآلَاءِ وَالْكِبْرِيَاءِ فَلَا ضِدَّ لَهُ فِي جَبَرُوتِ شَاْنِهِ يَا مَنْ حَارَتْ فِي كِبْرِيَاءِ هَيْبَتِهِ دَقَائِقُ
لَطَائِفِ الْاَوْهَامِ وَانْحَسَرَتْ دُونَ اِدْرَاكِ عَظَمَتِهِ خَطَائِفُ اَبْصَارِ الْاَنَامِ يَا مَنْ عَنَتِ
الْوُجُوهُ لِهَيْبَتِهِ وَخَضَعَتِ الرِّقَابُ لِعَظَمَتِهِ وَوَجِلَتِ الْقُلُوبُ مِنْ خِيفَتِهِ اَسْئَلُكَ بِهٰذِهِ
الْمِدْحَةِ الَّتِي لَا تَنْبَغِي اِلَّا لَكَ وَبِمَا وَاَيْتَ بِهِ عَلٰى نَفْسِكَ لِدَاعِيكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَبِمَا ضَمِنْتَ
الْاِجَابَةَ فِيهِ عَلٰى نَفْسِكَ لِلدَّاعِينَ يَا اَسْمَعَ السَّامِعِينَ وَاَبْصَرَ النَّاظِرِينَ وَاَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ
يَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِينَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ وَاقْسِمْ لِي فِي شَهْرِنَا هٰذَا
خَيْرَ مَا قَسَمْتَ وَاحْتِمْ لِي فِي قَضَائِكَ خَيْرَ مَا حَتَمْتَ وَاخْتِمْ لِي بِالسَّعَادَةِ فِيمَنْ خَتَمْتَ وَاَحْيِنِي

سونے کے آداب
بِعِبَادَةِ رَبِّهِ اَحَدًا
امام جعفر صادق علیہ السلام
سے روایت ہے کہ کوئی
شخص سونے کے وقت
اس آیت کو پڑھ کر نہیں ہوگا
مگر وہ اسی وقت کہ جس میں
اٹھنا چاہتا ہے بیدار
ہو جائے گا اور اگر بچھو یا
دوسرے حیوانات کا ڈر
ہو تو پھر اس دعا کو پڑھے
کیونکہ امام محمد باقر علیہ السلام
اس دعا کے پڑھنے والے
کا بچھو و دیگر حشرات سے
صبح کے وقت تک سالم
رہنے کے ضامن ہوئے
ہیں اور وہ دعا یہ ہے۔
اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ
اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي
لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ
مِنْ شَرِّ مَا ذَرَءَ وَمِنْ
شَرِّ مَا بَرَءَ وَمِنْ شَرِّ
كُلِّ دَابَّةٍ هُوَ اٰخِذٌ
بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّي
عَلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
اور اگر احتلام کا ڈر ہو تو

مَا أَحْيَيْتَنِي مَوْفُوراً وَأَمِتْنِي مَسْرُوراً وَمَغْفُوراً وَتَوَلَّ أَنْتَ نَجَاتِي مِنْ مُسَاءَلَةِ الْبَرْزَخِ
وَادْرَأْ عَنِّي مُنْكَراً وَنَكِيراً وَأَرِ عَيْنِي مُبَشِّراً وَبَشِيراً وَاجْعَلْ لِي إِلَى رِضْوَانِكَ وَجِنَانِكَ
مَصِيراً وَعَيْشاً قَرِيراً وَمُلْكاً كَبِيراً وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ كَثِيراً مؤلف کہتا ہے کہ یہ وہ
دعا ہے کہ جو مسجد صعصعہ (جو کوفہ کے قریب ہے) میں بھی پڑھی جاتی ہے یا بخوش شیخ نے روایت کی کہ ناحیہ
مقدسہ (یعنی امام زمان کی طرف) سے شیخ کبیر وکیل امام العصر ابو جعفر محمد بن سعید بن عثمان رضی اللہ عنہ کے
توسط سے یہ توقیع یعنی خط آیا کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہ رجب کے مہینے کے ہر دن میں یہ پڑھو اَللّٰهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَعَانِي جَمِيعِ مَا يَدْعُوكَ بِهِ وُلَاةُ أَمْرِكَ الْمَأْمُونُونَ عَلَى سِرِّكَ الْمُسْتَبْشِرُونَ بِأَمْرِكَ
الْوَاصِفُونَ لِقُدْرَتِكَ الْمُعْلِنُونَ لِعَظَمَتِكَ أَسْأَلُكَ بِمَا نَطَقَ فِيهِمْ مِنْ مَشِيَّتِكَ فَجَعَلْتَهُمْ
مَعَادِنَ لِكَلِمَاتِكَ وَأَرْكَاناً لِتَوْحِيدِكَ وَآيَاتِكَ وَمَقَامَاتِكَ الَّتِي لَا تَعْطِيلَ لَهَا
فِي كُلِّ مَكَانٍ يَعْرِفُكَ بِهَا مَنْ عَرَفَكَ لَا فَرْقَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا إِلَّا أَنَّهُمْ عِبَادُكَ وَخَلْقُكَ
فَتْقُهَا وَرَتْقُهَا بِيَدِكَ بَدْؤُهَا مِنْكَ وَعَوْدُهَا إِلَيْكَ أَعْضَادٌ وَأَشْهَادٌ وَمُنَاةٌ وَأَذْوَادٌ وَحَفَظَةٌ
وَرُوَّادٌ فَبِهِمْ مَلَأْتَ سَمَاءَكَ وَأَرْضَكَ حَتَّى ظَهَرَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ فَبِذَلِكَ أَسْأَلُكَ وَبِمَوَاقِعِ
الْعِزِّ مِنْ رَحْمَتِكَ وَبِمَقَامَاتِكَ وَعَلَامَاتِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَنْ تَزِيدَنِي إِيمَاناً
وَتَثْبِيتاً يَا بَاطِناً فِي ظُهُورِهِ وَظَاهِراً فِي بُطُونِهِ وَمَكْنُونِهِ يَا مُفَرِّقاً بَيْنَ النُّورِ وَالدَّيْجُورِ
يَا مَوْصُوفاً بِغَيْرِ كُنْهٍ وَمَعْرُوفاً بِغَيْرِ شِبْهٍ حَادَّ كُلِّ مَحْدُودٍ وَشَاهِدَ كُلِّ مَشْهُودٍ وَمُوجِدَ
كُلِّ مَوْجُودٍ وَمُحْصِيَ كُلِّ مَعْدُودٍ وَفَاقِدَ كُلِّ مَفْقُودٍ لَيْسَ دُونَكَ مِنْ مَعْبُودٍ أَهْلَ الْكِبْرِيَاءِ
وَالْجُودِ يَا مَنْ لَا يُكَيَّفُ بِكَيْفٍ وَلَا يُؤَيَّنُ بِأَيْنٍ يَا مُحْتَجِباً عَنْ كُلِّ عَيْنٍ يَا دَيْمُومُ يَا قَيُّومُ
وَعَالِمَ كُلِّ مَعْلُومٍ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَعَلَى عِبَادِكَ الْمُنْتَجَبِينَ وَبَشَرِكَ الْمُحْتَجَبِينَ وَ
مَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَالْبُهْمِ الصَّافِّينَ الْحَافِّينَ وَبَارِكْ لَنَا فِي شَهْرِنَا هٰذَا الْمُرَجَّبِ الْمُكَرَّمِ
وَمَا بَعْدَهُ مِنَ الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ وَأَسْبِغْ عَلَيْنَا فِيهِ النِّعَمَ وَأَجْزِلْ لَنَا فِيهِ الْقِسَمَ وَأَبْرِرْ لَنَا فِيهِ
الْقَسَمَ بِاسْمِكَ الْأَعْظَمِ الْأَعْظَمِ الْأَجَلِّ الْأَكْرَمِ الَّذِي وَضَعْتَهُ عَلَى النَّهَارِ فَأَضَاءَ وَعَلَى اللَّيْلِ
فَأَظْلَمَ وَاغْفِرْ لَنَا مَا تَعْلَمُ مِنَّا وَمَا لَا نَعْلَمُ وَاعْصِمْنَا مِنَ الذُّنُوبِ خَيْرَ الْعِصَمِ وَاكْفِنَا كَوَافِيَ

سونے کے آداب
یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنَ الْاِحْتِلَامِ وَمِنْ
سُوْءِ الْاَحْلَامِ وَمِنْ
اَنْ يَتَلَاعَبَ بِيَ الشَّيْطَانُ
فِي الْيَقَظَةِ وَالْمَنَامِ
اور اگر اس مکان کے گرنے
کا خوف ہو کہ جس میں سو
رہا ہے تو یہ آیت پڑھے
اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا
وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا
مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ
كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا
اور اگر چور کا ڈر ہو تو سورہ
بنی اسرائیل کا آخر پڑھے
کہ جس کی ابتداء اس آیت
سے ہو قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ
اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اور
سونے کے وقت سات
دفعہ سرمہ یوں چار
دفعہ دائیں آنکھ میں اور
تین دفعہ بائیں آنکھ میں لگائے اور سرمہ
لگاتے وقت یہ دعا پڑھے
اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ بِحَقِّ
مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ اَنْ

قَدْرِكَ وَامْنُنْ عَلَيْنَا بِحُسْنِ نَظَرِكَ وَلَا تَكِلْنَا اِلٰى غَيْرِكَ وَلَا تَمْنَعْنَا مِنْ خَيْرِكَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا كَتَبْتَهٗ لَنَا مِنْ اَعْمَارِنَا وَاَصْلِحْ لَنَا خَبِيْئَةَ اَسْرَارِنَا وَاَعْطِنَا مِنْكَ الْاَمَانَ وَاسْتَعْمِلْنَا بِحُسْنِ الْاِيْمَانِ وَبَلِّغْنَا شَهْرَ الصِّيَامِ وَمَا بَعْدَهٗ مِنَ الْاَيَّامِ وَالْاَعْوَامِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۔ نیز شیخ نے روایت کی ہے کہ ناحیہ مقدسہ سے شیخ ابو القاسم رضی اللہ عنہ کے توسط سے رجب کے دنوں کے لیے یہ دعا آئی ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِالْمَوْلُوْدَيْنِ فِیْ رَجَبٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الثَّانِیْ وَابْنِهٖ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُنْتَجَبِ وَاَتَقَرَّبُ بِهِمَا اِلَيْكَ خَيْرَ الْقُرَبِ يَا مَنْ اِلَيْهِ الْمَعْرُوْفُ طُلِبَ وَفِيْمَا لَدَيْهِ رُغِبَ اَسْئَلُكَ سُؤَالَ مُقْتَرِفٍ مُذْنِبٍ قَدْ اَوْبَقَتْهُ ذُنُوْبُهٗ وَاَوْثَقَتْهُ عُيُوْبُهٗ فَطَالَ عَلَى الْخَطَايَا دُءُوْبُهٗ وَمِنَ الرَّزَايَا خُطُوْبُهٗ يَسْئَلُكَ التَّوْبَةَ وَحُسْنَ الْاَوْبَةِ وَالنُّزُوْعَ عَنِ الْحَوْبَةِ وَمِنَ النَّارِ فَكَاكَ رَقَبَتِهٖ وَالْعَفْوَ عَمَّا فِیْ رِبْقَتِهٖ فَاَنْتَ مَوْلَایَ اَعْظَمُ اَمَلِهٖ وَثِقَتُهٗ اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ بِمَسَائِلِكَ الشَّرِيْفَةِ وَوَسَائِلِكَ الْمُنِيْفَةِ اَنْ تَتَغَمَّدَنِیْ فِیْ هٰذَا الشَّهْرِ بِرَحْمَةٍ مِنْكَ وَاسِعَةٍ وَنِعْمَةٍ وَازِعَةٍ وَنَفْسٍ بِمَا رَزَقْتَهَا قَانِعَةٍ اِلٰى نُزُوْلِ الْحَافِرَةِ وَمَحَلِّ الْاٰخِرَةِ وَمَا هِیَ اِلَيْهِ صَائِرَةٌ ۔ ساتویں شیخ نے جناب ابو القاسم حسین بن روح رضی اللہ عنہ سے جو امام صاحب الزمان کے نائب خاص تھے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ ائمہ علیہم السلام میں سے جس امام کی قبر کے پاس تو ہو تو یہ زیارت رجب کے مہینے میں وہاں جب حرم میں داخل ہو تو پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَشْهَدَنَا مَشْهَدَ اَوْلِيَائِهٖ فِیْ رَجَبٍ وَاَوْجَبَ عَلَيْنَا مِنْ حَقِّهِمْ مَا قَدْ وَجَبَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ الْمُنْتَجَبِ وَعَلٰى اَوْصِيَائِهِ الْحُجُبِ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا اَشْهَدْتَنَا مَشْهَدَهُمْ فَاَنْجِزْ لَنَا مَوْعِدَهُمْ وَاَوْرِدْنَا مَوْرِدَهُمْ غَيْرَ مُحَلَّئِيْنَ عَنْ وِرْدٍ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ وَالْخُلْدِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اِنِّیْ قَدْ قَصَدْتُكُمْ وَاعْتَمَدْتُكُمْ بِمَسْئَلَتِیْ وَحَاجَتِیْ وَهِیَ فَكَاكُ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَالْمَقَرُّ مَعَكُمْ فِیْ دَارِ الْقَرَارِ مَعَ شِيْعَتِكُمُ الْاَبْرَارِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ اَنَا سَائِلُكُمْ وَاٰمِلُكُمْ فِيْمَا اِلَيْكُمُ التَّفْوِيْضُ وَعَلَيْكُمُ التَّعْوِيْضُ فَبِكُمْ يُجْبَرُ الْمَهِيْضُ وَيُشْفَى الْمَرِيْضُ وَمَا تَزْدَادُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَغِيْضُ اِنِّیْ بِسِرِّكُمْ مُؤْمِنٌ وَلِقَوْلِكُمْ مُسَلِّمٌ وَعَلَى اللّٰهِ بِكُمْ مُقْسِمٌ فِیْ رَجْعِیْ بِحَوَائِجِیْ وَقَضَائِهَا وَاِمْضَائِهَا وَاِنْجَاحِهَا وَاِبْرَاحِهَا وَبِشُؤُوْنِیْ

سونے کے آداب

تُصَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ النُّوْرَ فِیْ بَصَرِیْ وَالْبَصِيْرَةَ فِیْ دِيْنِیْ وَالْيَقِيْنَ فِیْ قَلْبِیْ وَالْاِخْلَاصَ فِیْ عَمَلِیْ وَالسَّلَامَةَ فِیْ نَفْسِیْ وَالسَّعَةَ فِیْ رِزْقِیْ وَالشُّكْرَ لَكَ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِیْ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ
عصر کے بعد اور طلوع آفتاب اور فجر کے درمیان سونے سے اجتناب کرنا بہتر ہے اور جب سونا چاہے تو دیئے کو بجھا دے اور قبلہ رخ ہو کر سوئے اور ایسی چھت پر کہ جس کے اردگرد دیوار نہ ہو تو نہ سوئے اور جو نیند میں خواب دیکھے اسے ہر آدمی کے سامنے بیان نہ کرے مگر جب وہ شخص عالم ناصح اور مہربان ہو تو پھر اس سے بیان کرے جو تعلق نیند سے بیدار ہونے میں اور تہجد کی نماز پڑھنے

لَدَیْکُمْ وَصَلَاحِهَا وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ سَلَامُ مُوَدِّعٍ وَلَکُمْ حَوَائِجُهُ مُوْدِعٍ یَسْئَلُ اللّٰهَ
اِلَیْکُمُ الْمَرْجِعَ وَسَعْیَهُ اِلَیْکُمْ غَیْرَ مُنْقَطِعٍ وَاَنْ یَرْجِعَنِیْ مِنْ حَضْرَتِکُمْ خَیْرَ مَرْجِعٍ اِلٰی
جَنَابٍ مُمْرِعٍ وَخَفْضٍ مُوَسَّعٍ وَدَعَةٍ وَمَهَلٍ اِلٰی حِیْنِ الْاَجَلِ وَخَیْرِ مَصِیْرٍ وَمَحَلٍّ فِی النَّعِیْمِ
الْاَزَلِ وَالْعَیْشِ الْمُقْتَبَلِ وَدَوَامِ الْاُکُلِ وَشُرْبِ الرَّحِیْقِ وَالسَّلْسَلِ وَعَلٍّ وَنَهَلٍ لَا سَاَمَ
مِنْهُ وَلَا مَلَلَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ وَتَحِیَّاتُهُ عَلَیْکُمْ حَتَّی الْعَوْدِ اِلٰی حَضْرَتِکُمْ وَالْفَوْزِ فِیْ
کَرَّتِکُمْ وَالْحَشْرِ فِیْ زُمْرَتِکُمْ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ عَلَیْکُمْ
وَصَلَوَاتُهُ وَتَحِیَّاتُهُ وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ آٹھویں سید بن طاؤس نے محمد بن ذکوان
جو سجاد بھی معروف ہیں کیونکہ انہوں نے اس قدر سجدے کئے اور خوف خدا سے روئے کہ نابینا ہو گئے
تھے اسے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی
کہ میں آپ پر قربان ہو جاؤں کہ یہ رجب کا مہینہ ہے مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمائیے کہ خداوند عالم مجھے اس کی
وجہ فائدہ عنایت فرمائے آنحضرتؑ نے فرمایا کہ لکھو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور رجب کے ہر دن
میں صبح اور شام کی نماز کے بعد یہ پڑھا کر یَا مَنْ اَرْجُوْهُ لِکُلِّ خَیْرٍ وَّاٰمَنُ سَخَطَهُ عِنْدَ کُلِّ شَرٍّ یَا
مَنْ یُّعْطِی الْکَثِیْرَ بِالْقَلِیْلِ یَا مَنْ یُّعْطِیْ مَنْ سَئَلَهُ یَا مَنْ یُّعْطِیْ مَنْ لَّمْ یَسْئَلْهُ وَمَنْ لَّمْ یَعْرِفْهُ
تَحَنُّنًا مِّنْهُ وَرَحْمَةً اَعْطِنِیْ بِمَسْئَلَتِیْ اِیَّاکَ جَمِیْعَ خَیْرِ الدُّنْیَا وَجَمِیْعَ خَیْرِ الْاٰخِرَةِ وَاصْرِفْ عَنِّیْ
بِمَسْئَلَتِیْ اِیَّاکَ جَمِیْعَ شَرِّ الدُّنْیَا وَشَرِّ الْاٰخِرَةِ فَاِنَّهُ غَیْرُ مَنْقُوْصٍ مَا اَعْطَیْتَ وَزِدْنِیْ مِنْ
فَضْلِکَ یَا کَرِیْمُ راوی کہتا ہے کہ آنحضرت نے اس کے بعد اپنی داڑھی مبارک کو بائیں مٹھی سے پکڑ
کر تضرع وزاری کی حالت میں جب کہ آپ شہادت کی انگلی کو ہلا رہے تھے اس دعا کو پڑھا یَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ یَا ذَا النَّعْمَاءِ وَالْجُوْدِ یَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ حَرِّمْ شَیْبَتِیْ عَلَی النَّارِ نویں جناب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ جو شخص رجب کے مہینے میں سو دفعہ یہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ اور اس کے آخر میں صدقہ دے دے تو خداوند عالم اسے
رحمت اور مغفرت عنایت کرے گا اور جو شخص اسے چار سو دفعہ پڑھے تو خداوند عالم اسے سو شہیدوں کا
اجر دے گا دسویں آنحضرت سے مروی ہے کہ جو شخص رجب کے مہینے میں ہزار دفعہ لا الہ الا اللہ پڑھے تو

فضیلت ماہِ رجب
میں ہے، جاننا چاہیئے کہ صاحبان عصمت سے آخر رات کے اٹھنے کی فضیلت میں بہت کافی روایات وارد ہوئی ہیں۔ روایت میں ہے کہ آخری رات کا اٹھنا مومن کا شرف ہے نماز شب کا پڑھنا بدن کی صحت کا باعث اور دن کے گناہوں کے لئے کفارہ اور قبر کی وحشت کو دور کرنے والا، سفید رو ہونا پاکیزہ خوشبو کا موجب اور رزق کے آنے کا سبب ہوتا ہے، مال اور اولاد دنیا کی زینت ہیں اور آخر رات میں آٹھ رکعت نماز مع نماز وتر کے آخرت کی زینت ہیں اور کبھی خداوند عالم ان دونوں زینتوں کو بعض لوگوں کے لئے اکٹھا کر دیتا ہے، جھوٹ بولتا ہے وہ شخص جو تہجد کی نماز پڑھتا ہے اور پھر وہ کہتا ہے کہ میں دن میں بھوکا رہا ہوں کیونکہ نماز شب

خداوند عالم اس کے لئے ہزار حسنہ لکھے گا اور اس کے لئے سو شہر جنت میں بنا کر دے گا، گیارھویں روایت میں ہے کہ جو شخص صبح کے وقت ستر دفعہ اور پیشین یعنی شام کے وقت ستر دفعہ استغفر اللہ واتوب الیہ پڑھے اور اس کے بعد اپنے ہاتھوں کو بلند کر کے کہے اللھم اغفرلی وتب علی اگر وہ رجب کے مہینے میں مر جائے تو خداوند عالم رجب کے مہینے کی برکت سے اس سے راضی ہو گا اور جہنم کی آگ اسے نہ چھوئے گی، بارھویں رجب کے پورے مہینے میں ہزار دفعہ یہ پڑھے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ مِنْ جَمِيْعِ الذُّنُوْبِ وَالْاٰثَامِ تاکہ خداوند عالم اسے بخش دے، تیرھویں سید نے اقبال میں سورہ قل ہو اللہ کو دس ہزار دفعہ یا ہزار دفعہ یا سو دفعہ رجب کے مہینے میں پڑھنے کی بہت کافی فضیلت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے نقل کی ہے، اور یہ بھی روایت کی ہے کہ جو شخص رجب کے مہینے کے جمعہ میں سو دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے اس کے لئے ایک خاص نور قیامت کے دن ہو گا جو اسے جنت کی طرف کھینچ لے جائے گا چودھویں سید نے روایت کی ہے کہ جو شخص رجب کے مہینے میں ایک دن روزہ رکھے اور چار رکعت نماز پڑھے کہ جس کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سو دفعہ آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے دو سو دفعہ قل ہو اللہ پڑھے تو وہ شخص نہیں مرے گا جب تک اپنی جگہ بہشت میں خود نہ دیکھ لے پندرھویں یہ بھی سید نے حضرت رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ جو شخص رجب میں جمعہ کے دن ظہر اور عصر کے درمیان چار رکعت نماز کہ جس کی ہر رکعت میں الحمد ایک دفعہ اور آیۃ الکرسی سات دفعہ اور قل ہو اللہ پانچ دفعہ پڑھے اس کے بعد دس دفعہ یہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاَسْئَلُهُ التَّوْبَةَ تو خداوند عالم اس کے لئے جس دن سے نماز پڑھی ہے مرنے کے دن تک ہر روز ہزار حسنہ لکھے گا اور ہر آیت جو پڑھی ہے اس کے عوض یاقوتِ سرخ کا شہر جنت میں عطا کرے گا اور ہر حرف کے عوض سفید دُر کا قصر عنایت فرمائے گا اور اس کی تزویج حور العین سے کرے گا اور اس سے خداوند عالم راضی ہو گا اور وہ عبادت گذاروں میں لکھا جائے گا اور اس کا خاتمہ سعادت اور مغفرت پر کرے گا، سولھویں اس مہینے کے تین دن جمعرات، جمعہ، سنیچر میں روزہ رکھے کیونکہ روایت میں ہے کہ جو شخص تین مہینوں میں سے جو حرام ہیں ان دنوں میں روزہ رکھے تو خداوند عالم اسے نو سو سال کی عبادت کا ثواب عنایت فرمائے گا ستر ھویں رجب کے تمام مہینے میں ساٹھ رکعت نماز اس طریقہ سے پڑھے کہ ہر رات میں دو رکعت نماز کہ جس کی ہر رکعت میں سورہ الحمد ایک

فضیلت نمازِ شب

دن کی روزی کی ضامن ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسولِ خدا نے علی علیہ السلام کو اپنی وصیت میں فرمایا تھا کہ اے علیؑ کہ میں تجھے تیری ذات کے لئے چند ایک خصلتوں کی وصیت کرتا ہوں تو انہیں حفظ کرے پھر اس کے بعد فرمایا اے خدا تو علی کی مدد فرمائیے، ان خصلتوں کا ذکر فرمایا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا اے علی تجھے ضرور نمازِ شب پڑھنی چاہیئے، تجھے ضرور نمازِ شب پڑھنی چاہیئے تجھے ضرور نمازِ زوال کی محافظت کرنی چاہیئے۔ تجھے ضرور نمازِ زوال کی محافظت کرنی چاہیئے۔ اس کلام کا ظہور اس میں ہے کہ آنحضرت نے نمازِ شب سے تیرہ رکعت مراد لی ہے اور نمازِ زوال سے آٹھ رکعت جو ظہر کی نافلہ ہیں مراد لی ہے انسؓ سے روایت ہے کہ

دفعہ اور سورہ قل یا ایہا الکافرون تین دفعہ اور سورہ قل ہو اللہ ایک دفعہ پڑھے جب سلام دے چکے تو ہاتھوں کو بلند کر کے یہ پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ اور پھر اپنے ہاتھوں کو منہ پر پھیرے جناب رسول خدا سے مروی ہے کہ جو شخص یہ عمل بجا لائے اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرمائے گا اور اسے ساٹھ حج اور ساٹھ عمرہ کا ثواب عنایت فرمائے گا۔ اٹھارہویں جناب رسول خدا صلعم سے مروی ہے کہ جو شخص رجب کے مہینے کی ایک رات میں سو دفعہ سورہ قل ہو اللہ احد دو رکعت نماز میں پڑھے تو گویا اس نے سو سال اللہ کے لئے روزہ رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے بہشت میں سو ایسے قصر عنایت فرمائے گا کہ ہر قصر کسی نبی علیہ السلام کی ہمسائیگی میں ہوگا انیسویں جناب رسول خدا سے مروی ہے کہ جو شخص رجب کے مہینے کی ایک رات میں دس رکعت نماز پڑھے کہ جس کی ہر رکعت میں سورہ الحمد و قل یا ایہا الکافرون ایک دفعہ اور سورہ قل ہو اللہ تین دفعہ پڑھے تو خداوند عالم اس کے ہر گناہ کو جو اس نے کئے ہیں بخش دے گا۔ بیسویں علامہ مجلسی نے زاد المعاد میں فرمایا کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ جو شخص رجب شعبان رمضان کی ہر رات اور ہر دن میں تین دفعہ ان میں سے ہر ایک کو پڑھے یعنی سورہ الحمد و آیۃ الکرسی و سورہ قل یا ایہا الکافرون و قل ہو اللہ احد و قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس اور تین دفعہ یہ کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور تین دفعہ یہ کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور تین دفعہ یہ کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور چار سو دفعہ یہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ تو خداوند عالم اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ بارش کے قطروں، درختوں کے پتوں اور دریا کی جھاگ جتنے بھی ہوں نیز علامہ مجلسی نے فرمایا ہے کہ اس مہینے کی ہر رات میں ہزار دفعہ لا الہ الا اللہ وارد ہوا ہے یہ واضح رہے کہ رجب کی پہلی رات کو لیلۃ الرغائب بھی کہتے ہیں اور اس کے لئے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے ایک عمل بہت فضیلت رکھنے والا وارد ہوا ہے کہ جسے سید نے اقبال میں اور علامہ مجلسی نے اجازہ بنی زہرہ میں نقل کیا ہے اس کے فضائل میں سے ایک یہ ہے کہ بہت زیادہ گناہ اس عمل کی وجہ سے بخشے جاتے ہیں اور جو شخص اس نماز

فضیلتِ نمازِ شب

وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو رکعت نماز رات کے وسط میں میرے نزدیک دنیا اور جو چیزیں اس میں موجود ہیں اس سے بہتر ہے۔ روایت میں ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ لوگ تہجد کی نماز پڑھتے ہیں ان کا چہرہ دوسرے تمام لوگوں کی نسبت نیکو تر ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خلوت میں راز و نیاز کرتے ہیں اور اللہ اپنے نور سے انہیں ڈھانپتا ہے خلاصہ اس باب میں بہت کافی روایات ہیں۔ آخر رات میں نہ اٹھنا مکروہ ہے۔ شیخ نے صحیح سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ کوئی اللہ کا بندہ نہیں ہے مگر

اعمال ماہ رجب

کو بجا لائے جب پہلی رات اس کی قبر کی ہوگی تو حق تعالیٰ اس نماز کا ثواب اس شخص کے لئے بہترین خوش صورت خندہ چہرہ فصیح زبان والی شکل میں بھیجے گا اور وہ اس شخص سے فرمائے گا کہ اے میرے حبیب تجھے یہ خوشخبری ہو کہ تو نے ہر شدت و سختی سے نجات پالی ہے تو وہ شخص کہے گا کہ تو کون ہے کہ بخدا میں نے تجھ سے خوب صورت کوئی چہرہ نہیں دیکھا اور تیرے کلام سے کوئی شیریں تر کلام نہیں سنا اور تیری جیسی خوشبو نہیں سونگھی تو وہ جواب دے گا کہ میں اس نماز کا ثواب ہوں جو کہ تو نے فلاں رات فلاں مہینے کی اور فلاں سال میں پڑھی تھی آج رات تیرے پاس اس لئے آیا ہوں تاکہ تیرا حق ادا کروں اور تیرا مونس بنوں اور تجھ سے وحشت کو دور کروں اور جب صُور پھونکا جائے گا تو میں تیرے سر پر قیامت میں سایہ ڈالوں گا پس خوش حال ہو کہ تجھ سے ہرگز خیر معدوم نہ ہوگی اس عمل کی کیفیت یوں ہے کہ اس مہینے کی پہلی جمعرات کے دن روزہ رکھے اور جب شب جمعہ میں داخل ہو تو اس کی مغرب اور عشا کی نماز کے درمیان بارہ رکعت نماز دو دو رکعت کر کے پڑھے ہر ایک رکعت میں سورہ حمد ایک دفعہ اور تین دفعہ سورہ انا انزلناہ اور بارہ دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے اور جب نماز سے فارغ ہو جائے تو ستر دفعہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ پڑھے پھر سجدہ میں چلا جائے اور ستر دفعہ کہے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ سجدہ سے سر اٹھائے اور ستر دفعہ کہے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْاَعْظَمُ پھر دوبارہ سجدہ میں چلا جائے اور ستر دفعہ کہے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ اس کے بعد اپنی حاجت طلب کرے تو انشاء اللہ پوری ہوگی، جاننا چاہیئے کہ رجب کے مہینے میں امام رضا علیہ السلام کی زیارت مستحب ہے اور اس کے ساتھ اسے اختصاص ہے جیسا کہ عمرہ بجا لانا اس مہینے میں فضیلت رکھتا ہے اور روایت میں ہے کہ وہ حج کی فضیلت کے قریب ہے اور منقول ہے کہ امام علی بن الحسین علیہ السلام رجب کے مہینے میں عمرہ بجا لا رہے تھے اور دن رات نماز میں خانہ کعبہ میں ادا فرماتے تھے اور ہمیشہ وہاں سجدہ میں رہتے تھے اور آنحضرت سے وہاں سجدہ کی حالت میں یہ ذکر سنا گیا ہے کہ وہ فرماتے تھے عَظُمَ الذَّنْبُ مِنْ عَبْدِکَ فَلْیَحْسُنِ الْعَفْوُ مِنْ عِنْدِکَ

دوسری قسم ان خاص اعمال میں ہے جو رجب کے دن اور راتوں کے لئے مخصوص ہیں ،

(پہلی رات) بہت فضیلت والی رات ہے اس میں چند ایک عمل ہیں پہلے جب چاند کو دیکھے تو یہ دعا پڑھے

فضیلت نماز شب

وہ ہر رات ایک دفعہ یا دو دفعہ یا چند دفعہ بیدار ہوتا ہے اگر تو وہ اس کے بعد اٹھ کھڑا ہوا تو اٹھ کھڑا ہوا ورنہ شیطان اپنے پاؤں کو پھیلا کے اس کے کان میں پیشاب کرتا ہے ایا تم نہیں دیکھتے کہ جو شخص نماز شب کے لئے بیدار نہیں ہوتا جب وہ صبح اٹھتا ہے تو وہ سست و سنگین و مکدر ہوتا ہے۔ شیخ برقی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے معتبر سند سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ رات کے لئے ایک خاص شیطان ہے کہ جسے رہا کہتے ہیں، جب انسان رات کو بیدار ہوتا ہے اور نماز شب پڑھنے کے لئے اٹھنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ شیطان اس سے کہتا ہے کہ ابھی اٹھنے کا وقت نہیں ہوا پھر جب دوسری دفعہ

ماہِ رجب کی پہلی رات کے اعمال

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ نیز حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ آنحضرت جب رجب کا چاند دیکھتے تھے تو یہ پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَّ شَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا شَھْرَ رَمَضَانَ وَاَعِنَّا عَلَی الصِّیَامِ وَالْقِیَامِ وَحِفْظِ اللِّسَانِ وَغَضِّ الْبَصَرِ وَلَا تَجْعَلْ حَظَّنَا مِنْہُ الْجُوْعَ وَالْعَطَشَ دوسرے غسل کرے حضرت رسول صلعم سے منقول ہے کہ جو شخص رجب کو پائے اور اس کی پہلی اور وسط اور آخر میں غسل کرے تو اپنے گناہوں سے ایسے باہر آئے گا جیسا ماں کے پیٹ سے جس دن باہر آیا تھا، تیسرے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے، چوتھے نمازِ مغرب کے بعد بیس رکعت نماز دو دو رکعت کرکے پڑھے اور ہر ایک میں سورہ الحمد و سورہ توحید بجا لائے تاکہ خود اور اس کے اہل و عیال و مال محفوظ ہو جائے اور قبر کے عذاب سے پناہ میں ہو جائے اور پُل صراط سے بجلی کی طرح گذر جائے پانچویں عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نماز کہ جس کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ اَلَمْ نَشْرَحْ ایک مرتبہ سورہ توحید تین مرتبہ اور اس کی دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ الم نشرح اور سورہ توحید اور قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق پڑھے اور جب نماز کا سلام دے تو تیس دفعہ لا الہ الا اللہ اور تیس دفعہ صلوات پڑھے تاکہ خداوند عالم اس کے گناہ اس دن کی طرح بخش دے کہ جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا چھٹے تیس رکعت نماز پڑھے کہ جس کی ہر رکعت میں الحمد و قل یا ایہا الکٰفرون ایک دفعہ اور سورہ توحید تین دفعہ پڑھے، ساتویں

پہلی رات کے عمل

اس عمل کو بجا لائے کہ جسے شیخ نے مصباح متہجد میں ذکر کیا ہے شیخ فرماتے ہیں کہ ابو البختری وہب بن وہب نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آنحضرتؑ نے اپنے والد ماجد اور دادا بزرگوار امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ امیر المومنینؑ کو بہت اچھا لگتا تھا کہ انسان سال میں چار راتوں کو عبادت کرکے جاگتا رہے وہ چار راتیں یہ ہیں۔ رجب کی پہلی پندرہ شعبان عید فطر و عید قربان اور ابو جعفر ثانی امام محمد جوادؑ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ رجب کی پہلی رات میں عشا کی نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا ہر ایک آدمی کے لئے مستحب ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ مَلِکٌ وَّ اَنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرٌ وَّ اَنَّکَ مَا تَشَاءُ مِنْ اَمْرٍ یَّکُوْنُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ رَبِّکَ وَرَبِّیْ لِیُنْجِحَ بِکَ طَلِبَتِیْ اَللّٰھُمَّ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ وَّ الْاَئِمَّۃِ مِنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ اَنْجِحْ طَلِبَتِیْ پھر اپنی حاجت طلب کرے علی بن حدید رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام رات کی نماز کے فارغ ہونے کے بعد سجدہ میں یہ پڑھتے تھے

فضیلت نماز تہجد

بیدار ہوتا ہے اور اٹھنا چاہتا ہے تو پھر وہی شیطان کہتا ہے کہ ابھی جلدی سے اٹھنے کا وقت نہیں ہوا۔ یونہی وہ شیطان انسان کو اٹھنے سے روکتا رہتا ہے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے اور جب صبح ہو جاتی ہے تو وہ شیطان اس کے کان میں پیشاب کرکے اپنی دم کو ناز کی وجہ سے اپنے ساتھ ملا کر اپنے اوپر اتراتا ہوا اس سے چل دیتا ہے۔ ابن ابی الجمہور نے جناب رسولِ خدا سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تم میں سے جو بھی رات کو سوتا ہے تو شیطان اس کے سر کے پیچھے تین گرہ لگا دیتا ہے اور ہر گرہ کی جگہ یہ لکھا ہوتا ہے کہ رات بہت لمبی ہے سوتا رہ پس جب کوئی انسان بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرنے

ماہِ رجب کے پہلے دن کے اعمال

لَكَ الْحَمْدُ اِنْ اَطَعْتُكَ وَلَكَ الْحُجَّةُ اِنْ عَصَيْتُكَ لَا صُنْعَ لِيْ وَلَا لِغَيْرِيْ فِيْ اِحْسَانٍ اِلَّا بِكَ
يَا كَائِنُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا مُكَوِّنَ كُلِّ شَيْءٍ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنَ الْعَدِيْلَةِ عِنْدَ الْمَوْتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَرْجِعِ فِي الْقُبُوْرِ وَمِنَ النَّدَامَةِ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ فَاَسْئَلُكَ
اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ عَيْشِيْ عِيْشَةً نَقِيَّةً وَّمِيْتَتِيْ مِيْتَةً سَوِيَّةً وَّمُنْقَلَبِيْ
مُنْقَلَبًا كَرِيْمًا غَيْرَ مُخْزٍ وَّلَا فَاضِحٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الْاَئِمَّةِ يَنَابِيْعِ الْحِكْمَةِ وَاُولِي
النِّعْمَةِ وَمَعَادِنِ الْعِصْمَةِ وَاعْصِمْنِيْ بِهِمْ مِنْ كُلِّ سُوْٓءٍ وَّلَا تَاْخُذْنِيْ عَلٰى غِرَّةٍ وَّلَا عَلٰى غَفْلَةٍ
وَلَا تَجْعَلْ عَوَاقِبَ اَعْمَالِيْ حَسْرَةً وَّارْضَ عَنِّيْ فَاِنَّ مَغْفِرَتَكَ لِلظّٰلِمِيْنَ وَاَنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا لَا يَضُرُّكَ وَاَعْطِنِيْ مَا لَا يَنْقُصُكَ فَاِنَّكَ الْوَسِيْعُ رَحْمَتُهُ الْبَدِيْعُ حِكْمَتُهُ
وَاَعْطِنِي السَّعَةَ وَالدَّعَةَ وَالْاَمْنَ وَالصِّحَّةَ وَالْبُخُوْعَ وَالْقُنُوْعَ وَالشُّكْرَ وَالْمُعَافَاةَ وَالتَّقْوٰى
وَالصَّبْرَ وَالصِّدْقَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَوْلِيَآئِكَ وَالْيُسْرَ وَالشُّكْرَ وَاعْمُمْ بِذٰلِكَ يَا رَبِّ اَهْلِيْ وَوَلَدِيْ
وَاِخْوَانِيْ فِيْكَ وَمَنْ اَحْبَبْتُ وَاَحَبَّنِيْ وَوَلَدْتُ وَوَلَدَنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ يَا رَبَّ
الْعٰلَمِيْنَ۔ ابن اثیم نے کہا ہے کہ اس دعا کو تہجد کی آٹھ رکعت کے بعد اور وتر سے پہلے پڑھے اور اس کے
بعد تین رکعت وتر بجالائے اور جب اس کا سلام دے تو اسی حالت میں بیٹھے یہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
لَا تَنْفَدُ خَزَآئِنُهُ وَلَا يَخَافُ اٰمِنُهُ رَبِّ اِنِ ارْتَكَبْتُ الْمَعَاصِيَ فَذٰلِكَ ثِقَةٌ مِّنِّيْ بِكَرَمِكَ
اِنَّكَ تَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِكَ وَتَعْفُوْ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ وَتَغْفِرُ الزَّلَلَ وَاِنَّكَ مُجِيْبٌ لِدَاعِيْكَ
وَمِنْهُ قَرِيْبٌ وَاَنَا تَآئِبٌ اِلَيْكَ مِنَ الْخَطَايَا وَرَاغِبٌ اِلَيْكَ فِيْ تَوْفِيْرِ حَظِّيْ مِنَ الْعَطَايَا يَا
خَالِقَ الْبَرَايَا يَا مُنْقِذِيْ مِنْ كُلِّ شَدِيْدَةٍ يَا مُجِيْرِيْ مِنْ كُلِّ مَحْذُوْرٍ وَفِّرْ عَلَيَّ السُّرُوْرَ
وَاكْفِنِيْ شَرَّ عَوَاقِبِ الْاُمُوْرِ فَاَنْتَ اللّٰهُ عَلٰى نَعْمَآئِكَ وَجَزِيْلِ عَطَآئِكَ مَشْكُوْرٌ
وَلِكُلِّ خَيْرٍ مَذْخُوْرٌ۔ واضح رہے کہ اس مہینے کی ہر رات کے لئے علماء نے مخصوص نمازیں ذکر فرمائی ہیں
لیکن ان کے یہاں نقل کرنے کی گنجائش نہیں **پہلی کا دن** بہت پر فضیلت دن ہے اس کے لئے کئی ایک
عمل ہیں پہلے اس دن روزہ رکھنا روایت میں آیا ہے کہ اسی دن حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں سوار ہوئے
اور جو لوگ کشتی میں تھے انہیں اس دن کے روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ اور جو شخص اس دن میں روزہ رکھے جہنم کی

فضیلت نماز تہجد

لگے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور اگر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز پڑھ لے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور وہ پاکیزہ نفس نشاط و خوشی کی حالت میں صبح میں داخل ہوگا ورنہ سست و خبیث نفس کی حالت میں صبح کرے گا اور یہ روایت اہل سنت کی کتابوں میں بھی مذکور ہے قطب راوندی نے امیر المؤمنینؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تین چیز کا تین چیز سے تعلق نہ کرو، پیٹ بھر کے کھانے کے بعد رات کو بیدار ہونے کا تمام رات سوئے رہنے کے بعد چہرہ کے با نور ہونے کا فاسق کے ساتھ دوستی کرنے کے بعد دنیا سے محفوظ رہنے کا ایضا قطب راوندی نے روایت کی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی ماں کو ان کے مرنے کے

آگ ایک سال کے راستے کے فاصلہ کی مقدار میں اس سے دور ہو جائے گی، دوسرے غسل کرنا. تیسرے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے، شیخ نے بشیر دھان سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص امام حسین علیہ السلام کی زیارت رجب کی پہلی میں کرے خداوند عالم اسے ضرور بخش دے گا، چوتھے وہ طولانی دعا کہ جسے سید نے اقبال میں نقل فرمایا ہے پڑھے، پانچویں، نماز سلمان رضی اللہ عنہ پڑھے اور وہ دس رکعت نماز دو دو رکعت کر کے پڑھے اور ہر ایک رکعت میں الحمد ایک دفعہ سورہ قل ہو اللہ تین دفعہ سورہ قل یا ایہا الکافرون تین دفعہ پڑھے ہر سلام دینے کے بعد اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر یہ کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اس کے بعد پھر پڑھے اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ پھر ہاتھوں کو اپنے منہ پر پھیرے اس مہینے کی پندرہویں کو بھی یہی نماز پڑھے لیکن اس دعا کے علی کل شئی قدیر کے بعد یہ پڑھے اِلٰهًا وَاحِدًا اَحَدًا فَرْدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا اس کے آخری دن بھی یہی نماز پڑھے لیکن علی کل شئی قدیر کے بعد یہ کہے وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پھر اپنے ہاتھوں کو اپنے منہ پر پھیرے اور اپنی حاجت طلب کرے اس نماز کے فوائد بہت ہیں ان سے غفلت نہ برتی جائے. یہ بھی واضح ہو کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی پہلی رجب میں ایک اور نماز بھی ہے اور وہ بھی دس رکعت ہے اور ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ قل ہو اللہ تین دفعہ پڑھے اس نماز کی بھی بہت فضیلتیں ہیں کم از کم گناہوں کا بخشا جانا، قبر کے فتنے اور قیامت کے عذاب سے محفوظ رہنا، جذام اور برص اور ذات الجنب مرض کا اس کے پڑھنے والے سے دور ہو جانا، سید نے بھی چار رکعت نماز اس دن کے لئے نقل فرمائی ہے جو ان کی کتاب اقبال میں رجوع فرما سکتے ہیں ۵۷ھ اسی دن میں امام محمد باقر علیہ السلام کی ایک قول کے بناء پر ولادت باسعادت ہوئی لیکن میرا اختیار یہ ہے کہ آنحضرت کی ولادت تین صفر کو ہوئی، اس مہینے کی دوسری کو ایک قول کی بنا پر امام علی نقی ۲۱۲ھ علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہوئی اور تیسری کو آنحضرت کی شہادت ۲۵۴ھ سر من رای میں واقع ہوئی اس کی دسویں کو ابن عیاش کے بقول امام محمد تقی علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہوئی تیرھویں کی رات معلوم رہے کہ رجب اور شعبان اور رمضان کی تیرھویں کی رات میں دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے

کیفیت نماز شب

بعد آواز دی کہ اے میری ماں مجھ سے بات کر اور کیا تو دنیا میں لوٹ آنا چاہتی ہے تو انہوں نے جواب دیا، ہاں اس واسطے کہ بہت سرد راتوں میں نماز ادا کروں اور گرم دنوں میں روزہ رکھوں، میرے بیٹے یہ راستہ بہت خطرناک ہے نماز تہجد کی کیفیت جو آسان اور مختصر کہ جسے ہر آدمی بجا لائے انشاء اللہ وہ یوں ہے کہ جب نیند سے بیدار ہو تو خداوند عالم کے لئے سجدہ کرے، اس حالت میں یا جب سجدہ سے سر اٹھائے تو اس دعا کا پڑھنا بہتر ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانِيْ بَعْدَ مَا اَمَاتَنِيْ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ عَلَيَّ رُوْحِيْ لِاَحْمَدَهٗ وَاَعْبُدَهٗ جب کھڑا ہو جائے تو یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى هَوْلِ الْمُطَّلَعِ

نیمہ رجب کے اعمال

اور اس دو رکعت کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد ولیٰسین و تبارک الملک پڑھے اور چودھویں کی رات میں چار رکعت نماز دو دو کرکے اسی کیفیت سے پڑھے اور پندرھویں کی رات چھ رکعت نماز دو دو رکعت کرکے بھی اسی طریقے سے پڑھے، امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص ان تین مہینوں کی ان راتوں میں یوں عمل کرے تو اس نے ان تینوں مہینوں کی فضیلت کو پالیا ہے اور اس کے تمام گناہ سوائے شرک کے بخش دیئے جائیں گے۔ تیرھویں کا دن بیض کے دنوں کا پہلا دن ہے اس دن اور اس کے بعد دو دن میں روزہ رکھنے کا بہت زیادہ ثواب وارد ہوا ہے۔ اگر کوئی شخص ام داؤد والا عمل بجا لانا چاہے تو اسے تیرھویں کے دن روزہ رکھنا چاہیئے۔ اسی دن عام الفیل کے بعد تیسویں سال بنابر مشہور حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولادت باسعادت کعبہ معظمہ میں واقع ہوئی۔ پندرھویں کی رات یہ رات بہت باشرافت ہے اور اس کے چند ایک عمل ہیں، پہلے غسل دوسرے ساری رات جاگنا تیسرے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنا چوتھے چھ رکعت نماز اس طریقہ سے پڑھنا کہ جس کا ذکر تیرھویں کی رات میں ہو چکا ہے۔ پانچویں تیس رکعت نماز دو دو کرکے پڑھے اور ان کی ہر ایک رکعت میں الحمد کے بعد دس دفعہ سورہ قل ھو اللہ پڑھے اس نماز کو سیدؒ نے جناب رسول خدا صلعم سے کافی فضیلت کے ساتھ نقل فرمایا ہے۔ چھٹے بارہ رکعت نماز دو دو کرکے پڑھے اور ان کی ہر رکعت میں ان سورتوں کو چار چار دفعہ پڑھے سورہ الحمد و قل ھو اللہ و قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس و آیۃ الکرسی و انا انزلناہ اور ہر سلام کے بعد چار دفعہ کہے اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَلَا اَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖ وَلِيًّا اور اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔ اس نماز کو اس طریقہ سے سیدؒ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل فرمایا ہے لیکن شیخؒ نے مصباح میں فرمایا ہے کہ داود بن سرحان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ رجب کی پندرھویں کی رات میں بارہ رکعت نماز پڑھے کہ جس کی ہر رکعت میں سورہ الحمد اور ایک سورہ پڑھے اور جب سلام دے تو اس کے بعد سورہ الحمد معوذتین سورہ اخلاص آیۃ الکرسی کو چار چار دفعہ پڑھے اور اس کے بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کو چار دفعہ کہے اور پھر یہ پڑھے اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَمَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ نیز ۱۰ کی تیسویں رات میں بھی یہی عمل کرے پندرھویں رجب کا دن بہت مبارک دن ہے اور اس میں چند ایک عمل ہیں پہلے غسل دوسرے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنا ابن ابی نصر سے

کیفیت نماز شب

وَدَسِّعْ عَلَيَّ الْمَضْجَعَ
وَارْزُقْنِيْ خَيْرَ مَا بَعْدَ
الْمَوْتِ جب سجدے سے سر اٹھائے
تو یہ پڑھے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ
رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ
سَبَقَتْ رَحْمَتُكَ غَضَبَكَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ
سُوْٓءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ
اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اَنْتَ فَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ
اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ
اور جب آسمان کی طرف
دیکھے تو یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ
اِنَّهٗ لَا يُوَارِيْ مِنْكَ
لَيْلٌ سَاجٍ وَلَا سَمَآءٌ
ذَاتُ اَبْرَاجٍ وَلَا اَرْضٌ
ذَاتُ مِهَادٍ وَلَا ظُلُمَاتٌ
بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ
وَلَا بَحْرٌ لُجِّيٌّ تُدْلِجُ بَيْنَ
يَدَيِ الْمُدْلِجِ مِنْ خَلْقِكَ
تُدْلِجُ الرَّحْمَةَ عَلٰى
مَنْ تَشَآءُ مِنْ خَلْقِكَ
تَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ
وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ
غَارَتِ النُّجُوْمُ وَنَامَتِ

اعمال نیمہ رجب

منقول ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کس مہینے میں کروں تو آنحضرت نے فرمایا کہ پندرھویں رجب اور پندرھویں شعبان میں تیسرے سلمان والی نماز جو پہلی میں گذر چکی ہے چوتھے چار رکعت نماز دو دو کرکے پڑھے اور سلام کے بعد اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر یہ کہے اَللّٰهُمَّ یَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ وَ یَا مُعِزَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْتَ كَهْفِیْ حِیْنَ تُعْیِیْنِی الْمَذَاهِبُ وَ اَنْتَ بَارِئُ خَلْقِیْ رَحْمَةً بِیْ وَ قَدْ كُنْتَ عَنْ خَلْقِیْ غَنِیًّا وَلَوْلَا رَحْمَتُكَ لَكُنْتُ مِنَ الْهَالِكِیْنَ وَ اَنْتَ مُؤَیِّدِیْ بِالنَّصْرِ عَلٰی اَعْدَآئِیْ وَلَوْلَا نَصْرُكَ اِیَّایَ لَكُنْتُ مِنَ الْمَفْضُوْحِیْنَ یَا مُرْسِلَ الرَّحْمَةِ مِنْ مَعَادِنِهَا وَ مُنْشِئَ الْبَرَكَةِ مِنْ مَوَاضِعِهَا یَا مَنْ خَصَّ نَفْسَهٗ بِالشُّمُوْخِ وَ الرِّفْعَةِ فَاَوْلِیَآؤُهٗ بِعِزِّهٖ یَتَعَزَّزُوْنَ وَ یَا مَنْ وَضَعَتْ لَهُ الْمُلُوْكُ نِیْرَ الْمَذَلَّةِ عَلٰی اَعْنَاقِهِمْ فَهُمْ مِنْ سَطَوَاتِهٖ خَائِفُوْنَ اَسْئَلُكَ بِكَیْنُوْنِیَّتِكَ الَّتِی اشْتَقَقْتَهَا مِنْ كِبْرِیَآئِكَ وَ اَسْئَلُكَ بِكِبْرِیَآئِكَ الَّتِی اشْتَقَقْتَهَا مِنْ عِزَّتِكَ وَ اَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ الَّتِی اسْتَوَیْتَ بِهَا عَلٰی عَرْشِكَ فَخَلَقْتَ بِهَا جَمِیْعَ خَلْقِكَ فَهُمْ لَكَ مُذْعِنُوْنَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَیْتِهٖ روایت میں ہے کہ جو غمزدہ اس دعا کو پڑھے حق تعالیٰ اسے اس غم واندوہ سے نجات عنایت فرمائے گا، پانچویں اُمِّ داؤد کا عمل اس دن کے بہترین اعمال سے ہے حاجت روائی مصیبت کے دور ہونے، ظالموں کے ظلم دفع ہونے کے لئے بہت موثر ہے اس کا طریقہ جیسا کہ شیخ نے مصباح میں بیان فرمایا ہے یوں ہے کہ جو شخص اُمِّ داؤد کا عمل کرنا چاہتا ہے اسے تیرہویں، چودھویں، پندرہویں کو روزہ رکھنا چاہیئے اور پندرہویں کے زوال کے قریب غسل کرے اور جب زوال ہو جائے تو نماز ظہر اور عصر کو با خضوع و خشوع بجا لائے ایسی تنہا جگہ پر ہو کہ جہاں کوئی اسے مشغول نہ کر سکے اور کوئی شخص اس سے بات نہ کرے جب نماز سے فارغ ہو جائے تو منہ قبلہ کی طرف کرکے سو دفعہ سورہ الحمد اور سو دفعہ سورہ قل ہو اللہ اور دس دفعہ آیۃ الکرسی پڑھے اور اس کے بعد سورہ انعام، بنی اسرائیل وکہف ولقمان ویسین وصفات و حٰم سجدہ، و حمعسق و حٰم دخان و فتح و واقعہ و ملک و نٓ و اذا السماء انشقت اور اس کے بعد باقی سب قرآن کو پڑھے اور جب ان سے فارغ ہو جائے تو قبلہ کی طرف منہ کرکے یہ دعا پڑھے۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ذُو الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ الَّذِیْ لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ الْبَصِیْرُ الْخَبِیْرُ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُو الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ وَ بَلَّغَتْ رُسُلُهُ الْكِرَامُ

کیفیت نماز شب

الْعُیُوْنُ وَ اَنْتَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ اِلٰهِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پھر سورہ آل عمران کی یہ پانچ آیتیں پڑھے اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَ یَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ وَ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا

وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الْمَجْدُ وَلَكَ الْعِزُّ وَلَكَ الْفَخْرُ
وَلَكَ الْقَهْرُ وَلَكَ النِّعْمَةُ وَلَكَ الْعَظَمَةُ وَلَكَ الرَّحْمَةُ وَلَكَ الْمَهَابَةُ وَلَكَ السُّلْطَانُ وَلَكَ
الْبَهَاۤءُ وَلَكَ الْاِمْتِنَانُ وَلَكَ التَّسْبِيْحُ وَلَكَ التَّقْدِيْسُ وَلَكَ التَّهْلِيْلُ وَلَكَ التَّكْبِيْرُ وَلَكَ مَا يُرٰى وَلَكَ مَا لَا يُرٰى
وَلَكَ مَا فَوْقَ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى وَلَكَ مَا تَحْتَ الثَّرٰى وَلَكَ الْاَرَضُوْنَ السُّفْلٰى وَلَكَ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى
وَلَكَ مَا تَرْضٰى بِهِ مِنَ الثَّنَاۤءِ وَالْحَمْدِ وَالشُّكْرِ وَالنَّعْمَاۤءِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَبْرَئِيْلَ اَمِيْنِكَ عَلٰى وَحْيِكَ
وَالْقَوِيِّ عَلٰى اَمْرِكَ وَالْمُطَاعِ فِيْ سَمٰوٰتِكَ وَمَحَالِّ كَرَامَاتِكَ الْمُتَحَمِّلِ لِكَلِمَاتِكَ النَّاصِرِ لِاَنْبِيَاۤئِكَ
الْمُدَمِّرِ لِاَعْدَاۤئِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مِيْكَاۤئِيْلَ مَلَكِ رَحْمَتِكَ وَالْمَخْلُوْقِ لِرَاْفَتِكَ وَالْمُسْتَغْفِرِ الْمُعِيْنِ
لِاَهْلِ طَاعَتِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اِسْرَافِيْلَ حَامِلِ عَرْشِكَ وَصَاحِبِ الصُّوْرِ الْمُنْتَظِرِ لِاَمْرِكَ الْوَجِلِ
الْمُشْفِقِ مِنْ خِيْفَتِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى حَمَلَةِ الْعَرْشِ الطَّاهِرِيْنَ وَعَلَى السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ
الطَّيِّبِيْنَ وَعَلٰى مَلٰۤئِكَتِكَ الْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ وَعَلٰى مَلٰۤئِكَةِ الْجِنَانِ وَخَزَنَةِ النِّيْرَانِ
وَمَلَكِ الْمَوْتِ وَالْاَعْوَانِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَبِيْنَا اٰدَمَ بَدِيْعِ فِطْرَتِكَ الَّذِيْ
كَرَّمْتَهُ بِسُجُوْدِ مَلٰۤئِكَتِكَ وَاَبَحْتَهُ جَنَّتَكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اُمِّنَا حَوَّاۤءَ الْمُطَهَّرَةِ مِنَ الرِّجْسِ
الْمُصَفَّاةِ مِنَ الدَّنَسِ الْمُفَضَّلَةِ مِنَ الْاِنْسِ الْمُتَرَدِّدَةِ بَيْنَ مَحَالِّ الْقُدْسِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى هَابِيْلَ وَ
شَيْثَ وَاِدْرِيْسَ وَنُوْحٍ وَهُوْدٍ وَصَالِحٍ وَاِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَيُوْسُفَ وَالْاَسْبَاطِ
وَلُوْطٍ وَشُعَيْبٍ وَاَيُّوْبَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ وَيُوْشَعَ وَمِيْشَا وَالْخِضْرِ وَذِي الْقَرْنَيْنِ وَيُوْنُسَ وَاِلْيَاسَ
وَالْيَسَعَ وَذِي الْكِفْلِ وَطَالُوْتَ وَدَاوُدَ وَسُلَيْمٰنَ وَزَكَرِيَّا وَشَعْيَا وَيَحْيٰى وَتُوْرَخَ وَمَتّٰى وَاِرْمِيَا
وَحَيْقُوْقَ وَدَانِيَالَ وَعُزَيْرٍ وَعِيْسٰى وَشَمْعُوْنَ وَجِرْجِيْسَ وَالْحَوَارِيِّيْنَ وَالْاَتْبَاعِ وَخَالِدٍ وَحَنْظَلَةَ
وَلُقْمَانَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ وَرَحِمْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى
الْاَوْصِيَاۤءِ وَالسُّعَدَاۤءِ وَالشُّهَدَاۤءِ وَاَئِمَّةِ الْهُدٰى اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْاَبْدَالِ وَالْاَوْتَادِ وَالسُّيَّاحِ وَ
الْعُبَّادِ وَالْمُخْلِصِيْنَ وَالزُّهَّادِ وَاَهْلِ الْجِدِّ وَالْاِجْتِهَادِ وَاخْصُصْ مُحَمَّدًا وَّاَهْلَ بَيْتِهِ بِاَفْضَلِ
صَلَوَاتِكَ وَاَجْزَلِ كَرَامَاتِكَ وَبَلِّغْ رُوْحَهُ وَجَسَدَهُ مِنِّيْ تَحِيَّةً وَّسَلَامًا وَّزِدْهُ فَضْلًا

کیفیت نماز شب:

فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔

پھر جب عبادت کی طرف متوجہ ہونا چاہے تو پہلے پاخانہ وغیرہ سے فارغ ہولے اور اس کے بعد مسواک کرے اور اس کے بعد وضو، کامل طریقہ پر بجا لائے اور خوشبو لگا کر تہجد کی نماز کے لئے کھڑا ہو جائے۔ نماز تہجد کا اول وقت آدھی رات سے شروع ہوتا ہے لیکن جتنا صبح صادق کے قریب بجا لائے افضل ہے اور اگر تہجد کی نماز سے چار رکعت پڑھ چکا ہو اور صبح صادق ہو جائے تو باقی نماز کو اس کے بعد صرف سورہ

وَشَرَّفَ وَكَرَّمَ حَتّٰى تُبَلِّغَهُ اَعْلٰى دَرَجَاتِ اَهْلِ الشَّرَفِ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَالْاَفَاضِلِ
الْمُقَرَّبِينَ اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰى مَنْ سَمَّيْتُ وَمَنْ لَمْ اُسَمِّ مِنْ مَلٰٓئِكَتِكَ وَاَنْبِيَآئِكَ وَرُسُلِكَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ
وَاَوْصِلْ صَلَوَاتِي اِلَيْهِمْ وَاِلٰى اَرْوَاحِهِمْ وَاجْعَلْهُمْ اِخْوَانِي فِيكَ وَاَعْوَانِي عَلٰى دُعَآئِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي
اَسْتَشْفِعُ بِكَ اِلَيْكَ وَبِكَرَمِكَ اِلٰى كَرَمِكَ وَبِجُودِكَ اِلٰى جُودِكَ وَبِرَحْمَتِكَ اِلٰى رَحْمَتِكَ
وَبِاَهْلِ طَاعَتِكَ اِلَيْكَ وَاَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِكُلِّ مَا سَئَلَكَ بِهِ اَحَدٌ مِنْهُمْ مِنْ مَسْئَلَةٍ
شَرِيفَةٍ غَيْرِ مَرْدُودَةٍ وَبِمَا دَعَوْكَ بِهِ مِنْ دَعْوَةٍ مُجَابَةٍ غَيْرِ مُخَيَّبَةٍ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيمُ
يَا حَلِيمُ يَا كَرِيمُ يَا عَظِيمُ يَا جَلِيلُ يَا مُنِيلُ يَا جَمِيلُ يَا كَفِيلُ يَا وَكِيلُ يَا مُقِيلُ يَا مُجِيرُ يَا خَبِيرُ
يَا مُنِيرُ يَا مُبِيرُ يَا مَنِيعُ يَا مُدِيلُ يَا مُحِيلُ يَا كَبِيرُ يَا قَدِيرُ يَا بَصِيرُ يَا شَكُورُ يَا بَرُّ يَا طُهْرُ
يَا طَاهِرُ يَا قَاهِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا سَاتِرُ يَا مُحِيطُ يَا مُقْتَدِرُ يَا حَفِيظُ يَا مُتَجَبِّرُ يَا قَرِيبُ
يَا وَدُودُ يَا حَمِيدُ يَا مَجِيدُ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيدُ يَا شَهِيدُ يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا
قَابِضُ يَا بَاسِطُ يَا هَادِي يَا مُرْسِلُ يَا مُرْشِدُ يَا مُسَدِّدُ يَا مُعْطِي يَا مَانِعُ يَا دَافِعُ يَا رَافِعُ يَا بَاقِي
يَا وَاقِي يَا خَلَّاقُ يَا وَهَّابُ يَا تَوَّابُ يَا فَتَّاحُ يَا نَفَّاحُ يَا مُرْتَاحُ يَا مَنْ بِيَدِهِ كُلُّ مِفْتَاحٍ يَا
نَفَّاعُ يَا رَؤُوفُ يَا عَطُوفُ يَا كَافِي يَا شَافِي يَا مُعَافِي يَا مُكَافِي يَا وَفِيُّ يَا مُهَيْمِنُ يَا عَزِيزُ
يَا جَبَّارُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا سَلَامُ يَا مُؤْمِنُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا نُورُ يَا مُدَبِّرُ يَا فَرْدُ يَا وِتْرُ يَا قُدُّوسُ
يَا نَاصِرُ يَا مُؤْنِسُ يَا بَاعِثُ يَا وَارِثُ يَا عَالِمُ يَا حَاكِمُ يَا بَادِي يَا مُتَعَالِي يَا مُصَوِّرُ يَا مُسَلِّمُ
يَا مُتَحَبِّبُ يَا قَائِمُ يَا دَائِمُ يَا عَلِيمُ يَا حَكِيمُ يَا جَوَادُ يَا بَارِئُ يَا بَارُّ يَا سَارُّ يَا عَدْلُ يَا فَاصِلُ
يَا دَيَّانُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا سَمِيعُ يَا بَدِيعُ يَا خَفِيرُ يَا مُعِينُ يَا نَاشِرُ يَا غَافِرُ يَا قَدِيمُ يَا مُسَهِّلُ
يَا مُيَسِّرُ يَا مُمِيتُ يَا مُحْيِي يَا نَافِعُ يَا رَازِقُ يَا مُقْتَدِرُ يَا مُسَبِّبُ يَا مُغِيثُ يَا مُغْنِي يَا مُقْنِي يَا
خَالِقُ يَا رَاصِدُ يَا وَاحِدُ يَا حَاضِرُ يَا جَابِرُ يَا حَافِظُ يَا شَدِيدُ يَا غِيَاثُ يَا عَائِدُ يَا قَابِضُ
يَا مَنْ عَلَا فَاسْتَعْلٰى فَكَانَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰى يَا مَنْ قَرُبَ فَدَنَا وَبَعُدَ فَنَاٰى وَعَلِمَ السِّرَّ وَاَخْفٰى
يَا مَنْ اِلَيْهِ التَّدْبِيرُ وَلَهُ الْمَقَادِيرُ وَيَا مَنِ الْعَسِيرُ عَلَيْهِ سَهْلٌ يَسِيرٌ يَا مَنْ هُوَ عَلٰى مَا يَشَآءُ قَدِيرٌ
يَا مُرْسِلَ الرِّيَاحِ يَا فَالِقَ الْاِصْبَاحِ يَا بَاعِثَ الْاَرْوَاحِ يَا ذَا الْجُودِ وَالسَّمَاحِ يَا رَادَّ مَا قَدْ فَاتَ

کیفیت نماز شب

الحمد کے بغیر کسی دوسری
سورہ کے پڑھے، پس
جب تہجد کی نماز شروع
کرنا چاہے تو اس کی آٹھ
رکعت نماز کو دو دو رکعت
بجالائے اور اس میں جو سورہ
پڑھے کافی ہے لیکن بہتر یہ
ہے کہ پہلی دو رکعت میں
سورہ الحمد کے بعد تیس
دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے
کہ مجموع ان دو رکعت میں
ساٹھ دفعہ سورہ توحید
ہو جائے گی کیوں کہ جو یوں
کرے گا تو نماز ختم کرنے
کے بعد اس کے اور اس
کے خداوند عالم کے درمیان
کوئی گناہ باقی نہیں رہے
گا یا پہلی دو رکعت کی پہلی
رکعت میں الحمد کے بعد
سورہ قل ہو اللہ اور اس
کی دوسری رکعت میں
الحمد کے بعد قل یا ایہا الکفرون
پڑھے اور باقی چھ رکعت میں
الحمد کے بعد جو سورہ چاہے
پڑھے اور صرف سورہ

يا ناشر الأموات يا جامع الشتات يا رازق من يشاء بغير حساب ويا فاعل ما يشاء كيف
يشاء ويا ذا الجلال والإكرام يا حي يا قيوم يا حياً حين لا حي يا حي يا محيي الموتى
يا حي لا إله إلا أنت بديع السموات والأرض يا إلهي وسيدي صل على محمد وآل محمد
وارحم محمداً وآل محمد وبارك على محمد وآل محمد كما صليت وباركت ورحمت
على إبراهيم وآل إبراهيم إنك حميد مجيد وارحم ذلي وفاقتي وفقري وانفرادي ووحدتي
وخضوعي بين يديك واعتمادي عليك وتضرعي إليك أدعوك دعاء الخاضع الذليل
الخاشع الخائف المشفق البائس المهين الحقير الجائع الفقير العائذ المستجير المقر بذنبه المستغفر
منه المستكين لربه دعاء من أسلمته ثقته ورفضته أحبته وعظمت فجيعته دعاء
حرق حزين ضعيف مهين بائس مستكين بك مستجير اللهم وأسألك بأنك مليك
وأنك ما تشاء من أمر يكون وأنك على ما تشاء قدير وأسألك بحرمة هذا الشهر الحرام
والبيت الحرام والبلد الحرام والركن والمقام والمشاعر العظام وبحق نبيك محمد عليه
وآله السلام يا من وهب لآدم شيثاً ولإبراهيم إسمعيل وإسحق ويا من رد يوسف
على يعقوب ويا من كشف بعد البلاء ضر أيوب يا راد موسى على أمه وزائد الخضر في
علمه ويا من وهب لداود سليمان ولزكريا يحيى ولمريم عيسى يا حافظ بنت
شعيب ويا كافل ولد أم موسى أسألك أن تصلي على محمد وآل محمد وأن تغفر لي
ذنوبي كلها وتجيرني من عذابك وتوجب لي رضوانك وأمانك وإحسانك وغفرانك
وجنانك وأسألك أن تفك عني كل حلقة بيني وبين من يؤذيني وتفتح لي كل باب
وتلين لي كل صعب وتسهل لي كل عسير وتخرس عني كل ناطق بشر وتكف عني
كل باغ وتكبت لي كل عدو لي وحاسد وتمنع مني كل ظالم وتكفيني كل
عائق يحول بيني وبين حاجتي ويحاول أن يفرق بيني وبين طاعتك ويثبطني عن عبادتك
يا من ألجم الجن المتمردين وقهر عتاة الشياطين وأذل رقاب المتجبرين ورد كيد
المتسلطين عن المستضعفين أسألك بقدرتك على ما تشاء وتسهيلك لما تشاء كيف تشاء

کیفیت نماز شب

قل ہو اللہ بھی سورہ الحمد
کے بعد کافی ہے بلکہ صرف
سورہ الحمد پر اکتفا کر لینا بھی
جائز ہے جیسا کہ قنوت
واجب نمازوں میں سنت
ہے اسی طرح تہجد کی نماز
میں بھی سنت ہے اور اس
میں صرف سبحان اللہ کہہ
دینا بھی کافی ہے یا پڑھے
اللهم اغفر لنا وارحمنا
وعافنا واعف عنا
في الدنيا والآخرة
إنك على كل شيء قدير
یا یہ پڑھے رب اغفر
وارحم وتجاوز عما
تعلم إنك أنت الأعز
الأجل الأكرم۔
روایت میں ہے کہ امام موسیٰ
کاظم علیہ السلام جب
رات میں محراب عبادت میں
کھڑے ہوتے تھے تو اس
میں یہ پڑھا کرتے تھے
اللهم إنك خلقتني
سويا یہ صحیفہ کاملہ کی پچانویں
دعا ہے جب انسان تہجد

ستائیسویں رجب کے اعمال

اَنْ تَجْعَلَ قَضَاءَ حَاجَتِیْ فِیْمَا تَشَاءُ پھر زمین پر سجدہ کرا ور اپنے دونوں رخساروں کو مٹی پر رکھکر یہ کہے اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ فَارْحَمْ ذُلِّیْ وَفَاقَتِیْ وَاجْتِهَادِیْ وَتَضَرُّعِیْ وَمَسْكَنَتِیْ وَفَقْرِیْ اِلَیْكَ یَا رَبِّ اور کوشش کر آنکھوں سے آنسو نکل آئیں اگرچہ مکھی کے پر کے برابر بھی کیوں نہ ہوں کیونکہ یہ قبولیت کی علامت ہے پچیسویں کا دن سنہ ۱۸۳ھ میں اسی دن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی شہادت پچپن ۵۵ سال کی عمر میں بغداد شہر میں واقع ہوئی اور یہ وہ دن ہے کہ جس میں آل محمد اور ان کے شیعوں کا غم واندوہ تازہ ہوجاتا ہے

ستائیسویں کی رات :۔ بعثت کی رات ہے اور بہت متبرک رات ہے اس میں چند ایک عمل ہیں۔ پہلے شیخ نے مصباح میں فرمایا ہے کہ امام محمد جواد علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ رجب میں ایک رات ہے کہ جو ہر اس چیز سے بہتر ہے کہ جن پر سورج چمکتا ہے اور وہ ستائیسویں رجب کی رات ہے کہ جس کی صبح میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مبعوث ہوئے اور اس رات میں ہمارے شیعوں میں سے عمل کرنے والے کے لئے ساٹھ سال کے عمل کا ثواب واجب ہے آنحضرت کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ اس رات کے کون سے عمل ہیں تو آپ نے فرمایا کہ عشاء کی نماز پڑھکر تھوڑا سا سو لینے کے بعد آدھی رات سے پہلے اٹھو اور بارہ رکعت نماز دو دو رکعت کرکے ادا کر ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد چھوٹی سورتوں میں سے کوئی ایک سورت پڑھے اور انہیں چھوٹی سورتوں کو جو سورہ محمد سے شروع ہو کر آخر قرآن تک ہیں مفصل بھی کہا جاتا ہے اور جب اس نماز سے فارغ ہوجائے تو سلام دے چکنے کے بعد سات دفعہ سورہ حمد اور سات دفعہ سورہ قل اعوذ برب الناس اور سات دفعہ سورہ قل اعوذ برب الفلق اور سات دفعہ سورہ قل ھو اللہ احد اور سات دفعہ سورہ قل یا ایہا الکافرون اور سات دفعہ سورہ اِنّا انزلناہ اور سات دفعہ ایۃ الکرسی پڑھو اور پھر ان کے بعد یہ دعا پڑھو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ عِزِّكَ عَلٰی اَرْكَانِ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَی الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَبِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ وَذِكْرِكَ الْاَعْلَی الْاَعْلَی الْاَعْلٰی وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَنْ تَفْعَلَ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ پھر جو دعا چاہے مانگے اس رات غسل کرنا مستحب ہے نیمہ ماہ کی نماز جو پڑھی جاتی ہے اس کا ذکر پہلے بھی ہو چکا ہے اسے آج کی رات بجالائے دوسرے حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کی زیارت

کیفیت نماز تہجد کی آٹھ رکعت نماز سے فارغ ہو جائے تو اس کے بعد دو رکعت نماز شفع اور ایک رکعت نماز وتر بجا لائے ان تین رکعت نماز میں سورہ حمد کے بعد سورہ قل ھو اللہ پڑھے تاکہ وہ اس شخص کی طرح ہوجائے کہ جس نے ایک قرآن ختم کیا ہے کیونکہ ایک دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھنے تو قرآن کے تہائی کے پڑھنے کے برابر ہے یا نماز شفع کی پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد قل اعوذ برب الناس اور اس کی دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ قل اعوذ برب الفلق پڑھے اور جب نماز شفع سے فارغ ہو جائے تو اس دعا کا اس کے بعد پڑھنا مستحب ہے اِلٰهِیْ تَعَرَّضَ لَكَ فِیْ هٰذَا اللَّیْلِ الْمُتَعَرِّضُوْنَ اور یہ وہ دعا ہے کہ جو شعبان

ستائیسویں رجب کے اعمال،

۱۳۹

کرے کیونکہ آنحضرت کی زیارت آج کی رات کے بہترین اعمال میں سے ہے، آنحضرت کی آج کی رات میں تین زیارتیں ہیں کہ جن کی طرف باب زیارات میں اشارہ آئے گا (انشاء اللہ) محمد ابو عبداللہ محمد بن بطوطہ جو علمائے اہل سنت میں سے ہیں اور جو چھ سو سال پہلے گذر چکے ہیں انہوں نے اپنے سفر نامہ میں (جو رحلہ ابن بطوطہ کے نام سے مشہور ہے) مکہ معظمہ سے نجف اشرف کے وارد ہونے کے باب میں ہمارے مولا کی قبر مبارک اور روضہ مطہر کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ قبر مبارک نجف اشرف میں ہے کہ جس میں تمام رافضی یعنی شیعہ رہتے ہیں اور آنحضرت کی قبر مبارک سے کافی کرامات ظاہر ہوئی ہیں ان کرامات میں سے ایک یہ ہے کہ ستائیسویں رجب کی رات میں کہ جسے وہاں کے رہنے والے لیلۃ المحیا یعنی بیدار رہنے کی رات کہتے ہیں اطراف عراقین اور خراسان اور روم اور دیگر ایرانی شہروں سے لنگڑوں لولوں، مفلوج لوگوں کو لے آتے ہیں جو تقریباً اس رات تیس چالیس ہو جاتے ہیں اور انہیں عشا کے بعد حضرت امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب کی ضریح مقدس سے لے آتے ہیں اور پھر کافی لوگ ان کے ارد گرد جمع ہو جاتے ہیں اور انتظار میں رہتے ہیں کہ کب وہ اس مرض سے ٹھیک ہو کر وہاں سے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور وہ جماعت جو ان کے ارد گرد ہیں بعض نماز میں اور بعض اللہ کے ذکر میں اور بعض قرآن کی تلاوت اور بعض صرف انہیں کو دیکھنے میں مشغول رہتے ہیں اور جب رات آدھی یا دو تہائی گذر جاتی۔ ہے تو اس وقت یہ تمام مریض جو چلنے سے عاجز تھے بالکل صحیح و تندرست ہو کر یہ پڑھتے ہوئے وہاں سے چل دیتے ہیں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَّلِيُّ اللّٰهِ اور یہ قصہ ایک بہت مشہور واقعہ ہے اور لوگوں کے درمیان مستفیض ہے میں خود تو اس رات وہاں کبھی نہیں گیا لیکن میں نے بہت قابل اعتماد آدمیوں سے کہ جن پر مجھے بھروسہ ہے سنا ہے اور یہ تو میں نے خود دیکھا ہے کہ نجف اشرف میں مہمان خانہ کے قریب جو دینی مدرسہ ہے اس میں تین آدمی لولے، جو چلنے پر قادر نہ تھے ان میں سے ایک روم کا دوسرا اصفہان کا تیسرا خراسان کا بیٹھے ہوئے تھے میں نے ان سے پوچھا کہ تم کیوں ٹھیک نہ ہوئے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم ستائیسویں کی رات نہیں پہنچ سکے لہٰذا یہاں پر اگلے سال کی ستائیسویں رجب کی رات کے لئے رہ گئے ہیں تاکہ شفا حاصل کر کے یہاں سے جائیں، ستائیسویں رجب کی رات کی زیارت کے لئے لوگ باہر کے شہروں سے اکٹھے ہو جاتے ہیں اور وہاں پر دس دن تک ایک بہت بڑا بازار لگا رہتا ہے مؤلف و مترجم عرض کرتے ہیں کہ خبردار کہ ان کرامات میں شک کرنے پائے کیونکہ معجزات اور کرامات ائمہ علیہم السلام کے مشاہد مقدسہ سے عالم ظہور میں آئے ہیں وہ شمار سے باہر ہیں اور ان کا ثابت ہونا متواتر ہے شوال ۱۳۴۳ھ میں آٹھویں امام

کیفیت نماز شب

کی بندرہویں رات کے اعمال میں مفاتیح الجنان میں ذکر کی گئی ہے۔ جب شیخ کی دو رکعت سے فارغ ہو جائے تو وتر کی ایک رکعت میں سورہ الحمد اور سورہ توحید پڑھے یا سورہ الحمد کے بعد تین دفعہ سورہ قل ہو اللہ اور تین دفعہ سورہ قل اعوذ برب الفلق اور تین دفعہ سورہ قل اعوذ برب الناس پڑھے اور اس کے بعد ہاتھوں کو قنوت کے لئے اٹھا کر جو دعا چاہے اس میں پڑھے شیخ طوسی نے فرمایا ہے کہ اس حالت میں جو دعائیں پڑھی جاتی ہیں وہ شمار سے باہر ہیں لیکن کوئی خاص دعا نہیں کہ جس کے علاوہ کوئی اور دعا نہ پڑھی جا سکے مستحب ہے کہ قنوت کی حالت میں انسان خدا کے خوف اور اس کے عتاب سے

اور گناہ گاروں کے شفیع امام رضا علیہ السلام کے حرم مبارک میں ایسی تین عورتوں نے شفا حاصل کی جو لیپ پن اور فلج میں مبتلا تھیں اور جن کے علاج سے ڈاکٹر اور حکیم عاجز ہو چکے تھے آنحضور کی قبر مبارک سے معجزات اور کرامات کا ثابت ہونا اتنا واضح ہو چکا ہے جیسے سورج کا آسمان پر ہونا مثلاً نجف اشرف کے دروازہ کا عرب کے سامنے کھل جانا یہ واقعہ اور اس کے علاوہ دوسرے واقعات اگر ہمارا مقصد اختصار نہ ہوتا تو یہاں پر ان کو نقل کیا جاتا شیخ حر عاملی نے اپنے اُرجُوزَتہ میں بہت ہی اچھا فرمایا

وَمَابَدَا مِنْ بَرَكَاتِ مَشْهَدِهٖ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اَمْسِهٖ مِثْلُ غَدِهٖ

وَكَشْفُهَا الْعَمٰى وَالْمَرْضٰى بِهٖ اِجَابَةُ الدُّعَاءِ فِيْ اَعْتَابِهٖ

شیخ کفعمی نے بلد الامین میں فرمایا کہ مبعث کی رات یہ دعا بھی پڑھیں اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِالتَّجَلِّي الْاَعْظَمِ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ مِنَ الشَّهْرِ الْمُعَظَّمِ وَالْمُرْسَلِ الْمُكَرَّمِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَنْ تَغْفِرَ لَنَا مَا اَنْتَ بِهٖ مِنَّا اَعْلَمُ يَا مَنْ يَعْلَمُ وَلَا نَعْلَمُ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ لَيْلَتِنَا هٰذِهِ الَّتِيْ بِشَرَفِ الرِّسَالَةِ فَضَّلْتَهَا وَبِكَرَامَتِكَ اَجْلَلْتَهَا وَبِالْمَحَلِّ الشَّرِيْفِ اَحْلَلْتَهَا اَللّٰهُمَّ فَاِنَّا نَسْئَلُكَ بِالْمَبْعَثِ الشَّرِيْفِ وَالسَّيِّدِ اللَّطِيْفِ وَالْعُنْصُرِ الْعَفِيْفِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَنْ تَجْعَلَ اَعْمَالَنَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَفِيْ سَائِرِ اللَّيَالِيْ مَقْبُوْلَةً وَّذُنُوْبَنَا مَغْفُوْرَةً وَّحَسَنَاتِنَا مَشْكُوْرَةً وَّسَيِّئَاتِنَا مَسْتُوْرَةً وَّقُلُوْبَنَا بِحُسْنِ الْقَوْلِ مَسْرُوْرَةً وَّاَرْزَاقَنَا مِنْ لَّدُنْكَ بِالْيُسْرِ مَدْرُوْرَةً اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَرٰى وَلَا تُرٰى وَاَنْتَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰى وَاِنَّ اِلَيْكَ الرُّجْعٰى وَالْمُنْتَهٰى وَاِنَّ لَكَ الْمَمَاتَ وَالْمَحْيَا وَاِنَّ لَكَ الْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ اَنْ نَذِلَّ وَنَخْزٰى وَاَنْ نَاْتِيَ مَا عَنْهُ تَنْهٰى اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ وَنَسْتَعِيْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ فَاَعِذْنَا مِنْهَا بِقُدْرَتِكَ وَنَسْئَلُكَ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَارْزُقْنَا بِعِزَّتِكَ وَاجْعَلْ اَوْسَعَ اَرْزَاقِنَا عِنْدَ كِبَرِ سِنِّنَا وَاَحْسَنَ اَعْمَالِنَا عِنْدَ اقْتِرَابِ اٰجَالِنَا وَاَطِلْ فِيْ طَاعَتِكَ وَمَا يُقَرِّبُ اِلَيْكَ وَيُحْظِيْ عِنْدَكَ وَيُزْلِفُ لَدَيْكَ اَعْمَارَنَا وَاَحْسِنْ فِيْ جَمِيْعِ اَحْوَالِنَا وَاُمُوْرِنَا مَعْرِفَتَنَا وَلَا تَكِلْنَا اِلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَيَمُنَّ عَلَيْنَا وَتَفَضَّلْ عَلَيْنَا بِجَمِيْعِ حَوَائِجِنَا لِلدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَابْدَاْ بِاٰبَائِنَا وَاَبْنَائِنَا وَجَمِيْعِ اِخْوَانِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ جَمِيْعِ مَا سَئَلْنَاكَ لِاَنْفُسِنَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ وَمُلْكِكَ الْقَدِيْمِ

کیفیت نمازِ شب ، روئے یا رونے کی شکل بنائے اور مومن بھائیوں کے لئے دعا کرے اور مستحب ہے کہ چالیس آدمیوں کو اس حالت میں یاد کرے کیوں کہ جو شخص چالیس مومن بھائیوں کے لئے دعا مانگے اس کی دعا قبول ہو گی انشاء اللہ اور دوسری بھی جو دعا چاہے اس حالت میں مانگے شیخ صدوق علیہ الرحمۃ نے فقیہ میں فرمایا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وتر میں یہ پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ سُبْحَانَكَ رَبَّ الْبَيْتِ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ وَاُؤْمِنُ بِكَ وَاَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ

اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَغْفِرَ لَنَا الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الْعَظِیْمَ اِلَّا الْعَظِیْمُ اَللّٰهُمَّ وَهٰذَا رَجَبُ الْمُکَرَّمُ الَّذِیْ اَکْرَمْتَنَا بِهٖ اَوَّلُ اَشْهُرِ الْحُرُمِ اَکْرَمْتَنَا بِهٖ مِنْ بَیْنِ الْاُمَمِ فَلَکَ الْحَمْدُ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ فَاَسْئَلُکَ بِهٖ وَبِاسْمِکَ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ الْاَجَلِّ الْاَکْرَمِ الَّذِیْ خَلَقْتَهٗ فَاسْتَقَرَّ فِیْ ظِلِّکَ فَلَا یَخْرُجُ مِنْکَ اِلٰی غَیْرِکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَیْتِهِ الطَّاهِرِیْنَ وَاَنْ تَجْعَلَنَا مِنَ الْعَامِلِیْنَ فِیْهِ بِطَاعَتِکَ وَالْاٰمِلِیْنَ فِیْهِ لِشَفَاعَتِکَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا اِلٰی سَوَآءِ السَّبِیْلِ وَاجْعَلْ مَقِیْلَنَا عِنْدَکَ خَیْرَ مَقِیْلٍ فِیْ ظِلٍّ ظَلِیْلٍ وَمُلْکٍ جَزِیْلٍ فَاِنَّکَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اَللّٰهُمَّ اقْلِبْنَا مُفْلِحِیْنَ مُنْجِحِیْنَ غَیْرَ مَغْضُوْبٍ عَلَیْنَا وَلَا ضَآلِّیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِعَزَآئِمِ مَغْفِرَتِکَ وَبِوَاجِبِ رَحْمَتِکَ السَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ دَعَاکَ الدَّاعُوْنَ وَدَعَوْتُکَ وَسَئَلَکَ السَّآئِلُوْنَ وَسَئَلْتُکَ وَطَلَبَ اِلَیْکَ الطَّالِبُوْنَ وَطَلَبْتُ اِلَیْکَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الثِّقَةُ وَالرَّجَآءُ وَاِلَیْکَ مُنْتَهَی الرَّغْبَةِ فِی الدُّعَآءِ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاجْعَلِ الْیَقِیْنَ فِیْ قَلْبِیْ وَالنُّوْرَ فِیْ بَصَرِیْ وَالنَّصِیْحَةَ فِیْ صَدْرِیْ وَذِکْرَکَ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ عَلٰی لِسَانِیْ وَرِزْقًا وَّاسِعًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ وَّلَا مَحْظُوْرٍ فَارْزُقْنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ وَاجْعَلْ غِنَایَ فِیْ نَفْسِیْ وَرَغْبَتِیْ فِیْمَا عِنْدَکَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پھر سجدہ میں جائے اور سو دفعہ یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِمَعْرِفَتِهٖ وَخَصَّنَا بِوِلَایَتِهٖ وَوَفَّقَنَا لِطَاعَتِهٖ شُکْرًا شُکْرًا پھر سجدہ سے سر اٹھا کر یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ قَصَدْتُکَ بِحَاجَتِیْ وَاعْتَمَدْتُ عَلَیْکَ بِمَسْئَلَتِیْ وَتَوَجَّهْتُ اِلَیْکَ بِاَئِمَّتِیْ وَسَادَتِیْ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِحُبِّهِمْ وَاَوْرِدْنَا مَوْرِدَهُمْ وَارْزُقْنَا مُرَافَقَتَهُمْ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ فِیْ زُمْرَتِهِمْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اس دعا کو سید نے مبعث کے دن کے لئے بھی ذکر فرمایا ہے ستائیسویں کا دن یہ دن عیدوں میں سے ایک بڑی عید کا دن ہے اور یہ وہ دن ہے کہ جس میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ رسالت کے لئے مبعوث ہوئے اور اس دن حضرت جبرئیل پیغمبری کے اظہار کرنے کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ پر لے کر نازل ہوئے اس دن میں چند عمل ہیں پہلے غسل کرنا دوسرے روزہ رکھنا یہ دن سارے سال کے ان چار دنوں میں سے ایک دن ہے کہ جس میں روزہ رکھنا خاص امتیاز رکھتا ہے اس دن روزہ رکھنا ستر سال کے روزے رکھنے کے برابر ہے تیسرے بہت صلوات پڑھنا

کیفیت نماز شب

یَا رَحِیْمُ اور ستر دفعہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ پڑھنا بھی لائق اور سزاوار ہے بہتر یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کو بلند کرے اور دائیں ہاتھ سے استغفار کو شمار کرتا رہے، روایت ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وتر کی نماز میں ستر دفعہ استغفار کرتے تھے اور سات دفعہ یہ کہتے تھے هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ یہ بھی روایت ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام سحر کے وقت وتر کی نماز میں تین سو دفعہ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ کہتے تھے اس کے بعد یہ کہے رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ قنوت کو طول دینا بہتر ہے اور جب قنوت سے فارغ ہو تو پھر رکوع میں چلا جائے اور جب رکوع سے سر اٹھائے تو یہ دعا پڑھے کہ جسے شیخ

چوتھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور امیرالمومنین علیہما السلام کی زیارت کرنا، پانچویں شیخ نے مصباح میں ذکر کیا ہے کہ ریان بن الصلت سے روایت ہے کہ جس زمانے میں امام جواد علیہ السلام بغداد میں تھے تو آپ نے نیمہ رجب اور ستائیں رجب کو روزہ رکھا اور آپ کے تمام خادموں نے بھی روزہ رکھا اور آپ نے ہمیں امر کیا کہ بارہ رکعت نماز دو دو رکعت کرکے اس دن پڑھیں کہ جس کی ہر رکعت میں سورہ الحمد کے بعد کوئی سورہ پڑھیں اور جب نماز سے فارغ ہوں تو سورہ الحمد کو چار دفعہ اور سورہ قل اعوذ برب الناس اور سورہ قل اعوذ برب الفلق کو چار چار دفعہ اور اس دعا کو چار دفعہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور پھر اس کو چار دفعہ اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا پھر اس کو چار دفعہ پڑھیں لَا اُشْرِکُ بِرَبِّیْ اَحَدًا چھٹے یہ بھی شیخ نے جناب ابو القاسم حسین بن روح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اس دن بارہ رکعت نماز دو دو کرکے ہر رکعت میں سورہ الحمد کے بعد کوئی ایک سورہ جو تیرے لئے آسان ہو پڑھے اور جب دو رکعت پر سلام دے چکے تو ہر دو رکعت کے بعد یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا یَا عُدَّتِیْ فِیْ مُدَّتِیْ یَا صَاحِبِیْ فِیْ شِدَّتِیْ یَا وَلِیِّیْ فِیْ نِعْمَتِیْ یَا غِیَاثِیْ فِیْ رَغْبَتِیْ یَا نَجَاحِیْ فِیْ حَاجَتِیْ یَا حَافِظِیْ فِیْ غَیْبَتِیْ یَا کَافِیَّ فِیْ وَحْدَتِیْ یَا اُنْسِیْ فِیْ وَحْشَتِیْ اَنْتَ السَّاتِرُ عَوْرَتِیْ فَلَکَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ الْمُقِیْلُ عَثْرَتِیْ فَلَکَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ الْمُنْعِشُ صَرْعَتِیْ فَلَکَ الْحَمْدُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاسْتُرْ عَوْرَتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَتِیْ وَاَقِلْنِیْ عَثْرَتِیْ وَاصْفَحْ عَنْ جُرْمِیْ وَتَجَاوَزْ عَنْ سَیِّئَاتِیْ فِیْ اَصْحَابِ الْجَنَّۃِ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ کَانُوْا یُوْعَدُوْنَ اور جب تمام نماز اور دعا سے فارغ ہو جائے تو ان میں سے ہر سورہ کو سات سات دفعہ پڑھے سورہ الحمد و سورہ قل ہو اللہ و سورہ قل اعوذ برب الناس و سورہ قل اعوذ برب الفلق و سورہ قل یا ایہا الکافرون و سورہ انا انزلناہ و آیۃ الکرسی پھر ان کے بعد سات دفعہ یہ کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اس کے بعد سات دفعہ یہ کہے اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا پھر اس کے بعد جو دعا چاہے پڑھے ساتویں اقبال اور مصباح کے بعض نسخوں میں ہے کہ اس دن یہ دعا پڑھنا مستحب ہے یَا مَنْ اَمَرَ بِالْعَفْوِ وَالتَّجَاوُزِ وَضَمَّنَ نَفْسَہُ الْعَفْوَ وَالتَّجَاوُزَ یَا مَنْ عَفَا وَتَجَاوَزَ اُعْفُ عَنِّیْ وَتَجَاوَزْ یَا کَرِیْمُ اَللّٰہُمَّ وَقَدْ اَکْدٰی الطَّلَبُ وَاَعْیَتِ الْحِیْلَۃُ

کیفیت نماز شب

نے تہذیب میں موسیٰ کاظم علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور وہ یہ ہے ھٰذَا مَقَامُ مَنْ حَسَنَاتُہٗ نِعْمَۃٌ مِّنْکَ وَشُکْرُہٗ ضَعِیْفٌ وَذَنْبُہٗ عَظِیْمٌ وَلَیْسَ لِذٰلِکَ اِلَّا رِفْقُکَ وَرَحْمَتُکَ فَاِنَّکَ قُلْتَ فِیْ کِتَابِکَ الْمُنْزَلِ عَلٰی نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ کَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ اللَّیْلِ مَا یَھْجَعُوْنَ وَبِالْاَسْحَارِ ھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ طَالَ ھُجُوْعِیْ وَقَلَّ قِیَامِیْ وَھٰذَا السَّحَرُ وَاَنَا اَسْتَغْفِرُکَ لِذُنُوْبِیْ اِسْتِغْفَارَ مَنْ لَّا یَجِدُ لِنَفْسِہٖ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا مَوْتًا وَّلَا حَیٰوۃً وَّلَا نُشُوْرًا پھر سجدہ بجالائے اور نماز کو تمام کرے سلام کے بعد حضرت زہرا علیہا السلام کی تسبیح پڑھے اور پھر کہے اَلْحَمْدُ لِرَبِّ الصَّبَاحِ اَلْحَمْدُ لِفَالِقِ الْاِصْبَاحِ پھر تین دفعہ

ستائیس رجب کے دن کے اعمال

وَالْمَذَاهِبُ وَدَرَسَتِ الْآمَالُ وَانْقَطَعَ الرَّجَاءُ اِلَّا مِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَجِدُ سُبُلَ الْمَطَالِبِ اِلَيْكَ مُشْرَعَةً وَمَنَاهِلَ الرَّجَاءِ لَدَيْكَ مُتْرَعَةً وَاَبْوَابَ الدُّعَاءِ لِمَنْ دَعَاكَ مُفَتَّحَةً وَالْاِسْتِعَانَةَ لِمَنِ اسْتَعَانَ بِكَ مُبَاحَةً وَاَعْلَمُ اَنَّكَ لِدَاعِيكَ بِمَوْضِعِ اِجَابَةٍ وَلِلصَّارِخِ اِلَيْكَ بِمَرْصَدِ اِغَاثَةٍ وَاَنَّ فِي اللَّهْفِ اِلَى جُودِكَ وَالضَّمَانِ بِعِدَتِكَ عِوَضًا مِنْ مَنْعِ الْبَاخِلِينَ وَمَنْدُوحَةً عَمَّا فِي اَيْدِي الْمُسْتَاْثِرِينَ وَاَنَّكَ لَا تَحْتَجِبُ عَنْ خَلْقِكَ اِلَّا اَنْ تَحْجُبَهُمُ الْاَعْمَالُ دُونَكَ وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ اَفْضَلَ زَادِ الرَّاحِلِ اِلَيْكَ عَزْمُ اِرَادَةٍ يَخْتَارُكَ بِهَا وَقَدْ نَاجَاكَ بِعَزْمِ الْاِرَادَةِ قَلْبِي وَاَسْاَلُكَ بِكُلِّ دَعْوَةٍ دَعَاكَ بِهَا رَاجٍ بَلَّغْتَهُ اَمَلَهُ اَوْ صَارِخٌ اِلَيْكَ اَغَثْتَ صَرْخَتَهُ اَوْ مَلْهُوفٌ مَكْرُوبٌ فَرَّجْتَ كَرْبَهُ اَوْ مُذْنِبٌ خَاطِئٌ غَفَرْتَ لَهُ اَوْ مُعَافًى اَتْمَمْتَ نِعْمَتَكَ عَلَيْهِ اَوْ فَقِيرٌ اَهْدَيْتَ غِنَاكَ اِلَيْهِ وَلِتِلْكَ الدَّعْوَةِ عَلَيْكَ حَقٌّ وَعِنْدَكَ مَنْزِلَةٌ اِلَّا صَلَّيْتَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَقَضَيْتَ حَوَائِجِي حَوَائِجَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَهٰذَا رَجَبٌ الْمُرَجَّبُ الْمُكَرَّمُ الَّذِي اَكْرَمْتَنَا بِهِ اَوَّلُ اَشْهُرِ الْحُرُمِ اَكْرَمْتَنَا بِهِ مِنْ بَيْنِ الْاُمَمِ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ فَنَسْاَلُكَ بِهِ وَبِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ الْاَجَلِّ الْاَكْرَمِ الَّذِي خَلَقْتَهُ فَاسْتَقَرَّ فِي ظِلِّكَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْكَ اِلَى غَيْرِكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ الطَّاهِرِينَ وَتَجْعَلَنَا مِنَ الْعَامِلِينَ فِيهِ بِطَاعَتِكَ وَالْآمِلِينَ فِيهِ بِشَفَاعَتِكَ اَللّٰهُمَّ وَاهْدِنَا اِلَى سَوَاءِ السَّبِيلِ وَاجْعَلْ مَقِيلَنَا عِنْدَكَ خَيْرَ مَقِيلٍ فِي ظِلٍّ ظَلِيلٍ فَاِنَّكَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَالسَّلَامُ عَلَى عِبَادِهِ الْمُصْطَفَيْنَ وَصَلَوَاتُهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ اَللّٰهُمَّ وَبَارِكْ لَنَا فِي يَوْمِنَا هٰذَا الَّذِي فَضَّلْتَهُ وَبِكَرَامَتِكَ جَلَّلْتَهُ وَبِالْمَنْزِلِ الْعَظِيمِ الْاَعْلَى اَنْزَلْتَهُ صَلِّ عَلَى مَنْ فِيهِ اِلَى عِبَادِكَ اَرْسَلْتَهُ وَبِالْمَحَلِّ الْكَرِيمِ اَحْلَلْتَهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ صَلَاةً دَائِمَةً تَكُونُ لَكَ شُكْرًا وَلَنَا ذُخْرًا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا وَاخْتِمْ لَنَا بِالسَّعَادَةِ اِلَى مُنْتَهَى آجَالِنَا وَقَدْ قَبِلْتَ الْيَسِيرَ مِنْ اَعْمَالِنَا وَبَلَّغْتَنَا بِرَحْمَتِكَ اَفْضَلَ آمَالِنَا اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مؤلف عرض کرتا ہے کہ یہ وہ دعا ہے کہ جسے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب کہ آپ کو بغداد لے جائے جا رہے تھے پڑھا تھا اور آپ کو بغداد کی طرف ستائیس رجب کو لے گئے تھے یہ دعا رجب کے خاص خزانہ شدہ دعاؤں میں سے ہے آٹھویں کہ سید نے اقبال میں فرمایا کہ اس دعا کو آج کے دن پڑھے

نماز صبح کے نوافل

یہ پڑھے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ پھر کہے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا بَرُّ یَا رَحِیْمُ یَا غَنِیُّ یَا کَرِیْمُ اُرْزُقْنِیْ مِنَ التِّجَارَةِ اَعْظَمَهَا فَضْلًا وَاَوْسَعَهَا رِزْقًا وَخَیْرَهَا لِیْ عَاقِبَةً فَاِنَّهُ لَا خَیْرَ فِیْمَا لَا عَاقِبَةَ لَهُ اس کے بعد دعا حزین کا پڑھنا بہتر ہے اس کے بعد سجدہ میں جائے اور اس میں پانچ دفعہ یہ کہے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِکَةِ وَالرُّوْحِ اس کے بعد اٹھ بیٹھے اور آیۃ الکرسی پڑھے، اس کے بعد پھر سجدہ میں جائے اور اس میں سابقہ ذکر پانچ مرتبہ اس میں پڑھے پھر اٹھ کھڑا ہو اور دو رکعت نافلہ صبح بجالائے نافلہ کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ قل یا ایھا الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد سورہ توحید

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُکَ بِالتَّجَلِّی الْاَعْظَمِ الخ دعا پڑھے یہ وہ دعا ہے کہ جو کفعمی کی روایت کی بنا پر آج کی رات کے اعمال میں گذر چکی ہے۔ اس مہینے کا آخری دن اس دن غسل کرنا وارد ہوا ہے اس دن میں روزہ رکھنا گذرے ہوئے اور آنے والے گناہوں سے بخشش کا سبب ہوتا ہے حضرت سلمان کی نماز جو اسی مہینے کی پہلی میں گذری آج کے دن بھی پڑھے

دوسری فصل شعبان کے مہینے کے اعمال و فضائل میں ہے

جان لے کہ شعبان کا مہینہ بہت با شرافت ہے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی طرف منسوب ہے آنحضرت اس مہینے میں روزہ رکھتے تھے اور ماہ مبارک کے ساتھ روزوں کو ملا دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ شعبان میرا مہینہ ہے جو شخص اس میں ایک دن روزہ رکھے گا بہشت اس پر واجب ہو جائے گی امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب شعبان کا مہینہ داخل ہوتا تھا تو امام زین العابدین علیہ السلام اپنے اصحاب کو جمع کر کے فرماتے تھے کہ اے میرے اصحاب جانتے ہو کہ یہ کونسا مہینہ ہے۔ یہ شعبان کا مہینہ ہے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتے تھے کہ یہ میرا مہینہ ہے پس تم بھی اپنے پیغمبر کی محبت میں اور خدا سے تقرب حاصل کرنے کے لئے اس مہینے میں روزے رکھو مجھے اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضے میں میری جان ہے میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے اپنے والد ماجد امام حسین علیہ السلام سے سنا ہے اور انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت امیر المومنینؑ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص شعبان کے مہینے میں اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے اور پیغمبر اسلام کی محبت میں روزہ رکھے تو خدا بھی اسے دوست رکھتا ہے کہ اپنے نزدیک کرے اور قیامت کے دن اس پر اپنی مہربانیاں کرے اور بہشت کو اس کے لئے واجب کر دے شیخ نے صفوان جمال سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تو اپنے ہم نشینوں اور دوستوں کو شعبان میں روزہ رکھنے پر امادہ کیا کر۔ میں نے عرض کی کہ میری جان آپ پر قربان ہو کوئی خاص فضیلت اس کی آپ کے نزدیک ہے تو آپ نے فرمایا۔ ہاں جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ شعبان کا چاند دیکھتے تھے تو منادی کو امر فرماتے تھے کہ مدینہ میں جا کر ندا کرے کہ اے مدینہ کے رہنے والو میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی طرف سے پیغام لے کر آیا ہوں کہ آپ فرماتے ہیں اے لوگو۔ خبردار رہو کہ شعبان کا

نماز صبح کے نوافل پڑھے اور جب سلام دے چکے تو دائیں پہلو لحد میں میت کی طرح قبلہ رخ لیٹ جائے اور اپنے دائیں طرف کو اپنے دائیں ہاتھ پر رکھے اور یہ پڑھے اِسْتَمْسَکْتُ بِعُرْوَۃِ اللّٰہِ الْوُثْقٰی الَّتِیۡ لَا انْفِصَامَ لَھَا وَاعْتَصَمْتُ بِحَبْلِ اللّٰہِ الْمَتِیۡنِ وَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ فَسَقَۃِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ فَسَقَۃِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ پھر تین دفعہ یہ کہے سُبْحَانَ رَبِّ الصَّبَاحِ فَالِقِ الْاِصْبَاحِ پھر آل عمران کی پانچ آیتیں اِنَّ فِیۡ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے پڑھے پھر اٹھ کھڑا ہو اور حضرت زہرا علیہا السلام کی تسبیح بجا لائے کتاب من لا یحضرہ الفقیہ میں ہے کہ جو شخص صبح کے نافلہ اور صبح کی نماز کے درمیان سو دفعہ محمد و آل محمد

ماہ شعبان کے مشترکہ اعمال

۱۸۵

مہینہ میرا مہینہ ہے پس خدا اس پر رحمت فرمائے جو میری مدد اس مہینے کی وجہ سے کرتا ہے یعنی جو اس میں روزہ رکھتا ہے اس کے بعد امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے تھے کہ اس منادی کے بعد مجھ سے شعبان کا کوئی روزہ کبھی نہیں چھوٹا اور نہ ہی آئندہ جب تک زندہ ہوں چھوٹنے پائے گا انشاء اللہ اور فرماتے تھے کہ ان دو ماہ یعنی شعبان اور رمضان کا روزہ گناہوں سے توبہ اور اللہ سے مغفرت کا سبب ہے، اسماعیل بن عبد الخالق نے روایت کی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ وہاں شعبان کا ذکر ہوا تو آپ نے شعبان کے فضائل مذکورہ بیان فرمائے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص قتل حرام کا مرتکب ہو جائے اور پھر شعبان میں روزہ رکھے تو اسے بھی شعبان میں روزہ فائدہ دے گا (اور اگر توبہ کرے) تو بخشا جائے گا معلوم ہو کہ اس مہینے کے اعمال دو قسم کے ہیں۔ ایک اعمال مشترکہ اور دوسرے اعمال مختصہ اعمال مشترکہ یعنی جو سارے مہینے میں مساوی ہیں چند ایک ہیں پہلے ہر روز ستر دفعہ یہ پڑھے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَسْئَلُهُ التَّوْبَةَ دوسرے ہر روز ستر مرتبہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ بعض روایات میں الرحمن الرحیم سے پہلے لفظ الحی القیوم موجود ہے لیکن جس پر بھی عمل کیا جائے وہ ٹھیک ہے روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مہینے میں سب دعاؤں اور اذکار سے بہتر استغفار کرنا ہے جو شخص اس مہینے کے ہر دن ستر دفعہ استغفار کرے گویا اس نے باقی مہینوں میں ستر ہزار دفعہ استغفار کیا ہے تیسرے اس مہینہ میں صدقہ دے اگرچہ کھجور کے آدھے دانے کی مقدار بھی کیوں نہ ہو تاکہ خداوند عالم اس کے بدن کو جہنم کی آگ پر حرام کر دے امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنجناب سے رجب کے مہینے میں روزہ رکھنے کی فضیلت کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا تم لوگ شعبان میں روزہ رکھنے سے کیوں غافل ہو۔ راوی نے عرض کی اے فرزند رسول شعبان کے مہینے میں ایک دن کے روزہ رکھنے کا کیا ثواب ہے تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم بہشت اس کا ثواب ہے۔ راوی نے عرض کیا، اے فرزند رسول اس مہینے میں سب سے بہتر عمل کونسا ہے تو آپ نے فرمایا صدقہ دینا اور استغفار کرنا کیونکہ جو شخص شعبان میں صدقہ دے تو خداوند عالم اس صدقہ کی تربیت اس طرح سے کرے گا کہ جیسے تم لوگ اونٹ کے بچے کی تربیت کرتے ہو یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن اُحد کے پہاڑ جتنا ہو کر اپنے مالک کے پاس جائیگا، چوتھے اس پورے مہینے میں ہزار دفعہ یہ کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ

نمازِ صبح کے نوافل پر صلوات بھیجے تو خداوند عالم اس کے چہرہ کو آگ کی حرارت سے محفوظ رکھے گا اور جو شخص اسی حالت میں سو دفعہ یہ پڑھے۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ تو خداوند عالم اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا اور جو شخص اکیس دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے تو خداوند اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا اور اگر اسی کو چالیس دفعہ پڑھے تو خداوند عالم اسے بخش دے گا۔ بہتر یہ ہے۔ کہ تہجد کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد صحیفہ کاملہ کی بتیسویں دعا پڑھی جائے کہ جس کا اول یہ ہے اَللّٰهُمَّ یَا ذَا الْمُلْكِ الْمُتَاَبِّدِ بِالْخُلُوْدِ پھر سجدہ شکر بجالائے مناسب یہی ہے کہ سجدہ شکر میں اپنے مومن بھائیوں کے لئے دعا

کیونکہ اس کا بہت کافی ثواب ہے من جملہ ان سے یہ ہے کہ اس کے نامہ اعمال میں ہزار سال کی عبادت جتنا ثواب لکھا جائے گا، پانچویں اس مہینے کی ہر جمعرات کو دو رکعت نماز پڑھے کہ جس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سو مرتبہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے اور پھر سلام کے بعد سو دفعہ صلوات پڑھے تاکہ خداوند عالم اس کی ہر حاجت دینوی اور اخروی کو پورا کرے۔ اس دن روزہ رکھنا بھی بافضیلت ہے، روایت میں ہے کہ شعبان کے ہر جمعرات میں آسمان کو مزین کیا جاتا ہے پس ملائکہ عرض کرتے ہیں کہ خدایا جس نے اس دن روزہ رکھا ہے اسے بخش دے اور اس کی دعا کو قبول فرما۔ نبوی خبر میں ہے کہ جو شخص شعبان کے مہینے کے پیر اور جمعرات میں روزہ رکھے تو خداوند عالم اس کی بیس دینوی حاجتیں اور بیس اخروی حاجتیں پوری کرے گا۔ چھٹے اس مہینہ میں صلوات زیادہ پڑھیں، ساتویں شعبان کی پندرھویں رات اور شعبان کے ہر روز زوال کے وقت یہ صلوات جو امام زین العابدین علیہ السلام سے مروی ہیں پڑھیں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ شَجَرَةِ النُّبُوَّةِ وَمَوْضِعِ الرِّسَالَةِ وَمُخْتَلَفِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَمَعْدِنِ الْعِلْمِ وَاَهْلِ بَيْتِ الْوَحْيِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الْفُلْكِ الْجَارِيَةِ فِي اللُّجَجِ الْغَامِرَةِ يَاْمَنُ مَنْ رَكِبَهَا وَيَغْرَقُ مَنْ تَرَكَهَا الْمُتَقَدِّمُ لَهُمْ مَارِقٌ وَالْمُتَاَخِّرُ عَنْهُمْ زَاهِقٌ وَاللَّازِمُ لَهُمْ لَاحِقٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الْكَهْفِ الْحَصِيْنِ وَغِيَاثِ الْمُضْطَرِّ الْمُسْتَكِيْنِ وَمَلْجَاِ الْهَارِبِيْنَ وَعِصْمَةِ الْمُعْتَصِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً كَثِيْرَةً تَكُوْنُ لَهُمْ رِضًا وَلِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَدَاۤءً وَّقَضَاۤءً بِحَوْلٍ مِّنْكَ وَقُوَّةٍ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الطَّيِّبِيْنَ الْاَبْرَارِ الْاَخْيَارِ الَّذِيْنَ اَوْجَبْتَ حُقُوْقَهُمْ وَفَرَضْتَ طَاعَتَهُمْ وَوِلَايَتَهُمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاعْمُرْ قَلْبِيْ بِطَاعَتِكَ وَلَا تُخْزِنِيْ بِمَعْصِيَتِكَ وَارْزُقْنِيْ مُوَاسَاةَ مَنْ قَتَّرْتَ عَلَيْهِ مِنْ رِزْقِكَ بِمَا وَسَّعْتَ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَنَشَرْتَ عَلَيَّ مِنْ عَدْلِكَ وَاَحْيَيْتَنِيْ تَحْتَ ظِلِّكَ وَهٰذَا شَهْرُ نَبِيِّكَ سَيِّدِ رُسُلِكَ شَعْبَانُ الَّذِيْ حَفَفْتَهُ مِنْكَ بِالرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ الَّذِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَدْاَبُ فِيْ صِيَامِهٖ وَقِيَامِهٖ فِيْ لَيَالِيْهِ وَاَيَّامِهٖ بُخُوْعًا لَكَ فِيْ اِكْرَامِهٖ وَاِعْظَامِهٖ اِلٰى مَحَلِّ حِمَامِهٖ اَللّٰهُمَّ فَاَعِنَّا عَلَى الْاِسْتِنَانِ بِسُنَّتِهٖ فِيْهِ وَنَيْلِ الشَّفَاعَةِ لَدَيْهِ اَللّٰهُمَّ وَاجْعَلْهُ لِيْ شَفِيْعًا مُشَفَّعًا وَطَرِيْقًا اِلَيْكَ مَهْيَعًا وَاجْعَلْنِيْ لَهٗ مُتَّبِعًا حَتّٰى اَلْقَاكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَنِّيْ رَاضِيًا وَعَنْ ذُنُوْبِيْ غَاضِيًا قَدْ اَوْجَبْتَ

صبح اور شام کے اذکار کرے اور سجدہ شکر میں اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْفَجْرِ والی دعا جو سجدہ شکر کے بیان میں گذر چکی ہے پڑھے مولف اور مترجم اپنے مومن بھائیوں سے قوی امید رکھتے ہیں کہ وہ ہمارے لئے اس حالت میں دعا کریں کیونکہ ہم دعا کے بہت محتاج ہیں خداوند عالم سب کو توفیق دینے والا ہے پانچویں فصل صبح اور شام کے اذکار وادعیہ میں جان لے کہ خدا تجھے توفیق دے کہ ان دو وقتوں کی محافظت اور اہتمام میں بہت کافی روایات اور آیات وارد ہوئی ہیں اسی لئے ان دو وقتوں کی دعائیں اور ذکر بہت کافی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ طاہرین سے نقل کئے گئے ہیں ہم اس کتاب میں ان میں سے چند ایک کا ذکر تبرکاً کرتے

لِیْ مِنْكَ الرَّحْمَةَ وَالرِّضْوَانَ وَاَنْزَلْتَنِیْ دَارَ الْقَرَارِ وَمَحَلَّ الْاَخْيَارِ ۔ آٹھویں اس مناجات کو پڑھے
جو ابن خالویہ سے مروی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ حضرت امیرالمومنینؑ اور دوسرے ائمہ طاہرینؑ اس
مناجات کو شعبان کے ہر دن پڑھا کرتے تھے اور وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاسْمَعْ
دُعَآئِیْ اِذَا دَعَوْتُكَ وَاسْمَعْ نِدَآئِیْ اِذَا نَادَيْتُكَ وَاَقْبِلْ عَلَیَّ اِذَا نَاجَيْتُكَ فَقَدْ هَرَبْتُ اِلَيْكَ
وَوَقَفْتُ بَيْنَ يَدَيْكَ مُسْتَكِيْنًا لَّكَ مُتَضَرِّعًا اِلَيْكَ رَاجِيًا لِّمَا لَدَيْكَ ثَوَابِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ
وَتَخْبُرُ حَاجَتِیْ وَتَعْرِفُ ضَمِيْرِیْ وَلَا يَخْفٰى عَلَيْكَ اَمْرُ مُنْقَلَبِیْ وَمَثْوَایَ وَمَا اُرِيْدُ اَنْ اُبْدِئَ بِهٖ
مِنْ مَنْطِقِیْ وَاَتَفَوَّهُ بِهٖ مِنْ طَلِبَتِیْ وَاَرْجُوْهُ لِعَاقِبَتِیْ وَقَدْ جَرَتْ مَقَادِيْرُكَ عَلَیَّ يَا سَيِّدِیْ فِيْمَا يَكُوْنُ
مِنِّیْ اِلٰى اٰخِرِ عُمْرِیْ مِنْ سَرِيْرَتِیْ وَعَلَانِيَتِیْ وَبِيَدِكَ لَا بِيَدِ غَيْرِكَ زِيَادَتِیْ وَنَقْصِیْ وَنَفْعِیْ وَضَرِّیْ اِلٰهِیْ
اِنْ حَرَمْتَنِیْ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ يَرْزُقُنِیْ وَاِنْ خَذَلْتَنِیْ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ يَنْصُرُنِیْ اِلٰهِیْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ غَضَبِكَ وَحُلُوْلِ سَخَطِكَ اِلٰهِیْ اِنْ كُنْتُ غَيْرَ مُسْتَاْهِلٍ لِّرَحْمَتِكَ فَاَنْتَ اَهْلٌ اَنْ تَجُوْدَ
عَلَیَّ بِفَضْلِ سَعَتِكَ اِلٰهِیْ كَاَنِّیْ بِنَفْسِیْ وَاقِفَةٌ بَيْنَ يَدَيْكَ وَقَدْ اَظَلَّهَا حُسْنُ تَوَكُّلِیْ عَلَيْكَ
فَقُلْتَ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَتَغَمَّدْتَنِیْ بِعَفْوِكَ اِلٰهِیْ اِنْ عَفَوْتَ فَمَنْ اَوْلٰى مِنْكَ بِذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ
قَدْ دَنَا اَجَلِیْ وَلَمْ يُدْنِنِیْ مِنْكَ عَمَلِیْ فَقَدْ جَعَلْتُ الْاِقْرَارَ بِالذَّنْبِ اِلَيْكَ وَسِيْلَتِیْ اِلٰهِیْ قَدْ
جُرْتُ عَلٰى نَفْسِیْ فِی النَّظَرِ لَهَا فَلَهَا الْوَيْلُ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَهَا اِلٰهِیْ لَمْ يَزَلْ بِرُّكَ عَلَیَّ اَيَّامَ حَيٰوتِیْ فَلَا
تَقْطَعْ بِرَّكَ عَنِّیْ فِیْ مَمَاتِیْ اِلٰهِیْ كَيْفَ اٰيَسُ مِنْ حُسْنِ نَظَرِكَ لِیْ بَعْدَ مَمَاتِیْ وَاَنْتَ لَمْ تُوَلِّنِیْ اِلَّا الْجَمِيْلَ
فِیْ حَيٰوتِیْ اِلٰهِیْ تَوَلَّ مِنْ اَمْرِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَعُدْ عَلَیَّ بِفَضْلِكَ عَلٰى مُذْنِبٍ قَدْ غَمَرَهٗ جَهْلُهٗ اِلٰهِیْ
قَدْ سَتَرْتَ عَلَیَّ ذُنُوْبًا فِی الدُّنْيَا وَاَنَا اَحْوَجُ اِلٰى سَتْرِهَا عَلَیَّ مِنْكَ فِی الْاُخْرٰى اِذْ لَمْ تُظْهِرْهَا لِاَحَدٍ
مِنْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ فَلَا تَفْضَحْنِیْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رُءُوْسِ الْاَشْهَادِ اِلٰهِیْ جُوْدُكَ بَسَطَ اَمَلِیْ وَعَفْوُكَ
اَفْضَلُ مِنْ عَمَلِیْ اِلٰهِیْ فَسُرَّنِیْ بِلِقَآئِكَ يَوْمَ تَقْضِیْ فِيْهِ بَيْنَ عِبَادِكَ اِلٰهِیْ اعْتِذَارِیْ اِلَيْكَ اعْتِذَارُ
مَنْ لَّمْ يَسْتَغْنِ عَنْ قَبُوْلِ عُذْرِهٖ فَاقْبَلْ عُذْرِیْ يَآ اَكْرَمَ مَنِ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ الْمُسِيْئُوْنَ اِلٰهِیْ لَا تَرُدَّ
حَاجَتِیْ وَلَا تُخَيِّبْ طَمَعِیْ وَلَا تَقْطَعْ مِنْكَ رَجَآئِیْ وَاَمَلِیْ اِلٰهِیْ لَوْ اَرَدْتَ هَوَانِیْ لَمْ تَهْدِنِیْ وَلَوْ اَرَدْتَ
فَضِيْحَتِیْ لَمْ تُعَافِنِیْ اِلٰهِیْ مَا اَظُنُّكَ تَرُدُّنِیْ فِیْ حَاجَةٍ قَدْ اَفْنَيْتُ عُمْرِیْ فِیْ طَلَبِهَا مِنْكَ اِلٰهِیْ فَلَكَ

صبح اور شام کے اذکار
ہیں پہلے ابن بابویہ نے
معتبر سند سے حضرت
امیرالمومنینؑ سے روایت
کی ہے کہ جو شخص سورہ
قل ہو اللہ اور سورہ انا انزلنٰہ
اور آیۃ الکرسی ہر ایک کو
گیارہ دفعہ سورج نکلنے
سے پہلے پڑھے تو خدا
وند عالم اس کے مال سے
ہر اس چیز کو دور کر دے
گا جس کا اسے ڈر ہو اور
آپ نے فرمایا کہ جو شخص
سورہ قل ہو اللہ اور سورہ
انا انزلناہ سورج نکلنے
سے پہلے پڑھے تو اس دن
اسے کوئی گناہ نہیں پہنچے
گا اگرچہ شیطان جتنی بھی کوشش
کرتا رہے۔ دوسرے
کلینی ابن بابویہ، شیخ طوسیؒ
وغیرہ نے معتبر سند سے
امام جعفر صادق علیہ السلام
سے روایت کی ہے کہ آپ
نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر
فرض اور واجب ہے
کہ سورج کے نکلنے سے پہلے

صبح و شام کے اذکار و دعائیں
اور غروب ہونے سے پہلے اس دعا کو پڑھا کرے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بعض روایات میں اس دعا کے فقرے یوں آئے ہیں یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَیُمِیْتُ وَیُحْیِیْ چند ایک روایات میں یہ نہیں ہے وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ لیکن چند ایک دوسری روایات میں یہ موجود ہے بظاہر جو بھی پڑھے وہ ٹھیک ہے لیکن سب کو پڑھ لینا اچھا ہے بعض روایات میں ہے کہ اگر یہ دعا اس وقت میں فوت ہو جائے تو اس کی قضا کرنا لازم ہے بعض روایات میں ہے کہ یہ دعا اس دن کے گناہوں کا کفارہ ہے، تیسرے ابن بابویہ نے بہت معتبر

الحمد ابداً ابداً سرمداً یزید ولا یبید کما تحب وترضی الٰهی ان اخذتنی بجرمی
اخذتک بعفوک وان اخذتنی بذنوبی اخذتک بمغفرتک وان ادخلتنی النار اعلمت
اهلها انی احبک الٰهی ان کان صغر فی جنب طاعتک عملی فقد کبر فی جنب رجائک
املی الٰهی کیف انقلب من عندک بالخیبة محروماً وقد کان حسن ظنی بجودک ان
تقلبنی بالنجاة مرحوماً الٰهی وقد افنیت عمری فی شرة السهو عنک وابلیت شبابی فی سکرة
التباعد منک الٰهی فلم استیقظ ایام اغتراری بک ورکونی الی سبیل سخطک الٰهی وانا
عبدک وابن عبدک قائم بین یدیک متوسل بکرمک الیک الٰهی انا عبد اتنصل الیک
مما کنت اواجهک به من قلة استحیائی من نظرک واطلب العفو منک اذ العفو نعت لکرمک
الٰهی لم یکن لی حول فانتقل به عن معصیتک الا فی وقت ایقظتنی لمحبتک وکما اردت
ان اکون کنت فشکرتک بادخالی فی کرمک ولتطهیر قلبی من اوساخ الغفلة عنک
الٰهی انظر الیّ نظر من نادیته فاجابک واستعملته بمعونتک فاطاعک یا قریباً لا یبعد عن
المغتر به ویا جواداً لا یبخل عمن رجا ثوابه الٰهی هب لی قلباً یدنیه منک شوقه ولساناً یرفع
الیک صدقه ونظراً یقربه منک حقه الٰهی ان من تعرف بک غیر مجهول ومن لاذ بک
غیر مخذول ومن اقبلت علیه غیر مملول الٰهی ان من انتهج بک لمستنیر وان من اعتصم
بک لمستجیر وقد لذت بک یا الٰهی فلا تخیب ظنی من رحمتک ولا تحجبنی عن رافتک الٰهی
اقمنی فی اهل ولایتک مقام من رجا الزیادة من محبتک الٰهی والهمنی ولهاً بذکرک
الی ذکرک وهمتی فی روح نجاح اسمائک ومحل قدسک الٰهی بک علیک الا الحقتنی بمحل
اهل طاعتک والمثوی الصالح من مرضاتک فانی لا اقدر لنفسی دفعاً ولا املک لها نفعاً
الٰهی انا عبدک الضعیف المذنب ومملوکک المنیب فلا تجعلنی ممن صرفت عنه وجهک
وحجبه سهوه عن عفوک الٰهی هب لی کمال الانقطاع الیک وانر ابصار قلوبنا بضیاء
نظرها الیک حتی تخرق ابصار القلوب حجب النور فتصل الی معدن العظمة وتصیر ارواحنا
معلقة بعز قدسک الٰهی واجعلنی ممن نادیته فاجابک ولاحظته فصعق لجلالک

فَنَاجَيْتَهُ سِرًّا وَعَمِلَ لَكَ جَهْرًا إِلٰهِي لَمْ أُسَلِّطْ عَلَى حُسْنِ ظَنِّي قُنُوطَ الْأَيَاسِ وَلَا انْقَطَعَ رَجَائِي مِنْ جَمِيلِ كَرَمِكَ إِلٰهِي إِنْ كَانَتِ الْخَطَايَا قَدْ أَسْقَطَتْنِي لَدَيْكَ فَاصْفَحْ عَنِّي بِحُسْنِ تَوَكُّلِي عَلَيْكَ إِلٰهِي إِنْ حَطَّتْنِي الذُّنُوبُ مِنْ مَكَارِمِ لُطْفِكَ فَقَدْ نَبَّهَنِي الْيَقِينُ إِلَى كَرَمِ عَطْفِكَ إِلٰهِي إِنْ أَنَامَتْنِي الْغَفْلَةُ عَنِ الْاِسْتِعْدَادِ لِلِقَائِكَ فَقَدْ نَبَّهَتْنِي الْمَعْرِفَةُ بِكَرَمِ آلَائِكَ إِلٰهِي إِنْ دَعَانِي إِلَى النَّارِ عَظِيمُ عِقَابِكَ فَقَدْ دَعَانِي إِلَى الْجَنَّةِ جَزِيلُ ثَوَابِكَ إِلٰهِي فَلَكَ أَسْأَلُ وَإِلَيْكَ أَبْتَهِلُ وَأَرْغَبُ وَأَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَنِي مِمَّنْ يُدِيمُ ذِكْرَكَ وَلَا يَنْقُضُ عَهْدَكَ وَلَا يَغْفُلُ عَنْ شُكْرِكَ وَلَا يَسْتَخِفُّ بِأَمْرِكَ إِلٰهِي وَأَلْحِقْنِي بِنُورِ عِزِّكَ الْأَبْهَجِ فَأَكُونَ لَكَ عَارِفًا وَعَنْ سِوَاكَ مُنْحَرِفًا وَمِنْكَ خَائِفًا مُرَاقِبًا يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ رَسُولِهِ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا ۔ یہ ایک بہت جلیل القدر مناجات ائمہ علیہم السلام کی ہے اور یہ بہت عمدہ مطالب اور مضامین کی حامل ہے جب تیرا دل حاضر ہو اس کا پڑھنا بہت مناسب ہے

شعبان کے مختص اعمال

پہلی کی راتوں میں کافی نمازیں اقبال میں ذکر کی ہیں انہیں میں سے دو رکعت ہے ہر ایک رکعت میں الحمد کے بعد گیارہ دفعہ سورہ قل ہو اللہ احد پڑھے

پہلی کا دن :- اس دن کے روزہ رکھنے کی کافی فضیلت ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص پہلی شعبان کا روزہ رکھے بہشت اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے سید ابن طاؤس نے شعبان کے پہلے تین دن کے روزہ رکھنے اور ان کی راتوں میں دو رکعت نماز کہ جس کی ہر رکعت میں سورہ الحمد ایک مرتبہ اور سورہ قل ہو اللہ گیارہ مرتبہ پڑھنے کا بہت کافی ثواب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے نقل کیا ہے۔ معلوم رہے کہ تفسیر منسوب بامام حسن عسکری میں ایک خبر شعبان اور اس کی پہلی فضیلت میں بہت پر فوائد موجود ہے اور ہمارے استاد ثقۃ الاسلام نوری نے (خدا ان کی قبر کو روشن کرے) اس خبر کا ترجمہ اپنی کتاب کلمہ طیبہ کے آخر میں فرمایا ہے چونکہ وہ خبر بہت طولانی ہے لہذا ہم اس کا خلاصہ یہاں پیش کرتے ہیں حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کا ایک دن ایک گروہ سے جو مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے گذر ہوا اور وہ قضا و قدر کی بحث میں اس قدر مشغول تھے کہ ان کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں اور آپس میں سخت قسم کا مباحثہ کر رہے تھے آنحضرت انکے پاس ٹھہرے اور انہیں سلام کیا۔ ان لوگوں نے آنحضرت کے سلام کا جواب دیا اور تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے

صبح و شام کی دعائیں: سند سے امام زین العابدین اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص ہر شام کو سو دفعہ اللہ اکبر پڑھے تو گویا اس نے سو غلام آزاد کئے۔ ایک دوسری صحیح حدیث میں امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورج کے نکلنے سے پہلے اور سورج کے غروب ہونے سے پہلے سو دفعہ اللہ اکبر پڑھے تو خداوند عالم اس کے لئے سو غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھے گا اور جو شخص دس دفعہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھے تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا اور جو اس سے زیادہ پڑھے اس کے لئے زیادہ لکھے گا۔ چوتھے ابن بابویہ نے معتبر سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی

پہلی شعبان کی فضیلت

اور انہوں نے آنحضرت سے ان کے پاس بیٹھنے کی خواہش کی تو آپ نے بے اعتنائی کرتے ہوئے ان سے فرمایا کہ اے گروہ اس چیز کے متعلق بحث و مباحثہ نہ کیا کرو جو تمہیں نفع نہ دے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ خداوند عالم کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ جنہیں خوفِ خدا نے ساکت رہنے پر مجبور کیا ہوا ہے بغیر اس کے کہ وہ گونگے یا عاجز ہوں بلکہ جب بھی وہ خداوند عالم کی عظمت کا تصور کرتے ہیں تو ان کی زبانیں اللہ کی عزت اور عظمت و جلال کی وجہ سے گونگی ہو جاتی ہیں اور ان کے دل ماند پڑ جاتے ہیں اور ان کی عقلیں مبہوت و پریشان ہو جاتی ہیں اور جب اپنی اس حالت سے افاقہ میں آتے ہیں تو وہ اپنے پاکیزہ کردار سے اللہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں لیکن وہ اپنے نفسوں کو اس حالت میں بھی ظلم کرنے والا اور خطا کار سمجھے ہوئے ہوتے ہیں حالانکہ وہ لوگ افراط و تفریط سے بہت دور ہوتے ہیں لیکن پھر بھی وہ اللہ کے لئے معمولی کردار پر راضی نہیں ہوتے اور اپنے کثیر عمل کو بھی اللہ کے لئے زیادہ نہیں سمجھتے اور ہمیشہ اللہ کے لئے عمل کرنے میں مشغول رہتے ہیں، وہ لوگ ایسے ہیں کہ جب بھی تم انہیں عبادت میں کھڑے ہوئے دیکھے گا تو وہ خوف رکھنے والے مضطرب و ہراسان نظر آئیں گے پس تم جو تازہ وارد ہوئے ہو کہاں ہو ان لوگوں کی نسبت جو ایسے تھے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جو سب لوگوں سے زیادہ عقل مند ہے وہ ان کے ساکت رہنے والے کے برابر ہے اور جو سب لوگوں سے زیادہ جاہل و نادان ہے وہ ان کے سب سے زیادہ بات کرنے والے کے برابر ہے اے تازہ وارد ہونے والو آج شعبان کی پہلی ہے، خداوند عالم نے اس مہینے کا نام شعبان اس لئے رکھا ہے کہ اس مہینہ عالم میں تمام خیرات منتشر کی جاتی ہے، خداوند عالم نے اس مہینہ میں اپنی نیکیوں کے دروازہ کھول رکھے ہیں اور اللہ نے بہت سستی قیمت اور معمولی کاموں کے ذریعے اپنے قصور اور نیکیوں کو ظاہر کر رکھا ہے پس تمہیں انہیں خرید کر لینا چاہئیے اور جب شیطان ملعون نے اپنے شر کے اقسام اور بلاؤں کو تمہارے سامنے ظاہر کیا تو تم نے ہمیشہ گمراہی و سرکشی میں کوشش کی اور شیاطین کے شرور کی طرف متوجہ ہوئے اور ان نیکیوں سے جن کے دروازے تمہارے لئے کھلے ہوئے ہیں روگردانی کی یہ پہلی شعبان کی ہے اس کی خیرات کے شعبوں سے ہے نماز، روزہ، زکوٰۃ امر بالمعروف نہی عن المنکر والدین اور اقربا، اور ہمسایوں سے نیکی کرنا۔ اصلاح کرانا۔ فقراء اور مساکین کے لئے صدقہ دینا ہے اور تم ایسی چیزوں کی مصیبت میں اپنے آپ کو ڈالے ہوئے ہو جو تم سے متعلق نہیں یعنی قضا و قدر اور ذات اللہ کے جس کے متعلق بحث کرنا ہر آدمی کے لئے جائز نہیں کیونکہ ذات الٰہی کے کنہ کے متعلق بحث سے سوائے گمراہی کے کچھ اور حاصل نہیں ہوتا پڑے ہوئے ہو خبردار ہو جاؤ

صبح و شام کی دعائیں
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں چند ایک مکان ہیں کہ جن کا اندر باہر سے اور باہر اندر سے نظر آتا ہے اس میں میری امت کا وہ شخص آئے گا جو اچھی بات کرے اور لوگوں کو کھانا کھلائے گا اور جسے بھی ملے اسے سلام کرے اور رات کو اس وقت نماز پڑھے جب کہ لوگ سو رہتے ہیں پھر آپ نے فرمایا کہ اچھی بات یہ ہے کہ ہر صبح و شام دس دفعہ یہ پڑھے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ محاسن برقی میں صحیح سند سے امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسے شخص کے پاس سے گذرے جو باغ لگا رہا تھا، آپ اس کے پاس ٹھہر گئے اور فرمایا کہ میں

پہلی شعبان کی فضیلت

کہ اگر تم کو پتہ ہوتا ان چیزوں کا کہ جو تمہارے پروردگار نے اطاعت کرنے والے بندوں کے لئے مہیا کر رکھی ہیں البتہ تم ایسی بحثوں میں نہ پڑے رہتے کہ جس میں تم آج کے دن دکھائی دے رہے ہو اور تم مشغول ہوتے ان چیزوں میں کہ جن کا تمہیں آج کے دن حکم ہوا ہے انہوں نے عرض کی یا امیر المومنین علیہ السلام وہ کونسی چیزیں ہیں کہ جن کو آج کے دن میں اطاعت کرنے والوں کے لئے خداوند عالم نے مہیا کر رکھا ہے تو آپ نے اس لشکر کا قصہ ان کے سامنے نقل فرمایا کہ جسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار کے ساتھ جہاد کرنے کے لئے بھیجا تھا اور ان کے دشمنوں نے تاریک رات میں جب کہ مسلمانوں کا لشکر رات کو سوئے ہوئے تھا شبخون ڈالا تھا اور ان میں سے سوائے زید بن حارث و عبداللہ بن رواحہ و قتادہ بن نعمان و قیس بن عاصم منقری کے کوئی بھی نہیں جاگ رہا تھا لیکن یہ حضرات ایک ایک گوشہ میں نماز و قرآن میں مشغول تھے اور بیدار تھے دشمنوں نے مسلمانوں پر تیر پھینکنے شروع کر دیئے اور چونکہ وہ رات کی تاریکی کی وجہ مسلمانوں کے لشکر کو نہیں دیکھ رہے تھے تاکہ وہ ان کی کثرت سے ڈرتے قریب تھا کہ مسلمانوں پر ٹوٹ کر انہیں ہلاک کر دیں اچانک ان چند حضرات کے مبارک چہروں سے ایک ایسی روشنی بلند ہوئی جو تمام مسلمانوں کے لشکر پر پھیل گئی جس کی وجہ سے مسلمانوں میں قوت و شجاعت آگئی مسلمان تلوار نکال کر دشمنوں پر حملہ آور ہوئے اور انہیں اسیر کر لیا اور جب واپس لوٹے تو انہوں نے اس واقعہ کی کیفیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کی تو آنحضرت نے فرمایا کہ یہ نور تمہارے بھائیوں میں شعبان کے پہلی میں عبادت کرنے کی وجہ سے تھا اس کے بعد آنحضرت نے شعبان کے اعمال ایک ایک کر کے بیان فرمائے یہاں تک کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جب شعبان کی پہلی ہوتی ہے تو شیطن اپنے لشکر کو اطراف و افاق عالم میں بھیجتا ہے اور ان سے کہتا ہے کہ تم اللہ کے بندوں کو آج کے دن اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرو اور خداوند عالم آج کے دن ملائکہ کو اطراف عالم میں بھیجتا ہے اور ان سے فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو آج کے دن اچھی طرح سے حفاظت میں رکھو اور ان کو نیکی کی طرف ارشاد کرو سب میرے بندے تمہاری وجہ سے نیک بخت ہو جائیں گے سوائے ان کے جو سرکش اور متمرد ہوں اور وہ شیطین کے گروہ سے ہوں گے اور یہ حقیقت ہے کہ جب پہلی شعبان کی ہوتی ہے تو خداوند عالم جنت کے دروازوں کو کھل جانے کا حکم دیتا ہے اور وہ کھل جاتے ہیں اور طوبے کے درخت کو امر کرتا ہے اور وہ اس دنیا کے نزدیک اپنی شاخوں کو کر دیتا ہے اس وقت اللہ کی طرف

صبح و شام کی دعائیں

تجھے ایسا باغ بتلاؤں جو تیرے اس باغ سے زیادہ پائیدار ہے، اور جس کا میوہ پاکیزہ اور جلدی ہوتا ہے اس نے عرض کی ہاں، اے خدا کے رسول تو آپ فرمایا کہ ہر صبح اور شام یہ پڑھا کر سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کیونکہ ہر تسبیح کے عوض تیرے لئے جنت میں مختلف قسم کے میوہ اور درخت لگائے جائیں گے اور یہی چیزیں باقیات صالحات میں سے ہیں کہ جسے خدا نے قرآن میں فرمایا کہ وہ دنیا کے مال کی نسبت پائیدار اور پاکیزہ تر ہیں۔ پانچویں۔ ابن بابویہ نے معتبر سند سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص شام کے نزدیک اور شام کے

سے منادی ندا کرتا ہے کہ اے اللہ کے بندو! یہ طوبیٰ درخت کی شاخیں ہیں ان سے لپٹ جاؤ تمہیں جنت کی طرف بلند کریں گی اور یہ زقوم درخت کی شاخیں ہیں ان سے ڈرتے رہو کہیں تمہیں دوزخ کی طرف نہ لے جائیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے کہ جس نے مجھے رسالت پر مبعوث فرمایا کہ جو شخص آج کے دن کسی نیکی اور اچھائی کو اپنائے تو وہ طوبیٰ کے درخت کی شاخوں سے لٹک گیا اور وہ اسے جنت کی طرف لے جائیں گی اور جو شخص آج کے دن کسی برائی پر عمل پیرا ہو گا تو وہ زقوم درخت کے شاخوں میں سے کسی سے لپٹا ہوا ہے اور وہ اسے آگ کی طرف کھینچ لے جائیں گی پھر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو آج کے دن نماز پڑھے یا روزہ رکھے تو وہ بھی گویا طوبے کے درخت کی شاخوں سے لپٹ گیا اسی طرح جو شخص میاں اور بیوی یا باپ بیٹے یا اقربا یا ہمسائے کے میاں بیوی یا کسی اجنبی میاں بیوی میں صلح کرا دے تو وہ بھی گویا طوبیٰ کی شاخوں سے لپٹ گیا اور جو شخص اس شخص کی پریشانی میں تخفیف دے یا کم کر دے کہ جس سے کچھ طلب گار ہے۔ وہ بھی طوبے کی شاخوں سے لپٹ گیا، اور جو شخص کسی ایسے پرانے قرض کو دیکھ لے کہ جس کا طلب گار اس سے ناامید ہو چکا تھا اور یہ اس کا ایسا قرض ادا کر دے تو وہ بھی طوبے کے درخت سے لپٹ گیا اور جو شخص کسی یتیم کا کفیل ہو جائے تو وہ بھی شاخوں سے لپٹ گیا، اور جو شخص کسی مومن کی عزت کو سفیہہ و نادان سے محفوظ رکھے تو وہ بھی اسکی شاخوں سے لپٹ گیا اور جو شخص قرآن اور اسکے کچھ حصہ کو پڑھے تو وہ بھی اسکی شاخوں سے لپٹ گیا اور جو شخص اللہ کی یاد میں رہے اور اس کی نعمتوں کو شمار کر کے شکر بجا لائے تو وہ بھی اس کی شاخوں سے لپٹ گیا اور جو شخص کسی مریض کی بیمار پرسی کرے تو وہ بھی اس کی شاخوں سے لپٹا اور جو شخص اپنے ماں باپ یا ان میں سے ایک کے ساتھ نیکی و احسان کرے تو وہ بھی اس کی شاخوں سے لپٹا اور جو شخص آج کے پہلے کسی کو غضب ناک کر چکا ہو اور آج کے دن اسے خوش کر دے تو وہ بھی اس کی شاخوں سے لپٹا اور جو شخص جنازہ کی تشییع کرے وہ بھی اس کی شاخوں سے لپٹا اور جو شخص آج کے دن کسی مصیبت کے مارے کو تسلی دے تو وہ بھی اس کی شاخوں سے لپٹا اسی طرح جو شخص بھی آج کے دن کوئی خیر کا کام انجام دے لے تو وہ بھی اس کی شاخوں سے لپٹا پھر اس وقت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے مجھے پیغمبر بنا کر مبعوث فرمایا ہے کہ جو شخص شر کی کسی قسم اور گناہ کو آج کے دن بجا لائے تو وہ زقوم کے درخت کی شاخوں سے لپٹ گیا اور وہ اس کو جہنم کی طرف کھینچ کر لے جائے گا۔ پھر فرمایا کہ مجھے قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے مجھے پیغمبر بنایا کہ جو شخص بھی آج کے دن واجب نماز

صبح و شام کی دعائیں
بعد تک اس ایت کو تین مرتبہ پڑھے تو اس رات میں کوئی اچھائی اس سے فوت نہ ہو گی اور تمام شر و برائیاں اس سے دور ہوں گی اور یہی ثواب اس کے لئے ہو گا جو اسے صبح کے وقت بھی پڑھے وہ ایت یہ ہے فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ برقی نے محاسن میں موثق سند سے امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص تین دفعہ صبح اور تین دفعہ شام یہ پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ تو وہ شخص شیطان سے بھی نہیں ڈرے گا۔ اور نہ بادشاہ سے۔ اور نہ برص اور نہ

میں کوتاہی کرکے اسے ضائع کرے تو وہ بھی زقوم کے درخت کی شاخوں سے لپٹ گیا۔ اور جس شخص کے پاس کوئی ایسا فقیر ضعیف و ناتواں آئے کہ جس کی بدحالی کو یہ جانتا ہے اور وہ اس کی اس حالت کے بدلنے پر بغیر اپنا ضرر کئے قادر ہے اور کوئی دوسرا آدمی اس کی اس کے بدلے اس پریشان حال کی مدد کرنے والا نہ ہو اور وہ اس کو اس حالت پر چھوڑ دے اور وہ وہیں ہلاک و ضائع ہو جائے اور یہ اس کا ہاتھ نہ پکڑے تو یہ بھی زقوم کی شاخوں سے لپٹا اور جس شخص سے کوئی بدکار انسان عذر خواہی کرے اور یہ اسے اس کی برائی جتنی سزا سے کچھ زیادہ سزا دے اور اس کی برائی جتنی مقدار پر اکتفاء نہ کرے تو یہ بھی اس کی شاخوں سے لپٹا اور جو شخص میاں بیوی یا باپ بیٹے یا بھائی بھائی یا بہن سے یا کسی رشتہ دار یا کسی ہمسایہ یا دو دوستوں میں تفرقہ ڈالے تو وہ بھی اس کی شاخوں سے لپٹا اور جو شخص کسی تنگ دست پر کہ جس کی اس حالت کو جانتا ہے سختی کرے اور اس کے مصائب پر اس غصہ کا اضافہ کرے تو وہ بھی اس کی شاخوں سے لپٹا اور جس شخص پر کسی کا قرضہ ہو اور یہ اس کا انکار کر دے اور کوشش کرکے اس کے قرضہ کو باطل کر دے تو یہ بھی اس کی شاخوں سے لپٹا اور جو شخص کسی یتیم کو تکلیف دے اور اس پر ظلم کرے اور اس کے مال کو تباہ کرے تو وہ بھی اس کی شاخوں سے لپٹا اور جو شخص کسی مومن کی عزت کو برباد کرے اور لوگوں کو اس پر برانگیختہ کرے تو وہ بھی اس کی شاخوں سے لپٹا اور جو شخص اس طرح گانا گائے کہ اس کے گانے سے لوگ گناہوں میں پڑیں تو وہ بھی اس کی شاخوں سے لپٹا اور جو شخص جنگ میں اپنے برے کاموں اور دوسرے ظلم کے اقسام کو بیٹھ کر ذکر کرکے ان پر فخر کرے تو وہ بھی اس کی شاخوں سے لپٹا اور جو شخص اپنے مریض ہمسایہ کی بیمار پرسی اس کو کمتر سمجھتے ہوئے نہ کرے تو وہ بھی اس کی شاخوں سے لپٹا اور جس شخص کا ہمسایہ مر جائے اور وہ اسے خوار و ذلیل سمجھتے ہوئے اس کی تشییع نہ کرے تو وہ بھی اس کی شاخوں سے لپٹا اور جو شخص مصیبت زدہ سے روگردانی کرے اور اس پر محض ذلیل و خوار سمجھتے ہوئے ظلم کرے تو وہ بھی اس کی شاخوں سے لپٹا اور جو شخص ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک کا عاق ہو جائے تو وہ بھی اس کی شاخوں سے لپٹا۔ اور جو شخص اپنے ماں باپ کا آج سے پہلے عاق ہو اور وہ انہیں آج کے دن باوجود قادر ہونے کے خوش نہ کرے تو وہ بھی اس کی شاخوں سے لپٹا اسی طرح جو شخص بھی ان کے علاوہ اور کوئی برائی کا کام کرے تو بھی اس کی شاخوں سے لپٹا۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے مجھے پیغمبر بنایا کہ جو طوبےٰ کے درخت کی شاخوں سے لپٹے ہوئے ہوں گے وہ انہیں بلند کر کے جنت میں پہنچائیں گی اس کے بعد

صبح و شام کی دعائیں، جذام سے آنحضرت نے فرمایا کہ میں خود اسے سو دفعہ پڑھتا ہوں، صبح اور شام کی تعقیبات میں سات دفعہ پڑھنا گذر چکا ہے۔ سا تویں معتبر سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک شخص جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں چند دن حاضر نہیں ہوا تو حضور نے اس شخص سے اس کے غائب رہنے کا سبب پوچھا تو اس نے عرض کیا کہ تنگ دستی و بیماری کی وجہ سے آپ نے فرمایا کہ کیا تجھے ایسی دعا بتلاؤں کہ جس کے پڑھنے سے فقر و بیماری تجھ سے دور ہو جائے اس نے عرض کی ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ماہ شعبان کی تیسری کے دن کے اعمال

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے اپنی نگاہ مبارک تھوڑی دیر کے لئے آسمان کی طرف بلند کی اور ہنسے اور خوش ہوئے اور پھر اپنی نگاہ کو زمین پر ڈالا اور آپ کا چہرہ مبارک ترش ہوا اور اپنے اصحاب کی طرف نگاہ کر کے فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے محمد کو پیغمبر بنایا میں نے درخت طوبے کو بلند ہوتے اور ان لوگوں کو جنت کی طرف بلند کرتے دیکھا جو اس کی ایک شاخ یا کئی ایک شاخوں سے اپنی اطاعت کے لحاظ سے چمٹے ہوئے تھے اور میں نے زید بن حارثہ کو اس کی کئی ایک شاخوں سے پلٹے ہوئے دیکھا ہے اور وہ شاخیں اسے جنت کے اعلے علیین کی طرف بلند کر رہی ہیں میں اسی وجہ سے ہنس پڑا اور خوش ہوا۔ پھر میں نے جب زمین کی طرف نگاہ ڈالی تو قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے مجھے پیغمبر بنایا کہ میں نے زقوم کے درخت کو دیکھا کہ اس کی شاخیں نیچے کی طرف جا رہی ہیں اور ان لوگوں کو جو اس کی ایک شاخ سے یا کئی ایک شاخوں سے اپنی نافرمانی اور برے کاموں کی وجہ سے چمٹے ہوئے کی نیچے کی طرف جہنم کی طرف جا رہی ہیں اور میں بعض منافقین کو دیکھ رہا تھا کہ وہ کئی ایک شاخوں سے چمٹے ہوئے تھے اور وہ انہیں جہنم کے آخری طبقہ کی طرف لے جا رہی ہیں اسی وجہ سے مجھ پر آثار کبیدگی ظاہر ہوئے۔

تیسری شعبان کا دن یہ مبارک دن ہے شیخ نے مصباح میں فرمایا ہے کہ آج کے دن جناب امام حسین علیہ السلام کی ولادت ہوئی اور امام حسن عسکری علیہ السلام کے وکیل قاسم بن علا ہمدانی کی طرف فرمان صادر ہوا کہ جمعرات تین شعبان کو جناب امام حسین علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہوئی ہے پس تم اس دن روزہ رکھو اور یہ دعا بھی اس دن پڑھو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ الْمَوْلُوْدِ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ الْمَوْعُوْدِ بِشَھَادَتِہٖ قَبْلَ اسْتِھْلَالِہٖ وَوِلَادَتِہٖ بَکَتْہُ السَّمَآءُ وَمَنْ فِیْھَا وَالْاَرْضُ وَمَنْ عَلَیْھَا وَلَمَّا یَطَا لَابَتَیْھَا قَتِیْلِ الْعَبْرَۃِ وَسَیِّدِ الْاُسْرَۃِ الْمَمْدُوْدِ بِالنُّصْرَۃِ یَوْمَ الْکَرَّۃِ الْمُعَوَّضِ مِنْ قَتْلِہٖ اَنَّ الْاَئِمَّۃَ مِنْ نَسْلِہٖ وَالشِّفَآءَ فِیْ تُرْبَتِہٖ وَالْفَوْزَ مَعَہٗ فِیْ اَوْبَتِہٖ وَالْاَوْصِیَآءَ مِنْ عِتْرَتِہٖ بَعْدَ قَآئِمِھِمْ وَغَیْبَتِہٖ حَتّٰی یُدْرِکُوا الْاَوْتَارَ وَیَثْاَرُوا الثَّارَ وَیُرْضُوا الْجَبَّارَ وَیَکُوْنُوْا خَیْرَ اَنْصَارٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مَعَ اخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ اَللّٰھُمَّ فَبِحَقِّھِمْ اِلَیْکَ اَتَوَسَّلُ وَاَسْئَلُ سُؤَالَ مُقْتَرِفٍ مُعْتَرِفٍ مُسِیْئٍ اِلٰی نَفْسِہٖ مِمَّا فَرَطَ فِیْ یَوْمِہٖ وَاَمْسِہٖ یَسْئَلُکَ الْعِصْمَۃَ اِلٰی مَحَلِّ رَمْسِہٖ اَللّٰھُمَّ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعِتْرَتِہٖ وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَتِہٖ وَبَوِّئْنَا مَعَہٗ دَارَ الْکَرَامَۃِ وَمَحَلَّ الْاِقَامَۃِ اَللّٰھُمَّ وَکَمَا اَکْرَمْتَنَا بِمَعْرِفَتِہٖ فَاَکْرِمْنَا بِزُلْفَتِہٖ وَارْزُقْنَا مُرَافَقَتَہٗ وَسَابِقَتَہٗ وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ یُسَلِّمُ لِاَمْرِہٖ وَیُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْہِ عِنْدَ ذِکْرِہٖ وَعَلٰی جَمِیْعِ اَوْصِیَآئِہٖ وَاَھْلِ

صبح و شام کی دعائیں

تو آپ نے فرمایا کہ ہر صبح و شام یہ دعا پڑھا کرو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا

آٹھویں بہت کافی معتبر روایات میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ طلوع اور غروب سے پہلے دس دفعہ یہ پڑھیں اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ بعض روایات میں یوں ہے وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ اور بعض روایات میں اس طرح ہے اَسْتَعِیْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ

فضیلت و اعمال پندرہ شعبان

أَصْفِيَاءِ وَالْمَمْدُودِينَ مِنْكَ بِالْعَدَدِ الْإِثْنَيْ عَشَرَ النُّجُومِ الزُّهَرِ وَالْحُجَجِ عَلَى جَمِيعِ الْبَشَرِ اَللّٰهُمَّ وَهَبْ لَنَا فِي هٰذَا الْيَوْمِ خَيْرَ مَوْهِبَةٍ وَأَنْجِحْ لَنَا فِيهِ كُلَّ طَلِبَةٍ كَمَا وَهَبْتَ الْحُسَيْنَ لِمُحَمَّدٍ جَدِّهِ وَعَاذَ فُطْرُسُ بِمَهْدِهِ فَنَحْنُ عَائِذُونَ بِقَبْرِهِ مِنْ بَعْدِهِ نَشْهَدُ تُرْبَتَهُ وَنَنْتَظِرُ أَوْبَتَهُ آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ اور اس کے بعد امام حسین علیہ السلام کی عاشورہ کے دن والی دعا پڑھو جو آنحضرت کی آخری دعا ہے جو عاشورہ کو آپ نے جب کہ آپ کے دشمن زیادہ ہو چکے تھے پڑھی تھی اور وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ أَنْتَ مُتَعَالِي الْمَكَانِ عَظِيمُ الْجَبَرُوتِ شَدِيدُ الْمِحَالِ غَنِيٌّ عَنِ الْخَلَائِقِ عَرِيضُ الْكِبْرِيَاءِ قَادِرٌ عَلَى مَا تَشَاءُ قَرِيبُ الرَّحْمَةِ صَادِقُ الْوَعْدِ سَابِغُ النِّعْمَةِ حَسَنُ الْبَلَاءِ قَرِيبٌ إِذَا دُعِيتَ مُحِيطٌ بِمَا خَلَقْتَ قَابِلُ التَّوْبَةِ لِمَنْ تَابَ إِلَيْكَ قَادِرٌ عَلَى مَا أَرَدْتَ وَمُدْرِكٌ مَا طَلَبْتَ وَشَكُورٌ إِذَا شُكِرْتَ وَذَكُورٌ إِذَا ذُكِرْتَ أَدْعُوكَ مُحْتَاجًا وَأَرْغَبُ إِلَيْكَ فَقِيرًا وَأَفْزَعُ إِلَيْكَ خَائِفًا وَأَبْكِي إِلَيْكَ مَكْرُوبًا وَأَسْتَعِينُ بِكَ ضَعِيفًا وَأَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ كَافِيًا اُحْكُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا فَإِنَّهُمْ غَرُّونَا وَخَدَعُونَا وَخَذَلُونَا وَغَدَرُوا بِنَا وَقَتَلُونَا وَنَحْنُ عِتْرَةُ نَبِيِّكَ وَوُلْدُ حَبِيبِكَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الَّذِي اصْطَفَيْتَهُ بِالرِّسَالَةِ وَائْتَمَنْتَهُ عَلَى وَحْيِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا فَرَجًا وَمَخْرَجًا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ابن عیاش نے کہا کہ میں نے حسین بن علی بن سفیان بزوفری سے سنا کہ وہ کہتے ہیں امام جعفر صادق علیہ السلام اس دعا کو آج کے دن پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ تیسری شعبان کی دعاؤں میں سے ایک دعا ہے اور فرماتے تھے کہ امام حسین علیہ السلام کی ولادت تیسری کے دن ہوئی۔ نیز چودھویں کی رات بیض کی راتوں میں سے پہلی رات ہے اور اس رات اور دو راتیں بعد والی جو بیض کی ہیں ان میں نماز بجالانے کی کیفیت رجب کے مہینے میں صفحہ نمبر ١٣٢ پر گذر چکی ہے۔

پندرھویں شعبان کی رات: یہ بہت مبارک رات ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے پندرھویں شعبان کی رات کی فضیلت کا سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ شب قدر کے بعد سب راتوں سے افضل ہے اس رات میں خداوند عالم اپنا فضل اپنے بندوں کو عطا فرماتا ہے اور اپنے کرم و احسان سے ان کو بخش دیتا ہے پس تمہیں اس رات میں اللہ کے تقرب کی کوشش کرنی چاہیئے کیونکہ یہ وہ رات ہے کہ خداوند عالم نے اپنی ذات اقدس کی قسم کھائی ہے کہ کسی سائل کو اپنی درگاہ سے جبتک وہ معصیت کا سوال نہ کرے خالی نہ لوٹائیگا اور یہ وہ رات ہے کہ خداوند عالم نے اسے ہمارے لئے اس طرح قرار دیا ہے جیسا کہ شب قدر کو جناب رسول خدا

صبح و شام کی دعائیں
الرَّجِيمِ وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ يَحْضُرُونِ آخر تک نیز فلاح السائل میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تمہیں ہر صبح و شام تین دفعہ اس دعا کے پڑھنے سے کیا مانع ہے اَللّٰهُمَّ مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ وَالْأَبْصَارِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ وَأَجِرْنِي مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ امْدُدْ لِي فِي عُمْرِي وَأَوْسِعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي وَانْشُرْ عَلَيَّ مِنْ رَحْمَتِكَ وَإِنْ كُنْتُ عِنْدَكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ شَقِيًّا فَاجْعَلْنِي سَعِيدًا فَإِنَّكَ تَمْحُو مَا تَشَاءُ وَتُثْبِتُ وَعِنْدَكَ أُمُّ الْكِتَابِ
دسویں شیخ طوسی اور

اعمال پندرہ شعبان

۱۵۶

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے قرار دے رکھا ہے پس تمہیں اللہ سے دعا اور اس کی تعریف و توصیف کی کوشش کرنی چاہیئے الی آخرہٖ اس رات کے برکات میں سے ایک یہ ہے کہ اس رات کی سحری کے وقت سلطان العصر امام زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی ۲۵۵ھ سُرّ مَن رأیٰ میں ولادت باسعادت ہوئی کہ جس نے اس رات کی شرافت میں اور اضافہ کر دیا۔ اس رات کے کئی ایک عمل ہیں پہلے غسل کرنا اور اس رات میں غسل کرنا گناہوں میں تخفیف کا موجب ہوتا ہے، دوسرے اس رات میں نماز اور دعا اور استغفار کے ساتھ بیدار رہنا جیسا کہ امام زین العابدین علیہ السلام یوں ہی بیدار رہتے تھے، روایت میں ہے کہ جو شخص اس رات بیدار رہے تو اس کا دل اس دن نہیں مرے گا جبکہ دل مردہ ہوں گے، تیسرے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنا جو اس رات کے سب اعمال سے افضل ہے اور گناہوں کے بخشے جانے کا باعث ہے جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے ساتھ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی ارواح طیبہ مصافحہ کریں تو اسے حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت اس رات میں کرنی چاہیئے، کم از کم آپ کی زیارت یہ بھی ہے کہ کوٹھے پر چڑھ کر دائیں بائیں نگاہ کرکے اپنے سر کو آسمان کی طرف بلند کرکے آپ کی زیارت ان الفاظ میں پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ہر ایک شخص جہاں بھی ہو اور جب بھی چاہے آپ کی یہ زیارت پڑھے تو امید ہے کہ اس کے لئے حج اور عمرہ کا ثواب لکھا جائے گا، ہم آج رات کی جو خاص زیارت ہے اسے زیارات کے باب میں نقل کریں گے، چوتھے اس دعا کو پڑھنا کہ جسے شیخ اور سید نے نقل فرمایا ہے اور یہ دعا امام زمان صلوات اللہ علیہ کی زیارت کے قائم مقام ہے اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ لَیْلَتِنَا وَمَوْلُوْدِھَا وَحُجَّتِکَ وَمَوْعُوْدِھَا الَّتِیْ قَرَنْتَ اِلٰی فَضْلِھَا فَضْلًا فَتَمَّتْ کَلِمَتُکَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِکَ وَلَا مُعَقِّبَ لِاٰیَاتِکَ نُوْرُکَ الْمُتَاَلِّقُ وَضِیَاؤُکَ الْمُشْرِقُ وَالْعَلَمُ النُّوْرُ فِیْ طَخْیَاءِ الدَّیْجُوْرِ الْغَائِبُ الْمَسْتُوْرُ جَلَّ مَوْلِدُہٗ وَکَرُمَ مَحْتِدُہٗ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ شُھَّدُہٗ وَاللّٰہُ نَاصِرُہٗ وَمُؤَیِّدُہٗ اِذَا اٰنَ مِیْعَادُہٗ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ اَمْدَادُہٗ سَیْفُ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَنْبُوْ وَنُوْرُہُ الَّذِیْ لَا یَخْبُوْ وَذُو الْحِلْمِ الَّذِیْ لَا یَصْبُوْ مَدَارُ الدَّھْرِ وَنَوَامِیْسُ الْعَصْرِ وَوُلَاۃُ الْاَمْرِ وَالْمُنَزَّلُ عَلَیْھِمْ مَا یَتَنَزَّلُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ وَاَصْحَابُ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ تَرَاجِمَۃُ وَحْیِہٖ وَوُلَاۃُ اَمْرِہٖ وَنَھْیِہٖ اَللّٰھُمَّ فَصَلِّ عَلٰی خَاتِمِھِمْ وَقَائِمِھِمُ الْمَسْتُوْرِ عَنْ عَوَالِمِھِمْ اَللّٰھُمَّ وَاَدْرِکْ بِنَا اَیَّامَہٗ وَظُھُوْرَہٗ وَقِیَامَہٗ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَنْصَارِہٖ وَاقْرِنْ ثَارَنَا بِثَارِہٖ وَاکْتُبْنَا فِیْ اَعْوَانِہٖ وَخُلَصَائِہٖ وَاَحْیِنَا فِیْ دَوْلَتِہٖ نَاعِمِیْنَ وَبِصُحْبَتِہٖ غَانِمِیْنَ وَبِحَقِّہٖ قَائِمِیْنَ

صبح و شام کی دعائیں

سید ابن طاؤس نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص ہر صبح و شام ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ پڑھے تو خداوند عالم ایک فرشتہ کو چاندی کا بیلچہ ہاتھ میں دے کر جنت کی طرف کہ جس کی زمین مشک سے ہے روانہ کرے گا تا کہ وہ اس شخص کے لئے وہاں پر درخت بوئے اور اس کے ارد گرد دیوار بنا کر اس پر دروازہ لگائے اور اس پر لکھ دے کہ یہ باغ فلاں بن فلاں کا ہے، سید نے ایک دوسری معتبر روایت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کی کہ جو شخص اس تسبیح کو بغیر عجب و ریا پڑھے تو خداوند عالم اس کے ہزار گناہ مٹا دے گا اور ہزار نیکیاں اور ہزار شفاعت اس کے لئے لکھے گا اور ہزار درجات اس کے

وَمِنَ النَّوَىٖ سَالِمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَوَاتُهٗ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ الصَّادِقِيْنَ وَعِتْرَتِهِ النَّاطِقِيْنَ وَالْعَنْ جَمِيْعَ الظَّالِمِيْنَ وَاحْكُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ يَا اَحْكَمَ الْحَاكِمِيْنَ پانچویں اسمٰعیل بن فضل ہاشمی سے شیخ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مجھے امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ دعا پندرہویں شعبان کی رات میں پڑھنے کے لئے تعلیم فرمائی۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ الْخَالِقُ الرَّازِقُ الْمُحْيِيْ الْمُمِيْتُ الْبَدِيُّ الْبَدِيْعُ لَكَ الْجَلَالُ وَلَكَ الْفَضْلُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الْمَنُّ وَلَكَ الْجُوْدُ وَلَكَ الْكَرَمُ وَلَكَ الْاَمْرُ وَلَكَ الْمَجْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ وَاقْضِ دَيْنِيْ وَوَسِّعْ عَلَيَّ فِيْ رِزْقِيْ فَاِنَّكَ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ كُلَّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ تَفْرُقُ وَمَنْ تَشَاۤءُ مِنْ خَلْقِكَ تَرْزُقُ فَارْزُقْنِيْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَاَنْتَ خَيْرُ الْقَائِلِيْنَ النَّاطِقِيْنَ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَمِنْ فَضْلِكَ اَسْئَلُ وَاِيَّاكَ قَصَدْتُ وَابْنَ نَبِيِّكَ اعْتَمَدْتُ وَلَكَ رَجَوْتُ فَارْحَمْنِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ چھٹے اس دعا کو پڑھے کہ جسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پندرہویں شعبان کی رات کو پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعْصِيَتِكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ رِضْوَانَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا يَهُوْنُ عَلَيْنَا بِهٖ مُصِيْبَاتُ الدُّنْيَا اَللّٰهُمَّ اَمْتِعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ یہ دعائے کامل ہے کہ جس کا پڑھنا دوسرے وقتوں میں بھی غنیمت ہے اور غوالی اللئالی سے منقول ہے کہ اسے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ پڑھتے تھے۔ ساتویں ہر دن کی صلوات کو کہ جسے زوال کے وقت پڑھتا تھا پڑھے آٹھویں دعا کمیل کو پڑھے کہ یہ اسی رات وارد ہوئی ہے اور دعا کمیل پہلے گذر چکی ہے نویں ان تسبیحات کو سو دفعہ پڑھے تاکہ خداوند عالم گذرے ہوئے گناہ بخش دے اور دنیا اور آخرت کی حاجتوں کو پورا کرے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دسویں شیخ نے ابو یحییٰ سے مصباح میں پندرہویں شعبان کی رات کے لئے ایک خبر نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے مولا امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی

صبح و شام کی دعائیں جمع کرے گا اور اس کے لئے اس تسبیح کی برکت سے ایک مرغ پیدا کرے گا جو قیامت تک یہی تسبیح کرتا رہے گا اور اس کا ثواب اس شخص کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔ گیارہویں قطب راوندی نے حضرت امیر المومنین سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص صبح کرے اور اللہ کی چار نعمتوں کو یاد نہ کرے تو مجھے ڈر ہے کہ خدا وہ نعمتیں اس سے چھین لے اور وہ نعمتیں یہ ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَرَّفَنِيْ نَفْسَهٗ وَلَمْ يَتْرُكْنِيْ عَمْيَانَ الْقَلْبِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَنِيْ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ رِزْقِيْ فِيْ يَدَيْهِ وَلَمْ يَجْعَلْ رِزْقِيْ فِيْ اَيْدِي النَّاسِ

کہ آج رات سب سے بہتر دعا کونسی ہے تو آپ نے فرمایا کہ جب عشاء کی نماز سے فارغ ہو جائے تو اس وقت دو رکعت نماز پڑھے کہ جس کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ قل یا ایها الکٰفرون اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ قل ہو اللہ احد پڑھے اور جب سلام دے چکے تو سُبحان اللہ تینتیس ۳۳ مرتبہ الحمد للہ تینتیس مرتبہ اللہ اکبر چونتیس مرتبہ پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے یَا مَنْ اِلَيْهِ مَلْجَأُ الْعِبَادِ فِي الْمُهِمَّاتِ وَاِلَيْهِ يَفْزَعُ الْخَلْقُ فِي الْمُلِمَّاتِ يَا عَالِمَ الْجَهْرِ وَالْخَفِيَّاتِ يَا مَنْ لَا تَخْفَى عَلَيْهِ خَوَاطِرُ الْاَوْهَامِ وَتَصَرُّفُ الْخَطَرَاتِ يَا رَبَّ الْخَلَائِقِ وَالْبَرِيَّاتِ يَا مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ الْاَرَضِينَ وَالسَّمٰوَاتِ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَمُتُّ اِلَيْكَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَيَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اجْعَلْنِي فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ مِمَّنْ نَظَرْتَ اِلَيْهِ فَرَحِمْتَهُ وَسَمِعْتَ دُعَاءَهُ فَاَجَبْتَهُ وَعَلِمْتَ اسْتِقَالَتَهُ فَاَقَلْتَهُ وَتَجَاوَزْتَ عَنْ سَالِفِ خَطِيئَتِهِ وَعَظِيمِ جَرِيرَتِهِ فَقَدِ اسْتَجَرْتُ بِكَ مِنْ ذُنُوبِي وَلَجَاْتُ اِلَيْكَ فِي سَتْرِ عُيُوبِي اَللّٰهُمَّ فَجُدْ عَلَيَّ بِكَرَمِكَ وَفَضْلِكَ وَاحْطُطْ خَطَايَايَ بِحِلْمِكَ وَعَفْوِكَ وَتَغَمَّدْنِي فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ بِسَابِغِ كَرَامَتِكَ وَاجْعَلْنِي فِيهَا مِنْ اَوْلِيَائِكَ الَّذِينَ اجْتَبَيْتَهُمْ لِطَاعَتِكَ وَاخْتَرْتَهُمْ لِعِبَادَتِكَ وَجَعَلْتَهُمْ خَالِصَتَكَ وَصِفْوَتَكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِمَّنْ سَعَدَ جَدُّهُ وَتَوَفَّرَ مِنَ الْخَيْرَاتِ حَظُّهُ وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ سَلِمَ فَنَعِمَ وَفَازَ فَغَنِمَ وَاكْفِنِي شَرَّ مَا اَسْلَفْتُ وَاعْصِمْنِي مِنَ الْاِزْدِيَادِ فِي مَعْصِيَتِكَ وَحَبِّبْ اِلَيَّ طَاعَتَكَ وَمَا يُقَرِّبُنِي مِنْكَ وَيُزْلِفُنِي عِنْدَكَ سَيِّدِي اِلَيْكَ يَلْجَاُ الْهَارِبُ وَمِنْكَ يَلْتَمِسُ الطَّالِبُ وَعَلَى كَرَمِكَ يُعَوِّلُ الْمُسْتَقِيلُ التَّائِبُ اَدَّبْتَ عِبَادَكَ بِالتَّكَرُّمِ وَاَنْتَ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِينَ وَاَمَرْتَ بِالْعَفْوِ عِبَادَكَ وَاَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ اَللّٰهُمَّ فَلَا تَحْرِمْنِي مَا رَجَوْتُ مِنْ كَرَمِكَ وَلَا تُؤْيِسْنِي مِنْ سَابِغِ نِعَمِكَ وَلَا تُخَيِّبْنِي مِنْ جَزِيلِ قِسَمِكَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ لِاَهْلِ طَاعَتِكَ وَاجْعَلْنِي فِي جُنَّةٍ مِنْ شِرَارِ بَرِيَّتِكَ رَبِّ اِنْ لَمْ اَكُنْ مِنْ اَهْلِ ذٰلِكَ فَاَنْتَ اَهْلُ الْكَرَمِ وَالْعَفْوِ وَالْمَغْفِرَةِ وَجُدْ عَلَيَّ بِمَا اَنْتَ اَهْلُهُ لَا بِمَا اَسْتَحِقُّهُ فَقَدْ حَسُنَ ظَنِّي بِكَ وَتَحَقَّقَ رَجَائِي لَكَ وَعَلِقَتْ نَفْسِي بِكَرَمِكَ فَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ وَاَكْرَمُ الْاَكْرَمِينَ اَللّٰهُمَّ وَاخْصُصْنِي مِنْ كَرَمِكَ بِجَزِيلِ قِسَمِكَ وَاَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَاغْفِرْ لِيَ الذَّنْبَ الَّذِي يَحْبِسُ عَلَيَّ الْخُلُقَ وَيُضَيِّقُ عَلَيَّ الرِّزْقَ حَتّٰى اَقُومَ بِصَالِحِ رِضَاكَ وَاَنْعَمَ بِجَزِيلِ عَطَائِكَ وَاَسْعَدَ بِسَابِغِ نَعْمَائِكَ فَقَدْ لُذْتُ بِحَرَمِكَ

صبح و شام کی دعائیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي سَتَرَ ذُنُوبِي وَعُيُوبِي وَلَمْ يَفْضَحْنِي بَيْنَ الْخَلَائِقِ النَّاسِ

یعنی حمد ہے اس ذات کی کہ جس نے اپنے آپ کو مجھے پہچنوایا اور مجھے دل کا اندھا نہیں بنایا۔ حمد ہے اس ذات کی کہ جس نے مجھے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی امت سے قرار دیا۔ حمد ہے اس ذات کی کہ جس نے میری روزی اپنے ہاتھ میں رکھی اور لوگوں کے ہاتھ میں میرا رزق نہیں دیا۔ حمد اور شکر ہے اس ذات کا کہ جس نے میرے گناہوں پر پردہ ڈالا اور لوگوں کے درمیان مجھے رسوا و ذلیل نہیں کیا۔ بار ہویں بلد الامین میں سلمان فارسی نے روایت کی ہے کہ جو شخص بھی صبح کرے اگر وہ تین مرتبہ یہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا

وَتَعَرَّضْتُ لِكَرَمِكَ وَاسْتَعَذْتُ بِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَبِحِلْمِكَ مِنْ غَضَبِكَ فَجُدْ بِمَا سَئَلْتُكَ وَأَنِلْ مَا الْتَمَسْتُ مِنْكَ أَسْئَلُكَ بِكَ لَا بِشَيْءٍ هُوَ أَعْظَمُ مِنْكَ پھر سجدے میں جا کر یَا رَبِّ بیس مرتبہ یَا اَللّٰہُ سات مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ سات دفعہ مَا شَاءَ اللّٰهُ دس مرتبہ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ دس مرتبہ اس کے بعد صلوات پڑھے اور خداوند عالم سے اپنی حاجت طلب کر قسم ہے خدا کی کہ اگر اس عمل کے سبب بارش کے قطروں کے برابر بھی حاجت طلب کرے تو خداوند عالم کی ذات اپنے فضل کثیر و کرم عمیم سے تیری حاجت کو پورا کر دے گی، گیارھویں شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ و کفعمی رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے کہ اس دعا کو آج رات پڑھے اِلٰهِي تَعَرَّضَ لَكَ فِي هٰذَا اللَّيْلِ الْمُتَعَرِّضُونَ وَقَصَدَكَ الْقَاصِدُونَ وَأَمَّلَ فَضْلَكَ وَمَعْرُوفَكَ الطَّالِبُونَ وَلَكَ فِي هٰذَا اللَّيْلِ نَفَحَاتٌ وَجَوَائِزُ وَعَطَايَا وَمَوَاهِبُ تَمُنُّ بِهَا عَلٰى مَنْ تَشَاءُ مِنْ عِبَادِكَ وَتَمْنَعُهَا مَنْ لَمْ تَسْبِقْ لَهُ الْعِنَايَةُ مِنْكَ وَهَا أَنَا ذَا عُبَيْدُكَ الْفَقِيرُ إِلَيْكَ الْمُؤَمِّلُ فَضْلَكَ وَمَعْرُوفَكَ فَإِنْ كُنْتَ يَا مَوْلَايَ تَفَضَّلْتَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ عَلٰى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ وَعُدْتَ عَلَيْهِ بِعَائِدَةٍ مِنْ عَطْفِكَ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ الْخَيِّرِينَ الْفَاضِلِينَ وَجُدْ عَلَيَّ بِطَوْلِكَ وَمَعْرُوفِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا إِنَّ اللّٰهَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَدْعُوكَ كَمَا أَمَرْتَ فَاسْتَجِبْ لِي كَمَا وَعَدْتَ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ اور یہ وہ دعا ہے جو نماز شفع کے بعد بھی پڑھی جاتی ہے، بارھویں تہجد کی نماز کی ہر دوسری رکعت کے بعد اور نماز شفع اور وتر کے بعد وہ دعا پڑھے کہ جسے شیخ اور سید نے نقل کیا ہے، تیرھویں ان سجدوں اور دعاؤں کو پڑھے کہ جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کی گئی ہیں ـــــ ان روایتوں میں سے ایک وہ روایت ہے کہ جسے شیخ نے حماد بن عیسٰے سے اور انہوں نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے اور انہوں نے کہا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب پندرھویں شعبان کی رات آئی تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اس رات حضرت عائشہ کے پاس تھے جونہی آدھی رات ہوئی تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اپنے بستر سے عبادت کے لئے اٹھ کر چلے گئے جب حضرت عائشہ بیدار ہوئیں تو انہوں نے دیکھا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ان کے بستر سے اٹھ کر چلے گئے ہیں تو ان کے دل میں وہ غیرت داخل ہوئی جو عورتوں کو عارض ہوتی ہے

صبح و شام کی دعائیں طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ تو اللہ تعالیٰ اس سے ستر قسم کی مصیبتیں دور کرے گا ان میں سے کم ترین اس کے غم و اندوہ کا دور کر دینا ہوگا، تیرھویں شیخ کلینی نے معتبر سند سے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب تو صبح کرے تو یہ پڑھے: أَصْبَحْتُ بِاللّٰهِ مُؤْمِنًا عَلٰى دِينِ مُحَمَّدٍ وَسُنَّتِهِ وَدِينِ عَلِيٍّ وَسُنَّتِهِ وَدِينِ الْأَوْصِيَاءِ وَسُنَّتِهِمْ آمَنْتُ بِسِرِّهِمْ وَعَلَانِيَتِهِمْ وَشَاهِدِهِمْ وَغَائِبِهِمْ وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْأَوْصِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَأَرْغَبُ إِلَى اللّٰهِ فِيمَا رَغِبُوا إِلَيْهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ چودھویں شیخ کلینی نے امام محمد باقر علیہ

اور انہوں نے گمان کیا کہ آنحضرتؐ اپنی بیویوں میں سے کسی ایک کے پاس چلے گئے ہیں تو وہ وہاں سے اٹھ کر آنحضرت کے پیچھے اپنی چادر لپیٹ کر آنحضرت کے ڈھونڈنے کے لئے دوسری بیویوں کے ایک ایک کے حجرہ میں گئیں وہ اسی حالت میں کہ آنحضرت کو ڈھونڈ رہی تھیں تو اچانک ان کی نگاہ پڑی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین پر مثل کپڑے کے پہنے ہوئے سجدہ میں پڑے ہیں تو وہ آنحضرتؐ کے نزدیک ہوئیں تو انہوں نے سنا کہ آنحضرت سجدہ میں یہ دعا پڑھ رہے ہیں سَجَدَ لَكَ سَوَادِي وَ خَيَالِي وَآمَنَ بِكَ فُؤَادِي هٰذِهٖ يَدَايَ وَمَا جَنَيْتُهٗ عَلٰى نَفْسِي يَا عَظِيْمُ تُرْجٰى لِكُلِّ عَظِيْمٍ اِغْفِرْ لِيَ الْعَظِيْمَ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِيْمُ پھر آنحضرت سجدے سے سر اٹھا کر دوبارہ سجدے میں چلے گئے تو پھر حضرت عائشہ نے سنا کہ یہ پڑھ رہے تھے اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ اَضَاءَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرَضُوْنَ وَانْكَشَفَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلَحَ عَلَيْهِ اَمْرُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ مِنْ فُجَاءَةِ نَقِمَتِكَ وَمِنْ تَحْوِيْلِ عَافِيَتِكَ وَمِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ قَلْبًا تَقِيًّا نَقِيًّا وَمِنَ الشِّرْكِ بَرِيْئًا لَا كَافِرًا وَلَا شَقِيًّا پھر آنحضرت نے اپنے دونوں مونہہ کی طرفوں کو مٹی پر رکھا اور یہ پڑھا عَفَّرْتُ وَجْهِيْ فِي التُّرَابِ وَحُقَّ لِيْ اَنْ اَسْجُدَ لَكَ بس جونہی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں سے اٹھنے کا ارادہ کیا تو حضرت عائشہ جلدی سے فوراً اپنے بستر پر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے پہلے آکر لیٹ گئیں جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بستر پر آکر لیٹے تو حضرت عائشہ نے سنا کہ آپ بلند سانس لے رہے تھے تو انہوں نے آنحضرت سے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ آج پندرہویں شعبان کی رات ہے اور یہ وہ رات ہے کہ جس میں روزی تقسیم ہوتی ہے اور جس میں اجل لکھی جاتی ہے اور جس میں ان لوگوں کا نام لکھا جاتا ہے جو حج کو جائیں گے اور تحقیق خداوند عالم آج رات اپنے بندوں میں سے قبیلہ کلب کے بکریوں کے بالوں کی مقدار سے زیادہ کو بخشتا ہے اور خداوند عالم اپنے ملائکہ کو آج رات مکہ معظمہ کی طرف روانہ فرماتا ہے۔ چودھویں آج رات نماز جعفر طیار علیہ الرحمۃ کو بجا لایئے کیونکہ جناب شیخ نے امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے، پندرہویں آج رات کی نمازوں کو جو بہت زیادہ ہیں بجا لائے ان میں سے ایک وہ نماز کہ جسے ابو یحییٰ صنعانی نے امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے بلکہ ان دو بزرگواروں سے تیس اور آدمیوں نے کہ جو قابل اعتماد ہیں نے بھی روایت

صبح و شام کی دعائیں
السلام سے اس دعا کے صبح کے بعد طلوع سے پہلے پڑھنے کی بہت کافی فضیلت نقل کی ہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ كَثِيْرًا لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
پندرہویں بلد الامین میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص اس دعا کو صبح پڑھے اسے شام تک کوئی مصیبت لاحق نہیں ہوگی اور جو اسے شام کو پڑھے اسے صبح تک کوئی مصیبت لاحق نہیں ہوگی بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ سولہویں کلینی اور ابن بابویہ وغیرہ نے معتبر اور موثق سند سے امام محمد باقر علیہ السلام سے

کی ہے پس ان دونوں بزرگواروں نے فرمایا کہ جب پندرہویں شعبان کی رات آئے تو چار رکعت نماز بجا لائیے کہ جس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد و قل ہو اللہ احد سو دفعہ پڑھے اور جب اس سے فارغ ہو جائے تو یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اِلَیْکَ فَقِیْرٌ وَمِنْ عَذَابِکَ خَائِفٌ مُسْتَجِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا تُبَدِّلْ اِسْمِیْ وَلَا تُغَیِّرْ جِسْمِیْ وَلَا تَجْھَدْ بَلَائِیْ وَلَا تُشْمِتْ بِیْ اَعْدَائِیْ اَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ وَاَعُوْذُ بِرَحْمَتِکَ مِنْ عَذَابِکَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ جَلَّ ثَنَاؤُکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ وَفَوْقَ مَا یَقُوْلُ الْقَائِلُوْنَ یہ بھی واضح رہے کہ آج کی رات میں سو رکعت کہ جس کی ہر ایک رکعت میں ایک دفعہ سورہ الحمد اور دس دفعہ سورہ قل ہو اللہ احد پڑھے جانے کی بہت کافی فضیلت وارد ہوئی ہے اور آج کی رات میں چھ رکعت نماز کی کیفیت کہ جس میں الحمد و یٰسین و تبارک و توحید پڑھنی پڑتی ہے وہ رجب کے مہینے کے اعمال میں ۱۳۲ گذر چکی ہے

پندرھویں شعبان کا دن

آج کا دن ہمارے بارہویں امام حضرت حجۃ ابن الحسن صاحب الزمان صلوات اللہ علیہ و علٰے آبائہ کی پیدائش کا دن ہے لہٰذا آج بہت بڑی عید ہے لہٰذا آج کے دن بارہویں امام علیہ السلام کی زیارت جہاں بھی کوئی ہو پڑھنی مستحب ہے اور آنحضرت کے ظہور کے لئے دعا آپ کی زیارت پڑھنے کے وقت مانگنی چاہیئے۔ آنحضرت کی زیارت سامرہ کے سرداب میں جو آنحضرت کے ظہور کرنے کا یقینی مکان ہے پڑھی جانے میں زیادہ تاکید وارد ہوئی ہے اور وہی آنحضرت ہیں کہ جو زمین کو عدل و انصاف سے پُر کر دیں گے جب وہ ظلم و جور سے پر ہو چکی ہوگی (خدایا اپنے ولی کا جلد ظہور فرما اور مجھے اور میری اولاد کو آنحضرت کے مددگاروں سے قرار دے آمین (مترجم)

شعبان کے مہینے کے باقی اعمال

امام رضاؑ سے منقول ہے کہ جو شخص شعبان کے آخری تین دن روزہ رکھے اور اسے ماہ مبارک سے متصل کرے تو خداوند عالم اس کیلئے دو مہینے متصل روزے رکھنے کا ثواب اسکے نامۂ اعمال میں لکھیگا۔ ابو صلت ہروی نے روایت کی ہے کہ میں شعبان آخری جمعہ کو جناب امام رضاؑ

صبح و شام کی دعائیں

روایت کی ہے کہ خداوند عالم نے حضرت نوح علیہ السلام کا نام بندۂ شاکر اس واسطے رکھا ہے کہ وہ ہر روز صبح و شام یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُشْھِدُکَ اَنَّہٗ مَا اَصْبَحَ وَاَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِعْمَۃٍ اَوْ عَافِیَۃٍ فِیْ دِیْنٍ اَوْ دُنْیَا فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ بِھَا عَلَیَّ حَتّٰی تَرْضٰی اِلٰھَنَا

بعض روایات میں ہے کہ حضرت اس دعا کو دس دفعہ پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِعْمَۃٍ اَوْ عَافِیَۃٍ فِیْ دِیْنٍ اَوْ دُنْیَا فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ بِھَا عَلَیَّ حَتّٰی تَرْضٰی وَبَعْدَ الرِّضَا

(دونوں روایتیں ٹھیک ہیں) سترعورتیں کھینی اور برقی نے معتبر سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام اور موسٰی

کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنجناب نے مجھے فرمایا کہ اے ابوصلت شعبان مبارک کا اکثر حصہ گذر گیا ہے
اور یہ اس کا آخری جمعہ ہے پس تجھے ان تقصیرات کا جو تجھ سے اس مہینے کے سابقہ دنوں میں ہوئی ہیں اس
کے باقی ماندہ دنوں میں تدارک کر لینا چاہیئے اور تجھے ان چیزوں کو اختیار کرنا چاہیئے جو تیرے لئے نفع مند ہوں
اور تمہیں دعا اور استغفار بہت زیادہ کرنا چاہیئے اور تلاوت قرآن مجید زیادہ کر اور اپنے گناہوں سے خداوند
عالم کی درگاہ میں توبہ کر تاکہ جب ماہ مبارک رمضان کا مہینہ آئے تو تو نے اپنے آپ کو خداوند عالم کے لئے خالص
کر لیا ہو اور اپنی گردن پر کسی کے حق اور امانت کو نہ چھوڑ مگر یہ کہ تو اسے ادا کر دے اور اپنے دل میں کسی کا کینہ نہ
رکھے مگر یہ کہ اسے اپنے دل سے نکال ڈال اور کسی گناہ کو اگر تو کرتا تھا تو رہنے نہ دے مگر یہ کہ اسے چھوڑ دے
اور خدا سے ڈر اور اپنے کاموں میں ظاہر اور باطن میں خداوند پر توکل کر اور جو شخص بھی خدا پر توکل رکھتا ہے تو خدا
اس کے لئے کافی ہے اور اس مہینے کے باقی ماندہ دنوں میں اس دعا کو زیادہ پڑھا کر اَللّٰھُمَّ اِنْ لَّمْ تَکُنْ
غَفَرْتَ لَنَا فِیْمَا مَضٰی مِنْ شَعْبَانَ فَاغْفِرْ لَنَا فِیْمَا بَقِیَ مِنْہُ کیونکہ خداوند عالم اس مہینے میں اپنے بہت
زیادہ بندوں کو جہنم کی آگ سے رمضان مبارک کے احترام کی وجہ سے آزاد کرتا ہے، شیخ نے حارث بن
مغیرہ نضری سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام شعبان کی آخری رات اور رمضان مبارک
کی پہلی رات میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا الشَّھْرَ الْمُبَارَکَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ وَجُعِلَ
ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنَاتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ قَدْ حَضَرَ فَسَلِّمْنَا فِیْہِ وَسَلِّمْہُ لَنَا وَتَسَلَّمْہُ مِنَّا فِیْ
یُسْرٍ مِّنْکَ وَعَافِیَۃٍ یَا مَنْ اَخَذَ الْقَلِیْلَ وَشَکَرَ الْکَثِیْرَ اِقْبَلْ مِنِّی الْیَسِیْرَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ
اَنْ تَجْعَلَ لِیْ اِلٰی کُلِّ خَیْرٍ سَبِیْلًا وَّمِنْ کُلِّ مَا لَا تُحِبُّ مَانِعًا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا مَنْ عَفَا عَنِّیْ
وَعَمَّا خَلَوْتُ بِہٖ مِنَ السَّیِّئَاتِ یَا مَنْ لَّمْ یُؤَاخِذْنِیْ بِارْتِکَابِ الْمَعَاصِیْ عَفْوَکَ عَفْوَکَ عَفْوَکَ
یَا کَرِیْمُ اِلٰھِیْ وَعَظْتَنِیْ فَلَمْ اَتَّعِظْ وَزَجَرْتَنِیْ عَنْ مَّحَارِمِکَ فَلَمْ اَنْزَجِرْ فَمَا عُذْرِیْ فَاعْفُ عَنِّیْ
یَا کَرِیْمُ عَفْوَکَ عَفْوَکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الرَّاحَۃَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ عَظُمَ
الذَّنْبُ مِنْ عَبْدِکَ فَلْیَحْسُنِ التَّجَاوُزُ مِنْ عِنْدِکَ یَا اَھْلَ التَّقْوٰی وَیَا اَھْلَ الْمَغْفِرَۃِ عَفْوَکَ عَفْوَکَ
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ ابْنُ عَبْدِکَ ابْنُ اَمَتِکَ ضَعِیْفٌ فَقِیْرٌ اِلٰی رَحْمَتِکَ وَاَنْتَ مُنْزِلُ الْغِنٰی وَالْبَرَکَۃِ
عَلَی الْعِبَادِ قَاھِرٌ مُّقْتَدِرٌ اَحْصَیْتَ اَعْمَالَھُمْ وَقَسَمْتَ اَرْزَاقَھُمْ وَجَعَلْتَھُمْ مُخْتَلِفَۃً اَلْسِنَتُھُمْ

صبح وشام کی دعائیں

کاظم علیہ السلام سے روایت
کی ہے کہ جب آفتاب
غروب ہونے کے قریب
ہو تو اس کو پڑھے تاکہ ہر درندہ
حیوان اور شیاطین اور اس کی
اولاد ڈسنے والے اور زہر
دار حیوان اور غول و جن کے
شر سے محفوظ رہے
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ
یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ
لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یَصِفُ
وَلَا یُوْصَفُ وَیَعْلَمُ وَلَا
یُعْلَمُ یَعْلَمُ خَائِنَۃَ
الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ
اَعُوْذُ بِوَجْہِ اللّٰہِ الْکَرِیْمِ
وَبِاسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ
شَرِّ مَا ذَرَءَ وَبَرَءَ وَمِنْ
شَرِّ مَا تَحْتَ الثَّرٰی
وَمِنْ شَرِّ مَا ظَھَرَ وَمَا بَطَنَ
وَمِنْ شَرِّ مَا کَانَ فِی
اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَمِنْ شَرِّ
اَبِیْ قِتْرَۃَ وَمَا وَلَدَ وَمِنْ
شَرِّ الرَّسِیْسِ وَمِنْ شَرِّ مَا

وَاَلْوَانُهُمْ خَلْقًا مِنْ بَعْدِ خَلْقٍ وَلَا يَعْلَمُ الْعِبَادُ عِلْمَكَ وَلَا يَقْدِرُ الْعِبَادُ قَدْرَكَ وَكُلُّنَا فَقِيْرٌ اِلٰى رَحْمَتِكَ فَلَا تَصْرِفْ عَنِّيْ وَجْهَكَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ صَالِحِيْ خَلْقِكَ فِي الْعَمَلِ وَالْاَمَلِ وَالْقَضَآءِ وَالْقَدَرِ اَللّٰهُمَّ اَبْقِنِيْ خَيْرَ الْبَقَآءِ وَاَفْنِنِيْ خَيْرَ الْفَنَآءِ عَلٰى مُوَالَاةِ اَوْلِيَآئِكَ وَمُعَادَاةِ اَعْدَآئِكَ وَالرَّغْبَةِ اِلَيْكَ وَالرَّهْبَةِ مِنْكَ وَالْخُشُوْعِ وَالْوَفَآءِ وَالتَّسْلِيْمِ لَكَ وَالتَّصْدِيْقِ بِكِتَابِكَ وَاتِّبَاعِ سُنَّةِ رَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ مَا كَانَ فِيْ قَلْبِيْ مِنْ شَكٍّ اَوْ رِيْبَةٍ اَوْ جُحُوْدٍ اَوْ قُنُوْطٍ اَوْ فَرَحٍ اَوْ بَذَخٍ اَوْ بَطَرٍ اَوْ خُيَلَآءَ اَوْ رِيَآءٍ اَوْ سُمْعَةٍ اَوْ شِقَاقٍ اَوْ نِفَاقٍ اَوْ كُفْرٍ اَوْ فُسُوْقٍ اَوْ عِصْيَانٍ اَوْ عَظَمَةٍ اَوْ شَيْءٍ لَا تُحِبُّ فَاَسْئَلُكَ يَا رَبِّ اَنْ تُبَدِّلَنِيْ مَكَانَهٗ اِيْمَانًا بِوَعْدِكَ وَوَفَآءً بِعَهْدِكَ وَرِضًا بِقَضَآئِكَ وَزُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَرَغْبَةً فِيْمَا عِنْدَكَ وَاَثَرَةً وَطُمَاْنِيْنَةً وَتَوْبَةً نَصُوْحًا اَسْئَلُكَ ذٰلِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ اِلٰهِيْ اَنْتَ مِنْ حِلْمِكَ تُعْصٰى وَمِنْ كَرَمِكَ وَجُوْدِكَ تُطَاعُ فَكَاَنَّكَ لَمْ تُعْصَ وَاَنَا وَمَنْ لَمْ يَعْصِكَ سُكَّانُ اَرْضِكَ فَكُنْ عَلَيْنَا بِالْفَضْلِ جَوَادًا وَبِالْخَيْرِ عَوَّادًا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ صَلٰوةً دَآئِمَةً لَا تُحْصٰى وَلَا تُعَدُّ وَلَا يَقْدِرُ قَدْرَهَا غَيْرُكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

تیسری فصل رمضان المبارک کے فضائل و اعمال میں ہے

شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے بسند معتبر امام رضا علیہ السلام اور آنحضرت نے آباء و اجداد کے واسطہ سے حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے ہمارے لئے خطبہ پڑھا اور فرمایا۔ اے لوگو۔ کہ تمہاری طرف بابرکت رحمت دار اور گناہوں کے معاف ہونے کا مہینہ آ رہا ہے یہ وہ مہینہ ہے کہ خدا کے نزدیک سب مہینوں سے بہتر اور جس کے دن باقی مہینوں کے دنوں اور جس کی راتیں باقی راتوں اور جس کی گھڑیاں باقی گھڑیوں سے بہتر ہیں۔ یہ وہ مہینہ ہے کہ جس میں خداوند عالم نے تمہیں اپنی مہمان نوازی کی طرف دعوت دی ہے اور جس میں تمہیں خدا نے صاحبانِ کرامت سے قرار دیا ہے تمہارا اس میں سانس لینا تسبیح کا اور اس میں سونا عبادت کا ثواب رکھتا ہے۔ تمہارے اعمال اس میں قبول کئے جاتے اور دعائیں بر لائی جاتی ہیں پس تم ٹھیک نیت اور گناہوں اور بری صفات سے پاک و پاکیزہ دل سے خداوند عالم سے اس میں سوال کرو کہ خداوند عالم تمہیں اس کے روزے

صبح و شام کی دعائیں

وَصَنَعْتُ وَمَا لَمْ اَصِفْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

انتھارہویں کلینیؒ نے بسند معتبر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ کہ جو شخص ہر روز صبح اس دعا کو پڑھے تو اسے اس دن کوئی چیز بھی ضرر نہیں پہنچائے گی اور جو شخص اسے ہر شام کو پڑھے تو اسے اس رات کوئی چیز ضرر نہیں پہنچائے گی انشاء اللہ تعالیٰ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ فِیْ ذِمَّتِكَ وَجِوَارِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُكَ دِیْنِیْ وَنَفْسِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ یَا عَظِیْمُ مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ جَمِیْعًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا یُبْلِسُ بِهٖ اِبْلِیْسُ وَجُنُوْدُهٗ انیسویں کلینیؒ نے ایک ایسی سند سے جو صحیح کی طرح ہے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور مجھے ایک ایسی دعا تعلیم فرمایئے کہ جسے میں ہر دن صبح اور شام کو پڑھوں

ماہ رمضان المبارک کی فضیلت

رکھنے اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے کی ہمیں توفیق عنایت فرمائے کیونکہ جو شخص اس بڑے مہینے میں اللہ کی بخشش سے محروم رہیگا وہ بدبخت اور عاقبت خراب ہوگا اور اس مہینے کی بھوک اور پیاس سے قیامت کی بھوک اور پیاس کو یاد کرو۔ اپنے مساکین اور فقراء کو صدقہ دو اور اپنے بزرگوں کی تعظیم اور چھوٹوں پر رحم اور رشتہ داروں پر مہربانی کرو۔ اپنی زبانوں کو ان چیزوں سے جو نہیں کہنی چاہئیں محفوظ رکھو اور اپنے نگاہوں کو جن کا دیکھنا تمہارے لئے حلال نہیں بند کرو۔ اور جن چیزوں کا تمہارے لئے سننا حلال نہیں اپنے کانوں کو ان سے بچاؤ۔ اور لوگوں کے یتیموں پر رحم کرو تاکہ لوگ تمہارے بعد تمہارے یتیموں پر رحم کریں اور اپنے گناہوں سے توبہ کرکے اللہ کی طرف توجہ کرو اور نمازوں کے وقت میں اپنے ہاتھوں کو دعا کے لئے بلند کرو کیوں کہ نماز کا وقت بہترین وقت ہے اور اللہ تعالےٰ رحمت کی نگاہ اس وقت میں اپنے بندوں کی طرف کرتا ہے اور ان بندوں کا جواب اس وقت میں دیتا ہے جو اس ذات اقدس سے مناجات کرتے ہیں اور ان بندوں کو جو اس وقت میں اللہ تعالےٰ کو پکارتے اور بلاتے ہیں لبیک کے ساتھ جواب عنایت فرماتا ہے۔ اے لوگو۔ تحقیق تمہاری جانیں گروی پڑی ہوئی ہیں اللہ سے بخشش طلب کرکے چھوڑانے کی کوشش کرو اور تمہاری پیٹھیں گناہوں کی وجہ سے بھاری ہو چکی ہیں انہیں زیادہ سجدے بجالا کر ہلکا کرنے کی کوشش کرو کیونکہ خداوند عالم نے اپنی عزت اور عظمت کی قسم کھا رکھی ہے کہ اس مہینے میں سجدے کرنے والوں اور نماز پڑھنے والوں کو عذاب کرے اور قیامت میں انہیں جہنم کی آگ سے دوڑائے۔ اے لوگو، جو شخص اس مہینے میں کسی مومن کا روزہ افطار کرائے تو اس کے لئے اس کا ثواب ایک غلام کا آزاد کرنا اور سابقہ گناہوں کا بخشا جانا ہوگا۔ آپ کے اصحاب میں سے بعض نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سب لوگ تو اس پر قدرت نہیں رکھتے تو آپ نے فرمایا کہ تم آدھے کھجور یا ایک گھونٹ شربت کے افطار میں دینے سے بھی جہنم کی آگ سے اپنے آپ کو بچاؤ کیونکہ خداوند عالم یہی ثواب اس کو عنایت فرمائے گا جو اس سے زیادہ پر قدرت رکھتا ہو۔ اے لوگو۔ جو شخص اس مہینے میں اپنے اخلاق کو ٹھیک کرے تو اسے خداوند عالم قیامت کے دن صراط پر سے آسانی سے گذار دے گا جب کہ لوگوں کے قدم وہاں پھسل رہے ہونگے اور جو شخص اپنے غلام اور لونڈی سے اس مہینے میں کم خدمت لے تو خداوند عالم قیامت کے دن اس کا حساب و کتاب آسانی سے لے گا اور جو شخص اس مہینے میں کسی یتیم پر مہربانی اور عزت کی نگاہ سے دیکھے تو خداوند عالم اس شخص کو قیامت کے دن عزت کی نگاہ سے دیکھے گا اور جو شخص اس مہینے میں اپنے اقرباء کے ساتھ احسان اور صلہ رحمی کرے تو خداوند عالم اس پر قیامت کے دن اپنی رحمت وصل فرمائے گا اور جو شخص اس مہینے میں اپنے اقرباء سے احسان قطع کردے تو خداوند عالم اس سے اپنی رحمت کاٹ لے گا۔ اور جو شخص اس مہینے میں سنتی نمازیں پڑھے تو خداوند عالم قیامت کے دن اس کے لئے جہنم سے برأت نامہ عنایت فرمائے گا اور جو شخص اس مہینے میں اپنی واجب نمازیں بجالائے تو

رسول نے فرمایا اس دعا کو پڑھا کیجئے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَلَا یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ غَیْرُهٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کَمَا یُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ یُّحْمَدَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کَمَا هُوَ اَهْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ اَدْخَلْتَ فِیْهِ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مِنْ کُلِّ سُوْٓءٍ اَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

بسوس بلد الامین میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص ہر صبح سات دفعہ اس دعا کو پڑھے تو وہ اس دن کی مصیبتوں اور بلاؤں سے محفوظ رہے گا فَاللّٰهُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَهُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ

خداوند عالم اس کے اعمال کے پلڑے کو بھاری کر دے گا جبکہ لوگوں کے اعمال کے پلڑے ہلکے ہونگے اور جو شخص اس مہینے میں قرآن مجید کی ایک ایت پڑھے تو اس کے لئے دوسرے مہینوں میں قرآن کے ختم کرنے کا ثواب خداوند عالم عنایت فرمائے گا۔ اے لوگو، تحقیق جنت کے دروازے اس مہینے میں کھلے پڑے ہیں پس اللہ تعالیٰ سے سوال کرو کہ انہیں تم پر بند نہ کرے۔ اور جہنم کے دروازے اس مہینے میں بند پڑے ہیں پس اللہ تعالیٰ سے سوال کرو کہ انہیں تم پر نہ کھولے اور شیطانوں کو اس مہینے میں زنجیروں سے جکڑا جا چکا ہے پس اللہ تعالیٰ سے سوال کرو کہ انہیں تمہارے اوپر مسلط نہ کرے الخ شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے کہ جب ماہ رمضان المبارک کا مہینہ داخل ہوتا تھا تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام قیدیوں کو رہا کر دیتے تھے اور ہر ایک سائل کو عطا فرماتے تھے مؤلف فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کا مہینہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور یہ تمام مہینوں سے زیادہ شرافت دار ہے یہ وہ مہینہ ہے کہ جس میں آسمان اور جنت اور رحمت کے دروازے کھلے ہوتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس مہینے میں ایک ایسی رات بھی ہے کہ جس میں عبادت کرنا ہزار مہینے سے بہتر ہے پس اے انسان تمہیں فکر کرنا چاہیئے کہ تم کس طرح سے اس مہینے کے دن اور رات کو گذارو گے اور تم اپنے اعضا اور جوارح کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے سے کس طرح محفوظ رکھو گے خبردار۔ کہ اس مہینے کی راتوں میں سوتا رہے اور اس کے دنوں میں اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل رہے کیونکہ ایک روایت میں ہے کہ رمضان المبارک کے دن کے روزہ افطار کرنے کے وقت خداوند عالم ہزار ہزار انسانوں کو جہنم کی آگ سے آزاد فرماتا ہے اور جب شب جمعہ یا جمعہ کا دن ہوتا ہے تو خداوند عالم اس کی ہر گھڑی میں ایسے ہزارہا انسانوں کو جہنم کی آگ سے آزاد فرماتا ہے جو جہنم کے مستحق ہو چکے تھے اور خداوند عالم اس مہینے کی آخری رات اور دن میں اتنی مقدار اپنے بندوں کی جہنم کی آگ سے آزاد کرتا ہے جتنی تمام مقدار تمام مہینے میں آزاد کر چکا ہے پس اے میرے عزیز دوست ملتفت رہ کہ کہیں یہ ماہ مبارک ختم ہو جائے اور ابھی تیری گردن پر گناہ باقی ہوں اور جب روزہ رکھنے والے اپنے روزوں کی مزدوری لے رہے ہوں اور تو ان لوگوں سے ہو کہ جو اس سے محروم کئے جا رہے ہوں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقرب اس مہینے کے دن اور رات میں قرآن کی تلاوت کرکے اور نمازیں ادا کرکے اور دیگر عبادات میں سعی و کوشش کرکے اور نمازوں کو افضل وقتوں میں بجا لائے اور زیادہ توبہ اور استغفار کرکے حاصل کرنا چاہیئے کیونکہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص اس مبارک مہینے میں نہیں بخشا گیا تو وہ اگلے سال تک نہیں بخشا جائے گا مگر یہ کہ وہ عرفہ میں حاضر ہو جائے۔ پس تمہیں ان

صبح وشام کی دعائیں،
وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
الکریم۔ بعض معتبر کتابوں میں
مروی ہے کہ جو شخص صبح
تین دفعہ اور دن کے آخر
میں تین دفعہ اس درود و
صلوات کو پڑھے تو اس کے
گناہ بخشے جائیں گے اور
اس کے لئے خوشی ہمیشہ
رہے گی اور اس کی دعا
قبول ہوگی اور اس کی
روزی فراخ ہوگی اور وہ
دشمنوں پر غلبہ پائے گا
اور جنت میں جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے ہمراہ ہوگا اور
وہ صلوات یہ ہیں اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ
فِي الْاَوَّلِينَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّآلِ مُحَمَّدٍ فِي الْاٰخِرِينَ
وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ
مُحَمَّدٍ فِي الْمَلَاِ الْاَعْلٰى
وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ
مُحَمَّدٍ فِي الْمُرْسَلِينَ
اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا
الْوَسِيلَةَ وَالشَّرَفَ وَالْفَضِيلَةَ

چیزوں سے کہ جنہیں خداوند عالم نے حرام کیا ہے، بچے رہنا چاہیئے اور حرام چیزوں سے روزہ افطار نہیں کرنا چاہیئے
اور تمہیں اس طرح چلنا چاہیئے جیسے کے امام جعفر صادق علیہ السلام نے وصیت فرمائی ہے کہ جب تو روزہ رکھے
تو پھر تیرے کان، آنکھیں، بدن کے بال اور چمڑا اور دیگر تمام اعضا کو بھی روزہ دار ہونا چاہیئے یعنی ان کو حرام چیزوں
سے بلکہ مکروہ چیزوں سے بھی محفوظ رکھے رہیئے اور فرمایا کہ تیرے روزے کا دن مثل اس دن کے نہ ہو جیسا کہ تو بغیر
روزہ کے تھا۔ پھر فرمایا کہ روزہ صرف کھانے اور پینے سے نہیں بلکہ روزے کی حالت میں اپنی زبانوں کو جھوٹ
بولنے سے محفوظ رکھو اور اپنی آنکھوں کو حرام سے روکے رکھو اور آپس میں لڑائی جھگڑا مت کرو۔ اور کسی سے حسد
نہ رکھو اور کسی کا گلہ نہ کرو اور جھوٹی قسم مت کھاؤ بلکہ سچی قسم کھانے سے بھی بچو۔ گالیاں مت بکو، ظلم نہ کرو، جہالت کا
مظاہرہ نہ کرو، دل تنگ نہ ہو، اللہ کی یاد اور نماز سے غافل نہ رہو، ہر اس کلام سے کہ جسے تمہیں کہنا چاہیئے ساکت رہو۔
صبر کرو، سچے بنو، برے لوگوں سے دور رہو۔ بری بات اور جھوٹ اور افترا پردازی لوگوں سے جھگڑنا، غیبت و گلہ
کرنا، چغل خوری کرنا ان سب سے پرہیز کرو۔ اپنے آپ کو آخرت کی طرف جانے کے قریب سمجھو اور قائم آل محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ظہور اور فرج کے منتظر رہو۔ آخرت کے ثواب کے امیدوار رہو، اچھے اعمال کا زاد راہ آخرت کے لئے
اٹھا کے چلو۔ تمہیں اللہ کے خوف سے اس بندے کی طرح جو اپنے آقا سے ڈرتا ہے کہ دل اس کا رکا ہوا، جسم اس کا سہما
ہوا اس کی طرح خضوع اور خشوع اور ذلت و خواری والے بنو۔ اللہ کے عذاب سے خوف زدہ اور اس کی رحمت کے
امیدوار رہو۔ اے روزہ دار تیرا دل عیوب سے اور تیرا باطن حیلہ و مکرو فریب سے اور تیرا بدن گندگیوں سے پاک ہونا
چاہیئے۔ اللہ کے علاوہ دوسرے خداؤں سے بیزاری اختیار کرو۔ اور روزہ کی حالت میں اپنی ولایت و محبت
کو اللہ کے ساتھ خالص کرو، اور ہر اس چیز سے کہ جس سے کہ خدا نے علناً و مخفیاً روک دیا ہے خاموش رہو اور خدائے جلّ
سے ظاہر اور باطن میں ویسا خوف رکھو جیسے کہ خوف رکھنے کا حق ہے اور روزہ کی حالت میں اپنے بدن اور روح
کو خداوند عالم کے لئے بخش دو۔ اور اپنے دل کو صرف اسی کی محبت اور یاد کے لئے فارغ کر دو۔ اور اپنے جسم کو ہر اس
چیز کے لئے مطیع کر دو کہ جس کا خداوند عالم نے حکم کیا ہے۔ اگر تم ان سب چیزوں پر عمل کرو تو جو روزے کے لائق ہیں تو
پھر تم نے اللہ کی فرمائشات پر عمل کیا ہے اور اگر ان چیزوں میں سے کہ جن کا میں نے ذکر کیا کچھ کو کم کر دو تو تمہارے روزے
کے ثواب اور فضیلت سے بھی اتنا کم ہو جائے گا۔ تحقیق میرے والد ماجد نے فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ نے ایک عورت کو روزہ کی حالت میں اپنی لونڈی کو گالیاں دیتے سنا تو حضرت نے کھانا منگوایا اور اس عورت

صبح و شام کی دُعائیں

وَالدَّرَجَةَ الْكَبِيْرَةَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اٰمَنْتُ بِمُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ وَلَمْ اَرَهُ فَلَا تَحْرِمْنِيْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رُؤْيَتَهُ
وَارْزُقْنِيْ صُحْبَتَهُ وَ
تَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهٖ وَاسْقِنِيْ مِنْ
حَوْضِهٖ مَشْرَبًا رَوِيًّا
سَائِغًا هَنِيْئًا لَا اَظْمَاُ
بَعْدَهٗ اَبَدًا اِنَّكَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ
كَمَا اٰمَنْتُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَلَمْ
اَرَهُ فَاَرِنِيْ فِي الْجِنَانِ
وَجْهَهُ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ رُوْحَ
مُحَمَّدٍ عَنِّيْ تَحِيَّةً كَثِيْرَةً
وَسَلَامًا مؤلف عرض
کرتا ہے کہ یہ وہ درود ہے کہ
جس کو کفعمی نے امام جعفر صادق
علیہ السلام سے نقل کیا ہے
اور آپ نے فرمایا ہے
کہ جو شخص محمد و آل محمد
علیہ السلام کو خوش کرنا چاہتا
ہے اس درود کو پڑھے اور ہم
نے اس کو کتاب مفاتیح الجنان
میں عرفہ کے اعمال میں ذکر کیا

سے کہا کہ اسے کھاؤ۔ اس عورت نے عرض کی کہ میں روزے سے ہوں حضرت نے فرمایا کہ یہ کیسا روزہ ہے حالانکہ تو نے اپنی لونڈی کو گالیاں دیں۔ روزہ صرف کھانے اور پینے کے بند کر دینے سے نہیں ہوتا بلکہ خداوند عالم نے تو روزے کو تمام قبیح اور جیسے بدکرداری اور بدگفتاری وغیرہ سے حجاب قرار دیا ہے۔ تحقیق روزہ دار بہت کم ہیں اور صرف بھوکے رہنے والے زیادہ ہیں۔ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ کتنے روزہ دار ہیں کہ جن کا حصہ سوائے بھوکے اور پیاسے رہنے کے اور کچھ نہیں اور کتنے عبادت گذار ہیں کہ جن کا نصیب ان عبادتوں سے سوائے زحمت بدن کے اور کچھ نہیں کیا کہنا اس خواب عقل مند کا کہ جو احمقوں کی بیداری سے بہتر ہے۔ اور کیا کہنا اس صاحب فہم کا جس کا افطار جاہلوں کے روزوں سے افضل ہے۔ جابر بن یزید نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جابر بن عبداللہ سے فرمایا۔ اے جابر یہ رمضان المبارک کا مہینہ ہے جو شخص اس کے دنوں میں روزے رکھے اور اس کی راتوں میں سے کچھ حصہ میں عبادت کے لئے کھڑا ہو جائے اور اپنے پیٹ اور شرم گاہ کو حرام سے روکے رکھے اور اپنی زبان کو روکے رکھے تو وہ شخص گناہوں سے ایسے باہر آئیگا جیسے کہ وہ مہینہ اس سے نکل کر جلدی ختم ہوگیا ہے۔ جابر نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت عمدہ اور اچھی حدیث آپ نے ارشاد فرمائی تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ کتنی سخت شرطیں ہیں جو میں نے روزے کے ذکر کی ہیں۔ الحاصل اس شریف اور مبارک مہینے کے اعمال دو مطلب اور ایک خاتمہ میں ذکر کئے جائیں گے۔

مطلب اوّل۔ اس مہینے کے مشترکہ اعمال میں ہے

اور وہ چار ہیں۔ پہلی قسم ان اعمال میں ہے کہ جن کو اس مہینے کے ہر دن اور ہر رات میں بجا لانا چاہیئے۔ سید بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اوّل رمضان المبارک سے لے کر آخر تک ہر نماز فرض کے بعد یہ دعا پڑھا کیجیے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حَجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فِي عَامِي هٰذَا وَفِي كُلِّ عَامٍ مَا أَبْقَيْتَنِي فِي يُسْرٍ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ وَسَعَةِ رِزْقٍ وَلَا تُخْلِنِي مِنْ تِلْكَ الْمَوَاقِفِ الْكَرِيمَةِ وَالْمَشَاهِدِ الشَّرِيفَةِ وَزِيَارَةِ قَبْرِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَفِي جَمِيعِ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَكُنْ لِي اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِيمَا تَقْضِي وَتُقَدِّرُ مِنَ الْأَمْرِ الْمَحْتُومِ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِي لَا يُرَدُّ وَلَا يُبَدَّلُ أَنْ تَكْتُبَنِي مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ الْمَبْرُورِ حَجُّهُمْ

صبح و شام کی دعائیں ہے۔ یہ معلوم رہے کہ صبح اور شام کی دعائیں اس سے بھی زیادہ وارد ہوئی ہیں۔ لیکن ہم ان سب کو اس مختصر کتاب میں ذکر نہیں کر سکتے اور چوتھے باب میں وہ دس دعائیں کہ جو بروایت کافی ہر دن صبح و شام پڑھی جاتی ہیں نقل کی جائیں گی اور اگر کسی کے پاس وقت ہو تو دعا عشرات اور دعا جو معروف بہ دعا سیفی ہے اور دعائے نور اور دعائے عہد اَللّٰهُمَّ رَبَّ النُّورِ الْعَظِيمِ کو بھی پڑھے اور یہ سب دعائیں خود مفاتیح میں ذکر ہو چکی ہیں اور خاک شفاء کے آداب میں دعا أَصْبَحْتُ اَللّٰهُمَّ مُعْتَصِمًا بِذِمَامِكَ کو جب کہ تسبیح ہاتھ میں لئے ہو پڑھے اسے بھی ہر صبح اور شام کو یہ خوف سے محفوظ رہنے کے لئے پڑھا کیجیے۔

چھٹی فصل ہر دن کی ہر گھڑی

لِلْمَشْكُورِ سَعْيُهُمُ الْمَغْفُورِ ذُنُوبُهُمُ الْمُكَفَّرِ عَنْهُمْ سَيِّئَاتُهُمْ وَاجْعَلْ فِيمَا تَقْضِي وَتُقَدِّرُ أَنْ تُطِيلَ
عُمْرِي وَتُوَسِّعَ عَلَيَّ رِزْقِي وَتُؤَدِّيَ عَنِّي أَمَانَتِي وَدَيْنِي آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ اور یہ بھی ہر فرض نماز کے بعد
پڑھیے يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا غَفُورُ يَا رَحِيمُ أَنْتَ الرَّبُّ الْعَظِيمُ الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ
وَهَذَا شَهْرٌ عَظَّمْتَهُ وَكَرَّمْتَهُ وَشَرَّفْتَهُ وَفَضَّلْتَهُ عَلَى الشُّهُورِ وَهُوَ الشَّهْرُ الَّذِي فَرَضْتَ صِيَامَهُ
عَلَيَّ وَهُوَ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أَنْزَلْتَ فِيهِ الْقُرْآنَ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ
وَجَعَلْتَ فِيهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَجَعَلْتَهَا خَيْراً مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ فَيَا ذَا الْمَنِّ وَلا يُمَنُّ عَلَيْكَ مُنَّ عَلَيَّ بِفَكَاكِ
رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ فِيمَنْ تَمُنُّ عَلَيْهِ وَأَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ شیخ کفعمی نے مصباح اور
بلد الامین میں شیخ اور شہید رہ نے اپنے مجموعہ میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے نقل کیا ہے کہ آنحضور نے
فرمایا کہ جو شخص رمضان المبارک کے مہینے ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرے تو خداوند عالم اس کے گناہ قیامت
تک کے بخش دے گا اور وہ دعا یہ ہے اللّهُمَّ أَدْخِلْ عَلَى أَهْلِ الْقُبُورِ السُّرُورَ اللّهُمَّ أَغْنِ كُلَّ فَقِيرٍ
اللّهُمَّ أَشْبِعْ كُلَّ جَائِعٍ اللّهُمَّ اكْسُ كُلَّ عُرْيَانٍ اللّهُمَّ اقْضِ دَيْنَ كُلِّ مَدِينٍ اللّهُمَّ فَرِّجْ
عَنْ كُلِّ مَكْرُوبٍ اللّهُمَّ رُدَّ كُلَّ غَرِيبٍ اللّهُمَّ فُكَّ كُلَّ أَسِيرٍ اللّهُمَّ أَصْلِحْ كُلَّ فَاسِدٍ مِنْ
أُمُورِ الْمُسْلِمِينَ اللّهُمَّ اشْفِ كُلَّ مَرِيضٍ اللّهُمَّ سُدَّ فَقْرَنَا بِغِنَاكَ اللّهُمَّ غَيِّرْ سُوءَ حَالِنَا بِحُسْنِ
حَالِكَ اللّهُمَّ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ شیخ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے
کافی میں ابو بصیر کے واسطہ سے روایت کی ہے کہ ابو بصیر نے کہا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام رمضان المبارک میں یہ دعا
پڑھا کرتے تھے اللّهُمَّ إِنِّي بِكَ وَمِنْكَ أَطْلُبُ حَاجَتِي وَمَنْ طَلَبَ حَاجَةً
إِلَى النَّاسِ فَإِنِّي لا أَطْلُبُ حَاجَتِي إِلا مِنْكَ وَحْدَكَ لا شَرِيكَ لَكَ
وَأَسْأَلُكَ بِفَضْلِكَ وَرِضْوَانِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَأَنْ تَجْعَلَ لِي فِي عَامِي هَذَا إِلَى
بَيْتِكَ الْحَرَامِ سَبِيلاً حِجَّةً مَبْرُورَةً مُتَقَبَّلَةً زَاكِيَةً خَالِصَةً لَكَ تَقَرُّ بِهَا عَيْنِي وَتَرْفَعُ بِهَا دَرَجَتِي
وَتَرْزُقَنِي أَنْ أَغُضَّ بَصَرِي وَأَنْ أَحْفَظَ فَرْجِي وَأَنْ أَكُفَّ بِهَا عَنْ جَمِيعِ مَحَارِمِكَ حَتَّى لا يَكُونَ شَيْءٌ
آثَرَ عِنْدِي مِنْ طَاعَتِكَ وَخَشْيَتِكَ وَالْعَمَلِ بِمَا أَحْبَبْتَ وَالتَّرْكِ لِمَا كَرِهْتَ وَنَهَيْتَ عَنْهُ وَاجْعَلْ
ذَلِكَ فِي يُسْرٍ وَيَسَارٍ وَعَافِيَةٍ وَمَا أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيَّ وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ وَفَاتِي قَتْلاً فِي سَبِيلِكَ تَحْتَ

دن کی گھڑیوں کے اعمال
کی دعائیں اور وہ دعائیں
کہ جو ہر دن میں کسی خاص گھڑی
سے متعلق نہیں ہیں۔ معلوم
رہے کہ شیخ طوسی رحمۃ اللہ
علیہ نے اور سید باقی رحمۃ اللہ
علیہ نے اور شیخ کفعمی رحمۃ اللہ
علیہ نے دن کو بارہ گھڑیوں میں
تقسیم کیا ہے اور ان میں سے
ہر ایک گھڑی کو بارہ اماموں
میں سے کسی ایک طرف نسبت
دی ہے اور پھر ہر گھڑی کے
لئے ایک دعا جو اس امام
علیہ السلام کے توسل
پر مشتمل ہے جو گھڑیوں اور
وقت ان کی طرف منسوب
ہے ذکر کی ہے۔ ان بزرگواروں
نے اس تقسیم وار دعاؤں
کے لئے کوئی خاص روایت
تو نقل نہیں کی لیکن یہ واضح
ہے کہ اس قسم کا امر اور
واقعہ بغیر روایت کے
وجود کے ایسے بزرگوار
نقل نہیں کرسکتے اور
ہم اس رسالہ میں اس کیفیت
کو ذکر کر رہے ہیں جو مصباح

دعائیں بوقت افطار

نَبِيِّكَ مَعَ اَوْلِيَائِكَ وَاَسْئَلُكَ اَنْ تَفْعَلَ بِيْ اَهْلَ اَهْلُهُ وَاَهْلُ اَمْرِ رَسُوْلِكَ وَاَسْئَلُكَ اَنْ تُكْرِمَنِيْ بِهَوَانِ مَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ وَلَا تُهِنِّيْ بِكَرَامَةِ اَحَدٍ مِنْ اَوْلِيَائِكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا حَسْبِيَ اللّٰهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ مؤلف عرض کرتا ہے کہ اس دعا کا نام دعاء حج بھی ہے۔ سید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب اقبال میں اس دعا کے رمضان المبارک کی راتوں میں مغرب کے بعد پڑھنے کی روایت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کی ہے۔ کفعمی رحمۃ اللہ علیہ نے جد الامین میں فرمایا ہے کہ اس دعا کا رمضان المبارک کے ہر روز اور پہلی رات میں بھی پڑھنا مستحب ہے۔ شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ نے مقنعہ میں اس دعا کو بالخصوص رمضان المبارک کی پہلی رات میں نماز مغرب کے بعد کیلئے نقل کیا ہے واضح ہو کہ رمضان المبارک کے مہینے کے دن اور رات میں سب سے بہترین عمل قرآن مجید کا پڑھنا ہے کیونکہ قرآن مجید اسی مہینے میں نازل ہوا ہے۔ وارد ہوا ہے کہ ہر چیز کے لئے موسم بہار ہوتا ہے قرآن کی بہار رمضان المبارک کا مہینہ ہے۔ دوسرے مہینوں میں ایک ماہ میں ایک ختم کرنا سنت اور کم از کم چھ دن میں ختم کرنا مستحب ہے لیکن رمضان المبارک میں ہر تین دن میں ایک ختم کرنا سنت ہے اور اگر ایک دن میں ختم کر سکتا ہو تو اور زیادہ بہتر ہے۔ علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ایک حدیث میں ہے کہ بعض ہمارے ائمہ علیہم السلام اس مہینے میں چالیس یا اس سے زیادہ قرآن مجید کا ختم کرتے تھے اور اگر انسان ہر قرآن مجید کے ختم کے ثواب کو چودہ معصومین علیہم السلام میں سے کسی ایک کی روح پاک کے لئے ہدیہ کرے تو پھر اس کا ثواب اور بھی زیادہ ہو جاتا ہے بلکہ بعض روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو شخص ایسا کرے تو اس کا اجر یہ ہے کہ وہ قیامت میں ان کے ساتھ ہوگا۔ اس مہینے میں دعا، استغفار اور درود زیادہ پڑھنا چاہیئے اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کو بہت زیادہ کہنا چاہیئے۔ روایت میں ہے کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ داخل ہوتا تھا تو امام زین العابدین علیہ السلام سوائے دعا، تسبیح، استغفار، تکبیر کے اور کوئی کلام نہیں فرماتے تھے۔ عبادت اور شب و روز کے نوافل کو بہت زیادہ اہمیت دینی چاہیئے۔ **دوسری قسم** ان اعمال میں سے جو رمضان المبارک کی راتوں میں بجا لانا چاہئیں اور وہ چند ایک ہیں۔ پہلے (افطار) مستحب ہے کہ افطار عشاء کی نماز کے بعد کرے مگر جب ضعف کا غلبہ ہو یا کوئی گروہ اس کے افطار کا منتظر ہو تو پھر اس سے پہلے کرے دوسرے ایسی چیز سے افطار کرے جو حرام اور شبہ سے پاک ہو بہتر یہ ہے کہ حلال کھجور کے ساتھ افطار کرے تا کہ اس کی نماز کا ثواب چار سو گنا ہو جائے۔ کھجور، پانی، تازہ کھجور، دودھ، مٹھائی، گرم پانی ان میں سے جس کے ساتھ بھی افطار کرے اچھا ہے۔ تیسرے افطار کرنے کے وقت جو دعائیں وارد ہوئی ہیں انہیں پڑھے ان دعاؤں میں سے ایک

ان کی ساعتوں کی دعائیں میں موجود ہے۔ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مصباح میں فرمایا ہے اس میں گھڑی صبح صادق سے لیکر سورج نکلنے تک امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہما السلام کی طرف منسوب ہے اور اس وقت کی یہ دعا ہے اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْبَهَاءِ وَالْعَظَمَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالسُّلْطَانِ اَظْهَرْتَ الْقُدْرَةَ كَيْفَ شِئْتَ وَمَنَنْتَ عَلٰى عِبَادِكَ بِبَعْضِ فَيْئِكَ وَتَسَلَّطْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَرُوْتِكَ وَعَلَّمْتَهُمْ شُكْرَ نِعْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ فَبِحَقِّ عَلِيِّ ن الْمُرْتَضٰى لِلدِّيْنِ وَالْعَالِمِ بِالْحِكَمِ وَالْجَارِيْ بِالتُّقٰى اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَاُقَدِّمُهُ بَيْنَ يَدَيْ حَوَائِجِيْ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَفْعَلَ بِيْ

یہ ہے اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ اور اس کے پڑھنے پر خدا اسے ہر اس شخص کے روزے کا جتنا ثواب عنایت فرمائے گا جو اس دن میں روزہ رکھے ہوئے تھے۔ اور اگر دعا اَللّٰھُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِیْمِ کو جسے سید رحمۃ اللہ علیہ اور کفعمی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمایا ہے، پڑھے تو بہت کافی ثواب حاصل کرے گا۔ روایت میں ہے کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام جب افطار کرتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْنَا وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ چوتھے پہلے نوالے کے وقت یہ پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ اِغْفِرْلِیْ تاکہ خداوند عالم اسے بخش دے روایت میں ہے کہ رمضان کے ہر دن کے آخر کے وقت خداوند عالم ہزار ہا انسانوں کو بخشتا ہے لہٰذا تجھے بھی دعا کرنی چاہیئے کہ خداوند عالم تجھے ان سے قرار دے۔ پانچویں افطار کرنے کے وقت سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ پڑھے۔ چھٹے افطار کرنے کے وقت صدقہ دے اور روزہ داروں کو افطار کرائے اگرچہ چند دانے کھجور یا شربت سے ہی کیوں نہ دے۔ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص کسی روزہ دار کو افطار کرائے تو اس کے لئے اس روزہ دار جتنا ثواب ہوگا اور اس روزہ دار کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ واقع ہوگی اور پھر اس کے لئے ہر اس عمل کا ثواب ملے گا جو روزہ دار اس کے طعام سے قوت حاصل کر کے بجا لائے گا۔ آیۃ اللہ علامہ حلی رحمۃ اللہ علیہ نے سعدیہ رسالہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا، جو مومن کسی مومن بھائی کا افطار ایک لقمہ سے بھی رمضان المبارک میں کرائے تو خداوند عالم اس کے لئے تیس غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھے گا، اور اس کی ایک دعا قبول ہونے والی خداوند عالم کی بارگاہ میں ہو جائے گی، ساتویں۔ سورہ انا انزلناہ کا رمضان المبارک کی ہر رات میں ہزار دفعہ پڑھنا وارد ہوا ہے۔ آٹھویں اگر ممکن ہو تو ہر رات حٰمٓ دخان کو سو دفعہ پڑھے۔ نویں روایت میں ہے کہ جو شخص رمضان المبارک کی ہر رات میں اس دعا کو پڑھے تو اس کے چالیس سال کے گناہ بخشے جائیں گے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ شَھْرِ رَمَضَانَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ فِیْہِ الْقُرْاٰنَ وَافْتَرَضْتَ عَلٰی عِبَادِکَ فِیْہِ الصِّیَامَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْزُقْنِیْ حَجَّ بَیْتِکَ الْحَرَامِ فِیْ عَامِیْ ھٰذَا وَفِیْ کُلِّ عَامٍ وَّاغْفِرْلِیْ تِلْکَ الذُّنُوْبَ الْعِظَامَ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُھَا غَیْرُکَ یَا رَحْمٰنُ یَا عَلَّامُ۔ دسویں ہر رات مغرب کے بعد دعائے حج کو جو پہلی قسم میں گذر چکی ہے پڑھے۔ گیارہویں رمضان المبارک کی ہر رات کو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَفْتَتِحُ الثَّنَآءَ بِحَمْدِکَ وَاَنْتَ مُسَدِّدٌ لِّلصَّوَابِ بِمَنِّکَ وَاَیْقَنْتُ

دن کی ساعتوں کی دعائیں

کَذَا وَکَذَا ایسا لیکر اپنی حاجات کا ذکر کرے دوسری گھڑی سورج کے نکلنے کے بعد سے سرخی دور ہونے تک امام حسن علیہ السلام کی طرف منسوب ہے اور اس کی دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ لَبِسْتَ بَھَآئَکَ فِی الْعِظَمِ قُدْرَتَکَ وَصَفَا نُوْرُکَ فِیْ نُوْرِ ضَوْئِکَ وَفَاضَ عِلْمُکَ حِجَابَکَ وَخَلَصَتْ فِیْہِ اَھْلُ التُّقٰی بِکَ عِنْدَ جُوْدِکَ فَعَلَتْ فِیْ کِبْرِیَآئِکَ عُلُوًّا عَظُمَتْ فِیْہِ مِنَّتُکَ عَلٰۤی اَھْلِ طَاعَتِکَ فَبَا ھَتَتْ بِھِمْ اَھْلَ سَمٰوَاتِکَ مِنْتِکَ عَلَیْھِمْ اَللّٰھُمَّ فَبِحَقِّ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِیٍّ عَلَیْکَ اَسْئَلُکَ وَبِہٖ اَسْتَغِیْثُ اِلَیْکَ وَاُقَدِّمُہٗ بَیْنَ یَدَیْ حَوَائِجِیْ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَفْعَلَ بِیْ کَذَا وَکَذَا

انک انت ارحم الراحمين في موضع العفو والرحمة واشد المعاقبين في موضع النكال والنقمة
واعظم المتجبرين في موضع الكبرياء والعظمة اللهم اذنت لي في دعائك ومسئلتك فاسمع
يا سميع مدحتي واجب يا رحيم دعوتي واقل يا غفور عثرتي فكم يا الهي من كربة قد فرجتها
وهموم قد كشفتها وعثرة قد اقلتها ورحمة قد نشرتها وحلقة بلاء قد فككتها الحمد لله
الذي لم يتخذ صاحبة ولا ولدا ولم يكن له شريك في الملك ولم يكن له ولي من الذل وكبره
تكبيرا الحمد لله بجميع محامده كلها على جميع نعمه كلها الحمد لله الذي لا مضاد له
في ملكه ولا منازع له في امره الحمد لله الذي لا شريك له في خلقه ولا شبيه له في عظمته
الحمد لله الفاشي في الخلق امره وحمده الظاهر بالكرم مجده الباسط بالجود يده الذي
لا تنقص خزائنه ولا تزيده كثرة العطاء الا جودا وكرما انه هو العزيز الوهاب اللهم اني
اسئلك قليلا من كثير مع حاجة بي اليه عظيمة وغناك عنه قديم وهو عندي كثير وهو
عليك سهل يسير اللهم ان عفوك عن ذنبي وتجاوزك عن خطيئتي وصفحك عن ظلمي وسترك
على قبيح عملي وحلمك عن كثير جرمي عند ما كان من خطاي وعمدي اطمعني في ان اسئلك
ما لا استوجبه منك الذي رزقتني من رحمتك واريتني من قدرتك وعرفتني من اجابتك
فصرت ادعوك امنا واسئلك مستانسا لا خائفا ولا وجلا مدلا عليك فيما قصدت فيه اليك
فان ابطا عني عتبت بجهلي عليك ولعل الذي ابطا عني هو خير لي لعلمك بعاقبة الامور
فلم ار مولى كريما اصبر على عبد لئيم منك علي يا رب انك تدعوني فاولي عنك وتتحبب الي
فاتبغض اليك وتتودد الي فلا اقبل منك كان لي التطول عليك فلم يمنعك ذلك من الرحمة
لي والاحسان الي والتفضل علي بجودك وكرمك فارحم عبدك الجاهل وجد عليه بفضل
احسانك انك جواد كريم الحمد لله مالك الملك مجري الفلك مسخر الرياح فالق الاصباح ديان
الدين رب العالمين الحمد لله على حلمه بعد علمه والحمد لله على عفوه بعد قدرته والحمد
لله على طول اناته في غضبه وهو قادر على ما يريد الحمد لله خالق الخلق باسط الرزق فالق
الاصباح ذي الجلال والاكرام والفضل والانعام الذي بعد فلا يرى وقرب فشهد النجوى

دن کی ساعتوں کی دعا میں
یہاں پر اپنی حاجت کا ذکر
کرے۔ تیسری گھڑی شعاعوں
کے پھیلنے سے لے کر تھوڑا
سا سورج بلند ہونے تک
امام حسین علیہ السلام کی طرف
منسوب اور اس کی دعا یہ ہے
يا من تجبر فلا عين
تراه يا من تعظم فلا
تخطر القلوب بكنهه
يا حسن المن يا حسن
التجاوز يا حسن العفو
يا جواد يا كريم يا من لا
يشبهه شيء من خلقه
يا من من على خلقه باوليائه
اذ ارتضيتهم لدينه
وادبهم بعبادة و
جعلهم حججا منا منه
على خلقه اسئلك بحق
الحسين بن علي عليهما
السلام السبط التابع
لمرضاتك والناصح
في دينك والدليل
على ذاتك اسئلك
بحقه واقدمه
بين يدي حوائجي

تبارك وتعالى الحمد لله الذي ليس له منازع يعادله ولا شبيه يشاكله ولا ظهير يعاضده قهر
بعزته الاعزاء وتواضع لعظمته العظماء فبلغ بقدرته ما يشاء الحمد لله الذي يجيبني حين
اناديه ويستر علي كل عورة وانا اعصيه ويعظم النعمة علي فلا اجازيه فكم من موهبة
هنيئة قد اعطاني وعظيمة مخوفة قد كفاني وبهجة مونقة قد اراني فاثني عليه حامدا واذكره
مسبحا الحمد لله الذي لا يهتك حجابه ولا يغلق بابه ولا يرد سائله ولا يخيب امله الحمد لله
الذي يؤمن الخائفين وينجي الصالحين ويرفع المستضعفين ويضع المستكبرين ويهلك ملوكا
ويستخلف آخرين والحمد لله قاصم الجبارين مبير الظالمين مدرك الهاربين نكال الظالمين
صريخ المستصرخين موضع حاجات الطالبين معتمد المؤمنين الحمد لله الذي من خشيته
ترعد السماء وسكانها وترجف الارض وعمارها وتموج البحار ومن يسبح في غمراتها الحمد لله
الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله الحمد لله الذي يخلق ولم يخلق
ويرزق ولا يرزق ويطعم ولا يطعم ويميت الاحياء ويحيي الموتى وهو حي لا يموت بيده الخير وهو
على كل شيء قدير اللهم صل على محمد عبدك ورسولك وامينك وصفيك وحبيبك وخيرتك
من خلقك وحافظ سرك ومبلغ رسالاتك افضل واحسن واجمل واكمل وازكى وانمى
واطيب واطهر واسنى واكثر ما صليت وباركت وترحمت وتحننت وسلمت على احد
من عبادك وانبيائك ورسلك وصفوتك واهل الكرامة عليك من خلقك اللهم وصل على
علي امير المؤمنين ووصي رسول رب العالمين عبدك ووليك واخي رسولك وحجتك على خلقك
وآيتك الكبرى والنبإ العظيم وصل على الصديقة الطاهرة فاطمة سيدة نساء العالمين
وصل على سبطي الرحمة وامامي الهدى الحسن والحسين سيدي شباب اهل الجنة وصل على ائمة
المسلمين علي بن الحسين ومحمد بن علي وجعفر بن محمد وموسى بن جعفر وعلي بن موسى
ومحمد بن علي وعلي بن محمد والحسن بن علي والخلف الهادي المهدي حججك على عبادك
وامنائك في بلادك صلوة كثيرة دائمة اللهم وصل على ولي امرك القائم المؤمل والعدل
المنتظر وحفه بملائكتك المقربين وايده بروح القدس يا رب العالمين اللهم اجعله الداعي

دن کی ساعتوں کی دعا میں
ان تصلي على محمد وآل
محمد وان تفعل
بي كذا وكذا
یہاں پر اپنی حاجات کا ذکر
کرے۔ چوتھی گھڑی دن
کے بلند ہونے سے
لیکر دن کے ڈھلنے
تک امام زین العابدین
علی بن الحسین علیہما السلام
کی طرف منسوب ہے
اور اس کی دعا یہ ہے
اللهم صفا نورك في
اتم عظمتك وعلا
ضياؤك في ابهى ضوئك
اسئلك بنورك الذي
نورت به السموات
والارضين وقصمت
به الجبابرة واحييت
به الاموات وامت
به الاحياء وجمعت
به المتفرق وفرقت
به المجتمع واتممت
به الكلمات واقمت
به السموات اسئلك
بحق وليك علي بن

إلى كتابك والقائم بدينك استخلفه في الأرض كما استخلفت الذين من قبله مكن له دينه
الذي ارتضيته له أبدله من بعد خوفه أمنا يعبدك لا يشرك بك شيئا اللهم أعزه وأعزز به
وانصره وانتصر به وانصره نصرا عزيزا وافتح له فتحا يسيرا واجعل له من لدنك سلطانا نصيرا
اللهم أظهر به دينك وسنة نبيك حتى لا يستخفي بشيء من الحق مخافة أحد من الخلق اللهم
إنا نرغب إليك في دولة كريمة تعز بها الإسلام وأهله وتذل بها النفاق وأهله وتجعلنا
فيها من الدعاة إلى طاعتك والقادة إلى سبيلك وترزقنا بها كرامة الدنيا والآخرة اللهم
ما عرفتنا من الحق فحملناه وما قصرنا عنه فبلغناه اللهم المم به شعثنا واشعب به صدعنا
وارتق به فتقنا وكثر به قلتنا وأعزز به ذلتنا وأغن به عائلنا واقض به عن مغرمنا
واجبر به فقرنا وسد به خلتنا ويسر به عسرنا وبيض به وجوهنا وفك به أسرنا وأنجح به
طلبتنا وأنجز به مواعيدنا واستجب به دعوتنا وأعطنا به سؤلنا وبلغنا به من الدنيا والآخرة
آمالنا وأعطنا به فوق رغبتنا يا خير المسؤولين وأوسع المعطين اشف به صدورنا وأذهب
به غيظ قلوبنا واهدنا به لما اختلف فيه من الحق بإذنك إنك تهدي من تشاء إلى صراط
مستقيم وانصرنا به على عدوك وعدونا إله الحق آمين اللهم إنا نشكو إليك فقد نبينا صلواتك
عليه وآله وغيبة ولينا وكثرة عدونا وقلة عددنا وشدة الفتن بنا وتظاهر الزمان علينا
فصل على محمد وآله وأعنا على ذلك بفتح منك تعجله وبضر تكشفه ونصر تعزه وسلطان حق
تظهره ورحمة منك تجللناها وعافية منك تلبسناها برحمتك يا أرحم الراحمين بارہویں
رمضان المبارک کی ہر رات یہ دعا پڑھے اللهم برحمتك في الصالحين فأدخلنا وفي عليين فارفعنا
وبكأس من معين من عين سلسبيل فاسقنا ومن الحور العين برحمتك فزوجنا ومن الولدان
المخلدين كأنهم لؤلؤ مكنون فأخدمنا ومن ثمار الجنة ولحوم الطير فأطعمنا ومن ثياب
السندس والحرير والإستبرق فألبسنا وليلة القدر وحج بيتك الحرام وقتلا في سبيلك فوفق لنا
وصالح الدعاء والمسألة فاستجب لنا وإذا جمعت الأولين والآخرين يوم القيامة فارحمنا وبراءة
من النار فاكتب لنا وفي جهنم فلا تغلنا وفي عذابك وهوانك فلا تبتلنا ومن الزقوم والضريع

دن کی ساعتوں کی دعائیں
الحسين عليهما السلام
الذاب عن دينك
والمجاهد في سبيلك
وأفزع هما بين يدي
حوائجي أن تصلي على
محمد وآل محمد وأن
تفعل بي كذا وكذا
بہاں پر اپنی حاجات کا ذکر
کرے یا پچویں گھڑی دن
ڈھلنے سے لے کر چار
رکعت نماز کے ادا کرنے
کی مقدار تک امام محمد باقر
علیہ السلام کی طرف منسوب
ہے اور اس کی دعا یہ
ہے اللهم رب الضياء
والعظمة والنور الكريم
والسلطان تجبرت
بعظمة بهائك ومننت
على عبادك برأفتك
ورحمتك ودللتهم
على موجود رضاك
وجعلت لهم دليلا
يدلهم على محبتك
ويعلمهم محابك
ويدلهم على مشيتك

فَلَا تُطْعِمْنَا مَعَ الشَّيَاطِيْنِ فَلَا تَجْعَلْنَا وَفِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوْهِنَا فَلَا تُكِبَّنَا وَمِنْ ثِيَابِ النَّارِ وَسَرَابِيْلِ الْقَطِرَانِ فَلَا تُلْبِسْنَا وَمِنْ كُلِّ سُوْءٍ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَنَجِّنَا تیرہویں۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رمضان المبارک کی ہر رات میں یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ فِيْمَا تَقْضِيْ وَتُقَدِّرُ مِنَ الْاَمْرِ الْمَحْتُوْمِ فِي الْاَمْرِ الْحَكِيْمِ مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِيْ لَا يُرَدُّ وَلَا يُبَدَّلُ اَنْ تَكْتُبَنِيْ مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ الْمَبْرُوْرِ حَجُّهُمُ الْمَشْكُوْرِ سَعْيُهُمُ الْمَغْفُوْرِ ذُنُوْبُهُمُ الْمُكَفَّرِ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ وَاَنْ تَجْعَلَ فِيْمَا تَقْضِيْ وَتُقَدِّرُ اَنْ تُطِيْلَ عُمْرِيْ فِيْ خَيْرٍ وَعَافِيَةٍ وَتُوَسِّعَ فِيْ رِزْقِيْ وَتَجْعَلَنِيْ مِمَّنْ تَنْتَصِرُ بِهِ لِدِيْنِكَ وَلَا تَسْتَبْدِلْ بِيْ غَيْرِيْ چودھویں۔ انیس الصالحین میں ہے کہ رمضان المبارک کی ہر رات میں یہ دعا پڑھے اَعُوْذُ بِجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اَنْ يَنْقَضِيَ عَنِّيْ شَهْرُ رَمَضَانَ اَوْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ مِنْ لَيْلَتِيْ هٰذِهٖ وَلَكَ قِبَلِيْ تَبِعَةٌ اَوْ ذَنْبٌ تُعَذِّبُنِيْ عَلَيْهِ پندرہویں۔ شیخ کفعمی رحمۃ اللہ علیہ نے بلد الامین کے حاشیہ میں سید بن باقی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ رمضان المبارک کی ہر رات میں دو رکعت نماز پڑھے کہ جس کی ہر رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ قل ہو اللہ تین دفعہ پڑھے اور جب سلام دے تو یہ پڑھے سُبْحَانَ مَنْ هُوَ حَفِيْظٌ لَا يَغْفُلُ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ رَحِيْمٌ لَا يَعْجَلُ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ قَائِمٌ لَا يَسْهُوْ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ دَائِمٌ لَا يَلْهُوْ پھر تسبیحات اربعہ کو سات دفعہ پڑھ کر یہ پڑھے سُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ يَا عَظِيْمُ اِغْفِرْ لِيَ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ پھر دس دفعہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود پڑھے اور جو شخص بھی ان دو رکعتوں کو بجا لائے تو خداوند عالم اس کے ستر ہزار گناہ بخش دے گا۔ سولہویں۔ روایت میں ہے کہ جو شخص رمضان المبارک کی ہر رات مستحبی نماز میں سورہ اِنَّا فَتَحْنَا پڑھے تو وہ اس سال محفوظ رہے گا۔ معلوم ہو کہ رمضان المبارک کے اعمال میں سے ایک یہ ہے کہ ہزار رکعت نماز اس مہینے میں پڑھنا چاہیے اور اس کا ذکر علماء کرام اور مشائخ عظام نے اپنی فقہ کی کتابوں میں فرمایا ہے، ان کے بجالانے کی کیفیت میں اخبار مختلف وارد ہوئے ہیں۔ اور وہ کیفیت جو ابن ابی قرہ کی روایت کے موافق ہے جو امام جواد علیہ السلام سے منقول ہے اور اسی کو شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب غریہ و اشراف میں ذکر کیا ہے بلکہ وہی کیفیت جو مشہور علماء کا مختار بھی ہے وہ یوں ہے کہ رمضان المبارک کی پہلی سے لے کر بیسویں تک ہر رات میں بیس رکعت نماز دو دو کر کے نماز مغرب کے بعد آٹھ رکعت اور نماز عشاء کے بعد بارہ رکعت پڑھی جائے اور آخری دس دن میں یعنی اکیسویں سے لیکر آخر تک ہر رات تیس رکعت دو دو کر کے نماز مغرب کے بعد آٹھ رکعت اور

دن کی ساعتوں کی دعائیں

اَللّٰهُمَّ فَبِحَقِّ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَاُقَدِّمُهُ بَيْنَ يَدَيْ حَوَائِجِيْ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَفْعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا

یہاں پر اپنی حاجات کا ذکر کرے۔ چھٹی گھڑی چار رکعت ادا کرنے کی مقدار کے بعد سے لے کر ظہر کی نماز پڑھنے تک امام جعفر صادق علیہ السلام کی طرف منسوب ہے اور اس کی دعا یہ ہے یَا مَنْ لَطُفَ عَنْ اِدْرَاكِ الْاَوْهَامِ يَا مَنْ كَبُرَ عَنْ مَوْجُوْدِ الْبَصَرِ يَا مَنْ تَعَالٰى عَنِ الصِّفَاتِ كُلِّهَا يَا مَنْ جَلَّ عَنْ مَعَانِي اللُّطْفِ وَلَطُفَ عَنْ مَعَانِي الْجَلَالِ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ وَضِيَاءِ كِبْرِيَائِكَ وَاَسْئَلُكَ

سحری کے اعمال

نمازِ عشاء کے بعد بائیس رکعت پڑھی جائے تو ان سب کا حاصل جمع سات سو رکعت نماز ہو جائے گی۔ باقی جو تین سو رکعت بچتی ہیں انہیں شبہائے قدر میں یوں بجا لائے کہ انیسویں کی رات کو سو رکعت اور اکیسویں کی رات کو سو رکعت اور تیئسویں کی رات کو سو رکعت۔ ان ہزار رکعت کی اور کیفیت بھی موجود ہے کہ جس کا ذکر موجبِ طوالت ہوگا۔ امید ہے کہ صاحبانِ شوق و ذوق اور طالبانِ خیر ان ہزار رکعت کے بجا لانے میں کوتاہی نہ کرتے ہوئے فیضِ خداوندی سے بہرہ مند ہونگے۔ روایت میں ہے کہ رمضان المبارک کے ان نوافل میں ہر دو رکعت کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيمَا تَقْضِي وَتُقَدِّرُ مِنَ الْاَمْرِ الْمَحْتُومِ وَفِيمَا تَفْرُقُ مِنَ الْاَمْرِ الْحَكِيمِ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ اَنْ تَجْعَلَنِي مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ الْمَبْرُورِ حَجُّهُمُ الْمَشْكُورِ سَعْيُهُمُ الْمَغْفُورِ ذُنُوبُهُمْ وَاَسْئَلُكَ اَنْ تُطِيلَ عُمْرِي فِي طَاعَتِكَ وَتُوَسِّعَ لِي فِي رِزْقِي يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ تیسری قسم رمضان المبارک کی سحری کے اعمال میں ہے اور وہ چند ایک ہیں۔ پہلے سحری کے وقت کھانا کھانا اور اس سحری کے کھانے کو ترک نہ کرے اگرچہ معمولی سا بھی بقدر ایک کھجور یا شربت کا ایک گھونٹ بھی کیوں نہ ہو۔ سب سے بہترین کھانا سحری کے وقت ستو جو کھجور کی آمیزش سے بنایا گیا ہو۔ دوسرے سحری کے وقت سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھے اور جو شخص اس سورہ مبارکہ کو افطار کرنے کے وقت اور سحری کھانے کے وقت پڑھے تو اس کے لئے ثواب اس شخص کی طرح ہوگا جو اللہ کے راستے میں خون میں غلطاں ہو۔ تیسرے یہ دعا جو بہت عظیم الشان ہے اور امام رضا علیہ السلام سے نقل کی گئی ہے کہ پڑھے اور آپ نے فرمایا کہ یہ وہ دعا ہے کہ جسے سحری کے وقت امام محمد باقر علیہ السلام پڑھا کرتے تھے اور وہ دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ بَهَائِكَ بِاَبْهَاهُ وَكُلُّ بَهَائِكَ بَهِيٌّ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِبَهَائِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ جَمَالِكَ بِاَجْمَلِهِ وَكُلُّ جَمَالِكَ جَمِيلٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِجَمَالِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ جَلَالِكَ بِاَجَلِّهِ وَكُلُّ جَلَالِكَ جَلِيلٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِجَلَالِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ عَظَمَتِكَ بِاَعْظَمِهَا وَكُلُّ عَظَمَتِكَ عَظِيمَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِعَظَمَتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ نُورِكَ بِاَنْوَرِهِ وَكُلُّ نُورِكَ نَيِّرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِنُورِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ رَحْمَتِكَ بِاَوْسَعِهَا وَكُلُّ رَحْمَتِكَ وَاسِعَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ كَلِمَاتِكَ بِاَتَمِّهَا وَكُلُّ كَلِمَاتِكَ تَامَّةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِكَلِمَاتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ كَمَالِكَ بِاَكْمَلِهِ وَكُلُّ

دن کی ساعتوں کی دعائیں

بِحَقِّ عَظَمَتِكَ الْعَافِيَةَ مِنْ نَارِكَ وَاَسْئَلُكَ بِحَقِّ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْكَ وَاُقَدِّمُهُ بَيْنَ يَدَيْ حَوَائِجِي اَنْ تُصَلِّيَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا یہاں پر اپنی حاجات کا ذکر کرے۔ ساتویں گھڑی ظہر کے بعد چار رکعت کی مقدار پہلے تک امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی طرف منسوب اور اس کی دعا یہ ہے يَا مَنْ تَكَبَّرَ عَنِ الْاَوْهَامِ صُورَتُهُ يَا مَنْ تَعَالَىٰ عَنِ الصِّفَاتِ نُورُهُ يَا مَنْ قَرُبَ عِنْدَ دُعَاءِ خَلْقِهِ يَا مَنْ دَعَاهُ الْمُضْطَرُّونَ وَلَجَاَ اِلَيْهِ الْخَائِفُونَ وَسَاَلَهُ الْمُؤْمِنُونَ وَعَبَدَهُ الشَّاكِرُونَ وَحَمِدَهُ الْمُخْلِصُونَ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ نُورِكَ الْمُضِيءِ وَبِحَقِّ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْكَ

كَمَالِكَ كَامِلٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِكَمَالِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ اَسْمَائِكَ بِاَكْبَرِهَا

وَكُلُّ اَسْمَائِكَ كَبِيرَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِاَسْمَائِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ عِزَّتِكَ بِاَعَزِّهَا

وَكُلُّ عِزَّتِكَ عَزِيزَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ مَشِيَّتِكَ بِاَمْضَاهَا

وَكُلُّ مَشِيَّتِكَ مَاضِيَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِمَشِيَّتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ قُدْرَتِكَ بِالْقُدْرَةِ

الَّتِي اسْتَطَلْتَ بِهَا عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَكُلُّ قُدْرَتِكَ مُسْتَطِيلَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِقُدْرَتِكَ كُلِّهَا

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ عِلْمِكَ بِاَنْفَذِهِ وَكُلُّ عِلْمِكَ نَافِذٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِعِلْمِكَ كُلِّهِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ قَوْلِكَ بِاَرْضَاهُ وَكُلُّ قَوْلِكَ رَضِيٌّ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِقَوْلِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ

اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ مَسَائِلِكَ بِاَحَبِّهَا اِلَيْكَ وَكُلُّ مَسَائِلِكَ اِلَيْكَ حَبِيبَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ

بِمَسَائِلِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ شَرَفِكَ بِاَشْرَفِهِ وَكُلُّ شَرَفِكَ شَرِيفٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي

اَسْئَلُكَ بِشَرَفِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ سُلْطَانِكَ بِاَدْوَمِهِ وَكُلُّ سُلْطَانِكَ دَائِمٌ اَللّٰهُمَّ

اِنِّي اَسْئَلُكَ بِسُلْطَانِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ مُلْكِكَ بِاَفْخَرِهِ وَكُلُّ مُلْكِكَ فَاخِرٌ

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِمُلْكِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ عُلُوِّكَ بِاَعْلَاهُ وَكُلُّ عُلُوِّكَ عَالٍ

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِعُلُوِّكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ مَنِّكَ بِاَقْدَمِهِ وَكُلُّ مَنِّكَ قَدِيمٌ اَللّٰهُمَّ

اِنِّي اَسْئَلُكَ بِمَنِّكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ اٰيَاتِكَ بِاَكْرَمِهَا وَكُلُّ اٰيَاتِكَ كَرِيمَةٌ

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِاٰيَاتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِمَا اَنْتَ فِيهِ مِنَ الشَّأْنِ وَالْجَبَرُوتِ وَاَسْئَلُكَ

بِكُلِّ شَأْنٍ وَحْدَهُ وَجَبَرُوتٍ وَحْدَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِمَا تُجِيبُنِي حِينَ اَسْئَلُكَ فَاَجِبْنِي يَا اَللّٰهُ

اس کے بعد جو حاجت ہو وہ طلب کرے تاکہ پوری کی جائے۔ چوتھے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مصباح میں ہے کہ ابو حمزہ ثمالی نے روایت کی ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام رمضان المبارک کی رات کا اکثر حصہ نماز خدا میں بسر کرتے تھے اور جب سحری ہوتی تھی تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے اِلٰهِي لَا تُؤَدِّبْنِي بِعُقُوبَتِكَ وَلَا

تَمْكُرْ بِي فِي حِيلَتِكَ مِنْ اَيْنَ لِيَ الْخَيْرُ يَا رَبِّ وَلَا يُوجَدُ اِلَّا مِنْ عِنْدِكَ وَمِنْ اَيْنَ لِيَ النَّجَاةُ وَلَا تُسْتَطَاعُ

اِلَّا بِكَ لَا الَّذِي اَحْسَنَ اسْتَغْنٰى عَنْ عَوْنِكَ وَرَحْمَتِكَ وَلَا الَّذِي اَسَاءَ وَاجْتَرَءَ عَلَيْكَ وَلَمْ يُرْضِكَ

خَرَجَ عَنْ قُدْرَتِكَ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ اس کو اتنا کہے کہ سانس منقطع ہو جائے پھر یہ کہے بِكَ عَرَفْتُكَ

دن کی ساعتوں کی دعائیں

وَاَتَقَرَّبُ بِهِ اِلَيْكَ وَاُقَدِّمُهُ بَيْنَ يَدَيْ حَوَائِجِي اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا

یہاں پر اپنی حاجات کا ذکر کرے آٹھویں گھڑی ظہر کے بعد چار رکعت کی مقدار سے لے کر عصر کی نماز تک امام رضا علیہ السلام کی طرف منسوب ہے اور اس کی دعا یہ ہے:

يَا خَيْرَ مَدْعُوٍّ يَا خَيْرَ مَنْ اَعْطٰى يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ يَا مَنْ اَضَاءَ بِاسْمِهِ ضَوْءُ النَّهَارِ وَاَظْلَمَ بِهِ ظُلْمَةُ اللَّيْلِ وَسَالَ بِاسْمِهِ وَابِلُ السَّيْلِ وَرَزَقَ اَوْلِيَاءَهُ كُلَّ خَيْرٍ يَا مَنْ عَلَا السَّمٰوَاتِ نُورُهُ وَالْاَرْضَ ضَوْءُهُ وَالشَّرْقَ وَالْغَرْبَ رَحْمَتُهُ يَا وَاسِعَ الْجُودِ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا

وَاَنْتَ دَلَلْتَنِي عَلَيْكَ وَدَعَوْتَنِي اِلَيْكَ وَلَوْلَا اَنْتَ لَمْ اَدْرِ مَا اَنْتَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَدْعُوهُ فَيُجِيبُنِي
وَاِنْ كُنْتُ بَطِيئًا حِينَ يَدْعُونِي وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَسْاَلُهُ فَيُعْطِينِي وَاِنْ كُنْتُ بَخِيلًا حِينَ
يَسْتَقْرِضُنِي وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اُنَادِيهِ كُلَّمَا شِئْتُ لِحَاجَتِي وَاَخْلُو بِهِ حَيْثُ شِئْتُ لِسِرِّي بِغَيْرِ
شَفِيعٍ فَيَقْضِي لِي حَاجَتِي اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَا اَدْعُو غَيْرَهُ وَلَوْ دَعَوْتُ غَيْرَهُ لَمْ يَسْتَجِبْ لِي دُعَائِي
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَا اَرْجُو غَيْرَهُ وَلَوْ رَجَوْتُ غَيْرَهُ لَاَخْلَفَ رَجَائِي وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَكَلَنِي اِلَيْهِ
فَاَكْرَمَنِي وَلَمْ يَكِلْنِي اِلَى النَّاسِ فَيُهِينُونِي وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي تَحَبَّبَ اِلَيَّ وَهُوَ غَنِيٌّ عَنِّي وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِي يَحْلُمُ عَنِّي حَتّٰى كَاَنِّي لَا ذَنْبَ لِي فَرَبِّي اَحْمَدُ شَيْءٍ عِنْدِي وَاَحَقُّ بِحَمْدِي اَللّٰهُمَّ اِنِّي
اَجِدُ سُبُلَ الْمَطَالِبِ اِلَيْكَ مُشْرَعَةً وَمَنَاهِلَ الرَّجَاءِ اِلَيْكَ مُتْرَعَةً وَالْاِسْتِعَانَةَ بِفَضْلِكَ لِمَنْ اَمَّلَكَ
مُبَاحَةً وَاَبْوَابَ الدُّعَاءِ اِلَيْكَ لِلصَّارِخِينَ مَفْتُوحَةً وَاَعْلَمُ اَنَّكَ لِلرَّاجِي بِمَوْضِعِ اِجَابَةٍ وَلِلْمَلْهُوفِينَ
بِمَرْصَدِ اِغَاثَةٍ وَاَنَّ فِي اللَّهْفِ اِلٰى جُودِكَ وَالرِّضَا بِقَضَائِكَ عِوَضًا مِنْ مَنْعِ الْبَاخِلِينَ وَمَنْدُوحَةً
عَمَّا فِي اَيْدِي الْمُسْتَاْثِرِينَ وَاَنَّ الرَّاحِلَ اِلَيْكَ قَرِيبُ الْمَسَافَةِ وَاَنَّكَ لَا تَحْتَجِبُ عَنْ خَلْقِكَ اِلَّا اَنْ
تَحْجُبَهُمُ الْاَعْمَالُ دُونَكَ وَقَدْ قَصَدْتُ اِلَيْكَ بِطَلِبَتِي وَتَوَجَّهْتُ اِلَيْكَ بِحَاجَتِي وَجَعَلْتُ بِكَ
اِسْتِغَاثَتِي وَبِدُعَائِكَ تَوَسُّلِي مِنْ غَيْرِ اسْتِحْقَاقٍ لِاسْتِمَاعِكَ مِنِّي وَلَا اسْتِيجَابٍ لِعَفْوِكَ عَنِّي بَلْ
لِثِقَتِي بِكَرَمِكَ وَسُكُونِي اِلٰى صِدْقِ وَعْدِكَ وَلَجَائِي اِلَى الْاِيمَانِ بِتَوْحِيدِكَ وَيَقِينِي بِمَعْرِفَتِكَ
مِنِّي اَنْ لَا رَبَّ لِي غَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْقَائِلُ وَقَوْلُكَ
حَقٌّ وَوَعْدُكَ صِدْقٌ وَاسْاَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا وَلَيْسَ مِنْ صِفَاتِكَ
يَا سَيِّدِي اَنْ تَاْمُرَ بِالسُّؤَالِ وَتَمْنَعَ الْعَطِيَّةَ وَاَنْتَ الْمَنَّانُ بِالْعَطِيَّاتِ عَلٰى اَهْلِ مَمْلَكَتِكَ وَ
الْعَائِدُ عَلَيْهِمْ بِتَحَنُّنِ رَاْفَتِكَ اِلٰهِي رَبَّيْتَنِي فِي نِعَمِكَ وَاِحْسَانِكَ صَغِيرًا وَنَوَّهْتَ بِاسْمِي كَبِيرًا
فَيَا مَنْ رَبَّانِي فِي الدُّنْيَا بِاِحْسَانِهِ وَتَفَضُّلِهِ وَنِعَمِهِ وَاَشَارَ لِي فِي الْاٰخِرَةِ اِلٰى عَفْوِهِ وَكَرَمِهِ
مَعْرِفَتِي يَا مَوْلَايَ دَلِيلِي عَلَيْكَ وَحُبِّي لَكَ شَفِيعِي اِلَيْكَ وَاَنَا وَاثِقٌ مِنْ دَلِيلِي بِدَلَالَتِكَ
وَسَاكِنٌ مِنْ شَفِيعِي اِلٰى شَفَاعَتِكَ اَدْعُوكَ يَا سَيِّدِي بِلِسَانٍ قَدْ اَخْرَسَهُ ذَنْبُهُ رَبِّ اُنَاجِيكَ
بِقَلْبٍ قَدْ اَوْبَقَهُ جُرْمُهُ اَدْعُوكَ يَا رَبِّ رَاهِبًا رَاغِبًا رَاجِيًا خَائِفًا اِذَا رَاَيْتُ مَوْلَايَ ذُنُوبِي فَزِعْتُ

دن کی ساعتوں کی دعائیں
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَاُقَدِّمُهُ
بَيْنَ يَدَيْ حَوَائِجِي
اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَفْعَلَ
بِي كَذَا وَكَذَا ایسا
برائے حاجات کا ذکر کرے
دن گھڑی عصر کی نماز
سے لے کر دو گھڑی بعد
تک امام محمد تقی علیہ السلام
کی طرف منسوب ہے
اور اس کی دعا یہ ہے،
يَا مَنْ دَعَاهُ الْمُضْطَرُّونَ
فَاَجَابَهُمْ وَالْتَجَاَ اِلَيْهِ
الْخَائِفُونَ فَاٰمَنَهُمْ
وَعَبَدَهُ الطَّائِعُونَ
فَشَكَرَهُمْ وَشَكَرَهُ
الْمُؤْمِنُونَ فَحَبَاهُمْ
وَاَطَاعُوهُ فَعَصَمَهُمْ
وَسَئَلُوهُ فَاَعْطَاهُمْ
وَنَسُوا نِعْمَتَهُ فَلَمْ
يُخْلِ شُكْرَهُ مِنْ
قُلُوبِهِمْ وَامْتَنَّ عَلَيْهِمْ
فَلَمْ يَجْعَلِ اسْمَهُ مَنْسِيًّا
عِنْدَهُمْ اَسْاَلُكَ
بِحَقِّ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ

وَاِذَا رَاَيْتُ كَرَمَكَ طَمِعْتُ فَاِنْ عَفَوْتَ فَخَيْرُ رَاحِمٍ وَاِنْ عَذَّبْتَ فَغَيْرُ ظَالِمٍ حُجَّتِي يَا اَللّٰهُ
فِي جُرْاَتِي عَلٰى مَسْاَلَتِكَ مَعَ اِتْيَانِي مَا تَكْرَهُ جُوْدُكَ وَكَرَمُكَ وَعُدَّتِي فِي شِدَّتِي مَعَ قِلَّةِ
حَيَائِي رَاْفَتُكَ وَرَحْمَتُكَ وَقَدْ رَجَوْتُ اَنْ لَا تَخِيْبَ بَيْنَ ذَيْنِ وَذَيْنِ مُنْيَتِي فَحَقِّقْ رَجَائِي وَاسْمَعْ
دُعَائِي يَا خَيْرَ مَنْ دَعَاهُ دَاعٍ وَاَفْضَلَ مَنْ رَجَاهُ رَاجٍ عَظُمَ يَا سَيِّدِي اَمَلِي وَسَاءَ عَمَلِي فَاَعْطِنِي
مِنْ عَفْوِكَ بِمِقْدَارِ اَمَلِي وَلَا تُؤَاخِذْنِي بِاَسْوَءِ عَمَلِي فَاِنَّ كَرَمَكَ يَجِلُّ عَنْ مُجَازَاةِ الْمُذْنِبِيْنَ
وَحِلْمَكَ يَكْبُرُ عَنْ مُكَافَاةِ الْمُقَصِّرِيْنَ وَاَنَا يَا سَيِّدِي عَائِذٌ بِفَضْلِكَ هَارِبٌ مِنْكَ اِلَيْكَ
مُتَنَجِّزٌ مَا وَعَدْتَ مِنَ الصَّفْحِ عَمَّنْ اَحْسَنَ بِكَ ظَنًّا وَمَا اَنَا يَا رَبِّ وَمَا خَطَرِي هَبْنِي بِفَضْلِكَ
وَتَصَدَّقْ عَلَيَّ بِعَفْوِكَ اَيْ رَبِّ جَلِّلْنِي بِسِتْرِكَ وَاعْفُ عَنْ تَوْبِيْخِي بِكَرَمِ وَجْهِكَ فَلَوِ اطَّلَعَ
الْيَوْمَ عَلٰى ذَنْبِي غَيْرُكَ مَا فَعَلْتُهُ وَلَوْ خِفْتُ تَعْجِيْلَ الْعُقُوْبَةِ لَاجْتَنَبْتُهُ لَا لِاَنَّكَ اَهْوَنُ النَّاظِرِيْنَ
وَاَخَفُّ الْمُطَّلِعِيْنَ بَلْ لِاَنَّكَ يَا رَبِّ خَيْرُ السَّاتِرِيْنَ وَاَحْكَمُ الْحَاكِمِيْنَ وَاَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ
سَتَّارُ الْعُيُوْبِ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ تَسْتُرُ الذَّنْبَ بِكَرَمِكَ وَتُؤَخِّرُ الْعُقُوْبَةَ بِحِلْمِكَ
فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ وَعَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ وَيَحْمِلُنِي وَيُجَرِّئُنِي عَلٰى مَعْصِيَتِكَ
حِلْمُكَ عَنِّي وَيَدْعُوْنِي اِلٰى قِلَّةِ الْحَيَاءِ سِتْرُكَ عَلَيَّ وَيُسْرِعُنِي اِلَى التَّوَثُّبِ عَلٰى مَحَارِمِكَ مَعْرِفَتِي بِسَعَةِ
رَحْمَتِكَ وَعَظِيْمِ عَفْوِكَ يَا حَلِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا غَافِرَ الذَّنْبِ يَا قَابِلَ التَّوْبِ يَا عَظِيْمَ الْمَنِّ يَا قَدِيْمَ
الْاِحْسَانِ اَيْنَ سِتْرُكَ الْجَمِيْلُ اَيْنَ عَفْوُكَ الْجَلِيْلُ اَيْنَ فَرَجُكَ الْقَرِيْبُ اَيْنَ غِيَاثُكَ السَّرِيْعُ اَيْنَ
رَحْمَتُكَ الْوَاسِعَةُ اَيْنَ عَطَايَاكَ الْفَاضِلَةُ اَيْنَ مَوَاهِبُكَ الْهَنِيْئَةُ اَيْنَ صَنَائِعُكَ السَّنِيَّةُ اَيْنَ فَضْلُكَ
الْعَظِيْمُ اَيْنَ مَنُّكَ الْجَسِيْمُ اَيْنَ اِحْسَانُكَ الْقَدِيْمُ اَيْنَ كَرَمُكَ يَا كَرِيْمُ بِهِ فَاسْتَنْقِذْنِي وَبِرَحْمَتِكَ
فَخَلِّصْنِي يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ لَسْتُ اَتَّكِلُ فِي النَّجَاةِ مِنْ عِقَابِكَ عَلٰى اَعْمَالِنَا بَلْ بِفَضْلِكَ
عَلَيْنَا لِاَنَّكَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ تُبْدِئُ بِالْاِحْسَانِ نِعَمًا وَتَعْفُوْ عَنِ الذَّنْبِ كَرَمًا فَمَا نَدْرِيْ
مَا نَشْكُرُ اَجَمِيْلَ مَا تَنْشُرُ اَمْ قَبِيْحَ مَا تَسْتُرُ اَمْ عَظِيْمَ مَا اَبْلَيْتَ وَاَوْلَيْتَ اَمْ كَثِيْرَ مَا مِنْهُ نَجَّيْتَ وَعَافَيْتَ
يَا حَبِيْبَ مَنْ تَحَبَّبَ اِلَيْكَ وَيَا قُرَّةَ عَيْنِ مَنْ لَاذَ بِكَ وَانْقَطَعَ اِلَيْكَ اَنْتَ الْمُحْسِنُ وَنَحْنُ الْمُسِيْئُوْنَ فَتَجَاوَزْ
يَا رَبِّ عَنْ قَبِيْحِ مَا عِنْدَنَا بِجَمِيْلِ مَا عِنْدَكَ وَاَيُّ جَهْلٍ يَا رَبِّ لَا يَسَعُهُ جُوْدُكَ اَوْ اَيُّ زَمَانٍ

عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِحَقِّكَ
الْبَالِغَةِ وَبِنِعْمَتِكَ
السَّابِغَةِ وَمَحَجَّتِكَ
الْوَاضِحَةِ وَاُقَدِّمُهُ
بَيْنَ يَدَيْ حَوَائِجِي
اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَفْعَلَ
بِيْ كَذَا وَكَذَا

یہاں پر اپنی حاجات کا
ذکر کرے۔ دسویں گھڑی
عصر کی نماز کے بعد
دو گھڑیوں کے بعد سے
لے کر سورج کے زردی
مائل ہونے سے پہلے تک
امام علی نقی علیہ السلام
کی طرف منسوب ہے اور
اس کی دعا یہ ہے يَا مَنْ
عَلَا فَعَظُمَ يَا مَنْ تَسَلَّطَ
فَقَهَرَ وَتَجَبَّرَ فَتَسَلَّطَ يَا مَنْ
عَزَّ فَاسْتَكْبَرَ فِيْ عِزِّهِ
يَا مَنْ مَدَّ الظِّلَّ عَلٰى
خَلْقِهِ يَا مَنِ امْتَنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ عَلٰى عِبَادِهِ
يَا عَزِيْزًا ذَا انْتِقَامٍ
يَا مُنْتَقِمًا بِعِزَّتِهِ

مِنْ اَهْلِ الشَّرِّ کے
اَسْئَلُكَ بِحَقِّ عَلِيِّ
بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا
السَّلَامُ وَاُقَدِّمُهُ
بَيْنَ يَدَيْ حَوَائِجِيْ
اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَفْعَلَ
بِيْ كَذَا وَكَذَا
یہاں پر اپنی حاجات کا
ذکر کرے۔ گیارہویں گھڑی
سورج کے زردی مائل ہونے
سے پہلے سے لے کر
زردی مائل ہونے تک
امام حسن عسکری علیہ السلام
کی طرف منسوب اور اس
کی دعا یہ ہے يَا اَوَّلًا
بِلَا اَوَّلِيَّةٍ وَّيَا اٰخِرًا
بِلَا اٰخِرِيَّةٍ يَا قَيُّوْمًا
بِلَا مُنْتَهٰى لِقِدَمِهٖ
يَا عَزِيْزًا بِلَا انْقِطَاعٍ
لِعِزَّتِهٖ يَا سُلْطَانًا
بِلَا ضَعْفٍ مِّنْ سُلْطَانِهٖ
يَا كَرِيْمًا بِدَوَامِ
نِعْمَتِهٖ يَا جَبَّارًا
وَمُعِزًّا لِاَوْلِيَائِهٖ

اَطْوَلُ مِنْ اَنَاتِكَ وَمَا قَدْرُ اَعْمَالِنَا فِيْ جَنْبِ نِعَمِكَ وَكَيْفَ نَسْتَكْثِرُ اَعْمَالًا نُقَابِلُ بِهَا كَرَمَكَ بَلْ
كَيْفَ يَضِيْقُ عَلَى الْمُذْنِبِيْنَ مَا وَسِعَهُمْ مِنْ رَحْمَتِكَ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ
فَوَعِزَّتِكَ يَا سَيِّدِيْ لَوْ نَهَرْتَنِيْ مَا بَرِحْتُ مِنْ بَابِكَ وَلَا كَفَفْتُ عَنْ تَمَلُّقِكَ لِمَا انْتَهٰى اِلَيَّ مِنَ الْمَعْرِفَةِ
بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ وَاَنْتَ الْفَاعِلُ لِمَا تَشَآءُ تُعَذِّبُ مَنْ تَشَآءُ بِمَا تَشَآءُ كَيْفَ تَشَآءُ وَتَرْحَمُ مَنْ تَشَآءُ
بِمَا تَشَآءُ كَيْفَ تَشَآءُ لَا تُسْئَلُ عَنْ فِعْلِكَ وَلَا تُنَازَعُ فِيْ مُلْكِكَ وَلَا تُشَارَكُ فِيْ اَمْرِكَ وَلَا تُضَادُّ فِيْ حُكْمِكَ
وَلَا يَعْتَرِضُ عَلَيْكَ اَحَدٌ فِيْ تَدْبِيْرِكَ لَكَ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ يَا رَبِّ هٰذَا مَقَامُ
مَنْ لَاذَ بِكَ وَاسْتَجَارَ بِكَرَمِكَ وَاَلِفَ اِحْسَانَكَ وَنِعَمَكَ وَاَنْتَ الْجَوَادُ الَّذِيْ لَا يَضِيْقُ عَفْوُكَ
وَلَا يَنْقُصُ فَضْلُكَ وَلَا تَقِلُّ رَحْمَتُكَ وَقَدْ تَوَثَّقْنَا مِنْكَ بِالصَّفْحِ الْقَدِيْمِ وَالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ وَالرَّحْمَةِ
الْوَاسِعَةِ اَفَتُرَاكَ يَا رَبِّ تُخْلِفُ ظُنُوْنَنَا اَوْ تُخَيِّبُ اٰمَالَنَا كَلَّا يَا كَرِيْمُ فَلَيْسَ هٰذَا ظَنُّنَا بِكَ
وَلَا هٰذَا فِيْكَ طَمَعُنَا يَا رَبِّ اِنَّ لَنَا فِيْكَ اَمَلًا طَوِيْلًا كَثِيْرًا اِنَّ لَنَا فِيْكَ رَجَآءً عَظِيْمًا عَصَيْنَاكَ
وَنَحْنُ نَرْجُوْ اَنْ تَسْتُرَ عَلَيْنَا وَدَعَوْنَاكَ وَنَحْنُ نَرْجُوْ اَنْ تَسْتَجِيْبَ لَنَا فَحَقِّقْ رَجَآءَنَا مَوْلَانَا فَقَدْ عَلِمْنَا
مَا نَسْتَوْجِبُ بِاَعْمَالِنَا وَلٰكِنْ عِلْمُكَ فِيْنَا وَعِلْمُنَا بِاَنَّكَ لَا تَصْرِفُنَا عَنْكَ وَاِنْ كُنَّا غَيْرَ مُسْتَوْجِبِيْنَ
لِرَحْمَتِكَ فَاَنْتَ اَهْلٌ اَنْ تَجُوْدَ عَلَيْنَا وَعَلَى الْمُذْنِبِيْنَ بِفَضْلِ سَعَتِكَ فَامْنُنْ عَلَيْنَا بِمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ
وَجُدْ عَلَيْنَا فَاِنَّا مُحْتَاجُوْنَ اِلٰى نَيْلِكَ يَا غَفَّارُ بِنُوْرِكَ اهْتَدَيْنَا وَبِفَضْلِكَ اسْتَغْنَيْنَا وَبِنِعْمَتِكَ اَصْبَحْنَا
وَاَمْسَيْنَا ذُنُوْبُنَا بَيْنَ يَدَيْكَ نَسْتَغْفِرُكَ اللّٰهُمَّ مِنْهَا وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ تَتَحَبَّبُ اِلَيْنَا بِالنِّعَمِ وَنُعَارِضُكَ
بِالذُّنُوْبِ خَيْرُكَ اِلَيْنَا نَازِلٌ وَشَرُّنَا اِلَيْكَ صَاعِدٌ وَلَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ مَلَكٌ كَرِيْمٌ يَاْتِيْكَ عَنَّا
بِعَمَلٍ قَبِيْحٍ فَلَا يَمْنَعُكَ ذٰلِكَ مِنْ اَنْ تَحُوْطَنَا بِنِعَمِكَ وَتَتَفَضَّلَ عَلَيْنَا بِاٰلَائِكَ فَسُبْحَانَكَ مَا
اَحْلَمَكَ وَاَعْظَمَكَ وَاَكْرَمَكَ مُبْدِئًا وَّمُعِيْدًا تَقَدَّسَتْ اَسْمَآؤُكَ وَجَلَّ ثَنَآؤُكَ وَكَرُمَ
صَنَآئِعُكَ وَفِعَالُكَ اَنْتَ اِلٰهِيْ اَوْسَعُ فَضْلًا وَّاَعْظَمُ حِلْمًا مِنْ اَنْ تُقَايِسَنِيْ بِفِعْلِيْ وَخَطِيْئَتِيْ فَالْعَفْوَ
الْعَفْوَ الْعَفْوَ سَيِّدِيْ سَيِّدِيْ سَيِّدِيْ اَللّٰهُمَّ اشْغَلْنَا بِذِكْرِكَ وَاَعِذْنَا مِنْ سَخَطِكَ وَاَجِرْنَا مِنْ عَذَابِكَ وَ
ارْزُقْنَا مِنْ مَوَاهِبِكَ وَاَنْعِمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلِكَ وَارْزُقْنَا حَجَّ بَيْتِكَ وَزِيَارَةَ قَبْرِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ
وَرَحْمَتُكَ وَمَغْفِرَتُكَ وَرِضْوَانُكَ عَلَيْهِ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ اِنَّكَ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ وَارْزُقْنَا

۱۸۰

عَمَلاً بِطاعَتِكَ وَتَوَفَّنا عَلى مِلَّتِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِوالِدَيَّ

وَارْحَمْهُما كَما رَبَّيانِي صَغِيراً اِجْزِهِما بِالْاِحْسانِ اِحْساناً وَبِالسَّيِّئاتِ غُفْراناً اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ

لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِناتِ الْاَحْياءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْواتِ وَتابِعْ بَيْنَنا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْراتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنا

وَمَيِّتِنا وَشاهِدِنا وَغائِبِنا ذَكَرِنا وَاُنْثانا صَغِيرِنا وَكَبِيرِنا حُرِّنا وَمَمْلُوكِنا كَذَبَ الْعادِلُونَ

بِاللهِ وَضَلُّوا ضَلالاً بَعِيداً وَخَسِرُوا خُسْراناً مُبِيناً اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاخْتِمْ لِي

بِخَيْرٍ وَاكْفِنِي ما اَهَمَّنِي مِنْ اَمْرِ دُنْيايَ وَآخِرَتِي وَلا تُسَلِّطْ عَلَيَّ مَنْ لا يَرْحَمُنِي وَاجْعَلْ عَلَيَّ مِنْكَ

واقِيَةً باقِيَةً وَلا تَسْلُبْنِي صالِحَ ما اَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيَّ وَارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ رِزْقاً واسِعاً حَلالاً

طَيِّباً اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِي بِحَراسَتِكَ وَاحْفَظْنِي بِحِفْظِكَ وَاكْلَاْنِي بِكِلائَتِكَ وَارْزُقْنِي حَجَّ بَيْتِكَ

الْحَرامِ فِي عامِنا هذا وَفِي كُلِّ عامٍ وَزِيارَةَ قَبْرِ نَبِيِّكَ وَالْاَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلامُ وَلا تُخْلِنِي يا رَبِّ

مِنْ تِلْكَ الْمَشاهِدِ الشَّرِيفَةِ وَالْمَواقِفِ الْكَرِيمَةِ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيَّ حَتّى لا اَعْصِيَكَ وَاَلْهِمْنِي الْخَيْرَ

وَالْعَمَلَ بِهِ وَخَشْيَتَكَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهارِ ما اَبْقَيْتَنِي يا رَبَّ الْعالَمِينَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي كُلَّما قُلْتُ

قَدْ تَهَيَّأْتُ وَتَعَبَّأْتُ وَقُمْتُ لِلصَّلوٰةِ بَيْنَ يَدَيْكَ وَناجَيْتُكَ اَلْقَيْتَ عَلَيَّ نُعاساً اِذا اَنَا صَلَّيْتُ وَسَلَبْتَنِي

مُناجاتَكَ اِذا اَنَا ناجَيْتُ ما لِي كُلَّما قُلْتُ قَدْ صَلَحَتْ سَرِيرَتِي وَقَرُبَ مِنْ مَجالِسِ التَّوّابِينَ

مَجْلِسِي عَرَضَتْ لِي بَلِيَّةٌ اَزالَتْ قَدَمِي وَحالَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ خِدْمَتِكَ سَيِّدِي لَعَلَّكَ عَنْ

بابِكَ طَرَدْتَنِي وَعَنْ خِدْمَتِكَ نَحَّيْتَنِي اَوْ لَعَلَّكَ رَاَيْتَنِي مُسْتَخِفّاً بِحَقِّكَ فَاَقْصَيْتَنِي اَوْ لَعَلَّكَ

رَاَيْتَنِي مُعْرِضاً عَنْكَ فَقَلَيْتَنِي اَوْ لَعَلَّكَ وَجَدْتَنِي فِي مَقامِ الْكاذِبِينَ فَرَفَضْتَنِي

اَوْ لَعَلَّكَ رَاَيْتَنِي غَيْرَ شاكِرٍ لِنَعْمائِكَ فَحَرَمْتَنِي اَوْ لَعَلَّكَ فَقَدْتَنِي مِنْ مَجالِسِ الْعُلَماءِ فَخَذَلْتَنِي

اَوْ لَعَلَّكَ رَاَيْتَنِي فِي الْغافِلِينَ فَمِنْ رَحْمَتِكَ آيَسْتَنِي اَوْ لَعَلَّكَ رَاَيْتَنِي آلِفَ مَجالِسِ الْبَطّالِينَ

فَبَيْنِي وَبَيْنَهُمْ خَلَّيْتَنِي اَوْ لَعَلَّكَ لَمْ تُحِبَّ اَنْ تَسْمَعَ دُعائِي فَباعَدْتَنِي اَوْ لَعَلَّكَ بِجُرْمِي وَجَرِيرَتِي

كافَيْتَنِي اَوْ لَعَلَّكَ بِقِلَّةِ حَيائِي مِنْكَ جازَيْتَنِي فَاِنْ عَفَوْتَ يا رَبِّ فَطالَما عَفَوْتَ عَنِ

الْمُذْنِبِينَ قَبْلِي لِاَنَّ كَرَمَكَ اَيْ رَبِّ يَجِلُّ عَنْ مُكافاةِ الْمُقَصِّرِينَ وَاَنَا عائِذٌ بِفَضْلِكَ

هارِبٌ مِنْكَ اِلَيْكَ مُتَنَجِّزٌ ما وَعَدْتَ مِنَ الصَّفْحِ عَمَّنْ اَحْسَنَ بِكَ ظَنّاً اِلٰهِي اَنْتَ اَوْسَعُ

دن کی ساعتوں کی دعائیں

يا خَبِيراً بِعِلْمِهِ يا عَلِيّاً بِقُدْرَتِهِ يا قَدِيراً بِذاتِهِ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلامُ وَاُقَدِّمُهُ بَيْنَ يَدَيْ حَوائِجِي اَنْ تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَفْعَلَ بِي كَذا وَكَذا

یہاں پر اپنی حاجات کا ذکر کرے

بارہویں گھڑی سورج کے زردی مائل ہونے سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک امام صاحب العصر والزمان کی طرف منسوب ہے اور اس کی دعا یہ ہے

يا مَنْ تَوَحَّدَ بِنَفْسِهِ عَنْ خَلْقِهِ يا مَنْ غَنِيَ عَنْ خَلْقِهِ بِصُنْعِهِ يا مَنْ عَرَّفَ نَفْسَهُ خَلْقَهُ بِلُطْفِهِ يا مَنْ سَلَكَ بِاَهْلِ طاعَتِهِ مَرْضاتَهُ يا مَنْ اَعانَ اَهْلَ مَحَبَّتِهِ

فضلًا وأعظم حلمًا من أن تقايسني بعملي أو أن تستزلني بخطيئتي وما أنا يا سيدي وما خطري
هبني بفضلك سيدي وتصدق علي بعفوك وجللني بسترك واعف عن توبيخي بكرم وجهك
سيدي أنا الصغير الذي ربيته وأنا الجاهل الذي علمته وأنا الضال الذي هديته وأنا
الوضيع الذي رفعته وأنا الخائف الذي آمنته والجائع الذي أشبعته والعطشان الذي أرويته
والعاري الذي كسوته والفقير الذي أغنيته والضعيف الذي قويته والذليل الذي أعززته
والسقيم الذي شفيته والسائل الذي أعطيته والمذنب الذي سترته والخاطئ الذي أقلته
وأنا القليل الذي كثرته والمستضعف الذي نصرته وأنا الطريد الذي آويته أنا يا رب
الذي لم أستحيك في الخلاء ولم أراقبك في الملاء أنا صاحب الدواهي العظمى أنا الذي على
سيده اجترى أنا الذي عصيت جبار السماء أنا الذي أعطيت على معاصي الجليل الرشا
أنا الذي حين بشرت بها خرجت إليها أسعى أنا الذي أمهلتني فما ارعويت وسترت
علي فما استحييت وعملت بالمعاصي فتعديت وأسقطتني من عينك فما باليت فبحلمك
أمهلتني وبسترك سترتني حتى كأنك أغفلتني ومن عقوبات المعاصي جنبتني حتى كأنك
استحييتني إلهي لم أعصك حين عصيتك وأنا بربوبيتك جاحد ولا بأمرك مستخف ولا
لعقوبتك متعرض ولا لوعيدك متهاون لكن خطيئة عرضت وسولت لي نفسي وغلبني
هواي وأعانني عليها شقوتي وغرني سترك المرخى علي فقد عصيتك وخالفتك بجهدي فالآن
من عذابك من يستنقذني ومن أيدي الخصماء غدًا من يخلصني وبحبل من أتصل إن أنت
قطعت حبلك عني فواسوأتا على ما أحصى كتابك من عملي الذي لولا ما أرجو من كرمك
وسعة رحمتك ونهيك إياي عن القنوط لقنطت عند ما أتذكرها يا خير من دعاه داع
وأفضل من رجاه راج اللهم بذمة الإسلام أتوسل إليك وبحرمة القرآن أعتمد إليك
وبحبي النبي الأمي القرشي الهاشمي العربي التهامي المكي المدني أرجو الزلفة لديك
فلا توحش استيناس إيماني ولا تجعل ثوابي ثواب من عبد سواك فإن قومًا آمنوا بألسنتهم
ليحقنوا به دماءهم فأدركوا ما أملوا وإنا آمنا بك بألسنتنا وقلوبنا لتعفو عنا فأدركنا

دن کی گھڑیوں کی دعا میں

على شكرهم يا من من
عليهم بدينه ولطف لهم
بنائه أسألك بحق الخلف
الصالح عليه السلام عليك
وأتضرع إليك به وأقدمه
بين يدي حوائجي أن تصلي
على محمد وآل محمد وأن
تفعل بي كذا وكذا اللهم
صل على محمد وآل محمد
أولي الأمر الذين أمرت
بطاعتهم وأولي الأرحام
الذين أمرت بصلتهم
وذوي القربى الذين أمرت
بمودتهم والموالي الذين
أمرت بعرفان حقهم و
أهل البيت الذين أذهبت
عنهم الرجس وطهرتهم
تطهيرًا أن تصلي على محمد
وآل محمد وأن تفعل بي
كذا وكذا ۔ یہاں پر اپنی حاجات
کا ذکر کرے علامہ مجلسی رحمۃ اللہ
علیہ نے مقباس الہدایہ میں فرمایا
ہے کہ امام جعفر صادق علیہ
السلام سے بہت معتبر اسناد
سے منقول ہے کہ نماز عام

دعائے ابو حمزہ ثمالی

مَا أَمَّلْنَا وَثَبِّتْ رَجَائَكَ فِي صُدُورِنَا وَلَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ
رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ فَوَعِزَّتِكَ لَوِ انْتَهَرْتَنِي مَا بَرِحْتُ مِنْ بَابِكَ وَلَا كَفَفْتُ عَنْ
تَمَلُّقِكَ لِمَا أُلْهِمَ قَلْبِي مِنَ الْمَعْرِفَةِ بِكَرَمِكَ وَسَعَةِ رَحْمَتِكَ إِلَى مَنْ يَذْهَبُ الْعَبْدُ إِلَّا
إِلَى مَوْلَاهُ وَإِلَى مَنْ يَلْتَجِئُ الْمَخْلُوقُ إِلَّا إِلَى خَالِقِهِ إِلٰهِي لَوْ قَرَنْتَنِي بِالْأَصْفَادِ وَمَنَعْتَنِي سَيْبَكَ
مِنْ بَيْنِ الْأَشْهَادِ وَدَلَلْتَ عَلَى فَضَائِحِي عُيُونَ الْعِبَادِ وَأَمَرْتَ بِي إِلَى النَّارِ وَحُلْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ
الْأَبْرَارِ مَا قَطَعْتُ رَجَائِي مِنْكَ وَمَا صَرَفْتُ تَأْمِيلِي لِلْعَفْوِ عَنْكَ وَلَا خَرَجَ حُبُّكَ مِنْ قَلْبِي أَنَا
لَا أَنْسَى أَيَادِيَكَ عِنْدِي وَسِتْرَكَ عَلَيَّ فِي دَارِ الدُّنْيَا سَيِّدِي أَخْرِجْ حُبَّ الدُّنْيَا مِنْ قَلْبِي وَاجْمَعْ
بَيْنِي وَبَيْنَ الْمُصْطَفَى وَآلِهِ خِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَانْقُلْنِي
إِلَى دَرَجَةِ التَّوْبَةِ إِلَيْكَ وَأَعِنِّي بِالْبُكَاءِ عَلَى نَفْسِي فَقَدْ أَفْنَيْتُ بِالتَّسْوِيفِ وَالْآمَالِ عُمْرِي وَقَدْ
نَزَلْتُ مَنْزِلَةَ الْآيِسِينَ مِنْ خَيْرِي فَمَنْ يَكُونُ أَسْوَأَ حَالًا مِنِّي إِنْ أَنَا نُقِلْتُ عَلَى مِثْلِ حَالِي إِلَى
قَبْرِي لَمْ أُمَهِّدْهُ لِرَقْدَتِي وَلَمْ أَفْرُشْهُ بِالْعَمَلِ الصَّالِحِ لِضَجْعَتِي وَمَا لِي لَا أَبْكِي وَلَا أَدْرِي إِلَى مَا يَكُونُ
مَصِيرِي وَأَرَى نَفْسِي تُخَادِعُنِي وَأَيَّامِي تُخَاتِلُنِي وَقَدْ خَفَقَتْ عِنْدَ رَأْسِي أَجْنِحَةُ الْمَوْتِ فَمَا لِي
لَا أَبْكِي أَبْكِي لِخُرُوجِ نَفْسِي أَبْكِي لِظُلْمَةِ قَبْرِي أَبْكِي لِضِيقِ لَحْدِي أَبْكِي لِسُؤَالِ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ إِيَّايَ أَبْكِي
لِخُرُوجِي مِنْ قَبْرِي عُرْيَانًا ذَلِيلًا حَامِلًا ثِقْلِي عَلَى ظَهْرِي أَنْظُرُ مَرَّةً عَنْ يَمِينِي وَأُخْرَى عَنْ شِمَالِي
إِذِ الْخَلَائِقُ فِي شَأْنٍ غَيْرِ شَأْنِي لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ
ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ وَذِلَّةٌ سَيِّدِي عَلَيْكَ مُعَوَّلِي وَمُعْتَمَدِي
وَرَجَائِي وَتَوَكُّلِي وَبِرَحْمَتِكَ تَعَلُّقِي تُصِيبُ بِرَحْمَتِكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَهْدِي بِكَرَامَتِكَ مَنْ تُحِبُّ
فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى مَا نَقَّيْتَ مِنَ الشِّرْكِ قَلْبِي وَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى بَسْطِ لِسَانِي أَفَبِلِسَانِي هٰذَا الْكَالِّ
أَشْكُرُكَ أَمْ بِغَايَةِ جُهْدِي فِي عَمَلِي أُرْضِيكَ وَمَا قَدْرُ لِسَانِي يَا رَبِّ فِي جَنْبِ شُكْرِكَ
وَمَا قَدْرُ عَمَلِي فِي جَنْبِ نِعَمِكَ وَإِحْسَانِكَ إِلٰهِي إِنَّ جُودَكَ بَسَطَ أَمَلِي وَشُكْرَكَ قَبِلَ عَمَلِي سَيِّدِي
إِلَيْكَ رَغْبَتِي وَإِلَيْكَ رَهْبَتِي وَإِلَيْكَ تَأْمِيلِي وَقَدْ سَاقَنِي إِلَيْكَ أَمَلِي وَعَلَيْكَ يَا وَاحِدِي عَكَفَتْ
هِمَّتِي وَفِيمَا عِنْدَكَ انْبَسَطَتْ رَغْبَتِي وَلَكَ خَالِصُ رَجَائِي وَخَوْفِي وَبِكَ أَنِسَتْ مَحَبَّتِي وَإِلَيْكَ

دن کی گھڑیوں کے اعمال
دن کی اور رات کی تین گھڑیوں
میں اپنے آپ کو بزرگی اور
بڑھائی سے یاد فرماتا ہے
دن کی تین گھڑیاں چاشت
سے لے کر اول ظہر تک ہیں
اور رات کی تین گھڑیاں
تہائی رات سے لے کر صبح
صادق تک ہیں بس جو
بندہ مومن اللہ کی اس تمجید
کو پڑھے اور اس کا دل اللہ
کے ساتھ ہو البتہ خداوند عالم
بھی اس کی حاجات کو پورا
فرمائے گا اور اگر وہ پڑھنے
والا بد عاقبت اور شقی ہو تو
امید کی جاتی ہے کہ وہ سعادت
مند اور نیک نیت ہو جانے
والا ہو جائے اور مؤلف عرض کرتا
ہے کہ ان اوقات میں یہ دعا
پڑھے تو زیادہ مناسب
ہوگا اور وہ دعا یہ ہے۔
أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ
رَبُّ الْعَالَمِينَ أَنْتَ اللّٰهُ
لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِيمُ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ
إِلَّا أَنْتَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ

اَلْقَيْتُ بِيَدِي وَبِحَبْلِ طَاعَتِكَ مَدَدْتُ رَهْبَتِي يَا مَوْلَايَ بِذِكْرِكَ عَاشَ قَلْبِي وَبِمُنَاجَاتِكَ
بَرَّدْتُ اَلَمَ الْخَوْفِ عَنِّي فَيَا مَوْلَايَ وَيَا مُؤَمَّلِي وَيَا مُنْتَهَى سُؤْلِي فَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَ ذَنْبِيَ الْمَانِعِ
لِي مِنْ لُزُومِ طَاعَتِكَ فَاِنَّمَا اَسْئَلُكَ لِقَدِيمِ الرَّجَاءِ فِيكَ وَعَظِيمِ الطَّمَعِ مِنْكَ الَّذِي اَوْجَبْتَهُ
عَلَى نَفْسِكَ مِنَ الرَّاْفَةِ وَالرَّحْمَةِ فَالْاَمْرُ لَكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ عِيَالُكَ وَفِي
قَبْضَتِكَ وَكُلُّ شَيْءٍ خَاضِعٌ لَكَ تَبَارَكْتَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ اِلٰهِي ارْحَمْنِي اِذَا انْقَطَعَتْ
حُجَّتِي وَكَلَّ عَنْ جَوَابِكَ لِسَانِي وَطَاشَ عِنْدَ سُؤَالِكَ اِيَّايَ لُبِّي فَيَا عَظِيمَ رَجَائِي لَا تُخَيِّبْنِي
اِذَا اشْتَدَّتْ فَاقَتِي وَلَا تَرُدَّنِي لِجَهْلِي وَلَا تَمْنَعْنِي لِقِلَّةِ صَبْرِي اَعْطِنِي لِفَقْرِي وَارْحَمْنِي لِضَعْفِي
سَيِّدِي عَلَيْكَ مُعْتَمَدِي وَمُعَوَّلِي وَرَجَائِي وَتَوَكُّلِي وَبِرَحْمَتِكَ تَعَلُّقِي وَبِفِنَائِكَ اَحُطُّ رَحْلِي
وَبِجُودِكَ اَقْصِدُ طَلِبَتِي وَبِكَرَمِكَ اَيْ رَبِّ اَسْتَفْتِحُ دُعَائِي وَلَدَيْكَ اَرْجُو فَاقَتِي وَبِغِنَاكَ
اَجْبُرُ عَيْلَتِي وَتَحْتَ ظِلِّ عَفْوِكَ قِيَامِي وَاِلَى جُودِكَ وَكَرَمِكَ اَرْفَعُ بَصَرِي وَاِلَى مَعْرُوفِكَ اُدِيمُ
نَظَرِي فَلَا تُحْرِقْنِي بِالنَّارِ وَاَنْتَ مَوْضِعُ اَمَلِي وَلَا تُسْكِنِّي الْهَاوِيَةَ فَاِنَّكَ قُرَّةُ عَيْنِي يَا سَيِّدِي
لَا تُكَذِّبْ ظَنِّي بِاِحْسَانِكَ وَمَعْرُوفِكَ فَاِنَّكَ ثِقَتِي وَلَا تَحْرِمْنِي ثَوَابَكَ فَاِنَّكَ الْعَارِفُ بِفَقْرِي اِلٰهِي
اِنْ كَانَ قَدْ دَنَا اَجَلِي وَلَمْ يُقَرِّبْنِي مِنْكَ عَمَلِي فَقَدْ جَعَلْتُ الْاِعْتِرَافَ اِلَيْكَ بِذَنْبِي وَسَائِلَ عِلَلِي
اِلٰهِي اِنْ عَفَوْتَ فَمَنْ اَوْلٰى مِنْكَ بِالْعَفْوِ وَاِنْ عَذَّبْتَ فَمَنْ اَعْدَلُ مِنْكَ فِي الْحُكْمِ ارْحَمْ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا
غُرْبَتِي وَعِنْدَ الْمَوْتِ كُرْبَتِي وَفِي الْقَبْرِ وَحْدَتِي وَفِي اللَّحْدِ وَحْشَتِي وَاِذَا نُشِرْتُ لِلْحِسَابِ بَيْنَ يَدَيْكَ
ذُلَّ مَوْقِفِي وَاغْفِرْ لِي مَا خَفِيَ عَلَى الْاٰدَمِيِّينَ مِنْ عَمَلِي وَاَدِمْ لِي مَا بِهِ سَتَرْتَنِي وَارْحَمْنِي صَرِيعاً عَلَى
الْفِرَاشِ تُقَلِّبُنِي اَيْدِي اَحِبَّتِي وَتَفَضَّلْ عَلَيَّ مَمْدُوداً عَلَى الْمُغْتَسَلِ يُقَلِّبُنِي صَالِحُ جِيرَتِي وَتَحَنَّنْ عَلَيَّ
مَحْمُولاً قَدْ تَنَاوَلَ الْاَقْرِبَاءُ اَطْرَافَ جِنَازَتِي وَجُدْ عَلَيَّ مَنْقُولاً قَدْ نَزَلْتُ بِكَ وَحِيداً فِي حُفْرَتِي
وَارْحَمْ فِي ذٰلِكَ الْبَيْتِ الْجَدِيدِ غُرْبَتِي حَتّٰى لَا اَسْتَاْنِسَ بِغَيْرِكَ يَا سَيِّدِي اِنْ وَكَلْتَنِي اِلٰى نَفْسِي
هَلَكْتُ سَيِّدِي فَبِمَنْ اَسْتَغِيثُ اِنْ لَمْ تُقِلْنِي عَثْرَتِي فَاِلٰى مَنْ اَفْزَعُ اِنْ فَقَدْتُ عِنَايَتَكَ فِي
ضَجْعَتِي وَاِلٰى مَنْ اَلْتَجِئُ اِنْ لَمْ تُنَفِّسْ كُرْبَتِي سَيِّدِي مَنْ لِي وَمَنْ يَرْحَمُنِي اِنْ لَمْ تَرْحَمْنِي وَفَضْلَ مَنْ اُؤَمِّلُ
اِنْ عَدِمْتُ فَضْلَكَ يَوْمَ فَاقَتِي وَاِلٰى مَنِ الْفِرَارُ مِنَ الذُّنُوبِ اِذَا انْقَضٰى اَجَلِي سَيِّدِي لَا تُعَذِّبْنِي

دن کی گھڑیوں کے اعمال

اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
مَلِكُ يَوْمِ الدِّينِ اَنْتَ اللّٰهُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ
اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اَنْتَ اللّٰهُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ مِنْكَ بَدْءُ
كُلِّ شَيْءٍ وَاِلَيْكَ يَعُودُ
اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِي لَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ لَمْ تَزَلْ وَلَا تَزَالُ
اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
خَالِقُ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ اَنْتَ
اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَالِقُ
الْجَنَّةِ وَالنَّارِ اَنْتَ اللّٰهُ لَا
اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ
لَهُ كُفُواً اَحَدٌ اَنْتَ اللّٰهُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَلِكُ
الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ
الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ
الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا
يُشْرِكُونَ اَنْتَ اللّٰهُ الْخَالِقُ
الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَكَ الْاَسْمَاءُ
الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَكَ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَاَنْتَ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا

دعائے ابو حمزہ ثمالی

وَاَنَا اَرْجُوكَ اِلٰهِي حَقِّقْ رَجَآئِي وَاٰمِنْ خَوْفِي فَاِنَّ كَثْرَةَ ذُنُوبِي لَا اَرْجُو فِيهَا اِلَّا عَفْوَكَ سَيِّدِي
اَنَا اَسْئَلُكَ مَا لَا اَسْتَحِقُّ وَاَنْتَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ فَاغْفِرْ لِي وَاَلْبِسْنِي مِنْ نَظَرِكَ ثَوْبًا يُغَطِّي
عَلَيَّ التَّبِعَاتِ وَتَغْفِرُهَا لِي وَلَا اُطَالَبُ بِهَا اِنَّكَ ذُو مَنٍّ قَدِيمٍ وَصَفْحٍ عَظِيمٍ وَتَجَاوُزٍ كَرِيمٍ اِلٰهِي اَنْتَ
الَّذِي تُفِيضُ سَيْبَكَ عَلٰى مَنْ لَا يَسْئَلُكَ وَعَلَى الْجَاحِدِينَ بِرُبُوبِيَّتِكَ فَكَيْفَ سَيِّدِي بِمَنْ سَئَلَكَ
وَاَيْقَنَ اَنَّ الْخَلْقَ لَكَ وَالْاَمْرَ اِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ سَيِّدِي عَبْدُكَ
بِبَابِكَ اَقَامَتْهُ الْخَصَاصَةُ بَيْنَ يَدَيْكَ يَقْرَعُ بَابَ اِحْسَانِكَ بِدُعَآئِهِ فَلَا تُعْرِضْ بِوَجْهِكَ
الْكَرِيمِ عَنِّي وَاقْبَلْ مِنِّي مَا اَقُولُ فَقَدْ دَعَوْتُ بِهٰذَا الدُّعَآءِ وَاَنَا اَرْجُو اَنْ لَا تَرُدَّنِي مَعْرِفَةً مِنِّي
بِرَاْفَتِكَ وَرَحْمَتِكَ اِلٰهِي اَنْتَ الَّذِي لَا يُحْفِيكَ سَآئِلٌ وَلَا يَنْقُصُكَ نَآئِلٌ اَنْتَ كَمَا تَقُولُ وَفَوْقَ
مَا نَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ صَبْرًا جَمِيلًا وَفَرَجًا قَرِيبًا وَقَوْلًا صَادِقًا وَاَجْرًا عَظِيمًا اَسْئَلُكَ
يَا رَبِّ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ عِبَادُكَ
الصَّالِحُونَ يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَاَجْوَدَ مَنْ اَعْطٰى اَعْطِنِي سُؤْلِي فِي نَفْسِي وَاَهْلِي وَوَالِدَيَّ وَوَلَدِي وَ
اَهْلِ حُزَانَتِي وَاِخْوَانِي فِيكَ وَاَرْغِدْ عَيْشِي وَاَظْهِرْ مُرُوَّتِي وَاَصْلِحْ جَمِيعَ اَحْوَالِي وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ
اَطَلْتَ عُمْرَهُ وَحَسَّنْتَ عَمَلَهُ وَاَتْمَمْتَ عَلَيْهِ نِعْمَتَكَ وَرَضِيتَ عَنْهُ وَاَحْيَيْتَهُ حَيٰوةً طَيِّبَةً
فِي اَدْوَمِ السُّرُورِ وَاَسْبَغِ الْكَرَامَةِ وَاَتَمِّ الْعَيْشِ اِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تَشَآءُ وَلَا يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ غَيْرُكَ
اَللّٰهُمَّ خُصَّنِي مِنْكَ بِخَاصَّةِ ذِكْرِكَ وَلَا تَجْعَلْ شَيْئًا مِمَّا اَتَقَرَّبُ بِهِ فِي اٰنَآءِ اللَّيْلِ وَاَطْرَافِ النَّهَارِ
رِيَآءً وَلَا سُمْعَةً وَلَا اَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَاجْعَلْنِي لَكَ مِنَ الْخَاشِعِينَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِي السَّعَةَ فِي الرِّزْقِ
وَالْاَمْنَ فِي الْوَطَنِ وَقُرَّةَ الْعَيْنِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ وَالْمُقَامَ فِي نِعَمِكَ عِنْدِي وَالصِّحَّةَ فِي
الْجِسْمِ وَالْقُوَّةَ فِي الْبَدَنِ وَالسَّلَامَةَ فِي الدِّينِ وَاسْتَعْمِلْنِي بِطَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ اَبَدًا مَا اسْتَعْمَرْتَنِي وَاجْعَلْنِي مِنْ اَوْفَرِ عِبَادِكَ عِنْدَكَ نَصِيبًا فِي كُلِّ خَيْرٍ اَنْزَلْتَهُ
وَتُنْزِلُهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَنْتَ مُنْزِلُهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ مِنْ رَحْمَةٍ تَنْشُرُهَا وَعَافِيَةٍ
تُلْبِسُهَا وَبَلِيَّةٍ تَدْفَعُهَا وَحَسَنَاتٍ تَتَقَبَّلُهَا وَسَيِّئَاتٍ تَتَجَاوَزُ عَنْهَا وَارْزُقْنِي حَجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ
فِي عَامِنَا هٰذَا وَفِي كُلِّ عَامٍ وَارْزُقْنِي رِزْقًا وَاسِعًا مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ وَاصْرِفْ عَنِّي يَا سَيِّدِي

ہر روز کی دعائیں

اَنْتَ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ وَ الْكِبْرِيَآءُ رِدَآؤُكَ
ابن بابویہ نے بسند صحیح امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو بندہ ہر روز سات دفعہ پڑھے تو جہنم کہے گی کہ خدایا اس کو مجھ سے بچالے اَسْئَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ ایک اور معتبر روایت آنحضرت سے نقل کی ہے کہ جو شخص چالیس گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو جائے اور پھر توبہ اور ندامت واقعی کرے اس استغفار کو پڑھے تو خداوند عالم اس کے ان گناہوں کو بخش دے گا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَ اَسْئَلُهُ اَنْ يَتُوبَ عَلَيَّ۔ ایک اور معتبر روایت آنحضرت سے نقل کی ہے جو شخص ہر روز سات دفعہ یہ کہے تو اس نے سابقہ اور آئندہ اپنے

١٨٥

الاسواء واقض عني الدين والظلامات حتى لا اتأذى بشيء منه وخذ عني باسماع وابصار
اعدائي وحسادي والباغين علي وانصرني عليهم واقر عيني وفرح قلبي واجعل لي من همي
وكربي فرجا ومخرجا واجعل من ارادني بسوء من جميع خلقك تحت قدمي واكفني شر
الشيطان وشر السلطان وسيئات عملي وطهرني من الذنوب كلها واجرني من النار بعفوك
وادخلني الجنة برحمتك وزوجني من الحور العين بفضلك والحقني باوليائك الصالحين
محمد وآله الابرار الطيبين الطاهرين الاخيار صلواتك عليهم وعلى اجسادهم
وارواحهم ورحمة الله وبركاته الهي وسيدي وعزتك وجلالك لئن طالبتني بذنوبي
لاطالبنك بعفوك ولئن طالبتني بلؤمي لاطالبنك بكرمك ولئن ادخلتني النار لاخبرن
اهل النار بحبي لك الهي وسيدي ان كنت لا تغفر الا لاوليائك واهل طاعتك فالى من
يفزع المذنبون وان كنت لا تكرم الا اهل الوفاء بك فبمن يستغيث المسيئون الهي ان
ادخلتني النار ففي ذلك سرور عدوك وان ادخلتني الجنة ففي ذلك سرور نبيك وانا والله
اعلم ان سرور نبيك احب اليك من سرور عدوك اللهم اني اسألك ان تملأ قلبي حبا لك
وخشية منك وتصديقا بكتابك وايمانا بك وفرقا منك وشوقا اليك يا ذا الجلال
والاكرام حبب الي لقائك واحبب لقائي واجعل لي في لقائك الراحة والفرج والكرامة
اللهم الحقني بصالح من مضى واجعلني من صالح من بقي وخذ بي سبيل الصالحين واعني
على نفسي بما تعين به الصالحين على انفسهم واختم عملي باحسنه واجعل ثوابي منه الجنة
برحمتك واعني على صالح ما اعطيتني وثبتني يا رب ولا تردني في سوء استنقذتني منه
يا رب العالمين اللهم اني اسألك ايمانا لا اجل له دون لقائك احيني ما احييتني
عليه وتوفني اذا توفيتني عليه وابعثني اذا بعثتني عليه وابرئ قلبي من الرياء والشك
والسمعة في دينك حتى يكون عملي خالصا لك اللهم اعطني بصيرة في دينك وفهما
في حكمك وفقها في علمك وكفلين من رحمتك وورعا يحجزني عن معاصيك
وبيض وجهي بنورك واجعل رغبتي فيما عندك وتوفني في سبيلك وعلى ملة رسولك

ہر روز کی دعائیں

والی نعمتوں کا حق ادا کر دیا ہے
الحمد للہ علی کل نعمۃ
کانت او ھی کائنۃ
ایک اور معتبر روایت آنحضرت
سے نقل کی ہے کہ جو شخص بیس
مرتبہ اللھم اغفر للمؤمنین
والمؤمنات والمسلمین
والمسلمات کہے تو تعداد تمام
عالم اس کے لئے بمقدار ان مرحوم
کے جو گزر گئے ہیں اور جو آنیوالے
ہیں اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں
لکھے گا اور اتنی مقدار اس کے گناہ
مٹا دے گا اور اتنی مقدار اس
کے درجے جنت میں بلند کر دیگا
نیز معتبر روایت آنحضرت سے
نقل کی ہے کہ جو شخص سو دفعہ
لا حول ولا قوۃ الا باللہ
پڑھے تو حق تعالیٰ اس سے
ستر قسم کی مصیبتیں دور کر دیگا
کہ ان سب سے کم تر ہم اور غم
ہو گا ایک اور روایت میں ہے
کہ وہ کبھی پریشان نہیں ہو گا۔
شیخ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے اور
طبرسی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے
بسند حسن اور معتبر امام جعفر صادق

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَمِنَ الْفَشَلِ وَالْهَمِّ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْغَفْلَةِ وَالْقَسْوَةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَالْفَقْرِ
وَالْفَاقَةِ وَكُلِّ بَلِيَّةٍ وَالْفَوَاحِشِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَقْنَعُ وَبَطْنٍ لَا يَشْبَعُ وَقَلْبٍ
لَا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَعَمَلٍ لَا يَنْفَعُ وَأَعُوذُ بِكَ يَا رَبِّ عَلَى نَفْسِي وَدِينِي وَمَالِي وَعَلَى جَمِيعِ مَا رَزَقْتَنِي
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَا يُجِيرُنِي مِنْكَ أَحَدٌ وَلَا أَجِدُ مِنْ دُونِكَ
مُلْتَحَدًا فَلَا تَجْعَلْ نَفْسِي فِي شَيْءٍ مِنْ عَذَابِكَ وَلَا تَرُدَّنِي بِهَلَكَةٍ وَلَا تَرُدَّنِي بِعَذَابٍ أَلِيمٍ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ
مِنِّي وَأَعْلِ ذِكْرِي وَارْفَعْ دَرَجَتِي وَحُطَّ وِزْرِي وَلَا تَذْكُرْنِي بِخَطِيئَتِي وَاجْعَلْ ثَوَابَ مَجْلِسِي وَثَوَابَ مَنْطِقِي وَثَوَابَ
دُعَائِي رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَأَعْطِنِي يَا رَبِّ جَمِيعَ مَا سَأَلْتُكَ وَزِدْنِي مِنْ فَضْلِكَ إِنِّي إِلَيْكَ رَاغِبٌ يَا رَبَّ
الْعَالَمِينَ اللّٰهُمَّ إِنَّكَ أَنْزَلْتَ فِي كِتَابِكَ أَنْ نَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنَا وَقَدْ ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا فَاعْفُ عَنَّا
فَإِنَّكَ أَوْلَى بِذٰلِكَ مِنَّا وَأَمَرْتَنَا أَنْ لَا نَرُدَّ سَائِلًا عَنْ أَبْوَابِنَا وَقَدْ جِئْتُكَ سَائِلًا فَلَا تَرُدَّنِي إِلَّا بِقَضَاءِ
حَاجَتِي وَأَمَرْتَنَا بِالْإِحْسَانِ إِلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُنَا وَنَحْنُ أَرِقَّاؤُكَ فَأَعْتِقْ رِقَابَنَا مِنَ النَّارِ
يَا مَفْزَعِي عِنْدَ كُرْبَتِي وَيَا غَوْثِي عِنْدَ شِدَّتِي إِلَيْكَ فَزِعْتُ وَبِكَ اسْتَغَثْتُ وَلُذْتُ لَا أَلُوذُ بِسِوَاكَ
وَلَا أَطْلُبُ الْفَرَجَ إِلَّا مِنْكَ فَأَغِثْنِي وَفَرِّجْ عَنِّي يَا مَنْ يَفُكُّ الْأَسِيرَ وَيَعْفُو عَنِ الْكَثِيرِ اقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيرَ
وَاعْفُ عَنِّي الْكَثِيرَ إِنَّكَ أَنْتَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَانًا تُبَاشِرُ بِهِ قَلْبِي وَيَقِينًا حَتَّى
أَعْلَمَ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَنِي إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِي وَرَضِّنِي مِنَ الْعَيْشِ بِمَا قَسَمْتَ لِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

پانچویں: شیخ نے فرمایا ہے کہ سحری میں یہ دعا بھی پڑھا کیجیے يَا عُدَّتِي فِي كُرْبَتِي وَيَا صَاحِبِي فِي شِدَّتِي
وَيَا وَلِيِّي فِي نِعْمَتِي وَيَا غَايَتِي فِي رَغْبَتِي أَنْتَ السَّاتِرُ عَوْرَتِي وَالْمُؤْمِنُ رَوْعَتِي وَالْمُقِيلُ عَثْرَتِي فَاغْفِرْ لِي
خَطِيئَتِي اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خُشُوعَ الْإِيمَانِ قَبْلَ خُشُوعِ الذُّلِّ فِي النَّارِ يَا وَاحِدُ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ
يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ يَا مَنْ يُعْطِي مَنْ سَأَلَهُ تَحَنُّنًا مِنْهُ وَرَحْمَةً وَ
يَبْتَدِئُ بِالْخَيْرِ مَنْ لَمْ يَسْأَلْهُ تَفَضُّلًا مِنْهُ وَكَرَمًا بِكَرَمِكَ الدَّائِمِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَهَبْ لِي رَحْمَةً وَاسِعَةً جَامِعَةً أَبْلُغُ بِهَا خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تُبْتُ إِلَيْكَ
مِنْهُ ثُمَّ عُدْتُ فِيهِ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ خَيْرٍ أَرَدْتُ بِهِ وَجْهَكَ فَخَالَطَنِي فِيهِ مَا لَيْسَ لَكَ اللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاعْفُ عَنْ ظُلْمِي وَجُرْمِي بِحِلْمِكَ وَجُودِكَ يَا كَرِيمُ يَا مَنْ لَا يُخَيِّبُ

ہر روز کی دعائیں

علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر روز ستر دفعہ أَسْتَغْفِرُ اللهَ اور ستر دفعہ أَتُوبُ إِلَى اللهِ پڑھتے تھے کشف الغمہ اور شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ کی امالی میں بسند معتبر روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص ہر روز سو دفعہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ پڑھے تو وہ فقر اور وحشت قبر سے امان میں ہوگا اور غنی اس کی طرف متوجہ ہوگا اور جنت کے دروازے اس کے لئے کھول دیئے جائیں گے امالی میں یہ اس طرح لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَقُّ الْمُبِينُ ہے لیکن ثواب الاعمال اور محاسن برقی میں اسے تیس دفعہ پڑھنے کی روایت نقل کی ہے قطب راوندی رحمۃ اللہ علیہ نے دعوات میں امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص چاہتا ہو کہ اس کی ثنا، عملا اعلیٰ ہیں

سَائِلَهُ وَلَا يَنْقُصُ نَائِلُهُ يَا مَنْ عَلَا فَلَا شَيْءَ فَوْقَهُ وَدَنَا فَلَا شَيْءَ دُونَهُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَارْحَمْنِي يَا فَالِقَ الْبَحْرِ لِمُوسَى اللَّيْلَةَ اللَّيْلَةَ اللَّيْلَةَ السَّاعَةَ السَّاعَةَ السَّاعَةَ اللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ
النِّفَاقِ وَعَمَلِي مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِي مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ
وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ يَا رَبِّ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ هٰذَا مَقَامُ الْمُسْتَجِيرِ بِكَ مِنَ النَّارِ
هٰذَا مَقَامُ الْمُسْتَغِيثِ بِكَ مِنَ النَّارِ هٰذَا مَقَامُ الْهَارِبِ إِلَيْكَ مِنَ النَّارِ هٰذَا مَقَامُ مَنْ يَبُوءُ لَكَ
بِخَطِيئَتِهِ وَيَعْتَرِفُ بِذَنْبِهِ وَيَتُوبُ إِلَى رَبِّهِ هٰذَا مَقَامُ الْبَائِسِ الْفَقِيرِ هٰذَا مَقَامُ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيرِ
هٰذَا مَقَامُ الْمَحْزُونِ الْمَكْرُوبِ هٰذَا مَقَامُ الْمَغْمُومِ الْمَهْمُومِ هٰذَا مَقَامُ الْغَرِيبِ الْغَرِيقِ هٰذَا مَقَامُ
الْمُسْتَوْحِشِ الْفَرِقِ هٰذَا مَقَامُ مَنْ لَا يَجِدُ لِذَنْبِهِ غَافِرًا غَيْرَكَ وَلَا لِضَعْفِهِ مُقَوِّيًا إِلَّا أَنْتَ وَلَا لِهَمِّهِ
مُفَرِّجًا سِوَاكَ يَا اللّٰهُ يَا كَرِيمُ لَا تُحْرِقْ وَجْهِي بِالنَّارِ بَعْدَ سُجُودِي لَكَ وَتَعْفِيرِي بِغَيْرِ مَنٍّ مِنِّي عَلَيْكَ
بَلْ لَكَ الْحَمْدُ وَالْمَنُّ وَالتَّفَضُّلُ عَلَيَّ ارْحَمْ أَيْ رَبِّ أَيْ رَبِّ اس کو اتنا کہے کہ سانس منقطع ہو
جائے پھر یہ کہے ضَعْفِي وَقِلَّةَ حِيلَتِي وَرِقَّةَ جِلْدِي وَتَبَدُّدَ أَوْصَالِي وَتَنَاثُرَ لَحْمِي وَجِسْمِي وَجَسَدِي
وَوَحْدَتِي وَوَحْشَتِي فِي قَبْرِي وَجَزَعِي مِنْ صَغِيرِ الْبَلَاءِ أَسْأَلُكَ يَا رَبِّ قُرَّةَ الْعَيْنِ وَالِاغْتِبَاطَ
يَوْمَ الْحَسْرَةِ وَالنَّدَامَةِ بَيِّضْ وَجْهِي يَا رَبِّ يَوْمَ تَسْوَدُّ الْوُجُوهُ آمِنِّي مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ أَسْأَلُكَ
الْبُشْرَى يَوْمَ تَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ وَالْبُشْرَى عِنْدَ فِرَاقِ الدُّنْيَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَرْجُوهُ
عَوْنًا فِي حَيَاتِي وَأُعِدُّهُ ذُخْرًا لِيَوْمِ فَاقَتِي الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَدْعُوهُ وَلَا أَدْعُو غَيْرَهُ وَلَوْ دَعَوْتُ
غَيْرَهُ لَخَيَّبَ دُعَائِي الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَرْجُوهُ وَلَا أَرْجُو غَيْرَهُ وَلَوْ رَجَوْتُ غَيْرَهُ لَأَخْلَفَ رَجَائِي
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُنْعِمِ الْمُحْسِنِ الْمُجْمِلِ الْمُفْضِلِ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَلِيِّ كُلِّ نِعْمَةٍ وَصَاحِبِ كُلِّ
حَسَنَةٍ وَمُنْتَهَى كُلِّ رَغْبَةٍ وَقَاضِي كُلِّ حَاجَةٍ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْزُقْنِي
الْيَقِينَ وَحُسْنَ الظَّنِّ بِكَ وَأَثْبِتْ رَجَاءَكَ فِي قَلْبِي وَاقْطَعْ رَجَائِي عَمَّنْ سِوَاكَ حَتَّى لَا أَرْجُوَ غَيْرَكَ
وَلَا أَثِقَ إِلَّا بِكَ يَا لَطِيفًا لِمَا تَشَاءُ الْطُفْ لِي فِي جَمِيعِ أَحْوَالِي بِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى يَا رَبِّ إِنِّي ضَعِيفٌ
عَلَى النَّارِ فَلَا تُعَذِّبْنِي بِالنَّارِ يَا رَبِّ ارْحَمْ دُعَائِي وَتَضَرُّعِي وَخَوْفِي وَذُلِّي وَمَسْكَنَتِي وَتَعْوِيذِي
وَتَلْوِيذِي يَا رَبِّ إِنِّي ضَعِيفٌ عَنْ طَلَبِ الدُّنْيَا وَأَنْتَ وَاسِعٌ كَرِيمٌ أَسْأَلُكَ يَا رَبِّ بِقُوَّتِكَ

ہر روز کی دعائیں

مجاہدین سے بھی زیادہ کی جائے
تو اسے ہر روز یہ دعا پڑھنی چاہئے
اور اگر اس کی کوئی حاجت ہوگی
تو وہ پوری کی جائے گی اور اگر اس کا
کوئی دشمن ہوگا تو وہ اس پر غلبہ
حاصل کرے گا اور اگر مقروض ہوگا
تو اس کا قرض ادا ہوگا اور اگر اسے
کوئی ہم اور غم لاحق ہوگا تو وہ
اس سے دور ہو جائے گا یہ دعا
سات آسمانوں سے اوپر جائے گی
اور لوح محفوظ میں اس کیلئے
لکھی جائے گی وہ دعا یہ ہے
سُبْحَانَ اللّٰهِ كَمَا يَنْبَغِي لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ كَمَا يَنْبَغِي لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
كَمَا يَنْبَغِي لِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ
كَمَا يَنْبَغِي لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ
عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ
وَجَمِيعِ الْمُرْسَلِينَ وَالنَّبِيِّينَ حَتَّى
يَرْضَى اللّٰهُ بسند معتبر امام رضا
علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے اصحاب
میں سے ایک آدمی نے ایک خط
لکھا ہوا پایا تو وہ اسے آنجناب
کی خدمت میں لایا تو آپ نے تمام
اصحاب کو جمع کرنے کے لیے

عَلٰی ذٰلِکَ وَقَدْ رَبِّکَ عَلَیْہِ وَغِنَاکَ عَنْہُ وَحَاجَتِیْ اِلَیْہِ اَنْ تَرْزُقَنِیْ فِیْ عَامِیْ ھٰذَا وَشَھْرِیْ

ھٰذَا اَوْ یَوْمِیْ ھٰذَا اَوْ سَاعَتِیْ ھٰذِہٖ رِزْقًا تُغْنِیْنِیْ بِہٖ عَنْ تَکَلُّفِ مَا فِیْ اَیْدِی النَّاسِ مِنْ رِزْقِکَ

الْحَلَالِ الطَّیِّبِ اَیْ رَبِّ مِنْکَ اَطْلُبُ وَاِلَیْکَ اَرْغَبُ وَاِیَّاکَ اَرْجُوْ وَاَنْتَ اَھْلُ ذٰلِکَ لَا اَرْجُوْ

غَیْرَکَ وَلَا اَثِقُ اِلَّا بِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَیْ رَبِّ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ یَا سَامِعَ

کُلِّ صَوْتٍ وَیَا جَامِعَ کُلِّ فَوْتٍ وَیَا بَارِئَ النُّفُوْسِ بَعْدَ الْمَوْتِ یَا مَنْ لَا تَغْشَاہُ الظُّلُمَاتُ وَلَا

تَشْتَبِہُ عَلَیْہِ الْاَصْوَاتُ وَلَا یَشْغَلُہٗ شَیْءٌ عَنْ شَیْءٍ اَعْطِ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَفْضَلَ مَا

سَئَلَکَ وَاَفْضَلَ مَا سُئِلْتَ لَہٗ وَاَفْضَلَ مَا اَنْتَ مَسْئُوْلٌ لَہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَھَبْ لِیَ الْعَافِیَۃَ حَتّٰی

تُھَنِّئَنِیَ الْمَعِیْشَۃَ وَاخْتِمْ لِیْ بِخَیْرٍ حَتّٰی لَا تَضُرَّنِیَ الذُّنُوْبُ اَللّٰھُمَّ رَضِّنِیْ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ حَتّٰی لَا اَسْئَلَ اَحَدًا

شَیْئًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَافْتَحْ لِیْ خَزَائِنَ رَحْمَتِکَ وَارْحَمْنِیْ رَحْمَۃً لَا تُعَذِّبُنِیْ بَعْدَھَا

اَبَدًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَارْزُقْنِیْ مِنْ فَضْلِکَ الْوَاسِعِ رِزْقًا حَلَالًا طَیِّبًا لَا تُفْقِرْنِیْ اِلٰی اَحَدٍ بَعْدَہٗ سِوَاکَ

تَزِیْدُنِیْ بِذٰلِکَ شُکْرًا وَاِلَیْکَ فَاقَۃً وَّفَقْرًا وَبِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ غِنًی وَّتَعَفُّفًا یَا مُحْسِنُ یَا مُجْمِلُ یَا مُنْعِمُ

یَا مُفْضِلُ یَا مَلِیْکُ یَا مُقْتَدِرُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاکْفِنِی الْمُھِمَّ کُلَّہٗ وَاقْضِ لِیْ بِالْحُسْنٰی

وَبَارِکْ لِیْ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ وَاقْضِ لِیْ جَمِیْعَ حَوَائِجِیْ اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ لِیْ مَا اَخَافُ تَعْسِیْرَہٗ فَاِنَّ تَیْسِیْرَ مَا اَخَافُ

تَعْسِیْرَہٗ عَلَیْکَ سَھْلٌ یَسِیْرٌ وَسَھِّلْ لِیْ مَا اَخَافُ حُزُوْنَتَہٗ وَنَفِّسْ عَنِّیْ مَا اَخَافُ ضِیْقَہٗ وَکُفَّ عَنِّیْ مَا

اَخَافُ ھَمَّہٗ وَاصْرِفْ عَنِّیْ مَا اَخَافُ بَلِیَّتَہٗ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ امْلَاْ قَلْبِیْ حُبًّا لَکَ وَخَشْیَۃً

مِنْکَ وَتَصْدِیْقًا لَکَ وَاِیْمَانًا بِکَ وَفَرَقًا مِنْکَ وَشَوْقًا اِلَیْکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَکَ

حُقُوْقًا فَتَصَدَّقْ بِھَا عَلَیَّ وَلِلنَّاسِ قِبَلِیْ تَبِعَاتٌ فَتَحَمَّلْھَا عَنِّیْ وَقَدْ اَوْجَبْتَ لِکُلِّ ضَیْفٍ قِرًی وَّاَنَا

ضَیْفُکَ فَاجْعَلْ قِرَایَ اللَّیْلَۃَ الْجَنَّۃَ یَا وَھَّابَ الْجَنَّۃِ یَا وَھَّابَ الْمَغْفِرَۃِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ چھٹے

دعائے ادریس علیہ السلام کو بھی پڑھے کہ جسے شیخ علیہ الرحمۃ اور سید علیہ الرحمۃ نے مصباح اور اقبال میں ذکر کیا ہے

طالبان دعا ان کتابوں کی طرف رجوع فرمائیں۔ ساتویں اس دعا کو پڑھیے کہ سحری کے دعاؤں میں سے سب سے

چھوٹی دعا ہے اور اقبال سید میں موجود ہے اور وہ یہ ہے یَا مَفْزَعِیْ عِنْدَ کُرْبَتِیْ وَیَا غَوْثِیْ عِنْدَ شِدَّتِیْ

اِلَیْکَ فَزِعْتُ وَبِکَ اسْتَغَثْتُ وَبِکَ لُذْتُ لَا اَلُوْذُ بِسِوَاکَ وَلَا اَطْلُبُ الْفَرَجَ اِلَّا مِنْکَ فَاَغِثْنِیْ وَفَرِّجْ

ہر روز کی دعائیں

مناوی گرائی اور بھیر منسوب جو شکر آپ نے فرمایا کہ یہ خط حضرت یوشع بن نون کا ہے جو جناب موسیٰ علیہ السلام کے وصی اور خلیفہ تھے اور اس خط کا مضمون یہ تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم تحقیق تمہارا پروردگار تم سے محبت کرتا ہے اور تم پر مہربان ہے اور سب سے بہتر اس کا بندہ گم نام پرہیزگار ہے اور سب سے بدتر بندہ وہ ہے جو ریاست و حکومت چاہنے والا تمام لوگوں کے درمیان مشہور ہو بس جو شخص چاہتا ہو کہ اسے کامل ثواب دیا جائے اور وہ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والا بنے اسے ہر روز یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ کَمَا یَنْبَغِیْ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَمَا یَنْبَغِیْ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَمَا یَنْبَغِیْ لِلّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَھْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْمُرْسَلِیْنَ وَالنَّبِیِّیْنَ حَتّٰی یَرْضَی اللّٰہُ

عَنِّی یَا مَنْ یَقْبَلُ الْیَسِیْرَ وَ یَعْفُوْ عَنِ الْکَثِیْرِ اِقْبَلْ مِنِّی الْیَسِیْرَ وَ اعْفُ عَنِّی الْکَثِیْرَ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا تُبَاشِرُ بِہٖ قَلْبِیْ وَ یَقِیْنًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَنْ یُصِیْبَنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَ رَضِّنِیْ مِنَ الْعَیْشِ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا عُدَّتِیْ فِیْ کُرْبَتِیْ وَ یَا صَاحِبِیْ فِیْ شِدَّتِیْ وَ یَا وَلِیِّیْ فِیْ نِعْمَتِیْ وَ یَا غَایَتِیْ فِیْ رَغْبَتِیْ اَنْتَ السَّاتِرُ عَوْرَتِیْ وَ الْاٰمِنُ رَوْعَتِیْ وَ الْمُقِیْلُ عَثْرَتِیْ فَاغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ آٹھویں ان تسبیحات کو پڑھے سُبْحَانَ مَنْ یَعْلَمُ جَوَارِحَ الْقُلُوْبِ سُبْحَانَ مَنْ یُحْصِیْ عَدَدَ الذُّنُوْبِ سُبْحَانَ مَنْ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ خَافِیَۃٌ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرَضِیْنَ سُبْحَانَ الرَّبِّ الْوَدُوْدِ سُبْحَانَ الْفَرْدِ الْوِتْرِ سُبْحَانَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ سُبْحَانَ مَنْ لَا یَعْتَدِیْ عَلٰی اَھْلِ مَمْلَکَتِہٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا یُؤَاخِذُ اَھْلَ الْاَرْضِ بِاَلْوَانِ الْعَذَابِ سُبْحَانَ الْحَنَّانِ الْمَنَّانِ سُبْحَانَ الرَّؤُوْفِ الرَّحِیْمِ سُبْحَانَ الْجَبَّارِ الْجَوَادِ سُبْحَانَ الْکَرِیْمِ الْحَلِیْمِ سُبْحَانَ الْبَصِیْرِ الْعَلِیْمِ سُبْحَانَ الْبَصِیْرِ الْوَاسِعِ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَلٰی اِقْبَالِ النَّھَارِ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَلٰی اِدْبَارِ النَّھَارِ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَلٰی اِدْبَارِ اللَّیْلِ وَ اِقْبَالِ النَّھَارِ وَ لَہُ الْحَمْدُ وَ الْمَجْدُ وَ الْعَظَمَۃُ وَ الْکِبْرِیَاءُ مَعَ کُلِّ نَفَسٍ وَ کُلِّ طَرْفَۃِ عَیْنٍ وَ کُلِّ لَمْحَۃٍ سَبَقَ فِیْ عِلْمِہٖ سُبْحَانَکَ مِلْاَ مَا اَحْصٰی کِتَابُکَ سُبْحَانَکَ زِنَۃَ عَرْشِکَ سُبْحَانَکَ سُبْحَانَکَ سُبْحَانَکَ

واضح ہو کہ علما نے فرمایا ہے کہ روزے کی نیت کو سحری کے بعد کرے تو بہتر ہے اور ابتداء رات سے آخر رات تک بھی نیت کر سکتا ہے اور نیت میں اتنا ہی کافی ہے کہ روزہ دار کا قصد ہو کہ کل میں اللہ کے لئے روزہ رکھوں گا اور پھر ہر اس چیز سے اجتناب کرے کہ جو روزہ کو باطل کر دیتی ہے، اور یہ بھی سزاوار اور لائق ہے کہ تہجد کی نماز کو ترک نہ کرے اور سحری کے وقت بجا لائے

چوتھی قسم

رمضان المبارک کے دنوں کے اعمال میں ہے اور وہ چند ایک ہیں پہلے ہر دن اس دعا کو کہ جسے شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور سید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نقل کیا ہے پڑھے اَللّٰھُمَّ ھٰذَا شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِلنَّاسِ وَ بَیِّنَاتٍ مِنَ الْھُدٰی وَ الْفُرْقَانِ وَ ھٰذَا شَھْرُ الصِّیَامِ وَ ھٰذَا شَھْرُ الْقِیَامِ وَ ھٰذَا شَھْرُ الْاِنَابَۃِ وَ ھٰذَا شَھْرُ التَّوْبَۃِ وَ ھٰذَا شَھْرُ الْمَغْفِرَۃِ وَ الرَّحْمَۃِ وَ ھٰذَا شَھْرُ الْعِتْقِ

ہر روز کی دعائیں

بد الامین میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص ہر روز دس دفعہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے تو وہ گناہوں سے ایسے باہر آئے گا جیسا کہ وہ ماں کے پیٹ سے جس دن باہر آیا تھا اور خداوند عالم اس سے ستر قسم کی بلاؤں کو دور کرے گا کہ جس میں سے دیوانگی اور برص اور جذام اور فلج ہونگیں اور خداوند عالم ستر ہزار فرشتہ اس کے لئے مقرر فرمائے گا جو اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ہر روز سو دفعہ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھے تو اسے تنگ دستی اور فقر لاحق نہیں ہوگا اور جو شخص ہر روز سو دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے تو خداوند عالم اس کے

مِنَ النَّارِ وَالْفَوْزِ بِالْجَنَّةِ وَهٰذَا شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ الَّتِي هِيَ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعِنِّي عَلَى صِيَامِهِ وَقِيَامِهِ وَسَلِّمْهُ لِي وَسَلِّمْنِي فِيهِ وَأَعِنِّي عَلَيْهِ بِأَفْضَلِ عَوْنِكَ وَوَفِّقْنِي
فِيهِ لِطَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ وَأَوْلِيَائِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفَرِّغْنِي فِيهِ لِعِبَادَتِكَ وَدُعَائِكَ
وَتِلَاوَةِ كِتَابِكَ وَأَعْظِمْ لِي فِيهِ الْبَرَكَةَ وَأَحْسِنْ لِي فِيهِ الْعَافِيَةَ وَأَصِحَّ فِيهِ بَدَنِي وَأَوْسِعْ فِيهِ
رِزْقِي وَاكْفِنِي فِيهِ مَا أَهَمَّنِي وَاسْتَجِبْ فِيهِ دُعَائِي وَبَلِّغْنِي فِيهِ رَجَائِي اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ
مُحَمَّدٍ وَأَذْهِبْ عَنِّي فِيهِ النُّعَاسَ وَالْكَسَلَ وَالسَّأْمَةَ وَالْفَتْرَةَ وَالْقَسْوَةَ وَالْغَفْلَةَ وَالْغِرَّةَ وَجَنِّبْنِي
فِيهِ الْعِلَلَ وَالْأَسْقَامَ وَالْهُمُومَ وَالْأَحْزَانَ وَالْأَعْرَاضَ وَالْأَمْرَاضَ وَالْخَطَايَا وَالذُّنُوبَ وَاصْرِفْ
عَنِّي فِيهِ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ وَالْجَهْدَ وَالْبَلَاءَ وَالتَّعَبَ وَالْعَنَاءَ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعِذْنِي فِيهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَهَمْزِهِ وَلَمْزِهِ وَنَفْثِهِ وَنَفْخِهِ وَوَسْوَسَتِهِ وَتَثْبِيطِهِ وَكَيْدِهِ
وَمَكْرِهِ وَحَبَائِلِهِ وَخُدَعِهِ وَأَمَانِيِّهِ وَغُرُورِهِ وَفِتْنَتِهِ وَشَرَكِهِ وَأَحْزَابِهِ وَأَتْبَاعِهِ وَأَشْيَاعِهِ
وَأَوْلِيَائِهِ وَشُرَكَائِهِ وَجَمِيعِ مَكَائِدِهِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْزُقْنَا قِيَامَهُ وَصِيَامَهُ
وَبُلُوغَ الْأَمَلِ فِيهِ وَفِي قِيَامِهِ وَاسْتِكْمَالَ مَا يُرْضِيكَ عَنِّي صَبْراً وَاحْتِسَاباً وَإِيمَاناً وَيَقِيناً ثُمَّ تَقَبَّلْ
ذٰلِكَ مِنِّي بِالْأَضْعَافِ الْكَثِيرَةِ وَالْأَجْرِ الْعَظِيمِ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَارْزُقْنِي الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَالْاِجْتِهَادَ وَالْقُوَّةَ وَالنَّشَاطَ وَالْإِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالْقُرْبَةَ وَالْخَيْرَ الْمَقْبُولَ
وَالرَّغْبَةَ وَالرَّهْبَةَ وَالتَّضَرُّعَ وَالْخُشُوعَ وَالرِّقَّةَ وَالنِّيَّةَ الصَّادِقَةَ وَصِدْقَ اللِّسَانِ وَالْوَجَلَ مِنْكَ
وَالرَّجَاءَ لَكَ وَالتَّوَكُّلَ عَلَيْكَ وَالثِّقَةَ بِكَ وَالْوَرَعَ عَنْ مَحَارِمِكَ مَعَ صَالِحِ الْقَوْلِ وَمَقْبُولِ السَّعْيِ وَ
مَرْفُوعِ الْعَمَلِ وَمُسْتَجَابِ الدَّعْوَةِ وَلَا تَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ بِعَرَضٍ وَلَا مَرَضٍ وَلَا هَمٍّ
وَلَا غَمٍّ وَلَا سُقْمٍ وَلَا غَفْلَةٍ وَلَا نِسْيَانٍ بَلْ بِالتَّعَاهُدِ وَالتَّحَفُّظِ لَكَ وَفِيكَ وَالرِّعَايَةِ لِحَقِّكَ وَالْوَفَاءِ
بِعَهْدِكَ وَوَعْدِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاقْسِمْ لِي فِيهِ
أَفْضَلَ مَا تَقْسِمُهُ لِعِبَادِكَ الصَّالِحِينَ وَأَعْطِنِي فِيهِ أَفْضَلَ مَا تُعْطِي أَوْلِيَاءَكَ الْمُقَرَّبِينَ مِنَ الرَّحْمَةِ
وَالْمَغْفِرَةِ وَالتَّحَنُّنِ وَالْإِجَابَةِ وَالْعَفْوِ وَالْمَغْفِرَةِ الدَّائِمَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالْمُعَافَاةِ وَالْعِتْقِ مِنَ النَّارِ
وَالْفَوْزِ بِالْجَنَّةِ وَخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ دُعَائِي فِيهِ إِلَيْكَ

ہر روز کی دعائیں

بدن کو جہنم کی آگ پر حرام کرے گا۔ بلد الامین میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جو شخص ہر روز دس دفعہ اس دعا کو پڑھے تو خداوند عالم اس کے چار ہزار گناہ کبیرہ بخش دے گا اور اسے موت کی تلخی اور قبر کے فشار اور قیامت کے سو قسم کے خوف وخطر سے محفوظ رکھے گا اور اس کا قرض ادا ہو گا اور ہم اور غم دور ہو گا وہ دعا یہ ہے اَعْدَدْتُ لِكُلِّ هَوْلٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِكُلِّ هَمٍّ وَغَمٍّ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلِكُلِّ نِعْمَةٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلِكُلِّ رَخَاءٍ اَلشُّكْرُ لِلّٰهِ وَلِكُلِّ اُعْجُوْبَةٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلِكُلِّ ذَنْبٍ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَلِكُلِّ مُصِيْبَةٍ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ وَلِكُلِّ ضِيْقٍ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَلِكُلِّ قَضَاءٍ وَقَدَرٍ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلِكُلِّ عَدُوٍّ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ وَلِكُلِّ طَاعَةٍ وَمَعْصِيَةٍ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

واصل الی رحمتک وخیرک الی فیہ تارا لا وعملی فیہ مقبولا وسعیی فیہ مشکورا وذنبی فیہ مغفورا

حتی یکون نصیبی فیہ الاکثر وحظی فیہ الاوفر اللھم صل علی محمد وآل محمد ووفقنی فیہ للیلۃ

القدر علی افضل حال تحب ان یکون علیھا احد من اولیائک وارضاھا لک ثم اجعلھا لی خیرا من

الف شھر وارزقنی فیھا افضل ما رزقت احدا ممن بلغتہ ایاھا واکرمتہ بھا واجعلنی فیھا

من عتقائک من جھنم وطلقائک من النار وسعداء خلقک بمغفرتک ورضوانک یا ارحم

الراحمین اللھم صل علی محمد وآل محمد وارزقنا فی شھرنا ھذا الجد والاجتھاد والقوۃ والنشاط

وما تحب وترضی اللھم رب الفجر ولیال عشر والشفع والوتر ورب شھر رمضان وما انزلت

فیہ من القرآن ورب جبرئیل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل وجمیع الملائکۃ المقربین

ورب ابراھیم واسمعیل واسحق ویعقوب ورب موسی وعیسی وجمیع النبیین والمرسلین ورب

محمد خاتم النبیین صلواتک علیہ وعلیھم اجمعین واسئلک بحقک علیھم وبحقھم علیک

وبحقک العظیم لما صلیت علیہ وآلہ وعلیھم اجمعین ونظرت الی نظرۃ رحیمۃ ترضی بھا عنی

رضی لا تسخط علی بعدہ ابدا واعطیتنی جمیع سؤلی ورغبتی وامنیتی وارادتی وصرفت عنی

ما اکرہ واحذر واخاف علی نفسی وما لا اخاف وعن اھلی ومالی واخوانی وذریتی اللھم

الیک فررنا من ذنوبنا فآونا تائبین وتب علینا مستغفرین واغفر لنا متعوذین واعذنا

مستجیرین واجرنا مستسلمین ولا تخذلنا راھبین وامنا راغبین وشفعنا سائلین واعطنا انک

سمیع الدعاء قریب مجیب اللھم انت ربی وانا عبدک واحق من سئل العبد ربہ ولم یسئل العباد

مثلک کرما وجودا یا موضع شکوی السائلین ویا منتھی حاجۃ الراغبین ویا غیاث المستغیثین

ویا مجیب دعوۃ المضطرین ویا ملجا الھاربین ویا صریخ المستصرخین ویا رب المستضعفین ویا کاشف

کرب المکروبین ویا فارج ھم المغمومین ویا کاشف الکرب العظیم یا اللہ یا رحمن یا رحیم

یا ارحم الراحمین صل علی محمد وآل محمد واغفر لی ذنوبی وعیوبی واساءتی وظلمی وجرمی و

اسرافی علی نفسی وارزقنی من فضلک ورحمتک فانہ لا یملکھا غیرک واعف عنی واغفر لی

کل ما سلف من ذنوبی واعصمنی فیما بقی من عمری واستر علی وعلی والدی وولدی وقرابتی

ہر روز کی دعائیں

الا باللہ العلی العظیم

کلینی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن بابویہ رحمۃ اللہ علیہم نے بسند معتبر امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص ہر روز دس دفعہ یہ پڑھے تو پینتالیس ہزار نیکیاں اس کے لئے لکھیں گے اور پینتالیس ہزار گناہ اس کے مٹائیں گے اور پینتالیس ہزار درجے بہشت میں اس کے بلند کریں گے اور یہ دعا اس کیلئے اور بلاؤں کے شر سے حرز ہوگی اور گناہ کبیرہ اس کو احاطہ نہیں کریگے ایک اور روایت میں ہے کہ یوں ہوگا کہ گویا اس نے بارہ قرآن ختم کئے ہوں اور خدا تو عالم بہشت میں اس کے لئے گھر بنائے گا لیکن ابن بابویہ کی روایت میں دس دفعہ پڑھنے کا ذکر نہیں، وہ دعا یہ ہے اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الھا واحدا احدا صمدا لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا

ثواب الاعمال اور محاسن: در کافی میں امام جعفر صادق علیہ السلام

وَاَهْلِ حُزَانَتِیْ وَمَنْ كَانَ مِنِّیْ بِسَبِیْلٍ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ فَاِنَّ ذٰلِكَ كُلَّهٗ
بِیَدِكَ وَاَنْتَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ فَلَا تُخَیِّبْنِیْ یَا سَیِّدِیْ وَلَا تَرُدَّ دُعَآئِیْ وَلَا یَدِیْ اِلٰی نَحْرِیْ حَتّٰی تَفْعَلَ ذٰلِكَ بِیْ
وَتَسْتَجِیْبَ لِیْ جَمِیْعَ مَا سَئَلْتُكَ وَتَزِیْدَنِیْ مِنْ فَضْلِكَ فَاِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَنَحْنُ اِلَیْكَ رَاغِبُوْنَ
اَللّٰهُمَّ لَكَ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی وَالْاَمْثَالُ الْعُلْیَا وَالْكِبْرِیَآءُ وَالْاٰلَآءُ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اِنْ كُنْتَ قَضَیْتَ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ تَنَزُّلَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ فِیْهَا اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ
تَجْعَلَ اسْمِیْ فِی السُّعَدَآءِ وَرُوْحِیْ مَعَ الشُّهَدَآءِ وَاِحْسَانِیْ فِیْ عِلِّیِّیْنَ وَاِسَآءَتِیْ مَغْفُوْرَةً وَّاَنْ تَهَبَ لِیْ
یَقِیْنًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِیْ وَاِیْمَانًا لَا یَشُوْبُهٗ شَكٌّ وَّرِضًی بِمَا قَسَمْتَ لِیْ وَاٰتِنِیْ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً وَّقِنِیْ عَذَابَ النَّارِ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ قَضَیْتَ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ تَنَزُّلَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ فِیْهَا فَاَخِّرْنِیْ
اِلٰی ذٰلِكَ وَارْزُقْنِیْ فِیْهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَطَاعَتَكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
بِاَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا رَبَّ مُحَمَّدٍ اِغْضَبِ الْیَوْمَ لِمُحَمَّدٍ وَّلِاَبْرَارِ عِتْرَتِهٖ
وَاقْتُلْ اَعْدَآءَهُمْ بَدَدًا وَّاَحْصِهِمْ عَدَدًا وَّلَا تَدَعْ عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ مِنْهُمْ اَحَدًا وَّلَا تَغْفِرْ لَهُمْ اَبَدًا
یَا حَسَنَ الصُّحْبَةِ یَا خَلِیْفَةَ النَّبِیِّیْنَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ الْبَدِیْٓءُ الْبَدِیْعُ الَّذِیْ لَیْسَ كَمِثْلِكَ
شَیْءٌ وَّالدَّآئِمُ غَیْرُ الْغَافِلِ وَالْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ اَنْتَ كُلَّ یَوْمٍ فِیْ شَاْنٍ اَنْتَ خَلِیْفَةُ مُحَمَّدٍ وَّنَاصِرُ
مُحَمَّدٍ وَّمُفَضِّلُ مُحَمَّدٍ اَسْئَلُكَ اَنْ تَنْصُرَ وَصِیَّ مُحَمَّدٍ وَّخَلِیْفَةَ مُحَمَّدٍ وَّالْقَآئِمَ بِالْقِسْطِ مِنْ اَوْصِیَآءِ
مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ اِعْطِفْ عَلَیْهِمْ نَصْرَكَ یَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ بِحَقِّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِیْ مَعَهُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاجْعَلْ عَاقِبَةَ اَمْرِیْ اِلٰی غُفْرَانِكَ وَرَحْمَتِكَ یَا
اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَكَذٰلِكَ نَسَبْتَ نَفْسَكَ یَا سَیِّدِیْ بِاللَّطِیْفِ بَلٰی اِنَّكَ لَطِیْفٌ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّالْطُفْ لِمَا تَشَآءُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْزُقْنِی الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فِیْ عَامِنَا هٰذَا
وَتَطَوَّلْ عَلَیَّ بِجَمِیْعِ حَوَآئِجِیْ لِلْاٰخِرَةِ وَالدُّنْیَا پھر تین دفعہ پڑھے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ اِنَّ
رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ اِنَّ رَبِّیْ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ
اِلَیْهِ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ اِنَّكَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ رَبِّ اِنِّیْ عَمِلْتُ سُوْٓءًا وَّظَلَمْتُ نَفْسِیْ
فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ

ہر روز کی دعائیں

سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص ہر روز پندرہ دفعہ لا الٰہ الا اللہ حقاً حقاً لا الٰہ الا اللہ ایماناً وتصدیقاً لا الٰہ الا اللہ عبودیۃً ورقاً کہے تو خداوند عالم جب تک اسے بہشت میں داخل نہیں کرے گا اس سے اپنی رحمت کے دروازے نہیں پھیرے گا محاسن میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جو شخص ہر روز سو دفعہ سبحان اللہ کہے تو اس کے لئے یہ کام ان سو اونٹوں سے جو کعبہ میں جا کر قربانی دے بہتر ہے اور جو شخص سو دفعہ الحمد للہ کہے تو وہ اس کے لئے سو غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے اور جو شخص سو دفعہ اللہ اکبر کہے تو یہ اس کے لئے سو گھوڑے مع زین و لجام کے اللہ کی راہ میں دینے سے بہتر ہے اور جو شخص سو دفعہ

الْكَرِيمُ الْغَفَّارُ لِلذَّنْبِ الْعَظِيمِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوراً رَحِيماً پھر یہ دعا پڑھے
اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ فِيمَا تَقْضِي وَتُقَدِّرُ مِنَ الْأَمْرِ الْعَظِيمِ الْمَحْتُومِ
فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِي لَا يُرَدُّ وَلَا يُبَدَّلُ أَنْ تَكْتُبَنِي مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ الْمَبْرُورِ حَجُّهُمُ
الْمَشْكُورِ سَعْيُهُمُ الْمَغْفُورِ ذُنُوبُهُمُ الْمُكَفَّرِ عَنْهُمْ سَيِّئَاتُهُمْ وَأَنْ تَجْعَلَ فِيمَا تَقْضِي وَتُقَدِّرُ أَنْ تُطِيلَ عُمْرِي
وَتُوَسِّعَ رِزْقِي وَتُؤَدِّيَ عَنِّي أَمَانَتِي وَدَيْنِي آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي مِنْ أَمْرِي فَرَجاً وَمَخْرَجاً وَارْزُقْنِي
مِنْ حَيْثُ أَحْتَسِبُ وَمِنْ حَيْثُ لَا أَحْتَسِبُ وَاحْرُسْنِي مِنْ حَيْثُ أَحْتَرِسُ وَمِنْ حَيْثُ لَا أَحْتَرِسُ وَصَلِّ عَلَىٰ
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ كَثِيراً ۔ دوسرے فرمایا ہے کہ رمضان المبارک کے ہر دن میں پہلی سے لے کر آخر تک
ان تسبیحات کو پڑھے اور وہ دس جز ہیں ہر جز میں دس دفعہ سبحان اللہ ہے (۱) سُبْحَانَ اللّٰهِ بَارِئِ النَّسَمِ
سُبْحَانَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرِ سُبْحَانَ اللّٰهِ خَالِقِ الْأَزْوَاجِ كُلِّهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ جَاعِلِ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورِ سُبْحَانَ اللّٰهِ
فَالِقِ الْحَبِّ وَالنَّوَىٰ سُبْحَانَ اللّٰهِ خَالِقِ كُلِّ شَيْءٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ خَالِقِ مَا يُرَىٰ وَمَا لَا يُرَىٰ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ
سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سُبْحَانَ اللّٰهِ السَّمِيعِ الَّذِي لَيْسَ شَيْءٌ أَسْمَعَ مِنْهُ يَسْمَعُ مِنْ فَوْقِ عَرْشِهِ مَا تَحْتَ
سَبْعِ أَرَضِينَ وَيَسْمَعُ مَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَيَسْمَعُ الْأَنِينَ وَالشَّكْوَىٰ وَيَسْمَعُ السِّرَّ وَأَخْفَىٰ وَيَسْمَعُ وَسَاوِسَ
الصُّدُورِ وَلَا يُصِمُّ سَمْعَهُ صَوْتٌ (۲) سُبْحَانَ اللّٰهِ بَارِئِ النَّسَمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرِ سُبْحَانَ اللّٰهِ خَالِقِ الْأَزْوَاجِ
كُلِّهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ جَاعِلِ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَالِقِ الْحَبِّ وَالنَّوَىٰ سُبْحَانَ اللّٰهِ خَالِقِ كُلِّ شَيْءٍ
سُبْحَانَ اللّٰهِ خَالِقِ مَا يُرَىٰ وَمَا لَا يُرَىٰ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سُبْحَانَ اللّٰهِ
الْبَصِيرِ الَّذِي لَيْسَ شَيْءٌ أَبْصَرَ مِنْهُ يُبْصِرُ مِنْ فَوْقِ عَرْشِهِ مَا تَحْتَ سَبْعِ أَرَضِينَ وَيُبْصِرُ مَا فِي ظُلُمَاتِ
الْبَرِّ وَالْبَحْرِ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ لَا تُغْشَىٰ بَصَرَهُ الظُّلْمَةُ وَلَا يُسْتَتَرُ
مِنْهُ بِسِتْرٍ وَلَا يُوَارِي مِنْهُ جِدَارٌ وَلَا يَغِيبُ عَنْهُ بَرٌّ وَلَا بَحْرٌ وَلَا يُكِنُّ مِنْهُ جَبَلٌ مَا فِي أَصْلِهِ وَلَا قَلْبٌ مَا
فِيهِ وَلَا جَنْبٌ مَا فِي قَلْبِهِ وَلَا يَسْتَتِرُ مِنْهُ صَغِيرٌ وَلَا كَبِيرٌ وَلَا يَسْتَخْفِي مِنْهُ صَغِيرٌ لِصِغَرِهِ وَلَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ
شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ
(۳) سُبْحَانَ اللّٰهِ بَارِئِ النَّسَمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرِ سُبْحَانَ اللّٰهِ خَالِقِ الْأَزْوَاجِ كُلِّهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ جَاعِلِ
الظُّلُمَاتِ وَالنُّورِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَالِقِ الْحَبِّ وَالنَّوَىٰ سُبْحَانَ اللّٰهِ خَالِقِ كُلِّ شَيْءٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ خَالِقِ مَا يُرَىٰ

ہر روز کی دعا میں
لا الہ الا اللہ کہے تو پھر کوئی
شخص بھی عمل کے لحاظ سے
اس سے بہتر نہیں ہوگا۔ مگر
وہ شخص جو اس ذکر کو اس
سے زیادہ کہے قطب راوندی
نے روایت کی ہے کہ بنی اسرائیل
میں ایک عابد تھا جو سالہا سے
اللہ کی عبادت کر رہا تھا ایک
دن اس نے دعا کی اے میرے
پالنے والے میں چاہتا ہوں کہ
اپنی حالت آپ کو دیکھوں تاکہ
جو میرے اعمال تجھ کو پسند ہیں ان
میں زیادتی کروں اور اگر پسند نہیں
تو مرنے سے پہلے توبہ کرلوں اللہ
تعالیٰ نے ایک فرشتہ اس کے پاس
بھیجا اور اس فرشتے نے کہا اسے
کہ تیرا کوئی بھی عمل خدا کے
نزدیک نہیں ہے اس عابد نے
کہا میری اتنی عبادت کہاں
گئی تو جواب ملا کہ تو جو بھی اچھائی
کا کام کرتا تھا اس کی اطلاع لوگوں
کو دیتا تھا اور تو چاہتا تھا کہ لوگ
تجھے نیک سمجھیں اور تجھے نیکی سے
یاد کریں یہی تیری عبادات کا
ثواب و تحفہ ہے جو تو نے خود پسند

ہر روز کی دعائیں

کیا اور اس پر راضی ہوا عابد اس
بات کے سننے سے بہت مکدر
ہوا اور گریہ وزاری کی وہ فرشتہ
دوبارہ نازل ہوا اور کہا کہ خداوند
عالم فرماتا ہے کہ تو اپنے آپ کو مجھ
سے خرید لے اور ہر روز اپنی رگوں
میں سے ایک رگ کو صدقہ میں دے
عابد نے عرض کی کہ یہ کام میں کیسے
کر سکتا ہوں تو فرشتہ نے کہا کہ ہر
روز تین سو ساٹھ دفعہ جو تیرے
بدن کی رگوں کی تعداد ہے یہ دعا
پڑھا کر سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ
اس عابد نے کہا اے پروردگار
اس سے بھی زیادہ فرمائے تو پڑھتا
رہوں گا تو جواب آیا کہ اگر اس سے
زیادہ پڑھے گا تو تیرے لئے ثواب
اور بھی زیادہ ہو جائے گا۔
کلینی نے بسند معتبر امام جعفر علیہ
السلام سے روایت کی ہے کہ
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و
آلہ ہر روز بدن کے رگوں کے
تعداد جو تین سو ساٹھ ہے یہ ذکر
پڑھتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

وَمَا لَا يُرٰى سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِيْ يُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ
وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَيُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا
بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ وَيُنَزِّلُ الْمَآءَ مِنَ السَّمَآءِ بِكَلِمَتِهٖ وَيُنْبِتُ النَّبَاتَ بِقُدْرَتِهٖ وَيُسْقِطُ الْوَرَقَ بِعِلْمِهٖ
سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَا اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْبَرُ
اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ (۴) سُبْحَانَ اللّٰهِ بَارِئِ النَّسَمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرِ سُبْحَانَ اللّٰهِ خَالِقِ الْاَزْوَاجِ
كُلِّهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ جَاعِلِ الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَالِقِ الْحَبِّ وَالنَّوٰى سُبْحَانَ اللّٰهِ خَالِقِ كُلِّ
شَيْءٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ خَالِقِ مَا يُرٰى وَمَا لَا يُرٰى سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِيْ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ
عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ
وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ لَهٗ مُعَقِّبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِيْ يُمِيْتُ
الْاَحْيَآءَ وَيُحْيِي الْمَوْتٰى وَيَعْلَمُ مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ وَيُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا يَشَآءُ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى
(۵) سُبْحَانَ اللّٰهِ بَارِئِ النَّسَمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرِ سُبْحَانَ اللّٰهِ خَالِقِ الْاَزْوَاجِ كُلِّهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ جَاعِلِ
الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَالِقِ الْحَبِّ وَالنَّوٰى سُبْحَانَ اللّٰهِ خَالِقِ كُلِّ شَيْءٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ خَالِقِ مَا
يُرٰى وَمَا لَا يُرٰى سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَالِكِ الْمُلْكِ تُؤْتِي
الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ تُوْلِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ
مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (۶) سُبْحَانَ اللّٰهِ بَارِئِ النَّسَمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرِ سُبْحَانَ اللّٰهِ خَالِقِ الْاَزْوَاجِ كُلِّهَا
سُبْحَانَ اللّٰهِ جَاعِلِ الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَالِقِ الْحَبِّ وَالنَّوٰى سُبْحَانَ اللّٰهِ خَالِقِ كُلِّ شَيْءٍ سُبْحَانَ
اللّٰهِ خَالِقِ مَا يُرٰى وَمَا لَا يُرٰى سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَهٗ
مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ
وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ (۷) سُبْحَانَ اللّٰهِ بَارِئِ النَّسَمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرِ سُبْحَانَ اللّٰهِ خَالِقِ
الْاَزْوَاجِ كُلِّهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ جَاعِلِ الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَالِقِ الْحَبِّ وَالنَّوٰى سُبْحَانَ اللّٰهِ خَالِقِ

ماہ رمضان کے دنوں کے اعمال

كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ خَالِقِ مَا يُرَىٰ وَمَا لَا يُرَىٰ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سُبْحَانَ
اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يُحْصِيْ مِدْحَتَهُ الْقَائِلُوْنَ وَلَا يَجْزِيْ بِآلَائِهِ الشَّاكِرُوْنَ الْعَابِدُوْنَ وَهُوَ كَمَا قَالَ وَفَوْقَ
مَا نَقُوْلُ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ كَمَا اَثْنٰى عَلٰى نَفْسِهٖ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ (٨) سُبْحَانَ اللّٰهِ بَارِئِ النَّسَمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرِ
سُبْحَانَ اللّٰهِ خَالِقِ الْاَزْوَاجِ كُلِّهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ جَاعِلِ الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَالِقِ الْحَبِّ وَالنَّوٰى
سُبْحَانَ اللّٰهِ خَالِقِ كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ خَالِقِ مَا يُرَىٰ وَمَا لَا يُرَىٰ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِيْ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ
فِيْهَا وَلَا يَشْغَلُهٗ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا عَمَّا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَلَا يَشْغَلُهٗ مَا يَنْزِلُ مِنَ
السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا عَمَّا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَلَا يَشْغَلُهٗ عِلْمُ شَيْءٍ عَنْ عِلْمِ شَيْءٍ وَلَا يَشْغَلُهٗ
خَلْقُ شَيْءٍ عَنْ خَلْقِ شَيْءٍ وَلَا حِفْظُ شَيْءٍ عَنْ حِفْظِ شَيْءٍ وَلَا يُسَاوِيْهِ شَيْءٌ وَلَا يَعْدِلُهٗ شَيْءٌ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ
الْبَصِيْرُ (٩) سُبْحَانَ اللّٰهِ بَارِئِ النَّسَمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرِ سُبْحَانَ اللّٰهِ خَالِقِ الْاَزْوَاجِ كُلِّهَا سُبْحَانَ
اللّٰهِ جَاعِلِ الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَالِقِ الْحَبِّ وَالنَّوٰى سُبْحَانَ اللّٰهِ خَالِقِ كُلِّ شَيْءٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ
خَالِقِ مَا يُرَىٰ وَمَا لَا يُرَىٰ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ اِنَّ اللّٰهَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (١٠) سُبْحَانَ اللّٰهِ بَارِئِ النَّسَمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرِ سُبْحَانَ اللّٰهِ خَالِقِ الْاَزْوَاجِ
كُلِّهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ جَاعِلِ الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَالِقِ الْحَبِّ وَالنَّوٰى سُبْحَانَ اللّٰهِ خَالِقِ
كُلِّ شَيْءٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ خَالِقِ مَا يُرَىٰ وَمَا لَا يُرَىٰ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِيْ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا
خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا
عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ تیسرے یہ فرمایا ہے کہ رمضان المبارک کے ہر دن میں اس
درود کو پڑھے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

ہر روز کی دعائیں

کتاب علی کی حالت ایک اور
روایت میں آنحضرت سے منقول
ہے کہ جو شخص دو پیسے منقش ہر
روز چار سو دفعہ یہ دعا پڑھے تو
خداوند عالم اسے بہت علم یا بہت
مال عنایت فرمائے گا اور وہ دعا
یہ ہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِيْمُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
مِنْ جَمِيْعِ ظُلْمِيْ وَجُرْمِيْ وَاِسْرَافِيْ
عَلٰى نَفْسِيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ شیخ طوسی
وغیرہ نے روایت کی ہے کہ ہر روز
یہ دعا پڑھنا سنت ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الْمُشْرِقِ
الْحَيِّ الْبَاقِي الْكَرِيْمِ وَاَسْئَلُكَ
بِنُوْرِ وَجْهِكَ الْقُدُّوْسِ
الَّذِيْ اَشْرَقَتْ بِهِ السَّمٰوٰتُ
وَانْكَشَفَتْ بِهِ الظُّلُمَاتُ وَ
صَلُحَ عَلَيْهِ اَمْرُ الْاَوَّلِيْنَ وَ
الْاٰخِرِيْنَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ وَاَنْ تُصْلِحَ لِيْ شَاْنِيْ
كُلَّهٗ فعغمی محمد التمیمی نے امام
محمد باقر علیہ السلام سے روایت
کی ہے کہ جو شخص ہر روز یہ دعا
پڑھے تو خداوند عالم اس کے تمام
اخروی امور کا کفیل ہو جائے گا

لَبَّيْكَ يَا رَبِّ وَسَعْدَيْكَ وَسُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا رَحِمْتَ اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلَ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ امْنُنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَنَنْتَ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا شَرَّفْتَنَا بِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا هَدَيْتَنَا بِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَابْعَثْهُ
مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ السَّلَامُ كُلَّمَا طَلَعَتْ شَمْسٌ اَوْ غَرَبَتْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ السَّلَامُ
كُلَّمَا طَرَفَتْ عَيْنٌ اَوْ بَرَقَتْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ السَّلَامُ كُلَّمَا ذُكِرَ السَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ السَّلَامُ كُلَّمَا سَبَّحَ اللّٰهَ مَلَكٌ اَوْ قَدَّسَهٗ
اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ فِى الْاَوَّلِيْنَ وَالسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ فِى الْاٰخِرِيْنَ وَالسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ فِى الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَرَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ اَبْلِغْ مُحَمَّدًا نَّبِيَّكَ
عَنَّا السَّلَامَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا مِّنَ الْبَهَاۤءِ وَالنَّضْرَةِ وَالسُّرُوْرِ وَالْكَرَامَةِ وَالْغِبْطَةِ وَالْوَسِيْلَةِ
وَالْمَنْزِلَةِ وَالْمَقَامِ وَالشَّرَفِ وَالرِّفْعَةِ وَالشَّفَاعَةِ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَفْضَلَ مَا تُعْطِىْ اَحَدًا مِّنْ
خَلْقِكَ وَاَعْطِ مُحَمَّدًا فَوْقَ مَا تُعْطِى الْخَلَاۤئِقَ مِنَ الْخَيْرِ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً لَّا يُحْصِيْهَا غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَطْيَبَ وَاَطْهَرَ وَاَزْكٰى وَاَنْمٰى وَاَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ
وَالْاٰخِرِيْنَ وَعَلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَالِ
مَنْ وَّالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ شَرِكَ فِىْ دَمِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى فَاطِمَةَ
بِنْتِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ وَالْعَنْ مَنْ اٰذٰى نَبِيَّكَ فِيْهَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
اِمَامَيِ الْمُسْلِمِيْنَ وَوَالِ مَنْ وَّالَاهُمَا وَعَادِ مَنْ عَادَاهُمَا وَضَاعِفِ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ شَرِكَ فِىْ
دِمَاۤئِهِمَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اِمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ وَوَالِ مَنْ وَّالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَضَاعِفِ
الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ ظَلَمَهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اِمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ وَوَالِ مَنْ وَّالَاهُ وَعَادِ مَنْ
عَادَاهُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ ظَلَمَهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ وَوَالِ مَنْ
وَّالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ ظَلَمَهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ اِمَامِ
الْمُسْلِمِيْنَ وَوَالِ مَنْ وَّالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ شَرِكَ فِىْ دَمِهٖ اَللّٰهُمَّ

مستحب نمازیں

بِسْمِ اللّٰهِ حَسْبِىَ اللّٰهُ تَوَكَّلْتُ
عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ
خَيْرَ اُمُوْرِىْ كُلِّهَا وَاَعُوْذُبِكَ
مِنْ خِزْىِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ
یہ بھی انہوں نے روایت کی ہے
کہ جو شخص ہر روز یہ دعا سات
دفعہ پڑھے تو اس کے دنیاوی
اور آخروی امور کی کفالت ہو
جائے گی حَسْبِىَ اللّٰهُ رَبِّىَ اللّٰهُ لَا
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ
یہ بھی انہوں نے روایت کی ہے
کہ جو ایک سال تک ہر روز ایک
دفعہ یہ دعا پڑھتا رہے تو وہ
نہیں مرے گا مگر اپنا مقام
جنت میں دیکھ لے گا سُبْحَانَ
اللّٰهِ الْقَاۤئِمِ سُبْحَانَ الْقَاۤئِمِ
الدَّاۤئِمِ سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ
سُبْحَانَ الْفَرْدِ الصَّمَدِ سُبْحَانَ
الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ
سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِىْ لَا يَمُوْتُ
سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ سُبْحَانَ
رَبِّ الْمَلٰۤئِكَةِ وَالرُّوْحِ سُبْحَانَ
الْعَلِيِّ الْاَعْلٰى سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى

دوسرا باب ان مستحب نمازوں
کے بیان میں ہے جو مفاتیح الجنان

صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی اِمَامِ الْمُسْلِمِیْنَ وَوَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ
عَلٰی مَنْ شَرِکَ فِیْ دَمِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ اِمَامِ الْمُسْلِمِیْنَ وَوَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ
عَادَاہُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ ظَلَمَہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْمُسْلِمِیْنَ وَوَالِ مَنْ
وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ ظَلَمَہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ اِمَامِ
الْمُسْلِمِیْنَ وَوَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ ظَلَمَہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْخَلَفِ
مِنْ بَعْدِہٖ اِمَامِ الْمُسْلِمِیْنَ وَوَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَعَجِّلْ فَرَجَہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْقَاسِمِ
وَالطَّاہِرِ ابْنَیْ نَبِیِّکَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُقَیَّۃَ بِنْتِ نَبِیِّکَ وَالْعَنْ مَنْ اٰذٰی نَبِیَّکَ فِیْھَا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اُمِّ کُلْثُوْمَ
بِنْتِ نَبِیِّکَ وَالْعَنْ مَنْ اٰذٰی نَبِیَّکَ فِیْھَا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی ذُرِّیَّۃِ نَبِیِّکَ اَللّٰھُمَّ اخْلُفْ نَبِیَّکَ فِیْ اَھْلِ بَیْتِہٖ
اَللّٰھُمَّ مَکِّنْ لَھُمْ فِی الْاَرْضِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عَدَدِھِمْ وَمَدَدِھِمْ وَاَنْصَارِھِمْ عَلَی الْحَقِّ فِی السِّرِّ
وَالْعَلَانِیَۃِ اَللّٰھُمَّ اطْلُبْ بِذَحْلِھِمْ وَوِتْرِھِمْ وَدِمَائِھِمْ وَکُفَّ عَنَّا وَعَنْھُمْ وَعَنْ کُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَۃٍ
بَاْسَ کُلِّ بَاغٍ وَطَاغٍ وَکُلِّ دَابَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّکَ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْکِیْلًا ۔ سید ابن طاؤس
رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پھر یہ پڑھے یَا عُدَّتِیْ فِیْ کُرْبَتِیْ وَیَا صَاحِبِیْ فِیْ شِدَّتِیْ وَیَا وَلِیِّیْ فِیْ نِعْمَتِیْ وَیَا غَایَتِیْ
فِیْ رَغْبَتِیْ اَنْتَ السَّاتِرُ عَوْرَتِیْ وَالْمُؤْمِنُ رَوْعَتِیْ وَالْمُقِیْلُ عَثْرَتِیْ فَاغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
اور پھر کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْکَ لِھَمٍّ لَا یُفَرِّجُہٗ غَیْرُکَ وَلِرَحْمَۃٍ لَا تُنَالُ اِلَّا بِکَ وَلِکَرْبٍ لَا یَکْشِفُہٗ اِلَّا اَنْتَ
وَلِرَغْبَۃٍ لَا تُبْلَغُ اِلَّا بِکَ وَلِحَاجَۃٍ لَا یَقْضِیْھَا اِلَّا اَنْتَ اَللّٰھُمَّ فَکَمَا کَانَ مِنْ شَاْنِکَ مَا اَذِنْتَ لِیْ بِہٖ مِنْ
مَسْئَلَتِکَ وَرَحِمْتَنِیْ بِہٖ مِنْ ذِکْرِکَ فَلْیَکُنْ مِنْ شَاْنِکَ سَیِّدِی الْاِجَابَۃُ لِیْ فِیْمَا دَعَوْتُکَ وَعَوَائِدُ
الْاِفْضَالِ فِیْمَا رَجَوْتُکَ وَالنَّجَاۃُ مِمَّا فَزِعْتُ اِلَیْکَ فِیْہِ فَاِنْ لَّمْ اَکُنْ اَھْلًا اَنْ اَبْلُغَ رَحْمَتَکَ فَاِنَّ
رَحْمَتَکَ اَھْلٌ اَنْ تَبْلُغَنِیْ وَتَسَعَنِیْ وَاِنْ لَّمْ اَکُنْ لِلْاِجَابَۃِ اَھْلًا فَاَنْتَ اَھْلُ الْفَضْلِ وَرَحْمَتُکَ وَسِعَتْ
کُلَّ شَیْءٍ فَلْتَسَعْنِیْ رَحْمَتُکَ یَا اِلٰھِیْ یَا کَرِیْمُ اَسْئَلُکَ بِوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَھْلِ
بَیْتِہٖ وَاَنْ تُفَرِّجَ ھَمِّیْ وَتَکْشِفَ کَرْبِیْ وَغَمِّیْ وَتَرْحَمَنِیْ بِرَحْمَتِکَ وَتَرْزُقَنِیْ مِنْ فَضْلِکَ اِنَّکَ سَمِیْعُ
الدُّعَآءِ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ۔ چوتھے یہ بھی سید رہ اور شیخ رہ نے فرمایا ہے کہ رمضان المبارک کے ہر دن یہ دعا پڑھے
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ بِاَفْضَلِہٖ وَکُلُّ فَضْلِکَ فَاضِلٌ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِفَضْلِکَ کُلِّہٖ اَللّٰھُمَّ

۱؎ تمام مسلمانوں کے نزدیک جناب رقیہ و ام کلثوم بنت رسول مسلم ہے ۔ فقط بات کا مسئلہ اختلافی ہے لہٰذا ممکن ہے کہ میاں جناب خدیجہ کی پچھلے شوہر کی لڑکیاں ہوں جن کو رسول نے اپنی بیٹیوں کی طرح پالا ہو ؟

نمازِ اعرابی

میں ذکر نہیں ہوئی نمازِ اعرابی
سید ابن طاؤس رہ نے جمال الاسبوع
میں شیخ تلعکبری سے روایت کی
ہے اور انہوں نے اپنی سند زید بن
ثابت تک پہنچا کر ان سے روایت
کی ہے کہ ایک بدوی شخص جناب رسول
خدا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض
کی کہ خدا کے رسولؐ میرے ماں اور
باپ آپ پر قربان ہو جائیں کہ ہم
لوگ مدینہ سے دور دیہات میں رہ
رہے ہیں اور ہر جمعہ کو جمعہ کی نماز
کے لئے یہاں حاضر نہیں ہو سکتے
آپ ہمیں کوئی ایسا عمل تعلیم فرمایئے
جس کے بجا لانے سے ہمیں نمازِ
جمعہ کی فضیلت حاصل ہو جائے
اور جب ہم واپس گھر جائیں تو
اپنے دوسرے قبیلہ والوں کو
بھی بتلائیں تو آنحضرتؐ نے ان سے
فرمایا کہ جب دن بلند ہو جائے
تو تم دو رکعت نماز بجا لاؤ کہ جس کی
پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے
بعد سات دفعہ سورہ قل اعوذ
برب الفلق اور دوسری رکعت
میں سورہ الحمد کے بعد سات دفعہ
سورہ قل اعوذ برب الناس پڑھنا
اور سلام کے بعد سات دفعہ

انّی اسئلک من رزقک باعمّه وکلّ رزقک عامّ اللّهمّ انّی اسئلک برزقک کلّه اللّهمّ انّی اسئلک
من عطائک باهنئه وکلّ عطائک هنیء اللّهمّ انّی اسئلک بعطائک کلّه اللّهمّ انّی اسئلک
من خیرک باعجله وکلّ خیرک عاجل اللّهمّ انّی اسئلک بخیرک کلّه اللّهمّ انّی اسئلک من
احسانک باحسنه وکلّ احسانک حسن اللّهمّ انّی اسئلک باحسانک کلّه اللّهمّ انّی اسئلک
بما تجیبنی به حین اسئلک فاجبنی یا اللّه وصلّ علی محمّد عبدک المرتضی ورسولک المصطفی و
امینک ونجیّک دون خلقک ونجیبک من عبادک ونبیّک بالصّدق وحبیبک وصلّ علی رسولک
وخیرتک من العالمین البشیر النّذیر السّراج المنیر وعلی اهل بیته الابرار الطّاهرین وعلی ملائکتک
الّذین استخلصتهم لنفسک وحجبتهم عن خلقک وعلی انبیائک الّذین ینبئون عنک بالصّدق وعلی
رسلک الّذین خصصتهم بوحیک وفضّلتهم علی العالمین برسالاتک وعلی عبادک الصّالحین
الّذین ادخلتهم فی رحمتک الائمّة المهتدین الرّاشدین واولیائک المطهّرین وعلی جبرئیل
ومیکائیل واسرافیل وملک الموت وعلی رضوان خازن الجنان وعلی مالک خازن النّار وروح
القدس والرّوح الامین وحملة عرشک المقرّبین وعلی الملکین الحافظین علیّ بالصّلوة الّتی
تحبّ ان یصلّی بها علیهم اهل السّموات واهل الارضین صلوة طیّبة کثیرة مبارکة زاکیة
نامیة ظاهرة باطنة شریفة فاضلة تبیّن بها فضلهم علی الاوّلین والاخرین اللّهمّ اعط محمّدا
الوسیلة والشّرف والفضیلة واجزه خیر ما جزیت نبیّا عن امّته اللّهمّ واعط محمّدا صلّی اللّه علیه
واله مع کلّ زلفة زلفة ومع کلّ وسیلة وسیلة ومع کلّ فضیلة فضیلة ومع کلّ شرف
شرفا اعط محمّدا واله یوم القیمة افضل ما اعطیت احدا من الاوّلین والاخرین اللّهمّ اجعل
محمّدا صلّی اللّه علیه واله ادنی المرسلین منک مجلسا وافسحهم فی الجنّة عندک منزلا واقربهم
الیک وسیلة واجعله اوّل شافع واوّل مشفّع واوّل قائل وانجح سائل وابعثه المقام المحمود
الّذی یغبطه به الاوّلون والاخرون یا ارحم الرّاحمین واسئلک ان تصلّی علی محمّد وال محمّد
وان تسمع صوتی وتجیب دعوتی وتجاوز عن خطیئتی وتصفح عن ظلمی وتنجح طلبتی وتقضی حاجتی
وتنجز لی ما وعدتنی وتقیل عثرتی وتغفر ذنوبی وتعفو عن جرمی وتقبل علیّ ولا تعرض عنّی

مستحب نمازیں

آیۃ الکرسی پڑھنا اور پھر اس کے بعد آٹھ رکعت نماز بجا لانا کہ جس کی ہر دو رکعت پر تشہد کیلئے تو بیٹھنا لیکن سلام نہ کہنا بلکہ سلام ہر چار رکعت کے بعد کہنا اور اس طرح کی آٹھ رکعت میں ہر ایک میں سورہ الحمد کے بعد سورہ اذا جاء نصر اللہ ایک دفعہ سورہ قل ہو اللہ پچیس مرتبہ پڑھنا اور جب تشہد اور سلام سے فارغ ہو جائے تو سات دفعہ اس دعا کو پڑھنا یا حیّ یا قیّوم یا ذا الجلال والاکرام یا اله الاوّلین والاخرین یا ارحم الرّاحمین یا رحمن الدّنیا والاخرة ورحیمهما یا ربّ یا ربّ یا ربّ یا ربّ یا ربّ یا ربّ یا اللّه یا اللّه یا اللّه یا اللّه یا اللّه یا اللّه صلّ علی محمّد واله واغفر لی پھر اپنی حاجت طلب کرے اور ستر دفعہ یہ پڑھے لا حول ولا قوّة الّا باللّه العلیّ العظیم یہ کہے سبحان اللّه ربّ العرش الکریم پھر آنحضرت نے

وَارْحَمْنِیْ وَلَا تُعَذِّبْنِیْ وَتَعَافِنِیْ وَلَا تَبْتَلِیْنِیْ وَارْزُقْنِیْ مِنَ الرِّزْقِ اَطْیَبَہٗ وَاَوْسَعَہٗ وَلَا تَحْرِمْنِیْ
یَارَبِّ وَاقْضِ عَنِّیْ دَیْنِیْ وَضَعْ عَنِّیْ وِزْرِیْ وَلَا تُحَمِّلْنِیْ مَا لَا طَاقَةَ لِیْ بِہٖ یَا مَوْلَایَ وَاَدْخِلْنِیْ فِیْ کُلِّ
خَیْرٍ اَدْخَلْتَ فِیْہِ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ وَاَخْرِجْنِیْ مِنْ کُلِّ سُوْٓءٍ اَخْرَجْتَ مِنْہُ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوٰتُکَ
عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ وَالسَّلَامُ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پھر تین مرتبہ کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْکَ کَمَا اَمَرْتَنِیْ فَاسْتَجِبْ لِیْ کَمَا وَعَدْتَنِیْ
پھر یہ کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ قَلِیْلًا مِّنْ کَثِیْرٍ مَعَ حَاجَةٍ بِیْ اِلَیْہِ عَظِیْمَةٍ وَغِنَاکَ عَنْہُ قَدِیْمٌ وَھُوَ عِنْدِیْ کَثِیْرٌ وَّھُوَ عَلَیْکَ سَھْلٌ یَسِیْرٌ
فَامْنُنْ عَلَیَّ بِہٖ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اٰمِیْنَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ پانچویں یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْکَ
کَمَا اَمَرْتَنِیْ فَاسْتَجِبْ لِیْ کَمَا وَعَدْتَنِیْ چونکہ یہ دعا بہت لمبی ہے اس لئے ہم نے یہاں ذکر نہیں کیا۔
جس کا ارادہ ہو وہ کتاب اقبال یا زاد المعاد کی طرف مراجعہ فرمائے، چھٹے شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب
مقنعہ میں عالم جلیل ثقہ علی بن مہزیار کے واسطے سے امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رمضان المبارک
کے ہر دن اور رات میں پہلی سے لے کر آخر تک بہت زیادہ اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے یَا ذَا الَّذِیْ کَانَ
قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ ثُمَّ خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ ثُمَّ یَبْقٰی وَیَفْنٰی کُلُّ شَیْءٍ یَا ذَا الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَیَا ذَا
الَّذِیْ لَیْسَ فِی السَّمٰوٰتِ الْعُلٰی وَلَا فِی الْاَرَضِیْنَ السُّفْلٰی وَلَا فَوْقَھُنَّ وَلَا تَحْتَھُنَّ وَلَا بَیْنَھُنَّ اِلٰہٌ یُّعْبَدُ
غَیْرُہٗ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَّا یَقْوٰی عَلٰی اِحْصَآئِہٖ اِلَّا اَنْتَ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً لَّا یَقْوٰی
عَلٰی اِحْصَآئِھَا اِلَّا اَنْتَ ساتویں شیخ کفعمی رحمۃ اللہ علیہ نے بلد الامین اور مصباح میں سید ابن باقی سے
نقل کیا ہے کہ جو شخص رمضان المبارک کے ہر دن میں اس دعا کو پڑھے تو خداوند عالم اس کے چالیس سال کے
گناہ بخش دے گا اَللّٰھُمَّ رَبَّ شَھْرِ رَمَضَانَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ فِیْہِ الْقُرْاٰنَ وَافْتَرَضْتَ عَلٰی عِبَادِکَ فِیْہِ
الصِّیَامَ ارْزُقْنِیْ حَجَّ بَیْتِکَ الْحَرَامِ فِیْ ھٰذَا الْعَامِ وَفِیْ کُلِّ عَامٍ وَّاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الْعِظَامَ فَاِنَّہٗ
لَا یَغْفِرُھَا غَیْرُکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ آٹھویں رمضان المبارک کے ہر دن میں سو دفعہ اس
ذکر کو پڑھے کہ جسے محدث فیض نے خلاصۃ الاذکار میں ذکر فرمایا ہے سُبْحَانَ الضَّآرِّ النَّافِعِ سُبْحَانَ
الْقَاضِیْ بِالْحَقِّ سُبْحَانَ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی سُبْحَانَہٗ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی نویں شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ نے مقنعہ
میں ذکر کیا ہے کہ رمضان المبارک کے مستحبات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کے ہر دن میں سو دفعہ جناب رسول
خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اس کی پاک آل پر درود بھیجے اور اگر اس سے زیادہ پڑھ سکے تو افضل ہے۔

مستحب نمازیں

نے فرمایا کہ مجھے اس خدا کی قسم ہے
کہ جس نے مجھے پیدا کیا ہے کہ جو مومن
مرد اور جو مومنہ عورت اس نماز کو جمعہ
کے دن پڑھے میں اس کے لئے
بہشت کا ضامن ہوں اور وہ اپنی
جگہ سے نہیں اٹھے گا مگر اس کے
اور اس کے ماں باپ کے گناہ بخش
دیئے جائیں گے اور خداوند عالم اس
کے لئے ہر مسلمان کہ جس نے آج کے
دن مختلف شہروں میں نماز پڑھی
ہے اس دن جتنے روزہ داروں
نے مشرق و مغرب میں روزہ رکھا
ہے کی مقدار اجر عنایت فرمائے گا
اور خداوند عالم اسے اتنا ثواب عنایت
فرمائے گا کہ جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا
ہوگا اور نہ کسی کان نے سنا ہوگا۔
مولف کہتا ہے کہ شیخ طوسی نے بھی
اس نماز کو اپنی کتاب مصباح میں
ذکر فرمایا ہے لیکن اس میں انہوں نے
اس کا ذکر نہیں کیا بلکہ یوں فرمایا کہ
جب نماز سے فارغ ہو تو ستر دفعہ
یہ پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ
الْکَرِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا
بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ [illegible]
آئمہ معصومین علیہم السلام سے روایت
ہوئی ہے کہ جمعہ کے دن انسان کو

دوسرا مطلب رمضان المبارک کے دن اور رات کے مخصوص اعمال میں ہے

پہلی کی رات میں چند عمل ہیں پہلے چاند دیکھنے کی کوشش کرے بلکہ بعض علما نے اس مہینے کے چاند دیکھنے کو واجب قرار دیا ہے دوسرے جب چاند کو دیکھے تو چاند کی طرف اشارہ نہ کرے بلکہ قبلہ رو ہو کر اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کرے اور چاند کو مخاطب ہو کر یہ کہے رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالْمُسَارَعَةِ اِلَىٰ مَا تُحِبُّ وَتَرْضَىٰ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَهْرِنَا هٰذَا وَارْزُقْنَا خَيْرَهُ وَعَوْنَهُ وَاصْرِفْ عَنَّا ضُرَّهُ وَشَرَّهُ وَبَلَاءَهُ وَفِتْنَتَهُ روایت میں ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ جب رمضان المبارک کا چاند دیکھتے تھے تو اپنا چہرہ مبارک قبلہ کی طرف کر کے یہ پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالْعَافِيَةِ الْمُجَلِّلَةِ وَدِفَاعِ الْاَسْقَامِ وَالْعَوْنِ عَلَى الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَالْقِيَامِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْنَا لِشَهْرِ رَمَضَانَ وَتَسَلَّمْهُ مِنَّا وَسَلِّمْنَا فِيهِ حَتّٰى يَنْقَضِيَ عَنَّا شَهْرُ رَمَضَانَ وَقَدْ عَفَوْتَ عَنَّا وَغَفَرْتَ لَنَا وَرَحِمْتَنَا امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب رمضان المبارک کا چاند دیکھے تو یہ دعا پڑھا کرے اَللّٰهُمَّ قَدْ حَضَرَ شَهْرُ رَمَضَانَ وَقَدِ افْتَرَضْتَ عَلَيْنَا صِيَامَهُ وَاَنْزَلْتَ فِيهِ الْقُرْاٰنَ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى صِيَامِهِ وَتَقَبَّلْهُ مِنَّا وَسَلِّمْنَا فِيهِ وَسَلِّمْنَا مِنْهُ وَسَلِّمْهُ لَنَا فِي يُسْرٍ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيمُ تیسرے صحیفہ کاملہ کی تنتالیسویں دعا جب چاند دیکھے تو پڑھے سید بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے کہ ایک دن امام زین العابدین علیہ السلام راستہ سے گذر رہے تھے کہ آپ نے رمضان المبارک کے چاند کو دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے اور یہ دعا پڑھی اَيُّهَا الْخَلْقُ الْمُطِيعُ الدَّائِبُ السَّرِيعُ الْمُتَرَدِّدُ فِي مَنَازِلِ التَّقْدِيرِ الْمُتَصَرِّفُ فِي فَلَكِ التَّدْبِيرِ اٰمَنْتُ بِمَنْ نَوَّرَ بِكَ الظُّلَمَ وَاَوْضَحَ بِكَ الْبُهَمَ وَجَعَلَكَ اٰيَةً مِنْ اٰيَاتِ مُلْكِهِ وَعَلَامَةً مِنْ عَلَامَاتِ سُلْطَانِهِ فَحَدَّ بِكَ الزَّمَانَ وَامْتَهَنَكَ بِالْكَمَالِ وَالنُّقْصَانِ وَالطُّلُوعِ وَالْاُفُولِ وَالْاِنَارَةِ وَالْكُسُوفِ فِي كُلِّ ذٰلِكَ اَنْتَ لَهُ مُطِيعٌ وَاِلٰى اِرَادَتِهِ سَرِيعٌ سُبْحَانَهُ مَا اَعْجَبَ مَا دَبَّرَ مِنْ اَمْرِكَ وَاَلْطَفَ مَا صَنَعَ فِي شَاْنِكَ جَعَلَكَ مِفْتَاحَ شَهْرٍ حَادِثٍ لِاَمْرٍ حَادِثٍ فَاَسْئَلُ اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّكَ وَخَالِقِي وَخَالِقَكَ وَمُقَدِّرِي وَمُقَدِّرَكَ وَمُصَوِّرِي

نماز ہدیہ

آٹھ رکعت نماز دو دو رکعت کر کے پڑھنی چاہیئے اور ان میں سے چار رکعت نماز کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے لئے اور دوسری چار رکعت نماز کو جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے لئے ہدیہ کرنا چاہیئے اور ہفتہ کے دن چار رکعت نماز دو دو رکعت کر کے پڑھے اور اسے جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہما السلام کے لئے ہدیہ کرے اسی طرح ہر روز چار رکعت نماز پڑھے اور ائمہ میں سے ہر ایک کے لئے ان کی امامت کی ترتیب سے ہدیہ کرے یہاں تک کہ جب جمعرات کا دن آئے تو اس دن کی چار رکعت نماز کو امام جعفر صادق علیہ السلام کے لئے ہدیہ کرے اور پھر جب جمعہ کا دن آئے تو آٹھ رکعت نماز پڑھ کر جناب رسول خدا اور جناب فاطمہ زہرا کے لئے ہدیہ کرے اسی طرح پھر چار رکعت نماز سابقہ طریقے سے پڑھ کر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے لئے ہدیہ کرے اسی طرح پھر چار رکعت نماز پڑھ کر اس کے بعد والے امام علیہ السلام کے لئے ہدیہ کرے یہاں تک

وَمُصَوِّرَهُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَهٗ هِلَالَ بَرَكَةٍ لَا تَمْحَقُهَا الْاَيَّامُ وَطَهَارَةٍ لَا تُدَنِّسُهَا الْاٰثَامُ هِلَالَ اٰمِنٍ مِنَ الْاٰفَاتِ وَسَلَامَةٍ مِنَ السَّيِّئَاتِ هِلَالَ سَعْدٍ لَا نَحْسَ فِيْهِ وَيُمْنٍ لَا نَكَدَ مَعَهٗ وَيُسْرٍ يُمَازِجُهٗ عُسْرٌ وَخَيْرٍ لَا يَشُوْبُهٗ شَرٌّ هِلَالَ اَمْنٍ وَاِيْمَانٍ وَنِعْمَةٍ وَاِحْسَانٍ وَسَلَامَةٍ وَاِسْلَامٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَرْضٰى مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ وَاَزْكٰى مَنْ نَظَرَ اِلَيْهِ وَاَسْعَدَ مَنْ تَعَبَّدَ لَكَ فِيْهِ وَوَفِّقْنَا اَللّٰهُمَّ فِيْهِ لِلطَّاعَةِ وَالتَّوْبَةِ وَاعْصِمْنَا فِيْهِ مِنَ الْاٰثَامِ وَالْحَوْبَةِ وَاَوْزِعْنَا فِيْهِ شُكْرَ النِّعْمَةِ وَاَلْبِسْنَا فِيْهِ جُنَنَ الْعَافِيَةِ وَاَتْمِمْ عَلَيْنَا بِاسْتِكْمَالِ طَاعَتِكَ فِيْهِ الْمِنَّةَ اِنَّكَ اَنْتَ الْمَنَّانُ الْحَمِيْدُ وَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَاجْعَلْ لَنَا فِيْهِ عَوْنًا مِنْكَ عَلٰى مَا نَدَبْتَنَا اِلَيْهِ مِنْ مُفْتَرَضِ طَاعَتِكَ وَتَقَبُّلِهَا اِنَّكَ الْاَكْرَمُ مِنْ كُلِّ كَرِيْمٍ وَالْاَرْحَمُ مِنْ كُلِّ رَحِيْمٍ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ چوتھے اپنی بیوی سے مجامعت کرے اور یہ صرف ماہ رمضان المبارک کی خصوصیت ہے ورنہ دوسرے مہینوں کی پہلی کی رات میں مجامعت کرنی مکروہ ہوتی ہے، پانچویں پہلی رات کا غسل کرے کیونکہ روایت میں ہے کہ جو شخص رمضان المبارک کی پہلی رات میں غسل کرے اسے دوسرے رمضان المبارک تک خارش لاحق نہیں ہوگی، چھٹے جاری نہر میں غسل کرے اور تیس چلو پانی سر پر ڈالے تاکہ اسے طہارت معنوی اگلے رمضان تک حاصل ہو جائے۔ ساتویں امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کرے تاکہ اس کے گناہ بخشے جائیں اور وہ اس سال کے حج اور عمرہ کرنے والوں کا ثواب پائے، آٹھویں آج کی رات سے ہزار رکعت نافلہ رمضان المبارک کو شروع کرے جس کی کیفیت دوسری قسم میں گذر چکی ہے، نویں آج کی رات میں دو رکعت نماز پڑھے کہ جس کی ہر رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ انعام پڑھے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ خداوند عالم اسے ہر اس درد سے محفوظ رکھے کہ جس سے اسے خوف ہے، دسویں دعائے اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ الْمُبَارَكَ پڑھے جو شعبان کی آخری رات کے اعمال میں ص۱۶۳ پر گذر چکی ہے گیارہویں آج کی رات مغرب کی نماز کے بعد اپنے ہاتھوں کو بلند کرکے وہ دعا پڑھے جو کتاب اقبال میں امام جواد علیہ السلام سے وارد ہوئی ہے اور وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ يَمْلِكُ التَّدْبِيْرَ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ يَا مَنْ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ وَتُجِنُّ الضَّمِيْرُ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ نَوٰى فَعَمِلَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِمَّنْ شَقِيَ فَكَسِلَ وَلَا مِمَّنْ هُوَ عَلٰى غَيْرِ عَمَلٍ يَتَّكِلُ اَللّٰهُمَّ صَحِّحْ اَبْدَانَنَا مِنَ الْعِلَلِ وَاَعِنَّا عَلٰى مَا افْتَرَضْتَ عَلَيْنَا مِنَ الْعَمَلِ حَتّٰى يَنْقَضِيَ عَنَّا شَهْرُكَ هٰذَا وَقَدْ اَدَّيْنَا مَفْرُوْضَكَ فِيْهِ عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى صِيَامِهِ

نماز وحشت

کہ پھر دوسرے جمعرات کو چار رکعت نماز پڑھکر امام صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ کے سے ہدیہ کرے البتہ ان سب نمازوں کو دو دو رکعت کرکے پڑھے اور ہر دو رکعت کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا مِنْكَ بِالسَّلَامِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهِ الرَّكَعَاتِ هَدِيَّةٌ مِنِّيْ اِلٰى فلاں اور فلاں کے لفظ کی جگہ اس امام علیہ السلام کا نام لے کہ جس کے لئے نماز پڑھکر اس دن ہدیہ کرتی ہے اور پھر پڑھے فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَبَلِّغْهُ اِيَّاهَا وَاَعْطِنِيْ اَفْضَلَ اَمَلِيْ وَرَجَائِيْ فِيْكَ وَفِيْ رَسُوْلِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَفِيْهِ اس کے بعد جو دعا چاہے پڑھے

نماز وحشت

میت کے دفن کی رات اس کے لئے دو رکعت نماز پڑھنی ہوتی ہے اسے نماز وحشت کہتے ہیں اور اس دو رکعت میں سے پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے

ماہ رمضان کی پہلی رات کے اعمال

وَوَفِّقْنَا لِقِيَامِهِ وَنَشِّطْنَا فِيهِ لِلصَّلٰوةِ وَلَا تَحْجُبْنَا مِنَ الْقِرَاءَةِ وَسَهِّلْ لَنَا فِيهِ اِيْتَاءَ الزَّكٰوةِ اَللّٰهُمَّ لَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا
وَصَبًا وَلَا تَعَبًا وَلَا سَقَمًا وَلَا عَطَبًا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا الْاِفْطَارَ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ اَللّٰهُمَّ سَهِّلْ لَنَا فِيهِ مَا قَسَمْتَهُ
مِنْ رِزْقِكَ وَيَسِّرْ مَا قَدَّرْتَهُ مِنْ اَمْرِكَ وَاجْعَلْهُ حَلَالًا طَيِّبًا نَقِيًّا مِنَ الْاٰثَامِ خَالِصًا مِنَ الْاٰصَارِ
وَالْاَجْرَامِ اَللّٰهُمَّ لَا تُطْعِمْنَا اِلَّا طَيِّبًا غَيْرَ خَبِيثٍ وَلَا حَرَامٍ وَاجْعَلْ رِزْقَكَ لَنَا حَلَالًا لَا يَشُوبُهُ دَنَسٌ وَلَا اَسْقَامٌ
يَا مَنْ عِلْمُهُ بِالسِّرِّ كَعِلْمِهِ بِالْاِعْلَانِ يَا مُتَفَضِّلًا عَلٰى عِبَادِهِ بِالْاِحْسَانِ يَا مَنْ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
وَبِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ خَبِيرٌ اَلْهِمْنَا ذِكْرَكَ وَجَنِّبْنَا عُسْرَكَ وَاَنِلْنَا يُسْرَكَ وَاهْدِنَا لِلرَّشَادِ وَوَفِّقْنَا لِلسَّدَادِ
وَاعْصِمْنَا مِنَ الْبَلَايَا وَصُنَّا مِنَ الْاَوْزَارِ وَالْخَطَايَا يَا مَنْ لَا يَغْفِرُ عَظِيمَ الذُّنُوبِ غَيْرُهُ وَلَا يَكْشِفُ
السُّوءَ اِلَّا هُوَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَاَكْرَمَ الْاَكْرَمِينَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِينَ وَاجْعَلْ صِيَامَنَا
مَقْبُولًا وَبِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى مَوْصُولًا وَكَذٰلِكَ فَاجْعَلْ سَعْيَنَا مَشْكُورًا وَقِيَامَنَا مَبْرُورًا وَقُرْاٰنَنَا مَرْفُوعًا
وَدُعَاءَنَا مَسْمُوعًا وَاهْدِنَا لِلْحُسْنٰى وَجَنِّبْنَا الْعُسْرٰى وَيَسِّرْنَا لِلْيُسْرٰى وَاَعْلِ لَنَا الدَّرَجَاتِ وَضَاعِفْ
لَنَا الْحَسَنَاتِ وَاقْبَلْ مِنَّا الصَّوْمَ وَالصَّلٰوةَ وَاسْمَعْ مِنَّا الدَّعَوَاتِ وَاغْفِرْ لَنَا الْخَطِيئَاتِ وَتَجَاوَزْ عَنَّا السَّيِّئَاتِ
وَاجْعَلْنَا مِنَ الْعَامِلِينَ الْفَائِزِينَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّينَ حَتّٰى يَنْقَضِيَ شَهْرُ رَمَضَانَ
عَنَّا وَقَدْ قَبِلْتَ فِيهِ صِيَامَنَا وَقِيَامَنَا وَزَكَّيْتَ فِيهِ اَعْمَالَنَا وَغَفَرْتَ فِيهِ ذُنُوبَنَا وَاَجْزَلْتَ فِيهِ
مِنْ كُلِّ خَيْرٍ نَصِيبَنَا فَاِنَّكَ الْاِلٰهُ الْمُجِيبُ وَالرَّبُّ الْقَرِيبُ وَاَنْتَ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ بارہویں آج رات
دعا جو کتاب اقبال میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے اور وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ رَبَّ شَهْرِ رَمَضَانَ مُنَزِّلَ الْقُرْاٰنِ هٰذَا
شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي اَنْزَلْتَ فِيهِ الْقُرْاٰنَ وَاَنْزَلْتَ فِيهِ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا
صِيَامَهُ وَاَعِنَّا عَلٰى قِيَامِهِ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْهُ لَنَا وَسَلِّمْنَا فِيهِ وَتَسَلَّمْهُ مِنَّا فِي يُسْرٍ مِنْكَ وَمُعَافَاةٍ وَاجْعَلْ فِيمَا
تَقْضِي وَتُقَدِّرُ مِنَ الْاَمْرِ الْمَحْتُومِ وَفِيمَا تَفْرُقُ مِنَ الْاَمْرِ الْحَكِيمِ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِي لَا يُرَدُّ
وَلَا يُبَدَّلُ اَنْ تَكْتُبَنِي مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ الْمَبْرُورِ حَجُّهُمُ الْمَشْكُورِ سَعْيُهُمُ الْمَغْفُورِ ذُنُوبُهُمُ
الْمُكَفَّرِ عَنْهُمْ سَيِّئَاتُهُمْ وَاجْعَلْ فِيمَا تَقْضِي وَتُقَدِّرُ اَنْ تُطِيلَ لِي فِي عُمْرِي وَتُوَسِّعَ عَلَيَّ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ
تیرہویں صحیفہ کاملہ کی چوالیسویں دعا پڑھے، چودھویں اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا شَهْرُ رَمَضَانَ الخ پڑھے جو بہت طویل ہے
اور کتاب اقبال میں موجود ہے، پندرہویں یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ قَدْ دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ شَهْرِ

نماز وحشت

بعد دس دفعہ سورہ انا انزلنا پڑھے
اور جب سلام سے چکے تو یہ کہے
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَابْعَثْ ثَوَابَهَا اِلٰى قَبْرِ فُلَانٍ
لفظ فلاں کی جگہ اس میت کا نام
لے میت کے لئے ایک اور نماز
سید بن طاؤس نے جناب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت
کی ہے کہ مرنے والے پر سب سے
سخت وقت پہلی رات سے
کوئی اور نہیں ہوتا تم اپنے مرنے
والوں پر صدقہ دیکر رحم کرو اور
اگر تمہارے پاس صدقہ دینے
کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو پھر تم سے
کوئی ایک آدمی دو رکعت نماز
پڑھے کہ جس کی پہلی رکعت میں سورہ
الحمد کے بعد دو دفعہ سورہ قل ہو
اللہ احد اور دوسری رکعت میں
سورہ الحمد کے بعد دس دفعہ سورہ
الہکم التکاثر پڑھے اور جب سلام
سے چکے تو یہ کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَابْعَثْ
ثَوَابَهَا اِلٰى قَبْرِ ذٰلِكَ الْمَيِّتِ
فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ اور لفظ فلاں
بن فلاں کی جگہ اس مرنے والے
اور اس کے باپ کا نام لے جب

رمضان اللّٰهم رب شهر رمضان الذی انزلت فیه القرآن وجعلته بینات من الهدی والفرقان اللّٰهم فبارك لنا فی شهر رمضان واعنا علی صیامه وصلواته وتقبله منا روایت میں ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ جب رمضان المبارک داخل ہوتا تھا تو یہی سابقہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ سولہویں یہ بھی روایت میں ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ رمضان المبارک کی پہلی کو رات کو یہ دعا پڑھتے تھے الحمد لله الذی اکرمنا بك ایها الشهر المبارك اللّٰهم فقونا علی صیامنا وقیامنا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین اللّٰهم انت الواحد فلا ولد لك وانت الصمد فلا شبه لك وانت العزیز فلا یعزك شیء وانت الغنی وانا الفقیر وانت المولی وانا العبد وانت الغفور وانا المذنب وانت الرحیم وانا المخطی وانت الخالق وانا المخلوق وانت الحی وانا المیت اسئلك برحمتك ان تغفرلی وترحمنی وتجاوز عنی انك علی کل شیء قدیر سترہویں جیسا کہ ص پر گزر چکا ہے کہ پہلی رمضان المبارک میں دعائے جوشن کبیر کا پڑھنا مستحب ہے۔ اٹھارہویں دعائے حج جو اول ماہ میں ص ۱۹۹ پر گزر چکی ہے پڑھے۔ انیسویں۔ جب ماہ مبارک شروع ہو تو قرآن شریف کی زیادہ تلاوت کرنی بہتر ہے۔ روایت میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام قرآن کی تلاوت کے وقت قرأت سے پہلے یہ دعا پڑھتے تھے اللّٰهم انی تا الرؤف الرحیم اور قرآن کریم کی تلاوت کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔ اللّٰهم انی قد قرأت تا رب العالمین پہلی کا دن۔ اس میں چند عمل ہیں۔ پہلے جاری پانی میں غسل کرنا اور تیس چلو پانی سر پر ڈالنا۔ کیونکہ یہ تمام دردوں بیماریوں سے پورے سال تک امن کا سبب ہوتا ہے۔ دوسرے گلاب کے پانی اپنے منہ پر ڈالے۔ تاکہ ذلت اور پریشانی سے نجات حاصل ہو۔ اور کچھ تھوڑا سا پانی سر پر بھی ڈال لے۔ تاکہ اس سال سرسام سے محفوظ رہے۔ تیسرے مہینے کی پہلی کی دو رکعت نماز پڑھے اور صدقہ بھی دے۔ چوتھے دو رکعت نماز پڑھے کہ جس کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ انا فتحنا اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد جو بھی سورہ چاہے پڑھے تاکہ خداوند عالم اس سال میں تمام بلاؤں کو اس سے دور کرے اور اگلے سال تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے۔ پانچویں اس دن کی صبح صادق کے طلوع کے بعد یہ دعا پڑھے اللّٰهم قد حضر شهر رمضان وقد افترضت علینا صیامه وانزلت فیه القرآن هدی للناس وبینات من الهدی والفرقان اللّٰهم اعنا علی صیامه وتقبله منا وتسلمه منا وسلمه لنا فی یسر منك وعافیة انك علی کل شیء قدیر چھٹے اگر آج کی رات میں صحیفہ کی چوالیسویں دعا نہیں پڑھی تو اسے آج کے دن پڑھے، ساتویں علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں فرمایا ہے کہ کلینیؒ اور شیخ طوسیؒ وغیرہ نے بسند صحیح روایت کی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ رمضان المبارک کی پہلی کو جیسا کہ علما نے اس سے پہلی کا دن سمجھا ہے یہ فرمایا ہے کہ اس دعا کو پڑھے اور آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص اس دعا

نمازِ وحشت

تم یہ نماز پڑھ لوگے تو خداوند عالم اسی وقت ایک ہزار فرشتے کو ہر ایک کے ہاتھ میں جام اور حُلّہ ہوگا اس کی طرف بھیجے گا اور اس کی قبر کو صور پھونکے جانے کے وقت تک وسیع کر دے گا اور نماز پڑھنے والے کو ان چیزوں کی تعداد جتنی نیکیاں عنایت فرمائے گا جن پر سورج چمکتا ہے اور اس کے چالیس درجہ بلند فرمائے گا۔ مؤلف کہتا ہو کہ اس نماز کو اسی کیفیت سے کفعمیؒ نے بھی ذکر فرمایا ہے لیکن انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے بعض کتابوں میں یہ دیکھا ہے کہ اس کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد آیۃ الکرسی ایک دفعہ اور سورہ قل ہو اللہ احد دو دفعہ پڑھے۔ علامہ مجلسیؒ نے زاد المعاد میں فرمایا کہ انسان کو اپنے مردوں کو بھول نہیں جانا چاہیے کیونکہ ان کے ہاتھ اعمال خیر سے خالی ہو چکے ہیں اور وہ اپنے بیٹوں، مومن بھائیوں رشتہ داروں سے وہ امیدوار اور ان کے حق میں احسان کرنے کے منتظر رہتے ہیں خصوصاً ان کا انتظار تہجد کی نمازوں اور فریضہ نماز کے بعد ان

کو اللہ کی رضا کے لئے بغیر کسی اغراض فاسدہ اور ریا کے پڑھے تو اسے اس سال کوئی فتنہ اور گمراہی اور آفت جو اس کے دین کو یا بدن کو ضرر دینے والی ہو نہیں پہنچے گی اور خداوند عالم اسے اس سال کے ہر شر سے جو واقع ہونے والا ہے محفوظ رکھے گا اور وہ دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ دَانَ لَهٗ كُلُّ شَیْءٍ وَبِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ وَبِعَظَمَتِكَ الَّتِیْ تَوَاضَعَ لَهَا كُلُّ شَیْءٍ وَبِعِزَّتِكَ الَّتِیْ قَهَرَتْ كُلَّ شَیْءٍ وَبِقُوَّتِكَ الَّتِیْ خَضَعَ لَهَا كُلُّ شَیْءٍ وَبِجَبَرُوْتِكَ الَّتِیْ غَلَبَتْ كُلَّ شَیْءٍ وَبِعِلْمِكَ الَّذِیْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ یَا نُوْرُ یَا قُدُّوْسُ یَا اَوَّلُ قَبْلَ كُلِّ شَیْءٍ وَیَا بَاقِیْ بَعْدَ كُلِّ شَیْءٍ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُغَیِّرُ النِّعَمَ وَاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُنْزِلُ النِّقَمَ وَاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تَقْطَعُ الرَّجَآءَ وَاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُدِیْلُ الْاَعْدَآءَ وَاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تَرُدُّ الدُّعَآءَ وَاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ یُسْتَحَقُّ بِهَا نُزُوْلُ الْبَلَآءِ وَاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تَحْبِسُ غَیْثَ السَّمَآءِ وَاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تَكْشِفُ الْغِطَآءَ وَاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُعَجِّلُ الْفَنَآءَ وَاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُوْرِثُ النَّدَمَ وَاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تَهْتِكُ الْعِصَمَ وَاَلْبِسْنِیْ دِرْعَكَ الْحَصِیْنَةَ الَّتِیْ لَا تُرَامُ وَعَافِنِیْ مِنْ شَرِّ مَا اُحَاذِرُ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ فِیْ مُسْتَقْبَلِ سَنَتِیْ هٰذِهٖ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا فِیْهِنَّ وَمَا بَیْنَهُنَّ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَرَبَّ السَّبْعِ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَرَبَّ اِسْرَافِیْلَ وَمِیْكَآئِیْلَ وَجَبْرَئِیْلَ وَرَبَّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ اَسْئَلُكَ بِكَ وَبِمَا سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَكَ یَا عَظِیْمُ اَنْتَ الَّذِیْ تَمُنُّ بِالْعَظِیْمِ وَتَدْفَعُ كُلَّ مَحْذُوْرٍ وَتُعْطِیْ كُلَّ جَزِیْلٍ وَتُضَاعِفُ الْحَسَنَاتِ بِالْقَلِیْلِ وَبِالْكَثِیْرِ وَتَفْعَلُ مَا تَشَآءُ یَا قَدِیْرُ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَیْتِهٖ وَاَلْبِسْنِیْ فِیْ مُسْتَقْبَلِ سَنَتِیْ هٰذِهٖ سِتْرَكَ وَنَضِّرْ وَجْهِیْ بِنُوْرِكَ وَاَحِبَّنِیْ بِمَحَبَّتِكَ وَبَلِّغْنِیْ رِضْوَانَكَ وَشَرِیْفَ كَرَامَتِكَ وَجَسِیْمَ عَطِیَّتِكَ وَاَعْطِنِیْ مِنْ خَیْرِ مَا عِنْدَكَ وَمِنْ خَیْرِ مَا اَنْتَ مُعْطِیْهِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ وَاَلْبِسْنِیْ مَعَ ذٰلِكَ عَافِیَتَكَ یَا مَوْضِعَ كُلِّ شَكْوٰی وَیَا شَاهِدَ كُلِّ نَجْوٰی وَیَا عَالِمَ كُلِّ خَفِیَّةٍ وَیَا دَافِعَ مَا تَشَآءُ مِنْ بَلِیَّةٍ یَا كَرِیْمَ الْعَفْوِ یَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ تَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ وَفِطْرَتِهٖ وَعَلٰی دِیْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسُنَّتِهٖ وَعَلٰی خَیْرِ الْوَفَاةِ فَتَوَفَّنِیْ مُوَالِیًا لِاَوْلِیَآئِكَ وَمُعَادِیًا لِاَعْدَآئِكَ اَللّٰهُمَّ وَجَنِّبْنِیْ فِیْ هٰذِهِ السَّنَةِ كُلَّ عَمَلٍ اَوْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ یُبَاعِدُنِیْ مِنْكَ وَاجْلِبْنِیْ اِلٰی كُلِّ عَمَلٍ

نماز وحشت

کے لئے دعا کرنے کا بہت رجحان جو شخص زیارت کو جاتا ہے آئے مشاہد مقدسہ میں دوسروں کی نسبت اپنے ماں باپ کیلئے زیادہ دعا اور اعمال خیر بجالائے جائیں۔ ایک روایت میں ہے کہ کبھی فرزند اپنے ماں باپ کی زندگی میں تو ان کا عاق اور نافرمان ہوتا ہے لیکن ان کے مرنے کے بعد ان کے لئے اعمال خیر بجالانے کی وجہ سے ان کا مطیع و نیک کار ہو جاتا ہے اور کبھی فرزند اپنے ماں باپ کی زندگی میں تو ان کا مطیع و فرمان بردار ہوتا ہے لیکن ان کے مرنے کے بعد ان کے لئے جو اعمال خیر بجالانے چاہئیں بجا نہ لانے کی وجہ سے نافرمان اور عاق ہو جاتا ہے۔ سب بہتر ماں باپ اور رشتہ داروں کیلئے نیکی ان کے قرض ادا کرنے سے اور اللہ کے حقوق اور بندوں کے حقوق کے ادا کر دینے میں ہے اور ان کے لئے حج اور دوسری عبادات جو ان سے فوت ہو گئیں کوشش کرکے یا خود کرے یا کسی کو اجارہ پر دے کر

أَوْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ يُقَرِّبُنِي مِنْكَ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَامْنَعْنِي مِنْ كُلِّ عَمَلٍ أَوْ قَوْلٍ
أَوْ فِعْلٍ يَكُونُ مِنِّي أَخَافُ ضَرَرَ عَاقِبَتِهِ وَأَخَافُ مَقْتَكَ إِيَّايَ عَلَيْهِ حَذَارَ أَنْ تَصْرِفَ وَجْهَكَ
الْكَرِيمَ عَنِّي فَأَسْتَوْجِبَ بِهِ نَقْصاً مِنْ حَظٍّ لِي عِنْدَكَ يَا رَؤُوفُ يَا رَحِيمُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِي مُسْتَقْبَلِ
سَنَتِي هٰذِهِ فِي حِفْظِكَ وَفِي جِوَارِكَ وَفِي كَنَفِكَ وَجَلِّلْنِي سِتْرَ عَافِيَتِكَ وَهَبْ لِي كَرَامَتَكَ عَزَّ
جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي تَابِعاً لِصَالِحِ مَنْ مَضَى مِنْ أَوْلِيَائِكَ وَأَلْحِقْنِي
بِهِمْ وَاجْعَلْنِي مُسَلِّماً لِمَنْ قَالَ بِالصِّدْقِ عَلَيْكَ مِنْهُمْ وَأَعُوذُ بِكَ اللّٰهُمَّ أَنْ تُحِيطَ بِي خَطِيئَتِي وَ
ظُلْمِي وَإِسْرَافِي عَلَى نَفْسِي وَاتِّبَاعِي لِهَوَايَ وَاشْتِغَالِي بِشَهَوَاتِي فَيَحُولَ ذٰلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَحْمَتِكَ
وَرِضْوَانِكَ فَأَكُونَ مَنْسِيّاً عِنْدَكَ مُتَعَرِّضاً لِسَخَطِكَ وَنِقْمَتِكَ اللّٰهُمَّ وَفِّقْنِي لِكُلِّ عَمَلٍ صَالِحٍ
تَرْضَى بِهِ عَنِّي وَقَرِّبْنِي إِلَيْكَ زُلْفَى اللّٰهُمَّ كَمَا كَفَيْتَ نَبِيَّكَ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ هَوْلَ
عَدُوِّهِ وَفَرَّجْتَ هَمَّهُ وَكَشَفْتَ غَمَّهُ وَصَدَقْتَهُ وَعْدَكَ وَأَنْجَزْتَ لَهُ عَهْدَكَ اللّٰهُمَّ فَبِذٰلِكَ
فَاكْفِنِي هَوْلَ هٰذِهِ السَّنَةِ وَآفَاتِهَا وَأَسْقَامَهَا وَفِتْنَتَهَا وَشُرُورَهَا وَأَحْزَانَهَا وَضِيقَ الْمَعَاشِ
فِيهَا وَبَلِّغْنِي بِرَحْمَتِكَ كَمَالَ الْعَافِيَةِ بِتَمَامِ دَوَامِ النِّعْمَةِ عِنْدِي إِلَى مُنْتَهَى أَجَلِي أَسْأَلُكَ
سُؤَالَ مَنْ أَسَاءَ وَظَلَمَ وَاسْتَكَانَ وَاعْتَرَفَ وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَغْفِرَ لِي مَا مَضَى مِنَ الذُّنُوبِ الَّتِي
حَصَرَتْهَا حَفَظَتُكَ وَأَحْصَتْهَا كِرَامُ مَلَائِكَتِكَ عَلَيَّ وَأَنْ تَعْصِمَنِي إِلٰهِي مِنَ الذُّنُوبِ فِيمَا بَقِيَ
مِنْ عُمُرِي إِلَى مُنْتَهَى أَجَلِي يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيمُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ وَآتِنِي
كُلَّ مَا سَأَلْتُكَ وَرَغِبْتُ إِلَيْكَ فِيهِ فَإِنَّكَ أَمَرْتَنِي بِالدُّعَاءِ وَتَكَفَّلْتَ لِي بِالْإِجَابَةِ يَا
أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ فقیر عرض کرتا ہے کہ اس دعا کو سید نے رمضان المبارک کی پہلی رات میں بھی ذکر کیا ہے

چھٹی کا دن لوگوں نے اسی دن ۲۰۱ھ میں امام رضا علیہ السلام کی بیعت کی ۔ سید نے روایت کی ہے کہ اس مطلب کے شکرانے کے لئے آج کے دن دو رکعت نماز پڑھی جائے کہ جس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد پچیس دفعہ سورہ قل ھو اللہ پڑھیں۔

تیرھویں کی رات، بعض راتوں کی ابتداء اسی سے ہوتی ہے اس میں چند ایک عمل ہیں پہلے غسل کرنا، دوسرے چار رکعت نماز پڑھنا کہ جس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد پچیس دفعہ سورہ قل ھو اللہ پڑھی جائے تیسرے دو رکعت نماز پڑھے جو تیرھویں رجب اور شعبان کی رات کو

نماز وحشت

اور کو ستے۔ صحیح حدیث میں منقول ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے فرزند کے لئے ہر رات اور ماں باپ کے لئے ہر روز دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے اور ان دو رکعت کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ انا انزلنا اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ انا اعطیناک الکوثر پڑھتے تھے بسند صحیح امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بسا اوقات مرنے والا تنگی اور سختی میں ہوتا ہے اور اسی سے خداوند عالم تنگی اٹھا کر وسعت عنایت فرما دیتا ہے اور اس میت سے کہا جاتا ہے کہ یہ وسعت و کشائش جو تجھے دی گئی ہے یہ تیرے فلاں مومن بھائی کی نماز کی وجہ سے ہے کہ جو اس نے تیرے لئے پڑھی ہے۔ راوی نے حضرت علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا دو مومنوں کو اس دو رکعت نماز میں شریک کیا جاسکتا ہے تو آپ نے فرمایا ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جب کوئی میت کے لئے دعا اور استغفار کرتا ہے تو اس سے

پڑھی جاتی ہے کہ جس کی ہر رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ یٰسین و تبارک الملک و قل ہو اللہ احد پڑھے اور چودھویں رمضان کی رات کو یہی نماز چار رکعت دو دو کرکے پڑھی جائے اور پہلے دعائے مجیر کے بیان میں گذر چکا ہے کہ جو شخص اس کو رمضان المبارک کے بیض کے دنوں میں پڑھے تو اس کے گناہ اگرچہ بارش کے قطرات درختوں کے پتوں اور بیابان کے ریت کے برابر بھی ہوں تو وہ بخشے جائیں گے۔ پندرھویں کی رات یہ بہت متبرک راتوں میں سے ایک رات ہے اس میں چند عمل ہیں پہلے غسل دوسرے امام حسین علیہ السلام کی زیارت، تیسرے چھ رکعت نماز دو دو کرکے پڑھے کہ جس کی ہر رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ یٰسین اور تبارک الملک اور قل ہو اللہ احد پڑھے، چوتھے سو رکعت نماز دو دو کرکے پڑھے کہ جس کی ہر رکعت میں سورہ الحمد کے بعد دس دفعہ سورہ قل ہو اللہ احد پڑھے۔ شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مقنعہ میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص اس عمل کو بجا لائے تو خداوند عالم اس کی طرف دس فرشتے بھیجے گا جو اس کے دشمنوں کو انسانوں اور جنوں سے دور کر دیں گے اور اس کے مرنے کے وقت تیس فرشتے بھیجے گا جو اسے جہنم کی آگ سے محفوظ کریں گے۔ پانچویں امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ آپ اس شخص کے حق میں کیا فرماتے ہیں جو شب نیمہ رمضان کو یعنی پندرھویں کی رات کو امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کے نزدیک حاضر ہو تو آپ نے فرمایا کہ خوشا بحال اس کے جو پندرھویں رمضان کی رات کو عشا کی نماز کے بعد دس رکعت نماز امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کے نزدیک پڑھے اور دس رکعت نافلہ شب کے علاوہ ہو اور اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد دس دفعہ سورہ قل ہو اللہ احد پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ سے جہنم کی آگ سے پناہ طلب کرے تو خداوند عالم اسے جہنم سے آزاد لکھے گا اور اسے جہنم سے محفوظ رکھے گا۔ پندرھویں کا دن ۲ھ کی پندرھویں رمضان المبارک میں امام حسن علیہ السلام کی ولادت باسعادت واقع ہوئی ہے اور شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ۱۹۵ھ کی پندرھویں رمضان المبارک میں امام محمد تقی علیہ السلام کی ولادت باسعادت واقع ہوئی اگرچہ مشہور آپ کی ولادت اس دن کے علاوہ میں ہے۔ بہرحال یہ بہت شریف دن ہے اس دن میں صدقہ اور کار خیر کرنے کی بہت کافی فضیلت ہے، سترھویں کی رات یہ بہت مبارک رات ہے، اسی رات جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کے لشکر کا کفار قریش کے لشکر کے ساتھ بدر کے مقام پر آمنا سامنا ہوا اور اس کے دن میں جنگ بدر واقع ہوئی اور خداوند عالم نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کے لشکر کو قریش کے لشکر پر فتح عنایت فرمائی اور یہ اسلام کی بہت بڑی فتح تھی لہٰذا علمائے فرمایا کہ اس دن

نماز وحشت

میت خوش ہو جاتی ہے اور اس کے لئے کشائش حاصل ہوتی ہے، زندہ آدمی کو جب کوئی ہدیہ پیش کیا جائے تو وہ اس سے خوش ہو جاتا ہے اور پھر آپ نے فرمایا کہ میت کی قبر میں، نماز روزہ، صدقہ، حج اور دوسرے اعمال خیر داخل ہوتے ہیں اور ان اعمال کے بجا لانے والے کے لئے بھی تو ان کا ثواب اور میت کے لئے بھی لکھا جاتا ہے ایک اور حدیث میں آپ نے فرمایا کہ جو مسلمان بھی کسی مرنے والے کے لئے اچھا عمل بجا لائے تو خداوند عالم اس کا ثواب زیادہ کرتا ہے اور اس عمل سے مرنے والے کو نفع پہنچتا ہے، ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ جب بھی کوئی شخص کسی مرنے والے کی نیت سے صدقہ دیتا ہے تو خداوند عالم حضرت جبرئیل کو امر کرتا ہے کہ وہ ستر ہزار ملائکہ کے ساتھ کہ جن کے ہاتھوں میں ایک ایک طبق اللہ کی نعمتوں کا ہوتا ہے یکے اس کی قبر پر جائیں اور ہر ایک اس میت پر السلام علیک کہے

ماہ رمضان کی سترھویں رات کے اعمال

مستحب ہے کہ صدقہ دیا جائے۔ اور اللہ کا بہت زیادہ شکر بجالایا جائے۔ اس رات میں غسل کرنے اور عبادتِ خدا بجالانے میں بہت زیادہ فضیلت ہے۔ مؤلف کہتا ہے کہ بہت روایات میں ہے کہ آپ نے بدر کی رات میں اپنے اصحاب سے فرمایا تھا کہ کون ہے کہ جو ہمارے لئے کوئیں سے پانی نکال کر لائے۔ اصحاب چپ ہو گئے اور کسی نے اس مطلب پر اقدام نہ کیا۔ جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام نے مشک اٹھائی اور پانی پینے کے لئے باہر چلے گئے اور وہ رات اندھیری بہت سرد اور اس میں سخت ہوا چل رہی تھی۔ اب کنوئیں کے پاس جو بہت گہرا اور تاریک تھا پہنچے۔ آپ کے پاس کوئی ڈول پانی کھینچنے کو نہ تھا۔ لہٰذا آپ پانی پینے کے لئے کنوئیں میں اتر پڑے مشک کو پانی سے پُر کرکے باہر نکلے اور واپس لوٹنے لگے کہ اچانک ہوا کا اتنا سخت جھولا آیا کہ آپ اس کی سختی وشدت کی وجہ سے وہیں پر بیٹھ گئے۔ تا کہ وہ جھولا چلا جائے اور راہ لیں۔ اس کے تھوڑی دیر بعد اٹھے اور چلنے لگے کہ اچانک پھر بہت سخت جھولا ہوا کا آیا آپ پھر بیٹھ گئے تاکہ وہ ٹل جائے جب وہ ٹل گیا اور اب پھر اٹھے اور چلنے لگے کہ اچانک تیسری دفعہ پھر سخت جھولا آیا۔ آپ پھر بیٹھ گئے جب وہ بھی ٹل گیا تو آپ اٹھ کر جلدی سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے پوچھا اے ابوالحسن آپ نے اتنی دیر کیوں لگادی تو آپ نے عرض کی کہ حضور تین دفعہ بہت سخت ہوا کے ایسے جھونکے آئے کہ جنہوں نے مجھے لرزہ براندام کر دیا اور جن کی وجہ سے مجھے دیر لگ گئی۔ آنحضور نے فرمایا کہ اے علی کیا تمہیں خبر ہے کہ وہ کیا تھا۔ آپ نے عرض کی نہ حضور۔ تو آپ نے فرمایا کہ پہلی دفعہ حضرت جبرئیل ہزار فرشتوں کے ساتھ اترے تھے کہ جنہوں نے آپ پر سلام کیا دوسری حضرت میکائیل ہزار فرشتوں کے ساتھ آئے تھے کہ جنہوں نے آپ پر سلام کیا اور آخری دفعہ حضرت اسرافیل ہزار فرشتوں کے ساتھ آئے کہ جنہوں نے آپ پر سلام کیا اور یہ سب ہماری مدد کیلئے پہنچ گئے فقیر کہتا ہے کہ اسی کیطرف اشارہ ہے اس شخص کا کہ جس نے کہا کہ امیرالمومنینؑ کیلئے ایک رات میں تین ہزار اور تین منقبتیں ہیں اور اس کی طرف سید حمیری نے اپنے اشعار میں اشارہ کرکے آنجناب کی مدح کی

أُقْسِمُ بِاللهِ وَآلَائِهِ ۔۔۔ وَالْمَرْءُ عَمَّا قَالَ مَسْئُولُ

إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ۔۔۔ عَلَى التُّقَى وَالْبِرِّ مَجْبُولُ

كَانَ إِذَا الْحَرْبُ مَرَتْهَا الْقَنَا ۔۔۔ وَأَحْجَمَتْ عَنْهَا الْبَهَالِيلُ

يَمْشِي إِلَى الْقِرْنِ وَفِي كَفِّهِ ۔۔۔ أَبْيَضُ مَاضِي الْحَدِّ مَصْقُولُ

مَشْيَ الْعَفَرْنَا بَيْنَ أَشْبَالِهِ ۔۔۔ أَبْرَزَهُ لِلْقَنَصِ الْغِيلُ

والدین کے لئے نماز

اور پھر کہے کہ اے اللہ کے دوست یہ فلاں مومن کا ہدیہ ہے جو اس نے تیرے لئے بھیجا ہے اس کی قبر روشن ہو جائیگی اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہشت میں ہزار شہر عنایت فرمائے گا اور ہزار حوریں اس کے ساتھ تزویج کریگا اور ہزار پوشاک اس کو پہنائے گا۔ ہزار حاجتیں اس کی پوری فرمائے گا

ماں باپ کے لئے نماز

فرزند کے لئے مستحب ہے کہ ماں باپ کے لئے نماز پڑھے اور وہ دو رکعت ہے اس کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد دس دفعہ یہ کہے رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ اور پھر رکوع چلا جائے اور اس کی دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد دس دفعہ یہ کہے رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور پھر رکوع میں چلا جائے جب سلام سے فارغ ہو تو دس دفعہ کہے رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي

صفحہ ۲۰۸ نماز گرسنہ مدام جعفر

ذاک الذی سلم فی لیلۃ ۔ علیہ میکال و جبریل
میکال فی الف و جبریل ۔ فی الف و یتلوھم سرافیل
لیلۃ بدر مددا انزلو ۔ کانھم طیر ابابیل

ترجمہ:۔ میں اللہ اور اس کی نعمتوں کی قسم کھا کر کہتا ہوں ▪ اور مرد جو بھی ہے اس کے متعلق اس سے سوال کیا جائیگا
کہ تحقیق علی ابن ابیطالب صاحب تقویٰ ہیں اور ان کی جبلت میں ہے ▪ جب لڑائی میں نیزے چلتے ہوں
اور بڑے سردار رک جاتے ہوں ▪ تو علی ابن ابیطالب اسوقت اپنے مقابل کے سامنے
ہاتھ میں چمکتی ہوئی تیز صیقل شدہ تلوار لے کر آجاتے ہیں ▪ یہ وہ علی علیہ السلام ہیں کہ جس پر ایک رات میں
میکائیل اور جبرائیل علیہما السلام نے سلام کیا ▪ میکائیل ایک ہزار کے ساتھ تھے اور جبرائیل
اور ان کے بعد اسرافیل ایک ہزار کے ساتھ تھے ▪ یہ بدر کی رات مدد کے لئے اترے تھے
گویا یہ طیر ابابیل تھے ●

انیسویں کی رات یہ شب قدر کی پہلی رات ہے اور یہ وہ رات ہے کہ پورے سال میں کوئی رات بھی اس کی خوبی اور فضیلت کو نہیں پہنچتی اس میں عمل کرنا ہزار مہینے کے عمل سے بہتر ہوتا ہے اس رات سارے سال کے امور کی تقدیر کی جاتی ہے اور روح جو سب ملائکہ سے اعظم ہے ہزار فرشتوں کے ساتھ اس رات زمین پر نازل ہو کر امام زمان علیہ السلام کی خدمت مشرف ہوتے ہیں اور جو چیز جس کے لئے مقدر ہو چکی ہے اسے امام زمان علیہ السلام کی خدمت پیش کرتے ہیں، شب قدر کے اعمال دو قسموں پر ہیں، پہلی قسم تو وہ جو تینوں رات کے لئے ہوتے ہیں اور دوسری قسم وہ جو ہر ایک رات کے لئے شب قدر کے ساتھ مخصوص ہیں (یہ معلوم ہے کہ شب قدر ماہ رمضان کی انیسویں، اکیسویں، تیسویں میں سے ایک رات ہے لہٰذا ان تمام میں اعمال مشترکہ اور مخصوص بجا لانے چاہئیں) پس پہلی قسم یعنی وہ اعمال جو ہر تینوں راتوں میں کئے جاتے ہیں وہ چند ایک ہیں پہلے غسل کرنا علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان تینوں راتوں میں غسل کو غروب کے نزدیک بجا لانا چاہیئے تاکہ نماز عشا کو بھی اسی غسل سے ادا کرے دوسرے دو رکعت نماز پڑھے اور جس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سات دفعہ سورہ قل ہو اللہ احد پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ستر دفعہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھے۔ ایک نبوی روایت میں ہے کہ اپنی جگہ سے ایسا کرنے والا نہیں اٹھے گا مگر اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے ماں باپ کو بخش دے گا، تیسرے قرآن مجید

نماز حدیث نفس

صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص بھوکا ہو وہ وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے اور جب نماز سے فارغ ہو تو یہ کہے یَا رَبِّ اِنِّیْ جَائِعٌ فَاَطْعِمْنِیْ ایک اور روایت میں ہے کہ یہ کہے رَبِّ اَطْعِمْنِیْ فَاِنِّیْ جَائِعٌ تو ضرور اللہ تعالیٰ اس کو اسی وقت طعام عنایت فرمائے گا

نماز حدیث نفس

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ کسی مومن پر چالیس دن نہیں گزرتے مگر اس کو حدیث نفس عارض ہو جاتی ہے اور جب بھی اسے حدیث نفس عارض ہو تو اسے دو رکعت نماز پڑھنی چاہیئے اور اس سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے نیز آنحضرت سے منقول ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے حدیث نفس (یعنی وسوسہ) کی شکایت کی تو جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور فرمایا یہ پڑھا کیجئے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ حضرت آدم علیہ السلام نے جب یہ ذکر پڑھا تو ان سے حدیث نفس دور ہو گیا پھر حضرت

کو کھول کر اپنے سامنے رکھے اور یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِکِتَابِکَ الْمُنْزَلِ وَمَا فِیْہِ وَفِیْہِ اسْمُکَ الْاَکْبَرُ وَاَسْمَآؤُکَ الْحُسْنٰی وَمَا یُخَافُ وَیُرْجٰی اَنْ تَجْعَلَنِیْ مِنْ عُتَقَآئِکَ مِنَ النَّارِ اس کے بعد جو حاجت چاہے وہ مانگے۔ چوتھے قرآن مجید کو لے کر سر پر رکھے اور یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ وَبِحَقِّ مَنْ اَرْسَلْتَہٗ بِہٖ وَبِحَقِّ کُلِّ مُؤْمِنٍ مَدَحْتَہٗ فِیْہِ وَبِحَقِّکَ عَلَیْھِمْ فَلَا اَحَدَ اَعْرَفُ بِحَقِّکَ مِنْکَ پھر دس دفعہ یہ کہے بِکَ یَا اَللّٰہُ پھر دس دفعہ کہے بِمُحَمَّدٍ پھر دس دفعہ کہے بِعَلِیٍّ اور دس دفعہ کہے بِفَاطِمَۃَ اور دس دفعہ کہے بِالْحَسَنِ اور دس دفعہ کہے بِالْحُسَیْنِ اور دس دفعہ کہے بِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ اور دس دفعہ کہے بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ اور دس دفعہ کہے بِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اور دس دفعہ کہے بِمُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ اور دس دفعہ کہے بِعَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی اور دس دفعہ کہے بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ اور دس دفعہ کہے بِعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ اور دس دفعہ کہے بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ اور دس دفعہ کہے بِالْحُجَّۃِ پھر جو حاجت رکھتا ہو طلب کرے۔ پانچویں امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے۔ ایک خبر میں ہے کہ جب شب قدر ہوتی ہے تو منادی ساتویں آسمان سے بطنان عرش سے ندا کرتا ہے کہ خداوند عالم نے اسے بخش دیا ہے جو امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے آیا ہے۔ ساتویں ساری رات ان راتوں میں جاگتا رہے روایت میں ہے کہ جو شخص شب قدر میں جاگتا رہے تو اس کے گناہ اگرچہ آسمان کے ستاروں کے برابر اور پہاڑوں کی سنگینی اور دریا کے پانی کے وزن کے برابر بھی ہوں بخش دیئے جاتے ہیں ساتویں ان راتوں میں سو رکعت نماز پڑھے کیونکہ اس کی بہت کافی فضیلت ہے اور افضل یوں ہے کہ ان کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد دس دفعہ سورہ قل ہو اللہ احد پڑھے آٹھویں یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَمْسَیْتُ لَکَ عَبْدًا دَاخِرًا لَا اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا وَّلَا اَصْرِفُ عَنْھَا سُوْٓءًا اَشْھَدُ بِذٰلِکَ عَلٰی نَفْسِیْ وَاَعْتَرِفُ لَکَ بِضَعْفِ قُوَّتِیْ وَقِلَّۃِ حِیْلَتِیْ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْجِزْ لِیْ مَا وَعَدْتَنِیْ وَجَمِیْعَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ مِنَ الْمَغْفِرَۃِ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ وَاَتْمِمْ عَلَیَّ مَا اٰتَیْتَنِیْ فَاِنِّیْ عَبْدُکَ الْمِسْکِیْنُ الْمُسْتَکِیْنُ الضَّعِیْفُ الْفَقِیْرُ الْمَھِیْنُ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ نَاسِیًا لِّذِکْرِکَ فِیْمَا اَوْلَیْتَنِیْ وَلَا لِاِحْسَانِکَ فِیْمَا اَعْطَیْتَنِیْ وَلَا اٰیِسًا مِّنْ اِجَابَتِکَ وَاِنْ اَبْطَاَتْ عَنِّیْ فِیْ سَرَّآءَ اَوْ ضَرَّآءَ اَوْ شِدَّۃٍ اَوْ رَخَآءٍ اَوْ عَافِیَۃٍ اَوْ بَلَآءٍ اَوْ بُؤْسٍ اَوْ نَعْمَآءَ اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ اس دعا کو کفعمی رحمۃ اللہ علیہ نے امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آنحضرت اسے ان راتوں میں قیام اور قعود اور رکوع اور سجود میں پڑھا کرتے تھے۔ علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان راتوں میں سب سے بہترین عمل اپنے بخشے جانے کی دعا کرنا ہے اور ان راتوں میں اپنے اور ماں باپ اور اقربا، اور برادر مومن زندہ اور

نماز حدیث نفس

نے فرمایا ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی اصل و حقیقت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں ایک آدمی نے حدیث نفس وسوسہ اور قرض کی شکایت کی کہ اس کو مجبور کیا ہوا تھا اور فقر کی شکایت کی تو آپ نے اس سے فرمایا کہ بار بار پڑھا کر تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا بہت تھوڑا زمانہ ہی گذرا تھا کہ وہ شخص آپ کی خدمت میں آیا اور عرض کی یا رسول اللہ۔ خداوند عالم نے مجھ سے وسوسہ کو دور کر دیا ہے اور میرے قرض کو ادا کر دیا اور مجھے تونگری عنایت فرمائی، نیز وسوسہ شیطانی کے وقت جبکہ تیرے دل میں شک ڈالے یہ کہہ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب وسوسہ شیطانی ہو تو سینہ پر ہاتھ رکھ کر

مردہ کے مطالب دنیا اور آخرت کے لئے دعا کرنا ہے اور جتنا ہو سکے محمد و آل محمد پر درود و صلوات بھیجے اور بعض روایات میں یہ بھی وارد ہوا ہے کہ ان تین راتوں میں دعا جوشن کبیر جو ص۲۳ پر گذر چکی ہے پڑھے، روایت میں ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی خدمت میں کسی نے عرض کیا کہ اگر میں شب قدر کو پالوں تو کیا چیز خداوند عالم سے طلب کروں تو آپ نے فرمایا کہ عافیت طلب کرنا۔ دوسری قسم ان اعمال میں ہے جو ہر رات کے لئے ان تینوں راتوں کے ساتھ خاص ہیں، انیسویں کی رات کے اعمال وہ چند ہیں پہلے سو دفعہ یہ پڑھے اَستَغفِرُ اللّٰہَ رَبِّی وَاَتُوبُ اِلَیہِ دوسرے سو دفعہ یہ کہے اَللّٰھُمَّ العَن قَتَلَةَ اَمِیرِ المُؤمِنِینَ تیسرے یہ دعا یَا ذَا الَّذِی کَانَ جو چوتھی قسم میں ص۱۹۹ پر گذر چکی ہے پڑھے۔ چوتھے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجعَل فِیمَا تَقضِی وَتُقَدِّرُ مِنَ الاَمرِ المَحتُومِ وَفِیمَا تَفرُقُ مِنَ الاَمرِ الحَکِیمِ فِی لَیلَةِ القَدرِ فِی القَضَاءِ الَّذِی لَا یُرَدُّ وَلَا یُبَدَّلُ اَن تَکتُبَنِی مِن حُجَّاجِ بَیتِکَ الحَرَامِ المَبرُورِ حَجُّھُمُ المَشکُورِ سَعیُھُمُ المَغفُورِ ذُنُوبُھُمُ المُکَفَّرِ عَنھُم سَیِّئَاتُھُم وَاجعَل فِیمَا تَقضِی وَتُقَدِّرُ اَن تُطِیلَ عُمرِی وَتُوَسِّعَ عَلَیَّ فِی رِزقِی وَتَفعَلَ بِی کَذَا وَکَذَا لفظ کذا و کذا کی جگہ پر اپنی حاجات کا ذکر کیجئے۔ اکیسویں کی رات اس کی فضیلت انیسویں کی رات سے بھی زیادہ ہے، لہٰذا انیسویں کی رات کے وہ اعمال جو مشترک ہیں مثل غسل، جاگنا، زیارت، دو رکعت نماز سات دفعہ قل ہو اللہ، قرآن کا سر پر رکھنا، سو رکعت نماز پڑھنا، دعا جوشن کبیر وغیرہ سب بجا لائے اور خصوصاً آج کی رات اور تیئسویں کی رات میں غسل کرنے اور جاگنے اور عبادت خدا میں جد و جہد کرنے کی روایات میں تاکید کی گئی ہے اور شب قدر اکیسویں اور آج کی رات میں سے ایک ہے۔ کئی ایک روایات میں وارد ہوا ہے کہ امام جعفر علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ آپ شب قدر کو دو راتوں میں کونسی ہے کو معین فرما دیں تو آپ نے تعین نہ فرمایا بلکہ فرمایا کہ نہیں کیا حرج ہے کہ ان دو راتوں میں اعمال خیر بجا لاتے رہو شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھ سے علماء امامیہ کے اجتماع میں میرے ایک استاد نے یہ لکھوایا کہ جو شخص ان دو راتوں کو مباحثہ علمی یعنی مسائل دینی کو بیان کرکے جاگتے گذار دے تو یہ سب سے افضل ہے بہرحال آج کی رات سے آخری دس راتوں کی دعا کو شروع کر دے ان دعاؤں میں سے جو آخری دس راتوں میں پڑھی جاتی ہیں ایک یہ دعا بھی ہے کہ جسے شیخ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے کافی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آخری دس راتوں میں ہر رات یہ دعا پڑھا کرے اَعُوذُ بِجَلَالِ وَجھِکَ الکَرِیمِ اَن یَنقَضِیَ عَنِّی شَھرُ رَمَضَانَ اَو یَطلُعَ الفَجرُ مِن لَیلَتِی ھٰذِہٖ وَلَکَ قِبَلِی ذَنبٌ اَو تَبِعَةٌ تُعَذِّبُنِی عَلَیہِ کفعمی رحمۃ اللہ علیہ نے بلد الامین

نماز استخارہ ذات الرقاع

یہ پڑھے بِسمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہِ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیمِ اَللّٰھُمَّ امسَح عَنِّی مَا اَحذَرُ پھر اپنے ہاتھ کو پیٹ پر مل اور یہی دعا تین دفعہ پڑھے کہ انشاء اللہ شفا وسوسہ دور ہو جائے گا، وسوسہ کے دور کرنے کے لئے سر کو بیری کے پتوں سے دھونا اور مسواک کرنا۔ انار کا کھانا، آب نیسان کا پینا اور ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنا، یعنی ہر ماہ کا پہلی جمعرات اور آخری جمعرات اور وسط کا بدھ بہت نفع مند ہیں اور یہ بھی پڑھے اَعُوذُ بِاللّٰہِ القَوِیِّ مِنَ الشَّیطَانِ الغَوِیِّ وَاَعُوذُ بِمُحَمَّدٍ الرَّضِیِّ مِن شَرِّ مَا قُدِّرَ وَقُضِیَ وَاَعُوذُ بِاِلٰہِ النَّاسِ مِن شَرِّ الجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجمَعِینَ

استخارہ ذات الرقاع کی نماز

اس استخارہ کی کیفیت یوں ہے کہ جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرے تو چھ چھوٹے کاغذ کے ٹکڑے لے کر ان میں سے تین پر یہ لکھے بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ خِیَرَةٌ مِنَ اللّٰہِ العَزِیزِ

ماہ رمضان کی آخری دس راتوں کے اعمال

کے حاشیہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ رمضان المبارک کی آخری دس راتوں میں ہر رات نماز فریضہ اور نوافل کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اَدِّ عَنَّا حَقَّ مَا مَضٰی مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ وَاغْفِرْ لَنَا تَقْصِیْرَنَا فِیْہِ وَتَسَلَّمْہُ مِنَّا مَقْبُوْلًا وَلَا تُؤَاخِذْنَا بِاِسْرَافِنَا عَلٰی اَنْفُسِنَا وَاجْعَلْنَا مِنَ الْمَرْحُوْمِیْنَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْمَحْرُوْمِیْنَ اور فرمایا کہ جو شخص مذکورہ کلمات کو کہے تو خداوند عالم اس کی تقصیرات کو جو رمضان المبارک کی ہے گزشتہ ایام میں اس سے سرزد ہو چکی ہیں بخش دے گا اور اسے باقی ماندہ رمضان المبارک کے ایام میں معصیت سے محفوظ رکھے گا۔ سید بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے اقبال میں ابن ابی عمیر سے نقل کیا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام رمضان المبارک کی آخری دس راتوں میں ہر رات یہ پڑھا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ فِیْ کِتَابِکَ الْمُنْزَلِ شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنَاتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ فَعَظَّمْتَ حُرْمَةَ شَھْرِ رَمَضَانَ بِمَا اَنْزَلْتَ فِیْہِ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَخَصَصْتَہٗ بِلَیْلَةِ الْقَدْرِ وَجَعَلْتَھَا خَیْرًا مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ اَللّٰھُمَّ وَھٰذِہٖ اَیَّامُ شَھْرِ رَمَضَانَ قَدِ انْقَضَتْ وَلَیَالِیْہِ قَدْ تَصَرَّمَتْ وَقَدْ صِرْتُ یَا اِلٰھِیْ مِنْہُ اِلٰی مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ وَاَحْصٰی لِعَدَدِہٖ مِنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ فَاَسْئَلُکَ بِمَا سَئَلَکَ بِہٖ مَلٰٓئِکَتُکَ الْمُقَرَّبُوْنَ وَاَنْبِیَآؤُکَ الْمُرْسَلُوْنَ وَعِبَادُکَ الصَّالِحُوْنَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَفُکَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَتُدْخِلَنِیَ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِکَ وَاَنْ تَتَفَضَّلَ عَلَیَّ بِعَفْوِکَ وَکَرَمِکَ وَتَتَقَبَّلَ تَقَرُّبِیْ وَتَسْتَجِیْبَ دُعَآئِیْ وَتَمُنَّ عَلَیَّ بِالْاَمْنِ یَوْمَ الْخَوْفِ مِنْ کُلِّ ھَوْلٍ اَعْدَدْتَہٗ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ اِلٰھِیْ وَاَعُوْذُ بِوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ وَبِجَلَالِکَ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّنْقَضِیَ اَیَّامُ شَھْرِ رَمَضَانَ وَلَیَالِیْہِ وَلَکَ قِبَلِیْ تَبِعَةٌ اَوْ ذَنْبٌ تُؤَاخِذُنِیْ بِہٖ اَوْ خَطِیْئَةٌ تُرِیْدُ اَنْ تَقْتَصَّھَا مِنِّیْ لَمْ تَغْفِرْھَا لِیْ سَیِّدِیْ سَیِّدِیْ سَیِّدِیْ اَسْئَلُکَ یَا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اِذْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اِنْ کُنْتَ رَضِیْتَ عَنِّیْ فِیْ ھٰذَا الشَّھْرِ فَازْدَدْ عَنِّیْ رِضًا وَّاِنْ لَّمْ تَکُنْ رَضِیْتَ عَنِّیْ فَمِنَ الْاٰنِ فَارْضَ عَنِّیْ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا اَللّٰہُ یَآ اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا مَنْ لَّمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ اور یہ بھی کہے یَا مُلَیِّنَ الْحَدِیْدِ لِدَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا کَاشِفَ الضُّرِّ وَالْکُرَبِ الْعِظَامِ عَنْ اَیُّوْبَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَیْ مُفَرِّجَ ھَمِّ یَعْقُوْبَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَیْ مُنَفِّسَ غَمِّ یُوْسُفَ عَلَیْہِ السَّلَامُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا اَنْتَ اَھْلُہٗ اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ وَافْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ وَلَا تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَھْلُہٗ ان دعاؤں میں سے جو آخری دس راتوں میں پڑھی جاتی ہے یہ دعا بھی ہے کہ جسے کافی میں بسند اور مقنعہ در

اداب استخارہ

الحکیم فلان بن فلانہ کی جگہ استخارہ کرنے والا کا نام اور اس کی ماں کا نام لکھے اور پھر باقی تین پرچے عبارت لکھے بسم اللہ الرحمن الرحیم خیرۃ من اللہ العزیز الحکیم لفلان بن فلانہ لا تفعل اور فلان بن فلانہ کی جگہ اس کا نام اور اس کی ماں کا نام لکھے اور ان سب رقعوں کو مصلے کے نیچے رکھ دے اور پھر اٹھ کر دو رکعت نماز بجا لائے جب نماز سے فارغ ہو جائے تو [illegible] میں جا کر سو دفعہ یہ کہے استخیر اللہ برحمتہ خیرۃ فی عافیۃ پھر اٹھ بیٹھے اور یہ پڑھے اللھم خر لی و اختر لی فی جمیع اموری فی یسر منک و عافیۃ اس کے بعد اپنا ہاتھ مصلے کے نیچے لے جا کر ان رقعوں کو اس میں ملا کر ایک ایک باہر نکالے اگر تین دفعہ متصل افعل والے رقعے نکلیں تو پھر اس کام کو کرے جس کا قصد تھا اور اگر تینوں متصل لا تفعل والے یکے بعد دیگرے نکلیں تو اس کام کو نہ کرے اور اگر پہلے افعل والا رقعہ نکلے اور

مصباح میں مرسل نقل کیا ہے کہ اکیسویں سے شروع کرے اور وہ یہ ہے یا مُولِجَ اللَّيْلِ فِي النَّهَارِ وَمُولِجَ النَّهَارِ فِي اللَّيْلِ وَمُخْرِجَ الْحَيِّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجَ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ يَا رَازِقَ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ يَا اللَّهُ يَا رَحْمٰنُ يَا اللَّهُ يَا رَحِيمُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى وَالْأَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْآلَاءُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ اسْمِي فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعَدَاءِ وَرُوحِي مَعَ الشُّهَدَاءِ وَإِحْسَانِي فِي عِلِّيِّينَ وَإِسَاءَتِي مَغْفُورَةً وَأَنْ تَهَبَ لِي يَقِينًا تُبَاشِرُ بِهِ قَلْبِي وَإِيمَانًا يُذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّي وَتُرْضِيَنِي بِمَا قَسَمْتَ لِي وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيقِ وَارْزُقْنِي فِيهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ وَالْإِنَابَةَ وَالتَّوْفِيقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهُ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ

بائیسویں رات کی دعا یہ ہے يَا سَالِخَ النَّهَارِ مِنَ اللَّيْلِ فَإِذَا نَحْنُ مُظْلِمُونَ وَمُجْرِيَ الشَّمْسِ لِمُسْتَقَرِّهَا بِتَقْدِيرِكَ يَا عَزِيزُ يَا عَلِيمُ وَمُقَدِّرَ الْقَمَرِ مَنَازِلَ حَتَّى عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ يَا نُورَ كُلِّ نُورٍ وَمُنْتَهَى كُلِّ رَغْبَةٍ وَوَلِيَّ كُلِّ نِعْمَةٍ يَا اللَّهُ يَا رَحْمٰنُ يَا اللَّهُ يَا قُدُّوسُ يَا أَحَدُ يَا وَاحِدُ يَا فَرْدُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى وَالْأَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْآلَاءُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَأَنْ تَجْعَلَ اسْمِي فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعَدَاءِ وَرُوحِي مَعَ الشُّهَدَاءِ وَإِحْسَانِي فِي عِلِّيِّينَ وَإِسَاءَتِي مَغْفُورَةً وَأَنْ تَهَبَ لِي يَقِينًا تُبَاشِرُ بِهِ قَلْبِي وَإِيمَانًا يُذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّي وَتُرْضِيَنِي بِمَا قَسَمْتَ لِي وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيقِ وَارْزُقْنِي فِيهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ وَالْإِنَابَةَ وَالتَّوْفِيقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهُ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

تیئسویں رات کی دعا یہ ہے يَا رَبَّ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَجَاعِلَهَا خَيْرًا مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ وَرَبَّ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْجِبَالِ وَالْبِحَارِ وَالظُّلَمِ وَالْأَنْوَارِ وَالْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ يَا بَارِئُ يَا مُصَوِّرُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا اللَّهُ يَا رَحْمٰنُ يَا اللَّهُ يَا قَيُّومُ يَا اللَّهُ يَا بَدِيعُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى وَالْأَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْآلَاءُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ اسْمِي فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعَدَاءِ وَرُوحِي مَعَ الشُّهَدَاءِ وَإِحْسَانِي فِي عِلِّيِّينَ وَإِسَاءَتِي مَغْفُورَةً وَأَنْ تَهَبَ لِي يَقِينًا تُبَاشِرُ بِهِ قَلْبِي وَإِيمَانًا يُذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّي وَتُرْضِيَنِي بِمَا قَسَمْتَ لِي وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيقِ وَارْزُقْنِي فِيهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ وَالْإِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِيقَ لِمَا وَفَّقْتَ

آداب استخارہ

دوسری دفعہ لاتفعل والا تو پھر پانچ رقعوں کو باہر نکالے اگر ان پانچوں میں تین رقعے افعل کے ہوں اور دو لاتفعل کے تو پھر اس کام کو کرے اور اگر الٹ ہو تو پھر اس کام کو نہ کرے۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ استخارہ کے معنی اللہ تعالیٰ سے اپنی بھلائی اور اچھائی کا طلب کرنا ہے لہٰذا جب بھی کوئی کام کرنا چاہے تو استخارہ کر لیا کرے لیکن یہ معلوم رہے کہ واجب اور حرام کاموں میں استخارہ نہیں ہوتا یعنی ہر اس کام میں استخارہ نہیں ہوتا جو عقلاً یا شرعاً ممنوع یا ضروری ہوں۔ ایک روایت میں ہے کہ نماز تہجد کے آخری سجدہ میں استخارہ کرے اور ایک سو ایک دفعہ یہ کہے أستخیر اللہ برحمتہ اور صبح کے نافلہ کے آخری سجدہ میں بلکہ ہر نافلہ کی کسی رکعت میں استخارہ کرنا مستحب ہے یہ معلوم رہے کہ علامہ مجلسیؒ نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے اپنے استاد شیخ بہائی سے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے

لَهُ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ محمد ابن عیسیٰ نے اپنی سند سے صالحین علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ وہ صالحین علیہم السلام فرماتے تھے کہ اس دعا کو تیئسویں کی رات سجود، قیام، قعود اور جس حالت میں بھی بیٹھا ہوا ہے اور پورے ماہ رمضان المبارک میں اور جس وقت میں بھی تجھے یہ دعا اپنی زندگی کے ایام میں یاد آجائے بار بار پڑھتا رہے لیکن اس دعا کے پڑھنے سے پہلے اللہ کی بزرگی کی حمد و ستائش کر اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات درود بھیج اور وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ كُنْ لِوَلِيِّكَ فلان ابن فلان بجگہ کہے الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آبَائِهِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِي كُلِّ سَاعَةٍ وَلِيّاً وَحَافِظاً وَقَائِداً وَنَاصِراً وَدَلِيلاً وَعَيْناً حَتَّى تُسْكِنَهُ أَرْضَكَ طَوْعاً وَتُمَتِّعَهُ فِيهَا طَوِيلاً اس کے بعد یہ بھی پڑھے يَا مُدَبِّرَ الْأُمُورِ يَا بَاعِثَ مَنْ فِي الْقُبُورِ يَا مُجْرِيَ الْبُحُورِ يَا مُلَيِّنَ الْحَدِيدِ لِدَاوُدَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِي كَذَا وَكَذَا ان کلمات کی جگہ اپنی حاجت طلب کر اور اپنے ہاتھ اللَّيْلَةَ اللَّيْلَةَ يَا مُدَبِّرَ الْأُمُورِ کے پڑھنے سے لے کر آخر دعا تک آسمان کی طرف بلند کئے رکھ اور اس دعا کو رکوع و سجود کھڑے ہوئے بیٹھے ہوئے تک پڑھتے رہا کر اور اس دعا کو رمضان المبارک کی آخری رات کو بھی پڑھے

چوبیسویں رات کی دعا

يَا فَالِقَ الْإِصْبَاحِ وَجَاعِلَ اللَّيْلِ سَكَناً وَالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ حُسْبَاناً يَا عَزِيزُ يَا عَلِيمُ يَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ وَالْقُوَّةِ وَالْحَوْلِ وَالْفَضْلِ وَالْإِنْعَامِ وَالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا اَللّٰهُ يَا فَرْدُ يَا وِتْرُ يَا اَللّٰهُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا حَيُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى وَالْأَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْآلَاءُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ اسْمِي فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعَدَاءِ وَرُوحِي مَعَ الشُّهَدَاءِ وَإِحْسَانِي فِي عِلِّيِّينَ وَإِسَاءَتِي مَغْفُورَةً وَأَنْ تَهَبَ لِي يَقِيناً تُبَاشِرُ بِهِ قَلْبِي وَإِيمَاناً يُذْهِبُ بِالشَّكِّ عَنِّي وَرَضِّنِي بِمَا قَسَمْتَ لِي وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيقِ وَارْزُقْنِي فِيهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ وَالْإِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِيقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهُ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ ○

تسبیح کے ساتھ استخارہ

استاذ رحمۃ اللہ علیہ سے مذاکرہ کرتے ہوئے سنا کہ وہ استخارہ تسبیح قائم آل محمد کے متعلق گفتگو فرما رہے تھے کہ تسبیح کو ہاتھ میں لے کر تین دفعہ صلوات پڑھے اور ایک مٹھی تسبیح کے دانوں کی ہاتھوں میں لے اور پھر دو دو شمار کرتا جائے اگر آخر میں ایک دانہ باقی بچے تو اس کام کو کرے اور اگر دو دانے بچیں تو اس کام کو نہ کریں شیخ فقیہ عالم اجل صاحب الجواہر نے اپنی کتاب جواہر میں فرمایا ہے کہ ہمارے زمانہ میں ایک استخارہ مروج ہے کہ جسے صاحب الزمان قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ دعا پڑھنے کے بعد ایک مٹھی تسبیح کے دانوں کی ہاتھ میں لے اور آٹھ آٹھ شمار کرے اگر آخر میں ایک دانہ بچے تو وہ کام کرنا نیک ہے اور اگر دو دانے بچیں تو اس کام کی منع ہے اور اگر تین دانے بچیں تو اس کام کے کرنے میں اختیار ہے یعنی کرنا اور نہ کرنا برابر ہے اور اگر چار دانے بچیں تو اس کام سے دو دفعہ منع

پچیسویں چھبیسویں ستائیسویں رات کی دعائیں

پچیسویں رات کی دعا

يَا جَاعِلَ اللَّيْلِ لِبَاسًا وَالنَّهَارِ مَعَاشًا وَالْأَرْضِ مِهَادًا وَالْجِبَالِ أَوْتَادًا يَا اللهُ يَا قَاهِرُ يَا اللهُ يَا جَبَّارُ يَا اللهُ يَا سَمِيعُ يَا اللهُ يَا قَرِيبُ يَا اللهُ يَا مُجِيبُ يَا اللهُ يَا اللهُ يَا اللهُ لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى وَالْأَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْآلَاءُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ اسْمِي فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعَدَاءِ وَرُوحِي مَعَ الشُّهَدَاءِ وَإِحْسَانِي فِي عِلِّيِّينَ وَإِسَاءَتِي مَغْفُورَةً وَأَنْ تَهَبَ لِي يَقِينًا تُبَاشِرُ بِهِ قَلْبِي وَإِيمَانًا يُذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّي وَرِضًى بِمَا قَسَمْتَ لِي وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيقِ وَارْزُقْنِي فِيهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ وَالْإِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِيقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهُ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

چھبیسویں رات کی دعا

يَا جَاعِلَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ آيَتَيْنِ يَا مَنْ مَحَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلَ آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِتَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْهُ وَرِضْوَانًا يَا مُفَصِّلَ كُلِّ شَيْءٍ تَفْصِيلًا يَا مَاجِدُ يَا وَهَّابُ يَا اللهُ يَا جَوَادُ يَا اللهُ يَا اللهُ لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى وَالْأَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْآلَاءُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ اسْمِي فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعَدَاءِ وَرُوحِي مَعَ الشُّهَدَاءِ وَإِحْسَانِي فِي عِلِّيِّينَ وَإِسَاءَتِي مَغْفُورَةً وَأَنْ تَهَبَ لِي يَقِينًا تُبَاشِرُ بِهِ قَلْبِي وَإِيمَانًا يُذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّي وَتُرْضِيَنِي بِمَا قَسَمْتَ لِي وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيقِ وَارْزُقْنِي فِيهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ وَالْإِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِيقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهُ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ

ستائیسویں کی دعا یہ ہے

يَا مَادَّ الظِّلِّ وَلَوْ شِئْتَ لَجَعَلْتَهُ سَاكِنًا وَجَعَلْتَ الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ثُمَّ قَبَضْتَهُ قَبْضًا يَسِيرًا يَا ذَا الْجُودِ وَالطَّوْلِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْآلَاءِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ يَا قُدُّوسُ يَا سَلَامُ يَا مُؤْمِنُ يَا مُهَيْمِنُ يَا عَزِيزُ يَا جَبَّارُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا اللهُ يَا خَالِقُ يَا بَارِئُ يَا مُصَوِّرُ

کیفیت استخارہ

ہے اگر پانچ دانے بچیں تو بعض نے کہا ہے کہ اس کام کرنے میں تعب و رنج ہوگا اور بعض نے کہا کہ اس کام کرنے میں ملامت ہے اور اگر چھ دانے بچیں تو اس کام کا کرنا بہت اچھا ہے اور اس کام کے کرنے میں جلدی کرے اور اگر سات دانے بچیں تو اس کا حکم پانچ والا ہے اور اگر آٹھ دانے بچیں تو اس کام سے چار دفعہ منع ہے یہ بھی معلوم رہے کہ ہم پچھلے باب میں بعض دوسرے استخاروں کا تذکرہ کریں گے اور یہ بھی واضح رہے کہ مرحوم محدث و شاتی نے تقویم المحسنین میں قرآن سے استخارہ کرنے کا وقت ایام ہفتہ میں ذکر کیا ہے اور یہی فرمایا کہ یہ مطلب مشہور و معروف تو ہے لیکن ہم نے اہل بیت علیہم السلام سے اس بارہ میں کوئی حدیث نہیں پائی پھر فرمایا کہ اتوار کا دن ظہر تک اور عصر سے مغرب تک نیک ہے سوموار کا دن سورج نکلنے تک اس کے لئے نیک ہے اور پھر ظہر سے ظہر تک اور عصر سے مغرب تک نیک ہے منگل کا دن

اٹھائیسویں انتیسویں رات کی دعائیں

٢١٥

يا الله يا الله يا الله لك الاسماء الحسنى والامثال العليا والكبرياء والالاء اسئلك ان تصلي على
محمد وال محمد وان تجعل اسمي في هذه الليلة في السعداء وروحي مع الشهداء واحساني في عليين
واسائتي مغفورة وان تهب لي يقينا تباشر به قلبي وايمانا يذهب الشك عني وترضيني بما قسمت
لي واتنا في الدنيا حسنة وفي الاخرة حسنة وقنا عذاب النار الحريق وارزقني فيها ذكرك
وشكرك والرغبة اليك والانابة والتوبة والتوفيق لما وفقت له محمدا وال محمد صلى الله عليه وعليهم

اٹھائیسویں رات کی دعا

يا خازن الليل في الهواء وخازن النور في السماء ومانع السماء ان تقع على الارض الا باذنه
وحابسهما ان تزولا يا عليم يا عظيم يا غفور يا دائم يا الله يا وارث يا باعث من في القبور
يا الله يا الله يا الله لك الاسماء الحسنى والامثال العليا والكبرياء والالاء اسئلك ان تصلي
على محمد وال محمد وان تجعل اسمي في هذه الليلة في السعداء وروحي مع الشهداء واحساني
في عليين واسائتي مغفورة وان تهب لي يقينا تباشر به قلبي وايمانا يذهب الشك
عني وترضيني بما قسمت لي واتنا في الدنيا حسنة وفي الاخرة حسنة وقنا عذاب
النار الحريق وارزقني فيها ذكرك وشكرك والرغبة اليك والانابة والتوبة والتوفيق
لما وفقت له محمدا وال محمد صلى الله عليه وعليهم

انتیسویں رات کی دعا

يا مكور الليل على النهار ومكور النهار على الليل يا عليم يا حكيم يا رب الارباب وسيد
السادات لا اله الا انت يا اقرب الي من حبل الوريد يا الله يا الله يا الله لك الاسماء الحسنى
والامثال العليا والكبرياء والالاء اسئلك ان تصلي على محمد وال محمد وان تجعل اسمي
في هذه الليلة في السعداء وروحي مع الشهداء واحساني في عليين واسائتي مغفورة وان تهب
لي يقينا تباشر به قلبي وايمانا يذهب الشك عني وترضيني بما قسمت لي واتنا في الدنيا

نماز قضاء دین

نہار سے لیکر ظہر تک اور پھر عصر سے لیکر عشاء تک نیک ہے اور بدھ کو دن ظہر تک اور عصر سے عشاء تک نیک ہے اور جمعرات کو دن سورج نکلنے تک اور پھر ظہر سے عشاء تک نیک ہے اور جمعہ کو دن سورج نکلنے تک اور پھر زوال سے لیکر عصر تک نیک ہے اور ہفتہ کو دن نہار تک اور زوال سے لیکر عصر تک نیک ہے۔ یہ مطلب محقق طوسی کی مدخل منظوم سے لیا گیا ہے

قضاء دین اور ظلم ظالم سے محفوظ رہنے کی نماز۔ شیخ طوسی نے روایت کی ہے کہ ایک مرد جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اے میرے آقا و سردار میں آپ کے پاس اپنے قرض کی جس نے مجھے گھیر رکھا ہے۔ اور بادشاہ ظالم جو مجھ پر ظلم کرتا ہے شکایت کرتا ہوں۔ اب مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم دیجئے کہ جس کے بعد میں اپنا قرض ادا کرنے پر قادر ہو جاؤں۔ اور بادشاہ ظالم کے ظلم سے محفوظ رہوں۔ تو آپ نے فرمایا کہ جب رات ہو جائے تو دو رکعت نماز ادا کرو۔ اور اس

حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِیْقِ وَارْزُقْنِیْ فِیْهَا ذِکْرَكَ وَشُکْرَكَ وَالرَّغْبَةَ اِلَیْكَ وَالْاِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِیْقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهٗ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ

تیسویں رات کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لَاشَرِیْكَ لَهُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ کَمَا یَنْبَغِیْ لِکَرَمِ وَجْهِهٖ وَعِزِّ جَلَالِهٖ وَکَمَا هُوَ اَهْلُهٗ یَا قُدُّوْسُ یَا نُوْرُ یَا نُوْرَ الْقُدُسِ یَا سُبُّوْحُ یَا مُنْتَهَی التَّسْبِیْحِ یَا رَحْمٰنُ یَا فَاعِلَ الرَّحْمَةِ یَا اَللّٰهُ یَا عَلِیْمُ یَا کَبِیْرُ یَا اَللّٰهُ یَا لَطِیْفُ یَا جَلِیْلُ یَا اَللّٰهُ یَا سَمِیْعُ یَا بَصِیْرُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ لَكَ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی وَالْاَمْثَالُ الْعُلْیَا وَالْکِبْرِیَآءُ وَالْاٰلَآءُ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَیْتِهٖ وَاَنْ تَجْعَلَ اسْمِیْ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ فِی السُّعَدَآءِ وَرُوْحِیْ مَعَ الشُّهَدَآءِ وَاِحْسَانِیْ فِیْ عِلِّیِّیْنَ وَاِسَآئَتِیْ مَغْفُوْرَةً وَّاَنْ تَهَبَ لِیْ یَقِیْنًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِیْ وَاِیْمَانًا یُذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّیْ وَتُرْضِیَنِیْ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِیْقِ وَارْزُقْنِیْ فِیْهَا ذِکْرَكَ وَشُکْرَكَ وَالرَّغْبَةَ اِلَیْكَ وَالْاِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِیْقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهٗ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ

اکیسویں رات کے باقی ماندہ اعمال

کفعمی رحمۃ اللہ علیہ نے سید ابن باقی سے نقل کیا ہے کہ اکیسویں کی رات یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاقْسِمْ لِیْ حِلْمًا یَسُدُّ عَنِّیْ بَابَ الْجَهْلِ وَهُدًی تَمُنُّ بِهٖ عَلَیَّ مِنْ کُلِّ ضَلَالَةٍ وَّغِنًی تَسُدُّ بِهٖ عَنِّیْ بَابَ کُلِّ فَقْرٍ وَّقُوَّةً تَرُدُّ بِهَا عَنِّیْ کُلَّ ضَعْفٍ وَّعِزًّا تُکْرِمُنِیْ بِهٖ عَنْ کُلِّ ذُلٍّ وَّرِفْعَةً تَرْفَعُنِیْ بِهَا عَنْ کُلِّ ضَعَةٍ وَّاَمْنًا تَرُدُّ بِهٖ عَنِّیْ کُلَّ خَوْفٍ وَّعَافِیَةً تَسْتُرُنِیْ بِهَا عَنْ کُلِّ بَلَآءٍ وَّعِلْمًا تَفْتَحُ لِیْ بِهٖ کُلَّ یَقِیْنٍ وَّیَقِیْنًا تُذْهِبُ بِهٖ عَنِّیْ کُلَّ شَكٍّ وَّدُعَآءً تَبْسُطُ لِیْ بِهِ الْاِجَابَةَ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ وَفِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ السَّاعَةِ السَّاعَةِ یَا کَرِیْمُ وَخَوْفًا تَنْشُرُ لِیْ بِهٖ کُلَّ رَحْمَةٍ وَّعِصْمَةً تَحُوْلُ بِهَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ الذُّنُوْبِ حَتّٰی اُفْلِحَ بِهَا عِنْدَ الْمَعْصُوْمِیْنَ عِنْدَكَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ایک روایت میں ہے کہ حماد بن عثمان امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اکیسویں

نماز قضا دین

کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد آیت الکرسی اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ حشر کا آخر لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ سے شروع کرکے آخر تک پڑھے اور نماز ختم کرنے کے بعد قرآن مجید کو اٹھا کر یہ پڑھے بِحَقِّ هٰذَا الْقُرْاٰنِ وَبِحَقِّ مَنْ اَرْسَلْتَهٗ بِهٖ وَبِحَقِّ کُلِّ مُؤْمِنٍ مَدَحْتَهٗ فِیْهِ وَبِحَقِّكَ عَلَیْهِمْ فَلَا اَحَدَ اَعْرَفُ بِحَقِّكَ مِنْكَ پھر دس دفعہ یہ کہے یَا اَللّٰهُ اور دس دفعہ یَا مُحَمَّدُ اور دس دفعہ یَا عَلِیُّ اور دس دفعہ یَا فَاطِمَةُ اور دس دفعہ یَا حَسَنُ اور دس دفعہ یَا حُسَیْنُ اور دس دفعہ یَا عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ اور دس دفعہ یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ اور دس دفعہ یَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ اور دس دفعہ یَا مُوْسَی بْنَ جَعْفَرٍ اور دس دفعہ یَا عَلِیَّ بْنَ مُوْسٰی اور دس دفعہ یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ اور دس دفعہ یَا عَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ اور دس دفعہ یَا حَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ اور دس دفعہ یَا حُجَّةُ کہے اور اس کے بعد اپنی حاجت

اکیسویں کے بقیہ اعمال

کی رات حاضر ہوئے آپ نے ان سے پوچھا کہ غسل کیا ہے انہوں نے عرض کی کہ میں آپ پر فدا ہو جاؤں ہاں میں نے غسل کیا ہے تو پھر آپ نے ایک چٹائی طلب فرمائی اور حماد کو اپنے پاس طلب فرمایا اور نماز میں مشغول ہو گئے متواتر آنحضرت نماز پڑھتے رہے اور حماد بھی اس کے ساتھ نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے دعا کی اور حماد نے آمین کہی تو اس وقت صبح صادق طلوع کر چکی تھی پھر آپ نے اذان اور اقامت فرمائی اور اپنے بعض غلاموں کو طلب فرمایا اور صبح کی نماز با جماعت ادا فرمائی اور آپ نے صبح کی نماز کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد اور انا انزلناہ کو پڑھا اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد اور قل ہو اللہ پڑھی اور پھر نماز کے بعد اللہ کی تسبیح و تقدیس و تحمید اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ پر درود اور مومنین اور مومنات اور مسلمین اور مسلمات کے لئے دعا میں مشغول ہو گئے اور پھر آپ نے سجدہ میں سر رکھ دیا اور تقریباً ایک ساعت تک اسے سوائے سانس کے آنے جانے کے تک کچھ نہیں سنا گیا اور پھر اس کے بعد آپ نے یہ دعا پڑھی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ اس دعا کو آخر تک پڑھا اور یہ دعا اقبال سید میں موجود ہے۔ شیخ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام اکیسویں رمضان المبارک کی رات آدھی رات تک دعا پڑھتے تھے اور اس کے بعد نماز پڑھنے میں شروع ہو جاتے تھے۔ یہ بھی واضح رہے کہ رمضان المبارک کے آخری دس راتوں میں ہر رات غسل کرنا مستحب ہے۔ روایت میں ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آخری دس راتوں میں ہر رات میں غسل کیا کرتے تھے۔ اسی آخری دس دنوں میں اعتکاف میں بیٹھنا مستحب ہے اور بہت فضیلت رکھتا ہے اور یہی اعتکاف کا افضل وقت ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ان ایام میں اعتکاف دو حج اور دو عمرہ کے برابر ہے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ اس آخری دس دنوں میں مسجد میں اعتکاف کرتے تھے اور آپ کے لئے مسجد میں ایک چھولداری (سردی اور گرمی سے بچنے کے لئے) نصب کر دی جاتی تھی اور آپ کا بستر لپیٹ دیتے تھے اور عبادت کے لئے کمر ہمت باندھ لیتے تھے۔ یہ بھی معلوم رہے کہ ۴۰ھ میں اسی اکیسویں کی رات جناب مولائے کونین حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی وفات با شہادت واقع ہوئی لہٰذا اس رات محمد و آل محمد اور ان کے شیعوں کا غم و حزن تازہ ہو جاتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اس رات حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی رات کی طرح کسی زمین کی جگہ سے پتھر اور ڈھیلے نہیں اٹھائے گئے مگر اس کے نیچے سے تازہ خون ابل پڑا۔ شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس رات محمد و آل محمد پر درود

نماز حاجت

طلب کرے۔ راوی کہتا ہے کہ وہ آدمی چلا گیا اور ایک مدت کے بعد واپس آیا تو بادشاہ والا معاملہ اس کا اصلاح پذیر ہو چکا تھا اور اس کا مال بھی زیادہ ہو چکا تھا۔ مؤلف کہتا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ اس دعا اور اسماء والا عمل دو رکعت نماز کے بعد بجا لائے۔ نماز حاجت راوندی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب دعوات سے نقل ہوا ہے کہ ایک دفعہ امام زین العابدین علیہ السلام ایک مرد کے پاس سے گزرے جو کسی دوسرے آدمی کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا آپ نے اس سے فرمایا کہ تم اس ظالم جابر کے دروازے پر کیوں بیٹھے ہو۔ اس نے کہا کہ اپنی پریشانی حال اور سختی نے مجبور کیا ہے کہ اس کے پاس آؤں۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ یہاں سے اٹھو میں تجھے ایسی آن کا دروازہ بتلاؤں کہ جو اس کے دروازے سے تیرے لئے بہتر ہے اور وہ تیرا رب ہے کہ جو تیرے لئے اس سے بہتر ہے پھر آپ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے مسجد نبوی میں لے گئے اور فرمایا

وصلوات بہت پڑھا جائے اور آلِ محمد پر ظلم کرنے والوں پر نفرین اور لعنت کرنے میں سعی کی جائے خصوصاً جناب امیر المومنین علیہ السلام کے قاتل پر لعنت بھیجی جائے، اکیسویں کا دن جناب امیر المومنینؑ کی شہادت کا دن ہے۔ آنحضرت کی زیارت بہت مناسب ہے، اور کلمات حضرت خضر علیہ السلام جو بمنزلۂ آنحضرت کی زیارت کے ہیں پڑھے اور وہ کلمات ہدیۃ الزائرین موجود ہیں ؛

تئیسویں کی رات

یہ رات سابقہ دو شب قدر میں سے افضل ہے بلکہ بہت کافی احادیث سے سمجھا جاتا ہے کہ آج ہی کی رات شب قدر کی رات ہے، آج کی رات میں تمام عالم کے امور اللہ کی حکمت کے موافق مقدر ہوتے ہیں، آج کی رات میں علاوہ ان دو راتوں کے مشترکہ اعمال کے چند عمل مخصوص ہیں پہلے سورہ عنکبوت اور روم کو پڑھے کیونکہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے قسم یاد کرکے فرمایا ہے کہ آج رات میں ان سورتوں کا پڑھنے والا اہلِ بہشت سے ہے، دوسرے سورۂ حم دخان کو پڑھے اور یہ تینوں سورتیں اگلے صفحہ پر موجود ہیں، تیسرے ہزار دفعہ سورہ انا انزلناہ پڑھے چوتھے اس رات بلکہ تمام اوقات میں اس کا اللّٰھم کن لولیک جو ص۲۱۳ میں گذر چکی ہے مکرر پڑھے پانچویں یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ امْدُدْ لِیْ فِیْ عُمُرِیْ وَاَوْسِعْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ وَاَصِحَّ لِیْ جِسْمِیْ وَبَلِّغْنِیْ اَمَلِیْ وَاِنْ کُنْتُ مِنَ الْاَشْقِیَآءِ فَامْحُنِیْ مِنَ الْاَشْقِیَآءِ وَاکْتُبْنِیْ مِنَ السُّعَدَآءِ فَاِنَّكَ قُلْتَ فِیْ کِتَابِكَ الْمُنْزَلِ عَلٰی نَبِیِّكَ الْمُرْسَلِ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ یَمْحُو اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْکِتَابِ چھٹے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْمَا تَقْضِیْ وَفِیْمَا تُقَدِّرُ مِنَ الْاَمْرِ الْمَحْتُوْمِ وَفِیْمَا تَفْرُقُ مِنَ الْاَمْرِ الْحَکِیْمِ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْقَضَآءِ الَّذِیْ لَا یُرَدُّ وَلَا یُبَدَّلُ اَنْ تَکْتُبَنِیْ مِنْ حُجَّاجِ بَیْتِكَ الْحَرَامِ فِیْ عَامِیْ هٰذَا الْمَبْرُوْرِ حَجُّهُمُ الْمَشْکُوْرِ سَعْیُهُمُ الْمَغْفُوْرِ ذُنُوْبُهُمُ الْمُکَفَّرِ عَنْهُمْ سَیِّئَاتُهُمْ وَاجْعَلْ فِیْمَا تَقْضِیْ وَتُقَدِّرُ اَنْ تُطِیْلَ عُمُرِیْ وَتُوَسِّعَ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ ساتویں یہ دعا پڑھے جو اقبال سید میں بھی موجود ہے یَا بَاطِنًا فِیْ ظُهُوْرِهٖ وَیَا ظَاهِرًا فِیْ بُطُوْنِهٖ وَیَا بَاطِنًا لَیْسَ یَخْفٰی وَیَا ظَاهِرًا لَیْسَ یُرٰی یَا مَوْصُوْفًا لَا یَبْلُغُ بِکَیْنُوْنَتِهٖ مَوْصُوْفٌ وَلَا حَدٌّ مَحْدُوْدٌ وَیَا غَائِبًا غَیْرَ مَفْقُوْدٍ وَیَا شَاهِدًا غَیْرَ مَشْهُوْدٍ یُطْلَبُ فَیُصَابُ وَلَمْ یَخْلُ مِنْهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَا بَیْنَهُمَا طَرْفَةَ عَیْنٍ لَا یُدْرَكُ بِکَیْفٍ وَلَا یُؤَیَّنُ بِاَیْنٍ وَلَا بِحَیْثٍ اَنْتَ نُوْرُ النُّوْرِ رَبُّ

نمازِ حاجت و مہمات

کہ قبلہ رخ ہو جا اور اللہ تعالےٰ کی دو رکعت نماز پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ کی ثنا کر اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے اور سورہ حشر کا آخر پڑھے اور سورہ حدید کی پہلی چھ آیتیں اور سورہ آل عمران کی دو آیتیں پڑھے اور پھر اللہ تعالےٰ سے اپنی حاجت کا سوال کر کہ وہ تجھے عطا فرمائے گا، جناب راوندی نے فرمایا ہے کہ وہ دو آیتیں غالباً یہ ہوں قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تا بِغَیْرِ حِسَابٍ اور علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ وہ آیتیں قل اللھم مالک الملک مع آیت شہد اللہ ہوں جان سے کہ امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب تو کسی حاجت کا ارادہ کرے تو جمعرات کو اس کے لئے نکل اور اپنے مکان سے باہر جانے کے وقت سورہ آل عمران کا آخر، آیۃ الکرسی اور سورہ انا انزلنا اور سورہ حمد پڑھے کیونکہ ان میں دنیا اور آخرت کی حاجت روائی ہے نماز امور مہمہ میں چلد

الْاَرْبَابِ اَحَطْتَ بِجَمِيْعِ الْاُمُوْرِ سُبْحَانَ مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ هٰكَذَا وَلَا هٰكَذَا غَيْرُهُ كا اخیری. اول رات کے غسل کے علاوہ ایک غسل آخر رات میں بھی کرے، یہ بھی معلوم رہے کہ اس رات کے غسل اور جاگتے رہنے اور امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے اور سو رکعت کے پڑھنے کے لئے بہت فضیلت اور تاکید ہے۔ شیخ نے تہذیب میں ابوبصیر کے واسطے سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ وہ رات کہ جس کے شب قدر ہونے کا احتمال ہو اس میں سو رکعت نماز بجا لائے اور اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد دس دفعہ سورہ قل ہو اللہ احد پڑھے، راوی عرض کرتے ہیں کہ میں آپ پر فدا ہو جاؤں، اگر میں کھڑے ہو کر پڑھنے پر قدرت نہ رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ انہیں بیٹھ کر بجا لائے، میں نے عرض کی حضور اگر بیٹھ کر پڑھنے پر بھی قادر نہ ہوں تو آپ نے فرمایا کہ انہیں لیٹ کر اپنے بستر پر بجا لائے۔ دعائم الاسلام سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماہ رمضان کے آخری دس دن میں اپنے بستر کو لپیٹ کر رکھ دیتے تھے اور کمر عبادت کے لئے مضبوط باندھ لیتے تھے اور تئیسویں رات اپنے اہل کو بیدار کر دیتے تھے اور ان میں سے جو سو جاتا تھا ان کے منہ پر پانی کے چھینٹے دیتے تھے۔ جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام اپنے گھر والوں میں سے کسی کو بھی اس رات نہیں سونے دیتی تھیں اور ان کی نیند نہ آنے کا علاج بہت کم طعام و غذا دے کر فرماتی تھیں اور انہیں دن ہی سے اس رات جاگنے اور عبادت کے لئے بیدار رہنے کے لئے مہیا کر دیتی تھیں یعنی ان سے فرماتی تھیں کہ دن کو نیند و آرام کر لیں تاکہ انہیں رات کو نیند نہ آنے پائے اور فرماتی تھیں کہ وہ شخص خیر سے محروم ہے جو آج کی رات محروم رہے۔ روایت میں ہے کہ ایک دفعہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام بہت سخت مریض تھے جب تیئسویں رمضان المبارک کی رات آئی تو آپ نے اپنے غلاموں کو حکم دیا کہ مجھے اسی حالت میں مسجد لے چلو آپ اس رات بھی صبح تک مسجد میں رہے۔ علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس رات جتنا ممکن ہو انسان قرآن شریف پڑھے اور صحیفہ کاملہ کی دعائیں پڑھے خصوصاً اس کی دعا مکارم الاخلاق اور دعا توبہ پڑھے۔ ان راتوں کے دنوں کا بھی احترام کرنا چاہیئے اور ان شب قدر کے دنوں میں عبادت، تلاوت قرآن شریف اور دعا میں مشغول رہے کیونکہ بہت احادیث میں وارد ہوا کہ ان کے دنوں کی فضیلت بھی ان کے راتوں کی طرح ہے۔

سورہ عنکبوت اور روم اور حٰم دخان جو شب قدر کو پڑھنی مستحب ہیں یہاں پر پڑھنے والوں کی سہولت کے مدنظر لکھی جا رہی ہیں۔ پڑھنے والوں سے مؤلف اور مترجم طالب دعا ہیں۔

نماز برائے رفع تنگی و سختی
رکعت دو دو کر کے ہے اور اس کے قنوت اور ارکان کو اچھی طرح بجا لائے اور اس کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سات دفعہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سات دفعہ یہ آیت پڑھے مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا اور تیسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سات دفعہ پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اور چوتھی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سات دفعہ یہ پڑھے وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ اس کے بعد پھر اپنی حاجت طلب کرے اور سختی اور تنگی کو دور کرنے کی نماز
امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب سختی اور تنگی لاحق ہو تو دو رکعت نماز زوال کے قریب پڑھے اس کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ الٓمّٓ ○ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا
اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ○ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ
الْكٰذِبِيْنَ ○ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ○ مَنْ
كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ
اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ
وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَاِنْ جَاهَدٰكَ
لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ○ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ
اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ
اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ○
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ
مِّنْ شَيْءٍ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ وَلَيُسْئَلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا
فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ○
وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا
فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ
اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ○ اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ
يُعِيْدُهٗ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ○ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ
النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ○
وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ○ وَالَّذِيْنَ

وسعتِ رزق کی نماز

سورہ قُلْ ہُوَ اللّٰہ یہ آیت وَاِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا کو وَیَنْصُرَکَ اللّٰہُ نَصْرًا عَزِیْزًا تک پڑھے اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ قل ہو اللہ اور سورۂ الم نشرح کو پڑھے، یہ نماز مجرب ہے

رزق اور روزی کے زیادہ ہونے کی نماز

روایت میں ہے کہ ایک رومی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ کی خدمت میں آیا اور عرض کی یا رسول اللہ میں بال بچوں والا ہوں، اور مقروض ہوں اور میری حالت سختی میں ہے مجھے کوئی دعا تعلیم فرمایئے کہ جس سے خداوند عالم کو پکاروں تاکہ خداوند عالم مجھے اتنا رزق عنایت فرمائے کہ اپنا قرض ادا کر سکوں اور اپنے بال بچوں کا گذارہ چلا سکوں آپ نے فرمایا کہ اے اللہ کے بندے صحیح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور اچھی طرح رکوع سجود وتسبیح بجا لا اور نماز کے بعد یہ پڑھے یَا مَاجِدُ یَا وَاحِدُ یَا کَرِیْمُ اَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّکَ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ ...

كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَلِقَائِهِ أُولَٰئِكَ يَئِسُوا مِن رَّحْمَتِي وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ فَمَا كَانَ
جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا اقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ فَأَنجَاهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ○
وَقَالَ إِنَّمَا اتَّخَذْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُ
بَعْضُكُم بِبَعْضٍ وَيَلْعَنُ بَعْضُكُم بَعْضًا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن نَّاصِرِينَ ○ فَآمَنَ
لَهُ لُوطٌ وَقَالَ إِنِّي مُهَاجِرٌ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَجَعَلْنَا
فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ وَآتَيْنَاهُ أَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ○ وَلُوطًا
إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُم بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَ ○ أَئِنَّكُمْ
لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنكَرَ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا
أَن قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللَّهِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ○ قَالَ رَبِّ انصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ
الْمُفْسِدِينَ ○ وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا إِنَّا مُهْلِكُو أَهْلِ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ
إِنَّ أَهْلَهَا كَانُوا ظَالِمِينَ ○ قَالَ إِنَّ فِيهَا لُوطًا قَالُوا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَن فِيهَا لَنُنَجِّيَنَّهُ وَأَهْلَهُ
إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ○ وَلَمَّا أَن جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ
ذَرْعًا وَقَالُوا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ إِنَّا مُنَجُّوكَ وَأَهْلَكَ إِلَّا امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ○ إِنَّا
مُنزِلُونَ عَلَىٰ أَهْلِ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ○ وَلَقَد تَّرَكْنَا مِنْهَا
آيَةً بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ○ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْآخِرَ
وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ○ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ○
وَعَادًا وَثَمُودَ وَقَد تَّبَيَّنَ لَكُم مِّن مَّسَاكِنِهِمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ
وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ ○ وَقَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَلَقَدْ جَاءَهُم مُّوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ فَاسْتَكْبَرُوا
فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانُوا سَابِقِينَ ○ فَكُلًّا أَخَذْنَا بِذَنبِهِ فَمِنْهُم مَّنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا
وَمِنْهُم مَّنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُم مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ وَمِنْهُم مَّنْ أَغْرَقْنَا وَمَا كَانَ اللَّهُ
لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ○ مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ
كَمَثَلِ الْعَنكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنكَبُوتِ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ○

وسعتِ رزق کی نماز

يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى اللّٰهِ رَبِّي وَرَبِّكَ وَرَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَأَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَأَسْأَلُكَ نَفْحَةً كَرِيمَةً مِنْ نَفَحَاتِكَ وَفَتْحًا يَسِيرًا وَرِزْقًا وَاسِعًا أَلُمُّ بِهِ شَعَثِي وَأَقْضِي بِهِ دَيْنِي وَأَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى عِيَالِي

ایک اور نماز رزق کے زیادہ ہونے کے لئے جب اپنی دوکان کو جانے لگے تو پہلے مسجد جا اور دو رکعت نماز یا چار رکعت نماز بجالائے اور اس کے بعد یہ پڑھے
غَدَوْتُ بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهِ وَغَدَوْتُ بِلَا حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ وَلٰكِنْ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ يَا رَبِّ اللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ أَلْتَمِسُ مِنْ فَضْلِكَ كَمَا أَمَرْتَنِي فَيَسِّرْ لِي ذٰلِكَ وَأَنَا خَافِضٌ فِي عَافِيَتِكَ

ایک اور نماز دو رکعت نماز پڑھے جس کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد تین دفعہ سورہ انا اعطیناک الکوثر اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد دو دفعہ سورہ قل اعوذ برب الفلق اور دو دفعہ سورہ قل اعوذ برب الناس پڑھے

نمازِ حاجت

إن الله يعلم ما يدعون من دونه من شيء وهو العزيز الحكيم ○ وتلك الأمثال نضربها
للناس وما يعقلها إلا العالمون ○ خلق الله السموت والأرض بالحق إن في ذلك لآية للمؤمنين ○
اتل ما أوحي إليك من الكتاب وأقم الصلوة إن الصلوة تنهى عن الفحشاء والمنكر ولذكر
الله أكبر والله يعلم ما تصنعون ○ ولا تجادلوا أهل الكتاب إلا بالتي هي أحسن إلا الذين
ظلموا منهم وقولوا آمنا بالذي أنزل إلينا وأنزل إليكم وإلهنا وإلهكم واحد ونحن له
مسلمون ○ وكذلك أنزلنا إليك الكتاب فالذين آتيناهم الكتاب يؤمنون به و
من هؤلاء من يؤمن به وما يجحد بآياتنا إلا الكافرون ○ وما كنت تتلوا من قبله
من كتاب ولا تخطه بيمينك إذا لارتاب المبطلون ○ بل هو آيات بينات في صدور الذين
أوتوا العلم وما يجحد بآياتنا إلا الظلمون ○ وقالوا لولا أنزل عليه آيات من ربه قل إنما
الآيات عند الله وإنما أنا نذير مبين ○ أولم يكفهم أنا أنزلنا عليك الكتاب يتلى
عليهم إن في ذلك لرحمة وذكرى لقوم يؤمنون ○ قل كفى بالله بيني وبينكم شهيدا
يعلم ما في السموت والأرض والذين آمنوا بالباطل وكفروا بالله أولئك هم الخاسرون ○
ويستعجلونك بالعذاب ولولا أجل مسمى لجاءهم العذاب وليأتينهم بغتة وهم لا يشعرون ○
يستعجلونك بالعذاب وإن جهنم لمحيطة بالكافرين ○ يوم يغشهم العذاب من فوقهم
ومن تحت أرجلهم ويقول ذوقوا ما كنتم تعملون ○ يا عبادي الذين آمنوا إن أرضي
واسعة فإياي فاعبدون ○ كل نفس ذائقة الموت ثم إلينا ترجعون ○ والذين آمنوا
وعملوا الصلحات لنبوئنهم من الجنة غرفا تجري من تحتها الأنهار خالدين فيها نعم أجر
العاملين ○ الذين صبروا وعلى ربهم يتوكلون ○ وكأين من دابة لا تحمل رزقها الله
يرزقها وإياكم وهو السميع العليم ○ ولئن سألتهم من خلق السموت والأرض وسخر الشمس
والقمر ليقولن الله فأنى يؤفكون ○ الله يبسط الرزق لمن يشاء من عباده ويقدر له
إن الله بكل شيء عليم ○ ولئن سألتهم من نزل من السماء ماء فأحيا به الأرض من بعد
موتها ليقولن الله قل الحمد لله بل أكثرهم لا يعقلون ○ وما هذه الحيوة الدنيا إلا لهو

وسعت رزق کی دعا

مکارم الاخلاق سے منقول ہے کہ جب آدھی رات ہو جائے تو غسل کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد پانچ سو دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے لیکن جب دوسری رکعت میں سورہ قل ہو اللہ کے پڑھنے سے فارغ ہو جائے تو اس کے بعد سورہ حشر کا آخر لو انزلنا ہذا القرآن علی جبل سے لیکر آخر تک اور سورہ حدید کی پہلی چھ آیتیں اور اس کے بعد پھر اسی کو کھڑے ہونے کی حالت میں ہزار دفعہ ایاک نعبد و ایاک نستعین بھی پڑھے پھر نماز کو تمام کرے تو اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کر اگر تو حاجت پوری ہو جائے تو فبہا واللہ دوسری دفعہ اس نماز کی اور پھر تیسری دفعہ اس نماز کو بجا لا کر انشاءاللہ حاجت پوری ہو جائے گی۔

ایک اور نماز ثقۃ الاسلام کلینی رحمۃ اللہ نے کافی میں بسند معتبر عبد الرحیم قصیر سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت

وَلَعِبٌ ۚ وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝ فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ
لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ۝ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ وَلِيَتَمَتَّعُوا ۖ فَسَوْفَ
يَعْلَمُونَ ۝ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَ
بِنِعْمَةِ اللَّهِ يَكْفُرُونَ ۝ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا
جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْكَافِرِينَ ۝ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ
لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ۝

سُورَةُ الرُّومِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّونَ آيَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ الم ۝ غُلِبَتِ الرُّومُ ۝ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ
مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ۝ فِي بِضْعِ سِنِينَ ۗ لِلَّهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ ۚ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ
الْمُؤْمِنُونَ ۝ بِنَصْرِ اللَّهِ ۚ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ وَعْدَ اللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ وَلَٰكِنَّ
أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ ۝
أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا فِي أَنْفُسِهِمْ ۗ مَا خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ
مُسَمًّى ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ لَكَافِرُونَ ۝ أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَأَثَارُوا الْأَرْضَ وَعَمَرُوهَا أَكْثَرَ مِمَّا
عَمَرُوهَا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ۖ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ
يَظْلِمُونَ ۝ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسَاءُوا السُّوأَىٰ أَنْ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَانُوا بِهَا
يَسْتَهْزِئُونَ ۝ اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ
الْمُجْرِمُونَ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِنْ شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءُ وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ كَافِرِينَ ۝ وَ
يَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ ۝ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ
يُحْبَرُونَ ۝ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ فَأُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ
مُحْضَرُونَ ۝ فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ۝ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ

نماز حاجت

میں عرض کی کہ میں آپ پر قربان ہو
جاؤں۔ کہ میں نے اپنی طرف سے
ایک دعا بنائی ہے آپ نے فرمایا
کہ اپنی دعا کو چھوڑ، جب تجھے کوئی
حاجت پیش آئے تو جناب رسول
خدا صلعم کی پناہ میں جا اور دو رکعت
نماز بجا لا اور اس نماز کو جناب رسول خدا
صلعم کے لئے ہدیہ کر۔ میں نے عرض
کی کہ جناب کس طرح اس کو بجا لاؤں
آپ نے فرمایا کہ غسل کر کے دو رکعت نماز
صبح کی نماز کی طرح بجا لا اور جب
سلام پھیر چکے تو یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ
أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ
وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَلِّغْ
رُوحَ مُحَمَّدٍ مِنِّي السَّلَامَ وَأَرْوَاحَ
الْأَئِمَّةِ الصَّادِقِينَ سَلَامِي
وَارْدُدْ عَلَيَّ مِنْهُمُ السَّلَامَ وَ
السَّلَامُ عَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَ
بَرَكَاتُهُ اَللّٰهُمَّ إِنَّ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ
هَدِيَّةٌ مِنِّي إِلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَأَثِبْنِي عَلَيْهِمَا
مَا أَمَّلْتُ وَرَجَوْتُ فِيكَ
وَفِي رَسُولِكَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ
پھر سجدہ میں جا کر چالیس مرتبہ پڑھے
يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا حَيًّا لَا يَمُوتُ يَا
حَيُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ
الْإِكْرَامِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
پھر اپنے چہرے کی داہنی طرف کو
زمین پر رکھ کر اسی سابقہ دعا کو حاضر۔

مَوْتِهَا وَكَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ○ وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ أَنْ خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ إِذَآ أَنتُم بَشَرٌ تَنتَشِرُونَ ○
وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَٰجًا لِّتَسْكُنُوٓا۟ إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً
إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ○ وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ خَلْقُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَٰفُ أَلْسِنَتِكُمْ
وَأَلْوَٰنِكُمْ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّلْعَٰلِمِينَ ○ وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ مَنَامُكُم بِٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ وَٱبْتِغَآؤُكُم
مِّن فَضْلِهِۦٓ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ○ وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ يُرِيكُمُ ٱلْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنَزِّلُ
مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَيُحْىِۦ بِهِ ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَآ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ○ وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ
أَن تَقُومَ ٱلسَّمَآءُ وَٱلْأَرْضُ بِأَمْرِهِۦ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ ٱلْأَرْضِ إِذَآ أَنتُمْ تَخْرُجُونَ ○ وَلَهُۥ
مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ كُلٌّ لَّهُۥ قَٰنِتُونَ ○ وَهُوَ ٱلَّذِى يَبْدَؤُا۟ ٱلْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُۥ وَهُوَ أَهْوَنُ
عَلَيْهِ وَلَهُ ٱلْمَثَلُ ٱلْأَعْلَىٰ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ○ ضَرَبَ لَكُم مَّثَلًا
مِّنْ أَنفُسِكُمْ هَل لَّكُم مِّن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُم مِّن شُرَكَآءَ فِى مَا رَزَقْنَٰكُمْ فَأَنتُمْ فِيهِ
سَوَآءٌ تَخَافُونَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ أَنفُسَكُمْ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ ٱلْءَايَٰتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ○ بَلِ ٱتَّبَعَ ٱلَّذِينَ
ظَلَمُوٓا۟ أَهْوَآءَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ فَمَن يَهْدِى مَنْ أَضَلَّ ٱللَّهُ وَمَا لَهُم مِّن نَّٰصِرِينَ ○ فَأَقِمْ وَجْهَكَ
لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ ٱللَّهِ ٱلَّتِى فَطَرَ ٱلنَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ ٱللَّهِ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلْقَيِّمُ
وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ○ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَٱتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَلَا تَكُونُوا۟ مِنَ
ٱلْمُشْرِكِينَ ○ مِنَ ٱلَّذِينَ فَرَّقُوا۟ دِينَهُمْ وَكَانُوا۟ شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ○
وَإِذَا مَسَّ ٱلنَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا۟ رَبَّهُم مُّنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَآ أَذَاقَهُم مِّنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم
بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ○ لِيَكْفُرُوا۟ بِمَآ ءَاتَيْنَٰهُمْ فَتَمَتَّعُوا۟ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ○ أَمْ أَنزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَٰنًا
فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوا۟ بِهِۦ يُشْرِكُونَ ○ وَإِذَآ أَذَقْنَا ٱلنَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا۟ بِهَا وَإِن تُصِبْهُمْ
سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ○ أَوَلَمْ يَرَوْا۟ أَنَّ ٱللَّهَ يَبْسُطُ ٱلرِّزْقَ لِمَن يَشَآءُ
وَيَقْدِرُ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ○ فَـَٔاتِ ذَا ٱلْقُرْبَىٰ حَقَّهُۥ وَٱلْمِسْكِينَ وَٱبْنَ ٱلسَّبِيلِ
ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ ٱللَّهِ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ○ وَمَآ ءَاتَيْتُم مِّن رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِىٓ
أَمْوَٰلِ ٱلنَّاسِ فَلَا يَرْبُوا۟ عِندَ ٱللَّهِ وَمَآ ءَاتَيْتُم مِّن زَكَوٰةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ ٱللَّهِ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ

نماز حاجت

دفعہ پڑھے اور اس کے بعد بیں جانب کو رکھ کر اسی کو چالیس دفعہ پڑھے پھر سر سجدے سے اٹھا کر اپنے ہاتھوں کو بلند کر کے چالیس دفعہ اسی کو پڑھے اور پھر اپنے ہاتھوں کو اپنی گردن پر رکھ کر چالیس دفعہ پڑھے اور اپنی شہادت کی انگلی کے ساتھ التجائی اشارہ کرے پھر اپنی داڑھی کو بائیں ہاتھ سے پکڑ کر گریہ کرے یا گریہ کی صورت بنا کر اگر تجھے رونا نہ آ رہا ہو یہ کہے یا محمد یا رسول اللہ أَشْكُو إِلَى اللهِ وَإِلَيْكَ حَاجَتِي وَإِلَى أَهْلِ بَيْتِكَ الرَّاشِدِينَ حَاجَتِي وَبِكُمْ أَتَوَجَّهُ إِلَى اللهِ فِي حَاجَتِي پھر سجدہ میں گر یا اللہ یا اللہ اس قدر کہے کہ تیرا سانس ٹوٹ جائے پھر یہ کہے صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِي كَذَا وَكَذَا اور لفظ کذا کی جگہ اپنی حاجت کا ذکر کرے اس کے بعد آنحضرت نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیرا ضامن ہوں کہ تو اپنی جگہ سے نہیں اٹھے گا مگر تیری حاجت پوری ہو جائے گی، مؤلف عرض کرتا

المضعفون ۝ الله الذي خلقكم ثم رزقكم ثم يميتكم ثم يحييكم هل من شركائكم
من يفعل من ذلكم من شيء سبحانه وتعالى عما يشركون ۝ ظهر الفساد في البر والبحر
بما كسبت أيدي الناس ليذيقهم بعض الذي عملوا لعلهم يرجعون ۝ قل سيروا في
الأرض فانظروا كيف كان عاقبة الذين من قبل كان أكثرهم مشركين ۝ فأقم
وجهك للدين القيم من قبل أن يأتي يوم لا مرد له من الله يومئذ يصدعون ۝ من كفر
فعليه كفره ومن عمل صالحا فلأنفسهم يمهدون ۝ ليجزي الذين آمنوا وعملوا الصالحات
من فضله إنه لا يحب الكافرين ۝ ومن آياته أن يرسل الرياح مبشرات وليذيقكم
من رحمته ولتجري الفلك بأمره ولتبتغوا من فضله ولعلكم تشكرون ۝ ولقد أرسلنا
من قبلك رسلا إلى قومهم فجاءوهم بالبينات فانتقمنا من الذين أجرموا وكان حقا علينا
نصر المؤمنين ۝ الله الذي يرسل الرياح فتثير سحابا فيبسطه في السماء كيف يشاء و
يجعله كسفا فترى الودق يخرج من خلاله فإذا أصاب به من يشاء من عباده إذا هم
يستبشرون ۝ وإن كانوا من قبل أن ينزل عليهم من قبله لمبلسين ۝ فانظر إلى آثار
رحمت الله كيف يحيي الأرض بعد موتها إن ذلك لمحيي الموتى وهو على كل شيء قدير
ولئن أرسلنا ريحا فرأوه مصفرا لظلوا من بعده يكفرون ۝ فإنك لا تسمع الموتى
ولا تسمع الصم الدعاء إذا ولوا مدبرين ۝ وما أنت بهاد العمي عن ضلالتهم إن تسمع
إلا من يؤمن بآياتنا فهم مسلمون ۝ الله الذي خلقكم من ضعف ثم جعل من بعد
ضعف قوة ثم جعل من بعد قوة ضعفا وشيبة يخلق ما يشاء وهو العليم القدير ۝ ويوم
تقوم الساعة يقسم المجرمون ۝ ما لبثوا غير ساعة كذلك كانوا يؤفكون ۝
وقال الذين أوتوا العلم والإيمان لقد لبثتم في كتاب الله إلى يوم البعث فهذا يوم
البعث ولكنكم كنتم لا تعلمون ۝ فيومئذ لا ينفع الذين ظلموا معذرتهم ولا هم
يستعتبون ۝ ولقد ضربنا للناس في هذا القرآن من كل مثل ولئن جئتهم بآية ليقولن
الذين كفروا إن أنتم إلا مبطلون ۝ كذلك يطبع الله على قلوب الذين لا يعلمون ۝

نماز حاجت

سے کرتے تھے باب میں حوائج
دنیا اور آخرت کی برآوری کیلئے
بہت دعائیں نقل کریں گے
شیخ کفعمیؒ نے اہم حاجت کے
لئے ذکر کیا ہے کہ ان کلمات کو
کسی کاغذ پر لکھ کر پانی میں ڈال
دے بسم اللہ الرحمن الرحیم
من العبد الذلیل الی المولی
الجلیل رب انی مسنی الضر
وانت ارحم الراحمین بحق
محمد وآل محمد صل علی محمد وآلہ
واکشف ہمی وفرج عنی
غمی برحمتک یا ارحم الراحمین
نماز حاجت جو مسجد کوفہ
کی محراب حضرت امیرؑ میں پڑھی
جاتی ہے اور جسے سید ابن
طاؤس نے اپنی کتاب مزار میں
ذکر فرمایا ہے کہ ایک نماز حاجت
جو اسی محراب کے ساتھ مختص
ہے اور وہ چار رکعت نماز دو
دو کرکے ہے ان کی پہلی رکعت
میں سورہ الحمد کے بعد دس دفعہ
سورہ قل ہو اللہ اور دوسری
رکعت میں سورہ الحمد کے بعد
اکیس دفعہ سورہ قل ہو اللہ اور تیسری
رکعت میں سورہ الحمد کے بعد

فاصبر ان وعد الله حق ولا يستخفنك الذين لا يوقنون ○

سورة الدخان مكية وهي تسع وخمسون آية

بسم الله الرحمن الرحيم ○ حم ○ والكتاب المبين ○ انا انزلناه في
ليلة مباركة انا كنا منذرين ○ فيها يفرق كل امر حكيم ○ امرا من عندنا انا كنا
مرسلين ○ رحمة من ربك انه هو السميع العليم ○ رب السموت والارض وما بينهما
ان كنتم موقنين ○ لا اله الا هو يحيي ويميت ربكم ورب اباءكم الاولين ○ بل هم في شك
يلعبون ○ فارتقب يوم تاتي السماء بدخان مبين ○ يغشى الناس هذا عذاب اليم ○ ربنا
اكشف عنا العذاب انا مؤمنون ○ انى لهم الذكرى وقد جاءهم رسول مبين ○ ثم تولوا
عنه وقالوا معلم مجنون ○ انا كاشفوا العذاب قليلا انكم عائدون ○ يوم نبطش البطشة
الكبرى انا منتقمون ○ ولقد فتنا قبلهم قوم فرعون وجاءهم رسول كريم ○ ان ادوا الي
عباد الله اني لكم رسول امين ○ وان لا تعلوا على الله اني اتيكم بسلطان مبين ○ واني عذت
بربي وربكم ان ترجمون ○ وان لم تؤمنوا لي فاعتزلون ○ فدعا ربه ان هؤلاء قوم مجرمون ○
فاسر بعبادي ليلا انكم متبعون ○ واترك البحر رهوا انهم جند مغرقون ○ كم تركوا من
جنت وعيون ○ وزروع ومقام كريم ○ ونعمة كانوا فيها فاكهين ○ كذلك واورثناها
قوما اخرين ○ فما بكت عليهم السماء والارض وما كانوا منظرين ○ ولقد نجينا بني اسراءيل
من العذاب المهين ○ من فرعون انه كان عاليا من المسرفين ○ ولقد اخترناهم على علم
على العالمين ○ واتيناهم من الايات ما فيه بلاء مبين ○ ان هؤلاء ليقولون ○ ان هي الا موتتنا
الاولى وما نحن بمنشرين ○ فاتوا باباءنا ان كنتم صادقين ○ اهم خير ام قوم تبع والذين
من قبلهم اهلكناهم انهم كانوا مجرمين ○ وما خلقنا السموت والارض وما بينهما لاعبين ○
ما خلقناهما الا بالحق ولكن اكثرهم لا يعلمون ○ ان يوم الفصل ميقاتهم اجمعين ○ يوم
لا يغني مولى عن مولى شيئا ولا هم ينصرون ○ الا من رحم الله انه هو العزيز الرحيم ○ ان شجرت

نماز حاجت

اکیس دفعہ سورہ قل ہو اللہ اور
چوتھی رکعت میں سورہ الحمد کے
بعد اکتالیس دفعہ سورہ قل ہو
اللہ پڑھے اور سلام سے پھرکے اور
تسبیح پڑھ چکے تو اکاون دفعہ
سورہ قل ہو اللہ اور پچاس دفعہ
استغفار اور پچاس دفعہ
صلوات پڑھے اور پچاس دفعہ
یہ کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور پھر دعا یہ
پڑھے يَا اَللهُ الْمَانِعُ قُدْرَتَهُ
خَلْقَهُ وَالْمَالِكُ بِهَا سُلْطَانَهُ
وَالْمُتَسَلِّطُ بِمَا فِيْ يَدَيْهِ عَلٰى كُلِّ
مَوْجُوْدٍ وَغَيْرِ اَنْ يَخِيْبَ رَجَاءَهُ
رَاجِيْهِ وَرَاجِيْكَ عَمَرَ دُسَ
لَا يَخِيْبُ وَاَسْئَلُكَ بِكُلِّ رِضًى
لَكَ وَبِكُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ فِيْهِ وَبِكُلِّ
شَيْءٍ تُحِبُّ اَنْ تُذْكَرَ بِهٖ
وَبِكَ يَا اَللهُ فَلَيْسَ يَعْدِلُكَ
شَيْءٌ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَتَحْفَظَنِيْ وَوَلَدِيْ
وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ وَتَحْفَظَنِيْ
بِحِفْظِكَ وَاَنْ تَقْضِيَ حَاجَتِيْ
فِيْ كَذَا وَكَذَا اور لفظ
کذا کی جگہ اپنی حاجت کا ذکر

کرے نماز حاجت روایت

الزَّقُّومِ ○ طَعَامُ الْأَثِيمِ ○ كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ○ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ○ خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ○ ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ○ ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ○ إِنَّ هَٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهِ تَمْتَرُونَ ○ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ○ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ○ يَلْبَسُونَ مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَقَابِلِينَ ○ كَذَٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ ○ يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ○ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ○ فَضْلًا مِنْ رَبِّكَ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ○ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ○ فَارْتَقِبْ إِنَّهُمْ مُرْتَقِبُونَ ○

ستائیسویں کی رات

آج کی رات غسل کرنا بالخصوص وارد ہوا ہے۔ منقول ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام اس رات میں اول سے لیکر آخر تک اس دعا کو مکرر پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي التَّجَافِيَ عَنْ دَارِ الْغُرُورِ وَالْإِنَابَةَ إِلَىٰ دَارِ الْخُلُودِ وَالْإِسْتِعْدَادَ لِلْمَوْتِ قَبْلَ حُلُولِ الْفَوْتِ رمضان المبارک کی آخری رات۔ یہ بہت مبارک رات ہے اس میں چند عمل ہیں پہلے غسل دوسرے امام حسین علیہ السلام کی زیارت تیسرے سورہ انعام سورہ کہف و سورہ یٰسین پڑھے اور سو دفعہ یہ بھی پڑھے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوبُ اِلَيْهِ چوتھے اس دعا کو پڑھے کہ جسے کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے اَللّٰهُمَّ هٰذَا شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي اَنْزَلْتَ فِيهِ الْقُرْاٰنَ وَقَدْ تَصَرَّمَ وَاَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ يَا رَبِّ اَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ مِنْ لَيْلَتِي هٰذِهِ اَوْ يَتَصَرَّمَ شَهْرُ رَمَضَانَ وَلَكَ قِبَلِي تَبِعَةٌ اَوْ ذَنْبٌ تُرِيدُ اَنْ تُعَذِّبَنِي بِهِ يَوْمَ اَلْقَاكَ پانچویں دعائے یا مدبر الامور جو ص ۲۴۳ پر تیسویں کی رات کے اعمال میں گذر چکی ہے چھٹے ماہ رمضان المبارک کو وداع کرنے کے لئے دعائے وداع پڑھے اور اس دعا کو شیخ کلینی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ صدوق اور شیخ مفید اور طوسی اور سید ابن طاؤس رضوان اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے اور سب سے بہتر صحیفہ کاملہ کی پنتالیسویں دعا ہے۔ سید ابن طاؤس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص رمضان المبارک کی آخری رات اس ماہ مبارک کو یہ دعا پڑھ کر وداع کرے اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ صِيَامِي لِشَهْرِ رَمَضَانَ وَاَعُوذُ بِكَ اَنْ يَطْلُعَ فَجْرُ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اِلَّا وَقَدْ غَفَرْتَ لِي تو خداوند عالم اسے اس کی صبح ہونے سے پہلے بخش دے گا اور خداوند عالم اسے توبہ کرنے کی توفیق عنایت فرمائیگا

نماز حاجت

منقول ہے کہ جو اللہ تعالیٰ سے حاجت رکھتا ہو اور چاہتا ہو کہ وہ پوری ہو جائے تو اسے چار رکعت نماز دو دو کرکے پڑھنی چاہیئے اور ان کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ انعام پڑھے اور جب نماز ختم کرے تو یہ دعا پڑھے یا کریم یا کریم یا کریم یا عظیم یا عظیم یا اعظم من کل عظیم یا سمیع الدعاء یا من لا تغیرہ اللیالی والایام صل علی محمد وآلہ وارحم ضعفی وفقری وفاقتی ومسکنتی فانک اعلم بہا منی وانت اعلم بحاجتی یا من رحم الشیخ یعقوب حین رد علیہ یوسف قرۃ عینہ یا من رحم ایوب بعد طول بلائہ یا من رحم محمدا وآلہ ومن الیتم آواہ ونصرہ علی جبابرۃ قریش وطواغیتہا وامکنہ منہم یا مغیث یا مغیث یا مغیث اور اس آخری لفظ کو بار بار کہے اور اس کے بعد اپنی حاجت اللہ تعالیٰ سے طلب کرے اللہ تجھے عطا فرمائے گا۔

سید اور شیخ صدوق نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو گیا جب آپ کی نگاہ مجھ پر پڑی تو فرمایا کہ اے جابر یہ رمضان المبارک کا آخری جمعہ ہے پس اسے وداع کر اور یہ پڑھ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْہُ اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنْ صِیَامِنَا اِیَّاہُ فَاِنْ جَعَلْتَہٗ فَاجْعَلْنِیْ مَرْحُوْمًا وَّلَا تَجْعَلْنِیْ مَحْرُوْمًا کیونکہ جو بھی اس دعا کو آج کے دن پڑھے تو اس کے لئے ان دو خصلتوں میں سے کوئی ایک ثابت ہوگی یا تو وہ اگلے رمضان المبارک کو پائے گا یا اس پر اللہ کی بخشش اور بے انتہا رحمت ہوگی۔ سید بن طاؤسؒ اور کفعمیؒ نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے نقل کیا ہے کہ آنحضور نے فرمایا کہ رمضان المبارک کی آخری رات میں دس رکعت دو دو کر کے نماز پڑھے اور اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ قل ہو اللہ دس دفعہ پڑھے اور ان کے رکوع اور سجود میں یہ دس دفعہ پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور جب دس رکعت سے فارغ ہو جائے تو ایک ہزار دفعہ استغفار کرے اور استغفار کے بعد سر کو سجدہ میں رکھ دے اور اسی حالت میں یہ پڑھے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا اِلٰہَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَتَقَبَّلْ مِنَّا صَلٰوتَنَا وَصِیَامَنَا وَقِیَامَنَا آپ نے پھر فرمایا کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے کہ جس نے مجھے بحق مبعوث فرمایا جبرائیل نے اسرافیل کے واسطہ سے خداوند عالم سے خبر دی ہے کہ ایسا شخص اپنے سر کو سجدہ سے نہیں اٹھائے گا مگر خداوند عالم اسے بخش دے گا اور رمضان المبارک کو اس سے قبول فرمائے گا اور اس کے گناہوں سے درگذر کرے گا یہی نماز عید فطر کی رات بھی وارد ہوا ہے لیکن عید فطر کی روایت میں ہے کہ تسبیحات اربعہ کو رکوع اور سجود میں رکوع اور سجود کے ذکر کے عوض میں پڑھے اور اغفر لنا سے آخر تک کی بجائے یہ کلمات اس میں موجود ہیں اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَتَقَبَّلْ صَوْمِیْ وَصَلٰوتِیْ وَقِیَامِیْ تیسویں کا دن۔ سید نے رمضان المبارک کے آخری دن کے لئے ایک دعا جس کا اول اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ہے نقل کی ہے اور چونکہ لوگ اس دن اکثر قرآن شریف کا ختم کرتے ہیں لہٰذا ان کے لئے لائق یہ ہے۔ کہ ختم قرآن کے بعد صحیفہ کاملہ کی بیالیسویں دعا پڑھیں اور اگر چاہیں تو اس مختصر دعا کو بھی ختم قرآن کے بعد پڑھیں کہ جسے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے نقل کیا ہے اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ بِالْقُرْاٰنِ صَدْرِیْ وَاسْتَعْمِلْ بِالْقُرْاٰنِ بَدَنِیْ وَنَوِّرْ بِالْقُرْاٰنِ بَصَرِیْ وَاَطْلِقْ بِالْقُرْاٰنِ لِسَانِیْ وَاَعِنِّیْ عَلَیْہِ مَا اَبْقَیْتَنِیْ فَاِنَّہٗ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ خاتمہ اس میں رمضان المبارک کی راتوں کی نمازیں اور اس کے دنوں کی

نماز حاجت

سید بن طاؤس نے روایت کی ہے کہ شب جمعہ اور عید اضحیٰ کی رات دو رکعت نماز پڑھے اور اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھے لیکن ایت ایاک نعبد و ایاک نستعین کو سو دفعہ پڑھے اور جب سورہ الحمد تمام کرے تو اس کے بعد سو دفعہ سورہ قل ہو اللہ کو پڑھے اور جب سلام سے پھرے تو ستر دفعہ پڑھے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پھر سجدہ میں جا کر دو سو دفعہ یہ کہے یَا رَبِّ یَا رَبِّ اس کے بعد جو حاجت ہو وہ طلب کرے کہ انشاء اللہ پوری ہوگی نماز دیگر اس نماز کو بہت علما مثل شیخ مفید و شیخ طوسی و سید بن طاؤسؒ وغیرہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے اس کی کیفیت سید کی روایت کی موافق یوں ہے کہ جب تجھے کوئی مہم حاجت پیش آئے تو تین دن متصل بدھ سے لے کر جمعہ تک روزہ رکھے اور جب جمعہ کا دن آئے تو غسل کرے اور عمدہ اور پاکیزہ لباس پہن کر اپنے گھر کی سب سے آخری چھت پر چلا جائے

دعائیں جو مشہور و معروف ہیں ان کا ذکر کیا جاتا ہے انہیں علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں رمضان المبارک کے اعمال کی آخری فصل میں ذکر کیا لہٰذا ہم بھی ان کی پیروی کرتے ہوئے اسی پر اکتفا کرتے ہیں جنہیں اس بزرگوار نے نقل کیا ہے پہلی کی رات کی نماز۔ چار رکعت ہے دو دو کرکے پڑھے اور اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد پندرہ دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے۔ دوسری کی رات کی نماز، چار رکعت ہے اور اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد بیس دفعہ سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ پڑھے۔ تیسری کی رات کی نماز۔ دس رکعت ہے کہ جس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد پچاس دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے۔ چوتھی رات کی نماز، آٹھ رکعت ہے اور اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد بیس دفعہ سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ پڑھے۔ پانچویں رات کی نماز دو رکعت ہے اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد پچاس دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے اور سلام کے بعد سو دفعہ درود پڑھے چھٹی رات کی نماز چار رکعت ہے اور اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد تین دفعہ سورہ تبارک الذی بیدہ الملک پڑھے ساتویں رات کی نماز چار رکعت ہے اور اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد تیرہ دفعہ سورہ انا انزلناہ پڑھے۔ آٹھویں رات کی نماز دو رکعت ہے اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد دس دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے اور سلام کے بعد ایک ہزار دفعہ سبحان اللہ پڑھے۔ نویں رات کی نماز، چھ رکعت ہے اور اس کو نماز مغرب اور عشاء کے درمیان پڑھے اور اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سات دفعہ آیۃ الکرسی پڑھے نماز کے تمام ہونے کے بعد پچاس دفعہ یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ دسویں رات کی نماز بیس رکعت ہے اور اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد تیس دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے گیارہویں رات کی نماز دو رکعت ہے اور اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد بیس مرتبہ سورہ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ پڑھے بارہویں رات کی نماز، آٹھ رکعت ہے اور اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد تیس دفعہ سورہ اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ پڑھے تیرھویں رات کی نماز، چار رکعت اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد پچیس مرتبہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے چودھویں رات کی نماز چھ رکعت ہے اور اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد تیس مرتبہ سورہ اذا زلزلت الارض پڑھے پندرھویں رات کی نماز، چار رکعت ہے اس کی پہلی دو رکعت میں ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سو دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے اور آخری دو رکعت کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد پچاس دفعہ سورہ قل ہو اللہ احد پڑھے سولہویں رات کی نماز، بارہ رکعت ہے، اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد بارہ دفعہ سورہ اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ پڑھے سترہویں رات کی نماز، دو رکعت ہے اس کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد جو سورہ چاہے پڑھے لیکن

نماز حاجت

اور وہاں دو رکعت نماز پڑھے اور اس کے بعد اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کرکے کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ حَلَلْتُ بِسَاحَتِکَ لِمَعْرِفَتِیْ بِوَحْدَانِیَّتِکَ وَصَمَدَانِیَّتِکَ وَاَنَّہٗ لَا قَادِرَ عَلٰی قَضَاءِ حَاجَتِیْ غَیْرُکَ وَقَدْ عَلِمْتُ یَا رَبِّ اَنَّہٗ کُلَّمَا تَظَاھَرَتْ نِعْمَتُکَ عَلَیَّ اشْتَدَّتْ فَاقَتِیْ اِلَیْکَ وَقَدْ طَرَقَنِیْ ھَمُّ کَذَا وَکَذَا اور کذا و کذا کی جگہ حاجت کا ذکر کرے اور پھر یہ کہے وَاَنْتَ بِکَشْفِہٖ عَالِمٌ غَیْرُ مُعَلَّمٍ وَاسِعٌ غَیْرُ مُتَکَلِّفٍ فَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ وَضَعْتَہٗ عَلَی الْجِبَالِ فَنُسِفَتْ وَوَضَعْتَہٗ عَلَی السَّمٰوٰتِ فَانْشَقَّتْ وَعَلَی النُّجُوْمِ فَانْتَثَرَتْ وَعَلَی الْاَرْضِ فَسُطِحَتْ وَاَسْئَلُکَ بِالْحَقِّ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ عِنْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَعِنْدَ عَلِیٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیٍّ وَمُحَمَّدٍ وَجَعْفَرٍ وَمُوْسٰی وَعَلِیٍّ وَمُحَمَّدٍ وَعَلِیٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُجَّةِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَنْ تَقْضِیَ لِیْ حَاجَتِیْ وَتُیَسِّرَ لِیْ عَسِیْرَھَا

دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سو دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے اور سلام کے بعد سو دفعہ یہ کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ۔ اٹھارھویں رات کی نماز، چار رکعت ہے اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد پچیس دفعہ سورہ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر پڑھے۔ انیسویں رات کی نماز، پچاس رکعت ہے کہ جس میں حمد اور پچاس دفعہ سورہ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ پڑھے گویا اس کی مراد یہ ہے کہ ہر ایک رکعت میں الحمد کے بعد ایک دفعہ سورہ اذا زلزلت الارض پڑھے ورنہ صرف ایک رکعت میں اس سورہ کا پچاس مرتبہ پڑھنا جو مجموعہ دو ہزار پانچسو دفعہ بنے گا ایک رات میں بہت مشکل ہے۔ بیسویں، اکیسویں بائیسویں، تیئسویں، چوبیسویں رات کی نماز ہر رات آٹھ آٹھ رکعت ہے اور اس میں سورہ الحمد کے بعد جو سورہ چاہے پڑھے پچیسویں رات کی نماز، آٹھ رکعت ہے۔ اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد دس دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے چھبیسویں رات کی نماز، آٹھ رکعت ہے اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سو دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے۔ ستائیسویں رات کی نماز، چار رکعت ہے، ہر ایک رکعت میں الحمد کے بعد ایک دفعہ سورہ تبارک الذی بیدہ الملک پڑھے اور اگر اس سورہ کو نہ پڑھ سکے تو پچیس دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے۔ اٹھائیسویں رات کی نماز چھ رکعت ہے اور اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سو دفعہ ایۃ الکرسی اور سو دفعہ سورہ قل ہو اللہ اور سو دفعہ سورہ انا اعطینا ک الکوثر پڑھے اور سلام کے بعد سو دفعہ صلوات پڑھے۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ اٹھائیسویں کی رات کی نماز جس طرح میں نے احادیث میں دیکھی ہے وہ اس طرح ہے کہ چھ رکعت نماز پڑھے اور اس کی ہر ایک رکعت میں الحمد کے بعد دس دفعہ ایۃ الکرسی اور دس دفعہ سورہ کوثر اور دس دس دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے اور سلام کے بعد پھر سو دفعہ صلوات پڑھے۔ انتیسویں رات کی نماز دو رکعت ہے۔ اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد بیس دفعہ سورہ قل ہو اللہ احد پڑھے تیسویں رات کی نماز، بارہ رکعت ہے۔ اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد بیس دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے اور فارغ ہونے کے بعد سو دفعہ محمد و آل محمد پر درود و صلوات پڑھے یہ واضح رہے کہ یہ جتنی نمازیں گذر چکی ہیں سب کو دو دو رکعت کر کے پڑھنا ہوتا ہے۔ ماہ رمضان المبارک کے دنوں کی دعائیں ابن عباس سے روایت کی گئی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک دن کی دعا پڑھنے کی بہت کافی فضیلت بیان کی ہے اور آپ نے ہر ایک دن کی دعا اور اس کی فضیلت کو بھی بیان کیا ہے لیکن ہم صرف ہر ایک دن کی دعا ذکر کرتے ہیں پہلے دن کی دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صِیَامِیْ فِیْہِ صِیَامَ الصَّآئِمِیْنَ وَقِیَامِیْ فِیْہِ قِیَامَ الْقَآئِمِیْنَ وَنَبِّھْنِیْ فِیْہِ عَنْ نَوْمَۃِ الْغَافِلِیْنَ وَھَبْ لِیْ جُرْمِیْ فِیْہِ یَآ اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ وَاعْفُ

نماز حاجت

وَتَکْفِیَنِیْ مُھِمَّھَا فَاِنْ فَعَلْتَ فَلَکَ الْحَمْدُ وَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَلَکَ الْحَمْدُ غَیْرَ جَآئِرٍ فِیْ حُکْمِکَ وَلَا مُتَّھَمٍ فِیْ قَضَآئِکَ وَلَا حَآئِفٍ فِیْ عَدْلِکَ پھر اپنے رخسار کو زمین پر لگا کر یہ کہے اَللّٰھُمَّ اِنَّ یُوْنُسَ بْنَ مَتّٰی عَبْدُکَ دَعَاکَ فِیْ بَطْنِ الْحُوْتِ وَھُوَ عَبْدُکَ فَاسْتَجَبْتَ لَہٗ وَاَنَا عَبْدُکَ اَدْعُوْکَ فَاسْتَجِبْ لِیْ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے بسا اوقات کوئی حاجت درپیش آتی ہے تو میں اس دعا کو پڑھتا ہوں اور میری حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ سید بن طاؤس نے جمال الاسبوع میں ایک کلام فرمایا کہ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب تو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت چاہتا ہے تو تیری حالت کم از کم یوں ہونی چاہئے کہ جب تو کسی دنیاوی بادشاہ کے سامنے کسی چیز کو طلب کرتا ہے تو اسے ہر طرح سے خوش و راضی کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے تو اسی طرح اللہ سے اپنی حاجت طلب کرنے کے

عَنِّي يَا عَافِيًا عَنِ الْمُجْرِمِينَ دوسرے دن کی دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ قَرِّبْنِي فِيهِ إِلَى مَرْضَاتِكَ وَجَنِّبْنِي فِيهِ مِنْ
سَخَطِكَ وَنَقِمَاتِكَ وَوَفِّقْنِي فِيهِ لِقِرَاءَةِ آيَاتِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ تیسرے دن کی دعا اَللّٰهُمَّ
ارْزُقْنِي فِيهِ الذِّهْنَ وَالتَّنْبِيهَ وَبَاعِدْنِي فِيهِ مِنَ السَّفَاهَةِ وَالتَّمْوِيهِ وَاجْعَلْ لِي نَصِيبًا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ
تُنْزِلُ فِيهِ بِجُودِكَ يَا أَجْوَدَ الْأَجْوَدِينَ چوتھے دن کی دعا اَللّٰهُمَّ قَوِّنِي فِيهِ عَلَى إِقَامَةِ أَمْرِكَ وَأَذِقْنِي فِيهِ
حَلَاوَةَ ذِكْرِكَ وَأَوْزِعْنِي فِيهِ لِأَدَاءِ شُكْرِكَ بِكَرَمِكَ وَاحْفَظْنِي فِيهِ بِحِفْظِكَ وَسِتْرِكَ يَا أَبْصَرَ
النَّاظِرِينَ پانچویں دن کی دعا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِيهِ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِينَ وَاجْعَلْنِي فِيهِ مِنْ عِبَادِكَ
الصَّالِحِينَ الْقَانِتِينَ وَاجْعَلْنِي فِيهِ مِنْ أَوْلِيَائِكَ الْمُقَرَّبِينَ بِرَأْفَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
چھٹے دن کی دعا اَللّٰهُمَّ لَا تَخْذُلْنِي فِيهِ لِتَعَرُّضِ مَعْصِيَتِكَ وَلَا تَضْرِبْنِي بِسِيَاطِ نَقِمَتِكَ وَزَحْزِحْنِي
فِيهِ مِنْ مُوجِبَاتِ سَخَطِكَ بِمَنِّكَ وَأَيَادِيكَ يَا مُنْتَهَى رَغْبَةِ الرَّاغِبِينَ ساتویں دن کی دعا اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي
فِيهِ عَلَى صِيَامِهِ وَقِيَامِهِ وَجَنِّبْنِي فِيهِ مِنْ هَفَوَاتِهِ وَآثَامِهِ وَارْزُقْنِي فِيهِ ذِكْرَكَ بِدَوَامِهِ بِتَوْفِيقِكَ
يَا هَادِيَ الْمُضِلِّينَ آٹھویں دن کی دعا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي فِيهِ رَحْمَةَ الْأَيْتَامِ وَإِطْعَامَ الطَّعَامِ وَإِفْشَاءَ السَّلَامِ
وَصُحْبَةَ الْكِرَامِ بِطَوْلِكَ يَا مَلْجَأَ الْآمِلِينَ نویں دن کی دعا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي فِيهِ نَصِيبًا مِنْ رَحْمَتِكَ
الْوَاسِعَةِ وَاهْدِنِي فِيهِ لِبَرَاهِينِكَ السَّاطِعَةِ وَخُذْ بِنَاصِيَتِي إِلَى مَرْضَاتِكَ الْجَامِعَةِ بِمَحَبَّتِكَ يَا أَمَلَ
الْمُشْتَاقِينَ دسویں دن کی دعا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِيهِ مِنَ الْمُتَوَكِّلِينَ عَلَيْكَ وَاجْعَلْنِي فِيهِ مِنَ الْفَائِزِينَ
لَدَيْكَ وَاجْعَلْنِي فِيهِ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ إِلَيْكَ بِإِحْسَانِكَ يَا غَايَةَ الطَّالِبِينَ گیارہویں دن کی دعا اَللّٰهُمَّ
حَبِّبْ إِلَيَّ فِيهِ الْإِحْسَانَ وَكَرِّهْ إِلَيَّ فِيهِ الْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ وَحَرِّمْ عَلَيَّ فِيهِ السَّخَطَ وَالنِّيرَانَ
بِعَوْنِكَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ بارہویں دن کی دعا اَللّٰهُمَّ زَيِّنِّي فِيهِ بِالسِّتْرِ وَالْعَفَافِ وَاسْتُرْنِي فِيهِ
بِلِبَاسِ الْقُنُوعِ وَالْكَفَافِ وَاحْمِلْنِي فِيهِ عَلَى الْعَدْلِ وَالْإِنْصَافِ وَآمِنِّي فِيهِ مِنْ كُلِّ مَا أَخَافُ
بِعِصْمَتِكَ يَا عِصْمَةَ الْخَائِفِينَ تیرھویں دن کی دعا اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي فِيهِ مِنَ الدَّنَسِ وَالْأَقْذَارِ وَصَبِّرْنِي فِيهِ
عَلَى كَائِنَاتِ الْأَقْدَارِ وَوَفِّقْنِي فِيهِ لِلتُّقَى وَصُحْبَةِ الْأَبْرَارِ بِعَوْنِكَ يَا قُرَّةَ عَيْنِ الْمَسَاكِينِ
چودھویں دن کی دعا اَللّٰهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِي فِيهِ بِالْعَثَرَاتِ وَأَقِلْنِي فِيهِ مِنَ الْخَطَايَا وَالْهَفَوَاتِ وَلَا تَجْعَلْنِي
فِيهِ غَرَضًا لِلْبَلَايَا وَالْآفَاتِ بِعِزَّتِكَ يَا عِزَّ الْمُسْلِمِينَ پندرھویں دن کی دعا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي فِيهِ

حاجت کی دعائیں

وقت اس ذات کی ہر طرح سے رضا حاصل کر اور بیادا تو اللہ سے حاجت طلب کرتے وقت اس امر کا لحاظ نہ رکھے کہ جو بادشاہ دنیا کا لحاظ کرتا ہے اور اگر تو کہیں ایسا کر بیٹھا تو تو اللہ تعالیٰ سے استہزاء اور تمسخر کرنے والا ہلاک ہونے والوں سے ہوگا اور اللہ تعالیٰ کو حقیر سمجھتا ہوگا اور اگر تیری حالت یہی ہوئی تو پھر محال ہے کہ تو اپنی حاجت کو نماز اور روزہ کے ذریعے حاصل کر سکے کیونکہ جو تو نماز اور روزہ بجالاتا ہے وہ تجربہ کی بنا پر نہ ہونا چاہیے کیونکہ تجربہ اس کو کیا جاتا ہے جس کے متعلق بدگمانی ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی مذمت فرمائی ہے جو اللہ کے حق میں بدگمانی کا خیال کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ بلکہ تجھے اللہ کی رحمت اور اس کے وعدوں پر پورا اعتماد اور اطمینان ہونا چاہیے اور تمہاری امید اللہ تعالیٰ سے کسی حاجت کے طلب کرنے کے وقت اس سے زیادہ ہونی چاہیے جیسا کہ تو حاکم سے صرف ایک

طَاعَةَ الْخَاشِعِيْنَ وَاشْرَحْ فِيْهِ صَدْرِيْ بِإِنَابَةِ الْمُخْبِتِيْنَ بِأَمَانِكَ يَا أَمَانَ الْخَائِفِيْنَ سولہویں دن
کی دعا اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِيْ فِيْهِ لِمُوَافَقَةِ الْأَبْرَارِ وَجَنِّبْنِيْ فِيْهِ مُرَافَقَةَ الْأَشْرَارِ وَآوِنِيْ فِيْهِ بِرَحْمَتِكَ إِلٰى دَارِ
الْقَرَارِ بِإِلٰهِيَّتِكَ يَا إِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ سترھویں دن کی دعا اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْهِ لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَاقْضِ لِيْ
فِيْهِ الْحَوَائِجَ وَالْآمَالَ يَا مَنْ لَا يَحْتَاجُ إِلَى التَّفْسِيْرِ وَالسُّؤَالِ يَا عَالِمًا بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعَالَمِيْنَ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِيْنَ اٹھارھویں دن کی دعا اَللّٰهُمَّ نَبِّهْنِيْ فِيْهِ لِبَرَكَاتِ أَسْحَارِهِ وَنَوِّرْ
فِيْهِ قَلْبِيْ بِضِيَاءِ أَنْوَارِهِ وَخُذْ بِكُلِّ أَعْضَائِيْ إِلَى اتِّبَاعِ آثَارِهِ بِنُوْرِكَ يَا مُنَوِّرَ قُلُوْبِ الْعَارِفِيْنَ
انیسویں دن کی دعا اَللّٰهُمَّ وَفِّرْ فِيْهِ حَظِّيْ مِنْ بَرَكَاتِهِ وَسَهِّلْ سَبِيْلِيْ إِلٰى خَيْرَاتِهِ وَلَا تَحْرِمْنِيْ قَبُوْلَ حَسَنَاتِهِ
يَا هَادِيًا إِلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ بیسویں دن کی دعا اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ فِيْهِ أَبْوَابَ الْجِنَانِ وَأَغْلِقْ عَنِّيْ فِيْهِ
أَبْوَابَ النِّيْرَانِ وَوَفِّقْنِيْ فِيْهِ لِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ يَا مُنْزِلَ السَّكِيْنَةِ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ اکیسویں دن کی
دعا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ فِيْهِ إِلٰى مَرْضَاتِكَ دَلِيْلًا وَلَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيْهِ عَلَيَّ سَبِيْلًا وَاجْعَلِ الْجَنَّةَ
لِيْ مَنْزِلًا وَمَقِيْلًا يَا قَاضِيَ حَوَائِجِ الطَّالِبِيْنَ بائیسویں دن کی دعا اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ فِيْهِ أَبْوَابَ فَضْلِكَ
وَأَنْزِلْ عَلَيَّ فِيْهِ بَرَكَاتِكَ وَوَفِّقْنِيْ فِيْهِ لِمُوْجِبَاتِ مَرْضَاتِكَ وَأَسْكِنِّيْ فِيْهِ بُحْبُوْحَاتِ جَنَّاتِكَ
يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ تیئسویں دن کی دعا اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ فِيْهِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَطَهِّرْنِيْ فِيْهِ
مِنَ الْعُيُوْبِ وَامْتَحِنْ قَلْبِيْ فِيْهِ بِتَقْوَى الْقُلُوْبِ يَا مُقِيْلَ عَثَرَاتِ الْمُذْنِبِيْنَ چوبیسویں دن کی دعا
اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ فِيْهِ مَا يُرْضِيْكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِمَّا يُؤْذِيْكَ وَأَسْأَلُكَ التَّوْفِيْقَ فِيْهِ لِأَنْ أُطِيْعَكَ
وَلَا أَعْصِيَكَ يَا جَوَادَ السَّائِلِيْنَ پچیسویں دن کی دعا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ فِيْهِ مُحِبًّا لِأَوْلِيَائِكَ وَمُعَادِيًا
لِأَعْدَائِكَ مُسْتَنًّا بِسُنَّةِ خَاتَمِ أَنْبِيَائِكَ يَا عَاصِمَ قُلُوْبِ النَّبِيِّيْنَ چھبیسویں دن کی دعا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
سَعْيِيْ فِيْهِ مَشْكُوْرًا وَذَنْبِيْ فِيْهِ مَغْفُوْرًا وَعَمَلِيْ فِيْهِ مَقْبُوْلًا وَعَيْبِيْ فِيْهِ مَسْتُوْرًا يَا أَسْمَعَ السَّامِعِيْنَ
ستائیسویں دن کی دعا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ فِيْهِ فَضْلَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَصَيِّرْ أُمُوْرِيْ فِيْهِ مِنَ الْعُسْرِ إِلَى
الْيُسْرِ وَاقْبَلْ مَعَاذِيْرِيْ وَحُطَّ عَنِّيَ الذَّنْبَ وَالْوِزْرَ يَا رَؤُوْفًا بِعِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ اٹھائیسویں دن کی
دعا اَللّٰهُمَّ وَفِّرْ حَظِّيْ فِيْهِ مِنَ النَّوَافِلِ وَأَكْرِمْنِيْ فِيْهِ بِإِحْضَارِ الْمَسَائِلِ وَقَرِّبْ فِيْهِ وَسِيْلَتِيْ إِلَيْكَ
مِنْ بَيْنِ الْوَسَائِلِ يَا مَنْ لَا يَشْغَلُهُ إِلْحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ انتیسویں دن کی دعا اَللّٰهُمَّ غَشِّنِيْ فِيْهِ بِالرَّحْمَةِ

حاجت طلب کرنے کی دعائیں

قیراط یعنی معمولی مقدار کی کوئی چیز طلب کرے کیونکہ تجھے یقین ہوتا ہے کہ حاکم اتنا قیراط یعنی معمولی مقدار تو ضرور دے دے گا اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نزدیک تیری بڑی سے بڑی حاجت بہت ہی پست اور کم ہے اس ایک قیراط سے جو حاکم شخص سے مانگتے وقت اس کے دینے کا یقین رکھتا تھا لہٰذا اللہ تعالیٰ پر پورا اعتماد کر کے طلب حاجت کیا کر اسی طرح جب کسی حاجت کے لئے نماز یا روزہ رکھ رہا ہو تو اس میں سب سے اہم دینی حاجت اور تو جس شخص کی پناہ اور ہدایت اور حکومت الہیہ میں ہے وہ دین کی سب سے اہم حاجتوں سے زیادہ اہم ہے لہٰذا تجھے پہلے اس وجود مبارک کی حفاظت وغیرہ کا قصد کرنا چاہیئے اور اس کے بعد اس حاجت کا قصد کرے کہ جو تجھے عارض ہوئی ہے جیسے ظالم کے ظلم سے فرار اور بچاؤ وغیرہ اور یہ بھی معلوم رہے کہ دین کے اہم حاجات میں سے اللہ تعالیٰ کی تجھ پر عفو اور رضا ہے اور اس

وَارْزُقْنِیْ فِیْهِ التَّوْفِیْقَ وَالْعِصْمَةَ وَطَهِّرْ قَلْبِیْ مِنْ غَیَاهِبِ التُّهَمَةِ یَا رَحِیْمًا بِعِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ
تیسویں دن کی دعا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صِیَامِیْ فِیْهِ بِالشُّکْرِ وَالْقَبُوْلِ عَلٰی مَا تَرْضَاهُ وَیَرْضَاهُ الرَّسُوْلُ مُحْکَمَةً
فُرُوْعُهُ بِالْاُصُوْلِ بِحَقِّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ مولف کہتا ہے
کہ دعاؤں کی تقدیم وتاخیر اور عبارتوں میں کچھ دعاؤں کی کتابوں میں اختلاف موجود ہے چونکہ وہ روایات کہ جن میں یہ
اختلاف پایا جاتا ہے ہم معتبر نہیں جانتے لہٰذا ان کا ہم نے ذکر نہیں کیا۔ ستائیسویں دن کی دعا کو کفعمی نے انتیسویں دن میں
ذکر کیا ہے لیکن مذہب شیعہ کے موافق اس کو تیسویں کے دن پڑھنا بھی بعید نہیں۔

چوتھی فصل شوال کے مہینے کے اعمال میں

پہلی کی رات یہ بہت بزرگ رات ہے اور اس رات میں جاگنے اور عبادت کرنے کے ثواب اور فضیلت میں کافی احادیث وارد ہوئی ہیں بلکہ روایت میں ہے کہ یہ رات شب قدر سے کم نہیں اس رات کے چند عمل ہیں پہلے غروب آفتاب کے وقت غسل کرنا، دوسرے اس رات نماز، دعا استغفار اللہ سے سوال اور مسجد میں عبادت کی وجہ سے جاگتے رہنا تیسرے نماز مغرب اور عشا اور صبح اور عید کے بعد یہ تکبیرات پڑھے اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا هَدَانَا وَلَهُ الشُّکْرُ عَلٰی مَآ اَوْلَانَا چوتھے جب نماز مغرب اور اس کا نافلہ پڑھ چکے تو اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کرکے یہ کہے یَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ یَا ذَا الْجُوْدِ یَا مُصْطَفِیَ مُحَمَّدٍ وَّنَاصِرَهٗ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْ لِیْ کُلَّ ذَنْبٍ اَحْصَیْتَهٗ وَهُوَ عِنْدَکَ فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ اس کے بعد سجدہ میں جائے اور سو دفعہ یہ کہے اَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ پھر جو حاجت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ سے طلب کرے انشاء اللہ وہ پوری ہوگی، شیخ کی روایت میں ہے کہ مغرب کی نماز کے بعد سجدہ میں جائے اور یہ کہے یَا ذَا الْحَوْلِ یَا ذَا الطَّوْلِ یَا مُصْطَفِیًا مُحَمَّدًا وَّنَاصِرَهٗ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْ لِیْ کُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ وَنَسِیْتُهٗ اَنَا وَهُوَ عِنْدَکَ فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ اس کے بعد سو دفعہ یہ کہے اَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ پانچویں امام حسینؑ کی زیارت کرے کیونکہ اس کی بہت کافی فضیلت ہے اور آج رات کی امام حسینؑ کی مخصوص زیارت انشاء اللہ زیارات کے باب صفحہ ۳۴۰ پر آئے گی چھٹے دس دفعہ یہ کہے یَا دَآئِمَ الْفَضْلِ اور یہ دعا شب جمعہ کے اعمال صفحہ ۶۶ پر گزر چکی ہے، ساتویں وہ دو رکعت نماز بجالائے جو رمضان المبارک کی آخری رات والی ہے، آٹھویں دو رکعت نماز پڑھے کہ جس کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد

جنت طلب کرنے کی دعا میں ذات کا تیری طرف متوجہ ہونا اور تیرے اعمال کو قبول کرنا ہے کیونکہ تیرا اس حالت میں مارا جانا جیسا کہ تیرا دین اسی مارے جانے میں ہے تیری دنیا فاسد ہو جائے گی لیکن دین محفوظ رہے گا اور اگر تو رہ جائے تو بالآخر تجھے مرنا ہے اور اگر تو اس حالت میں مرے ہے کہ تجھ پر اللہ کی ذات راضی اور اس کا عفو تجھے شامل ہو تو تیری دنیا اور آخرت کی تباہی ہوگی اور تجھے ایک سخت عذاب کا سامنا کرنا ہوگا کہ جو تیرے وہم اور خیال میں بھی نہیں آسکتا تو لہٰذا تجھے اللہ کی رضا اور عفو کا قصد کرنا بھی ضروری ہے، ہم نے یہ جو کہا ہے کہ سب حاجتوں سے اہم تیرے امام زمان کا وجود ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ تو اور تیرا مال اور پوری دنیا اور پوری دنیا والے اس کے وجود مبارک کی وجہ سے محفوظ ہیں تو جب ایک آدمی کے وجود مبارک کے اتنے فوائد اور آثار ہوں تو پھر تو کس طرح اپنی دیگر حاجتوں کو اس کے حفظ وجود پر مقدم کر سکے گا بلکہ تجھ پر واجب ہے کہ

ایک ہزار دفعہ سورہ قل ہو اللہ اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد ایک دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے سلام کے بعد سجدہ میں چلا جائے اور سو دفعہ یہ کہے اَتُوْبُ اِلَی اللہِ اس کے بعد یہ کہے یَا ذَا الْمَنِّ وَالْجُوْدِ یَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ یَا مُصْطَفِیَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَافْعَلْ بِیْ کَذَا وَکَذَا اور کذا کی جگہ اپنی حاجتوں کو طلب کرے۔ روایت میں ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام ان دو رکعتوں کو اس کیفیت سے بجا لاتے تھے اور سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد فرماتے تھے کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے کہ جس کی قدرت میں میری جان ہے، کہ جو شخص بھی اس نماز کو بجا لائے جو حاجت بھی خداوند عالم سے طلب کرے البتہ اللہ تعالیٰ اسے وہ حاجت عنایت فرمائے گا۔ اگر وہ ریت کے ذرات کے برابر گناہ بھی رکھتا ہو تو خدا اسے بخش دے گا۔ ایک روایت میں سورہ قل ہو اللہ کے ہزار دفعہ کی جگہ سو دفعہ بھی آیا ہے۔ اس نماز کو مغرب کی نماز اور اس کے نافلہ کے بعد بجا لائے، شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ نے اس نماز کے بعد یہ دعا بھی نقل کی ہے یَا اَللہُ یَا اَللہُ یَا اَللہُ یَا رَحْمٰنُ یَا اَللہُ یَا رَحِیْمُ یَا اَللہُ یَا مَلِکُ یَا اَللہُ یَا قُدُّوْسُ یَا اَللہُ یَا سَلَامُ یَا اَللہُ یَا مُؤْمِنُ یَا اَللہُ یَا مُھَیْمِنُ یَا اَللہُ یَا عَزِیْزُ یَا اَللہُ یَا جَبَّارُ یَا اَللہُ یَا مُتَکَبِّرُ یَا اَللہُ یَا خَالِقُ یَا اَللہُ یَا بَارِئُ یَا اَللہُ یَا مُصَوِّرُ یَا اَللہُ یَا عَالِمُ یَا اَللہُ یَا عَظِیْمُ یَا اَللہُ یَا عَلِیْمُ یَا اَللہُ یَا کَرِیْمُ یَا اَللہُ یَا حَلِیْمُ یَا اَللہُ یَا حَکِیْمُ یَا اَللہُ یَا سَمِیْعُ یَا اَللہُ یَا بَصِیْرُ یَا اَللہُ یَا قَرِیْبُ یَا اَللہُ یَا مُجِیْبُ یَا اَللہُ یَا جَوَادُ یَا اَللہُ یَا مَاجِدُ یَا اَللہُ یَا مَلِیُّ یَا اَللہُ یَا وَفِیُّ یَا اَللہُ یَا مَوْلٰی یَا اَللہُ یَا قَاضِیْ یَا اَللہُ یَا سَرِیْعُ یَا اَللہُ یَا شَدِیْدُ یَا اَللہُ یَا رَؤُوْفُ یَا اَللہُ یَا رَقِیْبُ یَا اَللہُ یَا مَجِیْدُ یَا اَللہُ یَا حَفِیْظُ یَا اَللہُ یَا مُحِیْطُ یَا اَللہُ یَا سَیِّدَ السَّادَةِ یَا اَللہُ یَا اَوَّلُ یَا اَللہُ یَا اٰخِرُ یَا اَللہُ یَا ظَاھِرُ یَا اَللہُ یَا بَاطِنُ یَا اَللہُ یَا فَاخِرُ یَا اَللہُ یَا قَاھِرُ یَا اَللہُ یَا رَبَّاہُ یَا اَللہُ یَا رَبَّاہُ یَا اَللہُ یَا رَبَّاہُ یَا اَللہُ یَا وَدُوْدُ یَا اَللہُ یَا نُوْرُ یَا اَللہُ یَا رَافِعُ یَا اَللہُ یَا مَانِعُ یَا اَللہُ یَا دَافِعُ یَا اَللہُ یَا فَاتِحُ یَا اَللہُ یَا نَفَّاعُ یَا اَللہُ یَا جَلِیْلُ یَا اَللہُ یَا جَمِیْلُ یَا اَللہُ یَا شَھِیْدُ یَا اَللہُ یَا شَاھِدُ یَا اَللہُ یَا مُغِیْثُ یَا اَللہُ یَا حَبِیْبُ یَا اَللہُ یَا فَاطِرُ یَا اَللہُ یَا مُطَھِّرُ یَا اَللہُ یَا مَلِکُ یَا اَللہُ یَا مُقْتَدِرُ یَا اَللہُ یَا قَابِضُ یَا اَللہُ یَا بَاسِطُ یَا اَللہُ یَا مُحْیِیْ یَا اَللہُ یَا مُمِیْتُ یَا اَللہُ یَا بَاعِثُ یَا اَللہُ یَا وَارِثُ یَا اَللہُ یَا مُعْطِیْ یَا اَللہُ یَا مُفْضِلُ یَا اَللہُ یَا مُنْعِمُ یَا اَللہُ یَا حَقُّ یَا اَللہُ یَا مُبِیْنُ یَا اَللہُ یَا طَیِّبُ یَا اَللہُ یَا مُحْسِنُ یَا اَللہُ یَا مُجْمِلُ یَا اَللہُ یَا

نماز استغاثہ

اس وجود مبارک کے حوائج کو اپنی حاجتوں پر مقدم کرے۔ باوجود اس کے کہ وہ وجود مبارک تیری نماز اور روزہ وغیرہ سے بے نیاز ہے لیکن رعیت داری اور محکوم کے وفاداری کا تقاضا یہ ہے تو پہلے اپنی حاجتوں کے وقت آنحضرت اور ان کے اجداد طاہرین پر درود بھیجے اور پھر اپنے لئے دعا مانگے نماز استغاثہ مکارم الاخلاق میں ہے کہ جب رات کو سونے کا ارادہ کرے تو اپنے سرہانے پاکیزہ برتن پاک پانی سے پر کرکے اس کو کسی چیز سے ڈھانپ کر رکھے اور جب رات کے آخر میں تہجد کی نماز کے لئے بیدار ہو تو اس پانی سے تین گھونٹ پی کر باقی پانی سے وضو کرے اور پھر اٹھ کر اذان اور اقامت کہے اور اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور جو سورہ چاہے ان دو رکعتوں میں پڑھے اور جب قرأت سے فارغ ہو کر رکوع جائے تو پچیس دفعہ حالت رکوع میں یا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ پڑھے اور

عید الفطر کے دن کے اعمال

مُبْدِئُ یَا اَللّٰہُ یَا مُعِیْدُ یَا اَللّٰہُ یَا بَارِئُ یَا اَللّٰہُ یَا بَدِیْعُ یَا اَللّٰہُ یَا ہَادِیْ یَا اَللّٰہُ یَا کَافِیْ یَا اَللّٰہُ یَا شَافِیْ
یَا اَللّٰہُ یَا عَلِیُّ یَا اَللّٰہُ یَا عَظِیْمُ یَا اَللّٰہُ یَا حَنَّانُ یَا اَللّٰہُ یَا مَنَّانُ یَا اَللّٰہُ یَا ذَا الطَّوْلِ یَا اَللّٰہُ یَا مُتَعَالِیْ یَا اَللّٰہُ
یَا عَدْلُ یَا اَللّٰہُ یَا ذَا الْمَعَارِجِ یَا اَللّٰہُ یَا صَادِقُ یَا اَللّٰہُ یَا صَدُوْقُ یَا اَللّٰہُ یَا دَیَّانُ یَا اَللّٰہُ یَا بَاقِیْ یَا
اَللّٰہُ یَا وَاقِیْ یَا اَللّٰہُ یَا ذَا الْجَلَالِ یَا اَللّٰہُ یَا ذَا الْاِکْرَامِ یَا اَللّٰہُ یَا مَحْمُوْدُ یَا اَللّٰہُ یَا مَعْبُوْدُ یَا اَللّٰہُ یَا صَانِعُ
یَا اَللّٰہُ یَا مُعِیْنُ یَا اَللّٰہُ یَا مُکَوِّنُ یَا اَللّٰہُ یَا فَعَّالُ یَا اَللّٰہُ یَا لَطِیْفُ یَا اَللّٰہُ یَا غَفُوْرُ یَا اَللّٰہُ یَا جَلِیْلُ یَا اَللّٰہُ یَا شَکُوْرُ
یَا اَللّٰہُ یَا نُوْرُ یَا اَللّٰہُ یَا قَدِیْرُ یَا اَللّٰہُ یَا رَبَّاہُ یَا اَللّٰہُ یَا رَبَّاہُ یَا اَللّٰہُ یَا رَبَّاہُ یَا اَللّٰہُ یَا رَبَّاہُ یَا اَللّٰہُ
یَا رَبَّاہُ یَا اَللّٰہُ یَا رَبَّاہُ یَا اَللّٰہُ یَا رَبَّاہُ یَا اَللّٰہُ یَا رَبَّاہُ یَا اَللّٰہُ یَا رَبَّاہُ یَا اَللّٰہُ یَا رَبَّاہُ یَا اَللّٰہُ
اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَتَمُنَّ عَلَیَّ بِرِضَاکَ وَتَعْفُوَ عَنِّیْ بِحِلْمِکَ وَتُوَسِّعَ عَلَیَّ مِنْ رِزْقِکَ
الْحَلَالِ الطَّیِّبِ مِنْ حَیْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَیْثُ لَا اَحْتَسِبُ فَاِنِّیْ عَبْدُکَ لَیْسَ لِیْ اَحَدٌ سِوَاکَ وَلَا اَحَدٌ
اَسْئَلُہٗ غَیْرُکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پھر سجدہ میں چلا جائے اور یہ کہے
یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا مُنْزِلَ الْبَرَکَاتِ بِکَ تُنْزَلُ کُلُّ حَاجَۃٍ اَسْئَلُکَ بِکُلِّ
اسْمٍ فِیْ مَخْزُوْنِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ وَالْاَسْمَاءِ الْمَشْہُوْرَاتِ عِنْدَکَ الْمَکْتُوْبَۃِ عَلٰی سُرَادِقِ عَرْشِکَ
اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَقَبَّلَ مِنِّیْ شَہْرَ رَمَضَانَ وَتَکْتُبَنِیْ مِنَ الْوَافِدِیْنَ اِلٰی بَیْتِکَ
الْحَرَامِ وَتَصْفَحَ لِیْ عَنِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ وَتَسْتَخْرِجَ لِیْ یَا رَبِّ کُنُوْزَکَ یَا رَحْمٰنُ نویں چودہ رکعت نماز پڑھے
کہ جس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد آیۃ الکرسی اور تین دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے تاکہ اس کے لئے ہر ایک رکعت
کا ثواب چالیس سال کی عبادت جیسا ہو اور اسے اس شخص جیسا ثواب ملے کہ جس نے اس مہینے میں نماز پڑھی ہو اور روزہ
رکھا ہو، دسویں شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مصباح میں فرمایا ہے کہ اس رات کے آخر میں غسل کر کے اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہے
یہاں تک کہ صبح صادق طلوع کر آئے، پہلی شوال کا دن، یہ دن عید کا دن ہے اور اس کے کئی ایک عمل ہیں، پہلے
صبح کی اور عید کی نماز کے بعد ان تکبیرات کو پڑھے جو عید کی رات میں گذر چکی ہیں، دوسرے اس دعا کو پڑھے کہ جسے سید
نے نماز صبح کے بعد ذکر کیا ہے اور شیخ نے اسے عید کی نماز کے بعد فرمایا ہے اور اس دعا کا اول یہ ہے اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ تَوَجَّہْتُ
اِلَیْکَ بِمُحَمَّدٍ اِمَامِیْ الخ تیسرے زکوٰۃ فطرہ ادا کرے اور زکوٰۃ فطرہ ہر ایک بڑے چھوٹے کی طرف سے فی کس ایک صاع ہے
کہ جس کی مقدار ساڑھے تین سیر تقریباً بتائی جاتی ہے اور کسے دے اور کس کی طرف سے دے اس کی تفصیل فقہ کی کتابوں

نماز استغاثہ

اور جب رکوع سے سر اٹھائے
تو پچیس دفعہ پڑھے اس سے
پہلے سجدہ میں اور اس سے سر اٹھانے
کے بعد اور دوسرے سجدہ سے
سر اٹھانے کے بعد اور اسی طرح دوسری
رکعت میں بھی اسے پہلی رکعت کی
طرح پڑھے کہ تمام تین سو دفعہ بنتا
ہے اور جب اس نماز سے فارغ ہو
جائے تو اپنے سر کو آسمان کی طرف
اٹھا کے تیس دفعہ کہے مِنَ الْعَبْدِ
الذَّلِیْلِ اِلَی الْمَوْلَی الْجَلِیْلِ
اس کے بعد اپنی حاجت طلب
کرے کہ جو بہت جلدی انشاء اللہ
روا ہوگی نماز استغاثہ بجناب بتولؑ
روایت میں ہے کہ جب تجھے اللہ
تعالیٰ سے ایسی حاجت درپیش ہو
کہ جس کی وجہ سے تیرا دل تنگ ہو چکا
ہو تو دو رکعت نماز پڑھے اور نماز
کا سلام دے چکے تو تین دفعہ
اللہ اکبر کہے اور اس کے بعد تسبیح
جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام پڑھے
اور پھر سجدہ میں چلا جا اور ایک سو
دفعہ کہے یَا مَوْلَاتِیْ یَا فَاطِمَۃُ
اَغِیْثِیْنِیْ اس کے بعد دائیں جانب
اپنا چہرہ رکھ کر سو دفعہ یہی پڑھے
اور اس کے بعد پھر سجدہ کی حالت میں
ہو کر اسی کو سو دفعہ کہے اور اس کے

میں موجود ہے اور ہم نے اسے توضیح المسائل میں بیان کیا ہے۔ یہ معلوم رہے کہ فطرہ کا دینا واجب موکد ہے اور ماہ رمضان المبارک کے روزوں کے قبول ہونے کی شرط ہے اور اگلے سال تک محفوظ رہنے کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اس آیت میں نماز سے پہلے ذکر کیا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى چوتھے غسل کرے، اگر ممکن ہو تو نہر میں غسل کرے اور غسل کا وقت صبح صادق سے لیکر نماز عید کے بجا لانے تک ہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ایک روایت کی بنا پر یہ ہے کہ یہ غسل چھت وغیرہ کے نیچے واقع ہو یعنی زیر آسمان نہ ہو اور جب غسل کرنا چاہے تو یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَاتِّبَاعَ سُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اس کے بعد بسم اللہ پڑھے اور غسل بجالائے اور جب غسل کر چکے تو یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ كَفَّارَةً لِذُنُوْبِيْ وَطَهِّرْ دِيْنِيْ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّي الدَّنَسَ پانچویں عمدہ اور بہترین کپڑے پہنے اور اچھی خوشبو لگائے اور بیابان میں نماز کو زیر آسمان بجالائے، چھٹے عید کی نماز سے پہلے روزہ افطار کرے اور بہتر یہ ہے کہ کھجور یا شرینی سے افطار کرے، شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مستحب ہے بہت تھوڑی مقدار خاک کربلا کو کھائے کیونکہ وہ ہر درد کی شفا ہے، ساتویں جب نماز عید کے جانے کے لئے تیار ہو تو اس سے پہلے وہ دعائیں پڑھے کہ جن کو سید رحمۃ اللہ علیہ نے اقبال میں نقل کیا ہے ان میں سے ایک وہ دعا ہے کہ جسے ابو حمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب عید فطر اور عید الضحیٰ اور جمعہ کی نماز کے لئے جانے کو تیار ہو تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ مَنْ تَهَيَّاَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ اَوْ تَعَبَّاَ اَوْ اَعَدَّ وَاسْتَعَدَّ لِوِفَادَةٍ اِلٰى مَخْلُوْقٍ رَجَاءَ رِفْدِهٖ وَنَوَافِلِهٖ وَفَوَاضِلِهٖ وَعَطَايَاهُ فَاِنَّ اِلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ تَهْيِئَتِيْ وَتَعْبِئَتِيْ وَاِعْدَادِيْ وَاسْتِعْدَادِيْ رَجَاءَ رِفْدِكَ وَجَوَائِزِكَ وَنَوَافِلِكَ وَفَوَاضِلِكَ وَفَضَائِلِكَ وَعَطَايَاكَ وَقَدْ غَدَوْتُ اِلٰى عِيْدٍ مِنْ اَعْيَادِ اُمَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَلَمْ اَفِدْ اِلَيْكَ الْيَوْمَ بِعَمَلٍ صَالِحٍ اَثِقُ بِهٖ قَدَّمْتُهٗ وَلَا تَوَجَّهْتُ بِمَخْلُوْقٍ اَمَّلْتُهٗ وَلٰكِنْ اَتَيْتُكَ خَاضِعًا مُقِرًّا بِذُنُوْبِيْ وَاِسَاءَتِيْ اِلٰى نَفْسِيْ فَيَا عَظِيْمُ يَا عَظِيْمُ يَا عَظِيْمُ اغْفِرْ لِيَ الْعَظِيْمَ مِنْ ذُنُوْبِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ الْعِظَامَ اِلَّا اَنْتَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ آٹھویں عید کی نماز بجالائے اور وہ دو رکعت ہے پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ اعلیٰ جو صفحہ ۱۲ پر موجود ہے پڑھے اور جب قرأت سے فارغ ہو تو پانچ تکبیریں کہے ہر تکبیر کے بعد یہ دعا قنوت میں پڑھے اَللّٰهُمَّ اَهْلَ الْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ وَاَهْلَ الْجُوْدِ وَالْجَبَرُوْتِ وَاَهْلَ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ وَاَهْلَ التَّقْوٰى وَالْمَغْفِرَةِ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذَا الْيَوْمِ الَّذِيْ جَعَلْتَهٗ لِلْمُسْلِمِيْنَ عِيْدًا وَلِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ

نماز استغاثہ

بعد اپنے چہرہ کو دائیں جانب زمین پر رکھکر اسی کو سو دفعہ پڑھے اور اس کے بعد پھر سجدہ کی حالت میں اسے سو دفعہ پڑھے اور پھر اپنی حاجت کو طلب کرے کہ انشاء اللہ پوری ہو جائے گی، مؤلف کہتا ہے کہ جناب شیخ حسن بن فضل طبرسی نے مکارم الاخلاق میں فرمایا ہے، کہ جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کے استغاثہ کی نماز دو رکعت ہے اور نماز کے بعد سجدہ میں جاکر سو دفعہ یا فاطمہ کہے اور پھر دائیں جانب کا چہرہ زمین پر رکھکر سو دفعہ اور پھر بائیں جانب میں سو دفعہ اور پھر دوبارہ سجدہ میں اسے ایک سو دس دفعہ کہے اسکے بعد یہ پڑھے يَا اٰمِنًا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَكُلُّ شَيْءٍ مِنْكَ خَائِفٌ حَذِرٌ اَسْئَلُكَ بِاَمْنِكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَخَوْفِ كُلِّ شَيْءٍ مِنْكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُعْطِيَنِيْ اَمَانًا لِنَفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ وَوَلَدِيْ حَتّٰى لَا اَخَافَ اَحَدًا وَلَا اَحْذَرَ مِنْ شَيْءٍ اَبَدًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ نیز اسی کتاب میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے

نماز عید الفطر

[illegible]

عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ ذُخْرًا وَ مَزِیْدًا اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تُدْخِلَنِیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ اَدْخَلْتَ فِیْهِ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تُخْرِجَنِیْ مِنْ کُلِّ سُوْٓءٍ اَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَ عَلَیْهِمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ مَا سَئَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ اس کے بعد چھٹی تکبیر کہے اور رکوع کو چلا جائے رکوع کے بعد دو سجدے بجا لائے اور اس کے بعد دوسری رکعت کو بجا لانے کے لئے کھڑا ہو جائے دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ والشمس جو پہلے بیان گذر چکی ہے پڑھے اور پھر اس سے فارغ ہونے کے بعد چار تکبیریں کہے ہر تکبیر کے بعد وہی سابقہ دعا قنوت میں پڑھے جب فارغ ہو جائے تو پانچویں تکبیر کہہ کر رکوع چلا جائے اور اس کے بعد دو سجدے بجا لا کر تشہد و سلام کہہ کر نماز کو تمام کرے اس کے بعد تسبیح جناب فاطمۃ الزہرا علیہا السلام بجا لائے، عید کی نماز کے بعد بہت کافی دعائیں وارد ہوئی ہیں لیکن سب سے بہتر صحیفہ کاملہ کی چھیالیسویں دعا ہے، مستحب ہے کہ عید کی نماز کو زیر آسمان زمین پر جس پر فرش کیا ہوا نہ ہو بجا لائے اور جب نمازی نماز سے واپس گھر لوٹے تو اس راستے سے نہ آئے کہ جس سے عید کی نماز کو گیا تھا اپنے برادر ایمانی کے لئے اس کے اعمال کے قبول ہونے کی دعا کرے، نویں امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے دسویں دعائے ندبہ جو آگے آئے گی اسے پڑھے، سید ابن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب دعاؤں سے فارغ ہو چکے تو سجدہ میں جا کر یہ پڑھے اَعُوْذُ بِكَ مِنْ نَارٍ حَرُّهَا لَا یُطْفٰی وَ جَدِیْدُهَا لَا یَبْلٰی وَ عَطْشَانُهَا لَا یُرْوٰی پھر اپنے دائیں طرف کو رکھ کر یہ پڑھے اِلٰهِیْ لَا تُقَلِّبْ وَجْهِیْ فِی النَّارِ بَعْدَ سُجُوْدِیْ وَ تَعْفِیْرِیْ لَكَ بِغَیْرِ مَنٍّ مِّنِّیْ عَلَیْكَ بَلْ لَكَ الْمَنُّ عَلَیَّ پھر اپنے بائیں طرف کو رکھ کر یہ پڑھے اِرْحَمْ مَنْ اَسَآءَ وَ اقْتَرَفَ وَ اسْتَكَانَ وَ اعْتَرَفَ پھر سجدہ کی حالت میں لوٹ کر یہ کہے اِنْ كُنْتُ بِئْسَ الْعَبْدُ فَاَنْتَ نِعْمَ الرَّبُّ عَظُمَ الذَّنْبُ مِنْ عَبْدِكَ فَلْیَحْسُنِ الْعَفْوُ مِنْ عِنْدِكَ یَا كَرِیْمُ پھر سو دفعہ کہے اَلْعَفْوُ اَلْعَفْوُ۔ پھر سید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ آج کے دن کو لہو و لعب و لغویات میں نہ گذارنا چاہیئے کیونکہ تجھے خبر نہیں کہ تیرے اعمال قبول ہو چکے ہیں یا رد کر دیئے گئے ہیں اگر تجھے ان کے قبول ہونے کی امید ہے تو اس پر زیادہ شکر عظیم بجا لانا چاہیئے اگر تجھے ان کو رد کر دینے کا خوف و ڈر ہو تو پھر تجھے اس پر زیادہ محزون رہنا چاہیئے بہر حال اس لہو و لعب و لغویات کے کیا معنی (جیسا کہ ہمارے ملک میں رواج ہے کہ عید کے دن عورتیں ننگے سر، سرخی و پوڈر لگا کر ہر قسم کی بے ہودہ حرکات بجا لاتی ہیں اور مردان سے اس معاملہ میں اور آگے بڑھے ہوئے نظر آتے ہیں، نہیں معلوم یہ عید کا دن ہوتا ہے یا دین اسلام سے آزاد و بے پرواہ ہونے کا دن ہے خدا مومن کو شیطان کے شر سے محفوظ رکھے، آمین مترجم) پچیسویں شوال کا دن ۱۴۸ھ

نماز حضرت حجۃ علیہ السلام

روایت ہے کہ جب تو اللہ تعالیٰ سے استغاثہ کرنا چاہے تو دو رکعت نماز پڑھے اور اس کے بعد سجدے میں جا کر یہ کہے یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَا عَلِیُّ یَا سَیِّدَیِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِكُمَا اَسْتَغِیْثُ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی یَا مُحَمَّدُ یَا عَلِیُّ اَسْتَغِیْثُ بِكُمَا یَا غَوْثَاهُ بِاللّٰهِ وَ بِمُحَمَّدٍ وَّ عَلِیٍّ وَّ فَاطِمَةَ اور پھر ہر ایک امام علیہ السلام کا نام لیتا جائے اور پھر کہے بِكُمْ اَتَوَسَّلُ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی اور وہ حضرات اسی وقت تیری فریاد رسی فرمائیں گے انشاء اللہ

نماز حضرت حجت عجل اللہ فرجہ

جو جمکران کی مسجد میں جو شہر قم سے ایک فرسخ دور ہے پڑھی ہوتی ہے نجم الثاقب میں شیخ مرحوم نے اس مسجد کے بنانے کی کیفیت کو حکم امام سے نقل فرمایا ہے اور اس کی حکایت یوں ہے کہ آپ نے حسن مثلہ جمکرانی کو فرمایا کہ لوگوں سے کہہ دے کہ وہ اس مقام کو محترم سمجھیں اور اس کی طرف توجہ کریں اور یہاں پر چار رکعت نماز پڑھیں اور دو رکعت سجدہ کو تحیت بجا لائیں اور

میں بقول بعض امام جعفر صادق علیہ السلام کی وفات اسی دن واقع ہوتی ہے اور بعض نے آپ کی وفات پندرہ رجب کو کہی ہے، امام جعفر صادق علیہ السلام کی وفات و شہادت کا سبب وہ زہر تھا جو آنحضورؑ کو انگور میں ملا کر کھلایا گیا روایت میں ہے کہ جب آپ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ نے آنکھیں کھولیں اور آپ نے اقربا کو جمع کر کے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ ہماری شفاعت اسے نہیں پہنچے گی جو نماز کو معمولی شمار کرے اور اس سے بے اعتنائی برتے اے شیعو یہ آپ کے امام علیہ السلام کا اس وقت کا قول ہے جب کہ انسان سب سے قیمتی چیز کا مشورہ اپنے اقربا کو دیتا ہے ذرہ عبرت حاصل کرو۔ اور نماز سے غافل نہ رہو بے دین مولوی کے کہنے کی پرواہ نہ کرو جو تمہیں کہے کہ نماز کی کوئی ضرورت نہیں صرف مجلس ہی سن لو اور ماتم کر لو کافی ہے۔

پانچویں فصل ذی القعد کے مہینے کے اعمال میں ہے

جان لے کہ یہ مہینہ حرام مہینوں کا پہلا ہے کہ جن کا ذکر خداوند عالم نے قرآن مجید میں کیا ہے۔ سید بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے روایت ذکر کی ہے کہ ذی القعدہ کا مہینہ دعاؤں کے سختی وقت میں قبول ہونیکا محل ہے اس مہینے کے اتوار کو ایک نماز جو بہت فضیلت والی ہے جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہوئی ہے۔ کہ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص اس نماز کو بجالائے اس کی توبہ قبول ہوگی اور اس کے گناہ بخشے جائیں گے اور اس کے دشمن قیامت کے دن اس سے راضی ہو جائیں گے، ایمان کے ساتھ مرے گا، اس کا دین اس سے نہیں چھینا جائے گا، اس کی قبر وسیع نورانی ہوگی اس کے ماں باپ اس سے راضی ہونگے اس کے والدین اور اس کی ذریت کے لئے مغفرت شامل حال ہوگی اسکا رزق وسیع ہوگا، موت کے وقت ملک الموت اس سے نرمی برتے گا اور اس کی جان آسانی کے ساتھ نکلے گی، اس نماز کی کیفیت یوں ہے۔ کہ اتوار کے دن غسل اور وضو کرے اور چار رکعت نماز پڑھے اور اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد تین دفعہ سورہ قل ہو اللہ اور ایک دفعہ قل اعوذ برب الفلق اور ایک دفعہ قل اعوذ برب الناس اور ستر دفعہ استغفار یعنی استغفر اللہ ربی و اتوب الیہ پڑھے اور اس کے آخر میں یہ پڑھے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پھر یہ پڑھے يَاعَزِيْزُ يَاغَفَّارُ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَذُنُوْبَ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فَاِنَّهٗ لَايَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فقیر کہتا ہے کہ ظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس استغفار اور اس کے بعد والی دعا کو نماز کے ختم کرنے کے بعد پڑھے نہ یہ کہ اسے قرأت کے ساتھ پڑھے، معلوم ہو کہ روایت میں ہے

نماز حضرت حجۃ علیہ السلام
اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سات دفعہ سورہ قل ہو اللہ اور رکوع سجود کے ذکر کو سات دفعہ پڑھیں اور دو رکعت نماز یہاں پر امام صاحب الزمان کی اس طرح بجا لائیں کہ جب سورہ فاتحہ پڑھیں اور ایاک نعبد و ایاک نستعین پر پہنچیں تو اسے سو دفعہ پڑھیں اور پھر فاتحہ کو تمام کر کے دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کریں اور جب نماز ختم کریں تو کلمہ لا الہ اور تسبیح جناب فاطمہ زہرا پڑھیں اور جب اس سے فارغ ہو جائیں تو سجدہ میں جائیں اور جو اس طرح دو رکعت نماز پڑھے گویا اس نے بیت عتیق یعنی کعبہ میں نماز پڑھ لی ہے نیز آنحضرت کی نماز بنجم الثاقب میں کنوز النجاح طبرسی سے نقل کیا ہے کہ ناحیۂ مقدسہ سے آنحضرت صاحب الزمان علیہ السلام سے یہ حکم آیا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت رکھتا ہو تو وہ شب جمعہ آدھی رات کے وقت غسل کر کے دو رکعت

ماہ ذی القعدہ کے اعمال

کہ جو شخص تین حرام مہینوں میں سے کسی ایک میں تین دن متصل جمعرات، جمعہ، ہفتہ کو روزہ رکھے تو اس کے لئے نو سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔ شیخ اجل علی بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ قمی نے فرمایا کہ ان تین حرام مہینوں میں گناہ بھی لکی گنا ہو جاتا ہے اور نیکی بھی کئی گنا ہو جاتی ہے۔ گیارھویں کا دن ۱۴۸ھ میں اسی دن جناب امام رضا علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہوئی۔ پندرھویں کی رات یہ رات بہت مبارک رات ہے خداوند عالم اپنے مومن بندوں پر اسی رات نظر رحمت ڈالتا ہے جو شخص اس رات کو عبادت میں مشغول رہے اس کے لئے ان سو آدمیوں کا ثواب لکھا جاتا ہے جنہوں نے مسجد میں بسر کی ہو اور اپنی عمر بھی لمحہ بھر کے لئے کوئی گناہ نہ کیا ہو ایک نبوی روایت میں ہے کہ اس رات کو غنیمت شمار کرے اور اپنے آپ کو اللہ کی طاعت اور عبادت، نماز، حاجتوں کی طلب میں مشغول رکھے۔ کیونکہ روایت میں ہے کہ جو شخص اس رات اللہ تعالیٰ سے کسی حاجت کا سوال کرے خدا اسے عطا فرمائے گا، تیسویں کا دن ۲۰۳ھ کو ایک قول کی بنا پر امام رضا علیہ السلام کی شہادت اسی دن واقعہ ہوئی ہے، آپ کی زیارت اس دن دور سے اور نزدیک سے سنت ہے۔ سید بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے اقبال میں فرمایا ہے کہ میں نے اپنے بعض علما کی بعض تصانیف میں دیکھا ہے کہ امام رضا علیہ السلام کی زیارت تیسویں ذی القعدہ کے دن قریب سے اور دور سے بعض مشہور زیارت سے کرنا مستحب ہے، پچیسویں کی رات یہ رات دحو الارض کی رات ہے (یعنی آج رات زمین خانہ کعبہ کے نیچے پانی کے اوپر بچھائی گئی) یہ بہت باشرافت رات ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس رات نازل ہوتی ہے۔ اس رات میں عبادت میں قائم رہنے کا ثواب و اجر ہے۔ حسن بن علی وشا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں چھوٹا تھا اور اپنے باپ کے ساتھ ایک دفعہ پچیسویں ذی القعدہ کی رات کا کھانا امام رضا علیہ السلام کے ساتھ کھایا تو آپ نے فرمایا آج رات حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام متولد ہوئے اور زمین کو خانہ کعبہ کے نیچے بچھایا گیا، پس جو شخص اس کے دن میں روزہ رکھے تو یوں ہوگا کہ اس نے ساٹھ مہینے روزہ رکھا ہے، ایک اور روایت کی بنا پر آپ نے فرمایا کہ اس کے دن میں قائم آل محمد علیہ السلام کا قیام ہوگا، پچیسویں کا دن، یہ دحو الارض کا دن ہے یہ سال کے ان چار دنوں میں سے ایک دن ہے کہ جن میں روزہ رکھنے کی ایک خاص فضیلت کا امتیاز ہے، ایک روایت میں ہے کہ اس دن کا روزہ ستر سال کے روزے کی مثل ہے، ایک اور روایت میں ہے کہ اس دن کا روزہ ستر سال کے گناہوں کا کفارہ ہے جو شخص اس دن میں روزہ رکھے اور اس کی رات میں عبادت میں مشغول رہے تو اس کے لئے سو سال کی عبادت لکھی جائیگی آج کے روزہ رکھنے والے کے لئے ہر وہ چیز جو زمین و آسمان میں ہے استغفار کرے گی۔ یہ وہ دن ہے کہ جس میں اللہ کی

ماز حضرت حجۃ علیہ السلام
نماز پڑھے کہ جس کی پہلی رکعت
میں سورہ فاتحہ کو ایاک نعبد و ایاک
نستعین تک پڑھے اور اس آیت
و سو دفعہ پڑھے اور پھر سورہ
الحمد کو ختم کرنے کے بعد سورہ
ل ہو اللہ کو ایک دفعہ پڑھ کر
رکوع اور سجود کو بجا لائے لیکن
سبحان ربی العظیم اور سبحان
ربی الاعلیٰ کو رکوع اور سجود میں
سات سات دفعہ پڑھے اور
پھر دوسری رکعت بھی پہلی
رکعت کی طرح بجا لائے اور
پھر نماز کے بعد اس دعا کو پڑھے
کہ بتحقیق اللہ تعالیٰ اس کی جو
حاجت بھی ہوگی پوری فرمائیگا
مگر جب کہ وہ کسی صلہ رحم کے
قطع کی حاجت طلب نہ کرے
اور وہ دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنْ
اَطَعْتُکَ فَالْمَحْمَدَۃُ لَکَ
وَاِنْ عَصَیْتُکَ فَالْحُجَّۃُ
لَکَ مِنْکَ الرَّوْحُ وَمِنْکَ
الْفَرَجُ سُبْحَانَ مَنْ اَنْعَمَ
وَشَکَرَ سُبْحَانَ مَنْ قَدَرَ
وَغَفَرَ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتُ
عَصَیْتُکَ فَاِنِّیْ قَدْ

رحمت عالم میں منتشر ہوگی، اس دن عبادت اور اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہونے کا بہت کافی اجر ہے، آج کے دن
میں سوائے روزہ و عبادت و ذکر و غسل کرنے کے دو عمل ہیں، پہلا وہ نماز جو قمی شیعہ علماء کی کتابوں میں روایت ہوئی ہے
اور وہ دو رکعت چاشت کے وقت ہے اور اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد پانچ دفعہ سورہ والشمس والضحیٰ
پڑھے اور نماز کے سلام کے بعد یہ پڑھے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پھر دعا کرے اور یہ پڑھے يَا مُقِيْلَ
الْعَثَرَاتِ اَقِلْنِيْ عَثْرَتِيْ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ اَجِبْ دَعْوَتِيْ يَا سَامِعَ الْاَصْوَاتِ اِسْمَعْ صَوْتِيْ وَارْحَمْنِيْ وَتَجَاوَزْ
عَنْ سَيِّئَاتِيْ وَمَا عِنْدِيْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ دوسرا عمل وہ دعا ہے جو شیخ نے مصباح میں نقل کی ہے اَللّٰهُمَّ دَاحِيَ الْكَعْبَةِ
وَفَالِقَ الْحَبَّةِ وَصَارِفَ اللَّزْبَةِ وَكَاشِفَ كُلِّ كُرْبَةٍ اَسْئَلُكَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ مِنْ اَيَّامِكَ الَّتِيْ
اَعْظَمْتَ حَقَّهَا وَاَقْدَمْتَ سَبْقَهَا وَجَعَلْتَهَا عِنْدَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَدِيْعَةً وَاِلَيْكَ ذَرِيْعَةً وَبِرَحْمَتِكَ
الْوَسِيْعَةِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ الْمُنْتَجَبِ فِي الْمِيْثَاقِ الْقَرِيْبِ يَوْمَ التَّلَاقِ فَاتِقِ كُلِّ رَتْقٍ وَدَاعٍ
اِلٰى كُلِّ حَقٍّ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ الْاَطْهَارِ الْهُدَاةِ الْمَنَارِ دَعَائِمِ الْجَبَّارِ وَوُلَاةِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاَعْطِنَا
فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا مِنْ عَطَائِكَ الْمَخْزُوْنِ غَيْرَ مَقْطُوْعٍ وَلَا مَمْنُوْعٍ تَجْمَعُ لَنَا بِهِ التَّوْبَةَ وَحُسْنَ الْاَوْبَةِ
يَا خَيْرَ مَدْعُوٍّ وَاَكْرَمَ مَرْجُوٍّ يَا كَفِيُّ يَا وَفِيُّ يَا مَنْ لُطْفُهُ خَفِيٌّ اُلْطُفْ لِيْ بِلُطْفِكَ وَاَسْعِدْنِيْ
بِعَفْوِكَ وَاَيِّدْنِيْ بِنَصْرِكَ وَلَا تُنْسِنِيْ كَرِيْمَ ذِكْرِكَ بِوُلَاةِ اَمْرِكَ وَحَفَظَةِ سِرِّكَ وَاحْفَظْنِيْ مِنْ
شَوَائِبِ الدَّهْرِ اِلٰى يَوْمِ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ وَاَشْهِدْنِيْ اَوْلِيَائَكَ عِنْدَ خُرُوْجِ نَفْسِيْ وَحُلُوْلِ رَمْسِيْ وَ
انْقِطَاعِ عَمَلِيْ وَانْقِضَاءِ اَجَلِيْ اَللّٰهُمَّ وَاذْكُرْنِيْ عَلٰى طُوْلِ الْبِلٰى اِذَا حَلَلْتُ بَيْنَ اَطْبَاقِ الثَّرٰى
وَنَسِيَنِي النَّاسُوْنَ مِنَ الْوَرٰى وَاَحْلِلْنِيْ دَارَ الْمُقَامَةِ وَبَوِّئْنِيْ مَنْزِلَ الْكَرَامَةِ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ مُرَافِقِيْ
اَوْلِيَائِكَ وَاَهْلِ اجْتِبَائِكَ وَاصْطِفَائِكَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ لِقَائِكَ وَارْزُقْنِيْ حُسْنَ الْعَمَلِ قَبْلَ
حُلُوْلِ الْاَجَلِ بَرِيْئًا مِنَ الزَّلَلِ وَسُوْءِ الْخَطَلِ اَللّٰهُمَّ وَاَوْرِدْنِيْ حَوْضَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهِ وَاسْقِنِيْ مِنْهُ مَشْرَبًا رَوِيًّا سَائِغًا هَنِيْئًا لَا اَظْمَاُ بَعْدَهُ وَلَا اُحَلَّاُ وِرْدَهُ وَلَا عَنْهُ اُذَادُ وَاجْعَلْهُ
لِيْ خَيْرَ زَادٍ وَاَوْفٰى مِيْعَادٍ يَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ اَللّٰهُمَّ وَالْعَنْ جَبَابِرَةَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَبِحُقُوْقِ
اَوْلِيَائِكَ الْمُسْتَاْثِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ وَاقْصِمْ دَعَائِمَهُمْ وَاَهْلِكْ اَشْيَاعَهُمْ وَعَامِلَهُمْ وَعَجِّلْ مَهَالِكَهُمْ
وَاسْلُبْهُمْ مَمَالِكَهُمْ وَضَيِّقْ عَلَيْهِمْ مَسَالِكَهُمْ وَالْعَنْ مُسَاهِمَهُمْ وَمُشَارِكَهُمْ اَللّٰهُمَّ

نماز حضرت حجۃ علیہ السلام

اَطَعْتُكَ فِيْ اَحَبِّ الْاَشْيَاءِ
اِلَيْكَ وَهُوَ الْاِيْمَانُ بِكَ
لَمْ اَتَّخِذْ لَكَ وَلَدًا وَلَمْ
اَدْعُ لَكَ شَرِيْكًا مَنًّا
مِنْكَ بِهِ عَلَيَّ لَا مَنًّا مِنِّيْ
بِهِ عَلَيْكَ وَقَدْ عَصَيْتُكَ
يَا اِلٰهِيْ عَلٰى غَيْرِ وَجْهِ الْمُكَابَرَةِ
وَلَا الْخُرُوْجِ عَنْ عُبُوْدِيَّتِكَ
وَلَا الْجُحُوْدِ لِرُبُوْبِيَّتِكَ
وَلٰكِنْ اَطَعْتُ هَوَايَ
وَاَزَلَّنِيَ الشَّيْطَانُ فَلَكَ
الْحُجَّةُ عَلَيَّ وَالْبَيَانُ فَاِنْ
تُعَذِّبْنِيْ فَبِذُنُوْبِيْ غَيْرَ
ظَالِمٍ لِيْ وَاِنْ تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْ
فَاِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيْمٌ اور پھر
ایک سانس بھر یا کریم یا کریم
کہے اور پھر یہ دعا پڑھے يَا اٰمِنًا
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَكُلُّ شَيْءٍ
مِنْكَ خَائِفٌ حَذِرٌ اَسْئَلُكَ
بِاَمْنِكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ
وَخَوْفِ كُلِّ شَيْءٍ مِنْكَ
اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ
مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُعْطِيَنِيْ اَمَانًا
لِنَفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَوُلْدِيْ
وَسَائِرِ مَا اَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيَّ

وَعَجِّلْ فَرَجَ اَوْلِيَائِكَ وَارْدُدْ عَلَيْهِمْ مَظَالِمَهُمْ وَاَظْهِرْ بِالْحَقِّ قَائِمَهُمْ وَاجْعَلْهُ لِدِيْنِكَ مُنْتَصِرًا وَبِاَمْرِكَ فِي اَعْدَائِكَ مُؤْتَمِرًا اَللّٰهُمَّ احْفُفْهُ بِمَلٰئِكَةِ النَّصْرِ وَبِمَا اَلْقَيْتَ اِلَيْهِ مِنَ الْاَمْرِ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مُنْتَقِمًا لَكَ حَتّٰى تَرْضٰى وَيَعُوْدَ دِيْنُكَ بِهٖ وَعَلٰى يَدَيْهِ جَدِيْدًا غَضًّا وَيَمْحَضَ الْحَقَّ مَحْضًا وَيَرْفُضَ الْبَاطِلَ رَفْضًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى جَمِيْعِ اٰبَائِهٖ وَاجْعَلْنَا مِنْ صَحْبِهٖ وَاُسْرَتِهٖ وَابْعَثْنَا فِي كَرَّتِهٖ حَتّٰى نَكُوْنَ فِي زَمَانِهٖ مِنْ اَعْوَانِهٖ اَللّٰهُمَّ اَدْرِكْ بِنَا قِيَامَهٗ وَاَشْهِدْنَا اَيَّامَهٗ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَارْدُدْ اِلَيْنَا سَلَامَهٗ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ معلوم رہے کہ میر داماد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ اربعہ ایام میں دحو الارض کے دن کے اعمال میں فرمایا ہے کہ آج کے دن امام رضا علیہ السلام کی زیارت کرنا اعمال مستحبہ اور آداب مسنونہ سے افضل اور اکد ہے اس مہینے کا آخری دن ۲۲۰ ھ میں بنابر مشہور حضرت امام محمد تقی علیہ السلام معتصم ملعون کے زہر دینے سے بغداد کے شہر میں شہید ہوئے اور یہ واقعہ تقریباً مامون ملعون کے مرنے کے بعد اڑھائی سال ہوا۔ جیسا کہ خود آپ فرماتے تھے کہ کشائش مامون کے بعد تیس مہینے ـــــ ہوگی آپ کے یہ کلمات مامون کے آپ کے ساتھ برے پیش آنے پر دلالت کرتے ہیں اور اس ملعون کی کمال اذیت اور صدمہ وارد کرنے کے مشعر ہیں کیونکہ آپ اپنی موت کو کشائش و آرام سے تعبیر فرما رہے ہیں جیسا کہ آپ کے والد بزرگوار امام رضا علیہ السلام نے اسی خداویت کے عہد کو بھی ایسے ہی تعبیر فرمایا تھا اور آپ ہر جمعہ کو جب جامع مسجد سے مراجعت فرماتے تھے تو اسی پسینے اور غبار آلودہ حالت میں اپنے ہاتھوں کو اللہ کی درگاہ کی طرف بلند کر کے فرماتے تھے کہ اے میرے مالک اگر میری کشائش اور نجات میری موت میں ہے تو اسی گھڑی میری موت میں تعجیل فرما اور آپ ہمیشہ غم و حزن میں تھے یہاں تک آپ نے اس دار دنیا سے رحلت فرمائی، امام محمد تقی علیہ السلام کی جب شہادت واقع ہوئی تو آپ کا سن مبارک پچیس سال اور کچھ مہینے تھا، آپ کی قبر مبارک کاظمین میں اپنے جد بزرگوار امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی پشت پر واقع ہے

چھٹی فصل ماہ ذی الحجہ کے اعمال میں ہے

معلوم ہو کہ یہ مہینہ بھی بہت باشرافت مہینوں سے ہے۔ جب یہ مہینہ داخل ہوتا تھا تو صحابہ اور تابعین میں صالح اور نیک بندے اللہ کی عبادت میں خاصہ اہتمام کرتے تھے۔ اس مہینے کے پہلے دس دن وہ معلوم ایام ہیں کہ جن کا ذکر قرآن مجید میں ہوا ہے اور ان کی بہت کافی فضیلت اور برکت ہے، رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی دن میں عمل خیر اور عبادت ان دس دنوں سے زیادہ محبوب نہیں، پہلے دس دن کے لئے چند اعمال ہیں، پہلے نو دن تک

نماز حضرت حجۃ علیہ السلام
حَتّٰى لَا اَخَافَ وَلَا اَحْذَرَ مِنْ شَيْءٍ اَبَدًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ يَا كَافِيَ اِبْرَاهِيْمَ نُمْرُوْدَ وَيَا كَافِيَ مُوْسٰى فِرْعَوْنَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَكْفِيَنِيْ شَرَّ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ اور اس فلان بن فلاں کی جگہ اس شخص کا نام مع والد کے جس سے اسے خوف ضرر ہو اور اللہ تعالیٰ سے اس کے ضرر کے دفع ہونے کا سوال کرے کہ بتحقیق اللہ تعالیٰ اسے اس کے شر سے محفوظ رکھے گا اور اس کے بعد سجدوں میں جا کر اپنی حاجت طلب کرے اور تضرع اور زاری کرے کیونکہ کوئی مرد و زن مومن اس نماز اور دعا کو بخلوص بجا نہیں لائے گا مگر یہ کہ اس کے لئے آسمان کے دروازے اس کی حاجت روائی کیلئے کھول دیئے جائیں گے اور

ماہ ذی الحجہ کے اعمال

روزہ رکھنا کہ جن کا ثواب تمام عمر کے روزہ رکھنے کا ہے دوسرے اس دس دنوں کی راتوں میں مغرب اور عشا کے درمیان دو رکعت نماز پڑھے اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد ایک دفعہ سورہ قل ہو اللہ اور یہ آیہ پڑھے وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ تاکہ حاجیوں کے ثواب میں شریک ہو جائے تیسرے پہلی کے دن سے لیکر عرفہ کی عصر تک صبح کی نماز کے بعد اور مغرب سے پہلے یہ دعا پڑھے کہ جسے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ الْاَيَّامُ الَّتِيْ فَضَّلْتَهَا عَلَى الْاَيَّامِ وَشَرَّفْتَهَا قَدْ بَلَّغْتَنِيْهَا بِمَنِّكَ وَرَحْمَتِكَ فَاَنْزِلْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَاَوْسِعْ عَلَيْنَا فِيْهَا مِنْ نَعْمَائِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَهْدِيَنَا فِيْهَا لِسَبِيْلِ الْهُدٰى وَالْعَفَافِ وَالْغِنٰى وَالْعَمَلِ فِيْهَا بِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا مَوْضِعَ كُلِّ شَكْوٰى وَيَا سَامِعَ كُلِّ نَجْوٰى وَيَا شَاهِدَ كُلِّ مَلَاءٍ وَيَا عَالِمَ كُلِّ خَفِيَّةٍ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَكْشِفَ عَنَّا فِيْهَا الْبَلَاءَ وَتَسْتَجِيْبَ لَنَا فِيْهَا الدُّعَاءَ وَتُقَوِّيَنَا فِيْهَا وَتُعِيْنَنَا وَتُوَفِّقَنَا فِيْهَا لِمَا تُحِبُّ رَبَّنَا وَتَرْضٰى وَعَلٰى مَا افْتَرَضْتَ عَلَيْنَا مِنْ طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ وَاَهْلِ وِلَايَتِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَهَبَ لَنَا فِيْهَا الرِّضَا اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ وَلَا تَحْرِمْنَا خَيْرَ مَا تُنْزِلُ فِيْهَا مِنَ السَّمَاءِ وَطَهِّرْنَا مِنَ الذُّنُوْبِ يَا عَلَّامَ الْغُيُوْبِ وَاَوْجِبْ لَنَا فِيْهَا دَارَ الْخُلُوْدِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّلَا تَتْرُكْ لَنَا فِيْهَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا غَائِبًا اِلَّا اَدَّيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا سَهَّلْتَهَا وَيَسَّرْتَهَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ يَا عَالِمَ الْخَفِيَّاتِ يَا رَاحِمَ الْعَبَرَاتِ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ يَا رَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَالسَّمٰوٰتِ يَا مَنْ لَا تَتَشَابَهُ عَلَيْهِ الْاَصْوَاتُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنَا فِيْهَا مِنْ عُتَقَائِكَ وَطُلَقَائِكَ مِنَ النَّارِ وَالْفَائِزِيْنَ بِجَنَّتِكَ وَالنَّاجِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖٓ اَجْمَعِيْنَ چوتھے ان دس دنوں کے ہر دن میں پانچ دعائیں کہ جو حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے خداوند عالم کی طرف سے ہدیہ لائے کہ وہ ان کو ان دس دنوں میں پڑھیں اور وہ پانچ دعائیں یہ ہیں (۱) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ

نماز خوف ظالم

اس کی دعا اسی وقت اور اسی رات قبول کی جائے گی خواہ جس طرح کی حاجت اور دعا جی کیوں نہ کرے اور یہ اللہ تعالیٰ کا لوگوں پر فضل و کرم اور انعام ہے مؤلف کہتا ہے محل جمیل شیخ طبرسی رضی الدین حسن بن فضل نے بھی اس نماز کو مکارم الاخلاق میں نقل فرمایا ہے اور دعا میں اللھم ان کنت قد عصیتک کی جگہ الٰہی ان کنت عصیتک کو ذکر کیا ہے اور سبحٰنی لا اخاف کے بعد کلمہ احدا کو اور فرعون کے بعد اسئلک کا اضافہ کیا اور باقی یہی بعینہ دعا ہے

نماز خوف ظالم

مکارم الاخلاق سے منقول ہے کہ نسل کرکے دو رکعت نماز پڑھے اور اپنے گھٹنوں کو ننگا کرکے اسی جاء نماز پر سو دفعہ یہ کہے يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا حَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ

ماہ ذی الحجہ کے اول دس روز کے اعمال

شَیْءٍ قَدِیْرٌ (۲) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا (۳) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (۴) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (۵) حَسْبِیَ اللّٰهُ وَكَفٰی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا لَیْسَ وَرَآءَ اللّٰهِ مُنْتَهٰی اَشْهَدُ لِلّٰهِ بِمَا دَعَا وَاَنَّهٗ بَرِیْٓءٌ مِّمَّنْ تَبَرَّاَ وَاَنَّ لِلّٰهِ الْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان پانچ دعاؤں میں سے ہر ایک کے سو دفعہ پڑھنے کا بہت کافی ثواب نقل فرمایا۔ اور یہ بعید نہیں جیسا کہ علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص ہر دن ان میں سے ایک دعا کو دس دفعہ پڑھے تو وہ بھی اس سابقہ روایت پر عمل کرنے والا ہو جائے گا اور اگر ہر روز ہر ایک کو سو دفعہ پڑھے تو اور بھی بہتر ہو گا پانچویں ان دس دنوں میں ہر روز ان تہلیلات کو پڑھے کہ جو حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے بہت کافی ثواب کے ساتھ منقول ہیں اور اگر ان کو ہر روز دس دفعہ پڑھے تو بھی بہتر ہے اور وہ یہ ہیں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ اللَّیَالِیْ وَالدُّهُوْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ اَمْوَاجِ الْبُحُوْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَرَحْمَتُهٗ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ الشَّوْكِ وَالشَّجَرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ الشَّعْرِ وَالْوَبَرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ الْحَجَرِ وَالْمَدَرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ لَمْحِ الْعُیُوْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِی اللَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ الرِّیَاحِ فِی الْبَرَارِیْ وَالصُّخُوْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنَ الْیَوْمِ اِلٰی یَوْمِ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ پہلی کا دن یہ بہت مبارک دن ہے اور اس میں کئی ایک عمل وارد ہوئے ہیں پہلے روزہ رکھنا کہ جس کا ثواب اسی مہینے کا ہے، دوسرے جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کی نماز پڑھے، شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ نماز چار رکعت دو دو کر کے پڑھے جیسا کہ امیر المومنین علیہ السلام کی نماز ہے کہ اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد پچاس دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے، سلام کے بعد آنجناب کی تسبیح پڑھے اور یہ کہے سُبْحَانَ ذِی الْعِزِّ الشَّامِخِ الْمُنِیْفِ سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ الْبَاذِخِ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ الْفَاخِرِ الْقَدِیْمِ سُبْحَانَ مَنْ یَّرٰی اَثَرَ النَّمْلَةِ فِی الصَّفَا سُبْحَانَ مَنْ یَّرٰی وَقْعَ الطَّیْرِ فِی الْهَوَآءِ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ هٰكَذَا وَلَا هٰكَذَا غَیْرُهٗ تیسرے دو رکعت نماز زوال سے پہلے آدھا گھنٹہ پڑھے کہ جس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد ایک ایک دفعہ سورہ قل ہو اللہ، آیۃ الکرسی اور دس دفعہ سورہ انا انزلناہ پڑھے، چوتھے جس شخص کو کسی ظالم سے خوف ہو تو آج کے دن یہ کہے حَسْبِیْ حَسْبِیْ حَسْبِیْ مِنْ سُؤَالِیْ عِلْمُكَ بِحَالِیْ تا کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس ظالم سے نجات دے، یہ بھی واضح ہو کہ

نماز برائے ذہن و حافظہ

نماز برائے ذہن و حافظہ
فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَغْنِنِیْ السَّاعَةَ السَّاعَةَ
اور جب اس سے فارغ ہو تو یہ کہے اَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَلْطُفَ لِیْ وَاَنْ تُغَلِّبَ لِیْ وَاَنْ تَمْكُرَ لِیْ وَاَنْ تَخْدَعَ لِیْ وَاَنْ تَكِیْدَ لِیْ وَاَنْ تَكْفِیَنِیْ مَؤُنَةَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ
اور لفظ فلان بن فلان اس ظالم کا بمعہ ولدیت نام ہے اور یہ وہ دعا ہے کہ جسے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احد کے دن پڑھا۔

ذہن اور حافظہ کی قوت کیلئے نماز
بمکارم الاخلاق میں امام جعفر صادق اور امام محمد باقر علیہما السلام سے روایت ہے کہ پاک برتن پر زعفران کے ساتھ سورہ الحمد کے بعد اور آیت الکرسی اور سورہ انا انزلنا اور سورہ یٰسین اور واقعہ اور حشر اور تبارک اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور

شب عرفہ کے اعمال

آج کے دن جناب ابراہیم خلیل علیہ السلام کی ولادت کا دن ہے اور بنا بر روایت شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے آج کے دن جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کی تزویج جناب امیر المومنین علیہ السلام سے ہوئی ساتویں کا دن، آج کے دن ۱۱۴ھ میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام کی شہادت مدینہ منورہ میں واقع ہوئی لہٰذا یہ دن شیعوں کے حزن و ملال کا دن ہے آٹھویں کا دن، آج ترویہ کا دن ہے، روزہ کی آج کے دن کافی فضیلت ہے، روایت میں ہے کہ آج کا روزہ ساٹھ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ اور شہید رحمۃ اللہ علیہ نے آج کے دن غسل کو مستحب جانا ہے۔ نویں کی رات یہ رات بہت متبرک راتوں میں سے ہے، آج رات قاضی الحاجات کے ساتھ مناجات کی رات ہے، آج رات توبہ قبول ہے اور دعا مستجاب ہے، جو شخص آج رات کو اللہ کی عبادت میں گذار دے تو اس کے لئے ایک سو ستر سال کی عبادت کا اجر ہوگا، آج رات کے لئے چند ایک عمل ہیں، پہلے اس دعا کو پڑھے کیونکہ روایت میں ہے کہ جو شخص دعا کو عرفہ کی رات یا شب جمعہ پڑھے تو خداوند عالم اسے بخش دے گا اَللّٰھُمَّ یَا شَاھِدَ کُلِّ نَجْوٰی وَمَوْضِعَ کُلِّ شَکْوٰی وَعَالِمَ کُلِّ خَفِیَّۃٍ وَمُنْتَھٰی کُلِّ حَاجَۃٍ یَا مُبْتَدِئًا بِالنِّعَمِ عَلَی الْعِبَادِ یَا کَرِیْمَ الْعَفْوِ یَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ یَا جَوَادُ یَا مَنْ لَا یُوَارِیْ مِنْہُ لَیْلٌ دَاجٍ وَلَا بَحْرٌ عَجَّاجٌ وَلَا سَمَآءٌ ذَاتُ اَبْرَاجٍ وَلَا ظُلَمٌ ذَاتُ ارْتِتَاجٍ یَا مَنِ الظُّلْمَۃُ عِنْدَہٗ ضِیَآءٌ اَسْئَلُکَ بِنُوْرِ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ الَّذِیْ تَجَلَّیْتَ بِہٖ لِلْجَبَلِ فَجَعَلْتَہٗ دَکًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا وَبِاسْمِکَ الَّذِیْ رَفَعْتَ بِہِ السَّمٰوٰتِ بِلَا عَمَدٍ وَسَطَحْتَ بِہِ الْاَرْضَ عَلٰی وَجْہِ مَآءٍ جَمَدٍ وَبِاسْمِکَ الْمَخْزُوْنِ الْمَکْنُوْنِ الْمَکْتُوْبِ الطَّاھِرِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیْتَ بِہٖ اَجَبْتَ وَاِذَا سُئِلْتَ بِہٖ اَعْطَیْتَ وَبِاسْمِکَ السُّبُّوْحِ الْقُدُّوْسِ الْبُرْھَانِ الَّذِیْ ھُوَ نُوْرٌ عَلٰی کُلِّ نُوْرٍ وَّنُوْرٌ مِّنْ نُّوْرٍ یُضِیْٓءُ مِنْہُ کُلُّ نُوْرٍ اِذَا بَلَغَ الْاَرْضَ انْشَقَّتْ وَاِذَا بَلَغَ السَّمٰوٰتِ فُتِحَتْ وَاِذَا بَلَغَ الْعَرْشَ اھْتَزَّ وَبِاسْمِکَ الَّذِیْ تَرْتَعِدُ مِنْہُ فَرَآئِصُ مَلٰٓئِکَتِکَ وَاَسْئَلُکَ بِحَقِّ جَبْرَئِیْلَ وَمِیْکَآئِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَجَمِیْعِ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ مَشٰی بِہِ الْخِضْرُ عَلٰی قُلَلِ الْمَآءِ کَمَا مَشٰی بِہٖ عَلٰی جَدَدِ الْاَرْضِ وَبِاسْمِکَ الَّذِیْ فَلَقْتَ بِہِ الْبَحْرَ لِمُوْسٰی وَاَغْرَقْتَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَہٗ وَاَنْجَیْتَ بِہٖ مُوْسَی بْنَ عِمْرَانَ وَمَنْ مَّعَہٗ وَبِاسْمِکَ الَّذِیْ دَعَاکَ بِہٖ مُوْسَی بْنُ عِمْرَانَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَیْمَنِ فَاسْتَجَبْتَ لَہٗ وَاَلْقَیْتَ عَلَیْہِ مَحَبَّۃً مِّنْکَ وَبِاسْمِکَ الَّذِیْ بِہٖ اَحْیٰی عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ الْمَوْتٰی وَتَکَلَّمَ فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا وَاَبْرَأَ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِکَ وَبِاسْمِکَ الَّذِیْ دَعَاکَ بِہٖ حَمَلَۃُ عَرْشِکَ

نماز برائے امرزش گناہاں

قل اعوذ برب الناس کو کھے اور زمزم یا پاک اور یا بارش کے پانی سے اسے دھو کر اور پھر اس پانی میں دو مثقال کندر اور دس مثقال کھانڈ اور دس مثقال شہد ملا کر اسے رات میں آسمان کے نیچے لوہے پر رکھ دے اور جب رات کا آخری وقت آئے تو دو رکعت نماز بجالائے اور جب نماز سے فارغ ہولے تو اس پانی سے پی لے کیونکہ وہ بہت بہتر ہے اور مجرب ہے اور پچھلے باب میں بعض اور چیزیں بھی نقل ہوں گی جو کثرت حافظہ کیلئے مفید ہیں

گناہوں کے بخشے جانے کے لئے نماز

دو رکعت نماز بجالائے اور اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد ساٹھ دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے تو جب اس نماز سے فارغ ہوگا تو تیرے گناہ بخش دیئے جائیں گے

ایک اور نماز شیخ طوسی نے

شب عرفہ کے اعمال

وَجَبْرَئِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَإِسْرَافِيلُ وَحَبِيبُكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَلَائِكَتُكَ الْمُقَرَّبُونَ
وَأَنْبِيَاؤُكَ الْمُرْسَلُونَ وَعِبَادُكَ الصَّالِحُونَ مِنْ أَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرَضِينَ وَبِاسْمِكَ الَّذِي دَعَاكَ
بِهِ ذُو النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ
إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَاسْتَجَبْتَ لَهُ وَنَجَّيْتَهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ تُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ وَبِاسْمِكَ
الْعَظِيمِ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ دَاوُدُ وَخَرَّ لَكَ سَاجِدًا فَغَفَرْتَ لَهُ ذَنْبَهُ وَبِاسْمِكَ الَّذِي دَعَتْكَ بِهِ آسِيَةُ
امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ
الظَّالِمِينَ فَاسْتَجَبْتَ لَهَا دُعَاءَهَا وَبِاسْمِكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ أَيُّوبُ إِذْ حَلَّ بِهِ الْبَلَاءُ فَعَافَيْتَهُ وَ
آتَيْتَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ وَذِكْرَىٰ لِلْعَابِدِينَ وَبِاسْمِكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ
يَعْقُوبُ فَرَدَدْتَ عَلَيْهِ بَصَرَهُ وَقُرَّةَ عَيْنِهِ يُوسُفَ وَجَمَعْتَ شَمْلَهُ وَبِاسْمِكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ
سُلَيْمَانُ فَوَهَبْتَ لَهُ مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ وَبِاسْمِكَ الَّذِي سَخَّرْتَ
بِهِ الْبُرَاقَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ تَعَالَىٰ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا
مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَىٰ وَقَوْلُهُ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ
وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ وَبِاسْمِكَ الَّذِي تَنَزَّلَ بِهِ جَبْرَئِيلُ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَبِاسْمِكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ آدَمُ فَغَفَرْتَ لَهُ ذَنْبَهُ وَأَسْكَنْتَهُ جَنَّتَكَ وَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ الْقُرْآنِ
الْعَظِيمِ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَبِحَقِّ إِبْرَاهِيمَ وَبِحَقِّ فَصْلِكَ يَوْمَ الْقَضَاءِ وَبِحَقِّ الْمَوَازِينِ
إِذَا نُصِبَتْ وَالصُّحُفِ إِذَا نُشِرَتْ وَبِحَقِّ الْقَلَمِ وَمَا جَرَىٰ وَاللَّوْحِ وَمَا أَحْصَىٰ وَبِحَقِّ الِاسْمِ الَّذِي
كَتَبْتَهُ عَلَىٰ سُرَادِقِ الْعَرْشِ قَبْلَ خَلْقِكَ الْخَلْقَ وَالدُّنْيَا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ بِأَلْفَيْ عَامٍ وَأَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْمَخْزُونِ
فِي خَزَائِنِكَ الَّذِي اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ لَمْ يَظْهَرْ عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِكَ لَا مَلَكٌ
مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَلَا عَبْدٌ مُصْطَفًى وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي شَقَقْتَ بِهِ الْبِحَارَ وَقَامَتْ
بِهِ الْجِبَالُ وَاخْتَلَفَ بِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَبِحَقِّ السَّبْعِ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَبِحَقِّ الْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ
وَبِحَقِّ طٰهٰ وَيٰسٓ وَكٓهٰيٰعٓصٓ وَحٰمٓعٓسٓقٓ وَبِحَقِّ تَوْرَاةِ مُوسَىٰ وَإِنْجِيلِ عِيسَىٰ وَزَبُورِ دَاوُدَ

نماز برائے آمرزش گناہاں

مصباح کے جمعہ کے اعمال میں فرمایا ہے کہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ اس نے کہا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص جمعے کے دن عصر کی نماز کے بعد دو رکعت نماز پڑھے کہ جس کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد اور آیت الکرسی اور سورہ قل اعوذ برب الفلق کو پچیس دفعہ اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد اور سورہ قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الناس پچیس دفعہ پڑھے اور جب نماز سے فارغ ہو جائے پچیس دفعہ یہ کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ یہ شخص دنیا سے نہیں اٹھے گا مگر اللہ تعالیٰ اسے جنت خواب میں دکھلائے گا اور اپنا مقام جنت میں دیکھ لے گا۔ مؤلف کہتا ہے کہ سید ابن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے جمال الاسبوع کی تیسویں فصل میں گناہوں کی بخشش

وَ قُرْآنِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ عَلٰى جَمِيْعِ الرُّسُلِ وَ بِاٰهِيًا شَرَاهِيًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ تِلْكَ الْمُنَاجَاةِ
الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ فَوْقَ جَبَلِ طُوْرِ سَيْنَاءَ وَ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ عَلَّمْتَهُ مَلَكَ
الْمَوْتِ لِقَبْضِ الْاَرْوَاحِ وَ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ كُتِبَ عَلٰى وَرَقِ الزَّيْتُوْنِ فَخَضَعَتِ النِّيْرَانُ لِتِلْكَ
الْوَرَقَةِ فَقُلْتَ يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا وَ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ كَتَبْتَهُ عَلٰى سُرَادِقِ الْمَجْدِ وَ الْكَرَامَةِ
يَا مَنْ لَا يُحْفِيْهِ سَائِلٌ وَ لَا يَنْقُصُهُ نَائِلٌ يَا مَنْ بِهِ يُسْتَغَاثُ وَ اِلَيْهِ يُلْجَاُ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ
عَرْشِكَ وَ مُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَ جَدِّكَ الْاَعْلٰى وَ كَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ الْعُلٰى
اَللّٰهُمَّ رَبَّ الرِّيَاحِ وَ مَا ذَرَتْ وَ السَّمَاءِ وَ مَا اَظَلَّتْ وَ الْاَرْضِ وَ مَا اَقَلَّتْ وَ الشَّيَاطِيْنِ وَ مَا اَضَلَّتْ
وَ الْبِحَارِ وَ مَا جَرَتْ وَ بِحَقِّ كُلِّ حَقٍّ هُوَ عَلَيْكَ حَقٌّ وَ بِحَقِّ الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ الرُّوْحَانِيِّيْنَ
وَ الْكَرُوْبِيِّيْنَ وَ الْمُسَبِّحِيْنَ لَكَ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ لَا يَفْتُرُوْنَ وَ بِحَقِّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِكَ وَ بِحَقِّ كُلِّ وَلِيٍّ
يُنَادِيْكَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَ تَسْتَجِيْبُ لَهُ دُعَاءَهُ يَا مُجِيْبُ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ وَ بِهٰذِهِ الدَّعَوَاتِ
اَنْ تَغْفِرَ لَنَا مَا قَدَّمْنَا وَ مَا اَخَّرْنَا وَ مَا اَسْرَرْنَا وَ مَا اَعْلَنَّا وَ مَا اَبْدَيْنَا وَ مَا اَخْفَيْنَا وَ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ
مِنَّا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا حَافِظَ كُلِّ غَرِيْبٍ يَا مُؤْنِسَ كُلِّ وَحِيْدٍ
يَا قُوَّةَ كُلِّ ضَعِيْفٍ يَا نَاصِرَ كُلِّ مَظْلُوْمٍ يَا رَازِقَ كُلِّ مَحْرُوْمٍ يَا مُؤْنِسَ كُلِّ مُسْتَوْحِشٍ يَا
صَاحِبَ كُلِّ مُسَافِرٍ يَا عِمَادَ كُلِّ حَاضِرٍ يَا غَافِرَ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ خَطِيْئَةٍ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ
يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ يَا كَاشِفَ كَرْبِ الْمَكْرُوْبِيْنَ يَا فَارِجَ هَمِّ الْمَهْمُوْمِيْنَ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ
وَ الْاَرَضِيْنَ يَا مُنْتَهٰى غَايَةِ الطَّالِبِيْنَ يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا رَبَّ
الْعَالَمِيْنَ يَا دَيَّانَ يَوْمِ الدِّيْنِ يَا اَجْوَدَ الْاَجْوَدِيْنَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ يَا اَسْمَعَ السَّامِعِيْنَ
يَا اَبْصَرَ النَّاظِرِيْنَ يَا اَقْدَرَ الْقَادِرِيْنَ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تُغَيِّرُ النِّعَمَ وَ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ
تُوْرِثُ النَّدَمَ وَ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تُوْرِثُ السَّقَمَ وَ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تَهْتِكُ الْعِصَمَ وَ اغْفِرْ لِيَ
الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تَرُدُّ الدُّعَاءَ وَ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تَحْبِسُ قَطْرَ السَّمَاءِ وَ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تُعَجِّلُ
الْفَنَاءَ وَ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تَجْلِبُ الشَّقَاءَ وَ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تُظْلِمُ الْهَوَاءَ وَ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ
الَّتِيْ تَكْشِفُ الْغِطَاءَ وَ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ لَا يَغْفِرُهَا غَيْرُكَ يَا اَللّٰهُ وَ احْمِلْ عَنِّيْ كُلَّ تَبِعَةٍ لِاَحَدٍ

نماز وصیت

کے لئے ایک نماز نقل کی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ نماز بہت فوائد اور عظیم الشان اور جلیل القدر اسرار الٰہی کی حامل ہے مبادا اس کے حق میں سستی برتی جائے جو شخص طالب ہو ان کی کتاب کی طرف رجوع فرمائے **نماز وصیت** یہ دو رکعت نماز ہے کہ جس کی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیت فرمائی ہے، اس کو مغرب اور عشاء کے درمیان پڑھا جائے اور اس کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد تیرہ دفعہ سورہ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد پندرہ دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے اور اگر اس نماز کو ہر رات بجا لاتا رہے تو اس کے ثواب کو سوائے خداوند عالم کے اور کوئی نہیں شمار کر سکتا **نماز عفو** یہ دو رکعت نماز ہے کہ جس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد

من خلقك واجعل لي من امري فرجا ومخرجا وانزل يقينك في صدري ورجاءك في قلبي
حتى لا ارجو غيرك اللهم احفظني وعافني في مقامي واصحبني في ليلي ونهاري ومن بين يدي
ومن خلفي وعن يميني وعن شمالي ومن فوقي ومن تحتي ويسر لي السبيل واحسن لي التيسير ولا تخذلني
في العسير واهدني يا خير دليل ولا تكلني الى نفسي في الامور ولقني كل سرور واقلبني الى
اهلي بالفلاح والنجاح محبورا في العاجل والآجل انك على كل شيء قدير وارزقني من فضلك
واوسع علي من طيبات رزقك واستعملني في طاعتك واجرني من عذابك ونارك واقلبني اذا
توفيتني الى جنتك برحمتك اللهم اني اعوذ بك من زوال نعمتك ومن تحويل عافيتك ومن
حلول نقمتك ومن نزول عذابك واعوذ بك من جهد البلاء ودرك الشقاء ومن سوء القضاء
وشماتة الاعداء ومن شر ما ينزل من السماء ومن شر ما في كتابك المنزل اللهم لا تجعلني من
الاشرار ولا من اصحاب النار ولا تحرمني صحبة الاخيار واحيني حيوة طيبة وتوفني وفاة طيبة
تلحقني بالابرار وارزقني مرافقة الانبياء في مقعد صدق عند مليك مقتدر اللهم لك الحمد
على حسن بلائك وصنعك ولك الحمد على الاسلام واتباع السنة يا رب كما هديتهم لدينك
وعلمتهم كتابك فاهدنا وعلمنا ولك الحمد على حسن بلائك وصنعك عندي خاصة كما
خلقتني فاحسنت خلقي وعلمتني فاحسنت تعليمي وهديتني فاحسنت هدايتي فلك الحمد
على انعامك علي قديما وحديثا فكم من كرب يا سيدي قد فرجته وكم من غم يا سيدي
قد نفسته وكم من هم يا سيدي قد كشفته وكم من بلاء يا سيدي قد صرفته وكم من عيب
يا سيدي قد سترته فلك الحمد على كل حال في كل مثوى وزمان ومنقلب ومقام وعلى هذه الحال
وكل حال اللهم اجعلني من افضل عبادك نصيبا في هذا اليوم من خير تقسمه او ضر تكشفه
او سوء تصرفه او بلاء تدفعه او خير تسوقه او رحمة تنشرها او عافية تلبسها فانك على كل شيء
قدير وبيدك خزائن السموات والارض وانت الواحد الكريم المعطي الذي لا يرد سائله ولا يخيب
آمله ولا ينقص نائله ولا ينفد ما عنده بل يزداد كثرة وطيبا وعطاء وجودا وارزقني من
خزائنك التي لا تفنى ومن رحمتك الواسعة ان عطاءك لم يكن محظورا وانت على كل شيء

ایام ہفتہ کی نمازیں
کے بعد ایک دفعہ سورہ انا
انزلنا اور قرات سے فارغ ہونے
کے بعد پندرہ دفعہ رب عفوک
عفوک پڑھے اور اسی کو رکوع
میں دس دفعہ بھی پڑھے اور اسی
طرح اس ذکر کو نماز جعفر کی طرح
ہر جگہ پڑھا جائے مؤلف کہتا
ہے کہ نماز استغفار بھی نماز
عفو کی طرح ہے صرف رب
عفوک کی بجائے استغفر اللہ کہتا
جائے اور یہ نماز وسعت معاش
کے لئے بھی مفید ہے۔

ایام ہفتہ کی نمازوں میں

ہفتے کے دن نماز سید ابن طاؤس
نے امام حسن عسکری علیہ السلام
سے روایت کی ہے کہ آپ نے
فرمایا کہ میں نے اپنے آباء اجداد
کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ
جو شخص ہفتے کے دن چار رکعت
نماز بجا لائے اور اس کی ہر
ایک رکعت میں سورہ الحمد
کے بعد سورہ قل ہو اللہ اور
آیت الکرسی پڑھے تو خداوند
عالم اسے پیغمبروں اور شہداء
اور صلحاء کے درجہ میں لکھے گا

قَدِیْرٌ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ دوسرے ان تسبیحات کو ہزار دفعہ پڑھے جو عرفہ کے دن کے اعمال میں ص۲۵۰ پر آئیں گی اور جنہیں سید نے ذکر فرمایا ہے، تیسرے دعا اَللّٰھُمَّ مَنْ تَعَبَّاَ وَتَھَیَّاَ کو پڑھے جو ص۱۵۰ پر شب جمعہ کے اعمال میں گذر چکی ہے اور یہ دعا عرفہ اور جمعہ کے دن بھی وارد ہوئی ہے، چوتھے جناب امام حسین علیہ السلام کی زیارت کربلا معلی کی سرزمین میں کرے اور عید کے دن تک کربلا معلی رہے تاکہ اس سال کے شر سے محفوظ رہے، نویں کے دن آج کا دن عرفہ کا دن ہے اور یہ ایک بہت بڑی عید کا دن ہے اگرچہ اسے عید کے نام سے موسوم نہیں کیا گیا یہ وہ دن ہے کہ جس میں خداوند عالم نے اپنے بندوں کو عبادت وطاعت گذار کے نام سے پکارا ہے آج کے دن اللہ تعالیٰ کی سخاوت واحسان کا دستر خوان اپنے بندوں کے لئے بچھا ہوا ہے، آج کے دن شیطان ذلیل وخوار، راندہ درگاہ الہی ہوا ہے، روایت میں ہے کہ آج کے دن جناب امام زین العابدین علیہ السلام نے کسی سوال کرنے والے کی آواز کو سنا کہ وہ لوگوں سے سوال کر رہا ہے تو آپ نے اس سے فرمایا کہ وائے ہو تجھ پر کہ آج کے دن بھی تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے سوال کر رہا ہے، حالانکہ آج کے دن تو اس ماں کے پیٹ کے بچوں کے متعلق بھی یہ امید کی جاتی ہے کہ ان سے اللہ کی رحمت شامل حال ہو جائے اور وہ وہیں سعید بن جائیں آج کے دن کے لئے چند عمل ہیں پہلے غسل کرے، دوسرے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے کہ جو ہزار حج اور ہزار عمرہ اور ہزار جہاد کے مقابل ہے بلکہ ان سے بھی زیادہ ہے، آج کے دن میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے کی بڑی فضیلت میں احادیث بحد تواتر ہیں، اگر کوئی شخص موفق ہو کر وہ آج کے دن امام حسین علیہ السلام کے قبہ مبارک کے نیچے رہے تو اس کا ثواب عرفات میں رہنے والوں سے کم نہیں بلکہ ان سے زیادہ ہے اور ثواب حاصل کرنے میں مقدم ہے امام حسین علیہ السلام کی آج کے دن کی زیارت کی کیفیت زیارات کے باب ص۶۱۳ پر آئے گی، لیکن یہ معلوم رہے، کہ یہ ثواب اس کے لئے ہیں جو اپنا حج واجب چھوڑ کر زیارت کے لئے نہ جائے یا اس پر حج واجب نہ ہو ورنہ اسے پہلے واجب حج کو بجالانا ضروری ہے اور مقدم ہے کیونکہ زیارات امام حسین علیہ السلام مستحب ہے اور حج کا بجالانا واجب ہے اور واجب کو مستحب کے لئے نہیں چھوڑا جاسکتا، تیسرے عصر سے پہلے عرفہ کی دعا کے مشغول ہونے سے قبل دو رکعت نماز زیر آسمان بجالائے اور اللہ کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف اور اقرار کرے تاکہ اسے عرفات کا ثواب حاصل ہو اور اس کے گناہ بخشے جائیں، اس نماز کے بعد عرفہ کے اعمال اور دعاؤں میں جو ائمہ علیہم السلام سے منقول ہیں مشغول ہو جائے اور یہ بہت کافی ہیں کہ جن کا یہاں پر لکھنا اختصار کے منافی ہے لیکن جتنی کتاب میں گنجائش ہے یہاں پر کچھ ذکر کرتے ہیں شیخ کفعمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مصباح میں فرمایا ہے کہ روزہ رکھنے سے دعا کے پڑھنے میں ضعف طاری نہ ہو اس کیلئے

پیر منگل کی نماز

یعنی یہ ان کے ساتھ بہشت میں ہوگا اور یہ حضرات اس کے اچھے دوست ہیں۔

اتوار کی نماز یہ بھی آنحضرت سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص اتوار کے دن چار رکعت نماز پڑھے کہ جس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ تبارک الذی بیدہ الملک پڑھے تو خداوند عالم اسے بہشت میں جہاں چاہیگا مکان عنایت فرمائیگا

پیر کی نماز یہ بھی آنحضرت سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص سوموار کو دس رکعت نماز بجالائے کہ جس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد دس دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے تو خداوند عالم اس کے لئے قیامت میں ایک نور قرار دے گا کہ جو موقف کو روشن کر دے گا اور تمام لوگ اس پر اس دن غبطہ کریں گے منگل کی نماز یہ بھی آنحضرت سے مروی

آج کے دن روزہ رکھنا مستحب ہے زوال سے پہلے غسل کرنا بھی مستحب ہے اور شب عرفہ اور روز عرفہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت بھی مستحب ہے لہٰذا جب زوال ہو جائے تو آسمان کے نیچے رہتے ہوئے ظہر اور عصر کی نماز کو بہت سنجیدگی کو بجالائے اور جب اس سے فارغ ہو تو دو رکعت نماز پڑھے کہ جس کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ قل ہو اللہ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ قل یا ایہا الکافرون پڑھے اور اس کے بعد چار رکعت نماز دو دو رکعت کرکے پڑھے کہ جس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد پچاس دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے، فقیر عرض کرتا ہے کہ یہ چار رکعت نماز حقیقت میں وہی جناب امیرالمومنین علیہ السلام والی نماز ہے کہ جو جمعہ کے دن کے اعمال میں گذر چکی ہے پھر آپ نے فرمایا کہ یہ تسبیحات پڑھے جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہیں اور انہیں سید ابن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب اقبال میں ذکر فرمایا ہے سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرْشُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ حُكْمُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقُبُوْرِ قَضَاۗؤُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّةِ رَحْمَتُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقِیٰمَةِ عَدْلُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ سُبْحَانَ الَّذِیْ بَسَطَ الْاَرْضَ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْهُ اِلَّا اِلَیْهِ پھر یہ سو دفعہ کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ سو دفعہ سورہ قل ہو اللہ اور سو دفعہ آیت الکرسی اور سو دفعہ محمد وآل محمد علیہ السلام پر درود پڑھے اور پھر یہ کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَیُمِیْتُ وَیُحْیِیْ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ دس دفعہ یہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ دس دفعہ یا اللہ اور دس دفعہ یا رحمٰن اور دس دفعہ یا رحیم اور دس دفعہ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اور دس دفعہ یا حَیُّ یا قَیُّوْمُ اور دس دفعہ یا حَنَّانُ یا مَنَّانُ اور دس دفعہ یَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اور دس دفعہ آمین کہے اور اس کے بعد یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا مَنْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَیَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یَا مَنْ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ یَا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰی وَبِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ یَا مَنْ هُوَ الرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی یَا مَنْ لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اس کے بعد اپنی حاجتوں کو طلب کرے کہ انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہوں گی، اس کے بعد یہ صلوات پڑھے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص یہ صلوات پڑھے گا تو اس نے خود سے محمد وآل محمد علیہ السلام کو خوش کیا ہوگا اور وہ صلوات یہ ہے اَللّٰهُمَّ یَا اَجْوَدَ مَنْ اَعْطٰی وَیَا خَیْرَ مَنْ سُئِلَ وَیَا اَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

بدھ جمعرات کی نماز ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص منگل کو چھ رکعت نماز پڑھے کہ جس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد آیت اٰمَنَ الرَّسُوْلُ کو آخر تک اور سورہ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دے گا اور اس کو گناہوں سے اس طرح نکال دے گا جس طرح کہ وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا بدھ کی نماز یہ بھی آنحضرت سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص بدھ کو چار رکعت نماز پڑھے کہ جس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ قل ہو اللہ کو ایک دفعہ اور سورہ انا انزلناہ کو ایک دفعہ پڑھے تو خداوند عالم اس کی توبہ ہر گناہ سے قبول کرے گا اور اس کی تزویج حوران جنت سے فرمائے گا جمعرات کی نماز یہ بھی آنحضرت سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا

وَاٰلِہٖ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ فِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ فِی الْمُرْسَلِیْنَ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا وَّاٰلَہُ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالشَّرَفَ وَالرِّفْعَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الْکَبِیْرَۃَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اٰمَنْتُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَلَمْ اَرَہٗ فَلَا تَحْرِمْنِیْ فِی الْقِیٰمَۃِ رُؤْیَتَہٗ وَارْزُقْنِیْ صُحْبَتَہٗ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِہٖ وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِہٖ مَشْرَبًا رَوِیًّا سَآئِغًا ھَنِیْٓئًا لَّا اَظْمَاُ بَعْدَہٗ اَبَدًا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اٰمَنْتُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَلَمْ اَرَہٗ فَعَرِّفْنِیْ فِی الْجِنَانِ وَجْھَہٗ اَللّٰھُمَّ بَلِّغْ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ مِنِّیْ تَحِیَّۃً کَثِیْرَۃً وَّسَلَامًا پھر دعائے ام داؤد کو جو رجب کے اعمال میں ص۱۳۲ پر گذر چکی ہے پڑھے اس کے بعد یہ تسبیحات پڑھے کہ جن کا ثواب شمار نہیں کیا جا سکتا، ہم نے اختصار کی وجہ سے ان کے ثواب کو ذکر نہیں کیا اور وہ تسبیحات یہ ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ قَبْلَ کُلِّ اَحَدٍ وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ بَعْدَ کُلِّ اَحَدٍ وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ مَعَ کُلِّ اَحَدٍ وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ یَبْقٰی رَبُّنَا وَیَفْنٰی کُلُّ اَحَدٍ وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ تَسْبِیْحًا یَّفْضُلُ تَسْبِیْحَ الْمُسَبِّحِیْنَ فَضْلًا کَثِیْرًا قَبْلَ کُلِّ اَحَدٍ وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ تَسْبِیْحًا یَّفْضُلُ تَسْبِیْحَ الْمُسَبِّحِیْنَ فَضْلًا کَثِیْرًا بَعْدَ کُلِّ اَحَدٍ وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ تَسْبِیْحًا یَّفْضُلُ تَسْبِیْحَ الْمُسَبِّحِیْنَ فَضْلًا کَثِیْرًا مَّعَ کُلِّ اَحَدٍ وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ تَسْبِیْحًا یَّفْضُلُ تَسْبِیْحَ الْمُسَبِّحِیْنَ فَضْلًا کَثِیْرًا لِّرَبِّنَا الْبَاقِیْ وَیَفْنٰی کُلُّ اَحَدٍ وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ تَسْبِیْحًا لَّا یُحْصٰی وَلَا یُدْرٰی وَلَا یُنْسٰی وَلَا یَبْلٰی وَلَا یَفْنٰی وَلَیْسَ لَہٗ مُنْتَھٰی وَسُبْحَانَ اللّٰہِ تَسْبِیْحًا یَّدُوْمُ بِدَوَامِہٖ وَیَبْقٰی بِبَقَآئِہٖ فِیْ سِنِی الْعَالَمِیْنَ وَشُھُوْرِ الدُّھُوْرِ وَاَیَّامِ الدُّنْیَا وَسَاعَاتِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ اَبَدَ الْاَبَدِ وَمَعَ الْاَبَدِ مِمَّا لَا یُحْصِیْہِ الْعَدَدُ وَلَا یُفْنِیْہِ الْاَمَدُ وَلَا یَقْطَعُہُ الْاَبَدُ وَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ پھر کہے وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ قَبْلَ کُلِّ اَحَدٍ وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ بَعْدَ کُلِّ اَحَدٍ اسی سابقہ تسبیح کو آخر تک پڑھے لیکن اس میں جہاں لفظ سبحان اللہ ہے وہاں پر تو لفظ الحمد للہ پڑھا جائے اور جب آخر میں لفظ احسن الخالقین تک پہنچے تو اس کے بعد یہ پڑھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَبْلَ کُلِّ اَحَدٍ اور اس کے بعد پھر وہی سابقہ تسبیح پڑھنا شروع کر دے لیکن جہاں لفظ سبحان اللہ اس میں آئے تو تو وہاں پر لفظ لا الہ الا اللہ پڑھا جائے اور جب آخر تک پہنچ جائے تو یہ کہے وَاللّٰہُ اَکْبَرُ قَبْلَ کُلِّ اَحَدٍ اور اس کے بعد پھر وہی سابقہ تسبیح پڑھنا شروع کر دے لیکن جہاں اس میں لفظ سبحان اللہ آئے تو وہاں لفظ اللہ اکبر رکھنا جائے، اس کے بعد دعائے اَللّٰھُمَّ مَنْ تَعَبَّاَ وَتَھَیَّاَ جو شب جمعہ کے اعمال ص۳۵ پر گذر چکی ہے پڑھے اس کے بعد وہ دعا پڑھے کہ جو امام زین العابدین علیہ السلام کی ہے کہ جسے شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے

جمعہ کی نماز

کہ جو شخص جمعرات کو دس رکعت نماز پڑھے اور اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد دس دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے تو اس سے فرشتے کہیں گے کہ تو جو حاجت رکھتا ہے طلب کر کہ پوری ہوگی۔

جمعہ کی نماز

یہ بھی آنحضرت سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن چار رکعت نماز بجا لائے کہ جس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ تبارک الذی بیدہ اور سورہ حٰم سجدہ پڑھے تو خداوند عالم اسے بہشت میں داخل کرے گا اور اس کے اہل بیت کے حق میں اس کی شفاعت قبول کرے گا اور اسے فشار قبر سے اور قیامت کے ہول سے محفوظ رکھے گا۔ راوی نے آنحضرت سے سوال کیا کہ ان نمازوں کو ان دنوں میں کس وقت

مصباح المتہجد میں اللھم انت رب العالمین سے ذکر فرمایا ہے، ہم نے بہت طولانی ہونے کی وجہ سے اسے یہاں پر ذکر نہیں کیا، آج کے دن بہت خضوع اور خشوع سے صحیفہ کاملہ کی سنتالیسویں دعا پڑھے کیونکہ وہ بہت سے دنیاوی اور آخروی مطالب پر مشتمل ہے، آج کے دن میں سب سے مشہور دعاؤں میں سے امام حسین علیہ السلام کی دعا ہے کہ جو آپ نے مقام عرفات میں پڑھی تھی، غالب کے بیٹے بشر اور بشیر نے روایت کی ہے کہ ہم عرفہ کے دن مقام عرفات میں امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں تھے، امام حسین علیہ السلام اس دن اپنے خیمہ سے اپنے بعض فرزندوں اور اہل بیت اور اپنے شیعوں کی ایک جماعت کے ساتھ بہت خضوع اور خشوع کے ساتھ باہر نکلے اور وہاں سے پہاڑ کی بائیں جانب ٹھہر کر اپنے چہرہ مبارک کو خانہ کعبہ کی طرف کر کے اپنے ہاتھوں کو اپنے چہرہ مبارک کے سامنے اس مسکین کی طرح لائے جو کسی سے طعام طلب کرتا ہے اور پھر اسی حالت میں یہ دعا پڑھنا شروع کی (واضح رہے کہ یہ دعا محمد و آل محمد کا خزانہ بے بہا ہے، کہ جس میں توحید اتنی کمال و فصاحت کے ساتھ بیان کی گئی ہے کہ دنیا کا کوئی عقل مند سوائے امام معصوم کے بیان نہیں کر سکتا اور یہی مذہب شیعہ کی واضح دلیل ہے کہ ان جیسا کوئی موحد ہے اور نہ ہوگا اور حقیقی توحید وہی ہے کہ جسے امام حسین علیہ السلام نے اس دعا میں بیان فرمایا اور اس میں ایسے مطالب ہیں کہ جن کا وزن دنیاوی خزانوں سے نہیں کیا جا سکتا مومنین سے خواہش ہے کہ اسے پڑھ کر تقرب الہی حاصل کریں) اور وہ دعا یہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَیْسَ لِقَضَائِهٖ دَافِعٌ وَلَا لِعَطَائِهٖ مَانِعٌ وَلَا كَصُنْعِهٖ صُنْعُ صَانِعٍ وَهُوَ الْجَوَادُ الْوَاسِعُ فَطَرَ اَجْنَاسَ الْبَدَائِعِ وَاَتْقَنَ بِحِكْمَتِهِ الصَّنَائِعَ لَا تَخْفٰی عَلَیْهِ الطَّلَائِعُ وَلَا تَضِیْعُ عِنْدَهُ الْوَدَائِعُ جَازِیْ كُلِّ صَانِعٍ وَرَائِشُ كُلِّ قَانِعٍ وَرَاحِمُ كُلِّ ضَارِعٍ مُنْزِلُ الْمَنَافِعِ وَالْكِتَابِ الْجَامِعِ بِالنُّوْرِ السَّاطِعِ وَهُوَ لِلدَّعَوَاتِ سَامِعٌ وَلِلْكُرُبَاتِ دَافِعٌ وَلِلدَّرَجَاتِ رَافِعٌ وَلِلْجَبَابِرَةِ قَامِعٌ فَلَا اِلٰهَ غَیْرُهُ وَلَا شَیْءَ یَعْدِلُهُ وَلَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَرْغَبُ اِلَیْكَ وَاَشْهَدُ بِالرُّبُوْبِیَّةِ لَكَ مُقِرًّا بِاَنَّكَ رَبِّیْ وَاِلَیْكَ مَرَدِّیْ اِبْتَدَاْتَنِیْ بِنِعْمَتِكَ قَبْلَ اَنْ اَكُوْنَ شَیْئًا مَذْكُوْرًا خَلَقْتَنِیْ مِنَ التُّرَابِ ثُمَّ اَسْكَنْتَنِی الْاَصْلَابَ اٰمِنًا لِرَیْبِ الْمَنُوْنِ وَاخْتِلَافِ الدُّهُوْرِ وَالسِّنِیْنَ فَلَمْ اَزَلْ ظَاعِنًا مِنْ صُلْبٍ اِلٰی رَحِمٍ فِیْ تَقَادُمٍ مِنَ الْاَیَّامِ الْمَاضِیَةِ وَالْقُرُوْنِ الْخَالِیَةِ لَمْ تُخْرِجْنِیْ لِرَاْفَتِكَ بِیْ وَلُطْفِكَ لِیْ وَاِحْسَانِكَ اِلَیَّ فِیْ دَوْلَةِ اَئِمَّةِ الْكُفْرِ الَّذِیْنَ نَقَضُوْا عَهْدَكَ وَكَذَّبُوْا رُسُلَكَ لٰكِنَّكَ اَخْرَجْتَنِیْ لِلَّذِیْ سَبَقَ لِیْ مِنَ الْهُدَی الَّذِیْ لَهٗ یَسَّرْتَنِیْ وَفِیْهِ اَنْشَاْتَنِیْ وَمِنْ قَبْلِ ذٰلِكَ رَؤُفْتَ بِیْ بِجَمِیْلِ صُنْعِكَ وَسَوَابِغِ نِعَمِكَ فَابْتَدَعْتَ

دعا برائے درد و بیماری بجا لایا جائے تو آپ نے فرمایا طلوع آفتاب سے لیکر زوال تک پڑھا جائے۔

تیسرا باب دعاؤں اور الام و بیماریوں اور اعضاء کے تعویذوں میں ہے۔

سید ابن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے مہج الدعوات میں سید ابن ابی الفتح قمی سے جو واسطہ میں سکونت پذیر تھے نقل کیا ہے کہ انہیں ایک امر عظیم لاحق ہوا کہ جس سے طبیب عاجز ہو چکے تھے مجھے میرا باپ ایک ہسپتال میں لے گیا کہ جہاں سا طور کے طبیبوں نے وہاں میرے علاج کے لئے اکٹھا کیا انہوں نے غور و فکر کیا تو جواب دیا کہ اس مرض کا علاج سوائے خدا کے کسی کے پاس نہیں میرا اس بات کے سننے سے دل ٹوٹ گیا اور بہت غمگین ہوا میں نے اپنے باپ کی کتابوں میں سے ایک کتاب کو اٹھایا کہ اس سے کچھ مطالعہ

خلقي من مني يمنى وأسكنتني في ظلمات ثلاث بين لحم ودم وجلد لم تشهدني خلقي ولم تجعل إلي شيئا من
أمري ثم أخرجتني للذي سبق لي من الهدى إلى الدنيا تاما سويا وحفظتني في المهد طفلا صبيا ورزقتني
من الغذاء لبنا مريا وعطفت علي قلوب الحواضن وكفلتني الأمهات الرواحم وكلأتني من طوارق
الجان وسلمتني من الزيادة والنقصان فتعاليت يا رحيم يا رحمن حتى إذا استهللت ناطقا بالكلام
واتممت علي سوابغ الإنعام وربيتني زائدا في كل عام حتى إذا اكتملت فطرتي واعتدلت
مرتي أوجبت علي حجتك بأن ألهمتني معرفتك وروعتني بعجائب حكمتك وأيقظتني لما
ذرأت في سمائك وأرضك من بدائع خلقك ونبهتني لشكرك وذكرك وأوجبت علي طاعتك
وعبادتك وفهمتني ما جاءت به رسلك ويسرت لي تقبل مرضاتك ومننت علي في جميع ذلك
بعونك ولطفك ثم إذ خلقتني من خير الثرى لم ترض لي يا إلهي نعمة دون أخرى ورزقتني من أنواع
المعاش وصنوف الرياش بمنك العظيم الأعظم علي وإحسانك القديم إلي حتى إذا أتممت علي جميع
النعم وصرفت عني كل النقم لم يمنعك جهلي وجرأتي عليك أن دللتني إلى ما يقربني إليك ووفقتني
لما يزلفني لديك فإن دعوتك أجبتني وإن سألتك أعطيتني وإن أطعتك شكرتني وإن
شكرتك زدتني كل ذلك إكمال لأنعمك علي وإحسانك إلي فسبحانك سبحانك من مبدئ
معيد حميد مجيد تقدست أسماؤك وعظمت آلاؤك فأي نعمك يا إلهي أحصي عددا وذكرا
أم أي عطاياك أقوم بها شكرا وهي يا رب أكثر من أن يحصيها العادون أو يبلغ علما بها الحافظون
ثم ما صرفت ودرأت عني اللهم من الضر والضراء أكثر مما ظهر لي من العافية والسراء وأنا
أشهد يا إلهي بحقيقة إيماني وعقد عزمات يقيني وخالص صريح توحيدي وباطن مكنون ضميري
وعلائق مجاري نور بصري وأسارير صفحة جبيني وخرق مسارب نفسي وخذاريف مارن عرنيني
ومسارب صماخ سمعي وما ضمت وأطبقت عليه شفتاي وحركات لفظ لساني ومغرز حنك
فمي وفكي ومنابت أضراسي ومساغ مطعمي ومشربي وحمالة أم رأسي وبلوغ فارغ حبائل
عنقي وما اشتمل عليه تامور صدري وحمائل حبل وتيني ونياط حجاب قلبي وأفلاذ حواشي
كبدي وما حوته شراسيف أضلاعي وحقاق مفاصلي وقبض عواملي وأطراف أناملي ولحمي

دعا برائے درد و بیماری
کروں میں سے اس کتاب
کے پشت پر دیکھا کہ وہ امام
جعفر صادق علیہ السلام سے
مروی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
جس کو کوئی مرض ہو تو صبح
کی نماز کے بعد چالیس دفعہ
یہ پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
حَسْبُنَا اللّٰہُ نِعْمَ الْوَکِیْلُ
تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور اپنے
ہاتھ کو اس جگہ رکھے کہ جہاں
مرض ہو تو وہ اس مرض
سے شفایاب ہوگا اور خدا
وند عالم اسے شفایاب فرمائے
گا جب صبح کی نماز ہوئی
تو میں نے نماز صبح کے بعد
اس دعا کو چالیس دفعہ پڑھا
اور اپنا ہاتھ اس جگہ ملا تو
خداوند عالم نے مجھ سے اس
مرض کو دور کر دیا۔ میں جیسا
ہوا تھا لیکن ڈر رہا تھا کہ

وَدَمِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي وَعَصَبِي وَقَصَبِي وَعِظَامِي وَمُخِّي وَعُرُوقِي وَجَمِيعُ جَوَارِحِي وَمَا انْتَسَجَ عَلَى ذَلِكَ أَيَّامَ
رَضَاعِي وَمَا أَقَلَّتِ الْأَرْضُ مِنِّي وَنَوْمِي وَيَقْظَتِي وَسُكُونِي وَحَرَكَاتُ رُكُوعِي وَسُجُودِي أَنْ لَوْ حَاوَلْتُ
وَاجْتَهَدْتُ مَدَى الْأَعْصَارِ وَالْأَحْقَابِ لَوْ عُمِّرْتُهَا أَنْ أُؤَدِّيَ شُكْرَ وَاحِدَةٍ مِنْ أَنْعُمِكَ مَا اسْتَطَعْتُ
ذَلِكَ إِلَّا بِمَنِّكَ الْمُوجَبِ عَلَيَّ بِهِ شُكْرُكَ أَبَدًا جَدِيدًا وَثَنَاءً طَارِفًا عَتِيدًا أَجَلْ وَلَوْ حَرَصْتُ أَنَا وَالْعَادُّونَ
مِنْ أَنَامِكَ أَنْ نُحْصِيَ مَدَى إِنْعَامِكَ سَالِفِهِ وَآنِفِهِ مَا حَصَرْنَاهُ عَدَدًا وَلَا أَحْصَيْنَاهُ أَمَدًا هَيْهَاتَ
أَنَّى ذَلِكَ وَأَنْتَ الْمُخْبِرُ فِي كِتَابِكَ النَّاطِقِ وَالنَّبَإِ الصَّادِقِ وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا صَدَقَ
كِتَابُكَ اللَّهُمَّ وَإِنْبَاؤُكَ وَبَلَّغَتْ أَنْبِيَاؤُكَ وَرُسُلُكَ مَا أَنْزَلْتَ عَلَيْهِمْ مِنْ وَحْيِكَ وَشَرَعْتَ لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ
مِنْ دِينِكَ غَيْرَ أَنِّي يَا إِلَهِي أَشْهَدُ بِجُهْدِي وَجِدِّي وَمَبْلَغِ طَاعَتِي وَوُسْعِي وَأَقُولُ مُؤْمِنًا مُوقِنًا الْحَمْدُ
لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا فَيَكُونَ مَوْرُوثًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي مُلْكِهِ فَيُضَادَّهُ فِيمَا ابْتَدَعَ
وَلَا وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ فَيُرْفِدَهُ فِيمَا صَنَعَ فَسُبْحَانَهُ سُبْحَانَهُ لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا وَتَفَطَّرَتَا
سُبْحَانَ اللَّهِ الْوَاحِدِ الْأَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا
يُعَادِلُ حَمْدَ مَلَائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ وَأَنْبِيَائِهِ الْمُرْسَلِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خِيَرَتِهِ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَآلِهِ
الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ الْمُخْلَصِينَ وَسَلَّمَ پھر آپ نے اللہ تعالیٰ سے سوال کرنا شروع کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا
طلب کرنے میں خاص اہتمام برتا اور آپ کی اس وقت یہ حالت تھی کہ آنسو آنکھوں سے بہہ کر چہرہ مبارک پر جاری
ہو رہے تھے اور اسی حالت میں یہ فرمانا شروع کیا۔ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي أَخْشَاكَ كَأَنِّي أَرَاكَ وَأَسْعِدْنِي بِتَقْوَاكَ
وَلَا تُشْقِنِي بِمَعْصِيَتِكَ وَخِرْ لِي فِي قَضَائِكَ وَبَارِكْ لِي فِي قَدَرِكَ حَتَّى لَا أُحِبَّ تَعْجِيلَ مَا أَخَّرْتَ وَلَا تَأْخِيرَ
مَا عَجَّلْتَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ غِنَايَ فِي نَفْسِي وَالْيَقِينَ فِي قَلْبِي وَالْإِخْلَاصَ فِي عَمَلِي وَالنُّورَ فِي بَصَرِي وَالْبَصِيرَةَ
فِي دِينِي وَمَتِّعْنِي بِجَوَارِحِي وَاجْعَلْ سَمْعِي وَبَصَرِي الْوَارِثَيْنِ مِنِّي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي وَأَرِنِي
فِيهِ ثَأْرِي وَمَآرِبِي وَأَقِرَّ بِذَلِكَ عَيْنِي اللَّهُمَّ اكْشِفْ كُرْبَتِي وَاسْتُرْ عَوْرَتِي وَاغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي
وَاخْسَأْ شَيْطَانِي وَفُكَّ رِهَانِي وَاجْعَلْ لِي يَا إِلَهِي الدَّرَجَةَ الْعُلْيَا فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
كَمَا خَلَقْتَنِي فَجَعَلْتَنِي سَمِيعًا بَصِيرًا وَلَكَ الْحَمْدُ كَمَا خَلَقْتَنِي فَجَعَلْتَنِي خَلْقًا سَوِيًّا
رَحْمَةً بِي وَقَدْ كُنْتَ عَنْ خَلْقِي غَنِيًّا رَبِّ بِمَا بَرَأْتَنِي فَعَدَّلْتَ فِطْرَتِي رَبِّ بِمَا أَنْشَأْتَنِي فَأَحْسَنْتَ

دعا برائے درد و بیماری

مبادا وہ مرض دوبارہ لوٹ آئے میں اسی حالت پہ تین دن تک رہا لیکن اس مرض نے عود نہیں کیا تو اس وقت میں نے اپنے باپ سے اس قصہ کا ذکر کیا تو وہ اللہ کا شکر بجالائے اور اس واقعہ کو بعض ذمی کافر طبیبوں سے اس کا تذکرہ کیا تو وہ طبیب میرے پاس آیا اور میری مرض کو دیکھا کہ وہ دور ہو چکی ہے تو وہ اسی وقت مسلمان ہوا اور کلمہ شہادت پڑھا اور بہت اچھا مسلمان رہا۔ شیخ کفعمی رحمۃ اللہ علیہ نے مصباح میں ذکر کیا کہ جب تجھے کوئی مرض لاحق ہو تو اپنے ہاتھ کو صبح کی نماز کے بعد سجدہ کی جگہ پر مل کر سات دفعہ مرض والے مقام پر مل اور یہ بھی پڑھے یَا مَنْ كَبَسَ الْأَرْضَ عَلَى الْمَاءِ وَسَدَّ الْهَوَاءَ بِالسَّمَاءِ وَاخْتَارَ لِنَفْسِهِ أَحْسَنَ الْأَسْمَاءِ

صُوْرَتِیْ رَبِّ بِمَآ اَحْسَنْتَ اِلَیَّ وَفِیْ نَفْسِیْ عَافَیْتَنِیْ رَبِّ بِمَا كَلَاْتَنِیْ وَوَفَّقْتَنِیْ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ
عَلَیَّ فَهَدَیْتَنِیْ رَبِّ بِمَآ اَوْلَیْتَنِیْ وَمِنْ كُلِّ خَیْرٍ اَعْطَیْتَنِیْ رَبِّ بِمَآ اَطْعَمْتَنِیْ وَسَقَیْتَنِیْ رَبِّ بِمَآ
اَغْنَیْتَنِیْ وَاَقْنَیْتَنِیْ رَبِّ بِمَآ اَعَنْتَنِیْ وَاَعْزَزْتَنِیْ رَبِّ بِمَآ اَلْبَسْتَنِیْ مِنْ سِتْرِكَ الصَّافِیْ وَیَسَّرْتَ
لِیْ مِنْ صُنْعِكَ الْكَافِیْ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَعِنِّیْ عَلٰی بَوَائِقِ الدُّهُوْرِ وَصُرُوْفِ اللَّیَالِیْ وَ
الْاَیَّامِ وَنَجِّنِیْ مِنْ اَهْوَالِ الدُّنْیَا وَكُرُبَاتِ الْاٰخِرَةِ وَاكْفِنِیْ شَرَّ مَا یَعْمَلُ الظَّالِمُوْنَ فِی الْاَرْضِ
اَللّٰهُمَّ مَآ اَخَافُ فَاكْفِنِیْ وَمَآ اَحْذَرُ فَقِنِیْ وَفِیْ نَفْسِیْ وَدِیْنِیْ فَاحْرُسْنِیْ وَفِیْ سَفَرِیْ فَاحْفَظْنِیْ وَفِیْ
اَهْلِیْ وَمَالِیْ فَاخْلُفْنِیْ وَفِیْمَا رَزَقْتَنِیْ فَبَارِكْ لِیْ وَفِیْ نَفْسِیْ فَذَلِّلْنِیْ وَفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ فَعَظِّمْنِیْ وَمِنْ
شَرِّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فَسَلِّمْنِیْ وَبِذُنُوْبِیْ فَلَا تَفْضَحْنِیْ وَبِسَرِیْرَتِیْ فَلَا تُخْزِنِیْ وَبِعَمَلِیْ فَلَا تَبْتَلِنِیْ وَنِعَمَكَ
فَلَا تَسْلُبْنِیْ وَاِلٰی غَیْرِكَ فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰهِیْ اِلٰی مَنْ تَكِلُنِیْ اِلٰی قَرِیْبٍ فَیَقْطَعُنِیْ اَمْ اِلٰی بَعِیْدٍ فَیَتَجَهَّمُنِیْ
اَمْ اِلَی الْمُسْتَضْعِفِیْنَ لِیْ وَاَنْتَ رَبِّیْ وَمَلِیْكُ اَمْرِیْ اَشْكُوْ اِلَیْكَ غُرْبَتِیْ وَبُعْدَ دَارِیْ وَهَوَانِیْ عَلٰی مَنْ
مَلَّكْتَهٗ اَمْرِیْ اِلٰهِیْ فَلَا تُحْلِلْ عَلَیَّ غَضَبَكَ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ غَضِبْتَ عَلَیَّ فَلَآ اُبَالِیْ سُبْحَانَكَ غَیْرَ اَنَّ
عَافِیَتَكَ اَوْسَعُ لِیْ فَاَسْئَلُكَ یَا رَبِّ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ لَهُ الْاَرْضُ وَالسَّمٰوٰتُ وَكُشِفَتْ
بِهِ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ بِهٖ اَمْرُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اَنْ لَّا تُمِیْتَنِیْ عَلٰی غَضَبِكَ وَلَا تُنْزِلَ بِیْ سَخَطَكَ لَكَ
الْعُتْبٰی لَكَ الْعُتْبٰی حَتّٰی تَرْضٰی قَبْلَ ذٰلِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَالْبَیْتِ
الْعَتِیْقِ الَّذِیْٓ اَحْلَلْتَهُ الْبَرَكَةَ وَجَعَلْتَهٗ لِلنَّاسِ اَمْنًا یَا مَنْ عَفَا عَنْ عَظِیْمِ الذُّنُوْبِ بِحِلْمِهٖ یَا مَنْ
اَسْبَغَ النَّعْمَآءَ بِفَضْلِهٖ یَا مَنْ اَعْطَی الْجَزِیْلَ بِكَرَمِهٖ یَا عُدَّتِیْ فِیْ شِدَّتِیْ یَا صَاحِبِیْ فِیْ وَحْدَتِیْ یَا غِیَاثِیْ
فِیْ كُرْبَتِیْ یَا وَلِیِّیْ فِیْ نِعْمَتِیْ یَآ اِلٰهِیْ وَاِلٰهَ اٰبَآئِیْ اِبْرَاهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَرَبَّ
جِبْرَآئِیْلَ وَمِیْكَآئِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَرَبَّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَاٰلِهِ الْمُنْتَجَبِیْنَ مُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ
وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ وَمُنَزِّلَ كٓهٰیٰعٓصٓ وَطٰهٰ وَیٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ اَنْتَ كَهْفِیْ حِیْنَ
تُعْیِیْنِی الْمَذَاهِبُ فِیْ سَعَتِهَا وَتَضِیْقُ بِیَ الْاَرْضُ بِرُحْبِهَا وَلَوْلَا رَحْمَتُكَ لَكُنْتُ مِنَ الْهَالِكِیْنَ
وَاَنْتَ مُقِیْلُ عَثْرَتِیْ وَلَوْلَا سَتْرُكَ اِیَّایَ لَكُنْتُ مِنَ الْمَفْضُوْحِیْنَ وَاَنْتَ مُؤَیِّدِیْ بِالنَّصْرِ عَلٰٓی اَعْدَآئِیْ
وَلَوْلَا نَصْرُكَ اِیَّایَ لَكُنْتُ مِنَ الْمَغْلُوْبِیْنَ یَا مَنْ خَصَّ نَفْسَهٗ بِالسُّمُوِّ وَالرِّفْعَةِ فَاَوْلِیَآؤُهٗ بِعِزِّهٖ

دعائے عافیت
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ افْعَلْ بِیْ كَذَا وَكَذَا لفظ کذا کی جگہ اس مرض کا ذکر کرے اور پھر پڑھے وَارْزُقْنِیْ عَافِیَتِیْ [illegible]
دعائے عافیت کفعمی رحمۃ اللہ علیہ نے متہجد سے نقل کیا ہے کہ جس کو کوئی درد ہو اور اس سے عافیت چاہتا ہو تو اسے تہجد کی پہلی دو رکعت کے دوسری رکعت کے دوسرے سجدہ میں یہ کہنا چاہیے۔
یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا سَمِیْعَ الدَّعَوَاتِ یَا مُعْطِیَ الْخَیْرَاتِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَعْطِنِیْ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ مَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ وَاصْرِفْ عَنِّیْ مِنْ شَرِّ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ مَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ وَاَذْهِبْ عَنِّیْ هٰذَا الْوَجَعَ
اس جگہ اس درد کا نام لے فَاِنَّهٗ قَدْ غَاظَنِیْ وَاَحْزَنَنِیْ اور پھر دعا کرنے میں تضرع و زاری بہت کرے کہ انشاء اللہ تجھے بہت جلد عافیت

يَعْتَزُّونَ يَا مَنْ جَعَلَتْ لَهُ الْمُلُوكُ نِيرَ الْمَذَلَّةِ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَهُمْ مِنْ سَطَوَاتِهِ خَائِفُونَ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ
وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ وَغَيْبَ مَا تَأْتِي بِهِ الْأَزْمِنَةُ وَالدُّهُورُ يَا مَنْ لَا يَعْلَمُ كَيْفَ هُوَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا
يَعْلَمُ مَا هُوَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ كَبَسَ الْأَرْضَ عَلَى الْمَاءِ وَسَدَّ الْهَوَاءَ بِالسَّمَاءِ يَا مَنْ لَهُ
أَكْرَمُ الْأَسْمَاءِ يَا ذَا الْمَعْرُوفِ الَّذِي لَا يَنْقَطِعُ أَبَدًا يَا مُقَيِّضَ الرَّكْبِ لِيُوسُفَ فِي الْبَلَدِ الْقَفْرِ وَمُخْرِجَهُ
مِنَ الْجُبِّ وَجَاعِلَهُ بَعْدَ الْعُبُودِيَّةِ مَلِكًا يَا رَادَّهُ عَلَى يَعْقُوبَ بَعْدَ أَنِ ابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ
فَهُوَ كَظِيمٌ يَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلْوَى عَنْ أَيُّوبَ وَمُمْسِكَ يَدَيْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ذَبْحِ ابْنِهِ بَعْدَ كِبَرِ سِنِّهِ
وَفَنَاءِ عُمُرِهِ يَا مَنِ اسْتَجَابَ لِزَكَرِيَّا فَوَهَبَ لَهُ يَحْيَى وَلَمْ يَدَعْهُ فَرْدًا وَحِيدًا يَا مَنْ أَخْرَجَ يُونُسَ مِنْ
بَطْنِ الْحُوتِ يَا مَنْ فَلَقَ الْبَحْرَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ فَأَنْجَاهُمْ وَجَعَلَ فِرْعَوْنَ وَجُنُودَهُ مِنَ الْمُغْرَقِينَ يَا مَنْ
أَرْسَلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ يَا مَنْ لَمْ يَعْجَلْ عَلَى مَنْ عَصَاهُ مِنْ خَلْقِهِ يَا مَنِ اسْتَنْقَذَ
السَّحَرَةَ مِنْ بَعْدِ طُولِ الْجُحُودِ وَقَدْ غَدَوْا فِي نِعْمَتِهِ يَأْكُلُونَ رِزْقَهُ وَيَعْبُدُونَ غَيْرَهُ وَقَدْ حَادُّوهُ
وَنَادُّوهُ وَكَذَّبُوا رُسُلَهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا بَدِيءُ يَا بَدِيعُ لَا نِدَّ لَكَ يَا دَائِمًا لَا نَفَادَ لَكَ يَا حَيًّا حِينَ
لَا حَيَّ يَا مُحْيِيَ الْمَوْتَى يَا مَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ يَا مَنْ قَلَّ لَهُ شُكْرِي فَلَمْ يَحْرِمْنِي
وَعَظُمَتْ خَطِيئَتِي فَلَمْ يَفْضَحْنِي وَرَآنِي عَلَى الْمَعَاصِي فَلَمْ يَشْهَرْنِي يَا مَنْ حَفِظَنِي فِي صِغَرِي يَا مَنْ
رَزَقَنِي فِي كِبَرِي يَا مَنْ أَيَادِيهِ عِنْدِي لَا تُحْصَى وَنِعَمُهُ لَا تُجَازَى يَا مَنْ عَارَضَنِي بِالْخَيْرِ وَالْإِحْسَانِ
وَعَارَضْتُهُ بِالْإِسَاءَةِ وَالْعِصْيَانِ يَا مَنْ هَدَانِي لِلْإِيمَانِ مِنْ قَبْلِ أَنْ أَعْرِفَ شُكْرَ الْامْتِنَانِ يَا مَنْ
دَعَوْتُهُ مَرِيضًا فَشَفَانِي وَعُرْيَانًا فَكَسَانِي وَجَائِعًا فَأَشْبَعَنِي وَعَطْشَانًا فَأَرْوَانِي وَذَلِيلًا فَأَعَزَّ
نِي وَجَاهِلًا فَعَرَّفَنِي وَوَحِيدًا فَكَثَّرَنِي وَغَائِبًا فَرَدَّنِي وَمُقِلًّا فَأَغْنَانِي وَمُنْتَصِرًا فَنَصَرَنِي وَغَنِيًّا
فَلَمْ يَسْلُبْنِي وَأَمْسَكْتُ عَنْ جَمِيعِ ذَلِكَ فَابْتَدَأَنِي فَلَكَ الْحَمْدُ وَالشُّكْرُ يَا مَنْ أَقَالَ عَثْرَتِي وَنَفَّسَ
كُرْبَتِي وَأَجَابَ دَعْوَتِي وَسَتَرَ عَوْرَتِي وَغَفَرَ ذُنُوبِي وَبَلَّغَنِي طَلِبَتِي وَنَصَرَنِي عَلَى عَدُوِّي وَإِنْ أَعُدَّ
نِعَمَكَ وَمِنَنَكَ وَكَرَائِمَ مِنَحِكَ لَا أُحْصِيهَا يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الَّذِي مَنَنْتَ أَنْتَ الَّذِي أَنْعَمْتَ أَنْتَ
الَّذِي أَحْسَنْتَ أَنْتَ الَّذِي أَجْمَلْتَ أَنْتَ الَّذِي أَفْضَلْتَ أَنْتَ الَّذِي أَكْمَلْتَ أَنْتَ الَّذِي
رَزَقْتَ أَنْتَ الَّذِي وَفَّقْتَ أَنْتَ الَّذِي أَعْطَيْتَ أَنْتَ الَّذِي أَغْنَيْتَ أَنْتَ الَّذِي أَقْنَيْتَ

دعائے عافیت

حاصل ہوگی عدۃ الداعی
نے امام جعفر صادق علیہ
السلام سے نقل کیا ہے
کہ جب کوئی مرض ہو تو آسمان
کے نیچے کھڑے ہو کر اپنے
ہاتھوں کو بلند کرکے یہ دعا
پڑھے اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَيَّرْتَ
أَقْوَامًا فِي كِتَابِكَ
فَقُلْتَ قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ
زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا
يَمْلِكُونَ كَشْفَ
الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا
فَيَا مَنْ لَا يَمْلِكُ كَشْفَ
ضُرِّي وَلَا تَحْوِيلَهُ عَنِّي
أَحَدٌ غَيْرُهُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَآلِهِ وَاكْشِفْ ضُرِّي
وَحَوِّلْهُ إِلَى مَنْ يَدْعُوا
مَعَكَ إِلٰهًا آخَرَ فَإِنِّي
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ

روایت میں ہے کہ جس مومن
کو جب کوئی مرض یا درد
لاحق ہو تو اپنے ہاتھ کو درد
کی جگہ ملے اور خالص نیت
سے یہ پڑھے وَنُنَزِّلُ مِنَ
الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ

أَنْتَ الَّذِي أَوَيْتَ أَنْتَ الَّذِي كَفَيْتَ أَنْتَ الَّذِي هَدَيْتَ أَنْتَ الَّذِي عَصَمْتَ أَنْتَ الَّذِي
سَتَرْتَ أَنْتَ الَّذِي غَفَرْتَ أَنْتَ الَّذِي أَقَلْتَ أَنْتَ الَّذِي مَكَّنْتَ أَنْتَ الَّذِي أَعْزَزْتَ
أَنْتَ الَّذِي أَعَنْتَ أَنْتَ الَّذِي عَضَدْتَ أَنْتَ الَّذِي أَيَّدْتَ أَنْتَ الَّذِي نَصَرْتَ أَنْتَ
الَّذِي شَفَيْتَ أَنْتَ الَّذِي عَافَيْتَ أَنْتَ الَّذِي أَكْرَمْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ
دَائِماً وَلَكَ الشُّكْرُ وَاصِباً أَبَداً ثُمَّ أَنَا يَا إِلٰهِي الْمُعْتَرِفُ بِذُنُوبِي فَاغْفِرْهَا لِي أَنَا الَّذِي أَسَأْتُ
أَنَا الَّذِي أَخْطَأْتُ أَنَا الَّذِي هَمَمْتُ أَنَا الَّذِي جَهِلْتُ أَنَا الَّذِي غَفَلْتُ أَنَا الَّذِي سَهَوْتُ أَنَا الَّذِي
اعْتَمَدْتُ أَنَا الَّذِي تَعَمَّدْتُ أَنَا الَّذِي وَعَدْتُ وَأَنَا الَّذِي أَخْلَفْتُ أَنَا الَّذِي نَكَثْتُ أَنَا الَّذِي
أَقْرَرْتُ أَنَا الَّذِي اعْتَرَفْتُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَعِنْدِي وَأَبُوءُ بِذُنُوبِي فَاغْفِرْهَا لِي يَا مَنْ لَا تَضُرُّهُ
ذُنُوبُ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَنِيُّ عَنْ طَاعَتِهِمْ وَالْمُوَفِّقُ مَنْ عَمِلَ صَالِحاً مِنْهُمْ بِمَعُونَتِهِ وَرَحْمَتِهِ فَلَكَ
الْحَمْدُ إِلٰهِي وَسَيِّدِي إِلٰهِي أَمَرْتَنِي فَعَصَيْتُكَ وَنَهَيْتَنِي فَارْتَكَبْتُ نَهْيَكَ فَأَصْبَحْتُ لَا ذَا بَرَاءَةٍ
لِي فَأَعْتَذِرُ وَلَا ذَا قُوَّةٍ فَأَنْتَصِرُ فَبِأَيِّ شَيْءٍ أَسْتَقْبِلُكَ يَا مَوْلَايَ أَبِسَمْعِي أَمْ بِبَصَرِي أَمْ بِلِسَانِي أَمْ
بِيَدِي أَمْ بِرِجْلِي أَلَيْسَ كُلُّهَا نِعَمَكَ عِنْدِي وَبِكُلِّهَا عَصَيْتُكَ يَا مَوْلَايَ فَلَكَ الْحُجَّةُ وَالسَّبِيلُ
عَلَيَّ يَا مَنْ سَتَرَنِي مِنَ الْآبَاءِ وَالْأُمَّهَاتِ أَنْ يَزْجُرُونِي وَمِنَ الْعَشَائِرِ وَالْإِخْوَانِ أَنْ يُعَيِّرُونِي وَمِنَ
السَّلَاطِينِ أَنْ يُعَاقِبُونِي وَلَوِ اطَّلَعُوا يَا مَوْلَايَ عَلَى مَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنِّي إِذاً مَا أَنْظَرُونِي وَلَرَفَضُونِي
وَقَطَعُونِي فَهَا أَنَا ذَا يَا إِلٰهِي بَيْنَ يَدَيْكَ يَا سَيِّدِي خَاضِعٌ ذَلِيلٌ حَصِيرٌ حَقِيرٌ لَا ذُو بَرَاءَةٍ فَأَعْتَذِرَ
وَلَا ذُو قُوَّةٍ فَأَنْتَصِرَ وَلَا حُجَّةٍ فَأَحْتَجَّ بِهَا وَلَا قَائِلٌ لَمْ أَجْتَرِحْ وَلَمْ أَعْمَلْ سُوءاً وَمَا عَسَى الْجُحُودُ وَلَوْ جَحَدْتُ
يَا مَوْلَايَ يَنْفَعُنِي كَيْفَ وَأَنَّى ذٰلِكَ وَجَوَارِحِي كُلُّهَا شَاهِدَةٌ عَلَيَّ بِمَا قَدْ عَمِلْتُ يَقِيناً غَيْرَ ذِي
شَكٍّ أَنَّكَ سَائِلِي مِنْ عَظَائِمِ الْأُمُورِ وَأَنَّكَ الْحَكَمُ الْعَدْلُ الَّذِي لَا تَجُورُ وَعَدْلُكَ مُهْلِكِي وَمِنْ
كُلِّ عَدْلِكَ مَهْرَبِي فَإِنْ تُعَذِّبْنِي يَا إِلٰهِي فَبِذُنُوبِي بَعْدَ حُجَّتِكَ عَلَيَّ وَإِنْ تَعْفُ عَنِّي فَبِحِلْمِكَ
وَجُودِكَ وَكَرَمِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ
إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِينَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُوَحِّدِينَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ
سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْخَائِفِينَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْوَجِلِينَ لَا إِلٰهَ

عافیت کی دعائیں

وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ
وَالْأَبْرَارِ الطَّاهِرِينَ
الْأَخْيَارِ تو اسے ہر قسم
کی بیماری سے عافیت حاصل
ہوگی اور شفا در رحمۃ للعالمین
کا ذکر تو خود اس آیت میں موجود
ہے۔ نیز مرض کے دور ہونے
کے لئے تقریباً ساڑھے تین
سیر گندم خرید کرکے چت لیٹ
کر اس گندم کے دانوں کو
سینے پر گرائے اور یہ پڑھے
اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ
الَّذِي إِذَا سَأَلَكَ بِهِ الْمُضْطَرُّ
كَشَفْتَ مَا بِهِ مِنْ
ضُرٍّ وَمَكَّنْتَ لَهُ فِي الْأَرْضِ
وَجَعَلْتَهُ خَلِيفَتَكَ عَلَى
خَلْقِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ
وَأَنْ تُعَافِيَنِي مِنْ عِلَّتِي
اس کے بعد کھڑا ہو جائے
اور اطراف سے گندم کو جمع
کرکے پھر اسی دعا کو پڑھے
اور اس کے بعد اس گندم کو
چار حصوں میں تقسیم کرکے
ایک ایک حصہ کسی مسکین

إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الرَّاجِينَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الرَّاغِبِينَ
لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُهَلِّلِينَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ السَّائِلِينَ
لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ
الْمُكَبِّرِينَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ رَبِّي وَرَبُّ آبَائِيَ الْأَوَّلِينَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا ثَنَائِي عَلَيْكَ مُمَجِّدًا
وَإِخْلَاصِي لِذِكْرِكَ مُوَحِّدًا وَإِقْرَارِي بِآلَائِكَ مُعَدِّدًا وَإِنْ كُنْتُ مُقِرًّا أَنِّي لَمْ أُحْصِهَا لِكَثْرَتِهَا
وَسُبُوغِهَا وَتَظَاهُرِهَا وَتَقَادُمِهَا إِلٰى حَادِثٍ مَا لَمْ تَزَلْ تَتَعَهَّدُنِي بِهِ مَعَهَا مُنْذُ خَلَقْتَنِي وَبَرَأْتَنِي مِنْ
أَوَّلِ الْعُمُرِ مِنَ الْإِغْنَاءِ مِنَ الْفَقْرِ وَكَشْفِ الضُّرِّ وَتَسْبِيبِ الْيُسْرِ وَدَفْعِ الْعُسْرِ وَتَفْرِيجِ الْكَرْبِ
وَالْعَافِيَةِ فِي الْبَدَنِ وَالسَّلَامَةِ فِي الدِّينِ وَلَوْ رَفَدَنِي عَلٰى قَدْرِ ذِكْرِ نِعْمَتِكَ جَمِيعُ الْعَالَمِينَ
مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ مَا قَدَرْتُ وَلَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ تَقَدَّسْتَ وَتَعَالَيْتَ مِنْ رَبٍّ كَرِيمٍ عَظِيمٍ
رَحِيمٍ لَا تُحْصٰى آلَاؤُكَ وَلَا يُبْلَغُ ثَنَاؤُكَ وَلَا تُكَافٰى نَعْمَاؤُكَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَتْمِمْ عَلَيْنَا
نِعَمَكَ وَأَسْعِدْنَا بِطَاعَتِكَ سُبْحَانَكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تُجِيبُ الْمُضْطَرَّ وَتَكْشِفُ السُّوٓءَ
وَتُغِيثُ الْمَكْرُوبَ وَتَشْفِي السَّقِيمَ وَتُغْنِي الْفَقِيرَ وَتَجْبُرُ الْكَسِيرَ وَتَرْحَمُ الصَّغِيرَ وَتُعِينُ الْكَبِيرَ
وَلَيْسَ دُونَكَ ظَهِيرٌ وَلَا فَوْقَكَ قَدِيرٌ وَأَنْتَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ يَا مُطْلِقَ الْمُكَبَّلِ الْأَسِيرِ يَا رَازِقَ الطِّفْلِ
الصَّغِيرِ يَا عِصْمَةَ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيرِ يَا مَنْ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا وَزِيرَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْطِنِي
فِي هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ أَفْضَلَ مَا أَعْطَيْتَ وَأَنَلْتَ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ مِنْ نِعْمَةٍ تُولِيهَا وَآلَاءٍ تُجَدِّدُهَا
وَبَلِيَّةٍ تَصْرِفُهَا وَكُرْبَةٍ تَكْشِفُهَا وَدَعْوَةٍ تَسْمَعُهَا وَحَسَنَةٍ تَتَقَبَّلُهَا وَسَيِّئَةٍ تَتَغَمَّدُهَا
إِنَّكَ لَطِيفٌ بِمَا تَشَاءُ خَبِيرٌ وَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ أَقْرَبُ مَنْ دُعِيَ وَأَسْرَعُ مَنْ أَجَابَ
وَأَكْرَمُ مَنْ عَفٰى وَأَوْسَعُ مَنْ أَعْطٰى وَأَسْمَعُ مَنْ سُئِلَ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا لَيْسَ
كَمِثْلِكَ مَسْؤُولٌ وَلَا سِوَاكَ مَأْمُولٌ دَعَوْتُكَ فَأَجَبْتَنِي وَسَأَلْتُكَ فَأَعْطَيْتَنِي وَرَغِبْتُ إِلَيْكَ
فَرَحِمْتَنِي وَوَثِقْتُ بِكَ فَنَجَّيْتَنِي وَفَزِعْتُ إِلَيْكَ فَكَفَيْتَنِي اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَرَسُولِكَ وَنَبِيِّكَ وَعَلٰى آلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ أَجْمَعِينَ وَتَمِّمْ لَنَا نَعْمَاءَكَ وَهَنِّئْنَا عَطَاءَكَ
وَاكْتُبْنَا لَكَ شَاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ ذَاكِرِينَ آمِينَ آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ

عافیت کی دعائیں
کو دے اور پھر اسی وقت
یہی سابقہ دعا پڑھے انشاء
اللہ اس بیماری سے عافیت
حاصل ہو گی۔ نیز حضرت امیر
المومنین علیہ السلام سے منقول
ہے کہ درد کے مقام پر ہاتھ
رکھ کر تین مرتبہ یہ کہے اَللّٰهُ اَللّٰهُ
اَللّٰهُ رَبِّي حَقًّا لَا أُشْرِكُ
بِهِ شَيْئًا اَللّٰهُمَّ أَنْتَ لَهَا
وَلِكُلِّ عَظِيمَةٍ فَفَرِّجْهَا
عَنِّي امام جعفر صادق علیہ
السلام سے منقول ہے کہ
اپنے ہاتھ کو درد کی جگہ رکھ کر
بسم اللہ پڑھے اور اس کے
بعد اسی جگہ ہاتھ کو پھیرا کرے
اور سات دفعہ یہ کہے أَعُوذُ
بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَأَعُوذُ بِقُدْرَةِ
اللّٰهِ وَأَعُوذُ بِجَلَالِ اللّٰهِ
وَأَعُوذُ بِعَظَمَةِ اللّٰهِ وَ
أَعُوذُ بِجَمْعِ اللّٰهِ وَأَعُوذُ
بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَعُوذُ
بِأَسْمَاءِ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ
مَا أَحْذَرُ وَمِنْ شَرِّ مَا
أَخَافُ عَلٰى نَفْسِي روایت

مَلَكَ فَقَدَرَ وَقَدَرَ فَقَهَرَ وَعُصِيَ فَسَتَرَ وَاسْتُغْفِرَ فَغَفَرَ يَا غَايَةَ الطَّالِبِينَ الرَّاغِبِينَ وَمُنْتَهَى أَمَلِ
الرَّاجِينَ يَا مَنْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَوَسِعَ الْمُسْتَقِيلِينَ رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَحِلْمًا اللَّهُمَّ إِنَّا نَتَوَجَّهُ
إِلَيْكَ فِي هَذِهِ الْعَشِيَّةِ الَّتِي شَرَّفْتَهَا وَعَظَّمْتَهَا بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ
وَأَمِينِكَ عَلَى وَحْيِكَ الْبَشِيرِ النَّذِيرِ السِّرَاجِ الْمُنِيرِ الَّذِي أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَجَعَلْتَهُ رَحْمَةً
لِلْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مُحَمَّدٌ أَهْلٌ لِذَلِكَ مِنْكَ يَا عَظِيمُ فَصَلِّ
عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الْمُنْتَجَبِينَ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ أَجْمَعِينَ وَتَغَمَّدْنَا بِعَفْوِكَ عَنَّا فَإِلَيْكَ عَجَّتِ الْأَصْوَاتُ
بِصُنُوفِ اللُّغَاتِ فَاجْعَلْ لَنَا اللَّهُمَّ فِي هَذِهِ الْعَشِيَّةِ نَصِيبًا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ تَقْسِمُهُ بَيْنَ عِبَادِكَ وَنُورٍ
تَهْدِي بِهِ وَرَحْمَةٍ تَنْشُرُهَا وَبَرَكَةٍ تُنْزِلُهَا وَعَافِيَةٍ تُجَلِّلُهَا وَرِزْقٍ تَبْسُطُهُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ
أَقْلِبْنَا فِي هَذَا الْوَقْتِ مُنْجِحِينَ مُفْلِحِينَ مَبْرُورِينَ غَانِمِينَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ وَلَا تُخْلِنَا
مِنْ رَحْمَتِكَ وَلَا تَحْرِمْنَا مَا نُؤَمِّلُهُ مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْ رَحْمَتِكَ مَحْرُومِينَ وَلَا لِفَضْلِ مَا
نُؤَمِّلُهُ مِنْ عَطَائِكَ قَانِطِينَ وَلَا تَرُدَّنَا خَائِبِينَ وَلَا مِنْ بَابِكَ مَطْرُودِينَ يَا أَجْوَدَ الْأَجْوَدِينَ وَأَكْرَمَ
الْأَكْرَمِينَ إِلَيْكَ أَقْبَلْنَا مُوقِنِينَ وَلِبَيْتِكَ الْحَرَامِ آمِّينَ قَاصِدِينَ فَأَعِنَّا عَلَى مَنَاسِكِنَا
وَأَكْمِلْ لَنَا حَجَّنَا وَاعْفُ عَنَّا وَعَافِنَا فَقَدْ مَدَدْنَا إِلَيْكَ أَيْدِيَنَا فَهِيَ بِذِلَّةِ الِاعْتِرَافِ مَوْسُومَةٌ
اللَّهُمَّ فَأَعْطِنَا فِي هَذِهِ الْعَشِيَّةِ مَا سَأَلْنَاكَ وَاكْفِنَا مَا اسْتَكْفَيْنَاكَ فَلَا كَافِيَ لَنَا سِوَاكَ وَلَا رَبَّ
لَنَا غَيْرُكَ نَافِذٌ فِينَا حُكْمُكَ مُحِيطٌ بِنَا عِلْمُكَ عَدْلٌ فِينَا قَضَاؤُكَ اقْضِ لَنَا الْخَيْرَ وَاجْعَلْنَا مِنْ
أَهْلِ الْخَيْرِ اللَّهُمَّ أَوْجِبْ لَنَا بِجُودِكَ عَظِيمَ الْأَجْرِ وَكَرِيمَ الذُّخْرِ وَدَوَامَ الْيُسْرِ وَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا أَجْمَعِينَ
وَلَا تُهْلِكْنَا مَعَ الْهَالِكِينَ وَلَا تَصْرِفْ عَنَّا رَأْفَتَكَ وَرَحْمَتَكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ
اجْعَلْنَا فِي هَذَا الْوَقْتِ مِمَّنْ سَأَلَكَ فَأَعْطَيْتَهُ وَشَكَرَكَ فَزِدْتَهُ وَتَابَ إِلَيْكَ فَقَبِلْتَهُ وَتَنَصَّلَ
إِلَيْكَ مِنْ ذُنُوبِهِ كُلِّهَا فَغَفَرْتَهَا لَهُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اللَّهُمَّ وَوَفِّقْنَا وَسَدِّدْنَا وَاقْبَلْ
تَضَرُّعَنَا يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا أَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ يَا مَنْ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ إِغْمَاضُ الْجُفُونِ وَلَا لَحْظُ الْعُيُونِ
وَلَا مَا اسْتَقَرَّ فِي الْمَكْنُونِ وَلَا مَا انْطَوَتْ عَلَيْهِ مُضْمَرَاتُ الْقُلُوبِ أَلَا كُلُّ ذَلِكَ قَدْ أَحْصَاهُ عِلْمُكَ
وَوَسِعَهُ حِلْمُكَ سُبْحَانَكَ وَتَعَالَيْتَ عَمَّا يَقُولُ الظَّالِمُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا تُسَبِّحُ لَكَ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ

عافیت کی دعائیں

میں ہے کہ جب فرزند بیمار ہو تو اس کی ماں چھت پر جا کر اپنے سر کو ننگا کر کے آسمان کے نیچے سجدہ کی حالت میں یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ رَبِّ اَنْتَ اَعْطَيْتَنِيْهِ وَاَنْتَ وَهَبْتَهُ لِيْ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ هِبَتَكَ الْيَوْمَ جَدِيْدَةً اِنَّكَ قَادِرٌ مُقْتَدِرٌ اپنے سر کو اٹھائے یہاں تک کہ فرزند اچھا ہو جائے شیخ شہید رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ جس کو سخت درد ہو تو وہ پانی پیالے میں لے کر چالیس دفعہ سورہ الحمد کو اس پر پڑھکر اس پانی کو اپنے اوپر ڈالے اور اس مریض کو اپنے پاس کسی ظرف میں گندم رکھکر اپنے ہاتھ سے کسی سائل کو دے اور اس سے کہے کہ وہ اس کے حق میں دعا کرے کہ انشاء اللہ اس کو شفا حاصل ہو جائے گی معتبر سند سے وارد

والارضون ومن فيهن وان من شيء الا يسبح بحمده فلك الحمد والمجد وعلو الجد يا ذا الجلال والاكرام
والفضل والانعام والايادي الجسام وانت الجواد الكريم الرؤف الرحيم اللهم اوسع علي من رزقك
الحلال وعافني في بدني وديني وامن خوفي واعتق رقبتي من النار اللهم لا تمكر بي ولا تستدرجني
ولا تخدعني وادرأ عني شر فسقة الجن والانس پھر آپ نے اپنے سر مبارک اور آنکھوں کو آسمان کی طرف
بلند فرمایا جبکہ آپ کے آنسو آنکھوں سے دو مشکوں کی طرح چہرہ پر جاری تھے اور بلند آواز سے یہ پڑھنا شروع
کیا یا اسمع السامعين ويا ابصر الناظرين ويا اسرع الحاسبين ويا ارحم الراحمين صل على محمد
وآل محمد السادة الميامين واسألك اللهم حاجتي التي ان اعطيتنيها لم يضرني ما منعتني وان منعتنيها لم
ينفعني ما اعطيتني اسألك فكاك رقبتي من النار لا اله الا انت وحدك لا شريك لك لك الملك
ولك الحمد وانت على كل شيء قدير يا رب يا رب آپ لفظ یا رب کو بار بار تکرار فرماتے تھے اور جو اشخاص
آپ کے اردگرد جمع تھے وہ آپ کی دعا کو غور سے سن رہے تھے اور صرف آمین کہتے جاتے تھے اور ایک دفعہ ان سب کے
رونے کی آوازیں آپ کے رونے کے ساتھ بلند ہو رہی تھیں، آپ اسی حالت میں وہاں غروب آفتاب تک رہے
اور جب سورج غروب ہو چکا تو آپ وہاں سے مشعر الحرام کی طرف روانہ ہو گئے، مؤلف کہتا ہے کہ کفعمی رحمۃ اللہ علیہ نے
امام حسین علیہ السلام کی عرفہ کی دعا کو یہیں تک نقل کیا ہے اور علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس دعا کو زاد المعاد
میں کفعمی کی روایت کے مطابق نقل فرمایا ہے لیکن سید ابن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کتاب اقبال میں بعد یا رب
یا رب یا رب کے اس زیادتی کو بھی نقل کیا ہے۔ الهي انا الفقير في غناي فكيف لا اكون فقيرا في فقري
الهي انا الجاهل في علمي فكيف لا اكون جهولا في جهلي الهي ان اختلاف تدبيرك وسرعة طواء مقاديرك
منعا عبادك العارفين بك عن السكون الى عطاء واليأس منك في بلاء الهي مني ما يليق بلؤمي ومنك
ما يليق بكرمك الهي وصفت نفسك باللطف والرأفة لي قبل وجود ضعفي افتمنعني منهما بعد
وجود ضعفي الهي ان ظهرت المحاسن مني فبفضلك ولك المنة علي وان ظهرت المساوي مني فبعدلك
ولك الحجة علي الهي كيف تكلني وقد تكفلت لي وكيف اضام وانت الناصر لي ام كيف
اخيب وانت الحفي بي ها انا اتوسل اليك بفقري اليك وكيف اتوسل اليك بما هو محال ان يصل
اليك ام كيف اشكو اليك حالي وهو لا يخفى عليك ام كيف اترجم بمقالي وهو منك برز اليك

عافیت کی دعائیں

ہوا ہے کہ اپنے بیماروں کی دوا صدقہ کے ذریعے کرو نیز شیخ شہید رحمۃ اللہ علیہ نے مرض کے دور ہونے کے لئے نقل کیا ہے کہ اپنے ہاتھ کو مریض کے دائیں بازو پر رکھ کر سات دفعہ سورہ الحمد اور یہ دعا پڑھے اللهم ازل عنه العلل والداء واعده الى الصحة والشفاء وامده بحسن الوقاية ورده الى حسن العافية واجعل ما ناله في مرضه هذا مادة لحيوته وكفارة لسيئاته اللهم وصل على محمد وآل محمد اور اگر اس سے اثر نہ ہو تو پھر دوبارہ سورہ الحمد کو ستر دفعہ پڑھے کہ انشاء اللہ ضرور اثر ہوگا۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس شخص کو سورہ الحمد اور قل ہو اللہ ٹھیک نہ کرے اسے کوئی چیز

اَمْ كَيْفَ تَخِيْبُ اٰمَالِيْ وَهِيَ قَدْ وَفَدَتْ اِلَيْكَ اَمْ كَيْفَ لَا تُحْسِنُ اَحْوَالِيْ وَبِكَ قَامَتْ اِلٰهِيْ مَا اَلْطَفَكَ
بِيْ مَعَ عَظِيْمِ جَهْلِيْ وَمَا اَرْحَمَكَ بِيْ مَعَ قَبِيْحِ فِعْلِيْ اِلٰهِيْ مَا اَقْرَبَكَ مِنِّيْ وَاَبْعَدَنِيْ عَنْكَ وَمَا اَرْاَفَكَ
بِيْ فَمَا الَّذِيْ يَحْجُبُنِيْ عَنْكَ اِلٰهِيْ عَلِمْتُ بِاخْتِلَافِ الْاٰثَارِ وَتَنَقُّلَاتِ الْاَطْوَارِ اَنَّ مُرَادَكَ مِنِّيْ اَنْ تَتَعَرَّفَ
اِلَيَّ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى لَا اَجْهَلَكَ فِيْ شَيْءٍ اِلٰهِيْ كُلَّمَا اَخْرَسَنِيْ لُؤْمِيْ اَنْطَقَنِيْ كَرَمُكَ وَكُلَّمَا
اٰيَسَتْنِيْ اَوْصَافِيْ اَطْمَعَتْنِيْ مِنَنُكَ اِلٰهِيْ مَنْ كَانَتْ مَحَاسِنُهٗ مَسَاوِيَ فَكَيْفَ لَا تَكُوْنُ مَسَاوِيْهِ
مَسَاوِيَ وَمَنْ كَانَتْ حَقَائِقُهٗ دَعَاوِيَ فَكَيْفَ لَا تَكُوْنُ دَعَاوِيْهِ دَعَاوِيَ اِلٰهِيْ حُكْمُكَ
النَّافِذُ وَمَشِيَّتُكَ الْقَاهِرَةُ لَمْ يَتْرُكَا لِذِيْ مَقَالٍ مَقَالًا وَلَا لِذِيْ حَالٍ حَالًا اِلٰهِيْ كَمْ مِنْ طَاعَةٍ
بَنَيْتُهَا وَحَالَةٍ شَيَّدْتُهَا هَدَمَ اعْتِمَادِيْ عَلَيْهَا عَدْلُكَ بَلْ اَقَالَنِيْ مِنْهَا فَضْلُكَ اِلٰهِيْ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنِّيْ وَاِنْ لَمْ
تَدُمِ الطَّاعَةُ مِنِّيْ فِعْلًا جَزْمًا فَقَدْ دَامَتْ مَحَبَّةً وَعَزْمًا اِلٰهِيْ كَيْفَ اَعْزِمُ وَاَنْتَ الْقَاهِرُ وَكَيْفَ
لَا اَعْزِمُ وَاَنْتَ الْاٰمِرُ اِلٰهِيْ تَرَدُّدِيْ فِي الْاٰثَارِ يُوْجِبُ بُعْدَ الْمَزَارِ فَاجْمَعْنِيْ عَلَيْكَ بِخِدْمَةٍ تُوْصِلُنِيْ
اِلَيْكَ كَيْفَ يُسْتَدَلُّ عَلَيْكَ بِمَا هُوَ فِيْ وُجُوْدِهٖ مُفْتَقِرٌ اِلَيْكَ اَيَكُوْنُ لِغَيْرِكَ مِنَ الظُّهُوْرِ مَا لَيْسَ لَكَ
حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الْمُظْهِرَ لَكَ مَتٰى غِبْتَ حَتّٰى تَحْتَاجَ اِلٰى دَلِيْلٍ يَدُلُّ عَلَيْكَ وَمَتٰى بَعُدْتَ حَتّٰى تَكُوْنَ
الْاٰثَارُ هِيَ الَّتِيْ تُوْصِلُ اِلَيْكَ عَمِيَتْ عَيْنٌ لَا تَرَاكَ عَلَيْهَا رَقِيْبًا وَخَسِرَتْ صَفْقَةُ عَبْدٍ لَمْ تَجْعَلْ لَهٗ مِنْ
حُبِّكَ نَصِيْبًا اِلٰهِيْ اَمَرْتَ بِالرُّجُوْعِ اِلَى الْاٰثَارِ فَارْجِعْنِيْ اِلَيْكَ بِكِسْوَةِ الْاَنْوَارِ وَهِدَايَةِ الْاِسْتِبْصَارِ
حَتّٰى اَرْجِعَ اِلَيْكَ مِنْهَا كَمَا دَخَلْتُ اِلَيْكَ مِنْهَا مَصُوْنَ السِّرِّ عَنِ النَّظَرِ اِلَيْهَا وَمَرْفُوْعَ الْهِمَّةِ عَنِ
الْاِعْتِمَادِ عَلَيْهَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اِلٰهِيْ هٰذَا ذُلِّيْ ظَاهِرٌ بَيْنَ يَدَيْكَ وَهٰذَا حَالِيْ لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ
مِنْكَ اَطْلُبُ الْوُصُوْلَ اِلَيْكَ وَبِكَ اَسْتَدِلُّ عَلَيْكَ فَاهْدِنِيْ بِنُوْرِكَ اِلَيْكَ وَاَقِمْنِيْ بِصِدْقِ الْعُبُوْدِيَّةِ
بَيْنَ يَدَيْكَ اِلٰهِيْ عَلِّمْنِيْ مِنْ عِلْمِكَ الْمَخْزُوْنِ وَصُنِّيْ بِسِتْرِكَ الْمَصُوْنِ اِلٰهِيْ حَقِّقْنِيْ بِحَقَائِقِ اَهْلِ الْقُرْبِ
وَاسْلُكْ بِيْ مَسْلَكَ اَهْلِ الْجَذْبِ اِلٰهِيْ اَغْنِنِيْ بِتَدْبِيْرِكَ لِيْ عَنْ تَدْبِيْرِيْ وَبِاخْتِيَارِكَ عَنِ اخْتِيَارِيْ
وَاَوْقِفْنِيْ عَلٰى مَرَاكِزِ اضْطِرَارِيْ اِلٰهِيْ اَخْرِجْنِيْ مِنْ ذُلِّ نَفْسِيْ وَطَهِّرْنِيْ مِنْ شَكِّيْ وَشِرْكِيْ قَبْلَ
حُلُوْلِ رَمْسِيْ بِكَ اَنْتَصِرُ فَانْصُرْنِيْ وَعَلَيْكَ اَتَوَكَّلُ فَلَا تَكِلْنِيْ وَاِيَّاكَ اَسْاَلُ فَلَا تُخَيِّبْنِيْ وَفِيْ
فَضْلِكَ اَرْغَبُ فَلَا تَحْرِمْنِيْ وَبِجَنَابِكَ اَنْتَسِبُ فَلَا تُبْعِدْنِيْ وَبِبَابِكَ اَقِفُ فَلَا تَطْرُدْنِيْ اِلٰهِيْ تَقَدَّسَ

عافیت کی دعائیں

ٹھیک نہیں کرے گی اور ہر مرض کے لئے یہ دونوں سورتیں مفید ہیں۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس مومن کو جو مرض لاحق ہو تو وہ خالص نیت سے یہ پڑھے وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ اور پھر اس جگہ پر ہاتھ سے مس کرے کہ اسے اللہ تعالیٰ شفاعت عنایت فرمائے گا۔ امام رضا علیہ السلام سے تمام بیماریوں کے دور ہونے کے لئے مروی ہے کہ ان پر یہ پڑھے یَا مُنْزِلَ الشِّفَاءِ وَمُذْهِبَ الدَّاءِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَنْزِلْ عَلٰى وَجَعِيَ الشِّفَاءَ سید ابن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے مہج الدعوات میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں امیر المومنین علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ کہ

رضاك أن تكون له علة منك فكيف يكون له علة مني إلهي أنت الغني بذاتك أن يصل
إليك النفع منك فكيف لا تكون غنيا عني إلهي إن القضاء والقدر يمنيني وإن الهوى بوثائق
الشهوة أسرني فكن أنت النصير لي حتى تنصرني وتبصرني وأغنني بفضلك حتى أستغني بك
عن طلبي أنت الذي أشرقت الأنوار في قلوب أوليائك حتى عرفوك ووحدوك وأنت الذي
أزلت الأغيار عن قلوب أحبائك حتى لم يحبوا سواك ولم يلجؤوا إلى غيرك أنت المونس لهم حيث
أوحشتهم العوالم وأنت الذي هديتهم حيث استبانت لهم المعالم ماذا وجد من فقدك وما
الذي فقد من وجدك لقد خاب من رضي دونك بدلا ولقد خسر من بغى عنك متحولا كيف
يرجى سواك وأنت ما قطعت الإحسان وكيف يطلب من غيرك وأنت ما بدلت عادة الامتنان
يا من أذاق أحباءه حلاوة المؤانسة فقاموا بين يديه متملقين ويا من ألبس أولياءه ملابس هيبته
فقاموا بين يديه مستغفرين أنت الذاكر قبل الذاكرين وأنت البادي بالإحسان قبل توجه
العابدين وأنت الجواد بالعطاء قبل طلب الطالبين وأنت الوهاب ثم لما وهبت لنا من المستقرضين
إلهي اطلبني برحمتك حتى أصل إليك واجذبني بمنك حتى أقبل عليك إلهي إن رجائي
لا ينقطع عنك وإن عصيتك كما أن خوفي لا يزايلني وإن أطعتك فقد دفعتني العوالم
إليك وقد أوقعني علمي بكرمك عليك إلهي كيف أخيب وأنت أملي أم كيف أهان
وعليك متكلي إلهي كيف أستعز وفي الذلة أركزتني أم كيف لا أستعز وإليك
نسبتني إلهي كيف لا أفتقر وأنت الذي في الفقراء أقمتني أم كيف أفتقر وأنت الذي
بجودك أغنيتني وأنت الذي لا إله غيرك تعرفت لكل شيء فما جهلك شيء وأنت الذي
تعرفت إلي في كل شيء فرأيتك ظاهرا في كل شيء وأنت الظاهر لكل شيء يا من استوى
برحمانيته فصار العرش غيبا في ذاته محقت الآثار بالآثار ومحوت الأغيار بمحيطات
أفلاك الأنوار يا من احتجب في سرادقات عرشه عن أن تدركه الأبصار يا من تجلى بكمال
بهائه فتحققت عظمته الاستواء كيف تخفى وأنت الظاهر أم كيف تغيب وأنت الرقيب
الحاضر إنك على كل شيء قدير والحمد لله وحده ۔ خلاصہ جو شخص موفق ہوا سے آج کے دن عرفات

عافیت کی دعائیں

ایک شخص کہ جس کا رنگ اڑا ہوا تھا آیا اس نے آکر عرض کی یا امیرالمومنین میں ہمیشہ بیمار رہتا ہوں اور بہت سے دردوں میں مبتلا رہتا ہوں آپ مجھے کوئی دعا تعلیم دیجئے کہ اس کے ذریعہ میری بیماریاں دور ہوں تو آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں وہ دعا بتلاتا ہوں کہ جو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جبکہ امام حسن وحسین علیہما السلام بیمار ہوئے تھے بتلائی تھی اور وہ دعا یہ ہے إلهي كلما أنعمت علي بنعمة قل لك عندها شكري وكلما ابتليتني ببلية قل لك عندها صبري فيا من قل شكري عند نعمه فلم يحرمني ويا من قل صبري عند بلائه فلم يخذلني ويا من

کے مقام میں ہونا چاہیے اور آج کے دن کی دعائیں اور اعمال بہت کافی ہیں لیکن سب سے بہترین عمل آج کے دن دعا کرنا ہے پورے سال میں آج کا دن دعا کرنے میں ایک خاص امتیاز رکھتا ہے لہٰذا اپنے مومن بھائیوں کے لئے خواہ وہ زندہ ہوں یا مر چکے ہوں بہت زیادہ دعا کرنی چاہیے (اور پڑھنے والوں سے بندہ مترجم و مؤلف بھی طالب دعا ہے کہ اس گناہگار کے خاتمہ بر ایمان اور محمد و آل محمد کے ساتھ محشور ہونے کی دعا ضرور فرمائیں خدا آپ کے اعمال کو قبول فرمائے) آج کے دن تیسری زیارت جامعہ کو بھی پڑھے اور عرفہ کے دن کے آخری وقت میں یہ دعا پڑھے یَا رَبِّ اِنَّ ذُنُوْبِیْ لَا تَضُرُّكَ وَاِنَّ مَغْفِرَتَكَ لِیْ لَا تَنْقُصُكَ فَاَعْطِنِیْ مَا لَا يَنْقُصُكَ وَاغْفِرْ لِیْ مَا لَا يَضُرُّكَ اور نیز یہ بھی پڑھے اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنِیْ خَيْرَ مَا عِنْدَكَ لِشَرِّ مَا عِنْدِیْ فَاِنْ اَنْتَ لَمْ تَرْحَمْنِیْ بِتَعَبِیْ وَنَصَبِیْ فَلَا تَحْرِمْنِیْ اَجْرَ الْمُصَابِ عَلٰى مُصِيْبَتِهٖ سید بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے عرفہ کے دعاؤں کے ضمن میں غروب آفتاب کے وقت اس دعا کو پڑھنے کا فرمایا ہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الخ یہ وہی دعا ہے جو عشرات کے نام سے مشہور ہے اور سابقہ صفحہ ۹۶ پر ذکر کی جا چکی ہے پس اس دعا کو جو ہر روز صبح اور شام پڑھی جاتی ہے عرفہ کے دن کے آخر میں ترک نہ کرے، دسویں کی رات یہ بہت متبرک راتوں میں سے ہے یہ ان چار راتوں میں سے ایک رات ہے کہ جن میں جاگتے رہنا مستحب ہے، آج کی رات میں آسمان کے دروازے کھلے ہوئے ہوتے ہیں، آج رات میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت مستحب ہے اور دعا یَا دَآئِمَ الْفَضْلِ عَلَى الْبَرِيَّةِ جو شب جمعہ میں صفحہ ۳ پر گذر چکی ہے کا پڑھنا بھی مستحب ہے، دسویں کا دن آج عید قربانی کا دن ہے یعنی عید الضحیٰ ہے یہ بہت شرافت والا دن ہے اس کے کئی ایک عمل ہیں، پہلے غسل کرنا جو آج کے دن میں سنت مؤکدہ ہے بلکہ بعض علماء نے آج کے دن غسل کرنا واجب جانا ہے، دوسرے عید کی نماز پڑھے اور نماز عید کا طریقہ وہی جو عید الفطر کا ہے اور اس کی پوری کیفیت صفحہ ۲۳۲ پر گذر چکی ہے لیکن آج کے دن مستحب ہے کہ عید کی نماز پڑھنے کے بعد قربانی کے گوشت سے افطار کرے، تیسرے وہ دعائیں جو عید کے پڑھنے سے پہلے اور بعد میں وارد ہوئی ہیں پڑھے اور یہ سب کتاب اقبال میں موجود ہے، لیکن سب سے بہتر صحیفہ کاملہ کی سنتالیسویں دعا کہ جس کی ابتداء اول اَللّٰهُمَّ هٰذَا يَوْمٌ مُّبَارَكٌ سے ہے آج کے دن پڑھے اور نیز صحیفہ کاملہ چھیالیسویں دعا بھی پڑھے چوتھے دعائے ندبہ جو بعد میں صفحہ ۳ پر آئے گی پڑھے پانچویں قربانی جو سنت مؤکدہ ہے کرے (اور قربانی کی کھالوں کو مدارس دینیہ پر خرچ کرے اور ان مدارس سے مدرسہ جامع المنتظر وتن پورہ لاہور جو صرف خالص اور معیاری دینی درس گاہ ہے کو بھی یاد رکھیں) چھٹے جو شخص منیٰ میں ہو تو

عافیت کی دعائیں

یَا اَرَانِیْ عَلَی الْمَعَاصِیْ فَلَمْ يَفْضَحْنِیْ وَيَا مَنْ اَرَانِیْ عَلَی الْخَطَايَا فَلَمْ يُعَاقِبْنِیْ عَلَيْهَا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَاشْفِنِیْ مِنْ مَرَضِیْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے اس شخص کو ایک سال کے بعد دیکھا تو اس کا رنگ سرخ ہو چکا تھا اور کہتا تھا کہ میں نے اس دعا کو جس ورد بنا پڑھا اس سے شفا حاصل ہوئی اور میں کسی بادشاہ کہ جس سے خوف کھاتا تھا کے پاس نہیں گیا مگر اس کے شر سے خداوند عالم نے مجھے اس دعا کی وجہ سے محفوظ رکھا نجاشی نے اپنے اجداد سے نقل کیا ہے کہ مجھے ایک ٹوپی رات میں ملی تھی کہ جو چار سو سال سے چلی آ رہی تھی اور اسے کسی دربدر نہیں

عید غدیر کے دن کے اعمال

ہوا سے پندرہ نمازوں کے بعد تکبیرات پڑھنی چاہیے جس کی ابتداء آج کے ظہر کی نماز سے کرکے تیرھویں کی صبح کی نماز کے بعد تک پڑھنا ہوگی وہ تکبیرات کافی کے صحیح روایت کے مطابق یہ ہیں اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا ھَدَانَا اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا رَزَقَنَا مِنْ بَھِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَبْلَانَا اور ان تکبیروں کو نماز فریضہ اور نوافل کے بعد بقدر امکان بار بار پڑھے، پندرھویں کے دن ۲۱۲ھ میں امام علی نقی علیہ السلام کی ولادت با سعادت واقع ہوئی، اٹھارھویں کی رات، یہ غدیر کی رات ہے اور بہت با شرافت رات ہے، سیدنے اقبال میں بارہ رکعت نماز ایک سلام کے ساتھ ایک مخصوص کیفیت سے نقل کی ہے، اٹھارہویں کا دن عید غدیر کا دن ہے اور یہ اللہ تعالیٰ اور آل محمد علیہم السلام کی بہت بڑی عیدوں میں سے ہے اللہ تعالیٰ نے کسی پیغمبر کو مبعوث نہیں فرمایا مگر انہوں نے آج کے دن عید منائی اور اس کا احترام بجا لائے اس کا نام آسمان میں روز عہد معہود اور زمین میں روز میثاق ماخوذ و جمع مشہود ہے، روایت میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا، حضور مسلمانوں کے لئے جمعہ اور اضحیٰ اور فطر کے علاوہ بھی کوئی عید ہے آپ نے فرمایا کہاں ایک عید ہے کہ جس کا احترام سب سے زیادہ ہے، راوی نے عرض کی کہ وہ کونسی عید ہے آپ نے فرمایا کہ وہ اس دن عید ہے کہ جس دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کو غدیر کے مقام پر اپنا خلیفہ و جانشین بنایا اور فرمایا کہ جس کا میں حاکم اور اولی بالتصرف ہوں اس کا علی علیہ السلام حاکم اور پیشوا ہے اور وہ دن اٹھارہ ذی الحجۃ کا ہے، راوی نے عرض کیا کہ اس دن کیا کرنا چاہیئے تو آپ نے فرمایا کہ اس دن روزہ رکھو اور عبادت کرو اور محمد و آل محمد علیہم السلام کو یاد کرو اور ان پر درود و صلوات بھیجو، جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کی، کہ آج کے دن کو عید قرار دیں اور پیغمبر اپنے وصی اور جانشین کو اس دن عید قرار دینے کی وصیت کیا کرتے تھے ابن ابی نصر بزنطی نے امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اے ابی نصر کے بیٹے تو جہاں بھی ہو کوشش کر کہ غدیر کے دن جناب امیر المومنین علیہ السلام کی قبر مطہر کے پاس حاضر ہو کیونکہ خداوند عالم کی ذات آج کے دن ہر مرد و زن مومن کے ساٹھ سال کے گناہ بخشتا ہے اور انہیں جہنم کی آگ سے دو مقابل ان کے جو رمضان المبارک کے مہینے میں اور شب قدر اور شب عید آزاد کئے ہوں اس دن آزاد کرتا ہے اور ایک درہم جو اپنے مومن بھائی کو آج کے دن عطا کرے وہ بہتر ہے دوسرے اوقات میں ہزار درہم کے دینے سے آج کے دن اپنے

عافیت کی دعا میں رکھا مگر وہ دور ہو گیا جب اس ٹوپی کو پھاڑا گیا کہ دیکھیں کہ اس میں کیا ہے تو دیکھا گیا کہ یہ دعا اس میں موجود تھی بِسْمِ اللّٰہِ الْمَلِکِ الْحَقِّ الْمُبِیْنِ شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ لِلّٰہِ نُوْرٌ وَحِکْمَۃٌ وَحَوْلٌ وَقُوَّۃٌ وَقُدْرَۃٌ وَسُلْطَانٌ وَبُرْھَانٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اٰدَمُ صَفِیُّ اللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِبْرٰھِیْمُ خَلِیْلُ اللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُوْسٰی کَلِیْمُ اللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الْعَرَبِیُّ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَحَبِیْبُہٗ وَخِیَرَتُہٗ مِنْ خَلْقِہٖ اُسْکُنْ یَا جَنِیْنَ الْاَوْجَاعِ وَالْاَسْقَامِ الْاَذٰی وَحُمَّیَۃَ الْعِلَلِ وَحُمَّیَۃَ نَحْوِہٖ سَکَّنْتُکَ بِالَّذِیْ سَکَنَ لَہٗ مَا فِی اللَّیْلِ

مومن بھائی اور مومنہ عورت اور ان کے شاگردوں پر احسان کر قسم خدا کی کہ اگر لوگ آج کے دن کی فضیلت جیسا کہ وہ ہے بجا لائیں تو ان سے فرشتے دس دفعہ ملا کر اس دن مصافحہ کریں۔ خلاصہ اس با شرافت دن کی تعظیم بجا لانی لازم و ضروری ہے اور آج کے دن کئی ایک عمل ہیں پہلے روزہ رکھے جو ساٹھ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے، ایک خبر میں ہے کہ آج کا روزہ عمر دنیا کے روزہ کے برابر ہے اور سو حج اور سو عمرہ کے ہم وزن ثواب کے لحاظ سے ہے، دوسرے غسل کرے تیسرے حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہما السلام کی زیارت کرے ضروری اور مناسب ہے کہ انسان جہاں کہیں بھی ہو کوشش کرے کہ اپنے آپ کو آج کے دن جناب امیر المومنین علیہ السلام کی قبر مطہر تک پہنچا دے، آج کے دن امیر المومنین علیہ السلام کی تین خاص زیارتیں نقل کی گئی ہیں کہ ان میں سے ایک وہ مشہور و معروف زیارت امین اللہ ہے (صفحہ ۲۹۲) کہ جو قریب اور دور سے پڑھی جاتی ہے دوسری زیارات جامعہ مطلقہ ہے جو زیارات کے باب (صفحہ ۳۲۵) پر آئے گی، چوتھے وہ تعویذ پڑھے کہ جسے ثقہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے، پانچویں دو رکعت نماز پڑھے اور اس کے بعد سجدہ میں جا کر سو دفعہ اللہ کا شکر بجا لائے پھر سجدہ سے سر اٹھا کر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّكَ وَاحِدٌ اَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ تَلِدْ وَلَمْ تُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَكَ كُفُوًا اَحَدٌ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ يَا مَنْ هُوَ كُلَّ يَوْمٍ فِيْ شَاْنٍ كَمَا كَانَ مِنْ شَاْنِكَ اَنْ تَفَضَّلْتَ عَلَيَّ بِاَنْ جَعَلْتَنِيْ مِنْ اَهْلِ اِجَابَتِكَ وَاَهْلِ دِيْنِكَ وَاَهْلِ دَعْوَتِكَ وَوَفَّقْتَنِيْ لِذٰلِكَ فِيْ مُبْتَدَءِ خَلْقِيْ تَفَضُّلًا مِنْكَ وَكَرَمًا وَجُوْدًا ثُمَّ اَرْدَفْتَ الْفَضْلَ فَضْلًا وَالْجُوْدَ جُوْدًا وَالْكَرَمَ كَرَمًا رَاْفَةً مِنْكَ وَرَحْمَةً اِلٰى اَنْ جَدَّدْتَ ذٰلِكَ الْعَهْدَ لِيْ تَجْدِيْدًا بَعْدَ تَجْدِيْدِكَ خَلْقِيْ وَكُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا نَاسِيًا سَاهِيًا غَافِلًا فَاَتْمَمْتَ نِعْمَتَكَ بِاَنْ ذَكَّرْتَنِيْ ذٰلِكَ وَمَنَنْتَ بِهٖ عَلَيَّ وَهَدَيْتَنِيْ لَهٗ فَلْيَكُنْ مِنْ شَاْنِكَ يَا اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ اَنْ تُتِمَّ لِيْ ذٰلِكَ وَلَا تَسْلُبْنِيْهِ حَتّٰى تَتَوَفَّانِيْ عَلٰى ذٰلِكَ وَاَنْتَ عَنِّيْ رَاضٍ فَاِنَّكَ اَحَقُّ الْمُنْعِمِيْنَ اَنْ تُتِمَّ نِعْمَتَكَ عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاَجَبْنَا دَاعِيَكَ بِمَنِّكَ فَلَكَ الْحَمْدُ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِرَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَدَّقْنَا وَاَجَبْنَا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فِيْ مُوَالَاةِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَخِيْ رَسُوْلِهٖ وَالصِّدِّيْقِ الْاَكْبَرِ وَالْحُجَّةِ عَلٰى بَرِيَّتِهِ الْمُؤَيِّدِ بِهٖ نَبِيَّهٗ وَدِيْنَهُ الْحَقَّ الْمُبِيْنَ عَلَمًا لِدِيْنِ اللّٰهِ وَخَازِنًا لِعِلْمِهٖ

عافیت کی دعائیں

وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ مکارم الاخلاق میں ہے کہ نجاشی بادشاہ کو صداع تھا تو اس نے اپنی مرض کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لکھا، حضرت نے اس حرز کو اس کے لئے لکھا اس نے اسے اپنی ٹوپی میں رکھا تو اسے اس درد سے آرام ہو گیا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ شَهِدَ اللّٰهُ آخر آیت تک لکھا اور پھر یہ تھا لِلّٰهِ نُوْرٌ وَّحِكْمَةٌ وَّعِزٌّ وَّقُوَّةٌ وَّبُرْهَانٌ وَّقُدْرَةٌ وَّسُلْطَانٌ وَّرَحْمَةٌ يَا مَنْ لَا يَنَامُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُوْسٰى كَلِيْمُ اللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ

وَعَيْبَةَ غَيْبِ اللّٰهِ وَمَوْضِعَ سِرِّ اللّٰهِ وَاَمِيْنَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ وَشَاهِدَهٗ فِىْ بَرِيَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا
مُنَادِيًا يُّنَادِىْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا
مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ فَاِنَّا يَا رَبَّنَا
بِمَنِّكَ وَلُطْفِكَ اَجَبْنَا دَاعِيَكَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ وَصَدَّقْنَاهُ وَصَدَّقْنَا مَوْلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَكَفَرْنَا
بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ فَوَلِّنَا مَا تَوَلَّيْنَا وَاحْشُرْنَا مَعَ اَئِمَّتِنَا فَاِنَّا بِهِمْ مُؤْمِنُوْنَ مُوْقِنُوْنَ وَلَهُمْ مُسَلِّمُوْنَ
اٰمَنَّا بِسِرِّهِمْ وَعَلَانِيَتِهِمْ وَشَاهِدِهِمْ وَغَائِبِهِمْ وَحَيِّهِمْ وَمَيِّتِهِمْ وَرَضِيْنَا بِهِمْ اَئِمَّةً وَّقَادَةً وَّسَادَةً وَّ
حَسْبُنَا بِهِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اللّٰهِ دُوْنَ خَلْقِهٖ لَا نَبْتَغِىْ بِهِمْ بَدَلًا وَّلَا نَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهِمْ وَلِيْجَةً وَّبَرِئْنَا اِلَى اللّٰهِ
مِنْ كُلِّ مَنْ نَّصَبَ لَهُمْ حَرْبًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَكَفَرْنَا بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ
وَالْاَوْثَانِ الْاَرْبَعَةِ وَاَشْيَاعِهِمْ وَاَتْبَاعِهِمْ وَكُلِّ مَنْ وَّالَاهُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ مِنْ اَوَّلِ الدَّهْرِ اِلٰى
اٰخِرِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نُشْهِدُكَ اَنَّا نَدِيْنُ بِمَا دَانَ بِهٖ مُحَمَّدٌ وَّاٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَقَوْلُنَا
مَا قَالُوْا وَدِيْنُنَا مَا دَانُوْا بِهٖ مَا قَالُوْا بِهٖ قُلْنَا وَمَا دَانُوْا بِهٖ دِنَّا وَمَا اَنْكَرُوْا اَنْكَرْنَا وَمَنْ وَّالَوْا
وَالَيْنَا وَمَنْ عَادَوْا عَادَيْنَا وَمَنْ لَّعَنُوْا لَعَنَّا وَمَنْ تَبَرَّؤُوْا مِنْهُ تَبَرَّاْنَا مِنْهُ وَمَنْ تَرَحَّمُوْا عَلَيْهِ تَرَحَّمْنَا
عَلَيْهِ اٰمَنَّا وَسَلَّمْنَا وَرَضِيْنَا وَاتَّبَعْنَا مَوَالِيَنَا صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَللّٰهُمَّ فَتَمِّمْ لَنَا ذٰلِكَ وَلَا تَسْلُبْنَاهُ
وَاجْعَلْهُ مُسْتَقِرًّا ثَابِتًا عِنْدَنَا وَلَا تَجْعَلْهُ مُسْتَعَارًا وَّاَحْيِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا عَلَيْهِ وَاَمِتْنَا اِذَا اَمَتَّنَا
عَلَيْهِ اٰلُ مُحَمَّدٍ اَئِمَّتُنَا فَبِهِمْ نَاْتَمُّ وَاِيَّاهُمْ نُوَالِىْ وَعَدُوَّهُمْ عَدُوَّ اللّٰهِ نُعَادِىْ فَاجْعَلْنَا مَعَهُمْ فِى
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ فَاِنَّا بِذٰلِكَ رَاضُوْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اس کے بعد پھر سجدہ میں جائے
اور سو دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سو دفعہ شُكْرًا لِلّٰهِ کہے، روایت میں ہے کہ جو شخص اس عمل کو بجالائے اس کے لئے اس شخص جیسا
ثواب ہوگا جس نے جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس غدیر کے دن جناب امیرؑ کی ولایت اور
حکومت کی بیعت کی ہو، بہتر یوں ہے کہ اس نماز کو زوال کے قریب بجالائے کہ جس وقت جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نے خم غدیر میں حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہما السلام کو لوگوں کے لئے امام اور اپنا خلیفہ
وجانشین بنایا ان دو رکعتوں کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ انا انزلناہ اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد
کے بعد سورہ قل ہو اللہ پڑھے، پہلے غسل کرے اور زوال سے آدھا گھنٹہ پہلے دو رکعت نماز پڑھے اس کی ہر ایک

تعویذات اثرہ

وَكَلِمَتِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَصَفِيُّهٗ
وَصَفْوَتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُسْكُنْ
سَكَّنْتُكَ بِمَنْ يَكُنْ
لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ وَبِمَنْ سَكَنَ
لَهٗ مَا فِى اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِىْ
بِاَمْرِهٖ رُخَاءً حَيْثُ
اَصَابَ وَالشَّيَاطِيْنَ
كُلَّ بَنَّاءٍ وَّغَوَّاصٍ
اَلَا اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ

سر اور کان کے درد کا تعویذ

امام محمد باقر علیہ السلام کو
مروی ہے کہ سر کے درد کے
لئے سر کو مس کرکے سات
دفعہ یہ پڑھے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
الَّذِىْ سَكَنَ لَهٗ مَا
فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا فِى
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
یہی دعا کان کے درد کے
لئے بھی سات دفعہ امام

ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد دس دفعہ سورہ قل ہو اللہ اور دس دفعہ ایت الکرسی اور دس دفعہ سورہ انا انزلناہ پڑھے اس کا ثواب ایک لاکھ حج اور ایک لاکھ عمرہ کے برابر ہے اور اس کی دنیاوی و آخروی حاجتیں باسانی اور عافیت بر آئیں گی، یہ معلوم رہے کہ جب سیّد نے اقبال میں اس نماز کو ذکر کیا تو دس دفعہ سورہ انا انزلناہ کو ایت الکرسی پر مقدم ذکر فرمایا ہے، اسی طرح علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سیّد کی مطابقت کر کے ذکر فرمایا ہے، حقیر نے بھی اپنی دوسری کتابوں میں یوں ہی ذکر کیا تھا لیکن جب تتبع کیا تو ایت الکرسی کا ذکر سورہ قدر سے پہلے بہت زیادہ روایتوں میں دیکھا، اور یہ احتمال دیتا کہ سیّد کی اقبال کتاب کو لکھنے والوں کی طرف سے یہ سہو ہو گیا ہو کہ انہوں نے حمد کے عدد میں اور تقدیم سورہ قدر کو ایت الکرسی میں سہواً لکھ دیا ہو یا یہ کہ یہ ایک علیحدہ مستقل اور عمل ہے کہ جسے سیّد نقل فرما رہے ہیں اس کا اس نماز سے کوئی تعلق نہیں یہ سب احتمال بعید ہیں، اس نماز کے بعد یہ دعا رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا کو جو بہت طویل ہے پڑھے ساتھ ہی آج کے دن دعائے ندبہ کو پڑھے، آٹھویں یہ دعا پڑھے کہ جسے سیّد بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ مفیدؒ سے نقل کیا ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَعَلِيٍّ وَلِيِّكَ وَالشَّاْنِ وَالْقَدْرِ الَّذِیْ خَصَصْتَهُمَا بِهٖ دُوْنَ خَلْقِكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَاَنْ تَبْدَاَ بِهِمَا فِیْ كُلِّ خَيْرٍ عَاجِلٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ الْاَئِمَّةِ الْقَادَةِ وَالدُّعَاةِ السَّادَةِ وَالنُّجُوْمِ الزَّاهِرَةِ وَالْاَعْلَامِ الْبَاهِرَةِ وَسَاسَةِ الْعِبَادِ وَاَرْكَانِ الْبِلَادِ وَالنَّاقَةِ الْمُرْسَلَةِ وَالسَّفِيْنَةِ النَّاجِيَةِ الْجَارِيَةِ فِی اللُّجَجِ الْغَامِرَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ خُزَّانِ عِلْمِكَ وَاَرْكَانِ تَوْحِيْدِكَ وَدَعَائِمِ دِيْنِكَ وَمَعَادِنِ كَرَامَتِكَ وَصَفْوَتِكَ مِنْ بَرِيَّتِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ الْاَتْقِيَاءِ الْاَنْقِيَاءِ النُّجَبَاءِ الْاَبْرَارِ وَالْبَابِ الْمُبْتَلٰى بِهِ النَّاسُ مَنْ اَتَاهُ نَجَا وَمَنْ اَبَاهُ هَوٰى اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ اَهْلِ الذِّكْرِ الَّذِيْنَ اَمَرْتَ بِمَسْئَلَتِهِمْ وَذَوِی الْقُرْبٰى الَّذِيْنَ اَمَرْتَ بِمَوَدَّتِهِمْ وَفَرَضْتَ حَقَّهُمْ وَجَعَلْتَ الْجَنَّةَ مَعَادَ مَنِ اقْتَصَّ اٰثَارَهُمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرُوْا بِطَاعَتِكَ وَنَهَوْا عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَدَلُّوْا عِبَادَكَ عَلٰى وَحْدَانِيَّتِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَنَجِيْبِكَ وَصَفْوَتِكَ وَاَمِيْنِكَ وَرَسُوْلِكَ اِلٰى خَلْقِكَ وَبِحَقِّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيَعْسُوْبِ الدِّيْنِ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ الْوَصِيِّ الْوَفِيِّ وَالصِّدِّيْقِ الْاَكْبَرِ وَالْفَارُوْقِ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَالشَّاهِدِ لَكَ وَالدَّالِّ عَلَيْكَ وَالصَّادِعِ بِاَمْرِكَ وَالْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِيْلِكَ لَمْ تَاْخُذْهُ فِيْكَ لَوْمَةُ لَائِمٍ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَجْعَلَنِیْ فِیْ هٰذَا الْيَوْمِ الَّذِیْ عَقَدْتَ فِيْهِ

تعویذات ماثورہ

جعفر صادق علیہ السلام سے نقل ہوئی ہے، نیز آنحضرتؐ سے وارد ہے کہ پرانا پنیر جو عراق و ایران میں ہوتا ہے تھوڑا سا لیکر اس کو بہت نرم کر کے دودھ کے ساتھ ملا اسے آگ پر رکھ کر گرم کر کے چند قطرے کان میں ڈال دے، نیز سر کے درد کیلئے پیالہ میں پانی لیکر یہ پڑھے اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ اور پھر اس پانی کو پی لے روایت ہے کہ جب سرورِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صداع یعنی درد سر عارض ہوتا تھا تو آپ اپنے ہاتھوں کو کھول کر سورہ فاتحہ اور سورہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے تھے اور ہاتھوں کو اپنے چہرہ مبارک پر مل دیتے

لِوَلِيِّكَ الْعَهْدَ فِي أَعْنَاقِ خَلْقِكَ وَأَكْمَلْتَ لَهُمُ الدِّينَ مِنَ الْعَارِفِينَ بِحُرْمَتِهِ وَالْمُقِرِّينَ بِفَضْلِهِ مِنْ عُتَقَائِكَ وَطُلَقَائِكَ مِنَ النَّارِ وَلَا تُشْمِتْ بِي حَاسِدِي النِّعَمِ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا جَعَلْتَهُ عِيدَكَ الْأَكْبَرَ وَسَمَّيْتَهُ فِي السَّمَاءِ يَوْمَ الْعَهْدِ الْمَعْهُودِ وَفِي الْأَرْضِ يَوْمَ الْمِيثَاقِ الْمَأْخُوذِ وَالْجَمْعِ الْمَسْئُولِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَقْرِرْ بِهِ عُيُونَنَا وَاجْمَعْ بِهِ شَمْلَنَا وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَاجْعَلْنَا لِأَنْعُمِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَرَّفَنَا فَضْلَ هَذَا الْيَوْمِ وَبَصَّرَنَا حُرْمَتَهُ وَكَرَّمَنَا بِهِ وَشَرَّفَنَا بِمَعْرِفَتِهِ وَهَدَانَا بِنُورِهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْكُمَا وَعَلَى عِتْرَتِكُمَا وَعَلَى مُحِبِّيكُمَا مِنِّي أَفْضَلُ السَّلَامِ مَا بَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَبِكُمَا أَتَوَجَّهُ إِلَى اللّٰهِ رَبِّي وَرَبِّكُمَا فِي نَجَاحِ طَلِبَتِي وَقَضَاءِ حَوَائِجِي وَتَيْسِيرِ أُمُورِي اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَلْعَنَ مَنْ جَحَدَ حَقَّ هَذَا الْيَوْمِ وَأَنْكَرَ حُرْمَتَهُ فَصَدَّ عَنْ سَبِيلِكَ لِإِطْفَاءِ نُورِكَ فَأَبَى اللّٰهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَاكْشِفْ عَنْهُمْ وَبِهِمْ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ الْكُرُبَاتِ اَللّٰهُمَّ امْلَأِ الْأَرْضَ بِهِمْ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَأَنْجِزْ لَهُمْ مَا وَعَدْتَهُمْ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ نویں جب کسی مومن بھائی سے ملاقات کرے تو اس کو اس عبارت سے مبارک دے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَنَا مِنَ الْمُتَمَسِّكِينَ بِوِلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اور یہ بھی پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَكْرَمَنَا بِهَذَا الْيَوْمِ وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُوفِينَ بِعَهْدِهِ إِلَيْنَا وَمِيثَاقِهِ الَّذِي وَاثَقَنَا بِهِ مِنْ وِلَايَةِ وُلَاةِ أَمْرِهِ وَالْقُوَّامِ بِقِسْطِهِ وَلَمْ يَجْعَلْنَا مِنَ الْجَاحِدِينَ وَالْمُكَذِّبِينَ بِيَوْمِ الدِّينِ دسویں یہ سو دفعہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ كَمَالَ دِينِهِ وَتَمَامَ نِعْمَتِهِ بِوِلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ جاننا چاہیئے کہ آج کے باشرف دن میں اچھے کپڑے پہننا، زینت کرنا، خوشبو لگانا، خوشی کرنا اور شیعیان علی علیہ السلام کو خوش کرنا، ان کی تقصیرات کو معاف کرنا ان کی حاجت روائی کرنا، صلہ رحمی کرنا اہل وعیال پر توسعہ دینا، مومنین کو کھانا کھلانا، روزہ داروں کو افطاری دینا مومنین کے ساتھ مصافحہ کرنا اور ان کی زیارت اور دیکھنے کے لئے جانا، مومنین سے تبسم کرنا ان کے لئے ہدیئے بھیجنا، اللہ کی اس دن بہت بڑی نعمت جو ولایت علی علیہ السلام ہے کا شکر ادا کرنا، درود وصلوات بہت پڑھنا اللہ کی بہت زیادہ عبادت وطاعت بجالانا ان میں سے ہر ایک کے لئے بہت زیادہ فضیلت ہے اگر

تعویذات ماثورہ

تھے تو آنحضرت سے وہ درد دور ہو جاتا تھا، نیز درد سر کے لئے ہاتھ کو اس کے سر پر رکھے اور یہ پڑھے إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ربیع الابرار سے منقول ہے کہ مامون رشید کو شہر طرطوس میں درد سر لاحق ہو گیا تھا اسے کوئی علاج فائدہ مند نہ ہوا بادشاہ روم نے ایک ٹوپی اس کے لئے بھیجی اور لکھا کہ میں نے سنا ہے کہ تجھے درد لاحق ہو چکا ہے، میں یہ ٹوپی بھیج رہا ہوں اسے پہنے رکھنا یہاں تک کہ درد سے آرام ہو جائے مامون اس سے ڈر گیا کہ کہیں اس ٹوپی میں زہر نہ ہو تو اس نے حکم دیا کہ جو اس ٹوپی کو لایا ہے

کوئی ایک درہم اپنے مومن بھائی کو آج کے دن دے تو وہ اس دن کے علاوہ ایک لاکھ درہم دینے کے برابر ہے آج کے دن مومن بھائی کو کھانا کھلانا مثل اس کے ہے کہ اس نے تمام پیغمبروں وصدیقین کو کھانا کھلایا ہے جناب امیرالمؤمنین علیہ السلام کے غدیر کے دن کے خطبہ میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص آج کے دن روزہ رکھنے والے کو افطار کے وقت اس کا روزہ افطار کرے تو وہ اس شخص کے مثل ہوگا کہ جس نے دس فئام کو افطار دیا ہو ایک شخص نے اٹھکر عرض کیا، یا امیرالمؤمنین فئام کیا چیز ہے تو آپ نے فرمایا کہ ایک لاکھ پیغمبر اور صدیق اور شہیدوں کا نام فئام) ہے پس کیا حال ہوگا اس شخص کا کہ جو آج کے دن مؤمنین اور مؤمنات کی جماعت کی کفالت کر رہا ہو فضیلت اور کثرت ثواب کے لحاظ سے پس میں ایسے شخص کے کفر اور فقر سے محفوظ رہنے کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ضامن ہوں گا خلاصہ آج کے دن کی فضیلت اس سے زیادہ کہ اس کا ذکر یہاں پر کیا جائے آج کا دن شیعوں کے اعمال قبول ہونے اور ان کے ہم وغم کے دور ہونے کا دن ہے آج کا وہ دن ہے کہ جس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے جادوگروں پر غلبہ حاصل کیا تھا، اور آج کے دن خداوند عالم نے آگ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے ٹھنڈا کیا تھا، اور آج کے ہی دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جناب یوشع بن نون علیہ السلام کو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جناب شمعون الصفا علیہ السلام کو اپنا جانشین اور خلیفہ معین کیا تھا اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی امت اور رعیت کو جناب آصف بن برخیا کے اپنے خلیفہ ہونے پر گواہ قرار دیا، جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے آج کے دن اپنے اصحاب میں بھائی چارہ قرار دیا لہٰذا بہت مناسب ہے کہ آج کے دن مومن بھائی بھی ایک دوسرے کے ساتھ اخوت یعنی بھائی چارہ قرار دیں اور اس اخوت کی کیفیت جیسا کہ ہمارے استاد مکرم نے مستدرک الوسائل میں کتاب الفردوس سے نقل کی ہے یوں ہے . کہ ایک مومن اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے مومن بھائی کے دائیں ہاتھ پر رکھکر یہ پڑھے وَاٰخَیْتُکَ فِی اللّٰہِ وَصَافَیْتُکَ فِی اللّٰہِ وَصَافَحْتُکَ فِی اللّٰہِ وَعَاهَدْتُ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ وَکُتُبَہٗ وَرُسُلَہٗ وَاَنْبِیَآئَہٗ وَالْاَئِمَّۃَ الْمَعْصُوْمِیْنَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ عَلٰٓی اَنِّیْ اِنْ کُنْتُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّۃِ وَالشَّفَاعَۃِ وَاُذِنَ لِیْ بِاَنْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ لَا اَدْخُلُهَآ اِلَّا وَاَنْتَ مَعِیْ اس کے بعد دوسرا مومن یہ کہے قَبِلْتُ اور پھر یہ کہے اَسْقَطْتُ عَنْکَ جَمِیْعَ حُقُوْقِ الْاُخُوَّۃِ مَا خَلَا الشَّفَاعَۃَ وَالدُّعَآءَ وَالزِّیَارَۃَ محدث فیض نے بھی خلاصہ الاذکار میں اخوت کے صیغے کو قریبا اسی طرح ذکر کیا ہے چوبیسویں کا دن بنابر اشہر آج کے دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجران کے نصاریٰ کے ساتھ مباہلہ کیا، اور حضرت نے قبل اس کے کہ مباہلہ کے لئے روانہ ہوں اپنی عبا اور ردا کو اپنے دوش مبارک

تعویذات ماثورہ

اسی کے سر پر پہلے رکھ دی جائے، جب اس کے سر پر رکھی گئی تو اسے کچھ ضرر بھی نہ پہونچا تو اس کے بعد اس شخص کے سر پر رکھوائی جسے درد تھا تو اسے اس درد سے آرام آگیا تو اس وقت مامون نے اسے خود اپنے سر پر رکھ لیا تو اس کو درد سے آرام آگیا مامون کو اس سے تعجب ہوا۔ اس کو پھاڑا تو یہ لکھا ہوا دیکھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کَمْ مِنْ نِعْمَۃِ اللّٰہِ فِیْ عِرْقٍ سَاکِنٍ [illegible] لَا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ مِنْ کَلَامِ الرَّحْمٰنِ خَمَدَتِ النِّیْرَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَجَالَ نَفْعُ الدَّآءِ فِیْکَ کَمَا یَجُوْلُ مَآءُ التَّبِیْعِ فِی الْغُصْنِ درد شقیقہ یعنی آدھے سر کے درد کا تعویذ اپنے ہاتھ کو درد

مباہلہ کے دن کے اعمال

پر ڈال کر حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور جناب فاطمہ زہراء علیہا السلام اور جناب امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کو اس عبا کے نیچے لیکر یہ کہا کہ اے میرے پالنے والے ہر پیغمبر کے اہل بیت ہوتے ہیں جو اس کے نزدیک تمام مخلوق سے مخصوص تر ہوتے ہیں، اے میرے پالنے والے یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں، ان کو ہر گناہ و شک سے ایسا پاک کردے جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے پس جبرائیل علیہ السلام اسی وقت آیۂ تطہیر جس میں ان حضرات کی طہارت و عصمت کی اللہ تعالیٰ سے گواہی ہے لیکر نازل ہوئے پھر آنجناب ان چار بزرگواروں کو اپنے ساتھ لے کر مباہلہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے، جب نجران کے نصاریٰ کی نگاہ ان چار بزرگواروں پر پڑی اور آنجناب کی حقانیت اور عذاب کے آثار کا ملاحظہ کیا تو انہوں نے آپ کے ساتھ مباہلہ کرنے کی جرأت نہ کی اور مصالحت کرنے اور جزیہ قبول کرنے کی خواہش ظاہر کی، آج ہی کے دن جناب امیر المومنین علیہ السلام نے حالت رکوع میں سائل کو انگوٹھی عنایت فرمائی اور آپ کی شان میں آیت انما ولیکم اللہ نازل ہوئی، خلاصہ آج کا دن بہت شرافت کا ہے اور اس میں کئی عمل وارد ہوئے ہیں پہلے غسل کرنا دوسرے روزہ رکھنا تیسرے دو رکعت نماز پڑھنا اور ان کی کیفیت غدیر کی نماز والی ہے اور وقت بھی وہی وقت ہے، نماز مباہلہ میں آیت الکرسی ہم فیہا خالدون تک پڑھے، چوتھے دعائے مباہلہ جو ماہ رمضان کی سحری کی دعا کے مشابہ ہے پڑھے اس دعا کو شیخ رحمۃ اللہ علیہ اور سید رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے نقل کیا ہے اور ان دونوں کے نقل میں کچھ اختلاف ہے ہم اس روایت کی بنا پر جو شیخ نے مصباح میں نقل کی ہے ذکر کرتے ہیں، شیخ نے فرمایا کہ دعائے مباہلہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے بہت فضیلت کے ساتھ روایت میں آئی ہے اور وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ مِنْ بَهَآئِكَ بِاَبْهَاهُ وَكُلُّ بَهَآئِكَ بَهِیٌّ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ بِبَهَآئِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ مِنْ جَلَالِكَ بِاَجَلِّهٖ وَكُلُّ جَلَالِكَ جَلِیْلٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ بِجَلَالِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ مِنْ جَمَالِكَ بِاَجْمَلِهٖ وَكُلُّ جَمَالِكَ جَمِیْلٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ بِجَمَالِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَدْعُوْكَ كَمَاۤ اَمَرْتَنِیْ فَاسْتَجِبْ لِیْ كَمَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ مِنْ عَظَمَتِكَ بِاَعْظَمِهَا وَكُلُّ عَظَمَتِكَ عَظِیْمَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ بِعَظَمَتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ مِنْ نُوْرِكَ بِاَنْوَرِهٖ وَكُلُّ نُوْرِكَ نَیِّرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ مِنْ رَحْمَتِكَ بِاَوْسَعِهَا وَكُلُّ رَحْمَتِكَ وَاسِعَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَدْعُوْكَ كَمَاۤ اَمَرْتَنِیْ فَاسْتَجِبْ لِیْ كَمَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ مِنْ كَمَالِكَ بِاَكْمَلِهٖ وَكُلُّ كَمَالِكَ كَامِلٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ بِكَمَالِكَ

تعویذات ماثورہ

کی جگہ رکھکر تین دفعہ یہ پڑھے یَا ظَاهِرًا مَوْجُوْدًا وَّيَا بَاطِنًا غَيْرَ مَفْقُوْدٍ اُرْدُدْ عَلٰی عَبْدِكَ الضَّعِيْفِ اَيَادِيَكَ الْجَمِيْلَةَ عِنْدَهٗ وَاَذْهِبْ عَنْهُ مَا بِهٖ مِنْ اَذًى اِنَّكَ رَحِيْمٌ قَدِيْرٌ۔ بہرے پن کیلئے امام محمد باقر علیہ السلام سے وارد ہے کہ اپنے ہاتھ کو کان پر رکھکر یہ پڑھے لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ اس کو آخر سورہ تک پڑھے۔ منہ کے درد کے لئے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ اپنے ہاتھ کو منہ پر رکھکر یہ پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ دَآءٌ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ الَّتِیْ لَا يَضُرُّ مَعَهَا شَیْءٌ قُدُّوْسٌ قُدُّوْسٌ قُدُّوْسٌ اَسْئَلُكَ يَا رَبِّ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الْمُقَدَّسِ

مباہلہ کے دن کے اعمال

كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مِنْ كَلِمَاتِكَ بِاَتَمِّهَا وَكُلُّ كَلِمَاتِكَ تَامَّةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِكَلِمَاتِكَ
كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مِنْ اَسْمَائِكَ بِاَكْبَرِهَا وَكُلُّ اَسْمَائِكَ كَبِيْرَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ
بِاَسْمَائِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَدْعُوْكَ كَمَا اَمَرْتَنِىْ فَاسْتَجِبْ لِىْ كَمَا وَعَدْتَنِىْ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ
مِنْ عِزَّتِكَ بِاَعَزِّهَا وَكُلُّ عِزَّتِكَ عَزِيْزَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مِنْ مَشِيَّتِكَ
بِاَمْضَاهَا وَكُلُّ مَشِيَّتِكَ مَاضِيَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِمَشِيَّتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِقُدْرَتِكَ
الَّتِىْ اسْتَطَلْتَ بِهَا عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ وَكُلُّ قُدْرَتِكَ مُسْتَطِيْلَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِقُدْرَتِكَ كُلِّهَا
اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَدْعُوْكَ كَمَا اَمَرْتَنِىْ فَاسْتَجِبْ لِىْ كَمَا وَعَدْتَنِىْ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مِنْ عِلْمِكَ بِاَنْفَذِهٖ
وَكُلُّ عِلْمِكَ نَافِذٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِعِلْمِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مِنْ قَوْلِكَ بِاَرْضَاهُ وَكُلُّ
قَوْلِكَ رَضِىٌّ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِقَوْلِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مِنْ مَسَائِلِكَ بِاَحَبِّهَا وَكُلُّهَا اِلَيْكَ حَبِيْبٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِمَسَائِلِكَ
كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَدْعُوْكَ كَمَا اَمَرْتَنِىْ فَاسْتَجِبْ لِىْ كَمَا وَعَدْتَنِىْ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مِنْ شَرَفِكَ بِاَشْرَفِهٖ وَكُلُّ شَرَفِكَ
شَرِيْفٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِشَرَفِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مِنْ سُلْطَانِكَ بِاَدْوَمِهٖ وَكُلُّ سُلْطَانِكَ
دَائِمٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِسُلْطَانِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مِنْ مُلْكِكَ بِاَفْخَرِهٖ وَكُلُّ مُلْكِكَ
فَاخِرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِمُلْكِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَدْعُوْكَ كَمَا اَمَرْتَنِىْ فَاسْتَجِبْ لِىْ كَمَا وَعَدْتَنِىْ
اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مِنْ عَلَائِكَ بِاَعْلَاهُ وَكُلُّ عَلَائِكَ عَالٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِعَلَائِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ
اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مِنْ اٰيَاتِكَ بِاَعْجَبِهَا وَكُلُّ اٰيَاتِكَ عَجِيْبَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِاٰيَاتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ
مِنْ مَنِّكَ بِاَقْدَمِهٖ وَكُلُّ مَنِّكَ قَدِيْمٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِمَنِّكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَدْعُوْكَ كَمَا اَمَرْتَنِىْ
فَاسْتَجِبْ لِىْ كَمَا وَعَدْتَنِىْ اَللّٰهُمَّ وَاِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِمَا اَنْتَ فِيْهِ مِنَ الشُّئُوْنِ وَالْجَبَرُوْتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ
بِكُلِّ شَاْنٍ وَكُلِّ جَبَرُوْتٍ اَللّٰهُمَّ وَاِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِمَا تُجِيْبُنِىْ بِهٖ حِيْنَ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُكَ
بِبَهَاءِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُكَ بِجَلَالِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُكَ بِلَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَدْعُوْكَ كَمَا اَمَرْتَنِىْ فَاسْتَجِبْ لِىْ كَمَا وَعَدْتَنِىْ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مِنْ رِزْقِكَ
بِاَعَمِّهٖ وَكُلُّ رِزْقِكَ عَامٌّ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِرِزْقِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مِنْ عَطَائِكَ بِاَهْنَاهُ وَ
كُلُّ عَطَائِكَ هَنِىْءٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِعَطَائِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِكَ بِاَعْجَلِهٖ وَكُلُّ

تعویذاتِ ماثورہ

اَلْمُبَارَكِ الَّذِىْ مَنْ سَئَلَكَ
بِهٖ اَعْطَيْتَهٗ وَمَنْ دَعَاكَ
بِهٖ اَجَبْتَهٗ اَسْئَلُكَ يَا
اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَنْ
تُصَلِّىَ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِىِّ
وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَنْ تُعَافِيَنِىْ
مِمَّا اَجِدُ فِىْ فَمِىْ وَفِىْ
رَاْسِىْ وَفِىْ سَمْعِىْ وَفِىْ
بَصَرِىْ وَفِىْ بَطْنِىْ وَفِىْ
ظَهْرِىْ وَفِىْ يَدِىْ وَفِىْ رِجْلِىْ
وَفِىْ جَوَارِحِىْ كُلِّهَا
کہ انشاءاللہ تجھے شفا ہوگی

دانتوں کے درد کے لئے

امام جعفر صادق علیہ السلام
سے روایت ہے کہ اپنے
ہاتھ کو ان پر رکھ کر سورہ الحمد
اور قل ہو اللہ اور انا انزلنا
اور یہ آیت پڑھے وَتَرَى
الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً
وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ صُنْعَ
اللّٰهِ الَّذِىْ اَتْقَنَ كُلَّ
شَىْءٍ اِنَّهٗ خَبِيْرٌ بِمَا
تَفْعَلُوْنَ نیز امیر المومنین
علیہ السلام سے روایت ہے
کہ اپنے ہاتھ کو سجدہ کی جگہ

مباہلہ کے دن کے اعمال

خَيْرِكَ عَاجِلِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِخَيْرِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ بِاَفْضَلِهٖ وَكُلُّ فَضْلِكَ فَاضِلٌ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِفَضْلِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْعُوْكَ كَمَا اَمَرْتَنِيْ فَاسْتَجِبْ لِيْ كَمَا وَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْنِيْ عَلَى الْاِيْمَانِ بِكَ وَالتَّصْدِيْقِ بِرَسُوْلِكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ وَالْوِلَايَةِ
لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَّالْبَرَاۗءَةِ مِنْ عَدُوِّهٖ وَالْاِئْتِمَامِ بِالْاَئِمَّةِ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَاِنِّيْ قَدْ رَضِيْتُ
بِذٰلِكَ يَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ وَصَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْمُرْسَلِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالشَّرَفَ وَالْفَضِيْلَةَ
وَالدَّرَجَةَ الْكَبِيْرَةَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّقَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اٰتَيْتَنِيْ
وَاحْفَظْنِيْ فِيْ غَيْبَتِيْ وَفِيْ كُلِّ غَائِبٍ هُوَ لِيْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْنِيْ عَلَى الْاِيْمَانِ
بِكَ وَالتَّصْدِيْقِ بِرَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَسْئَلُكَ خَيْرَ الْخَيْرِ رِضْوَانَكَ وَالْجَنَّةَ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الشَّرِّ سَخَطِكَ وَالنَّارِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاحْفَظْنِيْ مِنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ
وَّمِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عُقُوْبَةٍ وَّمِنْ كُلِّ فِتْنَةٍ وَّمِنْ كُلِّ بَلَاۗءٍ وَّمِنْ كُلِّ شَرٍّ وَّمِنْ كُلِّ
مَكْرُوْهٍ وَّمِنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَّمِنْ كُلِّ اٰفَةٍ نَزَلَتْ اَوْ تَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ اِلَى الْاَرْضِ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ
وَفِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ هٰذَا الشَّهْرِ وَفِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ
اقْسِمْ لِيْ مِنْ كُلِّ سُرُوْرٍ وَّمِنْ كُلِّ بَهْجَةٍ وَّمِنْ كُلِّ اسْتِقَامَةٍ وَّمِنْ كُلِّ فَرَجٍ وَّمِنْ كُلِّ عَافِيَةٍ
وَّمِنْ كُلِّ سَلَامَةٍ وَّمِنْ كُلِّ كَرَامَةٍ وَّمِنْ كُلِّ رِزْقٍ وَّاسِعٍ حَلَالٍ طَيِّبٍ وَّمِنْ كُلِّ نِعْمَةٍ
وَّمِنْ كُلِّ سَعَةٍ نَزَلَتْ اَوْ تَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ اِلَى الْاَرْضِ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَفِيْ هٰذَا
الْيَوْمِ وَفِيْ هٰذَا الشَّهْرِ وَفِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ ذُنُوْبِيْ قَدْ اَخْلَقَتْ وَجْهِيْ عِنْدَكَ وَحَالَتْ
بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ وَغَيَّرَتْ حَالِيْ عِنْدَكَ فَاِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ لَا يُطْفَاُ وَبِوَجْهِ مُحَمَّدٍ حَبِيْبِكَ
الْمُصْطَفٰى وَبِوَجْهِ وَلِيِّكَ عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى وَبِحَقِّ اَوْلِيَاۗئِكَ الَّذِيْنَ انْتَجَبْتَهُمْ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ مَا مَضٰى مِنْ ذُنُوْبِيْ وَاَنْ تَعْصِمَنِيْ فِيْمَا بَقِيَ مِنْ عُمُرِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ اَللّٰهُمَّ اَنْ اَعُوْدَ
فِيْ شَيْءٍ مِّنْ مَّعَاصِيْكَ اَبَدًا مَّا اَبْقَيْتَنِيْ حَتّٰى تَتَوَفَّانِيْ وَاَنَا لَكَ مُطِيْعٌ وَّاَنْتَ عَنِّيْ رَاضٍ وَّاَنْ تَخْتِمَ
لِيْ عَمَلِيْ بِاَحْسَنِهٖ وَتَجْعَلَ لِيْ ثَوَابَهُ الْجَنَّةَ وَاَنْ تَفْعَلَ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ يَا اَهْلَ التَّقْوٰى وَيَا اَهْلَ الْمَغْفِرَةِ

تعویذات ماثورہ

برمس کرکے درد کرنے والے
دانت پر رکھ کر یہ پڑھے
بِسْمِ اللّٰهِ وَالشَّافِي اللّٰهُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ دانتوں
کے درد کے لئے مجرب
تعویذ سورہ الحمد اور قل اعوذ
برب الفلق اور قل اعوذ
برب الناس اور قل ہو اللہ
کو پڑھ کر پھر یہ دعا پڑھے
لیکن ہر سورہ کے پہلے بسم
اللہ بھی پڑھنا بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَهٗ
مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ قُلْنَا
يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ
سَلٰمًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَ
اَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ
الْاَخْسَرِيْنَ نُوْدِيَ اَنْ
بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ
حَوْلَهَا وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ پھر یہ کہے
اَللّٰهُمَّ يَا كَافِيْ مِنْ كُلِّ
شَيْءٍ وَّلَا يَكْفِيْ مِنْكَ
شَيْءٌ اِكْفِ عَبْدَكَ

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْنِیْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پانچواں اس دعا کو پڑھے کہ جسے شیخ اور سید نے دو رکعت نماز اور ستر دفعہ استغفار کے بعد نقل کیا ہے کہ جس کی ابتدا اس طرح ہے الحمد للہ رب العالمین آج کے دن ہر مومن اور مومنہ کو جناب امیر المومنین علیہ السلام کی پیروی کرتے ہوئے فقرا کو خیرات دینا چاہیئے اور جناب امیر المومنین علیہ السلام کی آج کے دن زیارت کرے اور بہتر یہ ہے کہ زیارت جامعہ پڑھے، پچیسویں کا دن، بہت شرافت والا دن ہے یہ وہ دن کہ جس دن سورہ ہَلْ اَتٰی اہلبیت علیہ السلام کے حق میں نازل ہوئی اور اس سورہ کی شان نزول یوں ہے کہ انہوں نے تین دن روزے رکھے اور ہر دن افطار کے وقت مسکین اور یتیم اور قیدی کو اپنا سب کھانا دے دیا اور خود پانی کے ساتھ افطار کر لیا لہٰذا شیعوں کے لئے لائق اور مناسب ہے کہ وہ بھی اپنے مولا کی پیروی کرتے ہوئے ان دنوں میں خصوصاً پچیسویں کی رات مساکین اور یتیموں وغیرہ کو صدقہ دیں اور کھانا کھلائیں اور آج کے دن روزہ رکھیں اور چونکہ بعض علما آج کے دن کو مباہلہ کا دن خیال کرتے ہیں لہٰذا مناسب ہے کہ آج کے دن زیارت جامعہ اور مباہلہ کی سابقہ دعا کو بھی پڑھا جائے، ذی الحجۃ کا آخری دن عربی کے سال کا یہ آخری دن ہے، سید رحمۃ اللہ علیہ نے اقبال میں ذکر کیا ہے کہ آج دو رکعت نماز پڑھے کہ جس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد دس دفعہ سورہ قل ہو اللہ اور دس دفعہ آیت الکرسی پڑھے اور نماز کے تمام کرنے کے بعد یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ مَا عَمِلْتُ فِیْ هٰذِهِ السَّنَةِ مِنْ عَمَلٍ نَهَیْتَنِیْ عَنْهُ وَلَمْ تَرْضَهُ وَنَسِیْتُهُ وَلَمْ تَنْسَهُ وَدَعَوْتَنِیْ اِلَى التَّوْبَةِ بَعْدَ اجْتِرَائِیْ عَلَیْكَ اَللّٰهُمَّ فَاِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ مِنْهُ فَاغْفِرْ لِیْ وَمَا عَمِلْتُ مِنْ عَمَلٍ یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْكَ فَاقْبَلْهُ مِنِّیْ وَلَا تَقْطَعْ رَجَائِیْ مِنْكَ یَا كَرِیْمُ جب یہ پڑھے گا تو شیطان کہے گا کہ مجھ پر افسوس ہے کہ جتنی میں نے اس کے گمراہ کرنے کی اس سال کوشش کی وہ سب اس کے ان کلمات و شہادت دینے سے ضائع و رائیگاں ہو گئی اور اس نے اپنا سال بخیر و خوبی ختم کر لیا۔

ساتویں فصل، محرم کے اعمال میں ہے

معلوم رہے کہ یہ مہینہ اہل بیت علیہ السلام اور ان کے شیعوں کے لئے حزن و ملال کا مہینہ ہے امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب محرم کا مہینہ داخل ہوتا تھا تو میرے باپ بزرگوار امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو کوئی شخص ہنستے نہیں دیکھتا تھا بلکہ آپ پر ہمیشہ حزن و ملال و غم غالب رہتا تھا اور جب دسویں محرم کی ہوتی تھی تو آپ اس دن

تعویذات منقولہ

وَابْنِ اُمَّتِكَ مِنْ شَرِّ مَا یُخَافُ وَیُحْذَرُ وَمِنْ شَرِّ الْوَجَعِ الَّذِیْ یَشْكُوْهُ اِلَیْكَ نیز روایت ہیں ہے کہ چھری یا کھجور کا پتہ لے کر اسے اس طرف پر ملے کہ جہاں درد ہوتا ہے اور سات دفعہ یہ بھی پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِبْرَاهِیْمُ خَلِیْلُ اللّٰهِ اُسْكُنْ بِالَّذِیْ سَكَنَ لَهٗ مَا فِی اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ بِاِذْنِهٖ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ نیز یہ بھی وارد ہوا ہے کہ لوہے کی کوئی چیز یا لکڑی کو جس دانت میں درد ہوتا ہے رکھ کر سات دفعہ یہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ دُوْدَةٌ تَكُوْنُ فِی الْفَمِ تَاْكُلُ الْعَظْمَ وَتُنْزِلُ الدَّمَ اَنَا الرَّاقِیْ وَاللّٰهُ الشَّافِیْ وَالْكَافِیْ لَا اِلٰهَ

محرم کی پہلی رات اور دن کے اعمال

مصیبت و حزن گریہ و بکا میں رہتے تھے اور فرماتے تھے کہ آج کا وہ دن ہے کہ جس دن امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا گیا

پہلی کی رات سید نے اقبال میں آج رات کے لئے چند ایک نمازیں ذکر کی ہیں پہلی سو رکعت نماز پڑھے کہ جس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد اور سورہ قل ہو اللہ پڑھے، دوسری دو رکعت نماز پڑھے کہ جس کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ انعام اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ یٰسین پڑھے تیسری دو رکعت نماز پڑھے، کہ جس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد گیارہ دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے، روایت میں ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس رات دو رکعت نماز بجا لائے اور اس کی صبح میں جو سال کا پہلا دن ہے روزہ رکھے تو وہ شخص اس شخص کے مثل ہو گا کہ جو پورا سال کار خیر بجا لاتا رہا ہو اور وہ شخص اس سال محفوظ رہے گا اور اگر وہ مر جائے تو بہشت میں جائے گا، نیز سید نے اس مہینے کے چاند دیکھنے کی ایک بہت طولانی دعا نقل فرمائی ہے پہلی کا دن

یہ دن سال کا پہلا دن ہے اس دن دو عمل وارد ہوئے ہیں پہلے روزہ رکھے ریان بن شبیب نے امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص آج کے دن روزہ رکھے اور پھر خدا سے کوئی چیز طلب کرے تو خداوند عالم اس کی دعا کو قبول فرمائے گا جیسا کہ حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا کو قبول فرمایا تھا، دوسرے امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ محرم کی پہلی کو دو رکعت نماز بجا لاتے تھے اور جب نماز سے فارغ ہوتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے اس دعا کو تین دفعہ پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاِلٰهُ الْقَدِیْمُ وَھٰذِهٖ سَنَةٌ جَدِیْدَةٌ فَاَسْئَلُكَ فِیْھَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّیْطَانِ وَالْقُوَّةَ عَلٰی ھٰذِهِ النَّفْسِ الْاَمَّارَةِ بِالسُّوْٓءِ وَالْاِشْتِغَالَ بِمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْكَ یَا كَرِیْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یَا عِمَادَ مَنْ لَّا عِمَادَ لَهٗ یَا ذَخِیْرَةَ مَنْ لَّا ذَخِیْرَةَ لَهٗ یَا حِرْزَ مَنْ لَّا حِرْزَ لَهٗ یَا غِیَاثَ مَنْ لَّا غِیَاثَ لَهٗ یَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ یَا كَنْزَ مَنْ لَّا كَنْزَ لَهٗ یَا حَسَنَ الْبَلَآءِ یَا عَظِیْمَ الرَّجَآءِ یَا عِزَّ الضُّعَفَآءِ یَا مُنْقِذَ الْغَرْقٰی یَا مُنْجِیَ الْھَلْكٰی یَا مُنْعِمُ یَا مُجْمِلُ یَا مُفْضِلُ یَا مُحْسِنُ اَنْتَ الَّذِیْ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّیْلِ وَنُوْرُ النَّھَارِ وَضَوْءُ الْقَمَرِ وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَدَوِیُّ الْمَآءِ وَحَفِیْفُ الشَّجَرِ یَا اَللّٰهُ لَا شَرِیْكَ لَكَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا خَیْرًا مِّمَّا یَظُنُّوْنَ وَاغْفِرْ لَنَا مَا لَا یَعْلَمُوْنَ وَلَا تُؤَاخِذْنَا بِمَا یَقُوْلُوْنَ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَھَّابُ

شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ محرم کے پہلے نو دن روزہ رکھنا مستحب ہے لیکن عاشورہ کے دن عصر تک

تعویذات منقولہ

اِلَّا اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِیْھَا اور اس کو لعلکم تعقلون تک سات دفعہ پڑھے، سینے کے درد کے لئے یہ آیت واذ قتلتم نفسا فادارأتم فیہا لعلکم تعقلون تک وارد ہوئی ہے روایت میں ہے، کہ قرآن سے شفاء حاصل کر کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ فیہ شفاء لما فی الصدور کھانسی کے لئے دعائے جامعہ وارد ہوئی ہے کہ جس کا اول اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَجَائِیْ وَاَنْتَ ثِقَتِیْ وَعِمَادِیْ ہے اور یہ دعا بہت طولانی ہے اسے بحار الانوار میں دیکھئے پیٹ کے درد کے لئے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ شہد کے شربت کو گرم پانی سے سات دفعہ سورہ الحمد پڑھ کر اس کے لئے پیا جائے نیز امیر المومنین

کچھ نہ کھائے اور نہ پیئے اور جب عصر کا وقت ہو تو معمولی سی خاک شفاء کھائے۔ سیدنے تمام اس پورے مہینے کے روزہ رکھنے کی فضیلت کو لکھا ہے اور یہ کہ اس مہینے میں روزہ رکھنا اسے ہر گناہ سے بچاتا ہے (یعنی عاشورہ کے سوا وہ نہ اس میں روزہ رکھنا مکروہ ہے بلکہ بعض کے نزدیک حرام ہے) نویں کا دن یہ تاسوعا کا دن ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ نویں کے دن جناب امام حسین علیہ السلام اور ان کے اصحاب کا فوج یزید نے محاصرہ کرکے ان کے قتل پر لوگوں کو اکٹھا کیا اور ابن مرجانہ اور عمر سعد اپنی فوج کی کثرت کو دیکھتے ہوئے خوش ہو رہے تھے اور امام حسین علیہ السلام کو اپنی فوج کی کثرت اور آپ کی فوج کی قلت کی وجہ ضعیف شمار کر رہے تھے اور انہیں یقین ہو گیا تھا کہ اب جناب امام حسین علیہ السلام کی مدد کے لئے کوئی یاور نہیں آسکتا اور عراق والے آپ کی مدد نہیں کریں گے پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے باپ اس ضعیف و غریب یعنی امام حسین علیہ السلام پر فدا ہوں، دسویں کی رات، یہ عاشور کی رات ہے سید رحمۃ اللہ علیہ نے اس رات کے لئے نمازیں اور دعائیں بہت با فضیلت نقل کی ہیں، ان میں سے سو رکعت نماز کا آج رات پڑھنا ہے کہ جس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد تین دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے اور جب تمام نماز سے فارغ ہو چکے تو ستر دفعہ یہ پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بعض روایات میں لفظ العظیم کے بعد استغفار بھی ذکر ہوا ہے ان میں سے چار رکعت نماز اس رات کے آخر میں پڑھے کہ جس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد دس دفعہ آیت الکرسی اور دس دفعہ سورہ قل ہو اللہ اور دس دفعہ سورہ قل اعوذ برب الفلق اور دس دفعہ سورہ قل اعوذ برب الناس پڑھے اور اس نماز کے سلام کے بعد سو دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے، ان میں سے چار رکعت نماز آج رات پڑھے کہ جس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد پچاس دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے یہ وہی نماز ہے کہ جو امیر المومنین علیہ السلام والی نماز تھی کہ جس کی بہت کافی فضیلت آئی ہے اس نماز کے بعد اللہ کا ذکر اور صلوات جناب رسول خدا پر زیادہ کرے اور ان کے دشمنوں پر جتنا ہو سکے لعنت بھیجے، آج رات کے جاگتے رہنے کی فضیلت میں روایت کی گئی ہے کہ وہ مثل اس کے ہے کہ جتنے تمام ملائکہ کی عبادت کی ہو آج رات اللہ کی عبادت ستر سال کے مقابل ہے اگر کوئی شخص موفق ہو سکے تو اسے آج رات کربلا معلیٰ کی سرزمین میں رہنا چاہیئے اور امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے اور آج رات آنحضرتؑ کے نزدیک صبح تک جاگتا رہے تاکہ خدا اسے امام حسین علیہ السلام کے خون کے ساتھ آلودہ شہداء کربلا کی صف میں محشور کرے۔ دسویں کا دن، آج امام حسین علیہ السلام

تعویذات منقولہ

علیہ السلام سے مروی ہے کہ گرم پانی پر یہ دعا سات دفعہ پڑھ کر اسے اس کے لئے پیا جائے یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا رَبَّ الْاَرْبَابِ یَا اِلٰہَ الْاٰلِہَۃِ یَا مَلِکَ الْمُلُوْکِ یَا سَیِّدَ السَّادَۃِ اِشْفِنِیْ بِشِفَائِکَ مِنْ کُلِّ دَآءٍ وَسُقْمٍ فَاِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ اَتَقَلَّبُ فِیْ قَبْضَتِکَ یزید وغیرہ کے درد کے لئے اپنے ہاتھ کو اس جگہ رکھ کر سات دفعہ یہ پڑھے اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَجَلَالِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ اور پھر دائیں ہاتھ کو وہاں رکھ کر تین دفعہ بسم اللہ پڑھے درد قولنج لکڑی کے تختے پر یا چمڑے پر سورہ الحمد اور سورہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور قل ہو اللہ لکھے اور اس کے نیچے یہ لکھے اَعُوْذُ بِوَجْہِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَعِزَّتِہٖ

عاشورہ کے دن کے اعمال

کی شہادت کا دن ہے اور آج ائمہ اطہار علیہم السلام اور ان کے شیعوں کا مصیبت و محزون رہنے کا دن ہے۔ بہتر یہی ہے کہ شیعان علی علیہ السلام آج کے دن دنیا کے کاموں میں مشغول نہ ہوں اور گھر کے لئے کوئی ذخیرہ کر کے آج نہ رکھیں اور گریہ وبکا و نوحہ وسینہ زنی و مصیبت میں مشغول رہیں اور امام حسین علیہ السلام کی مجالس منعقد کریں اور ماتم میں اس طرح مشغول ہوں کہ وہ اپنے کسی عزیز کی موت پر جس طرح ماتم میں مشغول رہتے ہوں اور آج امام حسین علیہ السلام کی زیارت عاشورہ جو صفحہ ۲۳۶ پر آئے گی پڑھیں اور آنحضرت کے قاتلوں پر لعنت و نفرین کرنے کی بہت جد وجہد کریں اور آپس میں ایک دوسرے کو امام حسین علیہ السلام کی مصیبت کا پرسہ و تعزیت ان الفاظ میں دیں اَعْظَمَ اللّٰهُ اُجُوْرَنَا وَاُجُوْرَكُمْ بِمُصَابِنَا بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَعَلَنَا وَاِيَّاكُمْ مِنَ الطَّالِبِيْنَ بِثَارِهٖ مَعَ وَلِيِّهِ الْاِمَامِ الْمَهْدِيِّ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اور بہت ضروری ہے کہ آج کے دن جناب امام حسین علیہ السلام کی مجلس وواقعات کو پڑھیں اور ایک دوسرے کو رولائیں اور روئیں روایت میں آیا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات اور ان سے تعلم کا حکم ہوا تو سب سے پہلی چیز جو ان کے درمیان مورد مذاکرہ ہوئی وہ یہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے ان مصائب اور ابتلاءات جو آل محمد علیہم السلام پر وارد ہونگے کا ذکر کیا اور دونوں بزرگواروں نے بہت سخت گریہ وبکا ان مصائب پر کیا ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں ذیقار میں جناب امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے ایک کتابچہ اپنے دست مبارک کا لکھا ہوا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لکھوایا ہوا نکالا اور اس سے کچھ میرے سامنے پڑھا، اس میں امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا ذکر تھا اور یہ شہادت کس طرح واقع ہوگی اور کون آنجناب کو شہید کرے گا اور کون کون آپ کی مدد کرے گا اور کون آپ کے ساتھ شہید ہوگا کا ذکر تھا آپنے یہ پڑھکر خود بھی سخت گریہ کیا اور مجھے بھی خوب رلایا۔ فقیر عرض کرتا ہے کہ اگر کچھ کتاب میں گنجائش ہوتی تو میں یہاں کچھ مصائب آپ کے ذکر کرتا لیکن یہاں ایسے واقعات کے ذکر کی گنجائش نہیں لہٰذا آپ میری لکھی ہوئی مقاتل کے کتابوں کی طرف مراجعہ کریں۔ خلاصہ اگر کوئی شخص آج کے دن جناب امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کے نزدیک رہے اور لوگوں کو پانی پلائے تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا کہ جس نے آپکے لشکر کو پانی پلایا ہو اور آپ کے ساتھ کربلا کی سرزمین میں موجود ہو آج کے دن ہزار دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھنے کی بہت فضیلت ہے، اور روایت میں ہے۔ کہ خداوند عالم اپنی نظر رحمت ایسے شخص کی طرف ڈالتا ہے سید نے آج کے دن ایک دعا جو مثل عشرات کی دعا

تعویذات منقول

اَلَّتِيْ لَا تُرَامُ وَبِقُدْرَتِهِ الَّتِيْ لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا شَيْءٌ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْوَجَعِ وَمِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَمِنْ شَرِّ مَا اَحْذَرُ مِنْهُ پھر اس کو بارش کے پانی سے دھو کر ناشتہ اور سونے کے وقت پی لے انشاء اللہ نفع مند ہوگی

پیٹ درد قولنج کے درد کیلئے

روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اپنے بھائی کے پیٹ کے درد کی شکایت کی تو آپنے فرمایا کہ اپنے بھائی سے کہ کہ وہ شہد کے شربت کو گرم پانی کے ساتھ پیئے وہ شخص چلا گیا اور دوسرے دن آیا اور عرض کی کہ اسے شہد کا شربت میں نے پلایا لیکن اسے کوئی فائدہ نہیں ہوا تو آپنے فرمایا کہ میرے اللہ نے تو سچ فرمایا لیکن تیرے بھائی کے پیٹ نے اس کی تکذیب کی جا

عاشورہ کے دن کے اعمال

کے سبب ہے بلکہ بعض روایات کی بناء پر بعینہ وہی دعا بشرات سے پڑھنے کو فرمایا ہے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے عبد اللہ بن سنان سے اور اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے چار رکعت نماز اور دعا آج کے دن چاشت کے وقت نقل کی ہے اسے بھی پڑھنا چاہیئے اور ہم نے اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے چھوڑ دیا ہے جو اسے پڑھنا چاہتا ہو وہ زاد المعاد کی طرف رجوع کرے، یہ بھی لائق اور سزاوار ہے کہ شیعوں کو آج کے دن امساک کرنا چاہیئے یعنی نہ کچھ کھائیں اور نہ کچھ پئیں لیکن روزہ رکھنے کا قصد بھی نہ کریں اور عصر کے بعد ایک ایسی خوراک کے ساتھ افطار کریں جو مصیبت زدہ انسان کھاتے ہیں جیسے دہی یا دودھ وغیرہ اور آج کے دن قمیصوں کے گریبان کھلے رکھیں اور آستینیں چڑھا کر ان لوگوں کی طرح رہیں جو مصیبت زدہ ہوتے ہیں یعنی مصیبت زدہ لوگوں کی شکل و ہیئت بنا کر رہیں، علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں ذکر فرمایا ہے کہ بہتر یہی ہے کہ نویں اور دسویں کے دن روزہ نہ رکھے کیونکہ بنو امیہ اور ان کے ماننے والے ان دو نوں دنوں کو بہت بابرکت شمار کرتے ہوئے امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی طعن و تشنیع کرتے اور روزہ رکھتے تھے اور بہت کافی جھوٹی احادیث کو جناب رسول خدا کی طرف نسبت دیکر یہ ظاہر کیا ہے کہ ان دو دنوں میں روزہ رکھنے کا ثواب ہے حالانکہ اہلبیت علیہم السلام سے بہت کافی احادیث ان دو دنوں میں خصوصًا عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کی مذمت میں آئی ہیں اور بنو امیہ اور ان کے ماننے والے برکت کیلئے عاشورہ کے دن تمام سال کا خرچ جمع کرکے رکھ لیتے تھے اسی واسطے امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص عاشورہ کے دن اپنے دنیاوی کاروبار کو چھوڑ دے تو خداوند عالم اس کے دنیا اور آخرت کے کاموں کو پورا کر دے گا جو شخص عاشورہ کا دن گریہ و بکا و مصیبت و حزن میں گذار دے تو خداوند عالم اس کے لئے قیامت کا دن خوشی و سرور کا قرار دے گا اور اس شخص کی آنکھیں جنت میں ہمارے دیدار سے منور ہونگیں اور جو لوگ عاشورہ کے دن کو برکت کا دن سمجھیں اور اپنے گھر اس دن سال کا اذوقہ جمع کریں تو خداوند عالم اس اذوقہ و خوراک کو ان کے لئے بابرکت قرار نہیں دے گا اور قیامت کا دن ایسے لوگ یزید بن معاویہ اور عبید اللہ بن زیاد اور عمر بن سعد علیہم اللعنۃ والعذاب کے ساتھ محشور ہوں گے لہٰذا کسی انسان کو عاشورہ کے دن دنیاوی کاموں میں مشغول نہیں ہونا چاہیئے بلکہ گریہ و بکا و نوحہ و سینہ زنی و مصیبت میں مشغول رہنا چاہیئے اور اپنے اہل و عیال کو حکم دے کہ وہ بھی ماتم داری اور تعزیت میں اس طرح مشغول رہیں کہ جیسے کسی اپنے عزیز کے مرنے پر رہتے ہیں، اور آج کے دن بغیر روزہ کی نیت کے کچھ نہ کھائیں اور نہ پئیں اور عصر کے بعد کچھ پانی وغیرہ سے فاقہ شکنی کر لیں اور آخری دن تک روزہ دار نہ رہیں، اور آج کے

تعویذاتِ منقولہ

اور اسے شہد کا شربت سات دفعہ سورہ الحمد پڑھ کر دے جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کا بھائی منافق ہے اسی لئے وہ شربت فائدہ مند نہیں ہوا ثالول کے لئے یہ ایک پھنسی ہے کہ جو غالبا ہاتھ میں پیدا ہوتی ہے اس کے لئے یہ آیا ہے کہ ہر ایک دانے کے لئے ایک دانہ جو کا لیکر ہر ایک دانہ پر سورہ واقعہ کو بہا منبثا تک اور سات دفعہ یہ آیت پڑھے وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا لَا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا پھر ہر ایک جو کے دانے کو لے کر اس ثالول کیں جہاں پر لے اور اس کے بعد ان کو کسی چیز میں باندھ کر کسی کوئیں میں ڈال دے بعض نے کہا کہ اس عمل کو

عاشورہ کے دن کے اعمال

دن گھر میں اذوقہ و خوراک سال کا جمع نہ کرے آج کے دن ہنسنا نہیں چاہیئے اور لہو ولعب میں بالکل مشغول نہ ہو اور ایک ہزار دفعہ امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں پر یوں لعنت کرے اَللّٰھُمَّ الْعَنْ قَتَلَۃَ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ مولف کہتا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سب حدیثیں کہ جو عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت میں آئی ہیں وہ سب یار لوگوں کی بناوٹی ہیں اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جھوٹ کی نسبت ہے یہ سب کچھ بنوامیہ کو خوش کرنے کے لئے یار لوگوں نے مال دنیا لیکر کیا لیکن آج ان کو ان کا انجام معلوم ہو رہا ہو گا اے مسلمان سوچ اور امام حسین علیہ السلام کے قتل کے اسباب کو سوچ اور دیکھ کہ فرزند رسول صلعم کو کس بنا اور کن اسباب کے ماتحت شہید کیا گیا ہے اور کہیں تو آپ کے قاتلوں کی مدد و حمایت اور دوستی تو نہیں کر رہا ہے (مترجم)

شفاء الصدور والے نے زیارت عاشورہ کے اس فقرہ اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا یَوْمٌ تَبَرَّکَتْ بِہٖ بَنُوْ اُمَیَّۃَ کے ذیل میں ایک بہت طویل حدیث میں اس کی شرح وبسط کی ہے کہ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بنوامیہ آج کے منحوس دن کو ان چند وجہوں کی بنا پر بابرکت سمجھتے تھے پہلے بنوامیہ نے اگلے سال تک اذوقہ و خوراک کو آج کے دن جمع کر رکھنے کو مستحب سمجھا اور اسے وسعت رزق اور خوش حالی و سعادت کا سبب جانا لہٰذا اہلبیت علیہم السلام سے ان کے اس باطل مطلب کی منع بار بار وارد ہوئی ہے دوسرے بنوامیہ نے آج کے دن کو عید کا دن قرار دیا اور عید کے رسوم کو جاری کیا اور اہل وعیال کے لئے عمدہ غذا اور لباس اور ایک دوسرے کو گلے لگا کر ملنا اور حجامت وغیرہ کرنے کو رائج کیا لہٰذا یہ سب چیزیں ان کے ماننے والوں میں عام ہو گئیں (یہاں تک کہ آج بھی کچھ ایسے لوگ ہیں کہ جو اسے عید منانے کی فکر میں رہتے ہیں اور بیان کرتے رہتے ہیں ان سب کا مقصد یہ ہے کہ واقعات شہادت امام حسین علیہ السلام لوگوں کے اذہان سے غائب رہیں اور وہ یہ فکر نہ کرنے پائیں کہ آخر یہ کیوں اور کس لئے ہوا تا کہ کہیں وہ حق سمجھ کر ان کو چھوڑ نہ جائیں اور بعض کے علاوہ ماننے میں فرق پڑ جائے) تیسرے آج کے دن میں روزہ رکھنے کی فضیلت میں بہت کافی حدیثیں گھڑیں اور خود اس دن روزہ رکھنا ضروری سمجھا، چوتھے عاشورہ کے دن کو دعا کرنا اور اپنی حاجات کے طلب کرنے کو بالخصوص آج کے دن مستحب بتلایا لہٰذا انہوں نے اس کے لئے بہت فضائل اور مناقب بنائے اور کئی ایک دعائیں آج کے دن پڑھنے کے لئے بنا کر ان کی تعلیم دی تا کہ لوگوں پر حقیقت اور واقع مشتبہ رہے لہٰذا وہ خطبے جو اپنے شہروں میں آج کے دن منبروں پر پڑھتے تھے اس میں یہ بیان ہوتا تھا کہ آج کے دن ہر نبی کے لئے شرف اور وسیلہ زیادہ ہوا ہے، جیسا کہ نمرود کی آگ کا بجھنا، حضرت نوح کی کشتی کا قرار میں ہو جانا

تعویذاتِ منقولہ

مہینے کے آخری دنوں میں جبکہ چاند مخفی ہوتا ہے بجا لائے اور یہ بھی وارد ہوا کہ نمک کا ٹکڑا لے کر اس ناول جاسہ پڑھے اور تین دفعہ یہ لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ سورہ حشر کے آخر تک پڑھے اور پھر اس ٹکڑے کو تنور میں ڈال کر فوراً نکالے اور اس پر ملے کہ اسے بہت جلد آرام ہو جائے گا۔ خزائن میں ہے کہ نورہ کا اس پر ملنا بھی اسے ٹھیک کر دیتا ہے بدن پر ورم کے لئے روایت میں ہے کہ نماز فریضہ کے لئے وضو کرے تو نماز سے پہلے اور نماز کے بعد اس ورم پر لو انزلنا ہذا القرآن علی جبل سورہ حشر کے آخر تک پڑھے اور پڑھنے کے وقت ان آیات میں سوچتا رہے کہ انشاء اللہ وہ ورم جلدی ٹھیک ہو جائے گا وضع حمل کی سختی کے دور ہونے کا تعویذ

اور فرعون کے لشکر کا غرق ہونا اور حضرت عیسیٰ کا یہودیوں سے نجات حاصل کرنا وغیرہ وغیرہ (یعنی یہ سب اسی دن ہوئے تھے) جیسا کہ شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے جبلہ مکیہ سے نقل کیا ہے کہ میں نے میثم تمار سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ قسم بخدا یہ امت اپنے پیغمبر زادہ کو محرم کی دسویں کے دن شہید کرے گی اور اللہ کے دشمن اس دن کو بابرکت دن قرار دیں گے اور البتہ یہ کام ہو کر رہیں گے اور یہ سب کچھ اللہ کے علم میں آچکا ہے اور مجھے اس عہد کی وجہ سے معلوم ہے کہ جو امیر المومنین علیہ السلام کی طرف سے مجھے پہنچا ہے پھر جبلہ کہتا ہے کہ میں نے عرض کی کہ کیسے لوگ امام حسین علیہ السلام کے شہادت کے دن کو بابرکت قرار دیں گے تو میثم رونے لگے اور فرمایا کہ لوگ ایسی حدیثیں بنائیں گے کہ آج کا دن وہ دن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی حالانکہ واقعہ تو یہ ہے کہ یہ کام خداوند عالم کی طرف سے ذی الحجہ میں ہوا اور وہ یہ بھی کہیں گے اور گمان کریں گے کہ آج کے دن خداوند عالم حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے باہر لایا حالانکہ خداوند عالم حضرت یونس علیہ السلام کو ذی القعدہ کے مہینے میں مچھلی کے پیٹ سے باہر لایا اور وہ لوگ یہ گمان کریں گے کہ آج کا دن وہ دن ہے کہ جس میں حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی نے جودی میں قرار کیا حالانکہ کشتی کا ٹھہرنا ذی الحجہ کی اٹھارہ کو ہوا تھا اور وہ گمان کریں گے کہ آج کے دن خداوند عالم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے دریا کو چیرا حالانکہ یہ کام ربیع الاول میں واقع ہوا ہے خلاصہ اس میثم کے خبر و حدیث میں ان تصریحات کے باوجود جو درحقیقت نبوت و امامت کے علائم اور مذہب شیعہ کے حق ہونے کی واضح دلیل ہے کیونکہ اس میں ان چیزوں کا ذکر ہے جو یقیناً ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں لوگوں نے ان کے مطابق دعائیں بنائیں اور بعض بے خبر لوگوں کی کتابوں میں جو واقع مطلب سے غافل تھے ذکر ہوئیں اور عوام کے ہاتھوں دی گئیں لیکن ان دعاؤں کا پڑھنا بدعت اور حرام ہے اور وہ بدعت اور حرام دعا جو نقل کی گئی ہے یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلَاءَ الْمِيْزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ اس کے تھوڑے بعد یہ ہے کہ صلوات پڑھے اور پھر یہ کہے يَا قَابِلَ تَوْبَةِ اٰدَمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَيَا رَافِعَ اِدْرِيْسَ اِلَى السَّمَاءِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَيَا مُسَكِّنَ الخ اس میں شک نہیں کہ اس دعا کو مدینہ کے ناصبی نے یا مسقط کے خارجیوں میں سے کسی نے یا ان جیسے عقیدہ رکھنے والے لوگوں نے گھڑ کر وہ ظلم ڈھایا ہے جو بنی امیہ کے ظلم کو کامل کر دیتا ہے یہ سب شفاء الصدور کتاب کا خلاصہ ہے جو ختم ہو گیا۔ بہر حال عاشورہ کے دن کے آخری وقت میں امام حسین علیہ السلام کے حرم اور ان کی صاحبزادیوں اور بچوں کے واقعات کو سامنے لانا چاہیئے کہ ان پر اس وقت کربلا کے میدان میں کیا گذر رہی ہے جبکہ وہ دشمنوں کے ہاتھ قید و بند میں ہیں اور

تعویذاتِ منقول

کسی چمڑے پر یہ لکھ کر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرَانَ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اس کو دائیں ران پر عورت کے باندھ دے جب بچہ ہو جائے تو اس کو اتار دے نیز یہ بھی روایت میں آیا ہے کہ عورت کی ران پر یہ پڑھے فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ تَا طَلَاجِيْنَا پھر ان آیات کو باآواز بلند پڑھے وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ كَذٰلِكَ اُخْرُجْ اَيَّتُهَا

تعویذاتِ منقول

اَلطَّلْقُ اُخْرُجْ بِاِذْنِ اللّٰہِ
نیز امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ بچے کے آسان پیدا ہونے کے لئے کسی کاغذ یا چمڑے پر یہ لکھے اَللّٰھُمَّ فَارِجَ الْھَمِّ وَكَاشِفَ الْغَمِّ وَرَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا اِرْحَمْ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانَةٍ رَحْمَةً تُغْنِيْهَا بِهَا عَنْ رَحْمَةِ جَمِيْعِ خَلْقِكَ تُفَرِّجُ بِهَا كُرْبَتَهَا وَتَكْشِفُ بِهَا غَمَّهَا وَتُيَسِّرُ بِهَا وِلَادَتَهَا وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
بندھے ہوئے کو کھولنے کیلئے سورہ انا فتحنا کو مستقیما تک اور سورہ اذا جاء نصر اللہ اور ان آیات کو لکھے وَمِنْ اٰيَاتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا

گریہ و بکا میں مشغول ہیں اور حقیقت تو یہ ہے کہ اہل بیت علیہ السلام کے خانوادہ پر وہ مصائب آئے ہیں کہ جو کسی انسان کے فکر میں نہیں آسکتے اور جن کو لکھنے کی قلم کو تاب نہیں ہے کسی شاعر نے اس واقعہ کو خوب قلم بند کیا ہے۔

فَاجِعَةٌ اِنْ اَرَدْتُ اَكْتُبُهَا	مُجْمَلَةً ذِكْرَةً لِمُدَّكِرٍ
جَرَتْ دُمُوْعِيْ فَحَالَ حَائِلُهَا	مَا بَيْنَ خَطِّ الْجُفُوْنِ وَالزُّبُرِ
وَقَالَ قَلْبِيْ بُقْيًا عَلَيَّ فَلَا	وَاللّٰهِ مَا قَدْ طُبِعْتُ مِنْ حَجَرٍ

بَكَتْ لَهَا الْاَرْضُ وَالسَّمَاۤءُ وَمَا
بَكَيْتُهُمَا فِيْ مَدَى اُمِّ حُمُرٍ

آخر وقت روزِ عاشورہ کھڑا ہو جائے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی مرتضیٰ علیہ السلام اور فاطمہ زہرا علیہا السلام اور امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام اور باقی آئمہ علیہم السلام پر جو امام حسین علیہ السلام کی ذریّت سے ہیں ان پر سلام کرنا چاہیئے اور ان کو گریہ و بکا کی حالت میں پرسا دے اور اس زیارت کو پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اٰدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوْسٰى كَلِيْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيْسٰى رُوْحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الْحَسَنِ الشَّهِيْدِ سِبْطِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَاۤءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ وَابْنَ خِيَرَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوِتْرُ الْمَوْتُوْرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاِمَامُ الْهَادِي الزَّكِيُّ وَعَلٰۤى اَرْوَاحٍ حَلَّتْ بِفِنَاۤئِكَ وَاَقَامَتْ فِيْ جِوَارِكَ وَوَفَدَتْ مَعَ زُوَّارِكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مِنِّيْ مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ فَلَقَدْ عَظُمَتْ بِكَ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّ الْمُصَابُ فِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَفِيْۤ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ اَجْمَعِيْنَ وَفِيْ سُكَّانِ الْاَرَضِيْنَ فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ وَصَلَوَاتُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَتَحِيَّاتُهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰۤى اٰبَاۤئِكَ الطَّاهِرِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ الْمُنْتَجَبِيْنَ وَعَلٰى ذَرَارِيْهِمُ الْهُدَاةِ الْمَهْدِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَعَلَيْهِمْ وَعَلٰى رُوْحِكَ وَعَلٰۤى اَرْوَاحِهِمْ وَعَلٰى تُرْبَتِكَ وَعَلٰى

تُرَبِهِمْ اَللّٰهُمَّ لَقِّهِمْ رَحْمَةً وَّرِضْوَانًا وَّرَوْحًا وَّرَيْحَانًا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَا ابْنَ خَاتَمِ
النَّبِيِّيْنَ وَيَا ابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ وَيَا ابْنَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهِيْدُ يَا ابْنَ الشَّهِيْدِ يَا
اَخَا الشَّهِيْدِ يَا اَبَا الشُّهَدَاءِ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْهُ عَنِّيْ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ هٰذَا الْوَقْتِ وَفِيْ كُلِّ
وَقْتٍ تَحِيَّةً كَثِيْرَةً وَّسَلَامًا سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ يَا ابْنَ سَيِّدِ الْعَالَمِيْنَ وَعَلَى
الْمُسْتَشْهَدِيْنَ مَعَكَ سَلَامًا مُّتَّصِلًا مَّا اتَّصَلَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الشَّهِيْدِ
اَلسَّلَامُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْعَبَّاسِ بْنِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلَى
الشُّهَدَاءِ مِنْ وُلْدِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَاءِ مِنْ وُلْدِ الْحَسَنِ اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَاءِ مِنْ
وُلْدِ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَاءِ مِنْ وُلْدِ جَعْفَرٍ وَّعَقِيْلٍ اَلسَّلَامُ عَلٰى كُلِّ مُسْتَشْهَدٍ مَّعَهُمْ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَلِّغْهُمْ عَنِّيْ تَحِيَّةً كَثِيْرَةً وَّسَلَامًا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعَزَاءَ فِيْ وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكِ
الْعَزَاءَ فِيْ وَلَدِكِ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعَزَاءَ فِيْ وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعَزَاءَ فِيْ اَخِيْكَ الْحُسَيْنِ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا
عَبْدِ اللّٰهِ اَنَا ضَيْفُ اللّٰهِ وَضَيْفُكَ وَجَارُ اللّٰهِ وَجَارُكَ وَلِكُلِّ ضَيْفٍ وَّجَارٍ قِرًى وَّقِرَايَ فِيْ هٰذَا
الْوَقْتِ اَنْ تَسْئَلَ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اَنْ يَّرْزُقَنِيْ فَكَاكَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ اِنَّهُ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ
قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ۔ پچیسویں کا دن بہت کافی علماء کے نزدیک ۹۴ھ میں اسی دن امام زین العابدین علیہ السلام
کی شہادت ہوئی اور بعض نے اس ماہ کے بارھویں کو ۹۵ھ میں کہ جس سال کا نام سنۃ الفقہاء کہتے تھے آپ
کی شہادت بتلائی ہے

آٹھویں فصل صفر کے مہینے میں ہے

یہ مہینہ نحوست کا مشہور ہے اور نحوست کے دور کرنے کے لئے صدقہ دینے اور دعا اور اللہ سے پناہ مانگنے سے اور کوئی بہتر چیز وارد نہیں ہوئی اور اگر کوئی شخص ان بلاؤں سے جو اس مہینے میں وارد ہوتی ہیں محفوظ رہنا چاہے تو ہر روز دس دفعہ جیسا کہ محدث فیض رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے فرمایا یہ دعا پڑھتا رہا کرے یَا شَدِیْدَ

تعویذاتِ منقولہ

وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً
وَّرَحْمَةً اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ
ثُمَّ ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ
فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ
غَالِبُوْنَ فَفَتَحْنَا اَبْوَابَ
السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ
وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا
فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلٰى اَمْرٍ
قَدْ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ
لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ
اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً
مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ
وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ
يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ
فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنَاهُمْ
جَمْعًا كَذٰلِكَ حَلَّتْ
فلان بن فلان عن بنت
فلانة لَقَدْ جَاءَكُمْ
رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ
حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا
فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ

صفر کے مہینے کے اعمال

الْقُوٰى وَيَا شَدِيْدَ الْمِحَالِ يَا عَزِيْزُ يَا عَزِيْزُ يَا عَزِيْزُ ذَلَّتْ بِعَظَمَتِكَ جَمِيْعُ خَلْقِكَ فَاكْفِنِيْ شَرَّ خَلْقِكَ يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ سید نے اس مہینے کے چاند دیکھنے کی دعا بھی نقل فرمائی ہے پہلی کا دن ۳۷ھ میں اس دن صفین کی لڑائی جو امیرالمومنین علیہ السلام اور معاویہ کے درمیان تھی واقع ہوئی اور ایک قول کی بنا پر اسی دن ۶۱ھ میں جناب سیدالشہداء امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک دمشق میں وارد کیا گیا اور بنو امیہ نے اس دن بہت خوشی اور عید منائی اور اس دن حزن و مصیبت اس وجہ سے تازہ ہو جاتی ہے اور اس دن عراق میں تو مومنین کے گھر صف ماتم ہوتی ہوگی اور شام میں بنوامیہ اسے عید قرار دے رہے ہیں اس دن یا تیسری کی دن بقول ۱۲۱ھ جناب زید امام زین العابدین علیہ السلام کے فرزند کو شہید کیا گیا تیسری کا دن سید بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے ہمارے علماء کرام کی کتابوں سے نقل کیا ہے کہ اس دن دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے کہ جس کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ انا فتحنا اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ قل ہو اللہ پڑھے اور سلام کے بعد سو دفعہ درود شریف پڑھے اور سو دفعہ یہ کہے اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اٰلَ اَبِيْ سُفْيَانَ اس کے بعد سو دفعہ استغفار کرے اور اپنی حاجت کو طلب کرے ساتویں کا دن بقول شہید و کفعمی وغیرہ ۵۰ھ میں اٹھائیسویں صفر کو جناب امام حسن علیہ السلام کی شہادت واقع ہوئی اور ساتویں صفر کو ۱۲۸ھ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی مدینہ اور مکہ کے درمیان ابواء مقام پر ولادت باسعادت ہوئی بیسویں کا دن یہ چہلم امام حسین علیہ السلام کا دن ہے اور بقول شیخین رہ حرم امام حسین علیہ السلام نے شام سے مدینہ کی طرف مراجعت کی۔ اور حضرت جابر بن عبداللہ انصاری اسی دن امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے کربلا معلیٰ وارد ہوئے اور یہ بزرگوار پہلے امام حسین علیہ السلام کے زائر ہیں آج کے دن امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنا مستحب ہے جناب امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت ہے کہ مومن کی علامتیں پانچ چیزیں ہیں۔ پہلے اکاون رکعت فریضہ اور نافلہ کا دن اور رات میں پڑھنا، دوسرے اربعین یعنی چہلم میں زیارت امام حسین علیہ السلام کرنا تیسرے دائیں ہاتھ انگوٹھی پہننا چوتھے پیشانی کو سجدہ میں خاک پر رکھنا اور معلوم ہے کہ خاک شفاء پر رکھے گا تو ثواب اور بھی زیادہ ہوگا کیونکہ خاک بھی ہے اور روایات بھی اس پر سجدہ

تعویذات منقولہ

وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

فلاں ابن فلاں فلانہ بنت فلانہ کی جگہ اس مرد کا مع والد اور لفظ بنت فلاں کی جگہ اس کی بیوی کا مع والد نام لکھے پھر اس کاغذ کو اپنے ہمراہ رکھے۔

طب الائمہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ایک دعا جو آپ نے اسحاق صحاف کو تعلیم دی تھی نقل ہوئی ہے جو بہت طولانی ہے۔

تپ کا تعویذ (۱) اس تعویذ کو جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیرالمومنین علیہ السلام کو تعلیم دی تھی تپ کے لئے پڑھے اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ جِلْدِيَ الرَّقِيْقَ وَعَظْمِيَ الدَّقِيْقَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فَوْرَةِ الْحَرِيْقِ يَا اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ كُنْتِ اٰمَنْتِ بِاللّٰهِ فَلَا تَاْكُلِي اللَّحْمَ وَلَا تَشْرَبِي الدَّمَ وَلَا تَفُوْرِيْ مِنَ الْفَمِ وَانْتَقِلِيْ اِلٰى مَنْ يَزْعُمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ

کرنے کی فضیلت میں موجود ہیں) پانچویں بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بلند آواز سے (یعنی نماز) میں پڑھنا اور ہم انشاء اللہ علیہم کی زیارت باب زیارات کے تحت ۲۶ پر نقل کریں گے اٹھائیسویں کا دن سنہ ۱۱ ھ میں اسی دن جناب رسول خدا ختم رسل صلوات اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات سوموار کے دن ترسٹھ سال کی عمر میں واقع ہوئی آپکی بعثت چالیس سال کی عمر میں ہوئی آپ ـــــ اس کے بعد تیرہ سال مکہ معظمہ میں لوگوں کو خدا پرستی کی دعوت دیتے رہے اور ترپن سال کی عمر میں آپ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی اور ہجرت کے دسویں سال میں آپ نے اس دنیا فانی سے رحلت فرمائی۔ آپ کو جناب امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہما السلام نے غسل و کفن حنوط دیا اور اس کے بعد آپ نے خود بنفس نفیس آنجناب پر نماز جنازہ پڑھی اور آپ کے بعد لوگوں نے گروہ گروہ ہوکر بغیر کسی امام کے آپ پر نماز (یعنی دعا) پڑھی پھر جناب امیرالمومنین نے آپ کو اسی جگہ جہاں پر آپ کی وفات ہوئی تھی دفن کیا، انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب آپ کے دفن سے فارغ ہو چکے تو میرے پاس جناب فاطمہ زہرا تشریف لائیں اور فرمایا کہ اے انس تم لوگوں کے دل نے کس طرح گوارہ کیا کہ آپ کے منہ مبارک پر خاک ڈالی جائے پھر آپ رو دیں اور یہ فرمایا یا اَبَتَاہُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاہُ یَا اَبَتَاہُ مِنْ رَبِّہٖ مَا اَدْنَاہُ ـــــ اور کسی نے فارسی میں کہا اے دو جہاں زیر زمین از چہ دخاک نشین از چہ ایک معتبر روایت کی بنا پر آپ نے آپ کی قبر مبارک سے تھوڑی سی مٹی لی اور اپنی آنکھوں پر ملی اور فرمایا۔

مَاذَا عَلَی الْمُشْتَمِّ تُرْبَۃَ اَحْمَدٍ ... اَنْ لَا یَشَمَّ مَدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا
صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَوْ اَنَّھَا ... صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

شیخ یوسف شامی نے درالنظیم میں نقل کیا ہے کہ آپ نے اپنے باپ پر یہ مرثیہ پڑھا

قُلْ لِلْمُغَیَّبِ تَحْتَ اَثْوَابِ الثَّرٰی ... اِنْ کُنْتَ تَسْمَعُ صَرْخَتِیْ وَنِدَائِیَا
صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَوْ اَنَّھَا ... صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا
قَدْ کُنْتُ ذَاتَ حِمًی بِظِلِّ مُحَمَّدٍ ... لَا اَخْشَ مِنْ ضَیْمٍ وَکَانَ حِمَالِیَا
فَالْیَوْمَ اَخْضَعُ لِلذَّلِیْلِ وَاَتَّقِیْ ... ضَیْمِیْ وَاَدْفَعُ ظَالِمِیْ بِرِدَائِیَا
فَاِذَا بَکَتْ قُمْرِیَّۃٌ فِیْ لَیْلِھَا ... شَجَنًا عَلٰی غُصْنٍ بَکَیْتُ صَبَاحِیَا
فَلَاَجْعَلَنَّ الْحُزْنَ بَعْدَکَ مُؤْنِسِیْ ... وَلَاَجْعَلَنَّ الدَّمْعَ فِیْکَ وِشَاحِیَا

تعویذات منقولہ

اِلٰھَنَا اٰخِرُ وَاِنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ (۲) دعا نور کو ہر صبح و شام پڑھے کہ جو مفاتیح میں نقل ہو چکی ہے اور جو حضرت سلمان نے جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام سے نقل کی ہے (۳) آئمہ علیہ السلام ہمیشہ تپ کا علاج ٹھنڈے پانی سے کرتے تھے اس طرح کہ کپڑے کو پانی میں تر کرکے جسم پر ڈالتے تھے (۴) امام رضا علیہ السلام کے خط میں دیکھا گیا ہے کہ تپ کیلئے کاغذ کے تین ٹکڑوں پر یہ یوں لکھے کہ پہلے ٹکڑے پر یہ ہو بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا تَخَفْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی دوسرے پر یہ لکھے بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ اور تیسرے پر یہ لکھے بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَکَ

صفر کا آخری دن اس دن سنہ ۲۰۳ھ میں بقول شیخ طبرسی وابن اثیر جناب امام رضا علیہ السلام کی شہادت اس زہر سے واقع ہوئی جو آپ کو انگور میں دیا گیا تھا آپ کی قبر مبارک سناباد کی بستی میں حمید بن قحطبہ کے گھر میں ہے جو طوس کا علاقہ ہے اور آج کل مشہد مقدس کے نام سے مشہور اور معروف ہے اور لاکھوں انسان آپ کی زیارت کو جاتے ہیں اور وہیں پر رشید ملعون کی قبر بھی ہے

نویں فصل ربیع الاول کے مہینے میں ہے

پہلی کی رات بعثت کے تیرھویں سال میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی ابتدا اسی رات ہوئی اور آپ اس رات میں غار ثور میں مخفی تھے اور آپ کی جگہ جناب امیر المومنین نے اپنی جان فدا کرتے ہوئے قبائل مشرکین کی تلواروں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے سو رہے تھے اور اپنی فضیلت اور جناب رسول خدا کے ساتھ ہمدردی اور اخوت کی فضیلت کو تمام عالم پر ظاہر فرمایا اور امیر المومنین علیہ السلام کی شان میں اسی رات یہ آیت نازل ہوئی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ پہلی کا دن علمائے فرمایا کہ آج کے دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امیر المومنین علیہ السلام کی جان کے محفوظ ہو جانے کے شکریہ میں روزہ رکھنا مستحب ہے اور ان دونوں بزرگواروں کی زیارت پڑھنا آج کے دن بھی مناسب ہے سید نے اقبال میں آج کے دن کی دعا بھی نقل فرمائی ہے، آج کے دن بقول شیخ رہ و کفعمی جناب امام حسن عسکری علیہ السلام کی وفات ہوئی لیکن مشہور یہ ہے کہ آپ کی وفات اس مہینے کی آٹھویں کو ہوئی اور شاید پہلی کو آپ کے مرض کی ابتداء ہوئی ہو آٹھویں کا دن سنہ ۲۶۰ھ میں اسی دن بقول مشہور جناب امام حسن عسکری علیہ السلام کی وفات ہوئی اور آپکے بعد جناب امام عصر صلوات اللہ علیہ منصب امامت پر فائز ہوئے لہٰذا مناسب ہے کہ اس دن ان دونوں بزرگواروں کی زیارت کی جائے نویں کا دن آج کے دن ایک بہت بڑی عید کا دن ہے کیونکہ مشہور یہی ہے کہ آج کے دن عمر بن سعد جو امام حسین علیہ السلام کے مقابلہ میں یزید کی طرف سے سالار لشکر تھا واصل جہنم ہوا روایت میں ہے کہ جو شخص آج کے دن اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ کہا گیا ہے کہ اسکے دن برادر مومن کو طعام دینا اور خوشنود کرنا اور اپنے بال بچوں کے خرچ میں توسعہ دینا اچھے اور بہتر لباس پہننا اور اللہ کا شکر بجا لانا اور عبادت کرنا مستحب ہے اور آج ہی وہ دن ہے

تعویذات منقولہ

اللہ رب العالمین پھر ہر ایک کاغذ کے ٹکڑے پر تین دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے اور ہر دن ایک ٹکڑا کھائے کہ انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا (۵) قمیض کے بٹن کھول کر اپنے سر کو قمیض میں داخل کرکے اذان اور اقامت کہے اور سات دفعہ سورہ الحمد پڑھے کہ انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا (۶) ائمہ علیہم السلام سے روایت ہے کہ کپڑے پر یہ لکھ کر تپ والے مریض کو یہ پہنا دے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعِزَّتِكَ وَقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ وَمَا أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَلَا تُسَلِّطَ عَلَى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ شَيْئًا مِمَّا خَلَقْتَ بِسُوءٍ وَارْحَمْ جِلْدَهُ الرَّقِيقَ وَعَظْمَهُ الدَّقِيقَ مِنْ فَوْرَةِ الْحَرِيقِ الْحَرَمِيِّ يَا أُمَّ مِلْدَمٍ يَا آكِلَةَ اللَّحْمِ وَشَارِبَةَ الدَّمِ حَرُّهَا

کہ جس سے غم وہم دور ہوئے اور چونکہ اس سے پہلے دن امام حسن عسکری علیہ السلام کی وفات ہو چکی ہے اور آج امام العصر جناب صاحب الزمان ارواح العالمین کی امامت کا پہلا دن بنتا ہے لہٰذا اس دن کی شرافت میں اور بھی مزید اضافہ ہو جاتا ہے (لہٰذا شیعوں کو آج کے دن حدود شرعیہ میں رہتے ہوئے خوشی منانی چاہیئے) اور جو اشتباہ اہل وسنت والجماعت کو ہوتا ہے کہ اس دن جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرنے کی شیعہ خوشی مناتے ہیں اس کی تصدیق نہ ہی تاریخ سے ہوتی ہے اور نہ ہی یہ شیعوں کا مقصد ہوتا ہے بلکہ شیعہ عمر بن سعد کے قتل کی خوشی مناتے ہیں اور اس میں تو اہل سنت والجماعت کو بھی شریک ہونا چاہیئے کیونکہ یہ دشمن خدا اور رسول وصحابہ کرام امام حسین علیہ السلام نواسہ رسول کا قاتل ہے اور امام حسین علیہ السلام کی شخصیت دونوں فرقوں میں مسلم ہے لہٰذا ان کے قاتل کے واصل جہنم ہونے کے دن دونوں کو مل کر خوشی منانی چاہیئے۔ (مترجم) بارھویں کا دن بقول کلینیؒ ومسعودی اور مشہور اہل سنت کے نزدیک اس دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی اس دن دو رکعت نماز پڑھنی مستحب ہے کہ جس کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد تین دفعہ سورہ قل یا ایہا الکفرون اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد تین دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے۔ اور اسی دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں بھی وارد ہوئے اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسی دن ۱۳۰ھ میں بنی مروان کی حکومت اور دولت کا خاتمہ ہوا چودھویں کا دن اسی دن ۶۴ھ میں یزید بن معاویہ رسوائے عالم اسلام واصل جہنم ہوا۔ اخبار الدول میں ہے کہ یزید بن معاویہ لعنۃ اللہ علیہ ذات الجنب مرض کی وجہ سے حوران مقام پر مرا اور اس کا جنازہ دمشق میں لائے اور باب صغیر میں دفن کر دیا اور اس کی قبر گندگی ڈالنے کی جگہ بن گئی۔ اس ملعون کی عمر سینتیس سال تھی اور اس کی حکومت باطلہ صرف تین سال نو مہینے تک رہی سترھویں کی رات یہ رات جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت باسعادت کی رات ہے اور یہ بہت مبارک رات ہے اور سید نے نقل فرمایا کہ اسی رات ہجرت سے پہلے ایک سال آپ کو معراج حاصل ہوئی سترھویں کا دن علماء امامیہ شیعہ کے درمیان مشہور یہی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت آج کے دن ہوئی اور یہی ان کے درمیان مشہور ہے کہ آپ کی ولادت مکہ معظمہ میں اپنے ہی گھر میں جمعہ کے دن طلوع فجر کے وقت عام الفیل میں انوشیرواں عادل کی حکومت کے ایام میں ہوئی اور اسی دن ۸۳ھ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہوئی لہٰذا اس دن کی شرافت میں اس کی وجہ

تعویذات منقولہ

وَبَرْدِهَا مِنْ جَهَنَّمَ مِنْ كُتُبِ
اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ الْاَعْظَمِ اَنْ
لَا تَاْكُلِيْ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ
لَحْمًا وَلَا تَمَصِّيْ لَهٗ دَمًا
وَاَلْحَمًا تَنْهَكِيْ لَهٗ عَظْمًا وَلَا
تَثُوْرِيْ عَلَيْهِ غَمًّا وَلَا
تَهَيِّجِيْ عَلَيْهِ صُدَاعًا
وَانْتَقِلِيْ عَنْ شَعْرِهٖ وَ
بَشَرِهٖ وَلَحْمِهٖ وَدَمِهٖ اِلٰى
مَنْ زَعَمَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ
اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا
يُشْرِكُوْنَ اس کے بعد
کسی کافر ذمی یا دشمن خدا کا نام
بھی لکھے (۲) تپ والے
انسان کے دائیں بازو پر یہ
لکھ کر باندھ دے بسم اللہ
الرحمن الرحیم کو آخر سورہ
الحمد تک اور پھر یہ لکھے۔
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَعُوْذُ
بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ
كُلِّهَا الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُ
هُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ
مَا خَلَقَ وَذَرَءَ وَبَرَءَ وَمِنْ
شَرِّ الْهَاقِرَةِ وَالسَّامَّةِ

سے مزید اضافہ ہوا۔ خلاصہ یہ ہے کہ یہ دن بہت مبارک اور باشرافت ہے اس میں چند ایک عمل ہیں پہلے غسل کرنا دوسرے آج کے دن روزے کی بہت فضیلت ہے روایت میں ہے کہ جو شخص اس دن روزہ رکھے خداوند عالم اسے ایک سال کے روزے کا ثواب عنایت فرمائے گا۔ آج کا دن ان سال کے چار دنوں میں سے ایک دن ہے کہ جس میں روزہ رکھنا خاص فضیلت اور خصوصیت رکھتا ہے تیسرے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی زیارت نزدیک اور دور سے کرے۔ چوتھے جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی وہ زیارت آج کرے جو جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے کی تھی اور جو محمد بن مسلم رح کو تعلیم فرمائی تھی اور وہ زیارات کے باب ۳۴۵ پر انشاء اللہ آئے گی پانچویں جب دن ذرا بلند ہو آئے تو دو رکعت نماز پڑھے کہ جس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد دس دفعہ سورہ انا انزلناہ اور دس دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے سلام کے بعد اپنے مصلیٰ پر بیٹھا رہے اور یہ دعا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَیٌّ لَا تَمُوْتُ جو بہت طولانی ہے اور اس کی سند بھی امام معصوم تک منتہی نظر نہیں آتی لہذا ہم نے اسے نقل نہیں کیا اور جو چاہے اسے زاد المعاد میں دیکھ سکتا ہے، چھٹے مسلمانوں کو آج کے دن خوشی منانی چاہیئے اور اسی دن کی تعظیم و تکریم بجالائیں اور خیرات کریں اور مومنین کو خوش کریں اور مقامات مقدسہ ائمہ طاہرین کی زیارت بجالائیں سید نے اقبال میں آج کے دن کی تعظیم کی مفصل تشریح کی ہے اور فرمایا ہے کہ نصاریٰ اور مسلمین کا ایک گروہ جو جناب عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے دن کی بہت تعظیم بجالاتے ہیں میں ان سے تعجب کرتا ہوں کہ کس طرح وہ ان کے ولادت کے دن کی تعظیم و تکریم بجا نہیں لاتے کہ جن کی نسبت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی فضیلت کمتر ہے۔

دسویں فصل ربیع الثانی اور جمادی الاولیٰ اور جمادی الثانی کے اعمال میں ہے

سید بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے ان تین مہینوں کے پہلے دن کے لئے ایک دعا نقل کی ہے شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ نے ربیع الثانی کی بارھویں کے دن ۲۳۲ھ میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی ولادت با سعادت بتلائی ہے لہذا وہ ایک بہت مبارک دن ہے اور مستحب ہے کہ اس نعمت کے شکریہ کے لئے اس دن روزہ رکھا جائے

تیرھویں، چودھویں، پندرھویں جمادی الاولیٰ کو جناب فاطمۃ الزہرا کی زیارت کرنا اور اس مظلومہ کا ماتم کرنا مناسب ہے کیونکہ بعض روایات میں وارد ہوا کہ آپ اپنے پدر بزرگوار کے بعد پچھتر دن دنیا میں باقی رہیں اور

تعویذات متفرقہ

وَالْعَامَّةِ وَالْلَّامَّةِ وَمِنْ
شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَ
النَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ فُسَّاقِ
الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَمِنْ شَرِّ
فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَمِنْ
شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ
وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ
وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ
هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ
رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا
وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ
الْمَصِيْرُ يَا نَارُ كُوْنِيْ
بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ
وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا
فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ
بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰى فلان
بن فلانة رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا
اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا
آخر سورہ تک لکھے حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا
وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ
لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ
وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ
عِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا

پھر آپ کی شہادت واقع ہوئی اور بنا بر مشہور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات اٹھائیسویں صفر کو ہوئی تو جناب فاطمہ زہراؑ کی وفات انہیں تین دنوں میں سے کسی ایک دن واقع ہو گی اور اسی مہینے کی پندرہویں کو ۳۶ ھجری میں بصرہ کی فتح امیر المؤمنین کے لئے ہوئی اور اسی دن اور اسی سن میں جناب امام زین العابدین علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہوئی لہٰذا ان دو بزرگواروں کی زیارت اس دن مناسب ہے جمادی الثانی کے اعمال ہم سید ابن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمایا ہے کہ اس مہینے میں جس وقت چاہے چار رکعت نماز دو دو رکعت کر کے پڑھے اس کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد ایک دفعہ آیت الکرسی اور پچیس دفعہ سورہ انا انزلنا اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد ایک دفعہ سورہ الہٰکم التکاثر اور پچیس دفعہ سورہ قل ہو اللہ اور تیسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد ایک دفعہ سورہ قل یا ایہا الکافرون اور پچیس دفعہ سورہ قل اعوذ برب الفلق اور چوتھی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد ایک دفعہ سورہ اذا جاء نصر اللہ اور پچیس دفعہ سورہ قل اعوذ برب الناس پڑھے نماز کے تمام کرنے کے بعد ستر دفعہ یہ کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اور ستر دفعہ یہ کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ پھر تین دفعہ یہ کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ پھر سر کو سجدہ میں ڈال دے اور تین دفعہ یہ کہے يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اس کے بعد جو حاجت رکھتا ہو طلب کرے کیونکہ جو شخص یہ عمل بجا لائے تو خداوند عالم اگلے سال تک اسے اور اس کے مال کو اور اہل و عیال کو اور اولاد کو اور اس کے دین و دنیا کو محفوظ کرے گا اگر وہ شخص اسی سال مر جائے تو شہید مرے گا یعنی شہید کا ثواب اسے دیا جائے گا تیسری کا دن اس دن ۱۱ ھجری میں جناب فاطمہ زہراء علیہا السلام کی شہادت بنا بر ایک قول کے واقع ہوئی لہٰذا شیعوں کو اس دن ماتم و تعزیت برپا کرنی چاہیئے اور آپ کی زیارت پڑھیں اور آپ پر ظلم کرنے والوں اور آپ کے حق کو غصب کرنے والوں پہ نفرین کرنی چاہیئے۔

سید ابن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے اقبال میں اس مظلومہ کی زیارت آج کے دن یوں نقل فرمائی ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا وَالِدَةَ الْحُجَجِ عَلَى النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَظْلُوْمَةُ الْمَمْنُوْعَةُ حَقَّهَا اور پھر یہ کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَمَتِكَ وَابْنَةِ نَبِيِّكَ وَزَوْجَةِ وَصِيِّ نَبِيِّكَ صَلٰوةً تُزْلِفُهَا فَوْقَ زُلْفٰى عِبَادِكَ الْمُكَرَّمِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَاَهْلِ الْاَرَضِيْنَ اور روایت میں آیا کہ جو شخص آپ کی یہ زیارت پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرے تو حق تعالیٰ اس کے

تعویذاتِ منقول

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ

(۸) مصری کے تین ٹکڑوں پر یہ لکھے اور ہر ایک ٹکڑے کو صبح ناشتہ کے وقت کھائے پہلے ٹکڑے پر لکھے حقدت باذن اللہ دوسرے ٹکڑے پر یہ لکھے شددت باذن اللہ تیسرے ٹکڑے پر یہ لکھے سکنت باذن اللہ عاصم حیر یعنی اینٹھن پیچش اور روایت میں ہے کہ ایک شخص نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت

گناہوں کو بخش دے گا اور اسے بہشت میں داخل فرمائے گا۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ سید ابن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند نے بھی اس زیارت کو زوائد الفوائد میں ذکر فرمایا ہے اور کہا ہے کہ یہ زیارت آپ کی وفات کے دن کے ساتھ خاص ہے کہ جو تیسری جمادی الثانی کو واقع ہوئی تھی اور آپ کی زیارت کی کیفیت یوں بیان کی ہے کہ نماز زیارت پڑھے یا نماز جناب فاطمہ زہراء جو دو رکعت ہے پڑھے کہ جس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد ساٹھ دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے اور اگر یہ نہ پڑھ سکے تو پھر اس کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد ایک دفعہ سورہ قل ہو اللہ اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ قل یا ایہا الکافرون پڑھے اور سلام کے بعد بھی زیارت پڑھے بیسویں کا دن بعثت کے پانچویں یا دوسرے سال جناب فاطمہ زہراء علیہا السلام کی اسی دن ولادت باسعادت ہوئی اس دن یہ چند عمل کرنے مناسب ہیں، پہلے روزہ رکھنا، دوسرے مؤمنین کے لئے خیرات اور صدقہ دینا تیسرے آنجناب کی زیارت کرنا اور آپ کی زیارت کی کیفیت ص۳۰۱ پر آئیگی

گیارھویں فصل ہر نئے مہینے اور نوروز کی عید اور رومی مہینوں کے اعمال میں ہے

ماہ نو کے اعمال یعنی جب بھی کوئی نیا چاند دکھائی دے اس میں یہ چند عمل بجا لائے پہلے چاند کے دیکھنے کی دعا پڑھے اور سب سے بہتر صحیفہ سجادیہ کی تنتالیسویں دعا ہے کہ جس کا ذکر پہلی رمضان المبارک میں بھی ہو چکا ہے دوسرے سات دفعہ سورہ الحمد کو آنکھوں کے درد دور ہونے کے لئے پڑھے تیسرے پنیر کھائے یہ ایک چیز ہے جو عراق و ایران میں ہوتی ہے اور جسے دودھ سے بنایا جاتا ہے۔ روایت میں ہے کہ جو شخص اسے ہر نئے مہینے کی پہلی کو ہمیشہ کھاتا رہے تو اس کی اس مہینے میں کوئی حاجت رد نہیں ہوگی چوتھے پہلی رات دو رکعت نماز پڑھے کہ جس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ انعام پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ سے سوال کرے کہ وہ ذات اسے ہر خوف و درد سے محفوظ رکھے اور اسے اس مہینے کوئی بری چیز لاحق نہ ہو۔ پانچویں پہلی کے دن دو رکعت نماز پڑھے کہ جس کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد تیس دفعہ سورہ قل ہو اللہ اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد تیس دفعہ سورہ انا انزلنا پڑھے اور نماز کے بعد صدقہ دے اگر ایسا کر لیا تو اس نے اللہ تعالیٰ سے اس مہینے میں اپنی سلامتی گویا خرید لی ہے بعض روایات میں نقل ہے کہ اس نماز کے بعد یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا

تعویذاتِ منقولہ

زحیر (پیچش) کی شکایت کی کہ اس سے آرام نہیں ہوتا تو آپ نے فرمایا کہ جب تہجد کی نماز سے فارغ ہو تو یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ مَا كَانَ مِنْ خَيْرٍ فَمِنْكَ لَا اَحْمَدُ لِيْ فِيْهِ وَمَا عَمِلْتُ مِنْ سُوْءٍ فَقَدْ حَذَّرْتَنِيْهِ لَا عُذْرَ لِيْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَتَّكِلَ عَلٰى مَا لَا اَحْمَدُ لِيْ فِيْهِ اَوْ اٰمَنَ مِمَّا لَا عُذْرَ لِيْ فِيْهِ دعا،

قرقر شکم یعنی ریاح کا اٹھنا یہ بھی روایت میں ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت کی کی خدمت میں شکایت کی کہ میرے پیٹ میں ہمیشہ آواز آتی رہتی ہے اور مجھے لوگوں سے شرم آتی ہے کہ ان سے کوئی بات کروں کیونکہ میرے پیٹ سے آواز آنے لگتی ہے اور اسے لوگ سن سکتے ہیں، آپ میرے لئے اس کی شفا یابی کی دعا

كُلٌّ فِىْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَاُفَوِّضُ اَمْرِىْۤ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ لَا اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ رَبِّ اِنِّىْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ عید نوروز کے اعمال یوں ہے کہ معلی بن خنیس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب نوروز کا دن ہو تو غسل کر اور پاکیزہ ترین کپڑے پہن اور خوشبو لگا اور اس دن روزہ رکھے اور جب نماز ظہر اور عصر اور اس کے نافلہ سے فارغ ہو چکے تو چار رکعت نماز دو دو رکعت کر کے پڑھے اور ان کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد دس دفعہ سورہ انا انزلناہ اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد دس دفعہ سورہ قل یاایہا الکفرون اور تیسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد دس دفعہ سورہ قل ہو اللہ اور چوتھی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد دس دفعہ سورہ قل اعوذ برب الفلق اور سورہ قل اعوذ برب الناس پڑھے نماز کے بعد سجدہ شکر میں جائے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الْاَوْصِيَآءِ الْمَرْضِيِّيْنَ وَعَلٰى جَمِيْعِ اَنْبِيَآئِكَ وَرُسُلِكَ بِاَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ بِاَفْضَلِ بَرَكَاتِكَ وَصَلِّ عَلٰى اَرْوَاحِهِمْ وَاَجْسَادِهِمْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ لَنَا فِىْ يَوْمِنَا هٰذَا الَّذِىْ فَضَّلْتَهٗ وَكَرَّمْتَهٗ وَشَرَّفْتَهٗ وَعَظَّمْتَ خَطَرَهٗ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِىْ فِيْمَاۤ اَنْعَمْتَ بِهٖ عَلَىَّ حَتّٰى لَاۤ اَشْكُرَ اَحَدًا غَيْرَكَ وَوَسِّعْ عَلَىَّ فِىْ رِزْقِىْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ مَا غَابَ عَنِّىْ فَلَا يَغِيْبَنَّ عَنِّىْ عَوْنُكَ وَحِفْظُكَ وَمَا فَقَدْتُ مِنْ شَىْءٍ فَلَا تُفْقِدْنِىْ عَوْنَكَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَاۤ اَتَكَلَّفَ مَا لَاۤ اَحْتَاجُ اِلَيْهِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ جب ایسا کرے گا تو تیرے پچاس سال کے گناہ بخشے جائیں گے اور یہ بہت پڑھا کر یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ رومی مہینے کے اعمال ہم نے حزاد المعاد میں ان مہینوں کے اعمال دیکھے ہیں انہیں یہاں پر بیان کر رہے ہیں سید جلیل علی بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے کہ اصحاب کا ایک گروہ بیٹھا ہوا تھا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں پر تشریف لے آئے آپ نے سلام کیا اصحاب نے جواب سلام دیا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ تمہیں وہ دوا بتلاؤں جو جبرائیل علیہ السلام نے مجھے تعلیم دی ہے کہ

تعویذاتِ منقولہ

فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ جب نماز شب سے فارغ ہو تو یہ پڑھا کرے اَللّٰهُمَّ مَا عَمِلْتُ مِنْ خَيْرٍ فَهُوَ مِنْكَ لَا حَمْدَ لِىْ فِيْهِ اس کے بعد وہی سابقہ دعا کو آخر تک پڑھے نیز امام جعفر صادق علیہ السلام سے ترقی حافظہ کے لئے سیاہ دانہ کو شہد کے ساتھ کھائے وارد ہوا ہے

دعائے برص

یونس سے روایت ہے کہ میرے ماتھے پر سفیدی ظاہر ہوئی تو میں نے اس کی شکایت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کی تو آپ نے فرمایا کہ وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے اور اس کے بعد یہ کہے يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا سَمِيْعَ الدَّعَوَاتِ يَا مُعْطِىَ الْخَيْرَاتِ اَعْطِنِىْ خَيْرَ الدُّنْيَا وَخَيْرَ الْاٰخِرَةِ وَقِنِىْ شَرَّ الدُّنْيَا وَشَرَّ الْاٰخِرَةِ وَاَذْهِبْ عَنِّىْ مَا اَجِدُ

جس کے بعد اطبا کی دوا کی طرف محتاج نہ رہو حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام اور سلمان فارسی وغیرہ نے آپ سے سوال کیا کہ حضور وہ دوا کونسی ہے تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ رومی نیسان کے مہینے میں بارش کا پانی لیں اور اس پر ستر دفعہ سورہ الحمد اور ستر دفعہ آیت الکرسی اور ستر دفعہ سورہ قل ہو اللہ اور ستر دفعہ سورہ قل اعوذ برب الفلق اور ستر دفعہ سورہ قل اعوذ برب الناس اور ستر دفعہ سورہ قل یا ایہا الکفرون اور بروایت دیگر ستر دفعہ سورہ انا انزلناہ پڑھے اور ستر دفعہ اللہ اکبر اور ستر دفعہ لا الہ الا اللہ اور ستر دفعہ محمد وآل محمد پر صلوات اور درود بھی اس پر پڑھے اور سات دن تک ہر روز صبح اور عصر اس پانی سے پیتا رہے مجھے اس ذات کی قسم کہ جس نے مجھے برحق مبعوث فرمایا ہے قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھ سے جبرائیل نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر اس آدمی سے جو اس پانی سے پیئے گا ہر درد کو جو اس کے بدن میں ہوگا دور کر دے گا اور اسے عافیت عنایت فرمائے گا اور اس کے بدن اور ہڈیوں سے ہر قسم کے درد کو باہر نکال دے گا اور اگر لوح میں اس کے لئے درد لکھا ہوا ہوگا تو اس کو وہاں مٹا دے گا۔ مجھے اللہ کے حق کی قسم کہ جس نے مجھے بھیجا ہے کہ جس کے ہاں فرزند نہ ہوتا ہو اور وہ فرزند چاہتا ہو تو اس پانی کو اسی نیت سے پی لے تو خداوند عالم اسے فرزند عنایت کرے گا اور اگر عورت بانجھ ہو کہ جس کے ہاں بچہ نہ ہوتا ہو وہ اس پانی سے اس نیت سے پیئے تو وہ بچہ دے گی اور اگر میاں بیوی لڑکا یا لڑکی چاہیں تو اس پانی سے پینے ان کا مقصد پورا ہو گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے یَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا یعنی اللہ جسے چاہتا ہے لڑکی عنایت فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے لڑکا عنایت فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے دونوں عنایت فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے اس کے بعد حضرت نے فرمایا کہ جس کے سر میں درد ہو رہا ہو اور وہ اس پانی سے پیئے تو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اس کے سر کا درد دور ہو جائے گا اور اگر کسی کی آنکھ میں درد ہو رہا ہو اور وہ اس پانی سے ایک قطرہ آنکھ میں ڈال لے اور پی بھی لے اور اپنی آنکھوں کو اس سے دھوئے تو اسے اللہ تعالیٰ کے اذن سے شفا ہو جائے گی اس پانی کے پینے سے دانتوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں اور دانتوں کو خوشبودار بناتا ہے اور لعاب دہن کم ہو جاتا ہے اور بلغم بھی کم ہو جاتا ہے اور پیٹ میں کھلنے سے امتلاء اس سے نہیں ہوگا اور قولنج وغیرہ سے محفوظ رہے گا پیٹ اور کمر کا درد نہیں ہوگا، زکام سے اذیت نہیں ہوگی۔

تعویذاتِ منقولہ

فَقَدْ عَاصَنِي الْأَمْرُ وَأَحْزَنَنِي یونس کہتا ہے کہ میں نے اس پر جب عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے اس برص کو زائل کر دیا والحمد

عدۃ الداعی میں روایت ہے کہ حضرت نے اس سے فرمایا کہ جب رات کا تہائی باقی رہے تو وضو کر کے تہجد کی نماز بجا لائے اور پہلی رکعت کے آخری سجدہ میں یہ پڑھے يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيمُ يَا سَامِعَ الدَّعَوَاتِ يَا مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْطِنِي مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَاصْرِفْ عَنِّي مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَأَذْهِبْ عَنِّي هٰذَا الْوَجَعَ فَإِنَّهُ قَدْ غَاظَنِي وَأَحْزَنَنِي اور دعا کرنے میں خوب تضرع وزاری کرے، یونس کہتا ہے کہ

نیسان کے پانی کے خواص

دانتوں کا درد نہیں ہو گا معدہ کا درد اور کیڑے دور ہو نگے۔ اسے حجامت یعنی خون نکلنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ بواسیر، بدن کی خارش، دیوانگی اور نجاست برص اور جذام، نکسیر، رقے سے بھی اس سے نجات ہو گی۔ اندھا، گونگا، ڈورا، لوہا نہیں ہو گا۔ سیاہ پانی اس کی آنکھ میں نہیں اترے گا وہ درد کہ جس سے روزہ افطار اور نماز کو ناقص پڑھنے کا موجب ہوتا ہے لاحق نہیں ہو گا۔ شیطان اور جن کے وسواسوں سے متاذی نہیں ـــــ ہو گا اس کے بعد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس پانی کو پیئے اور اس میں تمام لوگوں کے درد موجود ہوں تو ان سے شفایاب ہو جائے گا۔ حضرت جبرائیل علیہ السّلام نے کہا کہ مجھے اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ کو حق پر مبعوث فرمایا ہے کہ جو شخص اس پانی پر ان آیات سابقہ کو پڑھے خداوند عالم اس کے دل کو نور اور روشنی سے پر کر دے گا اس کی زبان پر حکمت کو جاری کرے گا اور اس کے دل کو فہم و فراست سے پر کر دے گا اور اس پر اتنی بخششیں کرے گا جو عالم پر کسی پر بھی نہ کی ہوں گی ہزار رحمتہ، اور ہزار مغفرت اس کو دے گا اور ـــــ ھو کا بازی۔ خیانت، غیبت، حسد۔ ظلم، تکبر، بخل، حرص کو اس کے دل سے نکال دے گا اور لوگوں کے دشمن بننے اور اس کے حق میں بدگوئی کرنے سے اسے محفوظ رکھے گا اور اس کے لئے یہ تمام مرضوں سے شفا ہونے کا سبب ہو گا، مؤلف عرض کرتا ہے کہ اس روایت کی سند کی انتہا عبداللہ بن عمر تک ہوتی ہے اور اسی وجہ سے یہ روایت سند کے لحاظ سے ضعیف ہے لیکن میں نے اس روایت کو بخط شہید دیکھا ہے کہ انہوں نے اس کو امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے اور اس میں یہی خواص اور سورتیں بتلائی ہیں لیکن آیات اور اذکار کی یوں روایت کی ہے کہ اس نیسان کے پانی پر سورہ فاتحہ اور ایت الکرسی اور قل یا ایتہا الکفرون اور سبح اسم ربک الاعلیٰ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور قل ہو اللہ احد ہر ایک کو ستر دفعہ پڑھے اور ستر دفعہ یہ کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور ستر دفعہ اللہ اکبر اور ستر دفعہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اور ستر دفعہ یہ پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اس پانی کے خواص میں اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ اگر قیدخانہ میں حبس ہو اور اس پانی سے پیئے تو قید سے نجات پائے گا اور سردی اس کی طبیعت پر غالب نہیں ہو گی اور باقی اکثر وہی خواص اس میں موجود ہیں جو سابقہ روایت میں ذکر ہوئے ہیں۔ بارش کا پانی مطلق مبارک اور منفعت دار ہوتا ہے خواہ نیساں کے مہینے میں گیا جائے یا کسی دوسرے مہینے میں۔ جیسا کہ ایک معتبر حدیث میں حضرت

تعویذاتِ منقولہ

میں نے جیسے آپ نے فرمایا بجالایا۔ اور ابھی کوئی نزلہ نہیں پہنچا تھا کہ میں اچھا ہو گیا۔ اور نیز سورہ یٰسین کو شہد کے ساتھ کسی برتن پر لکھ کر اور پھر اسے دھو کر پی لینا بھی اس کے لئے وارد ہوا ہے اور اسی طرح کربلا کی خاک شفاء کو بارش کے پانی میں ملا کر اس کے لئے پینا وارد ہوا ہے۔ اور مہندی کو نورہ کے ساتھ ملا کر اس مقام پر ملنا بھی وارد ہوا ہے وجرب یعنی خارش اور پھوڑا اور قوبا یعنی جو بدن میں جوش یا زیادہ خارش کا نام ہے۔ روایت میں ہے کہ اس کے لیے پڑھیں اور اس پر لکھیں۔ اور اس کے گلے وغیرہ میں یہ دعا باندھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَمَثَلُ کَلِمَۃٍ خَبِیْثَۃٍ کَشَجَرَۃٍ خَبِیْثَۃِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَھَا مِنْ قَرَارٍ ۔ آیت کنک حینها

رومی مہینوں کا بیان

امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ آسمان کے پانی کو پیا کرو کیونکہ وہ بدن کو پاک کرنے والا اور دردوں کو دور کرنے والا ہے جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہے وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ یعنی اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی نازل فرماتا ہے تاکہ تمہیں پاک کرے اور تم سے شیطان کے وسوسوں کو دور کرے اور تمہارے دلوں کو مضبوط اور تمہارے قدموں کو ثابت قدم رکھے۔ نیساں کے عمل میں بہتر یہی ہے کہ ایک جماعت مل کر ان اذکار کو ستر دفعہ پڑھے کیونکہ پڑھنے والے کے لئے بہت فائدہ اور ثواب ہے موجودہ سالوں میں نیسان نوروز کے بعد تیس دن گذر جانے سے داخل ہو جاتا ہے اور نیسان کا یہ رومی مہینہ تیس دن کا ہوتا ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حزیران کی ساتویں کو حجامت یعنی پچھنے لگوایا کرو اور اگر اس دن ممکن نہ ہو تو اس کی چودھویں کو لگوایا کرو حزیران کی پہلی تقریباً عید نوروز کے بعد چوراسی دن کے ہوتی ہے اور حزیران کا مہینہ بھی تیس دن کا ہوتا ہے اور یہ ایک نحوست کا مہینہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک معتبر حدیث میں منقول ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے حزیران کے مہینے کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ وہ مہینہ ہے کہ جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل پر نفرین کی تھی اور ایک ہی دن میں بنی اسرائیل کے تین لاکھ آدمی مر گئے تھے نیز معتبر سند سے آنحضرت سے منقول ہے کہ خداوند عالم اجلوں کو اسی مہینے میں نزدیک کر دیتا ہے یعنی اس مہینے میں موتیں زیادہ ہوتی ہیں۔ یہ معلوم رہے کہ رومی مہینوں کی بنیاد سورج کی حرکت پر ہے اور وہ بارہ مہینے ہیں اور ان کی ترتیب یہ ہے تشرین الاول، تشرین الثانی کانون الاول، کانون آخر، شباط، اذر، نیسان، ایار حزیران، تموز، اب، ایلول۔ ان کے چار مہینے تیس تیس دن کے ہوتے ہیں اور وہ یہ ہیں، تشرین الاخر نیسان حزیران، ایلول، اور آٹھ دوسرے مہینے سوائے شباط کے اکتیس کے ہوتے ہیں اور شباط کو تین سال اٹھائیس دن کا لیتے ہیں اور چوتھے سال جو کبیسہ کا سال ہوتا ہے اسے انتیس دن کا شمار کرتے ہیں۔ اور ان کے نزدیک سال تین سو پینسٹھ اور ایک چوتھائی دن کا ہوتا ہے۔ ان کے ہاں سال کی ابتداء تشرین الاول کے مہینے سے ہوتی ہے اور اس دن وہ انیس درجہ میزان میں ہوتا ہے اس کی تفصیل بحار الانوار میں موجود ہے چونکہ ان مہینوں کا احادیث میں ذکر موجود تھا لہٰذا ہم نے مجملاً یہاں پر ان کا ذکر بھی کر دیا۔ یہ رومی مہینے اس وقت عراق حکومت کے دفاتر میں رواج پذیر ہیں اور ان کا کاروبار سب ان مہینوں پر ہے

تعویذاتِ منقولہ

خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى اللهُ أَكْبَرُ تُوُلِّتَ لَا تُكْبَرْ اللهُ يَبْقَى وَأَنْتَ لَا تَبْقَى وَاللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

مقعد کے درد کے لئے

روایت میں ہے کہ ایک ائمہ علیہم السلام کے اصحاب میں سے مقعد کے درد میں مبتلا ہو گیا تو اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اس درد کی شکایت کی تو آپ نے اسے یہ تعویذ تعلیم فرمایا کہ اپنے بائیں ہاتھ کو ران پر رکھ کر تین دفعہ یہ پڑھے

بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ بَلَى مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ انشاء اللہ خدا

تیسرا باب زیارات میں ہے

اور اس باب میں ایک مقدمہ اور چند فصلیں اور ایک خاتمہ ہے مقدمہ سفر کرنے کے اداب میں ہے جب سفر کا ارادہ کرے تو بدھ، جمعرات اور جمعہ روزہ رکھے اور سفر ہفتہ کے دن یا منگل یا جمعرات کے دن اختیار کرنا اور بدھ اور سوموار اور بدھ کے دن اور جمعہ کو زوال سے پہلے سفر اختیار نہ کرے اور ان تاریخوں میں جو ایک فارسی کے شعر میں نظم کیا گیا ہے سفر نہ کرے

ہفت روزی نحس باشد در مہی　　　　زان حذر کن تا نیابی ہیچ رنج !

سہ و پنج و سیزدہ با دشانزدہ　　　　و بیست و یک و بیست و چار و بیست و پنج

یعنی ہر مہینے میں سات تاریخیں اور جب چاند میں نحس ہوتی ہیں اور ان میں سفر کرنے سے ڈر تاکہ تجھے کوئی ضرر نہ پہنچے اور وہ ہیں جو شعر کے اوپر لکھی گئی ہیں اور جب چاند آخری دنوں میں دو بار رہتا ہے ان دنوں بھی سفر نہ کرنا۔ اور جب چاند عقرب برج میں ہو تو بھی سفر نہ کرنا یعنی قمر در عقرب میں۔ اور اگر ان دنوں میں کہ جن میں سفر کرنا اچھا نہیں کوئی ضروری اور اشد کام کی وجہ سے سفر کرنا ضروری ہو تو سفر کی دعاؤں کو پڑھکر اور صدقہ دے کر سفر کرے انشاء اللہ کوئی ضرر نہیں ہوگا (لہٰذا یہاں ضروری تھا کہ ایام نحس و نیک اور مہینے کی اچھی بری تاریخوں کا ایک نقشہ دے دیا جائے جو مومن کو ہر وقت کام آئے اور مترجم کے لئے دعائے مغفرت کریں ہم نے یہ نقشہ اس کتاب کے آخر میں دیا ہے تاکہ اسے کوئی مفاتیح کا جزو نہ سمجھے) روایت میں ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے اصحاب میں سے ایک شخص نے سفر کرنے کا ارادہ کیا وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ حضرت سے وداع کرتا جائے تو آپ نے اس سے فرمایا کہ میرے والد بزرگوار امام زین العابدین علیہ السلام جب اپنی کسی جائیداد کی طرف جانے کے لئے سفر کا ارادہ فرماتے تھے تو آپ اپنی سلامتی اسان خیر سے خرید لیتے تھے یعنی صدقہ دیتے تھے جتنا آپ سے ممکن ہو سکتا تھا اور یہ اس وقت دیتے تھے جب اپنے پاؤں کو رکاب میں رکھ لیتے تھے اور جب سفر سے سلامت مراجعت فرماتے تھے تو اللہ کا شکر بجا لاتے تھے اور پھر جتنا ممکن ہو سکتا تھا صدقہ دیتے تھے وہ شخص آپ کی خدمت سے چلا گیا لیکن جو آپ نے فرمایا تھا اس پر عمل نہ کیا تو وہ راستے میں ہلاک ہو گیا۔ امام محمد باقر علیہ السلام کو جب اس کی خبر ملی تو آپ نے فرمایا اس شخص کو نصیحت کی گئی تھی اگر قبول کر لیتا تو بچ جاتا لہٰذا لائق اور سزاوار ہے کہ سفر جانے سے پہلے غسل کرے اور پھر اپنے اہل و عیال

تعویذاتِ منقول

وند عالم تجھے اس سے عافیت عنایت فرمائے گا گھٹنے کا درد طب الائمہ سے منقول ہے کہ جابر جعفی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں امام حسین علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ بنی امیہ میں سے ایک شیعہ مرد آپکے پاس حاضر ہوا اور عرض کی۔ اے فرزند رسول صلعم۔ کہ میں آپ کی خدمت میں بسبب اس درد کے جو میرے پاؤں میں ہوتا ہے حاضر ہونے سے عاجز رہتا ہوں، تو آپ نے اس سے فرمایا کہ تم اس تعویذ سے امام حسن علیہ السلام کا ہے کیوں غافل ہو۔ اس نے کہا فرزند رسولؐ وہ کونسا تعویذ ہے تو آپ نے فرمایا یہ ہے

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۔۔۔ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا۔

اس مرض نے جو حضرت

سفر کے آداب

کو اکٹھا کرکے دو رکعت نماز بجا لائے اور اپنی خیریت کی خداوند عالم سے دعا کرے اور پھر ایت الکرسی اور سورہ الحمد پڑھے اور اللہ تعالٰی کی ثنا بجا لائے محمد و آل محمد پر صلوات بھیجے اور پھر یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُکَ الْیَوْمَ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ وَوُلْدِیْ وَمَنْ کَانَ مِنِّیْ بِسَبِیْلٍ اَلشَّاھِدَ مِنْھُمْ وَالْغَائِبَ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا بِحِفْظِ الْاِیْمَانِ وَاحْفَظْ عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا فِیْ رَحْمَتِکَ وَلَا تَسْلُبْنَا فَضْلَکَ اِنَّا اِلَیْکَ رَاغِبُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ ھٰذَا التَّوَجُّهَ طَلَبًا لِمَرْضَاتِکَ وَتَقَرُّبًا اِلَیْکَ اَللّٰھُمَّ فَبَلِّغْنِیْ مَا اُؤَمِّلُهٗ وَاَرْجُوْهُ فِیْکَ وَفِیْ اَوْلِیَائِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اس کے بعد اپنے اہل وعیال سے وداع کرے اور اپنے گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کی تسبیح پڑھے اور پھر آگے کی طرف منہ کرکے سورہ الحمد اور پھر دائیں جانب مڑکر سورہ الحمد اور پھر بائیں طرف مڑکر سورہ الحمد پڑھے اور اسی طرح ایت الکرسی کو بھی تینوں طرف پڑھے اور پھر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ وَجَّھْتُ وَجْھِیْ وَعَلَیْکَ خَلَّفْتُ اَھْلِیْ وَمَالِیْ وَمَا خَوَّلْتَنِیْ وَقَدْ وَثِقْتُ بِکَ فَلَا تُخَیِّبْنِیْ یَا مَنْ لَا یُخَیِّبُ مَنْ اَرَادَهٗ وَلَا یُضَیِّعُ مَنْ حَفِظَهٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاحْفَظْنِیْ فِیْمَا غِبْتُ عَنْهُ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ پھر گیارہ دفعہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے اور اس کے بعد ایک دفعہ سورہ انا انزلنا اور ایت الکرسی اور سورہ قل اعوذ برب الناس اور سورہ قل اعوذ برب الفلق پڑھ کر اپنے ہاتھ کو تمام بدن پر ملے اور پھر جتنا ہو سکے صدقہ دے اور یہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اشْتَرَیْتُ بِھٰذِهِ الصَّدَقَةِ سَلَامَتِیْ وَسَلَامَةَ سَفَرِیْ وَمَا مَعِیَ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ وَاحْفَظْ مَا مَعِیَ وَسَلِّمْنِیْ وَسَلِّمْ مَا مَعِیَ وَبَلِّغْنِیْ وَبَلِّغْ مَا مَعِیَ بِبَلَاغِکَ الْحَسَنِ الْجَمِیْلِ سفر میں تلخ بادام کا عصا بھی ساتھ رکھے کیونکہ روایت میں ہے کہ جو سفر کو جائے اور اپنے ساتھ تلخ بادام کا عصا رکھے اور یہ پڑھے وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْیَنَ تا وَاللّٰهُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ وَکِیْلٌ اور یہ ایت سورہ قصص کی ہے تو خداوند عالم اسے ہر درندہ حیوان اور ہر چور اور ہر زہردار حیوان سے جب تک واپس گھر نہیں آئے گا محفوظ رکھے گا اور اس کے ساتھ بہتر فرشتے رہیں گے جو اس کے لئے جب تک واپس آکر اس عصا کو نہیں رکھے گا استغفار کرتے رہیں گے سنت ہے کہ عمامہ پہن کر باہر جائے اور تحت الحنک بھی لگائے ہوئے رہے تاکہ تجھے کوئی چور اور غرق ہونے اور جلنے کی مصیبت پیش نہ آئے تھوڑی سی کربلا معلی کی خاک شفا بھی اپنے ساتھ رکھے اور اس کے ساتھ رکھنے کے وقت یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ

تعویذاتِ منقول

نے فرمایا تھا اس پر عمل کیا تو پھر اس کے پاؤں میں کبھی درد نہ ہوا

زانو کے درد کے لئے

طب الائمہ سے منقول ہے کہ جابر جعفی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں امام حسین علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ بنی امیہ میں سے ایک شیعہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اے فرزند رسول میں پاؤں کے درد کی وجہ سے آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتا تو آپ نے فرمایا کہ تم امام حسن علیہ السلام کے تعویذ سے کیوں غافل ہو۔ اس نے عرض کی کہ اے فرزند رسول ؐ کہ وہ کون تعویذ ہے تو آپ نے

هٰذِهٖ طِينَةُ قَبْرِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلِيِّكَ وَابْنِ وَلِيِّكَ اِتَّخَذْتُهَا حِرْزًا لِمَا اَخَافُ وَمَا لَا اَخَافُ

اور عقیق اور فیروزہ کی انگوٹھی بھی پہنے اور بالخصوص عقیق زرد کی انگوٹھی کہ جس کی ایک طرف ماشاءاللہ لاقوۃ الا باللہ استغفراللہ اور دوسری طرف محمد و علی علیہ السلام نقش ہو۔ سید بن طاؤس نے امان الاخطار میں ابو محمد قاسم بن علا سے اور اس نے امام علی نقی علیہ السلام کے خادم صافی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے ان کے جد پاک جناب امام رضا علیہ السلام کی زیارت کو جانے کی رخصت طلب کی تو آپ نے فرمایا کہ اپنے ساتھ عقیق زرد کی انگوٹھی رکھنا کہ جس کی ایک طرف ماشاءاللہ لاقوۃ الا باللہ استغفراللہ اور دوسری طرف محمد و علی نقش ہو اور اگر تو اس انگوٹھی کو اپنے ساتھ رکھے گا تو چوروں اور ڈاکوؤں کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اور یہ تیری سلامتی اور حفظ دین کی محافظ ہو گی وہ خادم کہتا ہے کہ جب میں وہاں سے آیا اور وہ انگوٹھی جو حضرت نے فرمائی تھی مہیا کر لی تو پھر آنحضرت کے پاس وداع کرنے کی غرض سے گیا۔ آپ سے وداع کر کے جب چلا تو کافی دور جانے کے بعد آپ نے واپس لوٹ آنے کا حکم دیا۔ جب میں واپس آیا تو آپ نے فرمایا صافی۔ میں نے عرض کی لبیک یا مولائی۔ تو آپ نے فرمایا کہ اپنے ساتھ فیروزہ کی انگوٹھی بھی رکھنا کیونکہ طوس اور نیشاپور کے درمیان ایک شیر سے تمہیں واسطہ پڑے گا جو تجھے اور تیرے قافلہ کو آگے نہیں جانے دے گا تو تو اس وقت اس شیر کے سامنے بڑھ کر یہ انگوٹھی اسے دکھلانا اور کہنا کہ میرے مولیٰ فرماتے ہیں کہ ہمارے راستے سے ہٹ جا اور دیکھنا اس فیروزہ کی ایک طرف اللہ الملک اور دوسری طرف الملک للہ الواحد القہار کندہ کرالینا کیونکہ اللہ الملک جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش تھا اور جب آپ کے پاس ظاہری خلافت لوٹ آئی تو آپ نے الملک للہ الواحد القہار اپنی انگوٹھی پر کندہ کر لیا اور آپ کی انگوٹھی فیروزے کی تھی اور ایسا نگینہ درندوں سے امان دیتا ہے اور جنگ میں دشمن پر فتح و ظفر کا باعث ہوتا ہے۔ صافی کہتا ہے کہ میں اس سفر کو چلا گیا اور قسم بخدا جیسے میرے مولیٰ نے فرمایا تھا اسی طرح اسی جگہ شیر ہمارے راستے پر آیا اور میں نے اسی پر عمل کیا جیسے میرے آقا نے فرمایا تھا تو وہ شیر پلٹ گیا۔ اور جب میں زیارت سے فارغ ہو کر واپس لوٹا تو میں نے سارا واقعہ حضرت کی خدمت میں نقل کیا آپ نے فرمایا کہ ایک چیز رہ گئی ہے جو تو نے نقل نہیں کی۔ اگر چاہے تو تبلا دوں۔ میں نے عرض کی کہ شاید میں بھول چکا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ جب تم رات کے وقت طوس کے نزدیک سوئے ہوئے تھے تو جنات کا گروہ

تعویذاتِ منقولہ

فرمایا ہے اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا اس شخص نے جو آپ نے فرمایا تھا اس پر عمل کیا تو اس کے بعد اس کے پاؤں سے درد جاتا رہا اور اسے پھر کبھی درد محسوس نہ ہوا نیز درد زانو کے لئے وارد ہوا ہے کہ جب نماز پڑھ چکے تو یہ کہے يَا اَجْوَدَ مَنْ اَعْطٰى يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا اَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ اِرْحَمْ ضَعْفِيْ وَقِلَّةَ حِيْلَتِيْ وَاَعْفِنِيْ مِنْ وَجَعِيْ پنڈلیوں کے درد کے لئے سات دفعہ اس آیت شریفہ کا پڑھنا وارد ہوا ہے۔ وَاتْلُ مَا اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهٖ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ

جناب امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے آیا تھا جب انہوں نے تیرے ہاتھ میں انگوٹھی دیکھی اور اس نقش کو دیکھا تو وہ انگوٹھی انہوں نے تیرے ہاتھ سے اتار کر وہ اپنے ایک بیمار کے پاس لے گئے اور اس کو پانی میں ڈال کر وہ پانی اپنے بیمار کو دیا تو وہ صحت یاب ہو گیا تو اس وقت انہوں نے تیری وہ انگوٹھی واپس تیرے بائیں ہاتھ میں پہنا دی حالاں کہ تو نے سوتے وقت اسے دائیں ہاتھ میں پہنی ہوئی تھی۔ تو نے اس مطلب سے بہت تعجب کیا اور تیری سمجھ میں کچھ نہ آیا اور تو نے اپنے سرہانے ایک یاقوت پایا اور اسے اٹھا لیا اور وہ آپ بھی تیرے پاس ہے، اور اسے بازار لے جا تو اسے اسی اشرفی میں بیچ سکتا ہے اور یہ یاقوت وہ جنات تیرے لئے ہدیہ لے آئے تھے۔ وہ خادم کہتے ہیں کہ میں نے اسے بازار میں اسی اشرفی میں جیسے میرے آقا نے فرمایا تھا فروخت کیا، امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص سفر میں ہر رات آیت الکرسی پڑھتا رہے تو وہ خود بھی سالم رہے گا اور جو چیز اس کے ساتھ ہے وہ بھی سالم رہے گی اور یہ بھی پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ مَسِیْرِیْ عِبَرًا وَصَمْتِیْ تَفَکُّرًا وَکَلَامِیْ ذِکْرًا امام زین العابدین علیہ السلام سے مروی ہے کہ میں جب یہ کلمات پڑھ لیتا ہوں تو پھر میں پرواہ نہیں کرتا اگرچہ میرے ضرر پہنچانے کے لئے جن و انس بھی اکٹھے ہو جائیں بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَمِنَ اللّٰہِ وَاِلَی اللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ وَاِلَیْکَ وَجَّھْتُ وَجْھِیْ وَاِلَیْکَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ فَاحْفَظْنِیْ بِحِفْظِ الْاِیْمَانِ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَمِنْ تَحْتِیْ وَادْفَعْ عَنِّیْ بِحَوْلِکَ وَقُوَّتِکَ فَاِنَّہٗ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ مؤلف کہتا ہے کہ آداب سفر کی دعائیں بہت کافی ہیں لیکن ہم چند ایک پر اکتفا کرتے ہیں، پہلے ہر آدمی کے لئے سزاوار ہے کہ جب سوار ہونے لگے تو بسم اللہ کو ترک نہ کرے، دوسرے اپنے مال و نفقہ کی چیزوں کی حفاظت کرے اور انہیں کسی محفوظ جگہ پر رکھے کیونکہ روایت میں ہے کہ مسافر کی فہم و فقہ اسی میں ہے کہ وہ نفقہ اور مصارف سفر کی حفاظت کرے، تیسرے سفر میں اپنے ساتھیوں کی مدد کرے اور ان کی خدمت اور کام کرنے میں بے اعتنائی نہ برتے تاکہ خداوند عالم اس سے بہتر غم و اندوہ کو دور کر دے اور دنیا میں اسے ہم و غم سے پناہ دے اور قیامت کے دن بہت بڑے اندوہ کو اس سے دور کر دے۔ روایت میں ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام ان لوگوں کے ساتھ سفر کرتے تھے کہ جو آنحضرت کو نہ پہچانتے ہوں تاکہ وہ جناب اپنے رفقاء سفر کی اعانت کریں اور جب جانے پہچانے آدمی کے ساتھ سفر کرتے تھے تو وہ لوگ

تعویذاتِ منقولہ

ملتحمہ آنکھ کے درد کے لئے بہت کافی روایات وارد ہوئی ہیں کہ صبح اور مغرب کی نماز کے بعد یہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ النُّوْرَ فِیْ بَصَرِیْ وَالْبَصِیْرَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَالْیَقِیْنَ فِیْ قَلْبِیْ وَالْاِخْلَاصَ فِیْ عَمَلِیْ وَالسَّلَامَۃَ فِیْ نَفْسِیْ وَالسَّعَۃَ فِیْ رِزْقِیْ وَالشُّکْرَ لَکَ اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ۔ برنطی نے یونس بن ظبیان سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ کی آنکھوں میں بہت شدید درد تھا کہ جس سے میں مغموم ہوا، دوسرے دن آپ کی

سفر کے آداب

آنجناب کو کام نہیں کرنے دیتے تھے، جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اخلاق کریمہ میں سے یہ تھا
کہ جب آپ اپنے اصحاب کے ساتھ سفر کرتے تھے تو جب کوئی گوسفند ذبح کرنے کا ارادہ کرتے تھے
تو ان میں ایک کہتا تھا کہ گوسفند کا ذبح کرنے میرے اوپر، دوسرا کہتا تھا کہ اس کی کھال اتارنا میرے اوپر
تیسرا کہتا تھا کہ اس کا پکانا میرے ذمہ ہے تو حضرت فرماتے تھے کہ اس کے لئے لکڑیوں کا اکٹھا کر کے لانا
میرے ذمے ہے۔ تو اصحاب عرض کرتے تھے کہ یہ کام ہم خود کر لیں گے آپ زحمت نہ فرمائیں تو آپ فرماتے
تھے کہ مجھے بھی خبر ہے کہ تم یہ کام کر لو گے لیکن میں چاہتا ہوں کہ میں تم سے کوئی خاص امتیاز دار نہ بنوں کیونکہ
اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا کہ وہ کسی اپنے بندے کو دیکھے کہ وہ دوسروں پر اپنے آپ کو فضیلت دے
رہا ہے یہ جاننا چاہیئے کہ سب سے وہ شخص بوجھ ہے جس کے اعضا صحیح و سالم ہوں اور پھر وہ سستی کرے اور
اپنے کام میں مشغول نہ ہو اور وہ منتظر رہے کہ اس کے ساتھی اس کا کام کریں۔ چوتھے ایسے آدمیوں کے ساتھ سفر
کرے جو اس جیسا خرچ کرتے ہوں پانچویں کسی جگہ کا پانی جب تک سابقہ جگہ کا پانی اس میں نہ ملائے نہ پیئے
اور مسافر کے لئے سزاوار ہے کہ جہاں اس نے تربیت پائی ہے اور سکونت پذیر ہے اس جگہ کی مٹی اپنے ساتھ رکھے
اور جب کسی جگہ کا پانی پینے لگے تو پہلے اس مٹی کو برتن میں ڈال کر اس میں پانی کو خوب ملائے اور پھر اسے رکھ
دے جب مٹی بیٹھ جائے اور پانی صاف ہو جائے تو اس پانی سے پیئے۔ چھٹے اپنے اخلاق کو سدھارے اور حلم
و بردباری سے کام لے اور انشاء اللہ اس چیز کا ذکر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے باب میں (صفحہ ۳۰۳) کچھ اور آئیگا
ساتویں اپنے سفر کے لئے خرچ اپنے ساتھ رکھے کیونکہ انسان کی شرافت سے ہے کہ وہ سفر کا توشہ اور زاد راہ اچھا
رکھے خصوصاً مکہ معظمہ کے سفر میں البتہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے سفر میں لذیذ غذائیں بریانی و حلوہ وغیرہ
محبوب نہیں ہیں جیسا کہ ان کا ذکر زیارات کے باب میں آئے گا، ابن اعثم نے اسی مطلب کو ان اشعار میں
ذکر کیا ہے۔

مِنْ شَرَفِ الْاِنْسَانِ فِی الْاَسْفَارِ
اَخْلَاقٌ زِیَادَةً عَلَی الْحَضَرِ
وَلْیَکْثِرِ الْمَرْءُ مَعَ الصَّحْبِ اِذَا
اِخْوَانُهٗ فِیْهَا اِلٰی اَنْ یَرْحَلَا

تَطْیِیْبُهُ الزَّادَ مَعَ الْاِکْثَارِ
وَلْیَدَعْ عِنْدَ الْوَضْعِ لِلْخِوَانِ
لَمْ یُخْلِطِ اللّٰهَ وَلَمْ یَجْلِبْ اَذٰی
یُمَرُّ لَیْلَتَیْنِ ثُمَّ لَیَاکُلِ

وَالْحُسْنُ الْاِنْسَانُ فِیْ حَالِ السَّفَرِ
مَنْ کَانَ حَاضِرًا اِبْنَ الْاِخْوَانِ
مَنْ جَاءَ بَلْدَةً فَقَدْ اُضِیْفَ عَلٰی
مِنْ اَکْلِ اَهْلِ الْبَیْتِ فِی الْمُسْتَقْبَلِ

تعویذات منقولہ

خدمت میں گیا تو دیکھا کہ
آپ کی آنکھوں میں بالکل
درد نہیں تھا اور آپ کی
آنکھیں بالکل اچھی ہو چکی
تھیں میں نے عرض کی میں
آپ پر فدا ہو جاؤں
آپ نے کوئی علاج کیا
تھا، آپ نے فرمایا، کہ
ہاں ایک ایسی چیز سے
علاج کیا جو معالجات
میں سے ایک قسم تھی، میں
نے کہا، کہ وہ کون سا علاج
تھا، آپ نے فرمایا کہ ایک
تعویذ کیا اور پھر وہ تعویذ
مجھے لکھ دیا اور وہ تعویذ یہ
ہے اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ
وَاَعُوْذُ بِقُوَّةِ اللّٰهِ وَ
اَعُوْذُ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ
وَاَعُوْذُ بِنُوْرِ اللّٰهِ
وَاَعُوْذُ بِعَظَمَةِ اللّٰهِ
وَاَعُوْذُ بِجَلَالِ اللّٰهِ
وَاَعُوْذُ بِجَمَالِ اللّٰهِ وَ
اَعُوْذُ بِبَهَاءِ اللّٰهِ وَ
اَعُوْذُ بِجَمْعِ اللّٰهِ میں نے
عرض کی کہ جمع اللہ کیا

آٹھویں یہ وہ مطلب ہے کہ جس کی سفر میں رعایت کرنی بہت اہم ہے اور وہ مسافر کا اپنی نماز فریضہ کا بمع شرائط اور حدود کے اول وقت میں بجا لانا ہے کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ زائرین اور حاجی حضرات راستے میں نماز کو نہیں پڑھتے یا شرائط کا خیال نہیں کرتے اور اسی گاڑی اور موٹر وغیرہ پر تیمم کر کے نجس کپڑے میں پڑھ لیتے ہیں حالانکہ یہ ان کے لئے جائز نہیں ہوتا اور یہ سب کچھ اس واسطے کرتے ہیں کہ انہیں مسائل سے واقفیت نہیں ہوتی ہے یا نماز سے بے اعتنائی کرتے ہیں حالانکہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ فریضہ نماز بیس حج سے بہتر ہے اور ایک حج ایک مکان کو سونے سے پر کر کے تمام کو اللہ کے راستہ میں صدقہ دے دیئے جانے سے بہتر ہے۔ اور سفر میں نماز کو قصر پڑھنا چاہیئے اور نماز قصر کے بعد تیس مرتبہ اس تسبیح کو ترک نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ اس کی بہت تاکید کی گئی ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

پہلی فصل زیارات ائمہ علیہم السلام کے آداب میں ہے

آداب بہت زیادہ ہیں ہم یہاں پر چند ایک کو ذکر کرتے ہیں، پہلے زیارت کے سفر جانے سے پہلے غسل کرے۔ دوسرے راستے میں بے ہودہ و لغو کلام اور لڑائی جھگڑا اور گالی گلوچ کو چھوڑے رکھے تیسرے ہر امام علیہ السلام کی زیارت پڑھنے سے پہلے غسل کرے اور اس کا ذکر زیارت وارث سے پہلے آئے گا چوتھے حدث اکبر اور اصغر سے با طہارت ہو یعنی غسل اور وضوء کے ساتھ رہے۔ پانچویں پاک اور پاکیزہ نیا اور سفید لباس پہنے۔ چھٹے روضہ مبارک پر جانے کے وقت چھوٹے چھوٹے قدم رکھے اور بہت وقار اور آرام اور خضوع اور خشوع، سر نیچے کئے ہوئے اور ادھر ادھر نہ دیکھتے ہوئے جائے۔ ساتویں سوائے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے باقی زیارتوں کے لئے خوشبو لگا کر جائے۔ آٹھویں حرم مطہر کی طرف جانے کے وقت اللہ کا ذکر تکبیر اور حمد اور تسبیح اور تہلیل اور تمجید اور محمد و آل محمد پر درود و صلوات پڑھتا جائے۔ نویں حرم مبارک کے دروازے پر کھڑے ہو کر اذن دخول پڑھے اور کوشش کرے کہ اسے رقت قلب اور خضوع اور خشوع ہو اور فروتنی اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کا تصور حاصل ہو۔ اور اس بزرگوار کی جلالت قدر کہ جس کے سامنے کھڑا تصور کرے اور یوں سمجھے کہ وہ بزرگوار اسے دیکھ رہے ہیں اور اس کے کلام کو سن رہے ہیں اور اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں اور اس مطلب کی تائید وہ اذن دخول کرتا ہے جو اس وقت زائر کو پڑھنا ہوتا ہے اور ان کی

تعویذات منقولہ

ہے تو آپ نے یہ فرمایا بِكُلِّ اللّٰهِ وَ اَعُوْذُ بِعَفْوِ اللّٰهِ وَ اَعُوْذُ بِغُفْرَانِ اللّٰهِ وَ اَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَ اَعُوْذُ بِالْاَئِمَّةِ اور اس کے بعد ہر ایک ائمہ کا اسم گرامی لیا اور اس کے بعد یہ فرمایا عَلٰی مَا نَشَاءُ وَ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْمُطِيْعِيْنَ نیز آنکھوں کے درد کے لئے وارد ہوا ہے کہ آیۃ الکرسی پڑھے اور دل میں نیت آنکھوں کے اچھے ہونے کی کرے اور آیۃ الکرسی کے پڑھنے سے پہلے ہاتھ کو آنکھوں پر رکھے اور یہ پڑھے۔ اُعِيْذُ نُوْرَ بَصَرِيْ بِنُوْرِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يُطْفَأُ تو لکھا ہے۔ کہ آنکھوں کے ضعف کے لئے فائدہ مند ہے۔

آنکھوں کے ضعف شب کوری کے لئے وارد

زیارات کے آداب

محبت اور لطف بھی یہی بتلاتا ہے جو اپنے شیعوں سے کرتے اور رکھتے ہیں اور زائر کو اپنے حالات میں غور وفکر کرنا چاہیئے اور اپنی خرابیوں اور ان مخالفتوں کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے کہ جو اس نے ان ذوات مقدسہ کی کی ہیں اور ان اذیتوں اور تکالیف کو نگاہ میں لائے جو اس نے ان حضرات اور اللہ کے پاک باز انسانوں اور ان کے شیعوں کے حق میں کی ہیں کیونکہ ان کے دوستوں کو تکالیف بنانا بحقیقت میں ان ذوات مقدسہ کو آزار پہنچانا ہے واقعاً اگر انسان ان چیزوں کا خیال کرے تو اس کے قدم آگے بڑھنے سے رکیں گے اور اس کا دل خوفزدہ اور آنکھیں اشکبار ہوں گی اور یہی تمام آداب کی حقیقی روح ہے زائر کو ملتفت رہنا چاہیئے کہ وہ امام علیہ السلام کی زیارت کے جانے کے وقت فعل حرام نہ کرے جیسا کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ زائر حرم کے جانے سے پہلے ڈاڑھی منڈاتے ہیں حالانکہ یہ فعل ہے کہ جس سے امام کے دل پر ضرب کاری لگتی ہے جیسا کہ کسی نے امام حسین علیہ السلام کو خواب میں دیکھا تھا کہ اس سے امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تم اپنے وطن ڈاڑھی منڈاتے ہو تو ہمارے دل پر ضرب کاری اور زخم لگاتے ہو کیا تم مجھے کربلا معلی آکر میرے دل پر وار کرنے اور زخم لگانے آئے ہو لہذا انسان ڈاڑھی منڈوا کر بجائے امام علیہ السلام کے سلام کے جواب کے یہ جواب نہ لے کہ حضور فرمائیں نکل جا اور تیرے اوپر لعنت ہو اور زائر کو تاش وغیرہ ریڈیو کے راگ و دیگر لغویات کو سفر زیارت میں ترک کرنا چاہیئے ۔ التماس دعا مترجم) اور کتنا ہی اچھا لگتا ہے سخاوی کے عربی اشعار یہاں نقل کر دیئے جائیں ۔

قَالُوا غَداً نَأْتِي دِيَارَ الحِمَى | وَيَنْزِلُ الرَّكْبُ بِمَغْنَاهُمُ | فَكُلُّ مَنْ كَانَ مُطِيعاً لَهُمْ
أَصْبَحَ مَسْرُوراً بِلُقْيَاهُمُ | قُلْتُ فَلِي ذَنْبٌ فَمَا حِيلَتِي | بِأَيِّ وَجْهٍ أَتَلَقَّاهُمُ
قَالُوا أَلَيْسَ العَفْوُ مِنْ شَأْنِهِمْ | لَا سِيَّمَا عَمَّنْ تَرَجَّاهُمُ | فَجِئْتُهُمْ أَسْعَى إِلَى بَابِهِمْ

أَرْجُوهُمُ طَوْراً وَأَخْشَاهُمُ

علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے بحار الانوار میں ایک روایت عیون المعجزات سے نقل کی ہے کہ ابراہیم جمال جو شیعان علی امیر المومنین علیہ السلام سے تھے اس نے چاہا کہ علی بن یقطین رضی اللہ عنہ جو ہارون رشید کا وزیر تھا اس سے ملاقات کرے ۔ چونکہ ابراہیم ساربان تھا اور وہ وزیر تھے اور اس کی ظاہری شان اتنی نہ تھی کہ وہ وزیر کے دربار میں حاضر ہو تو اسے کسی نے علی بن یقطین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جانے نہ دیا ۔ اسی

تعویذاتِ منقول

ہوا ہے کہ آیت نور کو کسی کاسہ پر عطر لکھ کر پانی سے دھووے اور کسی بوتل وغیرہ میں بند کرکے محفوظ کرے اور پھر میل (یعنی سرمچوں) سے آنکھ میں لگاتا رہے روایت میں ہے کہ جو شخص قرآن کو دیکھ کر پڑھے اپنی آنکھوں سے فائدہ اٹھاتا رہے گا ۔ اور یہ بھی وارد ہوا ہے کہ جو شخص ہر روز فجعلناہ سمیعا بصیرا پڑھے آنکھوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا ۔ شیخ کفعمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ آنکھوں کے درد اور دوسرے اعضائے کے درد کے لئے جناب امام موسی کاظم علیہ السلام سے توسل پکڑنا مجرب ہے نکسیر کیلئے برف کا پانی سر اور ماتھے پر ڈالے

بطلان سحر کا تعویذ

جناب امیر المومنین

علی بن یقطین کا قصہ

سال علی بن یقطین حج کرنے کے لئے گئے اور بعد میں مدینہ منورہ بھی آئے تو اس نے چاہا کہ اپنے امام جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں بھی حاضر ہو، اجازت طلب کی تو امام علیہ السلام نے اسے اجازت نہ دی۔ دوسرے دن اس کی ملاقات حضرت سے دروازے پر ہو گئی تو عرض کرنے لگے کہ اے میرے آقا مجھ سے کونسا قصور ہو گیا ہے کہ مجھے آپ نے اپنے پاس آنے کی اجازت مرحمت نہیں فرمائی تھی تو آپ نے فرمایا کہ اس کا سبب یہ ہے کہ تو نے اپنے ایک بھائی ابراہیم جمّال کو اپنے پاس نہیں آنے دیا تھا اور اللہ تعالیٰ تیری سعی اور کوشش کو قبول کرنے سے انکار فرماتا ہے جب تک کہ تجھے ابراہیم معاف نہ کرے۔ علی بن یقطین عرض کرنے لگے، اے میرے آقا میں ابراہیم سے اس وقت کہاں مل سکتا ہوں۔ میں اب مدینہ میں ہوں اور وہ کوفہ میں ہے آپ نے فرمایا کہ جب رات ہو جائے تو تو اکیلا بقیع چلا جا اور تیرے جانے کا تیرے غلام اور رفقاء کو پتہ نہ چلے، وہاں تجھے ایک اونٹ مع پلان کے نظر آئے گا اس اونٹ پر سوار ہو جانا اور کوفہ چلے جانا، علی بن یقطین رات کو تنہا بقیع گئے اور وہاں اسی طرح کا اونٹ دیکھا اس پر سوار ہوا اور ذرا سی دیر میں کوفہ ابراہیم جمال کے دروازے پر پہنچ گئے اونٹ کو بٹھلایا اور ان کا دروازہ کھٹکھٹایا، ابراہیم نے کہا کون ہے، تو انہوں نے جواب دیا کہ میں علی بن یقطین ہوں وہ کہنے لگے کہ علی بن یقطین کو میرے دروازے پر کیا کام ہے تو آپ کہنے لگے تو باہر تو آ کہ میرا معاملہ بہت بڑا ہے اور اسے قسم دینے لگے کہ تو مجھے اندر آنے کی اجازت دے، جب اندر گئے تو کہنے لگے اے ابراہیم میرے مولیٰ اور آقا نے مجھے حکم دیا ہے کہ تیرا عمل قبول نہیں ہو گا جب تک تجھ سے ابراہیم راضی نہیں ہو گا۔ وہ کہنے لگا کہ خدا تجھے عفو فرمائے یعنی میں نے تجھے معاف کیا لیکن علی ابن ابراہیم نے اس پر اکتفا نہیں کی) بلکہ اپنے چہرے کو خاک پر رکھ دیا اور ابراہیم کو قسم دی کہ اپنے پاؤں کو میرے چہرے پر رکھ کر خوب ملے اور دبائے (یعنی تاکہ میرے تکبر کا نتیجہ معلوم ہو) ابراہیم نے اس کام کو کرنے سے انکار کیا اور علی بن یقطین اسے قسم دیتے تھے کہ وہ ایسے ہی کرے، ابراہیم نے اپنے پاؤں کو علی بن یقطین کے چہرے پر رکھ کر اسے ملا اور علی بن یقطین اس وقت کہہ رہا تھا کہ اے میرے اللہ تو گواہ رہنا، اس کے بعد وہاں سے آیا اور اونٹ پر سوار ہو کر اسی رات مدینہ واپس پہنچا اور اونٹ کو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے دروازے پر بٹھایا تو اس وقت آپ نے اسے اندر آنے کی اجازت مرحمت فرمائی تو اس کے بعد حضرت نے ان چیزوں کو قبول کیا جو وہ آپ کو دینا چاہتا تھا، اس خبر کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن بھائیوں کے کتنے حقوق

تعویذاتِ منقولہ

علیہ السلام سے روایت ہے کہ ہرن کی پوست پر یہ لکھ کر اپنے ساتھ رکھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ

دفع شیاطین اور جادوگران کے لئے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارد ہے کہ آیت سخرہ کو جو یہ ہے پڑھے اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا

ہیں لیکن آجکل زمانے کے شیعوں کے حالات دیکھئے کہ وہ مومن بھائیوں سے کیا معاملہ کر رہے ہیں کیا ہم سے ائمہ علیہ السلام ہمارے اسی کردار پر راضی ہونگے، دسویں روضہ مبارکہ کی عتبہ بوسی کرے یعنی چوکھٹ کو فقط بوسہ دے شیخ شہید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر زائر اللہ تعالیٰ کے شکرانہ کا سجدہ کرے کہ اس ذات نے اسے اس مقام پر پہنچنے کی توفیق عطا فرمائی تو بہتر ہے لیکن یہ سجدہ شکر خدا کا ہونا چاہیئے نہ کہ سجدہ امام کو تعظیمی کیونکہ اللہ کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کیا جا سکتا نہ تعظیمی نہ غیر تعظیمی بعض جاہلوں نے جو یہ مسلک بنا کر عوام کو گمراہ کر رہے ہیں کہ امام علیہ السلام کا سجدہ تعظیمی جائز ہے وہ کفر ہے مذہب شیعہ ان چیزوں سے پاک و مبرا ہے گیارہویں حرم مبارک کے داخل ہونے کے وقت پہلے دائیں پاؤں کو اندر رکھے اور نکلنے کے وقت پہلے بائیں پاؤں کو باہر نکالے جیسا کہ مسجد کا حکم ہے۔ بارہویں ضریح مبارک کے پاس اتنا قریب جائے کہ اپنے آپ کو اس سے لپٹا سکے اور یہ گمان کرنا کہ ضریح سے دور کھڑا ہونے میں ادب ہے یہ باطل ہے کیونکہ ضریح مبارک کو بوسہ دینا اور اس پر سہارہ لینا وارد ہوا ہے۔ تیرہویں زیارت پڑھنے کے وقت قبلہ کی طرف پشت کرکے اپنا منہ قبر مبارک کی طرف کرکے زیارت پڑھے اور بظاہر یہ ادب صرف معصوم علیہ السلام کی قبر مبارک کی زیارت کے ساتھ خاص ہے اور جب زیارت سے فارغ ہو جائے تو دائیں حصّہ کو ضریح سے لگا کر تضرع اور زاری کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے اور اسی طرح پھر بائیں حصہ کرکے دعا مانگے اور اللہ تعالیٰ کو صاحب قبر کا واسطہ دے کر دعا مانگے کہ خداوند عالم قیامت کے دن اس قبر کے معصوم علیہ السلام کو اس کی شفاعت کرنے والا قرار دے دعا کرنے میں خوب ہمت سے کام لے اور دیر تک توجہ کے ساتھ دعا کرتا رہے اور جب اس سے فارغ ہو جائے تو پھر سر مبارک کی طرف جا کر قبلہ رخ ہو کر دعا مانگے۔ چودہویں اگر کوئی عذر زیارت کو کھڑے ہو کر پڑھنے سے مثل کمر کے درد یا پاؤں کا درد یا ضعف وغیرہ ہو تو بیٹھ کر پڑھے۔ پندرہویں جب قبر مطہر کو دیکھے تو تکبیر یعنی اللہ اکبر زیارت کے پڑھنے سے پہلے کہے کیونکہ ایک روایت میں ہے کہ جو شخص امام علیہ السلام کے سامنے تکبیر کہے اور لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ پڑھے تو اس کے لئے اللہ کی بڑی رضوان لکھی جائے گی۔ سولہویں وہ زیارتیں پڑھے جو ائمہ علیہم السلام سے روایت ہوئی ہیں اور اپنی بنائی یا کسی کی بنائی ہوئی زیارتوں کے پڑھنے سے اجتناب کرے جو بعض بیوقوفوں نے زیارتوں سے کچھ لکھ کر اختراع کی ہیں اور بیوقوفوں کو اسی کے پڑھنے میں مشغول رکھتے

تعویذات منقولہ

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ بعض روایات میں ہے۔ کہ تبارک اللہ رب العالمین تک پڑھے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منقول ہے کہ اسفند کے ہر درخت اور پتوں اور دانوں پر ایک فرشتہ موکل ہے جو اس پر رہتا ہے جب تک وہ بوسیدہ نہیں ہو جاتا اس درخت کی جڑیں اور ٹہنیاں غم اور سحر کو دور کرتی ہیں اور اس کے دانوں میں ستر

شیطان کے دُور ہونیکا تعوید

دردوں کی شفا ہے پس تسبیں اسفند کندر کے ساتھ دوا کرنی چاہیئے۔ امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے ایک آسیب زدہ کو دیکھا اور ایک کاسہ پانی کا طلب فرما کر اس پر الحمد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھا اور اسے اس کے منہ اور سر پر ڈالنے کو فرمایا اور وہ ہوش میں آگیا۔ اور آپ نے فرمایا کہ یہ تجھے پھر کبھی نہ ہوگا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ جب جن پتھر مارے تو اسی پتھر کو لے کر ادھر پھینکیں جہاں سے وہ آیا ہو اور یہ کہے حَسْبِیَ اللّٰہُ وَکَفٰی وَسَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ دَعَا لَیْسَ وَرَآءَ اللّٰہِ مُنْتَھٰی جنوں کے شر سے

ہیں (جیسا کہ بعض خداموں نے زائروں سے جلدی نذر و نیاز و روپیہ بٹورنے کی غرض سے مختصر زیارتیں غلط ملط اعراب سے بنا رکھی ہیں زائر کو سوائے زیارت پڑھانے کی اجرت کے اور کوئی مال نذر و نیاز و خمس وغیرہ کا خداموں کو دینے سے اجتناب کرنا چاہیئے اور اس سے پہلے مجتہد جامع الشرائط سے مسئلہ پوچھ لے جیسے وہ فرمائے ویسے مال کو وہیں پر ہی خرچ کرے اور خدام کے بھانسے میں نہ آئے، شیخ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالرحیم قصیر سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اے میرے آقا میں نے اپنی طرف سے ایک دعا بنائی ہوئی ہے تو آپ نے فرمایا مجھے اپنی بنائی ہوئی دعاؤں کو چھوڑ یعنی یہ فضول ہیں، جب تجھے کوئی حاجت درپیش ہو تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگ اور دو رکعت نماز پڑھکر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہدیہ کر۔ سترھویں۔ زیارت کے بعد نماز زیارت بجا لائے اور وہ کم از کم دو رکعت نماز ہوتی ہے، شیخ شہید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر زیارت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہو تو نماز زیارت کو آپ کے روضہ قدس میں بجا لائے اور اگر کسی دوسرے امام علیہ السلام کی ہو تو پھر نماز زیارت کو بالائے سر مبارک بجا لائے اور اس دو رکعت نمازِ زیارت کو مسجد میں بجا لانا بھی جائز ہے، علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ میرے گمان میں نماز زیارت کو اور دوسری نمازوں کو بالائے سر بجا لانا بہتر ہے اور اور علامہ بحر العلوم نے بھی درہ میں اسی مطلب کو نظم کیا ہے

وَمِنْ حَدِیْثِ کَرْبَلَا وَالْکَعْبَۃِ	لِکَرْبَلَا بَانَ عُلُوُّ الرُّتْبَۃِ	وَغَیْرُھَا مِنْ سَائِرِ الْمَشَاھِدِ
اَمْثَالُھَا بِالنَّقْلِ ذِی الشَّوَاھِدِ	وَمِنْ اعرفِھِنَّ اقْتِرَابُ الرَّمْسِ	وَآثِرِ الصَّلٰوۃَ عِنْدَ الرَّاْسِ
وَصَلِّ خَلْفَ الْقَبْرِ فَالصَّحِیْحُ	کَغَیْرِہٖ فِیْ نَدْبِھَا صَرِیْحُ	وَالْفَرْقُ بَیْنَ ھٰذِہِ الْقُبُوْرِ
وَغَیْرِھَا کَالنُّوْرِ فَوْقَ الطُّوْرِ	فَالسَّعْیُ لِلصَّلٰوۃِ عِنْدَھَا نُدِبْ	وَقُرْبُھَا بَلِ اللُّصُوْقُ قَدْ طُلِبْ

اٹھارھویں اگر کسی نمازِ زیارت کی مخصوص کیفیت موجود نہ ہو تو پھر نماز زیارت کی دو رکعت میں پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ یٰسین اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ الرحمن پڑھے اور نمازِ زیارت کے بعد جو دعا وارد ہوئی ہے اسے بھی پڑھے یا جو دل میں اپنی دنیا اور آخرت کے لئے چاہتا ہو دعا کرے اور بہتر ہے کہ عوام مومنین کے لئے دعا مانگے کیونکہ اس کا قبول ہونا زیادہ یقینی ہے۔

زیارت کے آداب

(لہٰذا بندہ مترجم کے خاتمہ بالخیر اور اہلبیت علیہ السلام کے ساتھ محشور ہونے کی دعا ضرور طلب فرمائیے خداوند عالم آپکی دعاوں کو قبول کرے آمین) انیسویں شیخ شہید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب تو حرم مبارک میں داخل ہو اور وہاں پر نماز جماعت پڑھی جا رہی ہو تو پہلے نماز جماعت کے ساتھ شریک ہو کر نماز فریضہ پڑھے اور اس کے بعد نماز زیارت بجالائے اسی طرح نماز جماعت کے لئے زیارت پڑھنے کو بھی ترک کرے اور پھر جماعت سے فارغ ہونے کے بعد زیارت بجالائے خواہ نماز جماعت اس کے زیارت پڑھنے کے وسط میں ہی برپا ہو جائے کیونکہ زیارت پڑھنے والے کو زیارت کا نماز جماعت کے لئے چھوڑ دینا مستحب ہے، حرم کے متولی اور منتظم کو چاہیئے کہ وہ لوگوں کو نماز جماعت کا حکم دے، بیسویں، شیخ شہید رحمۃ اللہ علیہ نے آداب زیارت سے قرآن مجید کا ضریح مقدس کے قریب تلاوت کرنے کو بھی شمار کیا ہے اور پھر اس کو اس روح مقدس کے لئے ہدیہ کرے کہ جس کی زیارت کر رہا ہے کیونکہ اس کا فائدہ خود زائر کو پہنچتا ہے اور پھر اس کی تعظیم بھی ہے کہ جس کی زیارت کر رہا ہے، اکیسویں زائر کو نازیبا بات اور لغو و بیہودہ کلام اور دنیاوی باتوں کو ترک کر دینا چاہیئے، کیونکہ یہ چیزیں عام حالات میں بھی مکروہ ہیں اور رزق سے مانع اور قساوت قلب کا موجب ہوتی ہیں خصوصاً ان مطہر اور پاکیزہ مقامات اور روضوں میں خداوند عالم نے ان حضرات طاہرین کی تعظیم اور بزرگی کی خبر سورہ نور میں بیان فرمائی ہے کہ اذن اللہ ان ترفع الخ بائیسویں زیارت پڑھنے کے وقت اپنی آواز کو بلند نہ کرے تیئسویں جب اس شہر سے کہ جس میں امام علیہ السلام کی زیارت کو گیا ہے باہر وطن کو یا کسی دوسری جگہ جانا چاہے تو امام علیہ السلام کو وداع کرے اور زیارت وداع جو نقل ہوئی ہیں اسے پڑھے۔ چوبیسویں اپنے گناہوں سے توبہ اور استغفار کرے اور زیارت سے واپس آنے کے بعد اپنے کردار اور اخلاق اور اعمال کو سدھارے اور بہتر بنائے تاکہ زیارت سے پہلے اور بعد نمایاں فرق معلوم ہو جائے، پچیسویں استان مقدس کے خداموں کی اپنے وسعت کے مطابق خدمت بجالائے لیکن اس مال سے جن کے وہ مستحق نہیں ہیں انہیں کچھ نہ دے بلکہ اپنی طرف سے جو ہو سکے ان کی خدمت کرے اور ستان مقدس کے خداموں کے لئے سزاوار بھی ہے کہ وہ صالح اور دین دار اور صاحب مروت و اخلاق ہیں اور زائرین سے جو کچھ تکالیف انہیں پہنچیں انہیں تحمل کریں اور ان سے غم و غصہ کا اظہار نہ کریں اور ان پر سختی و درشتی نہ کریں اور ان کی حاجت کے پورا کرنے میں کوشش کریں اور غریبوں کی راہ نمائی کریں در

نظر کا تعویذ

محفوظ رہنے کے لئے گھر میں مرغی اور مرغ اور کبوتر اور بھیڑ کا رکھنا مفید ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ سفر اور بیابان اور خطرناک مقامات میں جنات کے خطرے کے لئے اپنے ہاتھ کو سر پر رکھکر بلند آواز سے یہ پڑھے أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ اور باواز بلند آذان کا پڑھنا بیابان اور ڈراونے مقامات میں بھی وارد ہوا ہے زخم چشم یعنی نظر کیلئے وان یکاد الذین تا آخر پڑھنا وارد ہوا ہے۔ نیز امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تجھے ڈر ہو کہ

زیارت کے آداب

ان کی حفاظت کریں۔ خلاصہ خدآموں کو حقیقی معنی میں خادم ہونا چاہیئے نہ کہ لوگوں کے لئے موجب نفرت اور حقارت بنیں شریعت کی پابندی کریں اور قوانین کا احترام بجا لائیں پھیپیوں وہاں پر جو مجاور فقراء موجود ہوں ان پر احسان کریں بالخصوص سادات کرام و علمائے اعلام و طلبہ دینیات جنہوں نے حقیقت میں ان مقامات کو آباد کیا ہوا ہے اور خدمت علم و دین میں مشغول ہیں ان کو اپنے حقوق و دیگر احسانات سے نوازیں ستائیں نہ۔

شیخ شہید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب زیارت کر چکے تو واپس لوٹنے کی اور وہاں سے چلے جانے میں جلدی کرے اور پھر دوبارہ آنے کا شوق دل میں لے کر جائے۔ اور جب عورتیں زیارت کر رہی ہوں تو مردوں کو ان سے علیحدہ ہو کر زیارت کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور عورتوں کو بھی مردوں سے علیحدہ ہو کر زیارت کرنی چاہیئے اور اگر عورتیں رات کو زیارت کریں تو زیادہ بہتر ہے اور عورتوں کو عمدہ اور اچھا لباس پہن کر حرم میں نہیں جانا چاہیئے تاکہ لوگ انہیں پہچان نہ سکیں اور مخفی طور پر باہر آئیں تاکہ کوئی انہیں بہت بڑا تصور نہ کرے بلکہ اپنی ہیئت بزرگی کو پستی و الالباس پہن کر تبدیل کریں۔ مؤلف کہتا ہے کہ ان کلمات سے معلوم ہوتا ہے کہ جو موجودہ زمانہ میں رواج ہو گیا ہے کہ عورتیں بناوٹ اور سجاوٹ کرکے اور عمدہ لباس پہن کر زیارت کے عنوان سے گھروں سے باہر آتی ہیں اور حرم میں مردوں کے ساتھ شانہ بشانہ نامحرموں میں گھل مل کر زیارت کرتی ہیں اور بعض اوقات مردوں کے آگے بیٹھ کر ان لوگوں کی عبادت میں موجب خلل اور بدحواسی ہوتی ہیں اور ان کے گریہ و بکا اور تضرع اور زاری سے مانع ہوتی ہیں بلکہ ان لوگوں میں داخل ہوتی ہیں جو اللہ کے راستے سے مانع ہوتے ہیں یہ بہت قبیح اور برا فعل ہے۔ بلکہ اس قسم کی زیارت شرعاً ناپسندیدہ ہے عبادت و ثواب کا موجب نہیں ہے۔ لہٰذا بہت احتیاط کی ضرورت ہے کہ ثواب کی بجائے عقاب لیکر نہ آئیں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام عراق والوں سے فرماتے تھے، کہ اے عراقیو۔ مجھے یہ بتلایا گیا ہے کہ تمہاری عورتیں راستوں میں مردوں سے ملتی اور مصادف ہوتی رہتی ہیں کیا اس حرکت سے تمہیں حیا اور شرم نہیں آتی خدا اس شخص پر لعنت کرتا ہے جسے غیرت نہ آئے۔

من لایحضرہ الفقیہ میں اصبغ بن نباتہ نے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ آخر زمان میں قیامت کے قریب جو سب زمانوں سے بدتر ہوگا عورتیں ننگی کھلے منہ، دین سے بے بہرہ فتنہ و فساد میں دخیل، شہوات کی طرف مائل لذتوں کی طرف

نظر کا تعویذ

تیری نظر کسی کو لگے گی یا کسی کی نظر تجھے لگے گی تو تین دفعہ یہ پڑھے مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ وارد ہوا ہے کہ جب کوئی اپنے آپ کو زیب و زینت دے تو جب اپنے گھر سے باہر آئے تو دو قل یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے تاکہ اسے کوئی چیز اللہ کے اذن سے ضرر نہ پہنچا سکے۔ نیز زخم چشم کے لئے وارد ہوا ہے کہ ہاتھوں کو منہ کے سامنے کرکے سورہ الحمد اور توحید اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے اور پھر ہاتھوں کو سر کے اگلے حصے سے اوپر کی طرف کھینچے۔ نیز زخم چشم

جلد جانے والی اور حرام چیزوں کو حلال سمجھنے والی ہونگیں اور جو ہمیشہ جہنم میں رہیں گی۔ اٹھائیسویں جب زوار بہت زیادہ ہوں تو جو لوگ ضریح کے پاس پہلے پہنچے ہوئے ہوں انہیں زیارت سے جلدی فارغ ہو جانا چاہیئے تاکہ دوسرے لوگ بھی زیارت ضریح مقدس کے ثواب پر فائز ہو سکیں۔ مؤلف کہتا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے باب میں کچھ اور آداب بھی ذکر کئے جائیں گے کہ جنہیں زائر کو بجا لانا چاہیئے۔

دُوسری فصل تمام حرم مُبارک کے اذن دخول میں ہے

یہاں پر دو اذن دخول یعنی حرم کے اندر جانے سے پہلے پڑھنا چاہیئے ذکر کئے جاتے ہیں پہلے شیخ کفعمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد کے اندر یا ائمہ میں سے کسی امام علیہ السلام کے حرم کے اندر جانے کا ارادہ کرے تو پہلے یعنی دروازے پر کھڑے ہو کر یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّی وَقَفْتُ عَلٰی بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ بُیُوْتِ نَبِیِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَقَدْ مَنَعْتَ النَّاسَ اَنْ یَدْخُلُوْا اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَقُلْتَ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ یُؤْذَنَ لَكُمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعْتَقِدُ حُرْمَةَ صَاحِبِ هٰذَا الْمَشْهَدِ الشَّرِیْفِ فِیْ غَیْبَتِهٖ كَمَا اَعْتَقِدُهَا فِیْ حَضْرَتِهٖ وَاَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَكَ وَخُلَفَاۤئَكَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ اَحْیَاۤءٌ عِنْدَكَ یُرْزَقُوْنَ یَرَوْنَ مَقَامِیْ وَیَسْمَعُوْنَ كَلَامِیْ وَیَرُدُّوْنَ سَلَامِیْ وَاَنَّكَ حَجَبْتَ عَنْ سَمْعِیْ كَلَامَهُمْ وَفَتَحْتَ بَابَ فَهْمِیْ بِلَذِیْذِ مُنَاجَاتِهِمْ وَاِنِّیْ اَسْتَاْذِنُكَ یَا رَبِّ اَوَّلًا وَاَسْتَاْذِنُ رَسُوْلَكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ ثَانِیًا وَاَسْتَاْذِنُ خَلِیْفَتَكَ الْاِمَامَ الْمَفْرُوْضَ عَلَیَّ طَاعَتُهٗ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اور لفظ فلان کی جگہ اس امام علیہ السلام کے بمع والد ماجد کے اسم گرامی کا ذکر کرے کہ جس کی زیارت کے لئے اندر جا رہا ہے مثل اگر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے حرم میں جا رہا ہے تو لفظ فلاں کی جگہ یوں کہے حسین بن علی علیہما السلام اسی طرح دوسرے اماموں کی زیارت کے وقت اس امام کا بمع والد ماجد کے مثلاً علی بن موسی الرضا علیہما السلام وغیرہ ذکر کرے اور پھر یہ پڑھے وَالْمَلٰۤئِكَةَ الْمُوَكَّلِیْنَ بِهٰذِهِ الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ ثَالِثًا ءَاَدْخُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ءَاَدْخُلُ یَا حُجَّةَ اللّٰهِ ءَاَدْخُلُ یَا مَلٰۤئِكَةَ اللّٰهِ الْمُقَرَّبِیْنَ الْمُقِیْمِیْنَ فِیْ هٰذَا الْمَشْهَدِ فَاْذَنْ لِیْ یَا مَوْلَایَ فِی الدُّخُوْلِ اَفْضَلَ مَا اَذِنْتَ لِاَحَدٍ

نظر کا تعویذ

کا یہ تعویذ بھی ہے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ مَطَرٍ حَابِسٍ وَحَجَرٍ یَابِسٍ وَلَیْلٍ دَامِسٍ وَرَطْبٍ وَیَابِسٍ رُدَّ عَیْنَ الْعَائِنِ عَلَیْهِ فِیْ كَبِدِهٖ وَنَحْرِهٖ وَمَالِهٖ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِیْرٌ

ایک اور تعویذ

اَللّٰھُمَّ ذَا السُّلْطَانِ الْعَظِیْمِ وَالْمَنِّ الْقَدِیْمِ وَالْوَجْهِ الْكَرِیْمِ ذَا الْكَلِمَاتِ التَّامَّاتِ وَالدَّعَوَاتِ الْمُسْتَجَابَاتِ عَافِ فُلَانَ مِنْ اَنْفُسِ الْجِنِّ وَاَعْیُنِ الْاِنْسِ

یہ وہ تعویذ ہے جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین علیہم السلام کے لئے

مِنْ اَوْلِیَآئِکَ فَاِنْ لَمْ اَکُنْ اَھْلاً لِذٰلِکَ فَاَنْتَ اَھْلٌ لِذٰلِکَ اس کے بعد چوکھٹ کا بوسہ لیکر اندر داخل ہوتے وقت یہ پڑھا جائے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ دوسرا اذنِ دخول یہ ہے کہ علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے علمائے کرام کی قدیم کتابوں سے سرداب مقدس یا کسی امام علیہ السلام کے حرم کے اندر داخل ہونے کے لئے فرمایا ہے کہ یہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِہٖ بُقْعَۃٌ طَھَّرْتَھَا وَعَقْوَۃٌ شَرَّفْتَھَا وَمَعَالِمُ زَکَّیْتَھَا حَیْثُ اَظْھَرْتَ فِیْھَا اَدِلَّۃَ التَّوْحِیْدِ وَاَشْبَاحَ الْعَرْشِ الْمَجِیْدِ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْتَھُمْ مُلُوْکاً لِحِفْظِ النِّظَامِ وَاخْتَرْتَھُمْ رُؤَسَآءَ لِجَمِیْعِ الْاَنَامِ وَبَعَثْتَھُمْ لِقِیَامِ الْقِسْطِ فِی ابْتِدَآءِ الْوُجُوْدِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ مَنَنْتَ عَلَیْھِمْ بِاسْتِنَابَۃِ اَنْبِیَآئِکَ لِحِفْظِ شَرَآئِعِکَ وَاَحْکَامِکَ فَاَکْمَلْتَ بِاسْتِخْلَافِھِمْ رِسَالَۃَ الْمُنْذِرِیْنَ کَمَا اَوْجَبْتَ رِیَاسَتَھُمْ فِیْ فِطَرِ الْمُکَلَّفِیْنَ فَسُبْحَانَکَ مِنْ اِلٰہٍ مَآ اَرْاَفَکَ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ مِنْ مَلِکٍ مَآ اَعْدَلَکَ حَیْثُ طَابَقَ صُنْعُکَ مَا فَطَرْتَ عَلَیْہِ الْعُقُوْلَ وَوَافَقَ حُکْمُکَ مَا قَرَّرْتَہٗ فِی الْمَعْقُوْلِ وَالْمَنْقُوْلِ فَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی تَقْدِیْرِکَ الْحَسَنِ الْجَمِیْلِ وَلَکَ الشُّکْرُ عَلٰی قَضَآئِکَ الْمُعَلَّلِ بِاَکْمَلِ التَّعْلِیْلِ فَسُبْحَانَ مَنْ لَّا یُسْئَلُ عَنْ فِعْلِہٖ وَلَا یُنَازَعُ فِیْ اَمْرِہٖ وَسُبْحَانَ مَنْ کَتَبَ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ قَبْلَ ابْتِدَآءِ خَلْقِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیْنَا بِحُکَّامٍ یَقُوْمُوْنَ مَقَامَہٗ لَوْ کَانَ حَاضِراً فِی الْمَکَانِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الَّذِیْ شَرَّفَنَا بِاَوْصِیَآءَ یَحْفَظُوْنَ الشَّرَآئِعَ فِیْ کُلِّ الْاَزْمَانِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ الَّذِیْ اَظْھَرَھُمْ لَنَا بِمُعْجِزَاتٍ یَعْجِزُ عَنْھَا الثَّقَلَانِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ اَجْرَانَا عَلٰی عَوَآئِدِہِ الْجَمِیْلَۃِ فِی الْاُمَمِ السَّالِفِیْنَ اَللّٰھُمَّ فَلَکَ الْحَمْدُ وَالثَّنَآءُ الْعَلِیُّ کَمَا وَجَبَ لِوَجْھِکَ الْبَقَآءُ السَّرْمَدِیُّ وَکَمَا جَعَلْتَ نَبِیَّنَا خَیْرَ النَّبِیِّیْنَ وَمُلُوْکَنَا اَفْضَلَ الْمَخْلُوْقِیْنَ وَاخْتَرْتَھُمْ عَلَی الْعَالَمِیْنَ وَفِّقْنَا لِلسَّعْیِ اِلٰٓی اَبْوَابِھِمُ الْعَامِرَۃِ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَاجْعَلْ اَرْوَاحَنَا تَحِنُّ اِلٰی مَوْطِیئِ اَقْدَامِھِمْ وَنُفُوْسَنَا تَھْوِی النَّظَرَ اِلٰی مَجَالِسِھِمْ وَعَرَصَاتِھِمْ حَتّٰی کَاَنَّنَا نُخَاطِبُھُمْ فِیْ حُضُوْرِ اَشْخَاصِھِمْ فَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِنْ سَادَۃٍ غَآئِبِیْنَ وَمِنْ سُلَالَۃٍ طَاھِرِیْنَ وَمِنْ اَئِمَّۃٍ مَعْصُوْمِیْنَ اَللّٰھُمَّ فَاْذَنْ لَنَا بِدُخُوْلِ ھٰذِہِ الْعَرَصَاتِ الَّتِی اسْتَعْبَدْتَ بِزِیَارَتِھَا اَھْلَ

حیوان کیلئے نظر کا تعویذ

حیوان کیلئے نظر کا تعویذ

پڑھا تھا اور اپنے اصحاب سے فرمایا تھا کہ عورتوں کو اپنے بچوں کے لئے یہ تعویذ کرنا چاہیئے۔

زخم چشم حیوانات وغیرہ کیلئے

امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ یہ تعویذ حیوانات کی نظر کے لئے کرے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ
عَبَسَ عابس وشھاب
قابس وحجر یابس رددت
عین العاین علیہ
من راسہ الی قدمیہ
اخذ عیناہ قابض
بکلاہ وعلی جارہ
واقاربہ جلد دقیق
ودمہ رقیق وباب
المکروہ تلیق
فَارْجِعِ الْبَصَرَ ھَلْ
تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ثُمَّ
ارْجِعِ الْبَصَرَ کَرَّتَیْنِ
یَنْقَلِبْ اِلَیْکَ الْبَصَرُ

الْاَرَضِيْنَ وَالسَّمٰوٰتِ وَاَرْسِلْ دُمُوْعَنَا بِخُشُوْعِ الْمَهَابَةِ وَذَلِّلْ جَوَارِحَنَا بِذُلِّ الْعُبُوْدِيَّةِ وَفَرْضِ الطَّاعَةِ حَتّٰى نُقِرَّ بِمَا يَجِبُ لَهُمْ مِنَ الْاَوْصَافِ وَنَعْتَرِفَ بِاَنَّهُمْ شُفَعَاءُ الْخَلَائِقِ اِذَا نُصِبَتِ الْمَوَازِيْنُ فِيْ يَوْمِ الْاَعْرَافِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ اس کے بعد چوکھٹ کا بوسہ لیکر خضوع اور خشوع کی حالت میں اندر داخل ہو جائے اور تیرا خضوع اور گریہ آجانا ان بزرگواروں کی طرف سے اندر جانے کا اذن ہی دینا ہو جائے گا

تیسری فصل

تیسری فصل جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب فاطمہ زہراء اور جنت البقیع میں مدفون ائمہ اربعہ علیہ السلام کی زیارت میں ہے۔) معلوم رہے کہ تمام لوگوں پر اور علی الخصوص حاجیوں کے لئے روضہ مبارکہ ختم المرسلین فخر دو جہاں سید المرسلین حضرت محمد بن عبداللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہما کی زیارت کرنا سنت مؤکدہ ہے اور آپ کی زیارت کا نہ کرنا آپ پر ظلم قیامت کے دن شمار ہوگا۔ شیخ شہید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چھوڑ دیں تو اس کے بعد ان کے حقیقی وارث امام معصوم پر ضروری ہوگا کہ لوگوں کو آپ کی زیارت جانے پر مجبور کریں کیونکہ آپ کی زیارت کا چھوڑ دینا آپ پر جفا، حرام ہے۔ شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ تم میں سے جب بھی کوئی حج کرے تو اسے اپنا حج جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت پر ختم کرنا چاہیئے کیونکہ اس کے ساتھ ہی حج تمام ہوتا ہے، نیز حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اپنے حجوں کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت پر ختم کرو کیونکہ حج کے بعد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی زیارت کا نہ کرنا جفا اور ظلم اور خلاف ادب ہے اور تمہیں حکم دیا گیا ہے کہ تم لوگ ان چند قبور پر جاؤ کہ جن کا تم لوگوں پر حق ہے یعنی اہلبیت علیہم السلام کیونکہ ان کی مودت تمام امت اسلامی پر واجب ہے) اور ان کی قبروں پر جا کر اللہ تعالیٰ سے رزق طلب کرو ابو صلت ہروی نے بھی روایت کی ہے کہ میں نے جناب امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ آپ اس حدیث کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ جو نقل کی جاتی ہے کہ مومنین اپنے ٹھکانوں سے اپنے پروردگار کی زیارت کریں گے

وسواس کیلئے تعویذ

خَاسِئًا وَّحَسِيْرٌ شیطانی وسوسہ کے لئے اعوذ باللہ پڑھے اور اس کے بعد یہ پڑھے اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ شیخ شہید رحمۃ اللہ علیہ نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ شیطان دو قسم کے ہوتے ہیں ایک جنی شیطان ہے جو اس کے پڑھنے سے دور ہو جاتا ہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور ایک شیطان انسانی ہے جو محمد وآل محمد پر درود بھیجنے سے دور ہو جاتا ہے۔ مؤلف کہتا ہے کہ نماز کے باب میں ایک نماز حدیث

۳۰۷

سائل کی مراد یہ ہے کہ بظاہر روایت صحیح معلوم نہیں ہوتی کیونکہ اس سے تو خدا کا جسم ہونا معلوم ہوتا ہے جو عقل کے خلاف ہے اور اگر اس کا کوئی ایسا صحیح معنی ہو سکتا ہے جو توحید کے منافی نہیں تو وہ بیان فرمایئے تو آپ نے اس کا جواب یوں فرمایا کہ اے ابو صلت خداوند عالم نے پیغمبر آخر زمان کو اپنی تمام مخلوق سے اور تمام پیغمبروں اور ملائکہ سے افضل قرار دیا ہے اور ان کی اطاعت کو خداوند عالم نے اپنی اطاعت اور انکی بیعت کو اپنی بیعت اور ان کی زیارت کو اپنی زیارت فرمایا ہے اور خود جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے میری زیارت میری زندگی میں یا مرنے کے بعد کی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی زیارت کی ہے (لہٰذا اس روایت کے معنی جناب رسول خدا کی زیارت مراد ہے نہ خود خداوند عالم کی کیونکہ وہ جسم جسمانیات سے اس دنیا اور آخرت میں بری اور پاک ہے) حمیری نے قرب الاسناد میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے میری زندگی میں یا اس کے بعد میں زیارت کی تو میں اس کی قیامت کے دن شفاعت کروں گا۔ ایک حدیث میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام عید کے دن مدینہ منورہ موجود تھے اور آپ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی زیارت کے لئے گئے اور جناب رسول خدا پر سلام کیا اور فرمایا کہ ہم تمام شہر والوں پر خواہ مکہ میں ہوں یا کسی اور جگہ بسبب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کرنے کی فضیلت رکھتے ہیں

شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب الاحکام میں یزید بن عبد الملک سے روایت کی ہے اور اس نے اپنے باپ اور دادا سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں ایک دفعہ جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کی خدمت میں مشرف ہوا تو خود آنجناب نے پہلے مجھ پر سلام کیا اور پوچھا کہ کس کام کے لئے آیا ہے تو میں نے عرض کی کہ ثواب اور برکت کی طلب و خواہش کے لئے تو جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا کہ مجھے والد بزرگوار جو ابھی بھی حاضر ہیں یعنی علم رکھتے ہیں (انہوں) نے خبر دی ہے کہ جو شخص مجھ پر یا آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ پر تین روز سلام کرے تو خداوند عالم اس کے لئے بہشت کو واجب کر دے گا، تو میں نے عرض کی کہ آپ اور آنجناب کی زندگی میں تو آپ نے فرمایا ہے کہ ہاں زندگی میں بھی اور اس کے بعد بھی علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عبد اللہ بن عباس سے بسند معتبر منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص امام حسن علیہ السلام کی زیارت جنت البقیع میں کرے تو اس کے قدم صراط پر

بچھو کے لئے تعویذ

نفس یعنی وسوسہ کے لئے گذر چکی ہے۔ چوری سے محفوظ رہنے کے لئے دروازے کے قفل اور حلقہ پر یہ پڑھے قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ آخر سورہ تک

بچھو کا تعویذ

روایت میں ہے کہ سہی ستارے کو جو بنات النعش کے وسطی ستارے کے قریب ہوتا ہے کی طرف خوب نگاہ کر کے تین دفعہ یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ رَبَّ اَسْلَمَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ وَسَلِّمْنَا مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِىْ شَرٍّ

بعض روایات میں ہے کہ اس ستارے کو دیکھ کر تین دفعہ یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ رَبَّ هُوْدِ بْنِ اَسْيَةَ اَمِنِّىْ شَرَّ كُلِّ عَقْرَبٍ وَّحَيَّةٍ

اس وقت بچے رہیں گے جب کہ لوگوں کے قدم پھسل رہے ہوں گے مقنعہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص میری زیارت کرے گا اس کے گناہ بخشے جائیں گے اور اسے فقر اور پریشانی لاحق نہ ہوگی۔ شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب میں امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص امام جعفر صادق علیہ السلام اور ان کے والد ماجد امام محمد باقر علیہ السلام کی زیارت کرے تو اسے آنکھ کا درد لاحق نہ ہوگا اور کوئی بیماری اور درد اسے عارض نہ ہوگا اور مبتلا ہو کر نہیں مرے گا ابن قولویہ نے کامل میں ایک طولانی حدیث ہشام بن سالم کے واسطہ سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کی ہے کہ جس کا یہ فقرہ ہے کہ ایک شخص جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں مشرف ہوا اور عرض کیا کہ کیا آپ کے والد ماجد کی زیارت ضرور کی جائے تو آپ نے فرمایا ہاں تو اس نے کہا کہ آنجناب کے زائر کے لئے کیا چیز ہوگی۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے بہشت ہوگی اگر وہ شخص آپ کی امامت کا قائل اور اعتقاد رکھتا ہو اور آپ کی پیروی کرتا ہو اس نے عرض کی کہ جو شخص ان کی زیارت کو نہ جائے تو اس کے لئے کیا ہوگا تو آپ نے فرمایا کہ ندامت اور حسرت قیامت کے دن۔ اس باب میں احادیث بہت کافی ہیں، ہمارے لئے یہی احادیث جو نقل ہوئی ہیں کافی اور وافی ہیں۔ (جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی کیفیت) جب تو مدینہ منورہ وارد ہو تو غسل زیارت کر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کی مسجد میں داخل ہو تو در مسجد پر ٹھہر کر پہلا اذن دخول جو گذر چکا ہے پڑھ اور اس کے بعد در جبرائیل علیہ السلام سے داخل ہو پہلے اپنا داہنا قدم اندر رکھے اور داخل ہونے کے وقت سو دفعہ اللہ اکبر پڑھے۔ اور اس کے بعد تحیتہ مسجد کی دو رکعت بجا لائے اور پھر حجرہ شریف کی طرف جائے اور اپنے ہاتھ کو اس پر ملکر بوسہ دے اور یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَعَبَدْتَ اللّٰهَ مُخْلِصًا حَتّٰى اَتٰيكَ الْيَقِيْنُ فَصَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِيْنَ پھر اس ستون کے قریب جو قبر مبارک کے دائیں پہلو ہے قبلہ کی طرف منہ کرکے در انحالیکہ بایاں کندھا قبر مبارک طرف اور داہنا کندھا ممبر کی طرف ہو اور وہی جناب رسول خدا صلی اللہ

بچھو کے لئے تعویذ

اور اگر ہر رات یوں کرے تو سانپ اور بچھو سے محفوظ رہے گا۔ نیز سانپ اور بچھو کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے۔ کہ رات ہونے کے قریب یہ پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَخَذْتُ الْعَقَارِبَ وَالْحَيَّاتِ كُلَّهَا بِاِذْنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بِاَفْوَاهِهَا وَاَذْنَابِهَا وَاَسْمَاعِهَا وَاَبْصَارِهَا وَقُوَاهَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ اَحْبَبْتُ اِلٰى ضَحْوَةِ النَّهَارِ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى نیز بچھو کے شر کے لئے یہ پڑھے سَلَامٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ اِنَّهٗ مِنْ

علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک کا مقام ہے کھڑے ہو کر یہ پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ اَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ وَنَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَبَدْتَ
اللّٰهَ حَتّٰى اَتٰىكَ الْيَقِيْنُ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ اَدَّيْتَ الَّذِيْ عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ وَ اَنَّكَ
قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ وَغَلُظْتَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ فَبَلَّغَ اللّٰهُ بِكَ اَفْضَلَ شَرَفِ مَحَلِّ
الْمُكْرَمِيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اسْتَنْقَذَنَا بِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَ الضَّلَالَةِ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ
وَصَلَوَاتِ مَلٰٓئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ اَنْبِيَآئِكَ الْمُرْسَلِيْنَ وَعِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ وَ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ
وَ الْاَرَضِيْنَ وَمَنْ سَبَّحَ لَكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ وَ اَمِيْنِكَ وَنَجِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ وَصَفِيِّكَ وَخَاصَّتِكَ وَصَفْوَتِكَ وَخِيَرَتِكَ
مِنْ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِهِ الدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَ اٰتِهِ الْوَسِيْلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
يَغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَ الْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا
اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا وَاِنِّيْ اَتَيْتُكَ مُسْتَغْفِرًا تَائِبًا مِّنْ ذُنُوْبِيْ
وَاِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكَ لِيَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ اس کے بعد روبقبلہ ہو کر قبر مبارک
کندھے کے پیچھے ہو جائے گی اپنی حاجت کو طلب کر انشاء اللہ پوری ہو جائے گی ابن قولویہ نے بسند معتبر
محمد بن مسعود سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس آئے اور اپنا ہاتھ قبر مبارک پر رکھکر یہ پڑھا۔
اَسْئَلُ اللّٰهَ الَّذِي اجْتَبَاكَ وَ اخْتَارَكَ وَهَدٰى بِكَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْكَ پھر آپنے کہا اِنَّ اللّٰهَ
وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا شیخ رحمۃ
اللہ علیہ نے مصباح میں فرمایا ہے کہ جب آپ کی قبر مبارک کے پاس دعا وغیرہ سے فارغ ہو جائے
تو ممبر کے پاس جا اور اپنا ہاتھ اس سے ملکر اور منبر کے آخر میں جو دو چھوٹے قبر کی طرح ہیں انہیں بھی اپنی
آنکھوں اور منہ سے ملے کیونکہ اس سے آنکھوں کو شفا حاصل ہوتی ہے اور منبر کے پاس کھڑے ہو کر
اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بجا لائے کیونکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ میری قبر اور منبر

صبح اور شام کی دعائیں
عِبَادَنَا الْمُؤْمِنِيْنَ
روایت میں ہے کہ
جب حضرت نوح علیہ
السلام کشتی پر سوار
ہوئے تو بچھو کو کشتی
پر سوار ہونے سے
منع فرمایا۔ بچھو نے
کہا کہ میں آپ سے
عہد کرتا ہوں کہ اس
شخص کو نہیں ڈسوں گا
جو یہ پڑھے سَلَامٌ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى نُوْحٍ فِي الْعَالَمِيْنَ
کئی ایک روایات میں
آیا ہے کہ نمک کا ملنا
بچھو کی زہر کو دور کر دیتا
ہے

چوتھا باب

ان دعاؤں میں ہے
جو کافی سے انتخاب کی گئی ہیں

اور اس میں کئی ایک فصلیں
ہیں پہلی فصل ان دعاؤں میں ہے
جو صبح اور شام کے وقت پڑھی جائیں
اور یہ دعائیں جو پہلے گذر چکی ہیں انکے
علاوہ ہیں اور وہ دس دعائیں ہیں
جو ان اوقات میں پڑھی جانی
چاہئیں۔ پہلی دعا

کے درمیان جنت کے باغوں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر بہشت کے دروازوں سے ایک دروازہ ہے اس کے بعد مقام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کے پاس جائے اور وہاں پر جتنی نمازیں پڑھ سکے پڑھے اور اور مسجد نبوی صلعم میں زیادہ نمازیں بجالائے کیونکہ وہاں پر ایک نماز ہزار نماز کے برابر ہے اور جب بھی مسجد کے اندر جائے یا اس سے باہر نکلے تو صلوات پڑھے اور جناب فاطمہ زہرا کے گھر میں بھی نماز پڑھے اور مقام جبرائیل جو پرنالہ کے نیچے ہے وہاں جائے اور وہی حضرت جبرائیل کے ٹھہر کر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں مشرف ہونے کے لئے اجازت لینے کی جگہ ہے اور وہاں یہ پڑھے اَسْئَلُكَ اَیْ جَوَادُ اَیْ کَرِیْمُ اَیْ قَرِیْبُ اَیْ بَعِیْدُ اَنْ تَرُدَّ عَلَیَّ نِعْمَتَكَ اور پھر جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کی زیارت آپ کے روضہ مبارکہ میں بجالائے اور آپ کی قبر مبارک میں اختلاف ہے۔ ایک گروہ نے یہ کہا کہ آپ کی قبر مبارک جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک اور منبر کے درمیان ہے اور بعض نے کہا ہے کہ آپ کی قبر مبارک خود جناب کے گھر میں ہے اور ایک تیسرے گروہ نے یہ کہا ہے کہ آپ کی قبر مبارک جنت البقیع میں ہے اور ہمارے اکثر علما نے یہ کہا ہے کہ آپ کی زیارت روضہ مبارکہ کے قریب کی جائے لیکن آپ کی زیارت ان تینوں جگہ پڑھنا افضل ہے اور جب آپ کی زیارت کے لئے کھڑا ہو تو یوں پڑھے یَا مُمْتَحَنَةُ امْتَحَنَكِ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَكِ فَوَجَدَكِ لِمَا امْتَحَنَكِ صَابِرَةً وَّزَعَمْنَا اَنَّا لَكِ اَوْلِیَاءُ وَمُصَدِّقُوْنَ وَصَابِرُوْنَ لِكُلِّ مَا اَتَانَا بِهٖ اَبُوْكِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَتٰی بِهٖ وَصِیُّهٗ فَاِنَّا نَسْئَلُكِ اِنْ كُنَّا صَدَّقْنَاكِ اِلَّا اَلْحَقْتِنَا بِتَصْدِیْقِنَا لَهُمَا لِنُبَشِّرَ اَنْفُسَنَا بِاَنَّا قَدْ طَهُرْنَا بِوِلَایَتِكِ اور اس کا پڑھنا بھی مستحب ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ نَبِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ حَبِیْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ خَلِیْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ صَفِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ اَمِیْنِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ خَیْرِ خَلْقِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ اَفْضَلِ اَنْبِیَاءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَمَلٰئِكَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ خَیْرِ الْبَرِیَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا سَیِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا زَوْجَةَ وَلِیِّ اللّٰهِ وَخَیْرِ الْخَلْقِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ سَیِّدَیْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ

صبح اور شام کی دعائیں

امام جعفر صادق علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ جب صبح داخل ہوتی تھی تو امام زین العابدین علیہ السلام یہ دعا پڑھتے تھے اَبْتَدِئُ یَوْمِیْ هٰذَا بَیْنَ یَدَیْ نِسْیَانِیْ وَعَجَلَتِیْ بِسْمِ اللّٰهِ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ دوسری دعا امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص تین مرتبہ جب رات داخل ہو یہ کلمات پڑھے تو جبرائیل علیہ السلام کے بازوں میں سے صبح ہونے تک دعا نپا جائے گا۔ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ الْعَلِیَّ الْاَعْلَی الْجَلِیْلَ الْعَظِیْمَ نَفْسِیْ وَمَنْ یَعْنِیْنِیْ اَمْرُهٗ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ نَفْسِیَ الْمَرْهُوْبَ الْمَخُوْفَ الْمُتَضَعْضِعَ لِعَظَمَتِهٖ كُلُّ شَیْءٍ

۳۱۱

اَيَّتُهَا الصِّدِّيقَةُ الشَّهِيدَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الرَّضِيَّةُ الْمَرْضِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا
الْفَاضِلَةُ الزَّكِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْحَوْرَاءُ الْاِنْسِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ النَّقِيَّةُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمُحَدَّثَةُ الْعَلِيمَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَظْلُومَةُ الْمَغْصُوبَةُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمُضْطَهَدَةُ الْمَقْهُورَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى رُوحِكِ وَبَدَنِكِ اَشْهَدُ اَنَّكِ مَضَيْتِ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكِ
وَاَنَّ مَنْ سَرَّكِ فَقَدْ سَرَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَمَنْ جَفَاكِ فَقَدْ جَفَا رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَمَنْ اٰذَاكِ فَقَدْ اٰذٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَمَنْ وَصَلَكِ فَقَدْ
وَصَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَمَنْ قَطَعَكِ فَقَدْ قَطَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهِ لِاَنَّكِ بَضْعَةٌ مِنْهُ وَرُوحُهُ الَّذِي بَيْنَ جَنْبَيْهِ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَرُسُلَهُ وَمَلٰئِكَتَهُ اَنِّي رَاضٍ
عَمَّنْ رَضِيتِ عَنْهُ سَاخِطٌ عَلٰى مَنْ سَخِطْتِ عَلَيْهِ مُتَبَرِّءٌ مِمَّنْ تَبَرَّأْتِ مِنْهُ مُوَالٍ لِمَنْ وَالَيْتِ
مُعَادٍ لِمَنْ عَادَيْتِ مُبْغِضٌ لِمَنْ اَبْغَضْتِ مُحِبٌّ لِمَنْ اَحْبَبْتِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا وَحَسِيبًا
وَجَازِيًا وَمُثِيبًا اس کے بعد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ طاہرین پر صلوات پڑھے۔ مؤلف
کہتا ہے کہ ہم نے جناب زہرا علیہا السلام کی ایک اور زیارت تیسری جمادی الثانی کے اعمال میں ص۲۸۶ پر ذکر
کی ہے علما نے ایک طویل زیارت آنجناب کی ذکر کی ہے اور وہ بعینہ وہی زیارت ہے کہ جو ہم نے ابھی
نقل کی ہے لیکن اس میں اُشْهِدُ اللّٰهَ ورسلہ وملائکتہ کے بعد یہ موجود ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ
سے لیکر اُشْهِدُ اللّٰهَ وَرُسُلَهُ وَمَلٰئِكَتَهُ تک جو پہلے گزرا اور اس کے بعد موجود ہے اُشْهِدُ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ اَنِّي وَلِيٌّ
لِمَنْ وَالَاكِ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاكِ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكِ اَنَا يَا مَوْلَاتِي بِكِ وَبِاَبِيكِ وَبَعْلِكِ وَالْاَئِمَّةِ
مِنْ وُلْدِكِ مُوقِنٌ وَبِوِلَايَتِهِمْ مُؤْمِنٌ وَلِطَاعَتِهِمْ مُلْتَزِمٌ اَشْهَدُ اَنَّ الدِّينَ دِينُهُمْ وَالْحُكْمَ
حُكْمُهُمْ وَهُمْ قَدْ بَلَّغُوا عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَدَعَوْا اِلٰى سَبِيلِ اللّٰهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ
لَا تَاْخُذُهُمْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ وَصَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكِ وَعَلٰى اَبِيكِ وَبَعْلِكِ وَذُرِّيَّتِكِ الْاَئِمَّةِ
الطَّاهِرِينَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ وَصَلِّ عَلَى الْبَتُولِ الطَّاهِرَةِ الصِّدِّيقَةِ الْمَعْصُومَةِ
التَّقِيَّةِ النَّقِيَّةِ الرَّضِيَّةِ الْمَرْضِيَّةِ الزَّكِيَّةِ الرَّشِيدَةِ الْمَظْلُومَةِ الْمَقْهُورَةِ الْمَغْصُوبَةِ حَقُّهَا.

صبح اور شام کی دعائیں

تیسری دعا نیز امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب رات داخل ہو تو یہ پڑھے اور اس کے بعد جو دعا چاہے طلب کرے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ عِنْدَ اِقْبَالِ لَيْلِكَ وَاِدْبَارِ نَهَارِكَ وَحُضُورِ صَلَوَاتِكَ وَاَصْوَاتِ دُعَائِكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ چوتھی دعا امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میرے والد بزرگوار جب صبح داخل ہوتی تھی تو یہ پڑھا کرتے تھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَاِلَى اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَسْلَمْتُ نَفْسِي وَاِلَيْكَ فَوَّضْتُ اَمْرِي وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي بِحِفْظِ الْاِيمَانِ مِنْ بَيْنِ

الْمَمْنُوعَةِ اِرْثُهَا الْمَكْسُورِ ضِلْعُهَا الْمَظْلُومِ بَعْلُهَا الْمَقْتُولِ وَلَدُهَا فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِكَ وَبَضْعَةِ لَحْمِهِ وَصَمِيمِ قَلْبِهِ وَفِلْذَةِ كَبِدِهِ وَالنُّخْبَةِ مِنْكَ لَهُ وَالتُّحْفَةِ خَصَصْتَ بِهَا وَصِيَّهُ وَحَبِيبَةِ الْمُصْطَفَى وَقَرِينَةِ الْمُرْتَضَى وَسَيِّدَةِ النِّسَاءِ وَمُبَشِّرَةِ الْاَوْلِيَاءِ حَلِيفَةِ الْوَرَعِ وَالزُّهْدِ وَتُفَّاحَةِ الْفِرْدَوْسِ وَالْخُلْدِ الَّتِي شَرَّفْتَ مَوْلِدَهَا بِنِسَاءِ الْجَنَّةِ وَسَلَلْتَ مِنْهَا اَنْوَارَ الْاَئِمَّةِ وَاَرْخَيْتَ دُونَهَا حِجَابَ النُّبُوَّةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهَا صَلٰوةً تَزِيدُ فِي مَحَلِّهَا عِنْدَكَ وَشَرَفِهَا لَدَيْكَ وَمَنْزِلَتِهَا مِنْ رِضَاكَ وَبَلِّغْهَا مِنَّا تَحِيَّةً وَسَلَامًا وَاٰتِنَا مِنْ لَدُنْكَ فِي حُبِّهَا فَضْلًا وَاِحْسَانًا وَرَحْمَةً وَغُفْرَانًا اِنَّكَ ذُوالْعَفْوِ الْكَرِيْمِ شیخ نے تہذیب میں ذکر کیا ہے کہ جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کی زیارت کی فضیلت شمار سے باہر نقل ہوئی ہے، علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے مصباح الانوار سے نقل کیا ہے کہ جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مجھے والد ماجد نے فرمایا کہ جو شخص تجھ پر صلوات بھیجے تو خداوند عالم اسے بخش دے گا اور وہ میرے ساتھ جہاں میں بہشت میں ہوں گا رہے گا

جناب رسولِ خدا کی دور سے زیارت

علامہ مجلسی نے زاد المعاد میں عید مولود کے اعمال میں جو سترہ ربیع الاول ہے فرمایا کہ شیخ اور شہید اور سید طاؤس نے فرمایا ہے کہ جب مدینہ منورہ کے علاوہ کہیں سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہے تو غسل کرکے ایک قبر کی مثل اپنے سامنے مٹی وغیرہ سے بنا کر اس پر آنجناب کا اسم گرامی لکھے اور اپنے دل کو آنحضرت کی طرف متوجہ کرکے یہ پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَاَنَّهُ سَيِّدُ الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ وَاَنَّهُ سَيِّدُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ الْاَئِمَّةِ الطَّيِّبِينَ پھر کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَجِيبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

صبح اور شام کی دعائیں

يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَمِنْ تَحْتِي وَمِنْ قِبَلِي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ نَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ وَشَرٍّ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ ضُغْطَةِ الْقَبْرِ وَمِنْ ضِيقِ الْقَبْرِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ سَطَوَاتِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْحِلِّ وَالْاِحْرَامِ اَبْلِغْ مُحَمَّدًا وَاٰلَ مُحَمَّدٍ عَنِّي السَّلَامَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِدِرْعِكَ الْحَصِينَةِ وَاَعُوذُ بِجَمْعِكَ اَنْ تُمِيتَنِي غَرَقًا اَوْ حَرَقًا اَوْ شَرَقًا اَوْ قَوَدًا اَوْ صَبْرًا اَوْ مَسْمُومًا اَوْ تَرَدِّيًا فِي بِئْرٍ اَوْ اَكِيلَ السَّبُعِ اَوْ مَوْتَ الْفُجَاءَةِ اَوْ بِشَيْءٍ مِنْ مِيتَاتِ

يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِمًا بِالْقِسْطِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَاتِحَ الْخَيْرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا مَعْدِنَ الْوَحْيِ وَالتَّنْزِيْلِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُبَلِّغًا عَنِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السِّرَاجُ
الْمُنِيْرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُبَشِّرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيْرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُنْذِرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا نُوْرَ اللّٰهِ الَّذِیْ يُسْتَضَاءُ بِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ
الْهَادِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى جَدِّكَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَعَلٰى اَبِيْكَ عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلٰى اُمِّكَ اٰمِنَةَ بِنْتِ وَهْبٍ اَلسَّلَامُ عَلٰى عَمِّكَ حَمْزَةَ سَيِّدِ الشُّهَدَاۤءِ اَلسَّلَامُ عَلٰى عَمِّكَ
الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَلسَّلَامُ عَلٰى عَمِّكَ وَكَفِيْلِكَ اَبِیْ طَالِبٍ اَلسَّلَامُ عَلَى ابْنِ عَمِّكَ
جَعْفَرٍ الطَّيَّارِ فِیْ جِنَانِ الْخُلْدِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَحْمَدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلَى الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَالسَّابِقَ اِلٰى طَاعَةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْمُهَيْمِنَ عَلٰى رُسُلِهِ
وَالْخَاتَمَ لِاَنْبِيَاۤئِهِ وَالشَّاهِدَ عَلٰى خَلْقِهِ وَالشَّفِيْعَ اِلَيْهِ وَالْمَكِيْنَ لَدَيْهِ وَالْمُطَاعَ فِیْ مَلَكُوْتِهِ
الْاَحْمَدَ مِنَ الْاَوْصَافِ الْمُحَمَّدَ لِسَاۤئِرِ الْاَشْرَافِ الْكَرِيْمَ عِنْدَ الرَّبِّ وَالْمُكَلَّمَ مِنْ وَرَاۤءِ
الْحُجُبِ الْفَاۤئِزَ بِالسِّبَاقِ وَالْفَاۤئِتَ عَنِ اللِّحَاقِ تَسْلِيْمَ عَارِفٍ بِحَقِّكَ مُعْتَرِفٍ بِالتَّقْصِيْرِ
فِیْ قِيَامِهِ بِوَاجِبِكَ غَيْرِ مُنْكِرٍ مَا انْتَهٰى اِلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ مُوْقِنٍ بِالْمَزِيْدَاتِ مِنْ رَبِّكَ
مُؤْمِنٍ بِالْكِتَابِ الْمُنْزَلِ عَلَيْكَ مُحَلِّلٍ حَلَالَكَ مُحَرِّمٍ حَرَامَكَ اَشْهَدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَعَ كُلِّ
شَاهِدٍ وَاَتَحَمَّلُهَا عَنْ كُلِّ جَاحِدٍ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ وَنَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ
وَجَاهَدْتَ فِیْ سَبِيْلِ رَبِّكَ وَصَدَعْتَ بِاَمْرِهِ وَاحْتَمَلْتَ الْاَذٰى فِیْ جَنْبِهِ وَدَعَوْتَ اِلٰى
سَبِيْلِهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ الْجَمِيْلَةِ وَاَدَّيْتَ الْحَقَّ الَّذِیْ كَانَ عَلَيْكَ وَاَنَّكَ
قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ وَغَلُظْتَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ وَعَبَدْتَ اللّٰهَ مُخْلِصًا حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ
فَبَلَغَ اللّٰهُ بِكَ اَشْرَفَ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِيْنَ وَاَعْلٰى مَنَازِلِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَاَرْفَعَ دَرَجَاتِ الْمُرْسَلِيْنَ
حَيْثُ لَا يَلْحَقُكَ لَاحِقٌ وَلَا يَفُوْقُكَ فَاۤئِقٌ وَلَا يَسْبِقُكَ سَابِقٌ وَلَا يَطْمَعُ فِیْ اِدْرَاكِكَ طَامِعٌ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اسْتَنْقَذَنَا بِكَ مِنَ الْهَلَكَةِ وَهَدَانَا بِكَ مِنَ الضَّلَالَةِ وَنَوَّرَنَا بِكَ مِنَ الظُّلْمَةِ
فَجَزَاكَ اللّٰهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ مَبْعُوْثٍ اَفْضَلَ مَا جَازٰى نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهِ وَرَسُوْلًا عَمَّنْ اُرْسِلَ

صبح اور شام کی دعائیں

السُّوْءِ وَلٰكِنْ اَمِتْنِیْ عَلٰى
فِرَاشِیْ فِیْ طَاعَتِكَ وَ
طَاعَةِ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ مُصِيْبًا لِلْحَقِّ
غَيْرَ مُخْطِئٍ اَوْ فِی الصَّفِّ
الَّذِيْنَ نَعَتَّهُمْ فِیْ كِتَابِكَ
كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ
اُعِيْذُ نَفْسِیْ وَوُلْدِیْ
وَمَا رَزَقَنِیْ رَبِّیْ بِقُلْ
اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ
شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ
غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ وَمِنْ
شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ
وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا
حَسَدَ وَاُعِيْذُ نَفْسِیْ
وَوُلْدِیْ وَمَا رَزَقَنِیْ
رَبِّیْ بِقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ
النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ
اِلٰهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ
الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ
الَّذِیْ يُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ
النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ
اور پھر کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
عَدَدَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ مَا خَلَقَ

اِلَیهِ بِاَبِی اَنْتَ وَاُمِّی یَا رَسُولَ اللّٰهِ زُرْتُکَ عَارِفاً بِحَقِّکَ مُقِرّاً بِفَضْلِکَ مُسْتَبْصِراً بِضَلَالَةِ
مَنْ خَالَفَکَ وَخَالَفَ اَهْلَ بَیْتِکَ عَارِفاً بِالْهُدَی الَّذِی اَنْتَ عَلَیْهِ بِاَبِی اَنْتَ وَاُمِّی وَنَفْسِی
وَاَهْلِی وَمَالِی وَوَلَدِی اَنَا اُصَلِّی عَلَیْکَ کَمَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ وَصَلَّی عَلَیْکَ مَلٰئِکَتُهُ
وَاَنْبِیَاؤُهُ وَرُسُلُهُ صَلٰوةً مُتَتَابِعَةً وَافِرَةً مُتَوَاصِلَةً لَا انْقِطَاعَ لَهَا وَلَا اَمَدَ وَلَا اَجَلَ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِکَ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ کَمَا اَنْتُمْ اَهْلُهُ اس کے بعد اپنے ہاتھوں
کو کھول کر یہ کہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ جَوَامِعَ صَلَوَاتِکَ وَنَوَامِیَ بَرَکَاتِکَ وَفَوَاضِلَ خَیْرَاتِکَ وَ
شَرَائِفَ تَحِیَّاتِکَ وَتَسْلِیْمَاتِکَ وَکَرَامَاتِکَ وَرَحَمَاتِکَ وَصَلَوَاتِ مَلٰئِکَتِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ
وَاَنْبِیَائِکَ الْمُرْسَلِیْنَ وَاَئِمَّتِکَ الْمُنْتَجَبِیْنَ وَعِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ وَاَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِیْنَ
وَمَنْ سَبَّحَ لَکَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَشَاهِدِکَ
وَنَبِیِّکَ وَنَذِیْرِکَ وَاَمِیْنِکَ وَمَکِیْنِکَ وَنَجِیِّکَ وَنَجِیْبِکَ وَحَبِیْبِکَ وَخَلِیْلِکَ وَصَفِیِّکَ
وَصَفْوَتِکَ وَخَاصَّتِکَ وَخَالِصَتِکَ وَرَحْمَتِکَ وَخَیْرِ خِیَرَتِکَ مِنْ خَلْقِکَ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ
وَخَازِنِ الْمَغْفِرَةِ وَقَائِدِ الْخَیْرِ وَالْبَرَکَةِ وَمُنْقِذِ الْعِبَادِ مِنَ الْهَلَکَةِ بِاِذْنِکَ وَدَاعِیْهِمْ
اِلٰی دِیْنِکَ الْقَیِّمِ بِاَمْرِکَ اَوَّلِ النَّبِیِّیْنَ مِیْثَاقاً وَاٰخِرِهِمْ مَبْعَثاً الَّذِی غَمَسْتَهُ فِی بَحْرِ الْفَضِیْلَةِ
وَالْمَنْزِلَةِ الْجَلِیْلَةِ وَالدَّرَجَةِ الرَّفِیْعَةِ وَالْمَرْتَبَةِ الْخَطِیْرَةِ وَاَوْدَعْتَهُ الْاَصْلَابَ الطَّاهِرَةَ
وَنَقَلْتَهُ مِنْهَا اِلَی الْاَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ لُطْفاً مِنْکَ لَهُ وَتَحَنُّناً مِنْکَ عَلَیْهِ اِذْ وَکَّلْتَ لِصَوْنِهِ
وَحِرَاسَتِهِ وَحِفْظِهِ وَحِیَاطَتِهِ مِنْ قُدْرَتِکَ عَیْناً عَاصِمَةً حَجَبْتَ بِهَا عَنْهُ مَدَانِسَ الْعَهْرِ
وَمَعَائِبَ السِّفَاحِ حَتّٰی رَفَعْتَ بِهِ نَوَاظِرَ الْعِبَادِ وَاَحْیَیْتَ بِهِ مَیْتَ الْبِلَادِ بِاَنْ کَشَفْتَ
عَنْ نُوْرِ وِلَادَتِهِ ظُلَمَ الْاَسْتَارِ وَاَلْبَسْتَ حَرَمَکَ بِهِ حُلَلَ الْاَنْوَارِ اَللّٰهُمَّ فَکَمَا خَصَصْتَهُ
بِشَرَفِ هٰذِهِ الْمَرْتَبَةِ الْکَرِیْمَةِ وَذُخْرِ هٰذِهِ الْمَنْقَبَةِ الْعَظِیْمَةِ صَلِّ عَلَیْهِ کَمَا وَفٰی
بِعَهْدِکَ وَبَلَّغَ رِسَالَاتِکَ وَقَاتَلَ اَهْلَ الْجُحُوْدِ عَلٰی تَوْحِیْدِکَ وَقَطَعَ رَحِمَ الْکُفْرِ فِی اِعْزَازِ
دِیْنِکَ وَلَبِسَ ثَوْبَ الْبَلْوٰی فِی مُجَاهَدَةِ اَعْدَائِکَ وَاَوْجَبْتَ لَهُ بِکُلِّ اَذًی مَسَّهُ اَوْ کَیْدٍ
اَحَسَّ بِهِ مِنَ الْفِئَةِ الَّتِی حَاوَلَتْ قَتْلَهُ فَضِیْلَةً تَفُوْقُ الْفَضَائِلَ وَیَمْلِکُ بِهَا الْجَزِیْلَ

صبح اور شام کی دعائیں

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْاَ مَا خَلَقَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِدَادَ
کَلِمَاتِهِ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ وَلَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ
وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ
الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِیْنَ
وَمَا بَیْنَهُمَا وَرَبِّ الْعَرْشِ
الْعَظِیْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ
بِکَ مِنْ دَرَکِ الشَّقَاءِ
وَمِنْ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ
وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفَقْرِ
وَالْوَقْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ
مِنْ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ
وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ اور
اس کے بعد محمد و آل محمد
پر دس دفعہ درود بھیجے پانچویں
دعا امام جعفر صادق علیہ
السلام سے منقول ہے کہ
جب صبح اور مغرب کی
نماز بجا لائے تو سات
دفعہ یہ پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مِنْ نَوالِكَ وَقَدْ اَسَرَّ الْحَسْرَةَ وَاَخْفَى الزَّفْرَةَ وَتَجَرَّعَ الْغُصَّةَ وَلَمْ يَتَخَطَّ مَا مُثِّلَ لَهُ وَحْيُكَ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ صَلٰوةً تَرْضَاهَا لَهُمْ وَبَلِّغْهُمْ مِنَّا تَحِيَّةً كَثِيْرَةً وَسَلَامًا وَاٰتِنَا مِنْ
لَدُنْكَ فِيْ مُوَالَاتِهِمْ فَضْلًا وَاِحْسَانًا وَرَحْمَةً وَعَفْوًا اِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اس کے بعد چار رکعت
نماز زیارت دو دو کرکے بجا لائے اور اس کے بعد تسبیح جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام پڑھے اور پھر یہ کہے
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ لِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاۤءُوْكَ
فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا وَلَمْ اَحْضُرْ زَمَانَ
رَسُوْلِكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ وَقَدْ زُرْتُهُ رَاغِبًا تَائِبًا مِنْ سَيِّئِ عَمَلِيْ وَمُسْتَغْفِرًا لَكَ
مِنْ ذُنُوْبِيْ وَمُقِرًّا لَكَ بِهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا مِنِّيْ وَمُتَوَجِّهًا اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ صَلَوَاتُكَ
عَلَيْهِ وَاٰلِهِ فَاجْعَلْنِيْ اَللّٰهُمَّ بِمُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ عِنْدَكَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ
الْمُقَرَّبِيْنَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ يَا سَيِّدَ خَلْقِ اللّٰهِ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ
بِكَ اِلَى اللّٰهِ رَبِّكَ وَرَبِّيْ لِيَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَيَتَقَبَّلَ مِنِّيْ عَمَلِيْ وَيَقْضِيَ لِيْ حَوَائِجِيْ فَكُنْ لِيْ شَفِيْعًا
عِنْدَ رَبِّكَ وَرَبِّيْ فَنِعْمَ الْمَسْئُوْلُ الْمَوْلٰى رَبِّيْ وَنِعْمَ الشَّفِيْعُ اَنْتَ يَا مُحَمَّدُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ
بَيْتِكَ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ وَاَوْجِبْ لِيْ مِنْكَ الْمَغْفِرَةَ وَالرَّحْمَةَ وَالرِّزْقَ الْوَاسِعَ الطَّيِّبَ النَّافِعَ
كَمَا اَوْجَبْتَ لِمَنْ اَتٰى نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَهُوَ حَيٌّ فَاَقَرَّ لَهُ بِذُنُوْبِهِ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ
رَسُوْلُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ فَغَفَرْتَ لَهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ وَقَدْ اَمَّلْتُكَ
وَرَجَوْتُكَ وَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَرَغِبْتُ اِلَيْكَ عَمَّنْ سِوَاكَ وَقَدْ اَمَّلْتُ جَزِيْلَ ثَوَابِكَ
وَاِنِّيْ لَمُقِرٌّ غَيْرُ مُنْكِرٍ وَتَائِبٌ اِلَيْكَ مِمَّا اقْتَرَفْتُ وَعَائِذٌ بِكَ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ مِمَّا قَدَّمْتُ
مِنَ الْاَعْمَالِ الَّتِيْ قَدَّمْتَ اِلَيَّ فِيْهَا وَنَهَيْتَنِيْ عَنْهَا وَاَوْعَدْتَ عَلَيْهَا الْعِقَابَ وَاَعُوْذُ بِكَرَمِ
وَجْهِكَ اَنْ تُقِيْمَنِيْ مَقَامَ الْخِزْيِ وَالذُّلِّ يَوْمَ تُهْتَكُ فِيْهِ الْاَسْتَارُ وَتَبْدُوْ فِيْهِ الْاَسْرَارُ
وَالْفَضَائِحُ وَتَرْعَدُ فِيْهِ الْفَرَائِصُ يَوْمَ الْحَسْرَةِ وَالنَّدَامَةِ يَوْمَ الْاٰفِكَةِ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ
يَوْمَ التَّغَابُنِ يَوْمَ الْفَصْلِ يَوْمَ الْجَزَاۤءِ يَوْمًا كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ يَوْمَ
النَّفْخَةِ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ يَوْمَ النَّشْرِ يَوْمَ الْعَرْضِ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ

صبح اور شام کی دعائیں
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ تحقیق
جو شخص اسے پڑھے گا اسے
جذام اور برص اور دیوانہ
پن لاحق نہیں ہوگا اور
ستر قسم کی بلائیں اس سے
ٹل جائیں گی اور نیز جب
صبح اور شام میں داخل ہو
تو دو دفعہ یہ پڑھے اَلْحَمْدُ
لِرَبِّ الصَّبَاحِ اَلْحَمْدُ
لِفَالِقِ الْاِصْبَاحِ دو دفعہ پڑھے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ
اللَّيْلَ بِقُدْرَتِهِ وَجَاۤءَ
بِالنَّهَارِ بِرَحْمَتِهِ وَنَحْنُ
فِيْ عَافِيَةٍ اور پھر آیت
الکرسی اور سورہ حشر کا آخر
اور صافات کی دس آیتیں
پڑھے اور یہ پڑھے سُبْحَانَ رَبِّكَ
رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ
وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ
تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ
وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِيْنَ

٣١٦

لِرَبِّ الْعَالَمِينَ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ
وَأَكْنَافُ السَّمَاءِ يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَفْسِهَا يَوْمَ يُرَدُّونَ إِلَى اللَّهِ فَيُنَبِّئُهُمْ
بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَنْ مَوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللَّهُ إِنَّهُ
هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ يَوْمَ يُرَدُّونَ إِلَى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ يَوْمَ يُرَدُّونَ إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ
يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَى نُصُبٍ يُوفِضُونَ وَكَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُنْتَشِرٌ
مُهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْوَاقِعَةِ يَوْمَ تُرَجُّ الْأَرْضُ رَجًّا يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ
كَالْمُهْلِ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ وَلَا يَسْأَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا يَوْمَ الشَّاهِدِ وَالْمَشْهُودِ يَوْمَ
تَكُونُ الْمَلَائِكَةُ صَفًّا صَفًّا اللَّهُمَّ ارْحَمْ مَوْقِفِي فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ بِمَوْقِفِي فِي هَذَا الْيَوْمِ وَلَا تُخْزِنِي
فِي ذَلِكَ الْمَوْقِفِ بِمَا جَنَيْتُ عَلَى نَفْسِي وَاجْعَلْ يَا رَبِّ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَعَ أَوْلِيَائِكَ مُنْطَلَقِي
وَفِي زُمْرَةِ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مَحْشَرِي وَاجْعَلْ حَوْضَهُ مَوْرِدِي وَفِي الْغُرِّ
الْكِرَامِ مَصْدَرِي وَأَعْطِنِي كِتَابِي بِيَمِينِي حَتَّى أَفُوزَ بِحَسَنَاتِي وَتُبَيِّضَ بِهِ وَجْهِي وَتُيَسِّرَ بِهِ
حِسَابِي وَتُرَجِّحَ بِهِ مِيزَانِي وَأَمْضِيَ مَعَ الْفَائِزِينَ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ إِلَى رِضْوَانِكَ وَجِنَانِكَ
إِلَهَ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ تَفْضَحَنِي فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ بَيْنَ يَدَيِ الْخَلَائِقِ بِجَرِيرَتِي
أَوْ أَنْ أَلْقَى الْخِزْيَ وَالنَّدَامَةَ بِخَطِيئَتِي أَوْ أَنْ تُظْهِرَ فِيهِ سَيِّئَاتِي عَلَى حَسَنَاتِي أَوْ أَنْ تُنَوِّهَ بَيْنَ
الْخَلَائِقِ بِاسْمِي يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ الْعَفْوَ الْعَفْوَ السَّتْرَ السَّتْرَ اللَّهُمَّ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ
يَكُونَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ فِي مَوَاقِفِ الْأَشْرَارِ مَوْقِفِي أَوْ فِي مَقَامِ الْأَشْقِيَاءِ مَقَامِي وَإِذَا مَيَّزْتَ
بَيْنَ خَلْقِكَ فَسُقْتَ كُلًّا بِأَعْمَالِهِمْ زُمَرًا إِلَى مَنَازِلِهِمْ فَسُقْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ
الصَّالِحِينَ وَفِي زُمْرَةِ أَوْلِيَائِكَ الْمُتَّقِينَ إِلَى جَنَّاتِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ اس کے بعد آنحضرت سے
وداع کرے اور یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْبَشِيرُ النَّذِيرُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ أَيُّهَا السِّرَاجُ الْمُنِيرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا السَّفِيرُ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَ خَلْقِهِ أَشْهَدُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَنَّكَ كُنْتَ نُورًا فِي الْأَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَالْأَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ
بِأَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلْبِسْكَ مِنْ مُدْلَهِمَّاتِ ثِيَابِهَا وَأَشْهَدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنِّي مُؤْمِنٌ بِكَ

تُظْهِرُونَ يُخْرِجُ الْحَيَّ
مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ
مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ
بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَلِكَ
تُخْرَجُونَ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ
رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ
وَالرُّوحِ سَبَقَتْ رَحْمَتُكَ
غَضَبَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
سُبْحَانَكَ إِنِّي عَمِلْتُ
سُوءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي
فَاغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي
وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ
التَّوَّابُ الرَّحِيمُ چھٹی دعا
امام جعفر صادق علیہ السلام
سے صبح کے وقت یہ دعا
روایت کی گئی ہے اَللَّهُمَّ
لَكَ الْحَمْدُ أَحْمَدُكَ
وَأَسْتَعِينُكَ وَأَنْتَ
رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ أَصْبَحْتُ
عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ
وَأُومِنُ بِوَعْدِكَ وَأُوفِي
بِعَهْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا
بِاللَّهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

وَبِالْأَئِمَّةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ مُوقِنٌ بِجَمِيعِ مَا أَتَيْتَ بِهِ رَاضٍ مُؤْمِنٌ وَأَشْهَدُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ أَهْلِ
بَيْتِكَ أَعْلَامُ الْهُدَى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقَى وَالْحُجَّةُ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ
زِيَارَةِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ وَإِنْ تَوَفَّيْتَنِي فَإِنِّي أَشْهَدُ فِي مَمَاتِي عَلَى مَا أَشْهَدُ عَلَيْهِ
فِي حَيَاتِي أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَ
أَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ أَوْلِيَاؤُكَ وَأَنْصَارُكَ وَحُجَجُكَ عَلَى خَلْقِكَ وَخُلَفَاؤُكَ فِي عِبَادِكَ وَأَعْلَامُكَ
فِي بِلَادِكَ وَخُزَّانُ عِلْمِكَ وَحَفَظَةُ سِرِّكَ وَتَرَاجِمَةُ وَحْيِكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَبَلِّغْ رُوحَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ فِي سَاعَتِي هٰذِهِ وَفِي كُلِّ سَاعَةٍ تَحِيَّةً مِنِّي وَسَلَامًا وَالسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ لَا جَعَلَهُ اللَّهُ آخِرَ تَسْلِيمِي عَلَيْكَ شیخ نے
مصباح میں اور سید نے جمال الاسبوع میں جمعہ کے اعمال میں ذکر کیا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی زیارت جمعہ کے دن مستحب ہے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت
کی ہے کہ جو شخص جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور جناب امیر المؤمنین علیہ السلام اور جناب امام حسن
اور امام حسین علیہما السلام اور دوسرے آئمہ طاہرین علیہم السلام کی زیارت اپنے شہروں میں کرنا چاہے
تو اسے جمعہ کے دن غسل کرنا چاہیئے اور پاکیزہ کپڑے پہن کر بیابان میں چلا جانا چاہیئے اور ایک اور روایت
میں ہے کہ مکان کے چھت پر جانا چاہیئے اور وہاں چار رکعت نماز جس سورہ کے ساتھ چاہے بجالائے
جب نماز سے فارغ ہو جائے تو پھر قبلہ رخ کھڑے ہو کر یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ
اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ الْمُرْسَلُ وَالْوَصِيُّ الْمُرْتَضَى وَالسَّيِّدَةُ الْكُبْرَى وَ
السَّيِّدَةُ الزَّهْرَاءُ وَالسِّبْطَانِ الْمُنْتَجَبَانِ وَالْأَوْلَادُ الْأَعْلَامُ وَالْأُمَنَاءُ الْمُنْتَجَبُونَ جِئْتُ انْقِطَاعًا
إِلَيْكُمْ وَإِلَى آبَائِكُمْ وَوَلَدِكُمُ الْخَلَفِ عَلَى بَرَكَةِ الْحَقِّ فَقَلْبِي لَكُمْ مُسَلِّمٌ وَنُصْرَتِي
لَكُمْ مُعَدَّةٌ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بِدِينِهِ فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ عَدُوِّكُمْ إِنِّي لَمِنَ الْقَائِلِينَ بِفَضْلِكُمْ
مُقِرٌّ بِرَجْعَتِكُمْ لَا أُنْكِرُ لِلَّهِ قُدْرَةً وَلَا أَزْعُمُ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ
يُسَبِّحُ اللَّهَ بِأَسْمَائِهِ جَمِيعُ خَلْقِهِ وَالسَّلَامُ عَلَى أَرْوَاحِكُمْ وَأَجْسَادِكُمْ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ
اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ مؤلف کہتا ہے کہ بہت کافی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان جہاں سے بھی

صبح اور شام کی دعائیں

عَبْدُكَ وَرَسُولُهُ أَصْبَحْتُ
عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَ
كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَمِلَّةِ
إِبْرَاهِيمَ وَدِينِ مُحَمَّدٍ
صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا
وَآلِهِمَا عَلَى ذٰلِكَ أَحْيَى
وَأَمُوتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ اللَّهُمَّ
أَحْيِنِي مَا أَحْيَيْتَنِي وَأَمِتْنِي
إِذَا أَمَتَّنِي عَلَى ذٰلِكَ
وَابْعَثْنِي إِذَا بَعَثْتَنِي عَلَى
ذٰلِكَ أَبْتَغِي بِذٰلِكَ
رِضْوَانَكَ وَاتِّبَاعَ
سَبِيلِكَ إِلَيْكَ أَلْجَأْتُ
ظَهْرِي وَإِلَيْكَ فَوَّضْتُ
أَمْرِي آلُ مُحَمَّدٍ أَئِمَّتِي
لَيْسَ لِي أَئِمَّةٌ غَيْرُهُمْ
أَتَوَلَّى بِهِمْ أَكْتَفِي اللَّهُمَّ
اجْعَلْهُمْ أَوْلِيَائِي فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ وَاجْعَلْنِي أُوَالِي
أَوْلِيَاءَهُمْ وَأُعَادِي
أَعْدَاءَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ
الْآخِرَةِ وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ
وَآبَائِي مَعَهُمْ ساتویں دعا
امام جعفر صادق علیہ السلام
سے روایت ہے کہ جو

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات اور سلام بھیجے آپ کو پہنچتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ فرشتہ موکل ہے کہ جب کوئی صلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم کہے تو وہ فرشتہ جواب دیتا ہے کہ تجھ پر بھی خدا کی رحمت وسلام ہو اس کے بعد وہ فرشتہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ یا رسول اللہ فلاں شخص نے آپ پر سلام بھیجا ہے تو آپ فرماتے ہیں کہ اس پر بھی سلام ہو روایت معتبر میں ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری زیارت میری زندگی کے بعد کی وہ ایسے ہے کہ جس نے میرے ساتھ میری زندگی میں ہجرت کی۔ اور اگر میری قبر پر آنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں تو تم میری طرف سلام کرو کیونکہ تمہارا سلام بھی مجھے پہنچتا ہے اس مطلب پر بہت کافی روایات موجود ہیں۔ ہم نے ایام ہفتہ میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو زیارتیں ہفتہ کے دن میں ص۵۵ پر ذکر کی ہیں۔ سزاوار اور لائق ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر وہ صلوات پڑھی جائے جو جناب امیر المومنین علیہ السلام نے جمعہ کے دن خطبہ میں پڑھی تھی جیسا کہ روضہ کافی میں ہے اور وہ یہ ہے اِنَّ اللہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتَحَنَّنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَاَفْضَلِ مَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ وَتَحَنَّنْتَ وَسَلَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰہُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِیْلَۃَ وَالشَّرَفَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالْمَنْزِلَۃَ الْکَرِیْمَۃَ اَللّٰہُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ اَعْظَمَ الْخَلَائِقِ کُلِّہِمْ شَرَفًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَقْرَبَہُمْ مِّنْکَ مَقْعَدًا وَّاَوْجَہَہُمْ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ جَاہًا وَّاَفْضَلَہُمْ عِنْدَکَ مَنْزِلَۃً وَّنَصِیْبًا اَللّٰہُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا اَشْرَفَ الْمَقَامِ وَحِبَآءَ السَّلَامِ وَشَفَاعَۃَ الْاِسْلَامِ اَللّٰہُمَّ وَاَلْحِقْنَا بِہٖ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا نَاکِثِیْنَ وَلَا نَادِمِیْنَ وَلَا مُبَدِّلِیْنَ اِلٰہَ الْحَقِّ اٰمِیْنَ باب زیارات کے آخر میں صلوات محمد وال محمد علیہ السلام کا ذکر ص۵۵۵ پر آئے گا۔

ائمہ بقیع یعنی امام حسن مجتبیٰؑ اور امام زین العابدینؑ اور امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ کی زیارت

جب ان بزرگواروں کی زیارت کا قصد کرے تو آداب زیارت جو گذر چکے ہیں بجا لائے اور غسل کرے اور

چاہے تو چھوڑ دے
لیکن ہر صبح و شام اس دعا
کو نہ چھوڑا کرے اَللّٰہُمَّ
اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اَسْتَغْفِرُکَ
فِیْ ہٰذَا الصَّبَاحِ وَفِیْ
ہٰذَا الْیَوْمِ لِاَہْلِ رَحْمَتِکَ
وَاَبْرَءُ اِلَیْکَ مِنْ اَہْلِ
لَعْنَتِکَ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ
اَبْرَءُ اِلَیْکَ فِیْ ہٰذَا الْیَوْمِ
وَفِیْ ہٰذَا الصَّبَاحِ مِمَّنْ
نَحْنُ بَیْنَ ظَہْرَانَیْہِمْ
مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَمِمَّا
کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ اِنَّہُمْ
کَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ
فَاسِقِیْنَ اَللّٰہُمَّ اجْعَلْ
مَا اَنْزَلْتَ مِنَ السَّمَآءِ
اِلَی الْاَرْضِ فِیْ ہٰذَا
الصَّبَاحِ وَفِیْ ہٰذَا الْیَوْمِ
بَرَکَۃً عَلٰی اَوْلِیَآئِکَ
وَعِقَابًا عَلٰی اَعْدَآئِکَ
اَللّٰہُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاکَ
وَعَادِ مَنْ عَادَاکَ اَللّٰہُمَّ
اخْتِمْ لِیْ بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ
کُلَّمَا طَلَعَتْ شَمْسٌ
اَوْ غَرَبَتْ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ

ائمہ بقیع کی زیارت

پاک اور پاکیزہ لباس پہنکر اور خوشبو لگاکر اذنِ دخول یوں طلب کرے یَا مَوَالِيَّ يَا أَبْنَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ
عَبْدُكُمْ وَابْنُ أَمَتِكُمُ الذَّلِيلُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَالْمُضْعَفُ فِي عُلُوِّ قَدْرِكُمْ وَالْمُعْتَرِفُ بِحَقِّكُمْ
جَاءَكُمْ مُسْتَجِيرًا بِكُمْ قَاصِدًا إِلَى حَرَمِكُمْ مُتَقَرِّبًا إِلَى مَقَامِكُمْ مُتَوَسِّلًا إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى
بِكُمْ ءَأَدْخُلُ يَا مَوَالِيَّ ءَأَدْخُلُ يَا أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ ءَأَدْخُلُ يَا مَلَائِكَةَ اللّٰهِ الْمُحْدِقِينَ بِهٰذَا
الْحَرَمِ الْمُقِيمِينَ بِهٰذَا الْمَشْهَدِ اس کے بعد خضوع اور خشوع رقتِ دل کے ساتھ اندر پہلے دائیں پاؤں
رکھکر یہ پڑھتے ہوئے داخل ہو اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً
وَأَصِيلًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ الْمَاجِدِ الْأَحَدِ الْمُتَفَضِّلِ الْمَنَّانِ الْمُتَطَوِّلِ الْحَنَّانِ الَّذِي مَنَّ
بِطَوْلِهِ وَسَهَّلَ زِيَارَةَ سَادَاتِي بِإِحْسَانِهِ وَلَمْ يَجْعَلْنِي عَنْ زِيَارَتِهِمْ مَمْنُوعًا بَلْ تَطَوَّلَ وَمَنَحَ
اس کے بعد قبر مبارک کے نزدیک جاکر قبر مبارک کی طرف منہ کرکے قبلہ کی طرف پیٹھ کرے اور یہ زیارت
پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَئِمَّةَ الْهُدَى اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ التَّقْوَى اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا
الْحُجَجُ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الْقُوَّامُ فِي الْبَرِيَّةِ بِالْقِسْطِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ
الصَّفْوَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ آلَ رَسُولِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ النَّجْوَى أَشْهَدُ أَنَّكُمْ قَدْ بَلَّغْتُمْ
وَنَصَحْتُمْ وَصَبَرْتُمْ فِي ذَاتِ اللّٰهِ وَكُذِّبْتُمْ وَأُسِيءَ إِلَيْكُمْ فَغَفَرْتُمْ وَأَشْهَدُ أَنَّكُمُ الْأَئِمَّةُ
الرَّاشِدُونَ الْمُهْتَدُونَ وَأَنَّ طَاعَتَكُمْ مَفْرُوضَةٌ وَأَنَّ قَوْلَكُمُ الصِّدْقُ وَأَنَّكُمْ دَعَوْتُمْ
فَلَمْ تُجَابُوا وَأَمَرْتُمْ فَلَمْ تُطَاعُوا وَأَنَّكُمْ دَعَائِمُ الدِّينِ وَأَرْكَانُ الْأَرْضِ لَمْ تَزَالُوا بِعَيْنِ اللّٰهِ
يَنْسَخُكُمْ مِنْ أَصْلَابِ كُلِّ مُطَهَّرٍ وَيَنْقُلُكُمْ مِنْ أَرْحَامِ الْمُطَهَّرَاتِ لَمْ تُدَنِّسْكُمُ الْجَاهِلِيَّةُ
الْجَهْلَاءُ وَلَمْ تَشْرَكْ فِيكُمْ فِتَنُ الْأَهْوَاءِ طِبْتُمْ وَطَابَ مَنْبَتُكُمْ مَنَّ بِكُمْ عَلَيْنَا دَيَّانُ الدِّينِ فَجَعَلَكُمْ
فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللّٰهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَجَعَلَ صَلَوَاتِنَا عَلَيْكُمْ رَحْمَةً لَنَا وَكَفَّارَةً
لِذُنُوبِنَا إِذِ اخْتَارَكُمُ اللّٰهُ لَنَا وَطَيَّبَ خَلْقَنَا بِمَا مَنَّ عَلَيْنَا مِنْ وِلَايَتِكُمْ وَكُنَّا عِنْدَهُ مُسَمِّينَ
بِعِلْمِكُمْ مُعْتَرِفِينَ بِتَصْدِيقِنَا إِيَّاكُمْ وَهٰذَا مَقَامُ مَنْ أَسْرَفَ وَأَخْطَأَ وَاسْتَكَانَ وَأَقَرَّ بِمَا
جَنَى وَرَجَى بِمَقَامِهِ الْخَلَاصَ وَأَنْ يَسْتَنْقِذَهُ بِكُمْ مُسْتَنْقِذُ الْهَلْكَى مِنَ الرَّدَى فَكُونُوا لِي شُفَعَاءَ
فَقَدْ وَفَدْتُ إِلَيْكُمْ إِذْ رَغِبَ عَنْكُمْ أَهْلُ الدُّنْيَا وَاتَّخَذُوا آيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا

وَلِوَالِدَيَّ وَارْحَمْهُمَا
كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ
وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ
مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ
إِنَّكَ تَعْلَمُ مُتَقَلَّبَهُمْ
وَمَثْوَاهُمْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْ
إِمَامَ الْمُسْلِمِينَ بِحِفْظِ
الْإِيمَانِ وَانْصُرْهُ نَصْرًا
عَزِيزًا وَافْتَحْ لَهُ فَتْحًا
يَسِيرًا وَاجْعَلْ لَهُ
وَلَنَا مِنْ لَدُنْكَ
سُلْطَانًا نَصِيرًا اَللّٰهُمَّ
الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا
وَالْفِرَقَ الْمُخْتَلِفَةَ
عَلَى رَسُولِكَ وَوُلَاةِ
الْأَمْرِ بَعْدَ رَسُولِكَ
وَالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ
وَشِيعَتِهِمْ وَأَسْأَلُكَ
الزِّيَادَةَ مِنْ فَضْلِكَ
وَالْإِقْرَارَ بِمَا جَاءَ
بِهِ مِنْ عِنْدِكَ وَالتَّسْلِيمَ
لِأَمْرِكَ وَالْمُحَافَظَةَ
عَلَى مَا أَمَرْتَ بِهِ

يَا مَنْ هُوَ قَائِمٌ لَا يَسْهُو وَدَائِمٌ لَا يَلْهُو وَمُحِيطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ لَكَ الْمَنُّ بِمَا وَفَّقْتَنِي وَعَرَّفْتَنِي بِمَا أَقَمْتَنِي عَلَيْهِ إِذْ صَدَّ عَنْهُ عِبَادُكَ وَجَهِلُوا مَعْرِفَتَهُ وَاسْتَخَفُّوا بِحَقِّهِ وَمَالُوا إِلَى سِوَاهُ فَكَانَتِ الْمِنَّةُ مِنْكَ عَلَيَّ مَعَ أَقْوَامٍ خَصَصْتَهُمْ بِمَا خَصَصْتَنِي بِهِ فَلَكَ الْحَمْدُ إِذْ كُنْتُ عِنْدَكَ فِي مَقَامِي هٰذَا مَذْكُورًا مَكْتُوبًا فَلَا تَحْرِمْنِي مَا رَجَوْتُ وَلَا تُخَيِّبْنِي فِيمَا دَعَوْتُ بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اس کے بعد جو اپنے لئے چاہے دعا مانگے اس کے بعد آٹھ رکعت نماز زیارت ہر ایک امام کے لئے دو دو رکعت بجا لائے جیسا کہ شیخ نے تہذیب الاحکام میں ذکر کیا ہے شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب الاحکام میں ذکر کیا ہے کہ جب ان سے وداع کرنا چاہے تو یوں کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَئِمَّةَ الْهُدَى وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ أَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ وَأَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُولِ وَبِمَا جِئْتُمْ بِهِ وَدَلَلْتُمْ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ اس کے بعد دعا کرے اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرے کہ تجھے پھر زیارت کے لئے موفق کرے اور یہ تیری آخری زیارت اور عہد نہ ہو علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے بحار الانوار میں ایک طویل زیارت نقل کی ہے لیکن سب سے بہتر زیارت جیسا کہ خود علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے اور دوسرے علما نے ذکر فرمایا ہے زیارت جامعہ ہے لہٰذا ہم بھی انہیں زیارتوں کے ذکر پر اکتفا کر لیتے ہیں اور ہم نے ایام ہفتہ میں ہر ایک امام علیہ السلام کی زیارت ص ۵۴ نقل کی ہے ان سے غفلت نہ کی جائے اور ائمہ طاہرین پر صلوات جو آخر باب زیارت میں ذکر ہونگے بھی پڑھے جو نامہ اعمال کو بھاری کرنے کے موجب ہیں ہم یہاں پر وہ اشعار جو صاحب جواہر نے مداح آل محمد جناب شیخ ازری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کئے ہیں اور فرماتے تھے کہ یہ اشعار میرے نامہ اعمال میں لکھے جائیں اور میری تصنیف جواہر الکلام جو علم فقہ کی استدلالی کتابوں سے ایک عظیم الشان کتاب ہے جناب شیخ ازری کے نامہ اعمال میں لکھی جائے۔ ان کے اشعار میں سے چند ایک شعر جو یہاں مناسب ہیں نقل کرتے ہیں

إِنَّ تِلْكَ الْقُلُوبَ أَقْلَقَهَا الْوَجْدُ — وَأَدْمَى تِلْكَ الْعُيُونَ بُكَاهَا — كَانَ أَنْكَى الْخُطُوبِ لَمْ يُبْقِ مِنِّي
مُقْلَةً لٰكِنِ الْهَوَى أَبْكَاهَا — كُلَّ يَوْمٍ لِلْحَادِثَاتِ عَوَادٍ — لَيْسَ يَقْوَى رَضْوَى عَلَى مُلْتَقَاهَا
كَيْفَ تُرْجَى الْخَلَاصُ مِنْهُنَّ إِلَّا — بِذِمَامٍ مِنْ سَيِّدِ الرُّسُلِ طٰهٰ — مَعْقِلِ الْخَائِفِينَ مِنْ كُلِّ خَوْفٍ

صبح اور شام کی دعائیں

لَا أَبْتَغِي بِهِ بَدَلًا وَلَا أَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَلَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّ الْبَيْتِ تَقَبَّلْ مِنِّي دُعَائِي وَمَا تَقَرَّبْتُ بِهِ إِلَيْكَ مِنْ خَيْرٍ فَضَاعِفْهُ لِي أَضْعَافًا كَثِيرَةً وَآتِنَا مِنْ لَدُنْكَ أَجْرًا عَظِيمًا رَبِّ مَا أَحْسَنَ مَا أَبْلَيْتَنِي وَأَعْظَمَ مَا أَعْطَيْتَنِي وَأَطْوَلَ مَا عَافَيْتَنِي وَأَكْثَرَ مَا سَتَرْتَ عَلَيَّ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا إِلٰهِي كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا عَلَيْهِ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَالْأَرَضِينَ وَمِلْءَ مَا شَاءَ رَبِّي وَرَضِيَ وَكَمَا يَنْبَغِي لِوَجْهِ رَبِّي ذِي

اوفر العرب ذمة او فاها
فاض للخلق منه علم وحلم
رض كما نوهت بطيبه ذكاها
طربت لاسمه الثرى فاستطالت
تاهت الانبياء في معناها
اي خلق لله اعظم منه
فراى ذات احمد فاجتباها
ورجالا اعزة في بيوت
كما لا يريد الا رضاها
لم يكونوا للعرش الا كنوزا
هي اقلام حكمة قد براها
علماء ائمة حكماء
مسمعا كل حكمة منظراها

مصدر العلم ليس الا لديه
اخذت منهما العقول نهاها
وغدت تنتشر الفضائل عنه
فوق علوية السماء سفلاها
لا تجل في صفات احمد فكرا
وهو الغاية التي استقصاها
لست انسى له منازل قدس
اذن الله ان يعز حماها
خصها من كماله بالمعاني
خافيات سبحان من ابداها
وهم الاعين الصحيحة تهدي
يهتدي النجم باتباع هداها
ما ابالي ولو اهيلت على الار

خير الكائنات من مبتداها
نوهت باسمه السموات والا
كل قوم على اختلاف لغاها
جاز من جوهر التقدس ذاتا
فهي الصورة التي لن تراها
قلب الخافقين ظهرا لبطن
قد بناها التقى فاعلى بناها
سادة لا تريد الا رضى الله
وباعلى اسمائه سماها
كم لهم السن عن الله تنبي
كل عين مكفوفة عيناها
قادة علمهم ورأي حجاهم
ض السموات بعد نيل ولاها

مدینہ منورہ کی اور زیارتوں میں

جناب ابراہیم فرزند رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لئے آنجناب کی قبر مبارک کے قریب ہو کر یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی صَفِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی نَجِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَخَاتَمِ الْمُرْسَلِیْنَ وَخِیَرَةِ اللّٰهِ مِنْ خَلْقِهٖ فِیْ اَرْضِهٖ وَسَمَائِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی جَمِیْعِ اَنْبِیَائِهٖ وَرُسُلِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَی الشُّهَدَاءِ وَالسُّعَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیَّتُهَا الرُّوْحُ الزَّاکِیَةُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیَّتُهَا النَّفْسُ الشَّرِیْفَةُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیَّتُهَا السُّلَالَةُ الطَّاهِرَةُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیَّتُهَا النَّسَمَةُ الزَّاکِیَةُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ خَیْرِ الْوَرٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ

الجلال والاکرام

آٹھویں دعا امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص اس دعا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کو دس دفعہ اور صلوات کو دس دفعہ اور پینتیس دفعہ سبحان اللہ اور لا الٰہ الا اللہ پینتیس دفعہ اور پینتیس دفعہ الحمد للہ پڑھے تو وہ اس دن غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔ اور اگر یہ چیز رات کو پڑھے اس رات غافلین سے نہیں لکھا جائے گا نویں دعا محمد بن فضیل سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں لکھا اور آنحضرت سے دعا بتلانے کی خواہش کی تو آنحضرت نے میرے جواب میں

يَابْنَ النَّبِيِّ الْمُجْتَبٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ الْمَبْعُوْثِ اِلٰى كَافَّةِ الْوَرٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ الْمُؤَيَّدِ بِالْقُرْاٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ الْمُرْسَلِ اِلَى الْاِنْسِ وَالْجَانِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ صَاحِبِ الرَّايَةِ وَالْعَلَامَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ الشَّفِيْعِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ مَنْ حَبَاهُ اللّٰهُ بِالْكَرَامَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدِ اخْتَارَ اللّٰهُ لَكَ دَارَ اِنْعَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يَكْتُبَ عَلَيْكَ اَحْكَامَهٗ اَوْ يُكَلِّفَكَ حَلَالَهٗ وَحَرَامَهٗ فَنَقَلَكَ اِلَيْهِ طَيِّبًا زَاكِيًا مَرْضِيًّا طَاهِرًا مِنْ كُلِّ نَجَسٍ مُقَدَّسًا مِنْ كُلِّ دَنَسٍ وَبَوَّاَكَ جَنَّةَ الْمَاْوٰى وَرَفَعَكَ اِلَى الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ صَلٰوةً تَقَرُّ بِهَا عَيْنُ رَسُوْلِهٖ وَتُبَلِّغُهٗ اَكْبَرَ مَاْمُوْلِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ وَاَزْكَاهَا وَاَنْمٰى بَرَكَاتِكَ وَاَوْفَاهَا عَلٰى رَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى مَنْ نَسَلَ مِنْ اَوْلَادِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَعَلٰى مَنْ خَلَّفَ مِنْ عِتْرَتِهِ الطَّاهِرِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَفِيِّكَ وَاِبْرَاهِيْمَ نَجْلِ نَبِيِّكَ اَنْ تَجْعَلَ سَعْيِيْ بِهِمْ مَشْكُوْرًا وَذَنْبِيْ بِهِمْ مَغْفُوْرًا وَحَيٰوتِيْ بِهِمْ سَعِيْدَةً وَعَاقِبَتِيْ بِهِمْ حَمِيْدَةً وَحَوَائِجِيْ بِهِمْ مَقْضِيَّةً وَاَفْعَالِيْ بِهِمْ مَرْضِيَّةً وَاُمُوْرِيْ بِهِمْ مَسْعُوْدَةً وَشُؤُوْنِيْ بِهِمْ مَحْمُوْدَةً اَللّٰهُمَّ وَاَحْسِنْ لِيَ التَّوْفِيْقَ وَنَفِّسْ عَنِّيْ كُلَّ هَمٍّ وَضِيْقٍ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِيْ عِقَابَكَ وَامْنَحْنِيْ ثَوَابَكَ وَاَسْكِنِّيْ جِنَانَكَ وَارْزُقْنِيْ رِضْوَانَكَ وَاَمَانَكَ وَاَشْرِكْ لِيْ فِيْ صَالِحِ دُعَائِيْ وَالِدَيَّ وَوُلْدِيْ وَجَمِيْعَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ وَلِيُّ الْبَاقِيَاتِ الصّٰلِحَاتِ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ اس کے بعد جو اپنی حاجت رکھتا ہو اسے طلب کرے اور دو رکعت نماز زیارت بجا لائے۔

جناب فاطمہ بنت اسد والدہ ماجدہ امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت

آپ کی قبر مبارک کے قریب کھڑے ہو کر یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

سونے اور جاگنے کی دعائیں

کہا کہ صبح اور شام کے وقت یہ پڑھے اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا اور پھر اس کے بعد اپنی حاجت کے لئے دعا کرے کیونکہ یہ کلمات اللہ کے اذن سے ہر سوال کے لئے مقدم ہیں دسویں دعا امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے داود رقی سے فرمایا کہ صبح تین دفعہ اور شام تین دفعہ اس دعا کو ترک مت کرو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ فِيْ دِرْعِكَ الْحَصِيْنَةِ الَّتِيْ تَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ تُرِيْدُ کیونکہ میرے والد ماجد فرماتے تھے کہ یہ مخزون دعاؤں میں سے ہے

دوسری فصل

سونے اور بیدار ہونے کے وقت کی دعاؤں میں ہے اور وہ سات ہیں پہلی دعا امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ جب کوئی اپنے

حضرت حمزہؓ کی زیارت

سَیِّدِ الْاٰخِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ بَعَثَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی فَاطِمَةَ بِنْتِ اَسَدِ الْهَاشِمِیَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الصِّدِّیْقَةُ الْمَرْضِیَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا التَّقِیَّةُ النَّقِیَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الْكَرِیْمَةُ الرَّضِیَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا كَافِلَةَ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا وَالِدَةَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا مَنْ ظَهَرَتْ شَفَقَتُهَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا مَنْ تَرْبِیَتُهَا لِوَلِیِّ اللّٰهِ الْاَمِیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ وَعَلٰی رُوْحِكِ وَبَدَنِكِ الطَّاهِرِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ وَعَلٰی وَلَدِكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَشْهَدُ اَنَّكِ اَحْسَنْتِ الْكَفَالَةَ وَاَدَّیْتِ الْاَمَانَةَ وَاجْتَهَدْتِ فِیْ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَبَالَغْتِ فِیْ حِفْظِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَارِفَةً بِحَقِّهٖ مُؤْمِنَةً بِصِدْقِهٖ مُعْتَرِفَةً بِنُبُوَّتِهٖ مُسْتَبْصِرَةً بِنِعْمَتِهٖ كَافِلَةً بِتَرْبِیَتِهٖ مُشْفِقَةً عَلٰی نَفْسِهٖ وَاقِفَةً عَلٰی خِدْمَتِهٖ مُخْتَارَةً رِضَاهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكِ مَضَیْتِ عَلَی الْاِیْمَانِ وَالتَّمَسُّكِ بِاَشْرَفِ الْاَدْیَانِ رَاضِیَةً مَرْضِیَّةً طَاهِرَةً زَكِیَّةً تَقِیَّةً نَقِیَّةً فَرَضِیَ اللّٰهُ عَنْكِ وَاَرْضَاكِ وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَاْوٰیكِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَانْفَعْنِیْ بِزِیَارَتِهَا وَثَبِّتْنِیْ عَلٰی مَحَبَّتِهَا وَلَا تَحْرِمْنِیْ شَفَاعَتَهَا وَشَفَاعَةَ الْاَئِمَّةِ مِنْ ذُرِّیَّتِهَا وَارْزُقْنِیْ مُرَافَقَتَهَا وَاحْشُرْنِیْ مَعَهَا مَعَ اَوْلَادِهَا الطَّاهِرِیْنَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِیَارَتِیْ اِیَّاهَا وَارْزُقْنِی الْعَوْدَ اِلَیْهَا اَبَدًا مَا اَبْقَیْتَنِیْ وَاِذَا تَوَفَّیْتَنِیْ فَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَتِهَا وَاَدْخِلْنِیْ فِیْ شَفَاعَتِهَا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّهَا عِنْدَكَ وَمَنْزِلَتِهَا لَدَیْكَ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ النَّارِ اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت بجا لائے اور جو دعا چاہے طلب کرے

جناب حضرت حمزہؓ کی اُحد میں زیارت

آپ کی قبر مبارک کے قریب کھڑے ہو کر یوں کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَ الشُّهَدَاۤءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَسَدَ اللّٰهِ وَاَسَدَ رَسُوْلِهٖ

سونے اور جاگنے کی دعائیں

سونے کے وقت تین دفعہ یہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَلَا فَقَهَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بَطَنَ فَخَبَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَلَكَ فَقَدَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُحْیِی الْمَوْتٰی وَیُمِیْتُ الْاَحْیَاۤءَ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تو اپنے گناہوں سے ایسا خارج ہو جائے گا جیسے کہ وہ ماں کے پیٹ سے خارج ہوا تھا اور اس روایت کو شیخ اور صدوق نے بھی نقل کیا ہے عدۃ الداعی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ یہ اللہ کی حمد کا معمولی فرد ہے جو مجزی ہو جاتا ہے اور اسی روایت میں دوسری حمد کو تیسری حمد کے بعد ذکر کیا ہے دوسری دعا امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ اپنے سونے کی جگہ پر جب

حضرت حمزہؑ کی زیارت

اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ جَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجُدْتَ بِنَفْسِكَ وَنَصَحْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكُنْتَ
فِيْمَا عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ رَاغِبًا بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَتَيْتُكَ مُتَقَرِّبًا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ بِذٰلِكَ رَاغِبًا اِلَيْكَ فِي الشَّفَاعَةِ اَبْتَغِيْ بِزِيَارَتِكَ خَلَاصَ نَفْسِيْ مُتَعَوِّذًا بِكَ مِنْ نَارٍ
اسْتَحَقَّهَا مِثْلِيْ بِمَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ هَارِبًا مِنْ ذُنُوْبِيَ الَّتِي احْتَطَبْتُهَا عَلٰى ظَهْرِيْ فَزِعًا
اِلَيْكَ رَجَاءَ رَحْمَةِ رَبِّيْ اَتَيْتُكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ طَالِبًا فَكَاكَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَقَدْ اَوْ
قَرَتْ ظَهْرِيْ ذُنُوْبِيْ وَاَتَيْتُ مَا اَسْخَطَ رَبِّيْ وَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا اَفْزَعُ اِلَيْهِ خَيْرًا لِّيْ مِنْكُمْ اَهْلَ
بَيْتِ الرَّحْمَةِ فَكُنْ لِّيْ شَفِيْعًا يَوْمَ فَقْرِيْ وَحَاجَتِيْ فَقَدْ سِرْتُ اِلَيْكَ مَحْزُوْنًا وَاَتَيْتُكَ
مَكْرُوْبًا وَسَكَبْتُ عَبْرَتِيْ عِنْدَكَ بَاكِيًا وَصِرْتُ اِلَيْكَ مُفْرَدًا وَاَنْتَ مِمَّنْ اَمَرَنِي اللّٰهُ
بِصِلَتِهٖ وَحَثَّنِيْ عَلٰى بِرِّهٖ وَدَلَّنِيْ عَلٰى فَضْلِهٖ وَهَدَانِيْ لِحُبِّهٖ وَرَغَّبَنِيْ فِي الْوِفَادَةِ اِلَيْهِ وَاَلْهَمَنِيْ
طَلَبَ الْحَوَائِجِ عِنْدَهٗ اَنْتُمْ اَهْلُ بَيْتٍ لَا يَشْقٰى مَنْ تَوَلَّاكُمْ وَلَا يَخِيْبُ مَنْ اَتَاكُمْ وَلَا يَخْسَرُ
مَنْ يَهْوَاكُمْ وَلَا يَسْعَدُ مَنْ عَادَاكُمْ اس کے بعد روبقبلہ ہو کر دو رکعت نماز زیارت بجا لائے
اور فارغ ہونے کے بعد قبر سے اپنے آپ کو چمٹا کر یہ کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
تَعَرَّضْتُ لِرَحْمَتِكَ بِلُزُوْمِيْ لِقَبْرِ عَمِّ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ لِيُجِيْرَنِيْ مِنْ نِقْمَتِكَ فِيْ يَوْمٍ
تَكْثُرُ فِيْهِ الْاَصْوَاتُ وَتَشْغَلُ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا قَدَّمَتْ وَتُجَادِلُ عَنْ نَفْسِهَا فَاِنْ تَرْحَمْنِي
الْيَوْمَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيَّ وَلَا حُزْنٌ وَاِنْ تُعَاقِبْ فَمَوْلًى لَهُ الْقُدْرَةُ عَلٰى عَبْدِهٖ وَلَا تُخَيِّبْنِيْ بَعْدَ
الْيَوْمِ وَلَا تَصْرِفْنِيْ بِغَيْرِ حَاجَتِيْ فَقَدْ لَصِقْتُ بِقَبْرِ عَمِّ نَبِيِّكَ وَتَقَرَّبْتُ بِهٖ اِلَيْكَ ابْتِغَاءَ
مَرْضَاتِكَ وَرَجَاءَ رَحْمَتِكَ فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ وَعُدْ بِحِلْمِكَ عَلٰى جَهْلِيْ وَبِرَاْفَتِكَ عَلٰى جِنَايَةِ
نَفْسِيْ فَقَدْ عَظُمَ جُرْمِيْ وَمَا اَخَافُ اَنْ تَظْلِمَنِيْ وَلٰكِنْ اَخَافُ سُوْءَ الْحِسَابِ فَانْظُرِ الْيَوْمَ
تَقَلُّبِيْ عَلٰى قَبْرِ عَمِّ نَبِيِّكَ فَبِهِمَا فُكَّنِيْ مِنَ النَّارِ وَلَا تُخَيِّبْ سَعْيِيْ وَلَا يَهُوْنَنَّ عَلَيْكَ ابْتِهَالِيْ
وَلَا تَحْجُبَنَّ عَنْكَ صَوْتِيْ وَلَا تَقْلِبْنِيْ بِغَيْرِ حَوَائِجِيْ يَا غِيَاثَ كُلِّ مَكْرُوْبٍ وَّمَحْزُوْنٍ وَّيَا
مُفَرِّجًا عَنِ الْمَلْهُوْفِ الْحَيْرَانِ الْغَرِيْقِ الْمُشْرِفِ عَلَى الْهَلَكَةِ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَانْظُرْ اِلَيَّ نَظْرَةً لَا اَشْقٰى بَعْدَهَا اَبَدًا وَارْحَمْ تَضَرُّعِيْ وَعَبْرَتِيْ وَانْفِرَادِيْ فَقَدْ رَجَوْتُ

سونے اور جاگنے کی دعائیں

تشریف لے جاتے تھے
تو آیت الکرسی پڑھتے تھے
اور یہ دعا پڑھتے تھے بِسْمِ
اللّٰهِ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ
بِالطَّاغُوْتِ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ
فِيْ مَنَامِيْ وَفِيْ يَقْظَتِيْ
تیسری دعا مفضل بن عمر سے
منقول ہے کہ امام جعفر صادق
علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا
کہ اگر کر سکے تو کوئی رات
بھی سوائے ان بارہ حروف
کے تعویذ کئے کے بسر نہ کرے
تو ضرور ایسے کیجئے میں نے
عرض کی کہ وہ بارہ حروف
فرمایئے تو آپ نے یہ فرمایا
اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ
بِقُدْرَةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِجَلَالِ
اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِسُلْطَانِ اللّٰهِ
وَاَعُوْذُ بِجَمَالِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ
بِدَفْعِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِمَنْعِ
اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِجَمْعِ اللّٰهِ
وَاَعُوْذُ بِمُلْكِ اللّٰهِ وَ
اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ
بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ مِنْ شَرِّ مَا

حضرت حمزہؑ کی زیارت

رِضَاكَ وَتَحَرَّيْتُ الْخَيْرَ الَّذِي لَا يُعْطِيهِ أَحَدٌ سِوَاكَ فَلَا تَرُدَّ أَمَلِي اللّٰهُمَّ إِنْ تُعَاقِبْ فَمَوْلًى لَهُ الْقُدْرَةُ عَلَى عَبْدِهِ وَجَزَائِهِ بِسُوءِ فِعْلِهِ فَلَا أَخِيبَنَّ الْيَوْمَ وَلَا تَصْرِفْنِي بِغَيْرِ حَاجَتِي وَلَا تُخَيِّبَنَّ شُخُوصِي وَوِفَادَتِي فَقَدْ أَنْفَدْتُ نَفَقَتِي وَأَتْعَبْتُ بَدَنِي وَقَطَعْتُ الْمَفَازَاتِ وَخَلَّفْتُ الْأَهْلَ وَالْمَالَ وَمَا خَوَّلْتَنِي وَآثَرْتُ مَا عِنْدَكَ عَلَى نَفْسِي وَلُذْتُ بِقَبْرِ عَمِّ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَتَقَرَّبْتُ بِهِ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ فَعُدْ بِحِلْمِكَ عَلَى جَهْلِي وَبِرَأْفَتِكَ عَلَى ذَنْبِي فَقَدْ عَظُمَ جُرْمِي بِرَحْمَتِكَ يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ

مؤلف کہتا ہے کہ جناب حمزہ علیہ السلام کی مدح اور فضیلت زیارت شمار سے باہر ہے فخر محققین نے رسالہ فخریہ میں فرمایا ہے کہ شہداء احد کی زیارت کرنا مستحب ہے کیونکہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو میری زیارت کرے اور میرے چچا حضرت حمزہ کی زیارت نہ کرے تو اس نے مجھ پر جفا کی اور میں نے بیت الاحزان جو جناب سیدہ کے حالات میں لکھی ہے میں نقل کیا ہے کہ جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام ہر ہفتہ دو دن جمعرات اور منگل حضرت حمزہ اور دوسرے شہداء کی زیارت کے لئے احد جایا کرتی تھیں اور وہاں دعا اور نماز بجالاتی تھیں اور یہ آپ کا طریقہ جب تک آپ کی وفات نہیں ہوئی ہمیشہ رہا محمود بن لبید نے فرمایا کہ جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام جناب حمزہ علیہ السلام کی قبر پہ جا کر رویا کرتی تھیں، میں ایک دفعہ جناب حمزہ علیہ السلام کی زیارت کے لئے گیا تو دیکھا کہ آپ جناب حمزہ کی قبر کے نزدیک بیٹھ کر رو رہی تھیں، میں ٹھہر گیا یہاں تک کہ آپ گریہ سے فارغ ہوچکیں اس کے بعد میں نزدیک گیا اور سلام کیا اور عرض کی کہ قسم بخدا کہ آپ نے اس رونے سے میرے دل کی رگوں کو کاٹ دیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اے ابا عمر۔ مجھے رونا سزاوار اور لائق ہے کیونکہ مجھ پر عالم سے بہتر والد ماجد کی مصیبت کا سامنا کرنا پڑا ہے اور اس کے بعد فوراً کہا کہ واشوقاہ یعنی ملاقات یعنی ملاقات کا شوق میری مدد کو پہنچ، اور پھر یہ فرمایا

إِذَا مَاتَ يَوْمًا مَيِّتٌ قَلَّ ذِكْرُهُ ۝ وَذِكْرُ أَبِي مُنْذُ مَاتَ وَاللّٰهِ أَكْثَرُ

شیخ مفید رح نے فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے اپنی زندگی میں حمزہ کی زیارت کا حکم دیا اور خود بھی جاتے تھے اور جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد برابر جایا کرتی تھیں اور مسلمان بھی آپ کی زیارت کو اکثر جایا کرتے تھے۔

سونے اور جاگنے کی دعائیں

خلق وغیرہ ذکر کیا اور ان حروف کو اپنا تعویذ بنائے جس وقت بھی چاہے۔

چوتھی دعا امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سونے کے وقت سو مرتبہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے تو اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے نیز آنحضرت سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے سونے کے وقت یہ سورہ قل یا ایہا الکفرون اور سورہ قل ہو اللہ پڑھے تو خداوند عالم کی ذات اس کے لئے شرک سے بیزار رہنا لکھ دے گی

پانچویں دعا امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص نماز تہجد کے لئے اٹھنا چاہے تو وہ جب سونے لگے تو یہ پڑھے اللّٰهُمَّ لَا تُؤْمِنِّي مَكْرَكَ وَلَا تُنْسِنِي ذِكْرَكَ وَلَا تَجْعَلْنِي مِنَ الْغَافِلِينَ

۳۲۶

شہدائے اُحد کی قبروں کی زیارت

ان کی زیارتوں کے وقت یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ بَیْتِهِ الطَّاهِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَیُّهَا الشُّهَدَآءُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ بَیْتِ الْاِیْمَانِ وَالتَّوْحِیْدِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ دِیْنِ اللّٰهِ وَاَنْصَارَ رَسُوْلِهٖ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ اخْتَارَکُمْ لِدِیْنِهٖ وَاصْطَفَاکُمْ لِرَسُوْلِهٖ وَاَشْهَدُ اَنَّکُمْ قَدْ جَاهَدْتُمْ فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَذَبَبْتُمْ عَنْ دِیْنِ اللّٰهِ وَعَنْ نَبِیِّهٖ وَجُدْتُمْ بِاَنْفُسِکُمْ دُوْنَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّکُمْ قُتِلْتُمْ عَلٰی مِنْهَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَجَزَاکُمُ اللّٰهُ عَنْ نَبِیِّهٖ وَعَنِ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهٖ اَفْضَلَ الْجَزَآءِ وَعَرَّفَنَا وُجُوْهَکُمْ فِیْ مَحَلِّ رِضْوَانِهٖ وَمَوْضِعِ اِکْرَامِهٖ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا اَشْهَدُ اَنَّکُمْ حِزْبُ اللّٰهِ وَاَنَّ مَنْ حَارَبَکُمْ فَقَدْ حَارَبَ اللّٰهَ وَاَنَّکُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ الْفَآئِزِیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ فَعَلٰی مَنْ قَتَلَکُمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ اَتَیْنَاکُمْ یَا اَهْلَ التَّوْحِیْدِ زَآئِرِیْنَ وَبِحَقِّکُمْ عَارِفِیْنَ وَبِزِیَارَتِکُمْ اِلَی اللّٰهِ مُتَقَرِّبِیْنَ وَبِمَا سَبَقَ مِنْ شَرِیْفِ الْاَعْمَالِ وَمَرْضِیِّ الْاَفْعَالِ عَالِمِیْنَ فَعَلَیْکُمْ سَلَامُ اللّٰهِ وَرَحْمَتُهٗ وَبَرَکَاتُهٗ وَعَلٰی مَنْ قَتَلَکُمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهٗ وَسَخَطُهٗ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِزِیَارَتِهِمْ وَثَبِّتْنِیْ عَلٰی قَصْدِهِمْ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مَا تَوَفَّیْتَهُمْ عَلَیْهِ وَاجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ فِیْ مُسْتَقَرِّ دَارِ رَحْمَتِکَ اَشْهَدُ اَنَّکُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اور اس کے بعد سورہ انا انزلناہ پڑھے اور بعض علما نے فرمایا ہے کہ ہر قبر کے لئے دو رکعت نمازِ زیارت بجالائے۔

مدینہ منورہ کی مسجدیں

ان میں سے ایک مسجد جس کا نام مسجدِ قبا ہے اور جس کی پہلے ہی دن سے پرہیزگاری پر بنیاد رکھی گئی ہے، روایت میں ہے کہ جو شخص اس مسجد میں جائے اور وہاں دو رکعت نماز بجالائے تو عمرہ کا ثواب لیکر لوٹے گا پس وہاں پر جاکر دو رکعت نماز تحیۃ بجالانی چاہیئے اور اس کے بعد تسبیح حضرت زہرا علیہا السلام

سونے اور جاگنے کی دُعائیں

اَقُوْمُ سَاعَةَ كَذَا وَكَذَا تو خداوند عالم ایک فرشتہ موکل کر دے گا جو اسے اسی وقت اٹھائے (جو اس نے ساعۃ کذا کی جگہ وقت نیت میں رکھا تھا) چھٹی دعا نیز حضرت صادق سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب بھی کوئی تم میں سے رات کو نیند سے بیدار ہو تو یہ پڑھے سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ النَّبِیِّیْنَ وَاِلٰهِ الْمُرْسَلِیْنَ وَرَبِّ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُحْیِی الْمَوْتٰی وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ جب وہ یہ کہتا ہے تو خدائے تبارک وتعالے فرماتا ہے کہ سچ کہا میرے بندے نے اور میرا شکر ادا کیا۔ ساتویں دعا عبدالرحمٰن ابن حجاج سے روایت ہے کہ جب حضرت صادق علیہ السلام رات کو نیند سے بیدار ہوتے تھے تو اپنی آواز کو اتنا بلند کرتے تھے کہ

پڑھے اور اس کے بعد زیارت جامعہ جو صفحہ ۳۶ پر آئے گی کہ جس کا اول یہ ہے وہ بھی پڑھے اَلسَّلَامُ عَلٰی اَوْلِیَآءِ اللّٰہِ اور ایک طولانی دعا جو بحار الانوار میں موجود ہے وہ بھی پڑھے کہ جس کا اول یہ ہے وہ بھی پڑھے یا کائنا قبل کل شی اور مشربہ ابراہیم یعنی جناب ابراہیم فرزند رسول مقبول کی والدہ ماجدہ کا حجرہ تھا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز پڑھنی کی جگہ تھی وہاں پر نماز بجا لائے۔ ایک اور مسجد جس کا نام فضیخ ہے اور جو مسجد قبا کے نزدیک ہے اور جسے مسجد رد شمس بھی کہتے ہیں وہاں پر نماز بجا لائے اور پھر ایک اور مسجد جسے مسجد فتح کہا جاتا ہے وہاں پر نماز بجا لائے اور اس کے بعد یہ دعا بھی پڑھے یَا صَرِیْخَ الْمَکْرُوْبِیْنَ وَ یَا مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ وَ یَا مُغِیْثَ الْمَھْمُوْمِیْنَ اِکْشِفْ عَنِّیْ ضُرِّیْ وَ ھَمِّیْ وَ کَرْبِیْ وَ غَمِّیْ کَمَا کَشَفْتَ عَنْ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ ھَمَّہٗ وَ کَفَیْتَہٗ ھَوْلَ عَدُوِّہٖ وَ اکْفِنِیْ مَا اَھَمَّنِیْ مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ امام زین العابدین علیہ السلام کے گھر اور امام جعفر صادق علیہ السلام کے گھر اور مسجد سلمان اور مسجد امیر المومنین علیہ السلام جو جناب حمزہ کی قبر کے مقابل ہے اور مسجد مباہلہ میں بھی نماز اور جو دعا چاہے بجا لائے۔

زیارت وداع

جب مدینہ سے روانہ ہونے کا ارادہ کرے تو پہلے غسل کرے اور پھر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک پر وہ سارے آداب جو پہلے گذر چکے ہیں بجا لا کر جائے اور یوں آنحضرت کا وداع کرے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَسْتَوْدِعُکَ اللّٰہَ وَ اَسْتَرْعِیْکَ وَ اَقْرَءُ عَلَیْکَ السَّلَامَ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ بِمَا جِئْتَ بِہٖ وَ دَلَلْتَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْہُ اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنِّیْ لِزِیَارَۃِ قَبْرِ نَبِیِّکَ فَاِنْ تَوَفَّیْتَنِیْ قَبْلَ ذٰلِکَ فَاِنِّیْ اَشْھَدُ فِیْ مَمَاتِیْ عَلٰی مَا شَھِدْتُ عَلَیْہِ فِیْ حَیٰوتِیْ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَ رَسُوْلُکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ امام جعفر صادق علیہ السلام نے یونس بن یعقوب کو قبر پیغمبر کا وداع یوں فرمایا ہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ لَا جَعَلَہُ اللّٰہُ اٰخِرَ تَسْلِیْمِیْ عَلَیْکَ مؤلف کہتا ہے کہ ہم نے ھدیۃ الزائرین میں لکھا ہے کہ زوار مدینہ کو جب تک مدینہ منورہ میں ہے اپنے اوقات کو غنیمت شمار کرے اور جتنا ہو سکے مسجد نبوی میں نماز بجا لائے کیونکہ وہاں پر ایک نماز دس ہزار

گھر سے نکلنے کے وقت دعا

کہ تمام گھر والے سنتے تھے اور آپ یہ فرماتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ھَوْلِ الْمُطَّلَعِ وَ وَسِّعْ عَلَیَّ ضِیْقَ الْمَضْجَعِ وَ ارْزُقْنِیْ خَیْرَ مَا قَبْلَ الْمَوْتِ وَ ارْزُقْنِیْ خَیْرَ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ

فصل ششم

ان چند دعاؤں کے بیان میں کہ جن کو گھر سے باہر جانے کے وقت پڑھنا چاہیئے اور وہ آٹھ دعائیں ہیں، پہلی دعا حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آدمی جب اپنے گھر سے باہر جانا چاہے تو جب جانے کا ارادہ کرے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور تین دفعہ کہے بِاللّٰہِ اَخْرُجُ وَ بِاللّٰہِ اَدْخُلُ وَ عَلَی اللّٰہِ اَتَوَکَّلُ پھر یہ کہے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ فِیْ وَجْھِیْ ھٰذَا بِخَیْرٍ وَ اخْتِمْ لِیْ بِخَیْرٍ وَ قِنِیْ شَرَّ کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ

نمازوں کے برابر ہے اور مسجد میں سے بہترین مقام وہ جگہ ہے جو قبر اور منبر کے درمیان ہے۔ حدیث حسن جو جناب خضرمی رو سے منقول ہے کہ اس میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے انہیں امر فرمایا کہ مسجد نبوی میں بہت نمازیں بجالانا کیونکہ ایسی جگہ آنا تمہیں اپنی زندگی میں ہمیشہ حاصل نہیں ہو گا ..... شیخ طوسی نے بسند معتبر تہذیب الاحکام میں مرازم سے روایت نقل کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں روزہ رکھنا اور ستون کے نزدیک نمازیں پڑھنا واجب نہیں بلکہ واجب تو صرف پنجگانہ نمازیں اور ماہ مبارک کا روزہ ہے لیکن جو چاہے کہ وہاں روزہ رکھے تو اس کے لئے روزہ رکھنا بہتر ہے اور فرمایا کہ مسجد نبوی میں جتنا ہو سکے بہت نمازیں پڑھو کیونکہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور یہ تمہیں معلوم رہے کہ بہت آدمی دنیاوی کاموں میں بہت چالاک ہوتے ہیں اور لوگ ان کی تعریف کرتے ہیں کہ کتنا چالاک ہے تمہیں ایسے ہی آخرت کے کاموں میں چالاک اور عقلمند ہونا چاہیئے، ہر روز کئی دفعہ وہاں پر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ بقیع کی زیارت جتنا ہو سکے کرے اور جب حجرہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تیری نگاہ پڑے تو آنجناب پر سلام کرو اور جب تک مدینہ میں رہے اپنے آپ کو گناہوں اور ظلم سے محفوظ رکھے اور تدبر اور فکر آنجناب کی شرافت اور اس محل کی شرافت پر کرے اس جگہ پر آنجنابؐ کے قدم مبارک آتے ہونگے اور آنحضرت اسی شہر کی گلی کوچوں میں چلتے ہونگے اور اس مسجد میں نماز بجالاتے ہوں گے اور یہ وہ جگہ ہے کہ جہاں پر وحی نازل ہوتی ہوگی اور حضرت جبرائیل اور ملائکہ مقربین یہاں پر نزول کرتے ہونگے اور کسی نے عربی میں بہت عمدہ شعر کہا ہے

أَرْضٌ مَشَىٰ جِبْرِيلُ فِي عَرَصَاتِهَا ◎ وَاللّٰهُ شَرَّفَ أَرْضَهَا وَسَمَائَهَا

اور جتنا ہو سکے مدینہ منورہ میں صدقہ دیتا رہے اور بالخصوص مسجد اور خاص طور پر سادات کرام اور ذریہ رسول مقبول کہ جس کا ایک بہت بڑا ثواب اور اجر ہے۔ علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک معتبر روایت میں وارد ہوا ہے کہ وہاں پر ایک درہم صدقہ دینا دس ہزار درہم کے دوسری جگہوں پر دینے کے برابر ہے اور اگر ممکن ہو سکے تو مدینہ منورہ کی مجاورت اختیار کرے کیونکہ مدینہ کی مجاورت مستحب ہے اور کافی احادیث اس کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں اور بہت اچھے شعر کسی نے عربی میں کہے ہیں۔

گھر سے نکلنے کے وقت دعا

مُسْتَقِيمٍ تو وہ اللہ تعالٰے کی ضمان میں رہے گا یہاں تک لوٹ آئے اسی مکان میں دوسری دعا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے مروی ہے کہ گھر کے دروازے سے باہر نکلتے وقت یہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ تیسری دعا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص گھر سے باہر نکلتے وقت یہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ حَسْبِيَ اللّٰهُ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ اُمُوْرِيْ كُلِّهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ تو خدا اس کو ہر اس چیز سے کفایت کرے گا کہ جو امور دین یا دنیا میں سے اس کو غمناک کرے چوتھی دعا حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تو اپنے گھر سے

سَقَی اللّٰہُ قَبْرًا بِالْمَدِیْنَۃِ غَیْثَہٗ ‏ ‏ فَقَدْ حَلَّ فِیْہِ الْاَمْنُ بِالْبَرَکَاتِ
نَبِیُّ الْھُدٰی صَلّٰی عَلَیْہِ مَلِیْکُہٗ ‏ ‏ وَبَلَّغَ عَنَّا رُوْحَہُ التُّحَفَاتِ
وَصَلّٰی عَلَیْہِ اللّٰہُ مَا ذَرَّ شَارِقٌ ‏ ‏ وَلَاحَتْ نُجُوْمُ اللَّیْلِ مُبْتَدِرَاتِ

چوتھی فصل امیرالمومنینؑ کی زیارت اور فضیلت زیارت میں ہے

اور اس فصل میں چند ایک مطلب ہیں پہلا مطلب آنجناب کی زیارت کی فضیلت میں ہے) شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے بسند صحیح محمد بن مسلم کے واسطہ سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم نے ملائکہ سے زیادہ کوئی مخلوق پیدا نہیں فرمائی، ہر روز ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور بیت المعمورؔ کا طواف کرتے ہیں اور طواف کرنے کے بعد وہ خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہیں اور جب خانہ کعبہ کے طواف سے فارغ ہو جاتے ہیں تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی زیارت کے لئے آکر آنجنابؐ پر سلام کرتے ہیں اور اس کے بعد وہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی قبر مبارک پر آتے ہیں اور سلام کرتے ہیں اور اس کے بعد جناب امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک پر جاکر سلام کرتے ہیں اور اس کے بعد آسمان کی طرف لوٹ جاتے ہیں، یہ سلسلہ ہر روز قیامت تک چل رہا ہے تو اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ جو امیرالمومنین علیہ السلام کی زیارت ان کے منصب حقیقی امامت کو جانتے ہوئے کرے یعنی آنجناب کو اللہ کی طرف سے خلیفہ بلا فصل جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سمجھے اور پھر تکبّر اور جبر کے لحاظ سے بھی زیارت کو نہ آیا ہو تو خداوند عالم اس کے لئے ایک لاکھ شہید کا ثواب اس کے لئے لکھے گا اور اس کے گذرے ہوئے گناہوں کو بخش دے گا اور قیامت کے دن قیامت کے ہولناکیوں سے محفوظ محشور ہوگا اور اس کا حساب و کتاب آسانی سے ہوگا۔ اور اس کا ملائکہ استقبال کریں گے اور جب زیارت سے واپس لوٹے گا تو ملائکہ اس کو گھر تک چھوڑنے جائیں گے اور اگر بیمار ہو جائے تو ملائکہ اس کی عیادت کو آئیں گے اور اگر مر جائے تو ملائکہ اس کے جنازہ کی تشییع کریں گے اور اس کے بخشے جانے کی قبر تک دعا کریں گے سید عبد الکریم بن طاؤس نے فرحۃ الغری میں آنحضرت سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی زیارت

گھر سے نکلنے کیوقت دعا

باہر جائے تو یہ کہے بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا خَرَجْتُ لَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا خَرَجْتُ لَہٗ اَللّٰھُمَّ اَوْسِعْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِکَ وَاَتْمِمْ عَلَیَّ نِعْمَتَکَ وَاسْتَعْمِلْنِیْ فِیْ طَاعَتِکَ وَاجْعَلْ رَغْبَتِیْ فِیْمَا عِنْدَکَ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِکَ وَمِلَّۃِ رَسُوْلِکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

پانچویں دعا حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ میرے پدر بزرگوار گھر سے باہر جانے کے وقت یہ کلمات فرماتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ خَرَجْتُ بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ لَا بِحَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّتِیْ بَلْ بِحَوْلِکَ وَقُوَّتِکَ یَارَبِّ مُتَعَرِّضًا لِرِزْقِکَ فَاْتِنِیْ بِہٖ فِیْ عَافِیَۃٍ

چھٹی دعا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے

کے لئے پیدل جائے تو خداوند عالم اس کے لئے ہر ایک قدم پر ایک حج اور عمرہ کا ثواب عنایت فرمائے گا اور اگر پیدل واپس گھر بھی لوٹے تو اس کے لئے ہر ایک قدم پر دو حج اور دو عمرہ کا ثواب لکھا جائے گا۔ نیز آنحضرت سے روایت کی ہے کہ آپ نے ابن مارد سے فرمایا ہے کہ اے مارد کے فرزند جو شخص میرے جد بزرگوار امیرالمومنین علیہ السلام کی زیارت آپ کے حق کا عارف ہوتے ہوئے کرے تو خداوند عالم اس کے لئے ہر قدم پر ایک حج مقبول اور عمرہ مقبولہ لکھے گا۔ اے فرزند مارد، بخدا ان قدموں کو کہ جن پر امیرالمومنین علیہ السلام کی زیارت میں خاک پڑی ہو خواہ پیدل گیا ہو یا سوار ہ اسے جہنم کی آگ نہیں جلائے گی۔ اے فرزند مارد، اس حدیث کو سونے کے پانی سے لکھ لے۔ نیز امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ کہ آپ نے ہمیں فرمایا کہ ہم کہتے ہیں کہ کوفہ کی پشت پر ایک قبر ہے کہ اس سے کوئی درد رسیدہ پناہ نہیں لے گا مگر خداوند عالم اسے شفاعت فرمائے گا، مؤلف عرض کرتا ہے کہ بہت کافی اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند عالم نے جناب امیرالمومنین علیہ السلام و دیگر آئمہ طاہرین کی قبروں کو خوف زدہ اور مضطر و پریشان لوگوں کے لئے جائے امان قرار دیا ہے اور اہل زمین کے لئے جائے امن قرار دیا ہے پس جو غم زدہ وہاں جائے اس کا غم دور ہو گا اور جو درد رسیدہ اس سے ملے اس کو شفا حاصل ہو گی، اور جو وہاں پناہ جا کرے اسے امان ملے گی، سید عبد الکریم بن طاؤس نے محمد بن علی شیبانی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں اور میرے والد اور میرے چچا حسین رات کے وقت چھپ کر امیرالمومنین علیہ السلام کی زیارت کے لئے تقریباً ۲۶۰ھ میں گئے اور میں اس وقت چھوٹا بچہ تھا۔ جب ہم آپ کی قبر مبارک پر پہنچے تو دیکھا کہ آپ کی قبر پر سیاہ پتھر ارد گرد رکھے ہوئے تھے اور ابھی اس پر کوئی قبہ وغیرہ نہ تھا، ہم اس کے نزدیک گئے ہم میں سے بعض قرآن پڑھنے اور بعض نمازیں پڑھنے میں اور بعض زیارت پڑھنے میں مشغول ہو گئے ہم اسی حالت میں تھے کہ ناگاہ ہم نے دیکھا کہ ایک شیر ہماری طرف آ رہا ہے اور جب وہ ہمارے نزدیک آیا تو ایک نیزے کے فاصلہ تک ہم وہاں سے دور ہٹ گئے تو وہ شیر قبر مبارک کے پاس گیا اور اپنے ہاتھوں کو قبر مبارک سے ملنا شروع کیا ہم میں سے ایک آدمی اس شیر کے نزدیک گیا اور اس کی اس حالت کا شاہد گیا اور انہیں اس شیر نے کچھ بھی ضرر نہ پہنچایا، وہ شخص واپس لوٹا اور ہمیں شیر کی حالت سے آگاہ کیا پھر ہم سے بھی خوف دور ہو گیا۔ ہم سب وہاں پر پہنچ گئے اور اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں کو کہ جن

گھر سے نکلنے کے وقت دعا

مروی ہے کہ جو شخص اپنے گھر سے باہر جانے کے وقت دس مرتبہ قل ہو اللہ کو پڑھے تو وہ حفظ خدا میں رہے گا اور خدا اس کا نگہبان رہے گا اس کے گھر واپس آنے تک ساتویں دعا حضرت امام موسیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب سفر کو جانا چاہے تو اپنے گھر کے دروازے پر کھڑا ہو جا اور فاتحہ الکتاب کو اپنے سامنے اور دائیں و بائیں طرف پڑھے اور اسی طرح سورہ قل ہو اللہ کو اور اسی طرح قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق کو پڑھ پھر یہ کہ

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ وَاحْفَظْ مَا مَعِيَ وَسَلِّمْنِيْ وَسَلِّمْ مَا مَعِيَ وَبَلِّغْنِيْ وَبَلِّغْ مَا مَعِيَ بَلَاغًا حَسَنًا

آٹھویں دعا نیز انہی حضرت سے مروی ہے کہ جب تو اپنے گھر سے باہر نکلے

زخم موجود تھا اس قبر مبارک سے مل رہا تھا، ایک ساعت تک وہ شیر وہاں رہا اور پھر چلا گیا ہم پھر پہلی حالت کی طرح نماز اور قرآن اور زیارت پڑھنے میں مشغول ہو گئے۔ شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمایا ہے کہ ایک دن ہارون الرشید شکار کے قصد سے کوفہ سے باہر نکلا اور غریین (یعنی نجف اشرف) ثویہ کا رُخ کیا اور وہاں پر ہرن دیکھیں تو حکم دیا کہ ان پر باز اور شکاری کتے چھوڑے جائیں، جب کتے ان کی طرف بڑھے تو ہرن وہاں سے بھاگے اور ایک مختصر اونچے ٹیلے پر پناہ گزین ہوئے تو باز ایک طرف رک گئے اور کتے اس جگہ کے نزدیک ہی ٹھہر گئے اور وہ ہرن وہاں پر آرام سے بیٹھے رہے اور ان کی طرف یہ حیوان نہ گئے۔ ہارون رشید نے انہیں دیکھ کر بہت تعجب کیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہرن اس جگہ سے نیچے کی طرف نکلے تو ان کتوں اور شکروں نے ان پر حملہ کیا، ہرن دوبارہ پلٹ کر اسی پہلی جگہ پر پناہ گزین ہوئے تو پھر یہ کتے اور شکرے رک گئے اور ان کی طرف نہ بڑھے اور اسی طرح تین مرتبہ ایسے ہی معاملہ پیش آیا۔ ہارون کو اور زیادہ تعجب ہوا، ہارون نے اپنے نوکروں کو حکم دیا کہ ایک ایسے شخص کو جو اس جگہ کی واقفیت رکھتا ہو جلد حاضر کرو، نوکر گئے اور بنی اسد کے ایک بہت بوڑھے آدمی کو لے آئے، ہارون نے اس سے پوچھا کہ تمہیں اس تھوڑے اونچے ٹیلے کے متعلق کچھ خبر ہے اور کیا یہ جانتا ہے کہ اس مکان میں کیا خصوصیت ہے، اس نے عرض کیا کہ اگر مجھے امان ہو تو میں اس جگہ کے متعلق قصہ کو بیان کروں گا ہارون نے کہا کہ میں خدا کے ساتھ عہد کر کے کہتا ہوں کہ تجھے کوئی ضرر یا تکلیف نہیں پہنچاؤں گا اور تو امان میں ہوگا، اس وقت وہ بوڑھا آدمی کہنے لگا کہ مجھے میرے باپ نے بتلایا اور اس نے اپنے آباء سے نقل کیا کہ یہاں پر قبر مطہر جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہما لسلام ہے اور خداوند عالم نے اس جگہ کو امن کی جگہ قرار دیا ہے جو چیز یہاں پر پناہ لے آئے اسے امن اور امان ملتا ہے۔ فقیر عرض کرتا ہے کہ عربوں میں یہ مثل مشہور ہے کہ فلاں شخص مجیر الجراد (یعنی ٹڈیوں کے پناہ دہندہ) سے بڑھ کر پناہ دہندہ ہے اور اس کا قصہ یوں ہے کہ طی قبیلہ کا ایک آدمی جس کا نام مدلج بن سوید تھا ایک دن اپنے خیمہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس نے دیکھا کہ طی کا ایک گروہ اس کے پاس آ رہا ہے اور ان کے ساتھ اپنے برتن وغیرہ بھی ہیں۔ اس نے ان سے پوچھا کہ کس لئے آئے ہو تو انہوں نے کہا کہ ہم نے دیکھا ہے کہ تیرے خیمے کے ارد گرد ٹڈی بہت اکٹھی ہے، ہم چاہتے ہیں کہ انہیں پکڑیں اور کھائیں جب مدلج نے یہ سنا تو فوراً کھڑے ہو کر گھوڑے پر سوار ہو کر نیزہ ہاتھ میں سنبھالا اور کہا قسم بخدا۔ جو شخص بھی تم میں

نماز سے پہلے اور بعد کی دعائیں

سفر جانے کے لئے یاد رہے تو یہ کہہ بِسْمِ اللّٰهِ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

فصل چہارم

ان بعض دعاؤں کے بیان میں جو نماز سے پہلے اور بعد یا اس کے بعد وارد ہوئی ہیں اور وہ پانچ دعائیں ہیں پہلی دعا حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص پڑھے اس دعا کو جب کہ نماز کے لئے کھڑا ہو قبل اس کے کہ نماز کو شروع کرے تو وہ محمد و آل محمد کے ساتھ ہوگا وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ

امیر المومنینؑ کی قبر پناہ گاہ ہے

سے ان ٹڈیوں کو پکڑے گا میں اسے قتل کر دوں گا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ٹڈی میری پناہ لے اور پھر تم اسے پکڑو۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا وہ شخص برابر ان ٹڈیوں کی حفاظت کرتا رہا یہاں تک کہ سورج بہت کافی نکل آیا اور حرارتِ شمس کی وجہ سے ٹڈیاں وہاں سے اڑ گئیں پھر اس نے کہا کہ اب ٹڈیاں میری پناہ سے نکل گئی ہیں۔ اب جو چاہو کرو۔ صاحب قاموس نے ذکر کیا ہے کہ ذوالدعواد ایک محترم آدمی کا لقب تھا اور بعض نے کہا کہ وہ اکثم بن صیفی کے دادا تھے۔ مضر کا قبیلہ ہر سال اسے خراج دیتا تھا اور جب وہ بوڑھا ہو گیا تو اسے چار پائی پر بٹھا کر قبائل عرب میں خراج وصول کرنے کیلئے لیجاتے تھے اور وہ شخص اتنا محترم تھا کہ جو شخص بھی اسکی چار پائی کے پاس پناہ لیتا تھا تو وہ محفوظ سمجھا جاتا تھا اور جو ذلیل و خوار انسان اسکی چار پائی کے نزدیک پہنچ جاتا تھا وہ عزت والا سمجھا جاتا تھا اور جو فقیر اور بھوکا انسان اسکی چار پائی کے نزدیک پہنچ جاتا تھا وہ امیر بنا دیا جاتا تھا۔ جب ایک عرب آدمی کے چار پائی کی یہ حیثیت سمجھی جائے تو پھر کیا تمہیں تعجب ہو گا کہ اللہ تعالیٰ اپنے ولی کی قبر مبارک کو کہ جس کی چار پائی کے بوقت شہادت اٹھانے والے حضرت جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام اور امام حسن اور امام حسین علیہما السلام ہوں اگر اسے خوف زدہ انسانوں اور بھاگے ہوئے کے لیے پناہ گاہ اور بیچاروں کا فریاد رس اور دردمندوں کے لئے موجب شفا قرار دے دے پس تو جہاں بھی ہو اپنے آپ کو وہاں پہنچائے اور جتنا ممکن ہو سکے اپنے آپ کو اس سے مس کرے اور تضرع اور زاری کرے کہ وہ تیری فریاد کو پہنچیں اور تجھے دنیاوی اور آخروی ہلاکت سے نجات دلوائیں کیا خوب کہا ہے۔

لُذْ اِلٰی جُوْدِ بِحَدْهٗ نَاعِیْمًا ٭ بِنَجَاۃِ الْعُصَاۃِ یَوْمَ لِقَاھَا
عَائِذٌ لِلْمُؤَمِّلِیْنَ مُجِیْبٌ ٭ سَامِعٌ مَا تُسِرُّ مِنْ نَجْوَاھَا

شیخ دیلمی رحمتہ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ ایک جماعت نے نجف اشرف کے صلحاء سے روایت کی ہے کہ کسی نے خواب میں دیکھا کہ جو قبر بھی اس روضہ مبارکہ میں ہے یا اس کے باہر ہے اس میں ایک رسی پڑی ہوئی ہے کہ جسے جناب امیر المومنین حبل اللہ المتین کے روضہ مبارکہ کے ساتھ باندھا ہوا ہے تو اسی پر اس شخص نے یہ شعر کہے۔

اِذَا مُتُّ فَادْفِنِّیْ اِلٰی جَنْبِ حَیْدَرٍ ٭ اَبِیْ شَبَّرٍ اَکْرِمْ بِہٖ وَشُبَیْرٖ
فَلَسْتُ اَخَافُ النَّارَ عِنْدَ جِوَارِہٖ ٭ وَلَا اَتَّقِیْ مِنْ مُنْکَرٍ وَنَکِیْرٖ
فَعَارٌ عَلٰی حَامِی الْحِمٰی وَھُوَ فِی الْحِمٰی ٭ اِذَا ضَلَّ فِی الْبَیْدَا عِقَالُ بَعِیْرٖ

نماز سے پہلے اور بعد کی دعائیں

وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَقْدِمْھُمْ
بَیْنَ یَدَیْ صَلَوَاتِیْ وَ
اَتَقَرَّبُ بِھِمْ اِلَیْکَ
فَاجْعَلْنِیْ بِھِمْ وَجِیْھًا
فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ
وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ
مَنَنْتَ عَلَیَّ بِمَعْرِفَتِھِمْ
فَاخْتِمْ لِیْ بِطَاعَتِھِمْ
وَمَعْرِفَتِھِمْ وَوِلَایَتِھِمْ
فَاِنَّھَا السَّعَادَۃُ
وَاخْتِمْ لِیْ بِھَا فَاِنَّکَ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اس کے بعد نماز پڑھے
اور جب اس سے فارغ ہو
تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ
مَعَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
فِیْ کُلِّ عَافِیَۃٍ وَّبَلَاءٍ
وَاجْعَلْنِیْ مَعَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ مَثْوًی وَّمُنْقَلَبٍ
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ مَحْیَایَ مَحْیَاھُمْ
وَمَمَاتِیْ مَمَاتَھُمْ وَاجْعَلْنِیْ
مَعَھُمْ فِیْ الْمَوَاطِنِ کُلِّھَا
وَلَا تُفَرِّقْ بَیْنِیْ وَبَیْنَھُمْ
اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

دوسرا مطلب جناب امیر المومنینؑ کی زیارت کی کیفیت میں ہے

یہ واضح رہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کی زیارتیں دو قسم پر ہیں پہلی زیارت مطلقہ یعنی جو کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں جس وقت چاہیں اسے پڑھ سکتے ہیں دوسری زیارت مخصوصہ جو بعض اوقات مخصوصہ میں پڑھی جاتی ہے اسے ہر وقت نہیں پڑھا جاتا بلکہ اسی وقت معین میں پڑھنا ہوتا ہے ان کو ہم دو مقصدوں میں بیان کرتے ہیں پہلا مقصد زیارت مطلقہ میں ہے اور مطلقہ زیارتیں بہت کافی ہیں اور ہم چند ایک زیارتوں کے نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں پہلی زیارت جسے شیخ مفید اور شہید اور سید بن طاؤس وغیرہ نے ذکر کیا ہے اور اس کی کیفیت یوں ہے کہ جب زیارت کا قصد کرے تو پہلے زیارت کے لئے غسل کرے اور پھر پاک و پاکیزہ لباس پہن کر خوشبو لگائے اگر میسر ہو ورنہ بغیر خوشبو کے بھی زیارت درست ہے جب گھر سے باہر نکلے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّي خَرَجْتُ مِنْ مَنْزِلِي اَبْغِي فَضْلَكَ وَاَزُوْرُ وَصِيَّ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمَا اَللّٰهُمَّ فَيَسِّرْ ذٰلِكَ لِي وَسَبِّبِ الْمَزَارَ لَهُ وَاخْلُفْنِي فِي عَاقِبَتِي وَحُزَانَتِي بِاَحْسَنِ الْخِلَافَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پھر وہاں سے روانہ ہو اور اسی حالت میں یہ پڑھتا جائے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور جب کوفہ کی خندق کے پاس پہنچے تو وہاں یہ پڑھے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَهْلَ الْكِبْرِيَاءِ وَالْمَجْدِ وَالْعَظَمَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَهْلَ التَّكْبِيْرِ وَالتَّقْدِيْسِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالْآلَاءِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عِمَادِي وَعَلَيْهِ اَتَوَكَّلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَجَائِي وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ وَلِيُّ نِعْمَتِي وَالْقَادِرُ عَلٰى طَلِبَتِي تَعْلَمُ حَاجَتِي وَمَا تُضْمِرُهُ هَوَاجِسُ الصُّدُوْرِ وَخَوَاطِرُ النُّفُوْسِ فَاَسْئَلُكَ بِمُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى الَّذِي قَطَعْتَ بِهِ حُجَجَ الْمُحْتَجِّيْنَ وَعُذْرَ الْمُعْتَذِرِيْنَ وَجَعَلْتَهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ اَنْ لَا تَحْرِمَنِي ثَوَابَ زِيَارَةِ وَلِيِّكَ وَاَخِي نَبِيِّكَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقَصْدَهُ وَتَجْعَلَنِي مِنْ وَفْدِهِ الصَّالِحِيْنَ وَشِيْعَتِهِ الْمُتَّقِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور جب حضرت کے روضہ کا قبہ مبارک نظر آئے تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اخْتَصَّنِي بِهِ مِنْ طِيْبِ الْمَوْلِدِ وَاسْتَخْلَصَنِي اِكْرَامًا بِهِ مِنْ مُوَالَاةِ الْاَبْرَارِ السَّفَرَةِ الْاَطْهَارِ وَالْخِيَرَةِ الْاَعْلَامِ اَللّٰهُمَّ فَتَقَبَّلْ سَعْيِي اِلَيْكَ وَتَضَرُّعِي بَيْنَ يَدَيْكَ

نماز سے پہلے اور بعد کی دعائیں

دوسری دعا صفوان جمال سے مروی ہے کہ میں نے حضرت صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ نے تکبیر کہنے سے پہلے قبلہ کی طرف رخ کیا اور کہا اَللّٰهُمَّ لَا تُؤْيِسْنِي مِنْ رَوْحِكَ وَلَا تُقَنِّطْنِي مِنْ رَحْمَتِكَ وَلَا تُؤْمِنِّي مَكْرَكَ فَاِنَّهُ لَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُوْنَ تیسری دعا حضرت صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام جب زوال سے فارغ ہوتے تھے تو یہ کہتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ وَاَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِمَلٰئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَاَنْبِيَائِكَ الْمُرْسَلِيْنَ

کیفیت زیارت امیر المومنینؑ

وَاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ لَا تَخْفٰی عَلَیْكَ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْمَلِكُ الْغَفَّارُ مؤلف عرض کرتا ہے کہ جناب کے قبہ مبارکہ کو دیکھنے سے زائر کے دل میں ایک خوشی اور نشاط حاصل ہوتی ہے لہٰذا اس وقت اپنی تمام تر توجہ آنجناب علیہ السلام کی طرف کرکے اپنی زبان میں آنجناب کی مدح اور ثنا بیان کرے خصوصاً جبکہ زائر اہل علم سے ہو تو اسے کوئی بلیغ شعر بھی یاد ہو تو وہ اسے پڑھے اور میں نے اچھا سمجھا کہ یہاں پر چند اشعار جو آنجناب کی مدح پر لکھے گئے ہیں لکھ دوں شاید میرے سیاہ اعمال نامہ کو ببرکت قبہ منور اور روشن کرے اور مجھے اور مترجم کو اے زائر محترم دعائے خیر سے نہ بھلانا۔

اَيُّهَا الرَّاكِبُ الْمُجِدُّ رُوَيْدًا ۔۔۔ بِقُلُوْبٍ تَقَلَّبَتْ فِيْ جَوَاهَا

اِنْ تَرَائَتْ اَرْضُ الْغَرِيَّيْنِ فَاخْضَعْ ۔۔۔ وَاخْلَعِ النَّعْلَ دُوْنَ وَادِيْ طُوَاهَا

وَاِذَا شِمْتَ قُبَّةَ الْعَالِمِ ۔۔۔ الْاَعْلٰى وَاَنْوَارُ رَبِّهَا تَغْشَاهَا

فَتَوَاضَعْ فَثَمَّ دَارَةُ قُدْسٍ ۔۔۔ تَتَمَنَّى الْاَفْلَاكُ لَثْمَ ثَرَاهَا

قُلْ لَهُ وَالدُّمُوْعُ سَفْحُ عَقِيْقٍ ۔۔۔ وَالْحَشَا تَصْطَلِيْ بِنَارِ غَضَاهَا

يَا ابْنَ عَمِّ النَّبِيِّ اَنْتَ يَدُ اللّٰهِ ۔۔۔ الَّتِيْ عَمَّ كُلَّ شَيْءٍ نَدَاهَا

اَنْتَ قُرْاٰنُهُ الْقَدِيْمُ وَاَوْصَافُكَ اٰيَاتُهُ الَّتِيْ اَوْحَاهَا

خَصَّكَ اللّٰهُ فِيْ مَآثِرَ شَتّٰى ۔۔۔ هِيَ مِثْلُ الْاَعْدَادِ لَا تَتَنَاهٰى

لَيْتَ عَيْنًا بِغَيْرِ رَوْضِكَ تَرْعٰى ۔۔۔ قُذِيَتْ وَاسْتَمَرَّ فِيْهَا قَذَاهَا

اَنْتَ بَعْدَ النَّبِيِّ خَيْرُ الْبَرَايَا ۔۔۔ وَالسَّمَا خَيْرُ مَا بِهَا قَمَرَاهَا

لَكَ ذَاتٌ كَذَاتِهِ حَيْثُ لَوْلَا ۔۔۔ اَنَّهَا مِثْلُهَا لَمَا اٰخَاهَا

قَدْ تَرَاضَعْتُمَا بِثَدْيِ وِصَالٍ ۔۔۔ كَانَ مِنْ جَوْهَرِ التَّجَلِّيْ غِذَاهَا

يَا اَخَا الْمُصْطَفٰى لَدَيَّ ذُنُوْبٌ ۔۔۔ هِيَ عَيْنُ الْقَذٰى وَاَنْتَ جِلَاهَا

لَكَ فِيْ مُرْتَقَى الْعُلٰى وَالْمَعَالِيْ ۔۔۔ دَرَجَاتٌ لَا يُرْتَقٰى اَدْنَاهَا

لَكَ نَفْسٌ مِنْ مَعْدِنِ اللُّطْفِ صِيْغَتْ ۔۔۔ جَعَلَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ فِدَاهَا

نماز سے پہلے اور بعد کی دعائیں

وَبِكَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْغَنِیُّ
عَنِّیْ وَبِیَ الْفَاقَةُ اِلَیْكَ
اَنْتَ الْغَنِیُّ وَاَنَا الْفَقِیْرُ
اِلَیْكَ اَقَلْتَنِیْ عَثْرَتِیْ
وَسَتَرْتَ عَلَیَّ ذُنُوْبِیْ
فَاقْضِ الْیَوْمَ حَاجَتِیْ
وَلَا تُعَذِّبْنِیْ بِقَبِیْحِ
مَا تَعْلَمُ مِنِّیْ بَلْ
عَفْوُكَ وَجُوْدُكَ
یَسَعُنِیْ اس وقت حضرت
سجدہ میں گر جاتے
تھے اور فرماتے تھے
یَا اَهْلَ التَّقْوٰی وَیَا
اَهْلَ الْمَغْفِرَةِ یَا بَرُّ
یَا رَحِیْمُ اَنْتَ اَبَرُّ بِیْ
مِنْ اَبِیْ وَاُمِّیْ وَمِنْ جَمِیْعِ
الْخَلَائِقِ اِقْلِبْنِیْ بِقَضَاءِ
حَاجَتِیْ مُجَابًا دُعَائِیْ
مَرْحُوْمًا صَوْتِیْ قَدْ
كَشَفْتَ اَنْوَاعَ الْبَلَاءِ
عَنِّیْ چوتھی دعا حضرت
امام محمد تقی علیہ السلام سے
مروی ہے کہ جب تو
نماز واجبی سے فارغ
ہو تو یہ کہے رَضِیْتُ

اور جب نجف اشرف کے دروازے پر پہنچے تو یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَیَّرَنِیْ فِیْ بِلَادِهٖ وَحَمَلَنِیْ عَلٰی دَوَابِّهٖ وَطَوٰی لِیَ الْبَعِیْدَ وَصَرَفَ عَنِّی الْمَحْذُوْرَ وَدَفَعَ عَنِّی الْمَكْرُوْهَ حَتّٰی اَقْدَمَنِیْ حَرَمَ اَخِیْ رَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اس کے بعد شہر میں داخل ہو جائے اور یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَدْخَلَنِیْ هٰذِهِ الْبُقْعَةَ الْمُبَارَكَةَ الَّتِیْ بَارَكَ اللّٰهُ فِیْهَا وَاخْتَارَهَا لِوَصِیِّ نَبِیِّهٖ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْهَا شَاهِدَةً لِیْ اور جب پہلے دروازہ روضہ پر پہنچے تو یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ لِبَابِكَ وَقَفْتُ وَبِفِنَائِكَ نَزَلْتُ وَبِحَبْلِكَ اعْتَصَمْتُ وَلِرَحْمَتِكَ تَعَرَّضْتُ وَبِوَلِیِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ تَوَسَّلْتُ فَاجْعَلْهَا زِیَارَةً مَقْبُوْلَةً وَدُعَاءً مُسْتَجَابًا اور جب صحن میں داخل ہو تو یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْمَقَامَ مَقَامُكَ وَاَنَا اُدَاخِلُ اِلَیْهِ اُنَاجِیْكَ بِمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ وَمِنْ سِرِّیْ وَنَجْوَایَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَنَّانِ الْمَنَّانِ الْمُتَطَوِّلِ الَّذِیْ مِنْ تَطَوُّلِهٖ سَهَّلَ لِیْ زِیَارَةَ مَوْلَایَ بِاِحْسَانِهٖ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ عَنْ زِیَارَتِهٖ مَمْنُوْعًا وَلَا عَنْ وِلَایَتِهٖ مَدْفُوْعًا بَلْ تَطَوَّلَ وَمَنَحَ اَللّٰهُمَّ كَمَا مَنَنْتَ عَلَیَّ بِمَعْرِفَتِهٖ فَاجْعَلْنِیْ مِنْ شِیْعَتِهٖ وَاَدْخِلْنِی الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهٖ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور جب صحن میں داخل ہو تو یہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَكْرَمَنِیْ بِمَعْرِفَتِهٖ وَمَعْرِفَةِ رَسُوْلِهٖ وَمَنْ فَرَضَ عَلَیَّ طَاعَتَهٗ رَحْمَةً مِّنْهُ لِیْ وَتَطَوُّلًا مِّنْهُ عَلَیَّ وَمَنَّ عَلَیَّ بِالْاِیْمَانِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَدْخَلَنِیْ حَرَمَ اَخِیْ رَسُوْلِهٖ وَاَرَانِیْهِ فِیْ عَافِیَةٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ مِنْ زُوَّارِ قَبْرِ وَصِیِّ رَسُوْلِهٖ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ جَاءَ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِیًّا عَبْدُ اللّٰهِ وَاَخُوْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی هِدَایَتِهٖ وَتَوْفِیْقِهٖ لِمَا دَعَا اِلَیْهِ مِنْ سَبِیْلِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَفْضَلُ مَقْصُوْدٍ وَاَكْرَمُ مَاْتِیٍّ وَقَدْ اَتَیْتُكَ مُتَقَرِّبًا اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ وَبِاَخِیْهِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَلَا تُخَیِّبْ سَعْیِیْ وَانْظُرْ اِلَیَّ نَظْرَةً رَحِیْمَةً تَنْعَشُنِیْ بِهَا وَاجْعَلْنِیْ عِنْدَكَ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ اور جب رواق مبارک کے دروازے پر پہنچے تو کھڑا ہو جائے اور یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلٰی

نماز سے پہلے اور بعد کی دعائیں

بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ
نَبِیًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا
وَّبِالْقُرْاٰنِ كِتَابًا
وَّبِفُلَانٍ وَّفُلَانٍ اَئِمَّةً
بجائے فلان فلان یہ کہے
وَبِعَلِیٍّ وَّالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ
وَعَلِیٍّ وَّمُحَمَّدٍ وَّجَعْفَرٍ
وَّمُوْسٰی وَعَلِیٍّ وَّمُحَمَّدٍ
وَّعَلِیٍّ وَّالْحَسَنِ وَالْحُجَّةِ
اَللّٰهُمَّ وَلِیُّكَ فُلَانٌ الْقَائِمُ الْحُجَّةُ
فَاحْفَظْهُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ
وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ
یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ
وَمِنْ فَوْقِهٖ وَمِنْ تَحْتِهٖ
وَامْدُدْ لَهٗ فِیْ عُمْرِهٖ
وَاجْعَلْهُ الْقَائِمَ بِاَمْرِكَ
وَالْمُنْتَصِرَ لِدِیْنِكَ
وَاَرِهٖ مَا یُحِبُّ وَمَا
تَقَرُّ بِهٖ عَیْنُهٗ فِیْ نَفْسِهٖ
وَذُرِّیَّتِهٖ وَفِیْ اَهْلِهٖ
وَمَالِهٖ وَفِیْ شِیْعَتِهٖ
وَفِیْ عَدُوِّهٖ وَاَرِهِمْ
مِنْهُ مَا یَحْذَرُوْنَ
وَاَرِهٖ فِیْهِمْ مَا یُحِبُّ
وَیَقَرُّ بِهٖ عَیْنُهٗ وَاشْفِ

رسول اللہ امین اللہ علی وحیہ وعزائم امرہ الخاتم لما سبق والفاتح لما استقبل والمھیمن علی ذلک کلہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علی صاحب السکینۃ السلام علی المدفون بالمدینۃ السلام علی المنصور المؤید السلام علی ابی القاسم محمد بن عبد اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر رواق میں داخل ہو جائے اور داخل ہوتے وقت پہلے دائیں پاؤں کو رکھے اور پھر آگے حرم مبارک کے دروازے پر کھڑا ہو جائے اور یہ اذن دخول پڑھے اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ جاء بالحق من عندہ وصدق المرسلین السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا حبیب اللہ وخیرتہ من خلقہ السلام علی امیر المؤمنین عبد اللہ واخی رسول اللہ یا مولای یا امیر المؤمنین عبدک وابن عبدک وابن امتک جاءک مستجیرا بذمتک قاصدا الی حرمک متوجھا الی مقامک متوسلا الی اللہ تعالی بک ء ادخل یا مولای ء ادخل یا امیر المؤمنین ء ادخل یا حجۃ اللہ ء ادخل یا امین اللہ ء ادخل یا ملائکۃ اللہ المقیمین فی ھذا المشھد یا مولای اتاذن لی بالدخول افضل ما اذنت لاحد من اولیائک فان لم اکن لہ اھلا فانت اھل لذلک پھر چوکھٹ کو بوسے اور پہلے دائیں پاؤں روضہ مبارکہ کے اندر داخل کرے اور داخل ہوتے وقت یہ پڑھتا جائے بسم اللہ وباللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اللھم اغفرلی وارحمنی وتب علی انک انت التواب الرحیم پھر قبر مبارک کے مقابل جائے اور قبر مبارک کے پاس پہنچنے سے پہلے کھڑا ہو جائے اور یہ پڑھے السلام من اللہ علی محمد رسول اللہ امین اللہ علی وحیہ ورسالاتہ وعزائم امرہ ومعدن الوحی والتنزیل الخاتم لما سبق والفاتح لما استقبل والمھیمن علی ذلک کلہ الشاھد علی الخلق السراج المنیر والسلام علیہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللھم صل علی محمد واھل بیتہ المظلومین افضل واکمل وارفع واشرف ما صلیت علی احد من انبیائک ورسلک واصفیائک اللھم صل علی امیر المؤمنین عبدک وخیر خلقک بعد نبیک واخی رسولک ووصی حبیبک الذی انتجبتہ من خلقک والدلیل علی من بعثتہ برسالاتک ودیان الدین بعدلک وفصل

نماز سے پہلے اور بعد کی دعائیں

صلی ورنا وصلی ور قوم مومنین اور آپ نے فرمایا کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نماز سے فارغ ہوتے تھے تو یہ کہتے تھے اللھم اغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت واسرافی علی نفسی وما انت اعلم بہ منی اللھم انت المقدم والمؤخر لا الہ الا انت بعلمک الغیب وبقدرتک علی الخلق اجمعین ما علمت الحیوۃ خیرا لی فاحینی وتوفنی اذا علمت الوفاۃ خیرا لی اللھم انی اسئلک خشیتک فی السر والعلانیۃ وکلمۃ الحق فی الغضب والرضا والقصد فی الفقر والغنا واسئلک نعیما لا ینفد وقرۃ .

قضائك بين خلقك والسلام عليه ورحمة الله وبركاته اللهم صل على الأئمة من ولده
القوامين بأمرك من بعده المطهرين الذين ارتضيتهم أنصاراً لدينك وحفظة لسرك وشهداء
على خلقك وأعلاماً لعبادك صلواتك عليهم أجمعين السلام على أمير المؤمنين علي بن أبي
طالب وصي رسول الله وخليفته والقائم بأمره من بعده سيد الوصيين ورحمة الله وبركاته
السلام على فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله سيدة نساء العالمين السلام على الحسن
والحسين سيدي شباب أهل الجنة من الخلق أجمعين السلام على الأئمة الراشدين السلام
على الأنبياء والمرسلين السلام على الأئمة المستودعين السلام على خاصة الله من خلقه السلام
على المتوسمين السلام على المؤمنين الذين قاموا بأمره ووازروا أولياء الله وخافوا بخوفهم
السلام على الملائكة المقربين السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين پھر آگے جائے اور قبر
مبارک کے نزدیک قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے کھڑا ہوجائے اور نیت کرکے یہ زیارت پڑھے السلام
عليك يا أمير المؤمنين السلام عليك يا حبيب الله السلام عليك يا صفوة الله السلام
عليك يا ولي الله السلام عليك يا حجة الله السلام عليك يا إمام الهدى السلام عليك
يا علم التقى السلام عليك أيها الوصي البر التقي النقي الوفي السلام عليك يا أبا الحسن و
الحسين السلام عليك يا عمود الدين السلام عليك يا سيد الوصيين وأمين رب العالمين
وديان يوم الدين وخير المؤمنين وسيد الصديقين والصفوة من سلالة النبيين وباب
حكمة رب العالمين وخازن وحيه وعيبة علمه والناصح لأمة نبيه والتالي لرسوله
المواسي له بنفسه والناطق بحجته والداعي إلى شريعته والماضي على سنته اللهم إني أشهد
أنه قد بلغ عن رسولك ما حمل ورعى ما استحفظ وحفظ ما استودع وحلل حلالك وحرم
حرامك وأقام أحكامك وجاهد الناكثين في سبيلك والقاسطين في حكمك والمارقين
عن أمرك صابراً محتسباً لا تأخذه فيك لومة لائم اللهم صل عليه أفضل ما صليت على أحد
من أوليائك وأصفيائك وأوصياء أنبيائك اللهم هذا قبر وليك الذي فرضت طاعته
وجعلت في أعناق عبادك مبايعته وخليفتك الذي به تأخذ وتعطي وبه تثيب وتعاقب و

نماز سے پہلے اور بعد کی دعائیں

عني لا تنقطع وأسألك
الرضا بالقضاء وبركة
الموت بعد العيش
وبرد العيش بعد الموت
ولذة المنظر إلى
وجهك وشوقاً إلى
رؤيتك ولقائك
من غير ضراء مضرة
ولا فتنة مضلة اللهم
زينا بزينة الإيمان
واجعلنا هداة مهديين
اللهم اهدنا فيمن هديت
اللهم إني أسألك عزيمة
الرشاد والثبات في
الأمر والرشد وأسألك
شكر نعمتك وحسن
عافيتك وأداء حقك
وأسألك يا رب قلباً
سليماً ولساناً صادقاً
وأستغفرك لما تعلم
وأسألك خير ما تعلم
وأعوذ بك من شر ما
تعلم فإنك تعلم
ولا نعلم وأنت علام
الغيوب پانچویں حاضر

قَدْ قَصَدْتُهُ طَمَعاً لِمَا أَعْدَدْتَهُ لِأَوْلِيَائِكَ فَبِعَظِيمِ قَدْرِهِ عِنْدَكَ وَجَلِيلِ خَطَرِهِ لَدَيْكَ وَقُرْبِ
مَنْزِلَتِهِ مِنْكَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ فَإِنَّكَ أَهْلُ الْكَرَمِ وَالْجُودِ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَعَلَى ضَجِيعَيْكَ آدَمَ وَنُوحٍ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ پھر ضریح کا بوسہ
دے اور سر مبارک کی طرف جا کر یہ پڑھے يَا مَوْلَايَ إِلَيْكَ وُفُودِي وَبِكَ أَتَوَسَّلُ إِلَى رَبِّي فِي بُلُوغِ مَقْصُودِي
وَأَشْهَدُ أَنَّ الْمُتَوَسِّلَ بِكَ غَيْرُ خَائِبٍ وَالطَّالِبَ بِكَ عَنْ مَعْرِفَةٍ غَيْرُ مَرْدُودٍ إِلَّا بِقَضَاءِ حَوَائِجِهِ فَكُنْ
لِي شَفِيعاً إِلَى اللهِ رَبِّكَ وَرَبِّي فِي قَضَاءِ حَوَائِجِي وَتَيْسِيرِ أُمُورِي وَكَشْفِ شِدَّتِي وَغُفْرَانِ ذَنْبِي
وَسَعَةِ رِزْقِي وَتَطْوِيلِ عُمْرِي وَإِعْطَاءِ سُؤْلِي فِي آخِرَتِي وَدُنْيَايَ اللَّهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
اللَّهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اللَّهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْأَئِمَّةِ وَعَذِّبْهُمْ عَذَاباً أَلِيماً لَا تُعَذِّبُهُ
أَحَداً مِنَ الْعَالَمِينَ عَذَاباً كَثِيراً لَا انْقِطَاعَ لَهُ وَلَا أَجَلَ وَلَا أَمَدَ بِمَا شَاقُّوا وُلَاةَ أَمْرِكَ
وَأَعِدَّ لَهُمْ عَذَاباً لَمْ تُحِلَّهُ بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ اللَّهُمَّ وَأَدْخِلْ عَلَى قَتَلَةِ أَنْصَارِ رَسُولِكَ
وَعَلَى قَتَلَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَلَى قَتَلَةِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلَى قَتَلَةِ أَنْصَارِ الْحَسَنِ
وَالْحُسَيْنِ وَقَتَلَةِ مَنْ قُتِلَ فِي وِلَايَةِ آلِ مُحَمَّدٍ أَجْمَعِينَ عَذَاباً أَلِيماً مُضَاعَفاً فِي أَسْفَلِ دَرْكٍ
مِنَ الْجَحِيمِ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ مَلْعُونُونَ نَاكِسُو رُؤُوسِهِمْ عِنْدَ
رَبِّهِمْ قَدْ عَايَنُوا النَّدَامَةَ وَالْخِزْيَ الطَّوِيلَ لِقَتْلِهِمْ عِتْرَةَ أَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَأَتْبَاعَهُمْ
مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ اللَّهُمَّ الْعَنْهُمْ فِي مُسْتَسِرِّ السِّرِّ وَظَاهِرِ الْعَلَانِيَةِ فِي أَرْضِكَ وَسَمَائِكَ
اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي قَدَمَ صِدْقٍ فِي أَوْلِيَائِكَ وَحَبِّبْ إِلَيَّ مَشَاهِدَهُمْ وَمُسْتَقَرَّهُمْ حَتَّى تُلْحِقَنِي بِهِمْ
وَتَجْعَلَنِي لَهُمْ تَبَعاً فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ پھر ضریح مقدس کو بوسہ دے اور قبلہ
کی طرف بیٹھ کر کے جناب امام حسین علیہ السلام کی قبر کی طرف منہ کرکے جناب امام حسین علیہ السلام
کی زیارت پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا ابْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
أَبَا الْأَئِمَّةِ الْهَادِينَ الْمَهْدِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَرِيعَ الدَّمْعَةِ السَّاكِبَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا صَاحِبَ الْمُصِيبَةِ الرَّاتِبَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى جَدِّكَ وَأَبِيكَ وَعَلَى أُمِّكَ
وَأَخِيكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْأَئِمَّةِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ وَبَنِيكَ أَشْهَدُ لَقَدْ طَيَّبَ

نماز سے پہلے اور بعد کی دعائیں

صادق علیہ السلام سے
مروی ہے کہ جو شخص
نماز پڑھنے کے وقت
ان کلمات کو کہے تو وہ
خود اور اس کا گھر بار اور
اولاد محفوظ رہے گا
دعا یہ ہے أُجِيرُ نَفْسِي
وَمَالِي وَوَلَدِي وَأَهْلِي
وَدَارِي وَكُلَّ مَا
هُوَ مِنِّي بِاللهِ الْوَاحِدِ
الْأَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِي
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ
يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ
وَأُجِيرُ نَفْسِي وَمَالِي
وَوَلَدِي وَكُلَّ مَا
هُوَ مِنِّي بِرَبِّ الْفَلَقِ
مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تا
آخر سورہ وَأُجِيرُ
نَفْسِي وَمَالِي وَوَلَدِي
وَكُلَّ مَا هُوَ مِنِّي
بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ
النَّاسِ تا آخر سورہ
وَأُجِيرُ نَفْسِي وَمَالِي
وَوَلَدِي وَكُلَّ مَا
هُوَ مِنِّي بِاللهِ لَا إِلٰهَ

اللهِ بِكَ التُّرَابَ وَاَوْضَحَ بِكَ الْكِتَابَ وَجَعَلَكَ وَاَبَاكَ وَجَدَّكَ وَاَخَاكَ وَبَنِيكَ عِبْرَةً لِاُولِي الْاَلْبَابِ يَابْنَ الْمَيَامِينِ الْاَطْيَابِ التَّالِينَ الْكِتَابَ وَجَّهْتُ سَلَامِي اِلَيْكَ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ وَجَعَلَ اَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي اِلَيْكَ مَا خَابَ مَنْ تَمَسَّكَ بِكَ وَلَجَاَ اِلَيْكَ پھر قبر مبارک کے پاؤں والی جانب چلا جائے اور وہاں یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلٰى اَبِي الْاَئِمَّةِ وَخَلِيلِ النُّبُوَّةِ وَالْمَخْصُوصِ بِالْاُخُوَّةِ اَلسَّلَامُ عَلٰى يَعْسُوبِ الدِّينِ وَالْاِيمَانِ وَكَلِمَةِ الرَّحْمٰنِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مِيزَانِ الْاَعْمَالِ وَمُقَلِّبِ الْاَحْوَالِ وَسَيْفِ ذِي الْجَلَالِ وَسَاقِي السَّلْسَبِيلِ الزُّلَالِ اَلسَّلَامُ عَلٰى صَالِحِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَارِثِ عِلْمِ النَّبِيِّينَ وَالْحَاكِمِ يَوْمَ الدِّينِ اَلسَّلَامُ عَلٰى شَجَرَةِ التَّقْوٰى وَسَامِعِ السِّرِّ وَالنَّجْوٰى اَلسَّلَامُ عَلٰى حُجَّةِ اللهِ الْبَالِغَةِ وَنِعْمَتِهِ السَّابِغَةِ وَنِقْمَتِهِ الدَّامِغَةِ اَلسَّلَامُ عَلَى الصِّرَاطِ الْوَاضِحِ وَالنَّجْمِ اللَّائِحِ وَالْاِمَامِ النَّاصِحِ وَالزِّنَادِ الْقَادِحِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ پھر یہ کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَخِي نَبِيِّكَ وَوَلِيِّهِ وَنَاصِرِهِ وَوَصِيِّهِ وَوَزِيرِهِ وَمُسْتَوْدَعِ عِلْمِهِ وَمَوْضِعِ سِرِّهِ وَبَابِ حِكْمَتِهِ وَالنَّاطِقِ بِحُجَّتِهِ وَالدَّاعِي اِلٰى شَرِيعَتِهِ وَخَلِيفَتِهِ فِي اُمَّتِهِ وَمُفَرِّجِ الْكَرْبِ عَنْ وَجْهِهِ قَاصِمِ الْكَفَرَةِ وَمُرْغِمِ الْفَجَرَةِ الَّذِي جَعَلْتَهُ مِنْ نَبِيِّكَ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ وَالْعَنْ مَنْ نَصَبَ لَهُ مِنَ الْاَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَصَلِّ عَلَيْهِ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَوْصِيَاءِ اَنْبِيَائِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ پھر دوبارہ سر مبارک کی طرف لوٹے اور حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کی زیارت پڑھے زیارت حضرت آدم علیہ السلام یہ ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِينَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ اللهِ فِي اَرْضِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْبَشَرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى رُوحِكَ وَبَدَنِكَ وَعَلَى الطَّاهِرِينَ مِنْ وُلْدِكَ وَذُرِّيَّتِكَ وَصَلَّى اللهُ عَلَيْكَ صَلَاةً لَا يُحْصِيهَا اِلَّا هُوَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ زیارت حضرت نوح علیہ السلام یہ ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

رزق کی دعائیں

اَللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَاْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ آخر آیۃ الکرسی تک۔

فصل پنجم

ان بعض دعاؤں کے بیان میں جو رزق کے لئے وارد ہوئی ہیں اور وہ پانچ ہیں پہلی دعا معٰویہ ابن عمار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں درخواست کی مجھے رزق کے لئے کوئی دعا تعلیم فرمایئے پس حضرت نے یہ دعا مجھے تعلیم فرمائی اور میں نے زیادتی رزق کے لئے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں دیکھی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کہو اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ رِزْقًا وَاسِعًا حَلَالًا طَيِّبًا بَلَاغًا لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ صَبًّا صَبًّا

یا حبیب اللہ السلام علیک یا شیخ المرسلین السلام علیک یا امین اللہ فی ارضہ صلوات
اللہ وسلامہ علیک وعلی روحک وبدنک وعلی الطاھرین من ولدک ورحمۃ اللہ و
برکاتہ اس کے بعد چھ رکعت نماز زیارت بجا لائے دو رکعت جناب امیرالمومنین علیہ السلام
کی زیارت کے لئے اور دو دو رکعت جناب آدم اور نوح علیہما السلام کے لئے جناب امیرالمومنین
علیہ السلام کی زیارت کی دو رکعت میں سورہ الحمد کے بعد پہلی رکعت میں سورہ الرحمٰن اور دوسری رکعت میں
سورہ الحمد کے بعد سورہ یٰسین پڑھے اور اس کے بعد تسبیح جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام بجا لائے۔
اور پھر گناہوں سے عفو طلب کرے اور اپنے لئے دعا کرے اور یہ بھی پڑھے اللھم انی صلیت ھاتین
الرکعتین ھدیۃ منی الی سیدی ومولای ولیک واخی رسولک امیر المومنین وسید
الوصیین علی بن ابی طالب صلوات اللہ علیہ وعلی آلہ اللھم فصل علی محمد وآل محمد
وتقبلھا منی واجزنی علی ذلک جزاء المحسنین اللھم لک صلیت ولک رکعت ولک
سجدت وحدک لا شریک لک لانہ لا تکون الصلوۃ والرکوع والسجود الا لک لانک
انت اللہ لا الہ الا انت اللھم صل علی محمد وآل محمد وتقبل منی زیارتی واعطنی سؤلی
بمحمد وآلہ الطاھرین پھر اس کے بعد چار رکعت جناب آدم اور نوح علیہما السلام کی زیارت کے
لئے دو دو رکعت کر کے پڑھے اور اس سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ شکر بجا لائے اور سجدہ شکر میں یہ
پڑھے اللھم الیک توجھت وبک اعتصمت وعلیک توکلت اللھم انت ثقتی ورجائی
فاکفنی ما اھمنی وما لا یھمنی وما انت اعلم بہ منی عز جارک وجل ثناؤک ولا الہ
غیرک صل علی محمد وآل محمد وقرب فرجھم پھر اپنے رخ کو دائیں طرف رکھے اور یہ پڑھے ارحم
ذلی بین یدیک وتضرعی الیک ووحشتی من الناس وانسی بک یا کریم یا کریم یا کریم
پھر بائیں جانب اپنا چہرہ رکھے اور یہ پڑھے لا الہ الا انت ربی حقا حقا سجدت لک یا رب تعبدا
ورقا اللھم ان عملی ضعیف فضاعفہ لی یا کریم یا کریم یا کریم پھر سجدہ میں جا
کر سو دفعہ شکرا شکرا پڑھے اور پھر دعا کرنے میں خوب کوشش اور جد و جہد کرے کیونکہ مطالب کی برآوری کے
طلب کرنے کا یہی مقام ہے اور استغفار بہت کرے کیونکہ یہ گناہوں کے بخشے جانے کی جگہ ہے اور

رزق کی دعائیں

ھنیئا مریئا من غیر
کد ولا من من
احد من خلقک
الا سعۃ من فضلک
الواسع فانک قلت
واسئلوا اللہ من فضلہ
فمن فضلک اسئل و
من عطیتک اسئل
ومن یدک الملاء اسئل
دوسری دعا حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام
سے مروی ہے کہ آپ نے زید
شحام کو فرمایا کہ طلب
رزق کے لئے نماز واجبی
کے سجدہ میں یہ کہا کرو
یا خیر المسئولین ویا
خیر المعطین ارزقنی
وارزق عیالی من فضلک
فانک ذو الفضل العظیم
تیسری دعا ابوبصیر سے
منقول ہے کہ میں نے
حضرت صادق علیہ السلام
کی خدمت میں اپنی حاجت
کے متعلق شکایت کی اور
حضرت سے التجا کی

اپنی حاجات کو خداوند عالم سے طلب کرے کیونکہ یہ دعا کے قبول ہونے کا مقام ہے سید بن طاؤس نے مزار وغیرہ میں لکھا ہے کہ جو نماز بھی جب تک نجف اشرف میں ہے بجا لائے خواہ وہ فریضہ ہو یا نافلہ تو اس کے بعد یہ دعا پڑھا کرے اَللّٰهُمَّ لَابُدَّ مِنْ اَمْرِكَ وَلَابُدَّ مِنْ قَدَرِكَ وَلَابُدَّ مِنْ قَضَائِكَ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ اَللّٰهُمَّ فَمَا قَضَيْتَ عَلَيْنَا مِنْ قَضَاءٍ اَوْ قَدَّرْتَ عَلَيْنَا مِنْ قَدَرٍ فَاَعْطِنَا مَعَهُ صَبْرًا يَقْهَرُهُ وَيَدْمَغُهُ وَاجْعَلْهُ لَنَا صَاعِدًا فِيْ رِضْوَانِكَ يَنْمِيْ فِيْ حَسَنَاتِنَا وَتَفْضِيْلِنَا وَسُؤْدَدِنَا وَشَرَفِنَا وَمَجْدِنَا وَنَعْمَائِنَا وَكَرَامَتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَاتَنْقُصْ مِنْ حَسَنَاتِنَا اَللّٰهُمَّ وَمَا اَعْطَيْتَنَا مِنْ عَطَاءٍ اَوْ فَضَّلْتَنَا بِهِ مِنْ فَضِيْلَةٍ اَوْ اَكْرَمْتَنَا بِهِ مِنْ كَرَامَةٍ فَاَعْطِنَا مَعَهُ شُكْرًا يَقْهَرُهُ وَيَدْمَغُهُ وَاجْعَلْهُ لَنَا صَاعِدًا فِيْ رِضْوَانِكَ وَفِيْ حَسَنَاتِنَا وَسُؤْدَدِنَا وَشَرَفِنَا وَنَعْمَائِكَ وَكَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَاتَجْعَلْهُ لَنَا اَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا فِتْنَةً وَلَا مَقْتًا وَلَا عَذَابًا وَلَا خِزْيًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَثْرَةِ اللِّسَانِ وَسُوْءِ الْمَقَامِ وَخِفَّةِ الْمِيْزَانِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّلَقِّنَا حَسَنَاتِنَا فِي الْمَمَاتِ وَلَاتُرِنَا اَعْمَالَنَا حَسَرَاتٍ وَلَاتُخْزِنَا عِنْدَ قَضَائِكَ وَلَاتَفْضَحْنَا بِسَيِّئَاتِنَا يَوْمَ نَلْقَاكَ وَاجْعَلْ قُلُوْبَنَا تَذْكُرُكَ وَلَاتَنْسَاكَ وَلَاتَخْشَاكَ كَاَنَّهَا تَرَاكَ حَتّٰى تَلْقَاكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَدِّلْ سَيِّئَاتِنَا حَسَنَاتٍ وَاجْعَلْ حَسَنَاتِنَا دَرَجَاتٍ وَاجْعَلْ دَرَجَاتِنَا غُرُفَاتٍ وَاجْعَلْ غُرُفَاتِنَا عَالِيَاتٍ اَللّٰهُمَّ وَاَوْسِعْ لِفَقِيْرِنَا مِنْ سَعَةِ مَا قَضَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَمُنَّ عَلَيْنَا بِالْهُدٰى مَا اَبْقَيْتَنَا وَالْكَرَامَةِ مَا اَحْيَيْتَنَا وَالْكَرَامَةِ اِذَا تَوَفَّيْتَنَا وَالْحِفْظِ فِيْمَا بَقِيَ مِنْ عُمُرِنَا وَالْبَرَكَةِ فِيْمَا رَزَقْتَنَا وَالْعَوْنِ عَلٰى مَا حَمَّلْتَنَا وَالثَّبَاتِ عَلٰى مَا طَوَّقْتَنَا وَلَاتُؤَاخِذْنَا بِظُلْمِنَا وَلَاتُقَايِسْنَا بِجَهْلِنَا وَلَاتَسْتَدْرِجْنَا بِخَطَايَانَا وَاجْعَلْ اَحْسَنَ مَا نَقُوْلُ ثَابِتًا فِيْ قُلُوْبِنَا وَاجْعَلْنَا عُظَمَاءَ عِنْدَكَ وَاَذِلَّةً فِيْ اَنْفُسِنَا وَانْفَعْنَا بِمَا عَلَّمْتَنَا وَزِدْنَا عِلْمًا نَافِعًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ عَيْنٍ لَا تَدْمَعُ وَمِنْ صَلٰوةٍ لَا تُقْبَلُ اَجِرْنَا مِنْ سُوْءِ الْفِتَنِ يَا وَلِيَّ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ سید نے مصباح الزائر میں جناب امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کی نماز کے بعد ایک اور دعا نقل کی ہے کہ جس کا اول یہ ہے یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا مُجِیْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ اور یہ فی الحقیقت

رزق کی دعائیں

کہ مجھے رزق کے لئے کوئی دعا تعلیم فرمائیں پس حضرت نے یہ دعا مجھے تعلیم فرمائی کہ جب سے میں نے پڑھنا شروع کیا پھر کبھی محتاج نہیں ہوا آپ نے فرمایا تھا کہ نماز تہجد میں سجدہ کی حالت میں یہ کہا کرو یَا خَیْرَ مَدْعُوٍّ وَّیَا خَیْرَ مَسْئُوْلٍ وَّیَا اَوْسَعَ مَنْ اَعْطٰی وَیَا خَیْرَ مُرْتَجًی اُرْزُقْنِیْ وَاَوْسِعْ عَلَیَّ مِنْ رِزْقِكَ وَسَبِّبْ لِیْ رِزْقًا مِّنْ قِبَلِكَ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مؤلف کہتا ہے کہ شیخ طوسی نے کتاب مصباح میں اس دعا کو نماز تہجد کی آٹھویں رکعت کے آخری سجدہ میں ذکر فرمایا ہے چوتھی دعا روایت ہوئی ہے کہ

وہ دعا ہے جو علقمہ کے نام سے مشہور ہے اور جو زیارت عاشورہ کے بعد پڑھی جاتی ہے اور جو صبر آئے گی جاننا چاہیئے کہ امام حسین علیہ السلام کے سر مبارک کی زیارت جناب امیر المومنین علیہ السلام کی قبر مبارک کے نزدیک کرنی مستحب ہے اور وسائل الشیعہ اور مستدرک میں ایک باب اس کے متعلق علیحدہ لکھا ہے مستدرک میں محمد بن المشہدی کے مزار سے نقل کیا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے جناب امام حسین علیہ السلام کے سر مبارک کی زیارت جناب امیر المومنین علیہ السلام کی قبر مبارک کے نزدیک کی اور پھر وہاں پر چار رکعت نماز پڑھی آپ کے سر مبارک کی زیارت یہ ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُولِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الصِّدِّيقَةِ الطَّاهِرَةِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتَلَوْتَ الْكِتَابَ حَقَّ تِلَاوَتِهِ وَجَاهَدْتَ فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ وَصَبَرْتَ عَلَى الْاَذٰى فِي جَنْبِهِ مُحْتَسِبًا حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِينُ وَاَشْهَدُ اَنَّ الَّذِينَ خَالَفُوكَ وَحَارَبُوكَ وَاَنَّ الَّذِينَ خَذَلُوكَ وَالَّذِينَ قَتَلُوكَ مَلْعُونُونَ عَلٰى لِسَانِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى لَعَنَ اللهُ الظَّالِمِينَ لَكُمْ مِنَ الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ وَضَاعَفَ عَلَيْهِمُ الْعَذَابَ الْاَلِيمَ اَتَيْتُكَ يَا مَوْلَايَ يَا بْنَ رَسُولِ اللهِ زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّكَ مُوَالِيًا لِاَوْلِيَائِكَ مُعَادِيًا لِاَعْدَائِكَ مُسْتَبْصِرًا بِالْهُدَى الَّذِي اَنْتَ عَلَيْهِ عَارِفًا بِضَلَالَةِ مَنْ خَالَفَكَ فَاشْفَعْ لِي عِنْدَ رَبِّكَ مولف کہتا ہے کہ اگر اسی زیارت کو مسجد حنانہ جو وادی السلام کے باہر ہے پڑھا جائے تو بھی بہتر ہے کیونکہ شیخ محمد بن المشہدی نے روایت کی ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے مسجد حنانہ میں یہی زیارت پڑھی اور پھر چار رکعت نماز ادا کی۔

دوسری زیارت ــــ امین اللہ

جو زیارت امین اللہ کے نام سے مشہور ہے اور معروف ہے یہ زیارت بہت معتبر ہے اور تمام زیارات کی کتابوں میں اور مصابیح میں ذکر کی گئی ہے۔ علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ زیارت سند اور متن کے لحاظ سے بہترین زیارت ہے اور بہت مناسب ہے کہ اسے تمام روضہ ہائے مبارکہ ائمہ طاہرین

رزق کی دعائیں

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے یہ دعا طلب روزی کے لئے تعلیم فرمائی اور وہ دعا یہ ہے يَا رَازِقَ الْمُقِلِّينَ وَيَا رَاحِمَ الْمَسَاكِينِ وَيَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ وَيَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِينِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَاكْفِنِي مَا اَهَمَّنِي

پانچویں دعا ابو بصیر نے اس دعا کو حضرت صادق علیہ السلام سے طلب روزی کے واسطے نقل کیا ہے اور آنحضرت نے فرمایا کہ یہ دعا علی ابن الحسین علیہما السلام کی ہے کہ جس کے ساتھ وہ خدا سے دعا کرتے تھے وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ حُسْنَ الْمَعِيشَةِ مَعِيشَةً اَتَقَوّٰى بِهَا عَلٰى

میں بھی پڑھا جائے اور اس کی کیفیت جیسا کہ معتبر سند جابر نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے یہ ہے کہ امام زین العابدینؑ زیارت امیر المومنینؑ کیلئے گئے اور آپ کی قبر مبارک کے پاس آئے اور روئے یہ پڑھا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ وَحُجَّتَهٗ عَلٰى عِبَادِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَشْهَدُ اَنَّكَ جَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَعَمِلْتَ بِكِتَابِهٖ وَاتَّبَعْتَ سُنَنَ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ حَتّٰى دَعَاكَ اللّٰهُ اِلٰى جِوَارِهٖ فَقَبَضَكَ اِلَيْهِ بِاخْتِيَارِهٖ وَاَلْزَمَ اَعْدَائَكَ الْحُجَّةَ مَعَ مَا لَكَ مِنَ الْحُجَجِ الْبَالِغَةِ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِهٖ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ نَفْسِيْ مُطْمَئِنَّةً بِقَدَرِكَ رَاضِيَةً بِقَضَائِكَ مُوْلَعَةً بِذِكْرِكَ وَدُعَائِكَ مُحِبَّةً لِصَفْوَةِ اَوْلِيَائِكَ مَحْبُوْبَةً فِيْ اَرْضِكَ وَسَمَائِكَ صَابِرَةً عَلٰى نُزُوْلِ بَلَائِكَ شَاكِرَةً لِفَوَاضِلِ نَعْمَائِكَ ذَاكِرَةً لِسَوَابِغِ اٰلَائِكَ مُشْتَاقَةً اِلٰى فَرْحَةِ لِقَائِكَ مُتَزَوِّدَةً التَّقْوٰى لِيَوْمِ جَزَائِكَ مُسْتَنَّةً بِسُنَنِ اَوْلِيَائِكَ مُفَارِقَةً لِاَخْلَاقِ اَعْدَائِكَ مَشْغُوْلَةً عَنِ الدُّنْيَا بِحَمْدِكَ وَثَنَائِكَ اس کے بعد اپنے دائیں رخ مبارک کو قبر مبارک پر رکھا اور یہ پڑھا اَللّٰهُمَّ اِنَّ قُلُوْبَ الْمُخْبِتِيْنَ اِلَيْكَ وَالِهَةٌ وَسُبُلَ الرَّاغِبِيْنَ اِلَيْكَ شَارِعَةٌ وَاَعْلَامَ الْقَاصِدِيْنَ اِلَيْكَ وَاضِحَةٌ وَاَفْئِدَةَ الْعَارِفِيْنَ مِنْكَ فَازِعَةٌ وَاَصْوَاتَ الدَّاعِيْنَ اِلَيْكَ صَاعِدَةٌ وَاَبْوَابَ الْاِجَابَةِ لَهُمْ مُفَتَّحَةٌ وَدَعْوَةَ مَنْ نَاجَاكَ مُسْتَجَابَةٌ وَتَوْبَةَ مَنْ اَنَابَ اِلَيْكَ مَقْبُوْلَةٌ وَعَبْرَةَ مَنْ بَكٰى مِنْ خَوْفِكَ مَرْحُوْمَةٌ وَالْاِغَاثَةَ لِمَنِ اسْتَغَاثَ بِكَ مَوْجُوْدَةٌ وَالْاِعَانَةَ لِمَنِ اسْتَعَانَ بِكَ مَبْذُوْلَةٌ وَعِدَاتِكَ لِعِبَادِكَ مُنْجَزَةٌ وَزَلَلَ مَنِ اسْتَقَالَكَ مُقَالَةٌ وَاَعْمَالَ الْعَامِلِيْنَ لَدَيْكَ مَحْفُوْظَةٌ وَاَرْزَاقَكَ اِلَى الْخَلَائِقِ مِنْ لَدُنْكَ نَازِلَةٌ وَعَوَائِدَ الْمَزِيْدِ اِلَيْهِمْ وَاصِلَةٌ وَذُنُوْبَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ مَغْفُوْرَةٌ وَحَوَائِجَ خَلْقِكَ عِنْدَكَ مَقْضِيَّةٌ وَجَوَائِزَ السَّائِلِيْنَ عِنْدَكَ مُوَفَّرَةٌ وَعَوَائِدَ الْمَزِيْدِ مُتَوَاتِرَةٌ وَمَوَائِدَ الْمُسْتَطْعِمِيْنَ مُعَدَّةٌ وَمَنَاهِلَ الظِّمَاءِ مُتْرَعَةٌ اَللّٰهُمَّ فَاسْتَجِبْ دُعَائِيْ وَاقْبَلْ ثَنَائِيْ وَاجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَوْلِيَائِيْ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اِنَّكَ وَلِيُّ نَعْمَائِيْ وَمُنْتَهٰى مُنَايَ وَغَايَةُ رَجَائِيْ فِيْ مُنْقَلَبِيْ وَمَثْوَايَ کامل الزیارات میں ان فقرات کے بعد یہ چند ایک فقرے بھی موجود ہیں اَنْتَ اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ اغْفِرْ لِاَوْلِيَائِنَا وَكُفَّ عَنَّا اَعْدَائَنَا وَاشْغَلْهُمْ عَنْ اَذَانَا وَاَظْهِرْ كَلِمَةَ الْحَقِّ وَاجْعَلْهَا الْعُلْيَا وَاَدْحِضْ كَلِمَةَ الْبَاطِلِ وَاجْعَلْهَا السُّفْلٰى اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پھر امام

رزق کی دعائیں

جَمِيْعِ حَوَائِجِيْ وَالتَّوَصُّلَ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ اِلٰى اٰخِرَتِيْ مِنْ غَيْرِ اَنْ تُتْرِفَنِيْ فِيْهَا فَاَطْغٰى اَوْ تُقَتِّرَ بِهَا عَلَيَّ فَاَشْقٰى اَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ حَلَالِ رِزْقِكَ وَاَفْضِلْ عَلَيَّ مِنْ سَيْبِ فَضْلِكَ نِعْمَةً مِنْكَ سَابِغَةً وَعَطَاءً غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ثُمَّ لَا تَشْغَلْنِيْ عَنْ شُكْرِ نِعْمَتِكَ بِاِكْثَارٍ مِنْهَا تُلْهِيْنِيْ بَهْجَتُهٗ وَتَفْتِنُنِيْ زَهَرَاتُ زَهْوَتِهٖ وَلَا بِاِقْلَالٍ عَلَيَّ مِنْهَا يَقْصُرُ بِعَمَلِيْ كَدُّهٗ وَيَمْلَاُ صَدْرِيْ هَمُّهٗ اَعْطِنِيْ مِنْ ذٰلِكَ يَا اِلٰهِيْ غِنًى عَنْ شِرَارِ خَلْقِكَ وَبَلَاغًا اَنَالُ بِهٖ رِضْوَانَكَ وَاَعُوْذُ بِكَ يَا اِلٰهِيْ مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَلَا تَجْعَلْ عَلَيَّ الدُّنْيَا سِجْنًا وَلَا فِرَاقَهَا عَلَيَّ حُزْنًا اَخْرِجْنِيْ مِنْ فِتْنَتِهَا مَرْضِيًّا عَنِّيْ مَقْبُوْلًا فِيْهَا عَمَلِيْ اِلٰى

محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص ہمارے شیعوں میں سے اس زیارت اور دعا کو جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی قبر مبارک پر یا کسی دوسرے آئمہ علیہم السلام میں سے کسی امام علیہ السلام کی قبر مبارک پر پڑھے تو البتہ خداوند تعالیٰ اس زیارت اور دعا کو نور کے نامہ میں رکھکر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر مبارک اس پر لگا کر اوپر کی طرف لے جائے گا اور اسے محفوظ رکھا جائے گا یہاں تک کہ قائم آل محمد علیہ السلام کو سپرد کر دی جائے اور آنجناب اس شخص کا استقبال بشارت اور تحیت اور کرامت کے ساتھ فرمائیں گے۔

مؤلف کہتا ہے کہ یہ زیارت امین اللہ بھی زیارات مطلقہ سے شمار ہوتی ہے اور مخصوصہ سے بھی کیونکہ اسے غدیر کے دن بالخصوص پڑھنا بھی وارد ہوا ہے اسی طرح زیارت جامعہ بھی ایک ایسی زیارت ہے کہ جسے تمام روضہ ہا مبارکہ میں پڑھا جا سکتا ہے۔

تیسری زیارت

سید عبدالکریم بن طاؤس نے صفوان جمال سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں کوفہ میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ان دنوں میں حاضر ہوا جبکہ آپ ابو جعفر دوانقی کے پاس جا رہے تھے تو آپ نے مجھے فرمایا کہ اے صفوان یہاں پر اپنے اونٹ کو بٹھلا دے کہ یہاں سے نزدیک میرے جد بزرگوار جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی قبر مبارک ہے۔ میں نے اونٹ بٹھا دیئے۔ آپ اترے اور غسل کیا اور اپنے لباس کو تبدیل فرمایا اور ننگے پاؤں ہو گئے اور مجھے بھی فرمایا کہ تو بھی ایسے کر پھر آپ نجف اشرف کی طرف روانہ ہوئے اور فرمایا کہ چھوٹے چھوٹے قدم رکھتا چل اور اپنے سر کو زمین کی طرف نیچے رکھے تاکہ اللہ تعالیٰ تجھے ہر قدم پر ایک لاکھ حسنہ عنایت فرمائے اور ایک لاکھ تیرے گناہ مٹا دے اور ایک لاکھ درجہ بلند کرے اور ایک لاکھ حاجتیں پوری کرے اور ہر قدم پر صدیق اور شہید کا ثواب لکھے۔ حضرت بھی اور میں بھی ان کے ساتھ سکون قلب اور جسم کے ساتھ تسبیح اور تنزیہ تہلیل پڑھتے ہوئے جا رہے تھے کہ یہاں تک کہ ہم ٹیلوں تک پہنچ گئے۔ آپ نے دائیں اور بائیں طرف نگاہ کی اور اس لکڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی ایک جگہ خط کھینچا اور فرمایا کہ یہاں پر ڈھونڈ۔ میں نے تھوڑی جستجو کی تو ایک قبر ملی۔ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور پڑھا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور پھر یہ پڑھا

رزق کی دعائیں

دَارِ الْحَیَوَانِ وَمَسَاکِنِ
الْاَخْیَارِ وَاَبْدِلْنِیْ بِالدُّنْیَا
الْفَانِیَۃِ نَعِیْمَ الدَّارِ
الْبَاقِیَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ
مِنْ اَزْلِھَا وَزِلْزَالِھَا
وَسَطَوَاتِ شَیَاطِیْنِھَا وَسَلَاطِیْنِھَا
وَنَکَالِھَا وَمِنْ بَغْیِ
مَنْ بَغٰی عَلَیَّ فِیْھَا اَللّٰھُمَّ
مَنْ کَادَنِیْ فَکِدْہُ
وَمَنْ اَرَادَنِیْ فَاَرِدْہُ
وَفُلَّ عَنِّیْ حَدَّ مَنْ نَصَبَ
لِیْ حَدَّہٗ وَاَطْفِ عَنِّیْ
نَارَ مَنْ شَبَّ لِیْ وَقُوْدَہٗ
وَاکْفِنِیْ مَکْرَ الْمَکَرَۃِ
وَافْقَاْ عَنِّیْ عُیُوْنَ الْکَفَرَۃِ
وَاکْفِنِیْ ھَمَّ مَنْ اَدْخَلَ
عَلَیَّ ھَمَّہٗ وَادْفَعْ عَنِّیْ
شَرَّ الْحَسَدَۃِ وَاعْصِمْنِیْ
مِنْ ذٰلِکَ بِالسَّکِیْنَۃِ
وَاَلْبِسْنِیْ دِرْعَکَ الْحَصِیْنَۃَ
وَاَحْیِنِیْ فِیْ سِتْرِکَ
الْوَاقِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ حَالِیْ
وَصَدِّقْ قَوْلِیْ بِفِعَالِیْ
وَبَارِکْ لِیْ فِیْ اَھْلِیْ وَمَالِیْ
مؤلف کہتا ہے کہ نماز دو

۳۶۵

السلام علیک ایہا الوصی البر التقی السلام علیک ایہا النبأ العظیم السلام علیک ایہا
الصدیق الرشید السلام علیک ایہا البر الزکی السلام علیک یا وصی رسول رب العالمین
السلام علیک یا خیرۃ اللّٰہ علی الخلق اجمعین اشہد انک حبیب اللّٰہ وخاصۃ اللّٰہ و
خالصتہ السلام علیک یا ولی اللّٰہ وموضع سرہ وعیبۃ علمہ وخازن وحیہ پھر اپنے آپ کو
قبر مبارک سے لپٹایا اور یہ پڑھا بابی انت وامی یا امیر المؤمنین بابی انت وامی یا حجۃ الخصام بابی
انت وامی یا باب المقام بابی انت وامی یا نور اللّٰہ التام اشہد انک قد بلغت عن اللّٰہ
وعن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ والہ ما حملت ورعیت ما استحفظت وحفظت ما
استودعت وحللت حلال اللّٰہ وحرمت حرام اللّٰہ واقمت احکام اللّٰہ ولم تتعد
حدود اللّٰہ وعبدت اللّٰہ مخلصا حتی اتاک الیقین صلی اللّٰہ علیک وعلی الائمۃ من
بعدک پھر آپ نے وہاں سے اٹھ کر قبر کے سرہانے کی طرف چند ایک رکعت نماز بجالائی اور پھر
فرمایا کہ اے صفوان جو شخص امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت اور نماز پڑھے تو وہ اپنے اہل وعیال کی
طرف اس حالت میں لوٹے گا کہ اس کے گناہ بخشے جاچکے ہوں گے اور اس کا عمل قبول اور پسندیدہ
ہوگا۔ اور اس کے لئے اس قبر کے ملائکہ میں سے جتنے زیارت کر چکے ہوں گے ان کا ثواب ہوگا صفوان
نے تعجب کرتے ہوئے کہا کہ ملائکہ جو زیارت کر چکے ان کا ثواب ملے گا۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں، ہر رات
ملائکہ کے ستر قبیلے آپ کی زیارت کرتے ہیں، اس نے سوال کیا کہ ہر قبیلہ کا کتنا عدد ہوتا ہے تو آپ نے فرمایا
ایک لاکھ۔ اس کے بعد امام علیہ السلام پشت کے بل پیچھے وہاں سے ہٹے اور وہاں سے باہر آنے کی حالت
میں یہ کہتے تھے یا جداہ یا سیداہ یا طیباہ یا طاہراہ لا جعلہ اللّٰہ آخر العہد منک ورزقنی
العود الیک والمقام فی حرمک والکون معک ومع الابرار من ولدک صلی اللّٰہ علیک
وعلی الملائکۃ المحدقین بک صفوان کہتا ہے کہ میں نے آپ سے کہا کہ کیا آپ اجازت دیتے
ہیں کہ میں اس کی خبر اہل کوفہ سے کر دوں اور قبر مبارک کا نشان انہیں بتلا دوں۔ تو آپ نے فرمایا۔ ہاں، اور
پھر آپ نے چند درہم مجھے دیئے کہ میں قبر مبارک کی مرمت کر دوں۔

کے ذکر میں ایسی نمازیں بھی
گذر چکی ہیں کہ جو زیادتی
رزق کے لئے پڑھی جاتی
ہیں۔

فصل ششم

ان دو دعاؤں کے بیان
میں ہے جو قرض کے
لئے ہیں۔

پہلی دعا

حضرت صادق علیہ السلام
سے منقول ہے کہ آپ نے
فرمایا یہ کہہ اللّٰہم لحظۃ
من لحظاتک تیسر
علی الغرماء بہا القضاء
وتیسر لی بہا الاقتضاء
انک علی کل شیء قدیر
دوسری دعا وہ ہے جو
حضرت موسیٰ ابن جعفر
علیہ السلام سے روایت
ہوئی ہے وہ یہ ہے
اللّٰہم اردد الی جمیع
خلقک مظالمہم التی
قبلی صغیرہا وکبیرہا فی
یسر منک وعافیۃ وما لم
تبلغہ قوتی ولم تسعہ
ذات یدی ولم یقو علیہ
بدنی ویقینی ونفسی

چوتھی زیارت

مستدرک الوسائل میں مزار قدیم سے نقل کیا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں اپنے والد ماجد کے ساتھ اپنے جد بزرگوار جناب امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کے لئے نجف اشرف گیا تو میرے والد ماجد جناب امیر المومنین علیہ السلام کی قبر مبارک کے پاس کھڑے اور گریہ کیا اور یہ پڑھا اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِی الْاَئِمَّةِ وَخَلِیْلِ النُّبُوَّةِ وَالْمَخْصُوْصِ بِالْاُخُوَّةِ اَلسَّلَامُ عَلٰی یَعْسُوْبِ الْاِیْمَانِ وَمِیْزَانِ الْاَعْمَالِ وَسَیْفِ ذِی الْجَلَالِ اَلسَّلَامُ عَلٰی صَالِحِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَوَارِثِ عِلْمِ النَّبِیِّیْنَ الْحَاکِمِ فِیْ یَوْمِ الدِّیْنِ اَلسَّلَامُ عَلٰی شَجَرَةِ التَّقْوٰی اَلسَّلَامُ عَلٰی حُجَّةِ اللّٰهِ الْبَالِغَةِ وَنِعْمَتِهِ السَّابِغَةِ وَنِقْمَتِهِ الدَّامِغَةِ اَلسَّلَامُ عَلَی الصِّرَاطِ الْوَاضِحِ وَالنَّجْمِ اللَّائِحِ الْاِمَامِ النَّاصِحِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ پھر پڑھا اَنْتَ وَسِیْلَتِیْ اِلَی اللّٰهِ وَذَرِیْعَتِیْ وَلِیْ حَقُّ مُوَالَاتِیْ وَتَاْمِیْلِیْ فَکُنْ لِیْ شَفِیْعِیْ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِی الْوُقُوْفِ عَلٰی قَضَاءِ حَاجَتِیْ وَهِیَ فَکَاکُ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاصْرِفْنِیْ فِیْ مَوْقِفِیْ هٰذَا بِالنُّجْحِ وَبِمَا سَاَلْتُهُ کُلِّهِ بِرَحْمَتِهِ وَقُدْرَتِهِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ عَقْلًا کَامِلًا وَلُبًّا رَاجِحًا وَقَلْبًا زَکِیًّا وَعَمَلًا کَثِیْرًا وَاَدَبًا بَارِعًا وَاجْعَلْ ذٰلِكَ کُلَّهُ لِیْ وَلَا تَجْعَلْهُ عَلَیَّ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○

پانچویں زیارت

شیخ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے امام علی نقی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کی قبر مبارک کے پاس یہ پڑھنا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَلِیَّ اللّٰهِ اَنْتَ اَوَّلُ مَظْلُوْمٍ وَاَوَّلُ مَنْ غُصِبَ حَقُّهُ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ حَتّٰی اَتٰیكَ الْیَقِیْنُ فَاَشْهَدُ اَنَّكَ لَقِیْتَ اللّٰهَ وَاَنْتَ شَهِیْدٌ عَذَّبَ اللّٰهُ قَاتِلَكَ بِاَنْوَاعِ الْعَذَابِ وَجَدَّدَ عَلَیْهِ الْعَذَابَ جِئْتُكَ عَارِفًا بِحَقِّكَ مُسْتَبْصِرًا بِشَاْنِكَ مُعَادِیًا لِاَعْدَائِكَ وَمَنْ ظَلَمَكَ اَلْقٰی عَلٰی ذٰلِكَ رَبِّیْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ یَا وَلِیَّ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ ذُنُوْبًا کَثِیْرَةً فَاشْفَعْ لِیْ اِلٰی رَبِّكَ فَاِنَّ لَكَ عِنْدَ اللّٰهِ مَقَامًا مَعْلُوْمًا وَاِنَّ

غم اور اندوہ کیلئے دعائیں

فَاَدِّهٖ عَنِّیْ مِنْ جَبْرَئِیْلَ مَا عِنْدَكَ مِنْ فَضْلِكَ ثُمَّ لَا تُخَلِّفْ عَلَیَّ مِنْهُ شَیْئًا تَقْضِیْهِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ الدِّیْنَ کَمَا شَرَعَ وَاَنَّ الْاِسْلَامَ کَمَا وَصَفَ وَاَنَّ الْکِتَابَ کَمَا اُنْزِلَ وَاَنَّ الْقَوْلَ کَمَا حَدَّثَ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ذَکَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا وَاَهْلَ بَیْتِهٖ بِخَیْرٍ وَحَیَّا مُحَمَّدًا وَاَهْلَ بَیْتِهٖ بِالسَّلَامِ۔

فصل مفتم ان بعض دعاؤں کے بیان میں ہے جو اندوہ و غم و خوف وغیرہ کے دور کرنے کے لئے وارد ہوئی ہیں اور یہ فصل بارہ دعاؤں پر مشتمل ہے پہلی دعا حضرت امام باقر

لَكَ عِنْدَ اللّٰهِ جَاهًا وَشَفَاعَةً وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى ○

چھٹی زیارت

یہ وہ زیارت ہے کہ جس کی روایت علما کے ایک گروہ نے کی ہے کہ جن میں شیخ محمد بن المشہدیؒ بھی ہیں محمد بن خالد طیالسی نے سیف بن عمیرہ سے روایت کی ہے کہ میں صفوان جمال اپنے ساتھیوں کے ایک گروہ کے ساتھ نجف اشرف کی طرف گئے اور جناب امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کی اور جب آپ کی ایک زیارت سے فارغ ہوئے تو صفوان وہیں سے امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کی طرف پھرے اور کہا کہ یہیں سے یعنی سرہانہ امیر المومنین علیہ السلام سے جناب امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرتے ہیں، صفوان نے کہا کہ میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ یہاں پر آیا تھا اور آپ نے یہی زیارت اور دعا اور نماز یہاں پر پڑھی تھی جو اب میں پڑھ رہا ہوں اور آپ نے فرمایا تھا کہ اے صفوان اس زیارت اور دعا کو حفظ اور ضبط کرے اور ہمیشہ اسی سے جناب امیر المومنین علیہ السلام اور جناب امام حسین علیہ السلام کی زیارت کیا کرے کیونکہ ہر اس شخص کا میں ضامن ہوں کہ جو یہ زیارت اور دعا پڑھے خواہ نزدیک سے ہو یا دور سے ہو تو اس کی زیارت مقبول ہوگی اور اس کے اس عمل کی اجرت اسے دی جائے گی اور اس کا سلام آپ کے پاس پہنچے گا اور اس کی حاجتیں پوری ہوں گی اگرچہ بہت بڑی ہی کیوں نہ ہوں اور اس زیارت کا تتمہ دعا صفوان کے نقل کرنے کے بعد بھی کچھ بیان ہوگا اور وہ زیارت جناب امیر المومنین علیہ السلام کی یہ ہے کہ آنجناب کی قبر مبارک کی طرف منہ کر کے یوں پڑھیں یا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صِفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَاخْتَصَّهٗ وَاخْتَارَهٗ مِنْ بَرِيَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْلَ اللّٰهِ مَا دَجَى اللَّيْلُ وَغَسَقَ وَاَضَاءَ النَّهَارُ وَاَشْرَقَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مَا صَمَتَ صَامِتٌ وَنَطَقَ نَاطِقٌ وَذَرَّ شَارِقٌ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَوْلَانَا اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ صَاحِبِ السَّوَابِقِ وَالْمَنَاقِبِ وَالنَّجْدَةِ وَمُبِيْدِ الْكَتَائِبِ الشَّدِيْدِ الْبَاْسِ الْعَظِيْمِ الْمِرَاسِ الْمَكِيْنِ الْاَسَاسِ سَاقِي الْمُؤْمِنِيْنَ بِالْكَاْسِ مِنْ حَوْضِ الرَّسُوْلِ الْمَكِيْنِ

غم اور اندوہ کیلئے دعائیں

...علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے جب کوئی ایسی چیز تجھ پر نازل ہو کہ جس سے تو خوف زدہ ہوجائے تو قبلہ کی طرف رُخ کر کے اور دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد یہ کہے يَا اَبْصَرَ النَّاظِرِيْنَ وَيَا اَسْمَعَ السَّامِعِيْنَ وَيَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ان کلمات کو ستر دفعہ کہے اور ہر دفعہ اپنی حاجت کو بھی ساتھ ذکر کرے

دوسری دعا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس شخص کو کوئی ہم ماتم خوف یا مصیبت یا شدت پہنچے تو یہ کہے اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ

الامین السلام علی صاحب النهی والفضل والطوائل والمکرمات والنوائل السلام علی
فارس المؤمنین ولیث الموحدین وقاتل المشرکین ووصی رسول رب العالمین ورحمة
الله وبرکاته السلام علی من ایده الله بجبرئیل واعانه بمیکائیل وازلفه فی
الدارین وحباه بکل ما تقر به العین وصلی الله علیه وعلی آله الطاهرین وعلی اولاده
المنتجبین وعلی الائمة الراشدین الذین امروا بالمعروف ونهوا عن المنکر وفرضوا
علینا الصلوات وامروا بایتاء الزکوة وعرفونا صیام شهر رمضان وقراءة القرآن
السلام علیک یا امیر المؤمنین ویعسوب الدین وقائد الغر المحجلین السلام علیک
یا باب الله السلام علیک یا عین الله الناظرة ویده الباسطة واذنه الواعیة وحکمته
البالغة ونعمته السابغة ونقمته الدامغة السلام علی قسیم الجنة والنار السلام
علی نعمة الله علی الابرار ونقمته علی الفجار السلام علی سید المتقین الاخیار السلام
علی اخی رسول الله وابن عمه وزوج ابنته والمخلوق من طینته السلام علی الاصل
القدیم والفرع الکریم السلام علی الثمر الجنی السلام علی ابی الحسن علی السلام علی
شجرة طوبی وسدرة المنتهی السلام علی آدم صفوة الله ونوح نبی الله وابراهیم خلیل
الله وموسی کلیم الله وعیسی روح الله ومحمد حبیب الله ومن بینهم من النبیین والصدیقین
والشهداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا السلام علی نور الانوار وسلیل الاطهار و
عناصر الاخیار السلام علی والد الائمة الابرار السلام علی حبل الله المتین وجنبه المکین
ورحمة الله وبرکاته السلام علی امین الله فی ارضه وخلیفته والحاکم بامره
والقیم بدینه والناطق بحکمته والعامل بکتابه اخی الرسول وزوج البتول وسیف
الله المسلول السلام علی صاحب الدلالات والآیات الباهرات والمعجزات القاهرات
والمنجی من الهلکات الذی ذکره الله فی محکم الآیات فقال تعالی وانه فی ام
الکتاب لدینا لعلی حکیم السلام علی اسم الله الرضی ووجهه المضیء وجنبه العلی
ورحمة الله وبرکاته السلام علی حجج الله واوصیائه وخاصة الله واصفیائه

حضرت یوسفؑ کی دعا

تیسری دعا حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں نے کوئیں میں ڈالا تو جبرئیل علیہ السلام ان کے پاس آئے اور کہنے لگے اے بچے یہاں کیا کر رہے ہو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بھائیوں نے مجھے اس کنوئیں میں ڈال دیا ہے جبرئیلؑ نے کہا چاہتے ہو کہ اس سے باہر نکلو آپ نے فرمایا کہ یہ چیز مشیت خداوند عالم سے وابستہ ہے اگر اس نے چاہا تو مجھے باہر نکالے گا جبرئیل نے کہا خداوند عالم کا ارشاد ہے مجھ سے یہ دعا کرو تو میں تجھے اس کنوئیں سے باہر نکالوں گا

وَخَالِصَتِهِ وَاُمَنَائِهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ قَصَدْتُكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَمِينَ اللّٰهِ وَحُجَّتَهُ
زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّكَ مُوَالِيًا لِاَوْلِيَائِكَ مُعَادِيًا لِاَعْدَائِكَ مُتَقَرِّبًا اِلَى اللّٰهِ بِزِيَارَتِكَ فَاشْفَعْ
لِي عِنْدَ اللّٰهِ رَبِّي وَرَبِّكَ فِي خَلَاصِ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ وَقَضَاءِ حَوَائِجِي حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
پھر اپنے آپ کو قبر مبارک سے چمٹائے اور اسے بوسہ دے اور یہ پڑھے سَلَامُ اللّٰهِ وَسَلَامُ مَلٰئِكَتِهِ
الْمُقَرَّبِينَ وَالْمُسَلِّمِينَ لَكَ بِقُلُوبِهِمْ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَالنَّاطِقِينَ بِفَضْلِكَ وَالشَّاهِدِينَ عَلٰى
اَنَّكَ صَادِقٌ اَمِينٌ صِدِّيقٌ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَشْهَدُ اَنَّكَ طُهْرٌ طَاهِرٌ مُطَهَّرٌ
مِنْ طُهْرٍ طَاهِرٍ مُطَهَّرٍ اَشْهَدُ لَكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ وَوَلِيَّ رَسُولِهِ بِالْبَلَاغِ وَالْاَدَاءِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ جَنْبُ
اللّٰهِ وَبَابُهُ وَاَنَّكَ حَبِيبُ اللّٰهِ وَوَجْهُهُ الَّذِي يُؤْتٰى مِنْهُ وَاَنَّكَ سَبِيلُ اللّٰهِ وَاَنَّكَ عَبْدُ اللّٰهِ
وَاَخُو رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ اَتَيْتُكَ مُتَقَرِّبًا اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِزِيَارَتِكَ رَاغِبًا اِلَيْكَ
فِي الشَّفَاعَةِ اَبْتَغِي بِشَفَاعَتِكَ خَلَاصَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ مُتَعَوِّذًا بِكَ مِنَ النَّارِ هَارِبًا مِنْ ذُنُوبِيَ
الَّتِي احْتَطَبْتُهَا عَلٰى ظَهْرِي فَزِعًا اِلَيْكَ رَجَاءَ رَحْمَةِ رَبِّي اَتَيْتُكَ اَسْتَشْفِعُ بِكَ يَا مَوْلَايَ وَاَتَقَرَّبُ
بِكَ اِلَى اللّٰهِ لِيَقْضِيَ بِكَ حَوَائِجِي فَاشْفَعْ لِي يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَ
مَوْلَاكَ وَزَائِرُكَ وَلَكَ عِنْدَ اللّٰهِ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ وَالْجَاهُ الْعَظِيمُ وَالشَّاْنُ الْكَبِيرُ وَالشَّفَاعَةُ
الْمَقْبُولَةُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلٰى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدِكَ الْمُرْتَضٰى وَ
اَمِينِكَ الْاَوْفٰى وَعُرْوَتِكَ الْوُثْقٰى وَيَدِكَ الْعُلْيَا وَجَنْبِكَ الْاَعْلٰى وَكَلِمَتِكَ الْحُسْنٰى
وَحُجَّتِكَ عَلَى الْوَرٰى وَصِدِّيقِكَ الْاَكْبَرِ وَسَيِّدِ الْاَوْصِيَاءِ وَرُكْنِ الْاَوْلِيَاءِ وَعِمَادِ
الْاَصْفِيَاءِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَيَعْسُوبِ الدِّينِ وَقُدْوَةِ الصَّالِحِينَ وَاِمَامِ الْمُخْلِصِينَ الْمَعْصُومِ
مِنَ الْخَلَلِ الْمُهَذَّبِ مِنَ الزَّلَلِ الْمُطَهَّرِ مِنَ الْعَيْبِ الْمُنَزَّهِ مِنَ الرَّيْبِ اَخِي نَبِيِّكَ وَوَصِيِّ رَسُولِكَ
الْبَائِتِ عَلٰى فِرَاشِهِ وَالْمُوَاسِي لَهُ بِنَفْسِهِ وَكَاشِفِ الْكَرْبِ عَنْ وَجْهِهِ الَّذِي جَعَلْتَهُ
سَيْفًا لِنُبُوَّتِهِ وَاٰيَةً لِرِسَالَتِهِ وَشَاهِدًا عَلٰى اُمَّتِهِ وَدَلَالَةً عَلٰى حُجَّتِهِ وَحَامِلًا لِرَايَتِهِ وَ
وِقَايَةً لِمُهْجَتِهِ وَهَادِيًا لِاُمَّتِهِ وَيَدًا لِبَاْسِهِ وَتَاجًا لِرَاْسِهِ وَبَابًا لِسِرِّهِ وَمِفْتَاحًا
لِظَفَرِهِ حَتّٰى هَزَمَ جُيُوشَ الشِّرْكِ بِاِذْنِكَ وَاَبَادَ عَسَاكِرَ الْكُفْرِ بِاَمْرِكَ وَبَذَلَ نَفْسَهُ

غم اور اندوہ کی دعائیں

حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا وہ کونسی دعا ہے جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ کہو اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَجْعَلَ لِي مِمَّا اَنَا فِيهِ فَرَجًا وَمَخْرَجًا پس قافلہ آیا اور انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو باہر نکالا جیسا کہ خداوند عالم نے قرآن مجید میں ان کے قصہ کو نقل فرمایا ہے۔

چوتھی دعا حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی چیز سے تمہیں خوف طاری ہو تو یہ کہو اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ لَا يَكْفِي مِنْكَ اَحَدٌ وَاَنْتَ تَكْفِي مِنْ كُلِّ

فِی مَرضَاتِ رَسُولِکَ وَجَعَلَھُمَا وَفقاً عَلٰی طَاعَتِہٖ فَصَلِّ اللّٰھُمَّ عَلَیہِ صَلوٰۃً دَائِمَۃً بَاقِیَۃً پھر یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ وَالشِّھَابَ الثَّاقِبَ وَالنُّورَ العَاقِبَ یَا سَلِیلَ الاَطَائِبِ یَا سِرَّ اللّٰہِ اِنَّ بَینِی وَبَینَ اللّٰہِ تَعَالٰی ذُنُوباً قَد اَثقَلَت ظَھرِی وَلَا یَاتِی عَلَیھَا اِلَّا رِضَاہُ فَبِحَقِّ مَن ائتَمَنَکَ عَلٰی سِرِّہٖ وَاستَرعَاکَ اَمرَ خَلقِہٖ کُن لِی اِلَی اللّٰہِ شَفِیعاً وَمِنَ النَّارِ مُجِیراً وَعَلَی الدَّھرِ ظَھِیراً فَاِنِّی عَبدُ اللّٰہِ وَوَلِیُّکَ وَزَائِرُکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیکَ اس کے بعد چھ رکعت نماز زیارت پڑھے اور جو دعا چاہے مانگے اور پھر کہے اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا اَمِیرَ المُؤمِنِینَ عَلَیکَ مِنِّی سَلَامُ اللّٰہِ اَبَداً مَا بَقِیتُ وَبَقِیَ اللَّیلُ وَالنَّھَارُ اس کے بعد جناب امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کی طرف متوجہ ہو کر اشارہ کرے اور یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا اَبَا عَبدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا ابنَ رَسُولِ اللّٰہِ اَتَیتُکُمَا زَائِراً وَمُتَوَسِّلاً اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی رَبِّی وَرَبِّکُمَا وَمُتَوَجِّھاً اِلَی اللّٰہِ بِکُمَا وَمُستَشفِعاً بِکُمَا اِلَی اللّٰہِ فِی حَاجَتِی ھٰذِہٖ اس کے بعد دعائے صفوان پڑھے جو قریب مجیب پر ختم ہوتی ہے پھر قبلہ رخ ہو کر دعائے یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا مُجِیبَ دَعوَۃِ المُضطَرِّینَ وَیَا کَاشِفَ کَربِ المَکرُوبِینَ تا وَاصرِفنِی بِقَضَاءِ حَاجَتِی وَکِفَایَۃِ مَا اَھَمَّنِی ھَمُّہٗ مِن اَمرِ دُنیَایَ وَاٰخِرَتِی یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ تک پڑھے اور اس کے بعد پھر جناب امیر المومنین علیہ السلام کی قبر مبارک کی طرف متوجہ ہو کر یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا اَمِیرَ المُؤمِنِینَ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَبِی عَبدِ اللّٰہِ الحُسَینِ مَا بَقِیتُ وَبَقِیَ اللَّیلُ وَالنَّھَارُ لَا جَعَلَہُ اللّٰہُ اٰخِرَ العَھدِ مِنِّی لِزِیَارَتِکُمَا وَلَا فَرَّقَ اللّٰہُ بَینِی وَبَینَکُمَا یہ واضح رہے کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ صفوان کی دعا وہی دعا ہے جو دعا علقمہ سے مشہور ہے اور جسے زیارت عاشورہ کے بعد صـ پر لکھا گیا ہے۔

ساتویں زیارت

یہ وہ زیارت ہے کہ جسے سید بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے مصباح الزائر میں اس کیفیت سے نقل کیا ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کے روضہ مبارکہ کا قصد کرے اور جب ضریح مبارک نظر آنے لگے تو تیس دفعہ اللہ اکبر پڑھے اور پھر یہ زیارت پڑھے سَلَامُ اللّٰہِ وَسَلَامُ مَلٰٓئِکَتِہِ المُقَرَّبِینَ وَاَنبِیَآئِہٖ

ظالم سے خوف کی دعا

اَحتَجِبُ مِن خَلقِکَ فَاکفِنِی عَدُوِّی وَکُلَّ اور دوسری حدیث میں ہے کہ یوں کہو یَا کَافِیاً مِن کُلِّ شَیءٍ وَلَا یَکفِی مِنکَ شَیءٌ فِی السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ اِکفِنِی مَا اَھَمَّنِی مِن اَمرِ الدُّنیَا وَالاٰخِرَۃِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص کسی بادشاہ پر وارد ہو کہ جس سے وہ ڈرتا ہو تو یہ کہے بِاللّٰہِ اَستَفتِحُ وَبِاللّٰہِ اَستَنجِحُ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ اَتَوَجَّہُ اَللّٰھُمَّ ذَلِّل لِی صُعُوبَتَہٗ وَسَھِّل لِی حُزُونَتَہٗ فَاِنَّکَ تَمحُو مَا تَشَآءُ وَتُثبِتُ وَعِندَکَ اُمُّ الکِتَابِ اور یہ بھی کہے حَسبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیہِ تَوَکَّلتُ وَھُوَ رَبُّ

الْمُرْسَلِيْنَ وَعِبَادِهِ الصّٰلِحِيْنَ وَجَمِيْعِ الشُّهَدَآءِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ
عَلٰى اٰدَمَ صَفْوَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى نُوْحٍ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى
مُوْسٰى كَلِيْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى عِيْسٰى رُوْحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَبِيْبِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلٰى اسْمِ اللّٰهِ الرَّضِيِّ وَوَجْهِهِ الْعَلِيِّ وَصِرَاطِهِ السَّوِيِّ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُهَذَّبِ
الصَّفِيِّ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلٰى خَالِصِ
الْاَخِلَّاءِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَخْصُوْصِ بِسَيِّدَةِ النِّسَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَوْلُوْدِ فِي الْكَعْبَةِ الْمُزَوَّجِ فِي
السَّمَآءِ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَسَدِ اللّٰهِ فِي الْوَغٰى اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ شُرِّفَتْ بِهٖ مَكَّةُ وَمِنٰى اَلسَّلَامُ عَلٰى
صَاحِبِ الْحَوْضِ وَحَامِلِ اللِّوَآءِ اَلسَّلَامُ عَلٰى خَامِسِ اَهْلِ الْعَبَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْبَآئِتِ عَلٰى فِرَاشِ
النَّبِيِّ وَمُفْدِيْهِ بِنَفْسِهٖ مِنَ الْاَعْدَآءِ اَلسَّلَامُ عَلٰى قَالِعِ بَابِ خَيْبَرَ وَالدَّاحِيْ بِهٖ فِي الْفَضَآءِ اَلسَّلَامُ
عَلٰى مُكَلِّمِ الْفِتْيَةِ فِيْ كَهْفِهِمْ بِلِسَانِ الْاَنْبِيَآءِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُنْبِعِ الْقَلِيْبِ فِي الْفَلَا اَلسَّلَامُ
عَلٰى قَالِعِ الصَّخْرَةِ وَقَدْ عَجَزَ عَنْهَا الرِّجَالُ الْاَشِدَّآءُ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُخَاطِبِ الثُّعْبَانِ عَلٰى مِنْبَرِ الْكُوْفَةِ
بِلِسَانِ الْفُصَحَآءِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُخَاطِبِ الذِّئْبِ وَمُكَلِّمِ الْجُمْجُمَةِ بِالنَّهْرَوَانِ وَقَدْ نَخِرَتِ الْعِظَامُ
بِالْبِلٰى اَلسَّلَامُ عَلٰى صَاحِبِ الشَّفَاعَةِ فِيْ يَوْمِ الْوَرٰى وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَى
الْاِمَامِ الزَّكِيِّ حَلِيْفِ الْمِحْرَابِ اَلسَّلَامُ عَلٰى صَاحِبِ الْمُعْجِزِ الْبَاهِرِ وَالنَّاطِقِ بِالْحِكْمَةِ وَالصَّوَابِ
اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ عِنْدَهٗ تَاْوِيْلُ الْمُحْكَمِ وَالْمُتَشَابِهِ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ رُدَّتْ
عَلَيْهِ الشَّمْسُ حِيْنَ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحْيِي اللَّيْلِ الْبَهِيْمِ بِالتَّهَجُّدِ وَالْاِكْتِئَابِ
اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ خَاطَبَهٗ جَبْرَئِيْلُ بِاِمْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِغَيْرِ ارْتِيَابٍ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
اَلسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ السَّادَاتِ اَلسَّلَامُ عَلٰى صَاحِبِ الْمُعْجِزَاتِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ عَجِبَ مِنْ حَمَلَاتِهٖ
فِي الْحُرُوْبِ مَلٰٓئِكَةُ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ نَاجَى الرَّسُوْلَ فَقَدَّمَ بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاهُ
صَدَقَاتٍ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَمِيْرِ الْجُيُوْشِ وَصَاحِبِ الْغَزَوَاتِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُخَاطِبِ ذِئْبِ الْفَلَوَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلٰى نُوْرِ اللّٰهِ فِي الظُّلُمَاتِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ رُدَّتْ لَهُ الشَّمْسُ فَقَضٰى مَا فَاتَهٗ مِنَ الصَّلٰوةِ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ

غم اور اندوہ کیلئے دعائیں

الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَاَمْتَنِعُ
بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖ مِنْ
حَوْلِهِمْ وَقُوَّتِهِمْ وَاَسْتَعِيْذُ
بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا
خَلَقَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ پانچویں دعا
روایت میں ہے کہ یہ
حضرت باقر علیہ السلام
کی دعا ہے ہر اس معاملہ
میں جو رونما ہو دعا یہ
ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْ
لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَزَكِّ
عَمَلِيْ وَيَسِّرْ مُنْقَلَبِيْ
وَاهْدِ قَلْبِيْ وَاٰمِنْ
خَوْفِيْ وَعَافِنِيْ فِيْ عُمْرِيْ
كُلِّهٖ وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ وَاغْفِرْ
خَطَايَايَ وَبَيِّضْ وَجْهِيْ
وَاعْصِمْنِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ
سَهِّلْ مَطْلَبِيْ وَوَسِّعْ
عَلَيَّ فِيْ رِزْقِيْ فَاِنِّيْ ضَعِيْفٌ
وَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئِ
مَا عِنْدِيْ بِحُسْنِ مَا
عِنْدَكَ وَلَا تَفْجَعْنِيْ

عَلیٰ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ اَلسَّلَامُ عَلیٰ وَارِثِ عِلْمِ النَّبِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلیٰ يَعْسُوبِ الدِّينِ اَلسَّلَامُ عَلیٰ عِصْمَةِ الْمُؤْمِنِينَ
اَلسَّلَامُ عَلیٰ قُدْوَةِ الصَّادِقِينَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلیٰ حُجَّةِ الْأَبْرَارِ اَلسَّلَامُ عَلیٰ أَبِي
الْأَئِمَّةِ الْأَطْهَارِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَخْصُوصِ بِذِي الْفِقَارِ اَلسَّلَامُ عَلیٰ سَاقِي أَوْلِيَائِهِ مِنْ حَوْضِ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَا اطَّرَدَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبَاءِ الْعَظِيمِ اَلسَّلَامُ عَلیٰ مَنْ أَنْزَلَ اللّٰهُ
فِيهِ وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ اَلسَّلَامُ عَلیٰ صِرَاطِ اللّٰهِ الْمُسْتَقِيمِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَنْعُوتِ
فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ پھر اپنے آپ کو ضریح مبارک پر ڈال
دے اور اسے بوسہ دے اور یہ کہے يَا أَمِينَ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ يَا صِرَاطَ اللّٰهِ زَارَكَ عَبْدُكَ وَوَلِيُّكَ
اللَّائِذُ بِقَبْرِكَ وَالْمُنِيخُ رَحْلَهُ بِفِنَائِكَ الْمُتَقَرِّبُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمُسْتَشْفِعُ بِكَ إِلَى اللّٰهِ زِيَارَةَ
مَنْ هَجَرَ فِيكَ صَحْبَهُ وَجَعَلَكَ بَعْدَ اللّٰهِ حَسْبَهُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الطُّورُ وَالْكِتَابُ الْمَسْطُورُ وَالرَّقُّ
الْمَنْشُورُ وَبَحْرُ الْعِلْمِ الْمَسْجُورُ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ إِنَّ لِكُلِّ مَزُورٍ عِنَايَةً فِيمَنْ زَارَهُ وَقَصَدَهُ وَأَتَاهُ
وَأَنَا وَلِيُّكَ وَقَدْ حَطَطْتُ رَحْلِي بِفِنَائِكَ وَلَجَأْتُ إِلیٰ حَرَمِكَ وَلُذْتُ بِضَرِيحِكَ لِعِلْمِي بِعَظِيمِ
مَنْزِلَتِكَ وَشَرَفِ حَضْرَتِكَ وَقَدْ أَثْقَلَتِ الذُّنُوبُ ظَهْرِي وَمَنَعَتْنِي رُقَادِي فَمَا أَجِدُ حِرْزًا
وَلَا مَعْقِلًا وَلَا مَلْجَأً أَلْجَأُ إِلَيْهِ إِلَّا اللّٰهُ تَعَالیٰ وَتَوَسُّلِي بِكَ إِلَيْهِ وَاسْتِشْفَاعِي بِكَ لَدَيْهِ فَهَا أَنَا ذَا
نَازِلٌ بِفِنَائِكَ وَلَكَ عِنْدَ اللّٰهِ جَاهٌ عَظِيمٌ وَمَقَامٌ كَرِيمٌ فَاشْفَعْ لِي عِنْدَ اللّٰهِ رَبِّكَ يَا مَوْلَايَ
پھر ضریح کو بوسہ دے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ يَا أَسْمَعَ السَّامِعِينَ وَيَا
أَبْصَرَ النَّاظِرِينَ وَيَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ وَيَا أَجْوَدَ الْأَجْوَدِينَ بِمُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ رَسُولِكَ إِلَى
الْعَالَمِينَ وَبِأَخِيهِ وَابْنِ عَمِّهِ الْأَنْزَعِ الْبَطِينِ الْعَالِمِ الْمُبِينِ عَلِيٍّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
الْإِمَامَيْنِ الشَّهِيدَيْنِ وَبِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بَاقِرِ عِلْمِ الْأَوَّلِينَ وَجَعْفَرِ بْنِ
مُحَمَّدٍ زَكِيِّ الصِّدِّيقِينَ وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ الْكَاظِمِ الْمُبِينِ وَحَبِيسِ الظَّالِمِينَ وَبِعَلِيِّ بْنِ مُوسَى
الرِّضَا الْأَمِينِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوَادِ عَلَمِ الْمُهْتَدِينَ وَبِعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرِّ الصَّادِقِ سَيِّدِ الْعَابِدِينَ
وَبِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَسْكَرِيِّ وَلِيِّ الْمُؤْمِنِينَ وَبِالْخَلَفِ الْحُجَّةِ صَاحِبِ الْأَمْرِ مُظْهِرِ الْبَرَاهِينِ
أَنْ تَكْشِفَ مَا بِي مِنَ الْهُمُومِ وَتَكْفِيَنِي شَرَّ الْبَلَاءِ الْمَحْتُومِ وَتُجِيرَنِي مِنَ النَّارِ ذَاتِ السَّمُومِ بِرَحْمَتِكَ

غم اور اندوہ کیلئے دعائیں

بِنَفْسِي وَلَا تُفْجِعْ بِي
حَمِيمًا وَهَبْ لِي يَا إِلٰهِي
لَحْظَةً مِنْ لَحَظَاتِكَ
تَكْشِفُ بِهَا عَنِّي جَمِيعَ
مَا بِهِ ابْتَلَيْتَنِي وَتَرُدُّنِي
عَلیٰ مَا هُوَ أَحْسَنُ عَادَاتِكَ
عِنْدِي فَقَدْ ضَعُفَتْ
قُوَّتِي وَقَلَّتْ حِيلَتِي
وَانْقَطَعَ مِنْ خَلْقِكَ
رَجَائِي وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا
رَجَاؤُكَ وَتَوَكُّلِي
عَلَيْكَ وَقُدْرَتُكَ
عَلَيَّ يَا رَبِّ أَنْ تَرْحَمَنِي
وَتُعَافِيَنِي كَقُدْرَتِكَ
عَلیٰ أَنْ تُعَذِّبَنِي
وَتَبْتَلِيَنِي إِلٰهِي ذِكْرُ
عَوَائِدِكَ يُؤْنِسُنِي وَالرَّجَاءُ
لِإِنْعَامِكَ يُقَوِّينِي
وَلَمْ أَخْلُ مِنْ نِعَمِكَ
مُنْذُ خَلَقْتَنِي فَأَنْتَ
رَبِّي وَسَيِّدِي وَمَفْزَعِي
وَمَلْجَئِي وَالْحَافِظُ
لِي وَالذَّابُّ عَنِّي وَالرَّحِيمُ
بِي وَالْمُتَكَفِّلُ بِرِزْقِي
وَفِي قَضَائِكَ وَقُدْرَتِكَ

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اس کے بعد جو تیرے دل میں آئے دعا کرے اور اس کے بعد وداع کرے، مؤلف کہتا ہے
کہ سید عبد الکریم ابن طاؤس نے فرحۃ الغری میں روایت کی ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام کوفہ میں وارد ہوئے
اور مسجد میں گئے اور ابو حمزہ ثمالی جو اہل کوفہ سے زیادہ زاہد معروف تھے اور مشائخ کوفہ سے تھے وہاں پر بیٹھے ہوئے
تھے امام زین العابدین علیہ السلام نے وہاں دو رکعت نماز پڑھی تو ابو حمزہ ثمالی کہنے لگے کہ میں نے ایسا پاکیزہ لہجہ نہیں
سنا اور میں حضرت کے قریب گیا کہ سنوں کیا پڑھ رہے ہیں تو میں نے سنا کہ یہ پڑھ رہے تھے اِلٰهِیْ اِنْ كَانَ قَدْ
عَصَیْتُكَ فَاِنِّیْ قَدْ اَطَعْتُكَ فِیْ اَحَبِّ الْاَشْیَاءِ اِلَیْكَ اور یہ دعا بہت معروف ہے اور کوفہ کے اعمال میں
ص۔۔۔ پر آئے گی پھر ابو حمزہ نے کہا کہ آپ مجھے ستون کے پاس آئے اور نعلین کو اتار لیا اور کھڑے ہو کر اپنے ہاتھوں کو
کانوں تک بلند کیا اور تکبیر کہی اور آپ کی تکبیر سے میرے بدن کے تمام بال دہشت کی وجہ سے کھڑے ہو گئے پھر آپ نے
چار رکعت نماز پڑھی اور بہت بہترین رکوع اور سجود بجالائے اور نماز کے بعد یہ دعا پڑھی اِلٰهِیْ اِنْ كُنْتُ قَدْ
عَصَیْتُكَ اس دعا کو آخر تک پڑھا اس کے بعد آپ وہاں سے اٹھ کر چلے گئے۔ ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ میں آپ کے
پیچھے مناخ کوفہ تک گیا اور مناخ کوفہ میں اس جگہ کا نام تھا کہ جہاں اونٹ بٹھائے جاتے تھے میں نے وہاں ایک غلام
سیاہ کو دیکھا کہ جس کے پاس ایک اونٹ اور ناقہ موجود تھا میں نے اس غلام سے پوچھا کہ یہ بزرگوار کون ہیں تو وہ غلام
کہنے لگا کہ تو نے انہیں انکی عادات اور خصائل سے نہیں پہچانا، آپ امام زین العابدین علی بن الحسین علیہما السلام ہیں
ابو حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے فوراً اپنے آپ کو آپ کے قدموں پر گرا دیا، میں نے قدموں کو بوسہ دینا چاہا تو آپ نے
یہ نہ کرنے دیا اور اپنے ہاتھ سے میرے سر کو اٹھایا اور فرمایا کہ مجھے سجدہ نہ کر کیونکہ سجدہ سوائے ذات الٰہی کے کسی کو
سزاوار اور لائق نہیں، میں نے عرض کی۔ یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ آپ یہاں کس واسطے تشریف لائے
ہیں۔ آپ نے فرمایا اسی کیلئے جو تو نے دیکھا ہے یعنی کوفہ کی مسجد میں نماز ادا کرنے کے لئے اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے
کہ یہاں پر نماز پڑھنے کی کیا فضیلت ہے تو وہ اطراف سے ضرور یہاں آئیں اگرچہ مثل بچوں کے زمین پر کھینچتے کھینچتے
آئے یعنی جتنی بھی سختی انہیں برداشت کرنی پڑے مثل اس بچے کے جو راستہ نہ چل سکتا ہو پھر آپ نے فرمایا کہ آیا تو میرے
جد بزرگوار جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کی زیارت کرنے کے لئے چلنا چاہتا ہے میں نے عرض کی۔ ہاں۔ آپ نے
وہاں سے حرکت کی اور میں آپ کے ناقہ کے سایہ تلے چل رہا تھا اور آپ مجھ سے باتیں کر رہے تھے یہاں تک کہ
ہم غریین (دو پہاڑیوں) تک پہنچے اور یہ ایک نور کا بقعہ تھا جو منور اور روشن تھا۔ آپ ناقہ سے پیادہ ہو گئے اور

غم واندوہ کے لئے دعائیں

كُلُّ مَا اَنَا فِیْهِ فَلَكَ
یَا سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ فِیْمَا
قَضَیْتَ وَقَدَّرْتَ
وَحَتَمْتَ تَعْجِیْلُ خَلَاصِیْ
مِمَّا اَنَا فِیْهِ جَمِیْعِهٖ
وَالْعَافِیَةُ لِیْ فَاِنِّیْ
لَا اَجِدُ لِدَفْعِ ذٰلِكَ اَحَدًا
غَیْرَكَ وَلَا اَعْتَمِدُ فِیْهِ
اِلَّا عَلَیْكَ فَكُنْ یَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ عِنْدَ حُسْنِ
ظَنِّیْ بِكَ وَرَجَائِیْ لَكَ
وَارْحَمْ تَضَرُّعِیْ وَاسْتِكَانَتِیْ
وَضَعْفَ رُكْنِیْ وَامْنُنْ
بِذٰلِكَ عَلَیَّ وَعَلٰی كُلِّ
دَاعٍ دَعَاكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ چھٹی دعا حضرت
صادق علیہ السلام سے
منقول ہے کہ آپ نے
فرمایا کہ امام علی ابن الحسین
علیہما السلام فرماتے تھے
کہ جب میں یہ کلمات
کہہ لوں تو پھر مجھے کسی
قسم کی پرواہ نہیں
اگرچہ جن وانس مجھے

زیارات مطلقہ امیر المومنینؑ

اپنے دونوں منہ کی طرف کو زمین پر رکھا اور فرمایا کہ اے عمزہ یہ میرے جد بزرگوار علی بن ابی طالب علیہما السلام کی قبر مبارک ہے اس کے بعد آپ نے وہ زیارت پڑھی کہ جس کا اول اَلسَّلَامُ عَلَى اسْمِ اللهِ الرَّضِيِّ وَنُورِ وَجْهِهِ الْمُضِيْئِ ہے اس کے بعد آپ نے اس قبر مبارک سے وداع کیا اور مدینہ منورہ کی طرف چلے گئے اور ہم واپس کوفہ لوٹ آیا۔ مؤلف کہتا ہے کہ سید کا فرحۃ الغری میں اس زیارت کا ذکر نہ کرنا میرے باعث تعجب تھا اور میں نے بہت جستجو کی کہ اس زیارت کو کتابوں میں ڈھونڈوں تو میں نے اسے نہیں پایا مگر ایک زیارت کہ جس کا پہلا جملہ تو یہی ہے لیکن اس کا دوسرا جملہ اس میں موجود نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ وہ زیارت یہی ہو اور یہ معمولی دو جملوں کا اختلاف مضر نہ ہو اور اگر کوئی کہے کہ شاید وہ زیارت وہ ہو کہ جس کا اول سلام اللہ و ملائکتہ ہے دجس کا السلام علی اسم اللہ ہے تو میں کہوں گا کہ وہ زیارت وہی ہے کہ جس کا اول السلام علی اسم اللہ المضئی ہے اور اس سے پہلے جو سلام موجود ہیں وہ بمنزلہ اذن دخول کے ہیں اور اس کا شاید یہ ہے کہ اس زیارت کی تطبیق اس زیارت سے ہوتی ہے کہ جو مولود کے دن پڑھی پڑتی ہے اور ان کی آپس میں بہت کافی مشابہت موجود ہے۔ تو بھی مولود کی زیارت کی طرف رجوع کرتا کہ تجھے صدق مطلب معلوم ہو جائے اور یہ بھی ایک دلیل ہے کہ چھٹی زیارت میں اور زیارت مولود میں یہ دونوں جملے لفظ نور کے بغیر موجود ہیں لیکن پہلی زیارت میں جو گذر چکی ہے اس میں موجود نہیں واللہ العالم۔ بہر حال مطلقہ زیارات میں سے یہی سات زیارتیں جو ہم نے ذکر کی ہیں کافی ہیں اور اگر کوئی اس سے زیادہ پڑھنا چاہے تو اسے زیارت جامعہ پڑھنی چاہیئے اور وہ مفصل زیارت بھی پڑھے جو غدیر کے دن میں عنقریب نقل ہوگی کیونکہ روایت میں ہے کہ اسے ہر وقت اور ہر جگہ سے پڑھا جا سکتا ہے انسان کو امیر المومنین کی زیارت جانے کو اور حرم مطہر میں نماز پڑھنے کو غنیمت شمار کرنا چاہیئے کیونکہ آپ کے حرم میں ایک نماز دو لاکھ نماز کے برابر ہے اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص امام واجب الطاعۃ (یعنی اللہ کے بنائے ہوئے کہ جس کی اطاعت کو خدا نے لوگوں پر فرض کیا ہے) کی زیارت کرے اور وہاں چار رکعت نماز بجالائے تو اس کے لئے حج اور عمرہ لکھا جائے گا۔ ہم نے ہدیۃ الزائرین میں جناب امیر المومنین علیہ السلام کی مجاورت کی فضیلت کو نقل کیا ہے بشرطیکہ مجاور جوار اور ہمسائیگی کے حقوق کو بجالائے اور یہ مطلب بہت کافی شکل ہے جو ہر شخص کا کام نہیں اور یہاں پر ان حقوق کا ذکر کرنا موجب طوالت ہوگا اگر آپ چاہتے ہیں تو کلمہ طیبہ نامی کتاب کی طرف مراجعہ کریں

غم اور اندوہ کیلئے دعائیں

ضرر پہنچانے پر جمع ہو جائیں دعا یہ ہے
بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَمِنَ اللهِ وَإِلَى اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ أَسْلَمْتُ نَفْسِي وَإِلَيْكَ وَجَّهْتُ وَجْهِي وَإِلَيْكَ أَلْجَأْتُ ظَهْرِي وَإِلَيْكَ فَوَّضْتُ أَمْرِي اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي بِحِفْظِ الْإِيمَانِ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَمِنْ تَحْتِي وَمَا قِبَلِي وَادْفَعْ عَنِّي بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَإِنَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ
ساتویں دعا وارد ہوا ہے کہ مصیبت اور خوف بادشاہ کے دور ہونے کے لئے دعائے اہلبیت علیہم السلام پڑھی جائے دعا یہ ہے يَا كَائِنًا قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا

وداع امیر المومنینؑ

جب آپ نجف اشرف سے واپس آنا چاہے تو آپ امیر المومنین علیہ السلام سے وداع کرنے کے لئے یہ کلمات پڑھنے چاہئیں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ وَاَسْتَرْعِيْكَ وَاَقْرَءُ عَلَيْكَ السَّلَامَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرُّسُلِ وَبِمَا جَاءَتْ بِهٖ وَدَعَتْ اِلَيْهِ وَدَلَّتْ عَلَيْهِ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِيْ اِيَّاهُ فَاِنْ تَوَفَّيْتَنِيْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنِّيْ اَشْهَدُ فِيْ مَمَاتِيْ عَلٰى مَا شَهِدْتُ عَلَيْهِ فِيْ حَيٰوتِيْ اَشْهَدُ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيًّا وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَالْحُجَّةَ بْنَ الْحَسَنِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَئِمَّتِيْ وَاَشْهَدُ اَنَّ مَنْ قَتَلَهُمْ وَحَارَبَهُمْ مُشْرِكُوْنَ وَمَنْ رَدَّ عَلَيْهِمْ فِيْ اَسْفَلِ دَرَكٍ مِنَ الْجَحِيْمِ وَاَشْهَدُ اَنَّ مَنْ حَارَبَهُمْ لَنَا اَعْدَاءٌ وَنَحْنُ مِنْهُمْ بُرَاٰءُ وَاَنَّهُمْ حِزْبُ الشَّيْطَانِ وَعَلٰى مَنْ قَتَلَهُمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ وَمَنْ شَرِكَ فِيْهِمْ وَمَنْ سَرَّهُ قَتْلُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيٍّ وَمُحَمَّدٍ وَجَعْفَرٍ وَمُوْسٰى وَعَلِيٍّ وَمُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُجَّةِ وَلَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِهٖ فَاِنْ جَعَلْتَهٗ فَاحْشُرْنِيْ مَعَ هٰؤُلَاءِ الْمُسَمَّيْنَ الْاَئِمَّةِ اَللّٰهُمَّ وَذَلِّلْ قُلُوْبَنَا لَهُمْ بِالطَّاعَةِ وَالْمُنَاصَحَةِ وَالْمَحَبَّةِ وَحُسْنِ الْمُوَازَرَةِ وَالتَّسْلِيْمِ

دوسرا مقصد
جناب امیر المومنینؑ کی مخصوص زیارتوں میں ہے

اور آپ کی مخصوص زیارتیں چند ایک ہیں پہلی زیارت غدیر کے دن ہے. امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے. کہ آپ نے ابی نصر سے فرمایا کہ اے ابی نصر جہاں بھی تو ہو غدیر کے دن جناب امیر المومنین علیہ السلام کی قبر کے پاس حاضر ہو جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس دن مرد مومن اور مومنہ عورت کے ساٹھ سال کے گناہ بخش دیتا ہے اور ماہ رمضان المبارک اور شب قدر میں جو لوگ جہنم سے آزاد کرتا ہے اس سے دوگنے آج کے دن جہنم سے آزاد کرتا ہے جاننا چاہیئے کہ غدیر کے دن کے لئے کئی ایک زیارتیں نقل ہوئی ہیں. پہلی زیارت امین اللہ آج کے دن پڑھنا

غم اور اندوہ کیلئے دعا میں
مُكَوِّنَ كُلِّ شَيْءٍ
وَيَا بَاقِيًا
بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّافْعَلْ بِيْ كَذَا وَكَذَا
اور کذا کذا لفظوں کی جگہ
اپنی حاجت طلب کرے
آٹھویں دعا حضرت
امام محمد تقی علیہ السلام
سے مروی ہے کہ فرج
وکشائش کے لئے اس
دعا پر مواظبت کرنی چاہیے
دعا یہ ہے يَا مَنْ يَّكْفِيْ
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَا يَكْفِيْ
مِنْهُ شَيْءٌ اِكْفِنِيْ
مَا اَهَمَّنِيْ نویں دعا
حضرت امام زین العابدین
علیہ السلام سے مروی ہے
کہ آپ نے اپنے فرزند
سے فرمایا کہ اے بیٹا
جب تم میں سے کسی پر
کوئی مصیبت یا آفت
آجائے تو کامل طریقہ
پر وضو کرے اور دو رکعت
نماز یا چار رکعت پڑھے اور اسکے

نقل ہوا ہے کہ جسے ہم زیارات مطلقہ میں سے دوسری زیارت صفحہ ۳۴۲ پر نقل کر چکے ہیں۔ دوسری وہ زیارت ہے کہ جو معتبر سند سے امام علی نقی علیہ السلام سے نقل ہوئی ہے کہ آپ نے یہ زیارت جناب امیرالمومنین علیہ السلام غدیر کے دن اس سال میں پڑھی جبکہ آپ کو معتصم نے طلب کیا تھا اور اس کی کیفیت یوں ہے کہ جب اس دن زیارت کا قصد کرے تو قبہ مبارکہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر اذن دخول پڑھے اور شیخ اور شہید نے فرمایا کہ پہلے غسل زیارت کرے اور پھر یہ اذن دخول پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ وَقَفْتُ عَلٰی بَابٍ (اور یہ وہی اذن دخول ہے کہ جسے ہم نے پہلے باب کے صفحہ ۳۰۳ پر نقل کیا ہے۔ اذن دخول کے بعد اپنے دائیں پاؤں کو روضہ مبارکہ کے اندر رکھے اور ضریح مبارک کے نزدیک جا کر قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے یہ زیارت پڑھے اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰہِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَسَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَصَفْوَۃِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَمِیْنِ اللّٰہِ عَلٰی وَحْیِہٖ وَعَزَائِمِ اَمْرِہٖ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالْفَاتِحِ لِمَا اسْتُقْبِلَ وَالْمُھَیْمِنِ عَلٰی ذٰلِکَ کُلِّہٖ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَصَلَوَاتُہٗ وَتَحِیَّاتُہٗ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَمَلٰٓئِکَتِہِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعِبَادِہِ الصّٰلِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَسَیِّدَ الْوَصِیِّیْنَ وَوَارِثَ عِلْمِ النَّبِیِّیْنَ وَوَلِیَّ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَمَوْلَایَ وَمَوْلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَایَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا اَمِیْنَ اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ وَسَفِیْرَہٗ فِیْ خَلْقِہٖ وَحُجَّتَہُ الْبَالِغَۃَ عَلٰی عِبَادِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا دِیْنَ اللّٰہِ الْقَوِیْمَ وَصِرَاطَہُ الْمُسْتَقِیْمَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبَاُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ ھُمْ فِیْہِ مُخْتَلِفُوْنَ وَعَنْہُ یُسْئَلُوْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اٰمَنْتَ بِاللّٰہِ وَھُمْ مُشْرِکُوْنَ وَصَدَّقْتَ بِالْحَقِّ وَھُمْ مُکَذِّبُوْنَ وَجَاھَدْتَ وَھُمْ مُحْجِمُوْنَ وَعَبَدْتَ اللّٰہَ مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا حَتّٰی اَتَاکَ الْیَقِیْنُ اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُسْلِمِیْنَ وَیَعْسُوْبَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ وَقَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَخُوْ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَوَصِیُّہٗ وَوَارِثُ عِلْمِہٖ وَاَمِیْنُہٗ عَلٰی شَرْعِہٖ وَخَلِیْفَتُہٗ فِیْ اُمَّتِہٖ وَاَوَّلُ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَصَدَّقَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی نَبِیِّہٖ وَاَشْھَدُ اَنَّہٗ قَدْ بَلَّغَ عَنِ اللّٰہِ مَا اَنْزَلَہٗ فِیْکَ فَصَدَعَ بِاَمْرِہٖ وَاَوْجَبَ عَلٰی اُمَّتِہٖ فَرْضَ طَاعَتِکَ وَوِلَایَتِکَ وَعَقَدَ عَلَیْھِمُ الْبَیْعَۃَ لَکَ وَجَعَلَکَ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ کَمَا جَعَلَہُ اللّٰہُ کَذٰلِکَ ثُمَّ اَشْھَدَ اللّٰہَ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ فَقَالَ اَلَسْتُ قَدْ بَلَّغْتُ فَقَالُوْا اَللّٰھُمَّ بَلٰی فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ وَکَفٰی بِکَ

غم اور اندوہ کیلئے دعائیں

آخر میں یہ دعا پڑھے۔
یَا مَوْضِعَ کُلِّ شَکْوٰی وَیَا سَامِعَ کُلِّ نَجْوٰی وَیَا شَاھِدَ کُلِّ مَلَاءٍ وَیَا عَالِمَ کُلِّ خَفِیَّۃٍ وَیَا دَافِعَ مَا یَشَاءُ مِنْ بَلِیَّۃٍ یَا خَلِیْلَ اِبْرَاھِیْمَ وَیَا نَجِیَّ مُوْسٰی وَیَا مُصْطَفِیَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَدْعُوْکَ دُعَاءَ مَنِ اشْتَدَّتْ فَاقَتُہٗ وَقَلَّتْ حِیْلَتُہٗ وَضَعُفَتْ قُوَّتُہٗ دُعَاءَ الْغَرِیْبِ الْغَرِیْقِ الْمُضْطَرِّ الَّذِیْ لَا یَجِدُ لِکَشْفِ مَا ھُوَ فِیْہِ اِلَّا اَنْتَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ
پس ہر اسپتینہ نہیں پڑھے گا کوئی اس دعا کو مگر یہ کہ خداوند عالم اس سے اس آنے والی مصیبت کو ٹال دے گا انشاءاللہ تعالے

دسویں دعا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہم و غم کو دور کرنے

شَهِيدًا وَحَاكِمًا بَيْنَ الْعِبَادِ فَلَعَنَ اللّٰهُ جَاحِدَ وِلَايَتِكَ بَعْدَ الْإِقْرَارِ وَنَاكِثَ عَهْدِكَ بَعْدَ
الْمِيثَاقِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ وَفَيْتَ بِعَهْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مُوفٍ لَكَ بِعَهْدِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا
عَاهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيهِ اَجْرًا عَظِيمًا وَاَشْهَدُ اَنَّكَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ الْحَقُّ الَّذِي نَطَقَ بِوِلَايَتِكَ
التَّنْزِيلُ وَاَخَذَ لَكَ الْعَهْدَ عَلَى الْاُمَّةِ بِذٰلِكَ الرَّسُولُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ وَعَمَّكَ وَاَخَاكَ الَّذِينَ تَاجَرْتُمُ
اللّٰهَ بِنُفُوسِكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيكُمْ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ
لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰيةِ وَالْاِنْجِيلِ
وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهٖ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ
اَلتَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الْاٰمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ
النَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ اَشْهَدُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَنَّ الشَّاكَّ
فِيكَ مَا اٰمَنَ بِالرَّسُولِ الْاَمِينِ وَاَنَّ الْعَادِلَ بِكَ غَيْرَكَ عَانِدٌ عَنِ الدِّينِ الْقَوِيمِ الَّذِي ارْتَضَاهُ لَنَا
رَبُّ الْعَالَمِينَ وَاَكْمَلَهُ بِوِلَايَتِكَ يَوْمَ الْغَدِيرِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ الْمَعْنِيُّ بِقَوْلِ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ وَاَنَّ هٰذَا
صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهٖ ضَلَّ وَاللّٰهِ وَاَضَلَّ مَنِ اتَّبَعَ سِوَاكَ
وَعَنَدَ عَنِ الْحَقِّ مَنْ عَادَاكَ اَللّٰهُمَّ سَمِعْنَا لِاَمْرِكَ وَاَطَعْنَا وَاتَّبَعْنَا صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ فَاهْدِنَا رَبَّنَا
وَلَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا اِلٰى طَاعَتِكَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الشَّاكِرِينَ لِاَنْعُمِكَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ
لَمْ تَزَلْ لِلْهَوٰى مُخَالِفًا وَلِلتُّقٰى مُحَالِفًا وَعَلٰى كَظْمِ الْغَيْظِ قَادِرًا وَعَنِ النَّاسِ عَافِيًا غَافِرًا وَاِذَا عُصِيَ
اللّٰهُ سَاخِطًا وَاِذَا اُطِيعَ اللّٰهُ رَاضِيًا وَبِمَا عَهِدَ اِلَيْكَ عَامِلًا رَاعِيًا لِمَا اسْتُحْفِظْتَ حَافِظًا لِمَا
اسْتُودِعْتَ مُبَلِّغًا مَا حُمِّلْتَ مُنْتَظِرًا مَا وُعِدْتَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مَا اتَّقَيْتَ ضَارِعًا وَلَا اَمْسَكْتَ
عَنْ حَقِّكَ جَازِعًا وَلَا اَحْجَمْتَ عَنْ مُجَاهَدَةِ عَاصِيكَ نَاكِلًا وَلَا اَظْهَرْتَ الرِّضٰى بِخِلَافِ
مَا يُرْضِي اللّٰهَ مُدَاهِنًا وَلَا وَهَنْتَ لِمَا اَصَابَكَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا ضَعُفْتَ وَلَا اسْتَكَنْتَ عَنْ
طَلَبِ حَقِّكَ مُرَاقِبًا مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ تَكُونَ كَذٰلِكَ بَلْ ظُلِمْتَ احْتَسَبْتَ رَبَّكَ وَفَوَّضْتَ اِلَيْهِ
اَمْرَكَ وَذَكَّرْتَهُمْ فَمَا ادَّكَرُوا وَوَعَظْتَهُمْ فَمَا اتَّعَظُوا وَخَوَّفْتَهُمُ اللّٰهَ فَمَا تَخَوَّفُوا وَاَشْهَدُ اَنَّكَ
يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ جَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ حَتّٰى دَعَاكَ اللّٰهُ اِلٰى جِوَارِهٖ وَقَبَضَكَ اِلَيْهِ بِاخْتِيَارِهٖ

غم اور اندوہ کیلئے دعائیں

کے لئے غسل بجا لائے اور
دو رکعت نماز پڑھنے
کے بعد یہ کہے یَا فَارِجَ
الْهَمِّ وَيَا كَاشِفَ
الْغَمِّ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا فَرِّجْ
هَمِّي وَاكْشِفْ غَمِّي
يَا اَللّٰهُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ
الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ
وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ
كُفُوًا اَحَدٌ اِعْصِمْنِي
وَطَهِّرْنِي وَاذْهَبْ بِبَلِيَّتِي
اور آیۃ الکرسی و معوذتین
کو پڑھے گیارہویں دعا
روایت ہوئی ہے کہ ہم و
غم کے دور کرنے کے لئے
سو مرتبہ سجدہ میں یہ
کہے يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا لَا
اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ
اَسْتَغِيثُ فَاكْفِنِي مَا
اَهَمَّنِي وَلَا تَكِلْنِي
اِلٰى نَفْسِي بارہویں دعا
حضرت موسیٰ ابن جعفر
علیہ السلام سے منقول ہے
کہ آپ نے سماعہ سے

وَأَلْزَمَ أَعْدَائَكَ الْحُجَّةَ بِقَتْلِهِمْ إِيَّاكَ لِتَكُونَ الْحُجَّةُ لَكَ عَلَيْهِمْ مَعَ مَا لَكَ مِنَ الْحُجَجِ الْبَالِغَةِ عَلَى جَمِيعِ
خَلْقِهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَبَدْتَ اللّٰهَ مُخْلِصًا وَجَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ صَابِرًا وَجُدْتَ
بِنَفْسِكَ مُحْتَسِبًا وَعَمِلْتَ بِكِتَابِهِ وَاتَّبَعْتَ سُنَّةَ نَبِيِّهِ وَأَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَآتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَأَمَرْتَ
بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ مَا اسْتَطَعْتَ مُبْتَغِيًا مَا عِنْدَ اللّٰهِ رَاغِبًا فِيمَا وَعَدَ اللّٰهُ لَا تَحْفِلُ
بِالنَّوَائِبِ وَلَا تَهِنُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَلَا تَحْجِمُ عَنْ مُحَارِبٍ أَفِكَ مَنْ نَسَبَ غَيْرَ ذٰلِكَ إِلَيْكَ وَافْتَرَى بَاطِلًا
عَلَيْكَ وَأَوْلَى لِمَنْ عَنَدَ عَنْكَ لَقَدْ جَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ الْجِهَادِ وَصَبَرْتَ عَلَى الْأَذَى صَبْرَ احْتِسَابٍ
وَأَنْتَ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَصَلَّى لَهُ وَجَاهَدَ وَأَبْدَى صَفْحَتَهُ فِي دَارِ الشِّرْكِ وَالْأَرْضُ مَشْحُونَةٌ
ضَلَالَةً وَالشَّيْطَانُ يُعْبَدُ جَهْرَةً وَأَنْتَ الْقَائِلُ لَا تَزِيدُنِي كَثْرَةُ النَّاسِ حَوْلِي عِزَّةً وَلَا تَفَرُّقُهُمْ عَنِّي
وَحْشَةً وَلَوْ أَسْلَمَنِي النَّاسُ جَمِيعًا لَمْ أَكُنْ مُتَضَرِّعًا اعْتَصَمْتَ بِاللّٰهِ فَعَزَزْتَ وَآثَرْتَ الْآخِرَةَ
عَلَى الْأُولَى فَزَهِدْتَ وَأَيَّدَكَ اللّٰهُ وَهَدَاكَ وَأَخْلَصَكَ وَاجْتَبَاكَ فَمَا تَنَاقَضَتْ أَفْعَالُكَ وَلَا اخْتَلَفَتْ
أَقْوَالُكَ وَلَا تَقَلَّبَتْ أَحْوَالُكَ وَلَا ادَّعَيْتَ وَلَا افْتَرَيْتَ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَلَا شَرِهْتَ إِلَى الْحُطَامِ
وَلَا دَنَّسَكَ الْآثَامُ وَلَمْ تَزَلْ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكَ وَيَقِينٍ مِنْ أَمْرِكَ تَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَإِلَى صِرَاطٍ
مُسْتَقِيمٍ أَشْهَدُ شَهَادَةَ حَقٍّ وَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ قَسَمَ صِدْقٍ أَنَّ مُحَمَّدًا وَآلَهُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ سَادَاتُ
الْخَلْقِ وَأَنَّكَ مَوْلَايَ وَمَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَنَّكَ عَبْدُ اللّٰهِ وَوَلِيُّهُ وَأَخُو الرَّسُولِ وَوَصِيُّهُ وَوَارِثُهُ
وَأَنَّهُ الْقَائِلُ لَكَ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا آمَنَ بِي مَنْ كَفَرَ بِكَ وَلَا أَقَرَّ بِاللّٰهِ مَنْ جَحَدَكَ وَقَدْ
ضَلَّ مَنْ صَدَّ عَنْكَ وَلَمْ يَهْتَدِ إِلَى اللّٰهِ وَلَا إِلَيَّ مَنْ لَا يَهْتَدِي بِكَ وَهُوَ قَوْلُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ وَإِنِّي
لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى إِلَى وِلَايَتِكَ مَوْلَايَ فَضْلُكَ لَا يَخْفَى وَنُورُكَ
لَا يُطْفَأُ وَأَنَّ مَنْ جَحَدَكَ الظَّلُومُ الْأَشْقَى مَوْلَايَ أَنْتَ الْحُجَّةُ عَلَى الْعِبَادِ وَالْهَادِي إِلَى الرَّشَادِ
وَالْعُدَّةُ لِلْمَعَادِ مَوْلَايَ لَقَدْ رَفَعَ اللّٰهُ فِي الْأُولَى مَنْزِلَتَكَ وَأَعْلَى فِي الْآخِرَةِ دَرَجَتَكَ وَبَصَّرَكَ مَا
عَمِيَ عَلَى مَنْ خَالَفَكَ وَحَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَوَاهِبِ اللّٰهِ لَكَ فَلَعَنَ اللّٰهُ مُسْتَحِلِّي الْحُرْمَةِ مِنْكَ وَذَائِدِي
الْحَقِّ عَنْكَ وَأَشْهَدُ أَنَّهُمُ الْأَخْسَرُونَ الَّذِينَ تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ وَأَشْهَدُ
أَنَّكَ مَا أَقْدَمْتَ وَلَا أَحْجَمْتَ وَلَا نَطَقْتَ وَلَا أَمْسَكْتَ إِلَّا بِأَمْرٍ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ قُلْتَ وَالَّذِي

غم اور اندوہ کیلئے دعائیں

فرمایا اے سماعہ جب بھی تجھے خدا کے حضور میں کوئی حاجت ہو تو یہ کہو اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ فَإِنَّ لَهُمَا عِنْدَكَ شَأْنًا مِنَ الشَّأْنِ وَقَدْرًا مِنَ الْقَدْرِ فَبِحَقِّ ذٰلِكَ الشَّأْنِ وَبِحَقِّ ذٰلِكَ الْقَدْرِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا پس جب قیامت کا دن ہوگا تو کوئی ملک مقرب اور نبی مرسل اور مومن ممتحن باقی نہیں رہے گا۔ مگر یہ کہ وہ محتاج ہوگا محمد و علی صلوات اللہ علیہما والسلام کیطرف فقیر کہتا ہے کہ ابن ابی الحدید نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپنے فرمایا کہ ایک وقت میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ

نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ نَظَرَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَضْرِبُ بِالسَّيْفِ قُدُماً فَقَالَ يَا عَلِيُّ
أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَأُعْلِمُكَ أَنَّ مَوْتَكَ وَحَيَاتَكَ مَعِي وَعَلَى
سُنَّتِي فَوَاللهِ مَا كَذِبْتُ وَلَا كُذِبْتُ وَلَا ضَلَلْتُ وَلَا ضُلَّ بِي وَلَا نَسِيتُ مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَبِّي
وَإِنِّي لَعَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي بَيَّنَهَا لِنَبِيِّهِ وَبَيَّنَهَا النَّبِيُّ لِي وَإِنِّي لَعَلَى الطَّرِيقِ الْوَاضِحِ أَلْفِظُهُ لَفْظاً
صَدَقْتَ وَاللهِ وَقُلْتَ الْحَقَّ فَلَعَنَ اللهُ مَنْ سَاوَاكَ بِمَنْ نَاوَاكَ وَاللهُ جَلَّ اسْمُهُ يَقُولُ هَلْ يَسْتَوِي
الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ فَلَعَنَ اللهُ مَنْ عَدَلَ بِكَ مَنْ فَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ وِلَايَتَكَ
وَأَنْتَ وَلِيُّ اللهِ وَأَخُو رَسُولِهِ وَالذَّابُّ عَنْ دِينِهِ وَالَّذِي نَطَقَ الْقُرْآنُ بِتَفْضِيلِهِ قَالَ اللهُ تَعَالَى
وَفَضَّلَ اللهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْراً عَظِيماً دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً وَكَانَ
اللهُ غَفُوراً رَحِيماً وَقَالَ اللهُ تَعَالَى أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ
بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللهِ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللهِ وَاللهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ
الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللهِ وَ
أُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُقِيمٌ
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ أَشْهَدُ أَنَّكَ الْمَخْصُوصُ بِمِدْحَةِ اللهِ الْمُخْلِصُ
لِطَاعَةِ اللهِ لَمْ تَبْغِ بِالْهُدَى بَدَلاً وَلَمْ تُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّكَ أَحَداً وَأَنَّ اللهَ تَعَالَى اسْتَجَابَ
لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِيكَ دَعْوَتَهُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِإِظْهَارِ مَا أَوْلَاكَ لِأُمَّتِهِ إِعْلَاءً لِشَأْنِكَ
وَإِعْلَاناً لِبُرْهَانِكَ وَدَحْضاً لِلْأَبَاطِيلِ وَقَطْعاً لِلْمَعَاذِيرِ فَلَمَّا أَشْفَقَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَاسِقِينَ وَاتَّقَى
فِيكَ الْمُنَافِقِينَ أَوْحَى إِلَيْهِ رَبُّ الْعَالَمِينَ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ
وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ فَوَضَعَ عَلَى نَفْسِهِ أَوْزَارَ الْمَسِيرِ
وَنَهَضَ فِي رَمْضَاءِ الْهَجِيرِ فَخَطَبَ وَأَسْمَعَ وَنَادَى فَأَبْلَغَ ثُمَّ سَأَلَهُمْ أَجْمَعَ فَقَالَ هَلْ بَلَّغْتُ
فَقَالُوا اللَّهُمَّ بَلَى فَقَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثُمَّ قَالَ أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَقَالُوا بَلَى
فَأَخَذَ بِيَدِكَ وَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ
وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ فَمَا آمَنَ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فِيكَ عَلَى نَبِيِّهِ إِلَّا قَلِيلٌ وَلَا زَادَ

توسل محمد و علی علیہما السلام

سے سوال کیا کہ آپ میری مغفرت کے لئے دعا فرمائیں تو فرمانے لگے کہ کردوں گا پھر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی پھر دعا کے لئے ہاتھ بلند کئے میں نے کان لگا کے آپ کی دعا کو سنا تو آپ کہہ رہے تھے کہ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ عَلِيٍّ عِنْدَكَ اغْفِرْ لِعَلِيٍّ یعنی اے خدا علی کا واسطہ ہے تجھے تو علی کو بخش دے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا دعا ہوئی جو آپ نے کی ہے تو آپ نے فرمایا کہ کیا خدا کے نزدیک علی سے زیادہ کوئی صاحب قدر و منزلت ہے کہ جس کو میں خدا کے ہاں شفیع قرار دوں، مؤلف کہتا ہے کہ ہم نے باب اول میں جہاں سجدہ شکر کی دعاؤں کے ذکر میں

٣٦٠

أكثرهم غير مخسر ولقد أنزل الله تعالى فيك من قبل وهم كارهون يا أيها الذين آمنوا
من يرتد منكم عن دينه فسوف يأتي الله بقوم يحبهم ويحبونه أذلة على المؤمنين أعزة
على الكافرين يجاهدون في سبيل الله ولا يخافون لومة لائم ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء
والله واسع عليم إنما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين يقيمون الصلوة ويؤتون
الزكوة وهم راكعون ومن يتول الله ورسوله والذين آمنوا فإن حزب الله هم الغالبون
ربنا آمنا بما أنزلت واتبعنا الرسول فاكتبنا مع الشاهدين ربنا لا تزغ قلوبنا بعد إذ هديتنا
وهب لنا من لدنك رحمة إنك أنت الوهاب اللهم إنا نعلم أن هذا هو الحق من عندك
فالعن من عارضه واستكبر وكذب به وكفر وسيعلم الذين ظلموا أي منقلب ينقلبون
السلام عليك يا أمير المؤمنين وسيد الوصيين وأول العابدين وأزهد الزاهدين
ورحمة الله وبركاته وصلواته وتحياته أنت مطعم الطعام على حبه مسكينا ويتيما
وأسيرا لوجه الله لا تريد منهم جزاء ولا شكورا وفيك أنزل الله تعالى ويؤثرون على أنفسهم
ولو كان بهم خصاصة ومن يوق شح نفسه فأولئك هم المفلحون وأنت الكاظم للغيظ
والعافي عن الناس والله يحب المحسنين وأنت الصابر في البأساء والضراء وحين البأس و
أنت القاسم بالسوية والعادل في الرعية والعالم بحدود الله من جميع البرية والله تعالى
أخبر عما أولاك من فضله بقوله أفمن كان مؤمنا كمن كان فاسقا لا يستوون أما الذين
آمنوا وعملوا الصالحات فلهم جنات المأوى نزلا بما كانوا يعملون وأنت المخصوص بعلم
التنزيل وحكم التأويل ونص الرسول ولك المواقف المشهودة والمقامات المشهورة والأيام
المذكورة يوم بدر ويوم الأحزاب إذ زاغت الأبصار وبلغت القلوب الحناجر وتظنون
بالله الظنونا هنالك ابتلي المؤمنون وزلزلوا زلزالا شديدا وإذ يقول المنافقون والذين
في قلوبهم مرض ما وعدنا الله ورسوله إلا غرورا وإذ قالت طائفة منهم يا أهل يثرب
لا مقام لكم فارجعوا ويستأذن فريق منهم النبي يقولون إن بيوتنا عورة وما هي بعورة
إن يريدون إلا فرارا وقال الله تعالى ولما رأى المؤمنون الأحزاب قالوا هذا ما وعدنا

بیماریوں کے لئے دعائیں

بعض دعاؤں کو لکھا ہے جو کہ اس فصل سے مناسبت رکھتی ہیں

فصل ہشتم

ان چند دعاؤں کے بیان میں ہے کہ جو حل امراض کے لئے وارد ہوئی ہیں

پہلی دعا حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ درد و مرض کے لئے یہ کہا کر بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ كَمْ مِنْ نِعْمَةِ اللّٰهِ فِي عِرْقٍ سَاكِنٍ وَغَيْرِ سَاكِنٍ عَلٰى عَبْدٍ شَاكِرٍ وَغَيْرِ شَاكِرٍ اپنی داڑھی کو داہیں ہاتھ میں پکڑ کر یہ دعا نماز واجب کے بعد پڑھنی چاہیے اور تین مرتبہ یہ کہے اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنِّي كُرْبَتِي وَعَجِّلْ عَافِيَتِي وَاكْشِفْ ضُرِّي اور زیادہ کوشش کر کہ یہ عمل حالت اشک وگریہ میں صادر ہو۔

دوسری دعا حضرت صادق علیہ السلام سے

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّا اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا فَقَتَلْتَ عَمْرَهُمْ وَهَزَمْتَ
جَمْعَهُمْ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا وَّكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَ
كَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا وَيَوْمَ اُحُدٍ اِذْ يُصْعِدُوْنَ وَلَا يَلْوُوْنَ عَلٰى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْهُمْ فِيْ اُخْرٰىهُمْ
وَاَنْتَ تَذُوْدُ بُهَمَ الْمُشْرِكِيْنَ عَنِ النَّبِيِّ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ حَتّٰى رَدَّهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْكُمَا خَآئِفِيْنَ وَنَصَرَ بِكَ الْخَاذِلِيْنَ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ عَلٰى مَا نَطَقَ بِهِ التَّنْزِيْلُ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ
فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ
سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اَنْتَ وَمَنْ يَّلِيْكَ وَعَمُّكَ الْعَبَّاسُ يُنَادِي
الْمُنْهَزِمِيْنَ يَآ اَصْحَابَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ يَآ اَهْلَ بَيْعَةِ الشَّجَرَةِ حَتَّى اسْتَجَابَ لَهٗ قَوْمٌ قَدْ كَفَيْتَهُمُ
الْمُؤْنَةَ وَتَكَفَّلْتَ دُوْنَهُمُ الْمَعُوْنَةَ فَعَادُوْا اٰيِسِيْنَ مِنَ الْمَثُوْبَةِ رَاجِيْنَ وَعْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى
بِالتَّوْبَةِ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهٗ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَاَنْتَ حَآئِزٌ
دَرَجَةَ الصَّبْرِ فَآئِزٌ بِعَظِيْمِ الْاَجْرِ وَيَوْمَ خَيْبَرَ اِذْ اَظْهَرَ اللّٰهُ خَوَرَ الْمُنَافِقِيْنَ وَقَطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِيْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ وَكَانَ
عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا مَوْلَايَ اَنْتَ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ وَالْمَحَجَّةُ الْوَاضِحَةُ وَالنِّعْمَةُ السَّابِغَةُ وَالْبُرْهَانُ
الْمُنِيْرُ فَهَنِيْئًا لَّكَ بِمَآ اٰتَاكَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلٍ وَّتَبًّا لِّشَانِئِكَ ذِي الْجَهْلِ شَهِدْتَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ جَمِيْعَ حُرُوْبِهٖ وَمَغَازِيْهِ تَحْمِلُ الرَّايَةَ اَمَامَهٗ وَتَضْرِبُ بِالسَّيْفِ قُدَّامَهٗ ثُمَّ لِحَزْمِكَ
الْمَشْهُوْرِ وَبَصِيْرَتِكَ فِي الْاُمُوْرِ اَمَّرَكَ فِي الْمَوَاطِنِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ اَمِيْرٌ وَّكَمْ مِّنْ اَمْرٍ صَدَّكَ
عَنْ اِمْضَآءِ عَزْمِكَ فِيْهِ التُّقٰى وَاتَّبَعَ غَيْرُكَ فِيْ مِثْلِهِ الْهَوٰى فَظَنَّ الْجَاهِلُوْنَ اَنَّكَ عَجَزْتَ عَمَّا اِلَيْهِ
انْتَهٰى ضَلَّ وَاللّٰهِ الظَّآنُّ لِذٰلِكَ وَمَا اهْتَدٰى وَلَقَدْ اَوْضَحْتَ مَآ اَشْكَلَ مِنْ ذٰلِكَ لِمَنْ تَوَهَّمَ
وَامْتَرٰى بِقَوْلِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ قَدْ يَرَى الْحُوَّلُ الْقُلَّبُ وَجْهَ الْحِيْلَةِ وَدُوْنَهَا حَاجِزٌ مِّنْ تَقْوَى
اللّٰهِ فَيَدَعُهَا رَاْيَ الْعَيْنِ وَيَنْتَهِزُ فُرْصَتَهَا مَنْ لَّا حَرِيْجَةَ لَهٗ فِي الدِّيْنِ صَدَقْتَ وَخَسِرَ الْمُبْطِلُوْنَ
وَاِذْ مَاكَرَكَ النَّاكِثَانِ فَقَالَا نُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَقُلْتَ لَهُمَا لَعَمْرُكُمَا مَا تُرِيْدَانِ الْعُمْرَةَ
لٰكِنْ تُرِيْدَانِ الْغَدْرَةَ فَاَخَذْتَ الْبَيْعَةَ عَلَيْهِمَا وَجَدَّدْتَ الْمِيْثَاقَ فَجَدَّا فِي النِّفَاقِ فَلَمَّا

بیماریوں کے لئے دعائیں

منقول ہے کہ درد والی جگہ پر ہاتھ رکھ کر یہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ امْسَحْ عَنِّيْ مَآ اَجِدُ اور درد والی جگہ کو دائیں ہاتھ سے تین مرتبہ مسح کرے۔

تیسری دعا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام مریض ہوئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو دیکھنے گئے اور ان سے فرمایا کہ یہ کہو اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ تَعْجِيْلَ عَافِيَتِكَ وَصَبْرًا عَلٰى بَلِيَّتِكَ وَخُرُوْجًا اِلٰى رَحْمَتِكَ۔ چوتھی دعا حضرت صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ اپنا ہاتھ درد والی جگہ پر رکھ کر تین مرتبہ یہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ وَهُوَ عِنْدَكَ فِيْٓ اُمِّ الْكِتَابِ

۳۶۲

نبهتهما على فعلهما اغفلا وعادا وما انتفعا وكان عاقبة امرهما خسرا ثم تلاهما اهل
الشام فسرت اليهم بعد الاعذار وهم لا يدينون دين الحق ولا يتدبرون القرآن همج رعاع
ضالون وبالذي انزل على محمد فيك كافرون ولاهل الخلاف عليك ناصرون وقد امر
الله تعالى باتباعك وندب المؤمنين الى نصرك وقال عز وجل يا ايها الذين امنوا اتقوا
الله وكونوا مع الصادقين مولاي بك ظهر الحق وقد نبذه الخلق واوضحت السنن بعد
الدروس والطمس فلك سابقة الجهاد على تصديق التنزيل ولك فضيلة الجهاد على تحقيق التأويل
وعدوك عدو الله جاحد لرسول الله يدعو باطلا ويحكم جائرا ويتامر غاصبا ويدعو حزبه
الى النار وعمار يجاهد وينادي بين الصفين الرواح الرواح الى الجنة ولما استسقى فسقي
اللبن كبر وقال قال لي رسول الله صلى الله عليه وآله آخر شرابك من الدنيا ضياح من
لبن وتقتلك الفئة الباغية فاعترضه ابو العادية الفزاري فقتله فعلى ابي العادية
لعنة الله ولعنة ملائكته ورسله اجمعين وعلى من سل سيفه عليك وسللت سيفك
عليه يا امير المؤمنين من المشركين والمنافقين الى يوم الدين وعلى من رضي بما ساءك
ولم يكرهه واغمض عينه ولم ينكر او اعان عليك بيد او لسان او قعد عن نصرك
او خذل عن الجهاد معك او غمط فضلك وجحد حقك او عدل بك من جعلك الله اولى به من
نفسه وصلوات الله عليك ورحمة الله وبركاته وسلامه وتحياته وعلى الائمة من
آلك الطاهرين انه حميد مجيد والامر الاعجب والخطب الافظع بعد جحدك حقك غصب
الصديقة الطاهرة الزهراء سيدة النساء فدكا ورد شهادتك وشهادة السيدين سلا
لتك وعترة المصطفى صلى الله عليكم وقد اعلى الله تعالى على الامة درجتكم ورفع منزلتكم
وابان فضلكم وشرفكم على العالمين فاذهب عنكم الرجس وطهركم تطهيرا قال
الله عز وجل ان الانسان خلق هلوعا اذا مسه الشر جزوعا واذا مسه الخير منوعا الا المصلين
فاستثنى الله تعالى نبيه المصطفى وانت يا سيد الاوصياء من جميع الخلق فما اعمه من
ظلمك عن الحق ثم افرضوك سهم ذوي القربى مكرا واحادوه عن اهله جورا فلما

درندوں سے تعویذ

عَلٰی حَکِیْمٍ اَنْ تَشْفِیَنِیْ بِشِفَائِکَ وَتُدَاوِیَنِیْ بِدَوَائِکَ وَتُعَافِیَنِیْ مِنْ بَلَائِکَ

پھر محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات پڑھے پانچویں دعا

ابو حمزہ سے روایت ہے کہ میرے زانوں پر درد عارض ہوا پس میں نے اس چیز کی شکایت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں کی تو آپ نے فرمایا کہ جب نماز پڑھے تو یہ کہنا یَا اَجْوَدَ مَنْ اَعْطٰی وَ یَا خَیْرَ مَنْ سُئِلَ وَیَا اَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ ارْحَمْ ضَعْفِیْ وَقِلَّةَ حِیْلَتِیْ وَاعْفِنِیْ مِنْ وَجَعِیْ راوی کہتا ہے کہ میں نے اس کو پڑھا تو عافیت ملی۔ مؤلف کہتا ہے کہ تیسرے باب کی ابتدا میں ہم نے بعض امراض کی دعائیں ذکر کی ہیں۔

فصل نہم

بعض احراز اور عوذات کے

غدیر کے دن امیر المومنینؑ کی زیارت

ال الأمر إليك أجريتهم على ما أجريا رغبة عنهما بما عند الله لك فأشبهت محنتك بهما محن الأنبياء
عليهم السلام عند الوحدة وعدم الأنصار وأشبهت في البيات على الفراش الذبيح عليه السلام
إذ أجبت كما أجاب وأطعت كما أطاع إسماعيل صابرا محتسبا إذ قال له يا بني إني أرى
في المنام أني أذبحك فانظر ماذا ترى قال يا أبت افعل ما تؤمر ستجدني إن شاء الله من الصابرين وكذلك
أنت لما أباتك النبي صلى الله عليه وآله وأمرك أن تضجع في مرقده واقيا له بنفسك أسرعت
إلى إجابته مطيعا ولنفسك على القتل موطنا فشكر الله تعالى طاعتك وأبان عن جميل فعلك
بقوله جل ذكره ومن الناس من يشري نفسه ابتغاء مرضات الله ثم محنتك يوم صفين وقد
رفعت المصاحف حيلة ومكرا فأعرض الشك وعزف الحق واتبع الظن أشبهت محنة هارون
إذ أمره موسى على قومه فتفرقوا عنه وهارون ينادي بهم ويقول يا قوم إنما فتنتم به وإن ربكم
الرحمن فاتبعوني وأطيعوا أمري قالوا لن نبرح عليه عاكفين حتى يرجع إلينا موسى وكذلك
أنت لما رفعت المصاحف قلت يا قوم إنما فتنتم بها وخدعتم فعصوك وخالفوا عليك واستدعوا
نصب الحكمين فأبيت عليهم وتبرأت إلى الله من فعلهم وفوضته إليهم فلما أسفر الحق و
سفه المنكر واعترفوا بالزلل والجور عن القصد اختلفوا من بعده وألزموك على سفه التحكيم
الذي أبيته وأحبوه وحظروه وأباحوا ذنبهم الذي اقترفوه وأنت على نهج بصيرة وهدى وهم على
سنن ضلالة وعمى فما زالوا على النفاق مصرين وفي الغي مترددين حتى أذاقهم الله وبال أمرهم
فأمات بسيفك من عاندك فشقي وهوى وأحيى بحجتك من سعد فهدي صلوات الله عليك غادية
ورائحة وعاكفة وذاهبة فما يحيط المادح وصفك ولا يحبط الطاعن فضلك أنت أحسن
الخلق عبادة وأخلصهم زهادة وأذبهم عن الدين أقمت حدود الله بجهدك وفللت عساكر
المارقين بسيفك تخمد لهب الحروب ببنانك وتهتك ستور الشبه ببيانك وتكشف لبس
الباطل عن صريح الحق لا تأخذك في الله لومة لائم وفي مدح الله تعالى لك غنى عن مدح المادحين
وتقريظ الواصفين قال الله تعالى من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم
من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا تبديلا ولما رأيت أن قتلت الناكثين والقاسطين

درندوں سے تعویذ

بیان میں ہے یہاں صرف پانچ چیزیں ذکر کی جائینگی پہلی دعا روایت ہوئی ہے کہ ایک شخص نے حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں متوحش رہنے کی شکایت کی آپ نے فرمایا کیا نہ بتاؤں تجھے ایک چیز کہ اگر اسے کہو تو رات و دن میں کبھی بھی تمہیں خوف و وحشت طاری نہ ہو، وہ یہ ہے

بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ اِنَّهُ مَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ اِنَّ اللهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ فِيْ كَنَفِكَ وَفِيْ جِوَارِكَ وَاجْعَلْنِيْ فِيْ اَمَانِكَ وَفِيْ مَنْعِكَ

روایت میں ہے کہ ایک شخص اس دعا کو تیس سال تک پڑھتا رہا ایک رات اس نے نہ پڑھا تو ایک بچھو آیا اور اسکے ڈس دیا، دوسری دعا

وَالْمَارِقِیْنَ وَصَدَّقَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَعْدَهٗ فَاَوْفَیْتَ بِعَهْدِهٖ قُلْتَ اَمَا اٰنَ اَنْ تُخْضَبَ هٰذِهٖ مِنْ هٰذِهٖ اَمْ مَتٰى یُبْعَثُ اَشْقَاهَا وَاثِقًا بِاَنَّكَ عَلٰى بَیِّنَةٍ مِنْ رَبِّكَ وَبَصِیْرَةٍ مِنْ اَمْرِكَ قَادِمٌ عَلَى اللّٰهِ مُسْتَبْشِرٌ بِبَیْعِكَ الَّذِیْ بَایَعْتَهٗ بِهٖ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ اَنْبِیَائِكَ وَاَوْصِیَاءِ اَنْبِیَائِكَ بِجَمِیْعِ لَعَنَاتِكَ وَاَصْلِهِمْ حَرَّ نَارِكَ وَالْعَنْ مَنْ غَصَبَ وَلِیَّكَ حَقَّهٗ وَاَنْكَرَ عَهْدَهٗ وَجَحَدَهٗ بَعْدَ الْیَقِیْنِ وَالْاِقْرَارِ بِالْوِلَایَةِ لَهٗ یَوْمَ اَكْمَلْتَ لَهُ الدِّیْنَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمَنْ ظَلَمَهٗ وَاَشْیَاعَهُمْ وَاَنْصَارَهُمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ ظَالِمِی الْحُسَیْنِ وَقَاتِلِیْهِ وَالْمُتَابِعِیْنَ عَدُوَّهٗ وَنَاصِرِیْهِ وَالرَّاضِیْنَ بِقَتْلِهٖ وَخَاذِلِیْهِ لَعْنًا وَبِیْلًا اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ اٰلَ مُحَمَّدٍ وَمَانِعِیْهِمْ حُقُوْقَهُمْ اَللّٰهُمَّ خُصَّ اَوَّلَ ظَالِمٍ وَغَاصِبٍ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ بِاللَّعْنِ وَكُلَّ مُسْتَنٍّ بِمَا سَنَّ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰى عَلِیٍّ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ وَاٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ وَاجْعَلْنَا بِهِمْ مُتَمَسِّكِیْنَ وَبِوِلَایَتِهِمْ مِنَ الْفَائِزِیْنَ الْاٰمِنِیْنَ الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ مؤلف کہتا ہے کہ ہم نے ہدیۃ الزائرین میں اس زیارت کی سند کی طرف اشارہ کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ اس زیارت کو نزدیک اور دور سے ہر روز پڑھا جا سکتا ہے اور یہ بھی ایک اہم فائدہ ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کے شائقین اور عبادت کی طرف رغبت کرنے والے اسے غنیمت شمار کریں گے

تیسری زیارت

غدیر کے دن وہ زیارت ہے کہ جسے سید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب اقبال میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کی ہے اور فرمایا ہے کہ غدیر کے دن جناب امیر المومنین علیہ السلام کی قبر مبارک کے نزدیک جا کر نماز اور دعا وغیرہ کے بعد اسے پڑھے اور اگر کسی دوسرے شہر میں موجود ہو تو اس دن جناب امیر المومنین علیہ السلام کی قبر مبارک کی طرف اشارہ کرکے اسے پڑھے اور وہ زیارت یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى وَلِیِّكَ وَاَخِیْ نَبِیِّكَ وَوَزِیْرِهٖ وَحَبِیْبِهٖ وَخَلِیْلِهٖ وَمَوْضِعِ سِرِّهٖ وَخِیَرَتِهٖ مِنْ اُسْرَتِهٖ وَوَصِیِّهٖ وَصَفْوَتِهٖ وَخَالِصَتِهٖ وَاَمِیْنِهٖ وَوَلِیِّهٖ وَاَشْرَفِ عِتْرَتِهِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَاَبِیْ ذُرِّیَّتِهٖ وَبَابِ حِكْمَتِهٖ وَالنَّاطِقِ بِحُجَّتِهٖ وَالدَّاعِیْ اِلٰى شَرِیْعَتِهٖ وَالْمَاضِیْ عَلٰى سُنَّتِهٖ وَخَلِیْفَتِهٖ عَلٰى اُمَّتِهٖ سَیِّدِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ وَاَصْفِیَائِكَ وَاَوْصِیَاءِ اَنْبِیَائِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ عَنْ نَبِیِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ مَا حُمِّلَ وَرَعٰى مَا اسْتُحْفِظَ وَحَفِظَ مَا اسْتُوْدِعَ وَحَلَّلَ حَلَالَكَ

درندوں سے تعویذ

جو شخص رات و دن ایسے گھر یا کمرہ میں ہو تو آیت الکرسی اور یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَتِیْ وَاَعِنِّیْ عَلٰى وَحْدَتِیْ

تیسری دعا روایت میں ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسن و حسین علیہما السلام کو ان کلمات کے ساتھ تعویذ دیا اُعِیْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ وَاَسْمَائِهِ الْحُسْنٰى كُلِّهَا عَامَّةً مِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَالْهَامَّةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ عَیْنٍ لَامَّةٍ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ پھر آپ نے فرمایا کہ اسی طرح تعویذ کرتے تھے جناب ابراہیم اسماعیل و اسحاق کو۔ چوتھی دعا روایت میں ہے کہ بعض غزوات میں اصحاب نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کھٹمل و پسو کی اذیت دینے کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا

وَحَرَّمَ حَرَامَكَ وَأَقَامَ أَحْكَامَكَ وَدَعَا إِلَىٰ سَبِيلِكَ وَوَالَىٰ أَوْلِيَاءَكَ وَعَادَىٰ أَعْدَاءَكَ وَجَاهَدَ النَّاكِثِينَ عَنْ سَبِيلِكَ وَالْقَاسِطِينَ وَالْمَارِقِينَ عَنْ أَمْرِكَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ لَا تَأْخُذُهُ فِي اللَّهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ حَتَّىٰ بَلَغَ فِي ذَٰلِكَ الرِّضَا وَسَلَّمَ إِلَيْكَ الْقَضَاءَ وَعَبَدَكَ مُخْلِصًا وَنَصَحَ لَكَ مُجْتَهِدًا حَتَّىٰ أَتَاهُ الْيَقِينُ فَقَبَضْتَهُ إِلَيْكَ شَهِيدًا سَعِيدًا وَلِيًّا تَقِيًّا رَضِيًّا زَكِيًّا هَادِيًا مَهْدِيًّا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِ أَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْ أَنْبِيَائِكَ وَأَصْفِيَائِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

دوسری مخصوص زیارت امیر المومنین علیہ السلام

جناب پیغمبر خدا کے مولود کے دن میں ہے، شیخ مفیدؒ اور شہیدؒ اور سید بن طاؤسؒ نے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے جناب امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت ربیع الاول کی سترھویں کو پڑھی اور اسے پھر ثقہ جلیل القدر محمد بن مسلم ثقفی کو تعلیم دی اور فرمایا کہ جب تو جناب امیر المومنین علیہ السلام کی قبر مبارک پر اس دن آئے تو پہلے غسل کرے اور پاکیزہ لباس پہن کر اور خوشبو لگا کر آرام اور وقار سے وہاں جائے اور جب باب سلام پر یعنی حرم مبارک کے دروازے پر پہنچے تو قبلہ کی طرف منہ کر کے تیس دفعہ اللہ اکبر کہے اور پھر یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَىٰ رَسُولِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ خِيَرَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْبَشِيرِ النَّذِيرِ السِّرَاجِ الْمُنِيرِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَى الطُّهْرِ الطَّاهِرِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْعَلَمِ الزَّاهِرِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَنْصُورِ الْمُؤَيَّدِ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ أَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدٍ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ الْمُرْسَلِينَ وَعِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ مَلَائِكَةِ اللّٰهِ الْحَافِّينَ بِهٰذَا الْحَرَمِ وَبِهٰذَا الضَّرِيحِ اللَّائِذِينَ بِهِ پھر قبر مبارک کے نزدیک جائے اور یہ زیارت پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَصِيَّ الْأَوْصِيَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِمَادَ الْأَتْقِيَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ الْأَوْلِيَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الشُّهَدَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا آيَةَ اللّٰهِ الْعُظْمَىٰ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَامِسَ أَهْلِ الْعَبَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ الْأَتْقِيَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِصْمَةَ الْأَوْلِيَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَيْنَ الْمُوَحِّدِينَ النُّجَبَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَالِصَ الْأَخِلَّاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَالِدَ الْأَئِمَّةِ الْأُمَنَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ وَحَامِلَ اللِّوَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَسِيمَ الْجَنَّةِ وَلَظَىٰ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ شُرِّفَتْ بِهِ مَكَّةُ وَمِنَىٰ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَحْرَ الْعُلُومِ وَكَنَفَ

درندوں سے تعویذ

بستر پر سونا چاہیں تو کہیں أَيُّهَا الْأَسْوَدُ الْوَثَّابُ الَّذِي لَا يُبَالِي غَلَقًا وَلَا بَابًا عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِأُمِّ الْكِتَابِ أَنْ لَا تُؤْذِيَنِي وَأَصْحَابِي إِلَىٰ أَنْ يَذْهَبَ اللَّيْلُ وَيَجِيءَ الصُّبْحُ بِمَا جَاءَ پانچویں دعا حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب تو کسی درندہ جانور مثل شیر چیتا، بھیڑیا وغیرہ کو دیکھے تو یہ کہے أَعُوذُ بِرَبِّ دَانِيَالَ وَالْجُبِّ مِنْ كُلِّ أَسَدٍ مُسْتَأْسِدٍ اور حضرت صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب تو کسی درندے جانور کو دیکھے تو اس کے منہ کے سامنے آیۃ الکرسی پڑھے اور اس کو کہہ کر عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِعَزِيمَةِ اللّٰهِ وَعَزِيمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَزِيمَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ وَ

الفقراء السلام عليك يا من ولد في الكعبة وزوج في السماء بسيدة النساء وكان
شهودها الملائكة الأصفياء السلام عليك يا مصباح الضياء السلام عليك يا من خصه
النبي بجزيل الحباء السلام عليك يا من بات على فراش خاتم الأنبياء ووقاه بنفسه شر الأعداء
السلام عليك يا من ردت له الشمس فسامى شمعون الصفا السلام عليك يا من أنجى الله
سفينة نوح باسمه واسم أخيه حيث التطم الماء حولها وطمى السلام عليك يا من تاب
الله به وبأخيه على آدم إذ غوى السلام عليك يا فلك النجاة الذي من ركبه نجى و
من تأخر عنه هوى السلام عليك يا من خاطب الثعبان وذئب الفلا السلام عليك يا أمير
المؤمنين ورحمة الله وبركاته السلام عليك يا حجة الله على من كفر وأناب السلام
عليك يا إمام ذوي الألباب السلام عليك يا معدن الحكمة وفصل الخطاب السلام عليك
يا من عنده علم الكتاب السلام عليك يا ميزان يوم الحساب السلام عليك يا فاصل الحكم
الناطق بالصواب السلام عليك أيها المتصدق بالخاتم في المحراب السلام عليك يا من كفى
الله المؤمنين القتال به يوم الأحزاب السلام عليك يا من أخلص لله الوحدانية وأناب
السلام عليك يا قاتل خيبر وقالع الباب السلام عليك يا من دعاه خير الأنام للمبيت على
فراشه فأسلم نفسه للمنية وأجاب السلام عليك يا من له طوبى وحسن مآب ورحمة الله
وبركاته السلام عليك يا ولي عصمة الدين ويا سيد السادات السلام عليك يا صاحب
المعجزات السلام عليك يا من نزلت في فضله سورة العاديات السلام عليك يا من كتب
اسمه في السماء على السرادقات السلام عليك يا مظهر العجائب والآيات السلام عليك
يا أمير الغزوات السلام عليك يا مخبرا بما غبر وبما هو آت السلام عليك يا مخاطب ذئب
الفلوات السلام عليك يا خاتم الحصى ومبين المشكلات السلام عليك يا من عجبت من
حملاته في الوغى ملائكة السموات السلام عليك يا من ناجى الرسول فقدم بين يدي نجواه
الصدقات السلام عليك يا والد الأئمة البررة السادات ورحمة الله وبركاته
السلام عليك يا تالي المبعوث السلام عليك يا وارث علم خير موروث ورحمة الله وبركاته

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

عزيمة أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام والأئمة الطاهرين عليهم السلام من بعده تو انشاء اللہ تجھ سے منصرف ہو جائے گا۔ چھٹی دعا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین سے فرمایا اے علی جب کسی آفت یا مصیبت میں مبتلا ہو جائے تو یہ کہہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پس یقیناً خداوند عالم برطرف کر دے گا تجھ پر اس چیز کو جسے وہ چاہے گا انواع مصائب میں سے

فصل دہم

ان چند مختصر دعاؤں کے بیان میں ہے جو دنیا و آخرت کی حاجات کے لئے مفید ہیں۔ یہاں تیس دعاؤں کو نقل کیا جاتا ہے پہلی دعا حضرت صادق

مولود کے دن امیرالمومنین کی زیارت

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْوَصِيِّينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ الْمُتَّقِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا غِيَاثَ الْمَكْرُوبِينَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِصْمَةَ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُظْهِرَ الْبَرَاهِينِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا طٰهٰ وَيٰسٓ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبْلَ اللّٰهِ الْمَتِينِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ تَصَدَّقَ فِي صَلٰوتِهِ بِخَاتَمِهِ عَلَى الْمِسْكِينِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَالِعَ الصَّخْرَةِ عَنْ فَمِ الْقَلِيبِ وَمُظْهِرَ الْمَاءِ الْمَعِينِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ اللّٰهِ
النَّاظِرَةَ وَيَدَهُ الْبَاسِطَةَ وَلِسَانَهُ الْمُعَبِّرَ عَنْهُ فِي بَرِيَّتِهِ أَجْمَعِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِلْمِ
النَّبِيِّينَ وَمُسْتَوْدَعَ عِلْمِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَصَاحِبَ لِوَاءِ الْحَمْدِ وَسَاقِيَ أَوْلِيَائِهِ مِنْ حَوْضِ خَاتَمِ
النَّبِيِّينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا يَعْسُوبَ الدِّينِ وَقَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ وَوَالِدَ الْأَئِمَّةِ الْمَرْضِيِّينَ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ الرَّضِيِّ وَوَجْهِهِ الْمُضِيءِ وَجَنْبِهِ الْقَوِيِّ وَصِرَاطِهِ السَّوِيِّ
السَّلَامُ عَلَى الْإِمَامِ التَّقِيِّ الْمُخْلِصِ الصَّفِيِّ السَّلَامُ عَلَى الْكَوْكَبِ الدُّرِّيِّ السَّلَامُ عَلَى الْإِمَامِ أَبِي
الْحَسَنِ عَلِيٍّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَى أَئِمَّةِ الْهُدٰى وَمَصَابِيحِ الدُّجٰى وَأَعْلَامِ التُّقٰى
وَمَنَارِ الْهُدٰى وَذَوِي النُّهٰى وَكَهْفِ الْوَرٰى وَالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى وَالْحُجَّةِ عَلٰى أَهْلِ الدُّنْيَا
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلٰى نُورِ الْأَنْوَارِ وَحُجَّةِ الْجَبَّارِ وَوَالِدِ الْأَئِمَّةِ الْأَطْهَارِ وَقَسِيمِ
الْجَنَّةِ وَالنَّارِ الْمُخْبِرِ عَنِ الْآثَارِ الْمُدَمِّرِ عَلَى الْكُفَّارِ مُسْتَنْقِذِ الشِّيعَةِ الْمُخْلِصِينَ مِنْ عَظِيمِ الْأَوْزَارِ
السَّلَامُ عَلَى الْمَخْصُوصِ بِالطَّاهِرَةِ التَّقِيَّةِ ابْنَةِ الْمُخْتَارِ الْمَوْلُودِ فِي الْبَيْتِ ذِي الْأَسْتَارِ الْمُزَوَّجِ فِي
السَّمَاءِ بِالْبَرَّةِ الطَّاهِرَةِ الرَّضِيَّةِ الْمَرْضِيَّةِ وَالِدَةِ الْأَئِمَّةِ الْأَطْهَارِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ
السَّلَامُ عَلَى النَّبَإِ الْعَظِيمِ الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ وَعَلَيْهِ يُعْرَضُونَ وَعَنْهُ يُسْأَلُونَ السَّلَامُ
عَلٰى نُورِ اللّٰهِ الْأَنْوَرِ وَضِيَائِهِ الْأَزْهَرِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ وَحُجَّتَهُ
وَخَالِصَةَ اللّٰهِ وَخَاصَّتَهُ أَشْهَدُ أَنَّكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ لَقَدْ جَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ وَاتَّبَعْتَ
مِنْهَاجَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَحَلَّلْتَ حَلَالَ اللّٰهِ وَحَرَّمْتَ حَرَامَ اللّٰهِ وَشَرَعْتَ
أَحْكَامَهُ وَأَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَآتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ صَابِرًا نَاصِرًا مُجْتَهِدًا مُحْتَسِبًا عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيمَ الْأَجْرِ حَتّٰى أَتَاكَ الْيَقِينُ
فَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ دَفَعَكَ عَنْ حَقِّكَ وَأَزَالَكَ عَنْ مَقَامِكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ بَلَغَهُ ذٰلِكَ فَرَضِيَ

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

علیہ السلام سے مروی ہے کہ یہ کہو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي أَخْشَاكَ كَأَنِّي أَرَاكَ وَأَسْعِدْنِي بِتَقْوَاكَ وَلَا تُشْقِنِي بِنَشْطِي لِمَعَاصِيكَ وَخِرْ لِي فِي قَضَائِكَ وَبَارِكْ لِي فِي قَدَرِكَ حَتّٰى لَا أُحِبَّ تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتَ وَلَا تَعْجِيلَ مَا أَخَّرْتَ وَاجْعَلْ غِنَايَ فِي نَفْسِي وَمَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَيْنِ مِنِّي وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِي وَأَرِنِي فِيهِ قُدْرَتَكَ يَا رَبِّ وَأَقْرِرْ بِذٰلِكَ عَيْنِي

دوسری دعا نیز انہی حضرت سے منقول ہے کہ یہ کہو اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلٰى هَوْلِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَأَخْرِجْنِي مِنَ الدُّنْيَا سَالِمًا وَزَوِّجْنِي مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَاكْفِنِي مَؤُونَتِي وَمَؤُونَةَ عِيَالِي وَمَؤُونَةَ النَّاسِ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ

أَشْهَدُ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ وَأَنْبِيَآءَهُ وَرُسُلَهُ أَنِّي وَلِيٌّ لِمَنْ وَالَاكَ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ پھر اپنے آپ کو قبر مبارک سے چمٹائے اور بوسہ دے اور یہ کہے أَشْهَدُ أَنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِي وَتَشْهَدُ مَقَامِي وَأَشْهَدُ لَكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ بِالْبَلَاغِ وَالْأَدَاءِ يَا مَوْلَايَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ يَا أَمِينَ اللّٰهِ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ذُنُوبًا قَدْ أَثْقَلَتْ ظَهْرِي وَمَنَعَتْنِي مِنَ الرُّقَادِ وَذِكْرُهَا يُقَلْقِلُ أَحْشَائِي وَقَدْ هَرَبْتُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَيْكَ فَبِحَقِّ مَنِ ائْتَمَنَكَ عَلٰى سِرِّهِ وَاسْتَرْعَاكَ أَمْرَ خَلْقِهِ وَقَرَنَ طَاعَتَكَ بِطَاعَتِهِ وَمُوَالَاتَكَ بِمُوَالَاتِهِ كُنْ لِي إِلَى اللّٰهِ شَفِيعًا وَمِنَ النَّارِ مُجِيرًا وَعَلَى الدَّهْرِ ظَهِيرًا اس کے بعد پھر قبر مبارک سے چمٹائے اور اسے بوسہ دے اور یہ پڑھے يَا وَلِيَّ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ يَا بَابَ حِطَّةِ اللّٰهِ وَلِيُّكَ وَزَائِرُكَ وَاللَّائِذُ بِقَبْرِكَ وَالنَّازِلُ بِفِنَائِكَ وَالْمُنِيخُ رَحْلَهُ فِي جِوَارِكَ يَسْأَلُكَ أَنْ تَشْفَعَ لَهُ إِلَى اللّٰهِ فِي قَضَاءِ حَاجَتِهِ وَنُجْحِ طَلِبَتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَإِنَّ لَكَ عِنْدَ اللّٰهِ الْجَاهَ الْعَظِيمَ وَالشَّفَاعَةَ الْمَقْبُولَةَ فَاجْعَلْنِي يَا مَوْلَايَ مِنْ هَمِّكَ وَأَدْخِلْنِي فِي حِزْبِكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى ضَجِيعَيْكَ آدَمَ وَنُوحٍ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَلَدَيْكَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلَى الْأَئِمَّةِ الطَّاهِرِينَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ پھر اس کے بعد چھ رکعت نماز زیارت دو رکعت جناب امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کے لئے اور دو رکعت حضرت آدم علیہ السلام اور دو رکعت حضرت نوح علیہ السلام کی زیارت کے لئے پڑھے اور پھر اللہ تعالےٰ سے زیادہ سوال کرے کہ انشاء اللہ قبول ہو گا۔ مؤلف کہتا ہے کہ صاحب مزار کبیر نے فرمایا ہے کہ اسی سابقہ زیارت کو سترھویں ربیع الاول میں طلوع آفتاب کے نزدیک پڑھا جائے اور علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ بہترین زیارات میں سے ہے اور بسند معتبر کتب معتبرہ میں اس کا ذکر موجود ہے اور بعض روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ زیارت اس دن کے ساتھ مختص نہیں ہے بلکہ جس وقت بھی یہ زیارت پڑھے اچھا ہے۔ مؤلف کہتا ہے کہ اگر کوئی کہے کہ کس لئے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کے دن یا مبعث کے دن جناب امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت وارد ہوئی ہے اور خود جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان دنوں زیارت وارد نہیں ہوئی حالانکہ مناسبت تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی زیارت وارد ہونے میں تھی، تو ہم جواب دیں گے کہ یہ سب کچھ ان دو بزرگواروں کے آپس میں شدت اتصال اور کمال اتحاد کی وجہ سے ہے کہ جس نے جناب امیر المومنین

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

تیسری دعا: یہ دعا شریف ہے جو انسان کو گناہوں سے بچاتی ہے اور دنیا اور آخرت کے لئے جامع ہے دعا یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ يَا مَنْ أَظْهَرَ الْجَمِيلَ وَسَتَرَ الْقَبِيحَ وَلَمْ يَهْتِكِ السِّتْرَ عَنِّي يَا كَرِيمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ وَيَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوٰى وَيَا مُنْتَهٰى كُلِّ شَكْوٰى يَا كَرِيمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيمَ الْمَنِّ يَا مُبْتَدِئًا كُلِّ نِعْمَةٍ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّاهُ يَا سَيِّدَاهُ يَا مَوْلَيَاهُ يَا غَايَتَاهُ يَا غِيَاثَاهُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَسْأَلُكَ أَنْ لَا تَجْعَلَنِي فِي النَّارِ اس وقت طلب کر خدا

علیہ السلام کی زیارت کی اس نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیارت کی اور اس کی دلیل قرآن میں آیت انفسنا ہے کیونکہ مباہلہ میں خداوند عالم نے جناب امیرالمومنین علیہ السلام کو نفس پیغمبر صلعم قرار دیا اور کسی غیر کو یہ مقام نہیں ملا اور بہت کافی اخبار میں بھی یہ ہے کہ ان میں سے ایک شیخ محمد بن المشہدی رحمۃ اللہ علیہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک عرب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، میرا گھر آپ کے گھر سے دور ہے اور مجھے آپ کی زیارت کا شوق آپ کی زیارت کے لئے یہاں لے آتا ہے اور کبھی میں یہاں آتا ہوں تو آپ سے ملاقات نہیں ہوتی اور میں علی بن ابی طالب سے ملاقات کرتا ہوں اور وہ مجھے موعظہ اور حدیث بیان کر کے مانوس کرتے رہتے ہیں لیکن میں بہت افسوس کے ساتھ آپ کی ملاقات نہ ہونے کی وجہ سے واپس لوٹ جاتا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ جو شخص علی علیہ السلام کی زیارت کرے اس نے میری زیارت کی اور جو اسے دوست رکھتا ہو وہ مجھے دوست رکھتا ہے اور جو شخص اس سے دشمنی کرے اس نے مجھ سے دشمنی کی اور اس مطلب کو میری طرف سے اپنے قبیلہ اور قوم کو بتلا دینا کہ جو شخص علی علیہ السلام کی زیارت کے لئے جائے گویا وہ میرے پاس آیا ہے اور میں اور حضرت جبرائیل علیہ السلام اور نیک مومن اسے قیامت کے دن اس کی جزا دیں گے۔ ایک معتبر حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب نجف اشرف کی زیارت کرے تو جناب آدم علیہ السلام اور بدن جناب نوح علیہ السلام اور جسم علی بن ابی طالب علیہما السلام کی زیارت کرے اور گویا تو نے ان کی زیارت سے ان کے آباء و اجداد اور جناب رسول خدا کی زیارت کی جو خاتم انبیاء ہیں اور علی علیہ السلام جو بہترین اوصیاء ہیں اور چھٹی زیارت میں گذر چکا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کی قبر مبارک کی طرف منہ کر کے یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللهِ الخ اور جناب شیخ جابر نے قصیدہ الازریۃ میں یہ بہترین شعر کہے ہیں۔

مُشِيْرًا اِلَى الْقُبَّةِ الْعَلَوِيَّةِ ❊ فَاعْتَمِدْ لِلنَّبِيِّ اَعْظَمَ رَامِي
فِيْهِ لِلطُّهْرِ اَحْمَدٍ اَيُّ نَفْسٍ ❊ اَوْ تَرَى الْعَرْشَ فِيْهِ اَنْوَرَ شَمْسٍ
فَتَوَاضَعْ فَثَمَّ دَارَةُ قُدْسٍ ❊ تَتَمَنَّى الْاَفْلَاكُ لَثْمَ ثَرَاهَا.

اور حکیم ثنائی نے یہ بہترین شعر فارسی میں کہے ہیں۔

مرتضائی کرکردیز دانش ❊ ہمراہ جان مصطفیٰ جانش

سے جو چاہے۔ چوتھی دعا
حضرت صادق علیہ السلام
سے منقول ہے کہ یہ دعا
پڑھے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتِيْ
فِيْ كُلِّ كُرْبَةٍ وَاَنْتَ
رَجَائِيْ فِيْ كُلِّ شِدَّةٍ
وَاَنْتَ لِيْ فِيْ كُلِّ اَمْرٍ
نَزَلَ بِيْ ثِقَةٌ وَعُدَّةٌ كَمْ
مِنْ كَرْبٍ يَضْعُفُ
عَنْهُ الْفُؤَادُ وَتَقِلُّ فِيْهِ
الْحِيْلَةُ وَيَخْذُلُ عَنْهُ
الْقَرِيْبُ وَالْبَعِيْدُ وَ
يَشْمَتُ بِهِ الْعَدُوُّ وَ
تَعْيِيْنِيْ فِيْهِ الْاُمُوْرُ
اَنْزَلْتُهُ بِكَ وَشَكَوْتُهُ
اِلَيْكَ رَاغِبًا فِيْهِ عَمَّنْ
سِوَاكَ فَفَرَّجْتَهُ وَكَشَفْتَهُ
وَكَفَيْتَنِيْهِ فَاَنْتَ
وَلِيُّ كُلِّ نِعْمَةٍ وَصَاحِبُ
كُلِّ حَاجَةٍ وَمُنْتَهٰى
كُلِّ رَغْبَةٍ فَلَكَ
الْحَمْدُ كَثِيْرًا وَلَكَ
الْمَنُّ فَاضِلًا مولف کہتا
ہے کہ یہ دعا وہی دعا ہے
کہ جسے حضرت رسول اللہ

ہر دو یکی قبلہ و خرد شان دو ٭ ہر دو یکی روح کالبد شان دو

دو در وندہ چو اختر گردون ، ٭ دو برادر چو موسیٰ و ہارون

ہر دو یک در ز یک صدف بودند ٭ ہر دو پیرایۂ شرف بودند

تا نہ بگشاد علم حیدر در ٭ ندہد خلعت پیمبر بر

تیسری مخصوص زیارت مبعث کی رات اور دن میں ہے

اور مبعث کا دن ستائیسویں رجب کو ہے اور اس دن اور رات میں تین زیارتیں ہیں پہلی زیارت رجبیہ کہ جس کی ابتداء اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَشْهَدَنَا مَشْهَدَ اَوْلِیَآئِهٖ اور یہ رجب کے اعمال میں ص۱۲۵ پر گذر چکی ہے اور یہ زیارت رجب کے مہینے میں ہر ایک امام علیہ السلام کے روضہ مبارکہ میں پڑھی جا سکتی ہے لیکن صاحب مزار قدیم اور شیخ محمد بن المشہدی نے اسے مبعث کی رات کی مخصوص زیارتوں سے شمار کیا ہے اور جب اس زیارت کو اس رات پڑھے تو پھر اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت بجا لائے اور جو دعا چاہے طلب کرے دوسری زیارت اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِی الْاَئِمَّةِ وَمَعْدِنِ النُّبُوَّةِ والی ہے کہ جسے علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے تحفۃ الزائرین میں ساتویں زیارت قرار دیا ہے لیکن صاحب مزار قدیم نے فرمایا کہ یہ زیارت ساتویں رجب کی رات کے ساتھ خاص ہے جیسا کہ ہم نے بھی اسے ہدیۃ الزائرین میں ذکر کیا ہے تیسری زیارت وہ ہے کہ جسے شیخ مفید رحمہ اور سید رحمہ اور شہید رحمہ نے اس کیفیت سے نقل کیا ہے کہ جب تو مبعث کی رات یا دن میں جناب امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہے تو پہلے قبہ مبارکہ کے دروازے پر جناب کی قبر مبارک کے مقابل کھڑا ہو جائے اور یہ پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاَخُوْ رَسُوْلِهٖ وَاَنَّ الْاَئِمَّةَ الطَّاهِرِیْنَ مِنْ وُّلْدِهٖ حُجَجُ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ اس کے بعد اندر داخل ہو جائے اور قبر مبارک کے نزدیک قبر مبارک کی طرف منہ کر کے اور قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے پہلے سو دفعہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہے اور پھر یہ زیارت پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ اٰدَمَ خَلِیْفَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ نُوْحٍ صِفْوَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ مُوْسٰی کَلِیْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدر اور احزاب کے دن اور نیز حضرت سید الشہداء علیہ السلام نے عاشورہ کے دن کربلا میں پڑھا اور اس کے علاوہ اور بھی دو دعائیں ہیں کہ جن کو آنحضرت نے پڑھا۔ ایک تو وہی دعا ہے کہ جو آپ نے امام زین العابدین علیہ السلام کو اس وقت تعلیم فرمائی جب کہ ان کو سینہ سے لگایا تھا اور آپ کے بدن سے خون بہہ رہا تھا حاجت و ہم و اندوہ و بلائے سخت اور امر عظیم دشوار کے لئے یہ دعا پڑھے

بِحَقِّ یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ وَبِحَقِّ طٰهٰ وَالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ یَا مَنْ یَّقْدِرُ عَلٰی حَوَآئِجِ السَّآئِلِیْنَ یَا مَنْ یَّعْلَمُ مَا فِی الضَّمِیْرِ یَا مُنَفِّسًا عَنِ الْمَکْرُوْبِیْنَ یَا مُفَرِّجًا عَنِ الْمَغْمُوْمِیْنَ یَا رَاحِمَ الشَّیْخِ الْکَبِیْرِ

يَا وَارِثَ عِيْسٰى رُوْحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ رُسُلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَصِيَّ
رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِلْمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا
النَّبَاُ الْعَظِيْمُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُهَذَّبُ الْكَرِيْمُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَصِيُّ التَّقِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا الْبَدْرُ الْمُضِيْئُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ الْاَكْبَرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْفَارُوْقُ
الْاَعْظَمُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السِّرَاجُ الْمُنِيْرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْهُدٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
عَلَمَ التُّقٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ الْكُبْرٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاصَّةَ اللّٰهِ وَخَالِصَتَهٗ
وَاَمِيْنَ اللّٰهِ وَصَفْوَتَهٗ وَبَابَ اللّٰهِ وَحُجَّتَهٗ وَمَعْدِنَ حُكْمِ اللّٰهِ وَسِرِّهٖ وَعَيْبَةَ عِلْمِ اللّٰهِ
وَخَازِنَهٗ وَسَفِيْرَ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهٖ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاتَّبَعْتَ الرَّسُوْلَ وَتَلَوْتَ الْكِتَابَ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ وَبَلَّغْتَ عَنِ اللّٰهِ وَ
وَفَيْتَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَتَمَّتْ بِكَ كَلِمَاتُ اللّٰهِ وَجَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَنَصَحْتَ لِلّٰهِ
وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَجُدْتَ بِنَفْسِكَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُجَاهِدًا عَنْ دِيْنِ اللّٰهِ مُوَقِّيًا
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ طَالِبًا مَا عِنْدَ اللّٰهِ رَاغِبًا فِيْمَا وَعَدَ اللّٰهُ وَمَضَيْتَ لِلَّذِيْ كُنْتَ عَلَيْهِ
شَهِيْدًا وَشَاهِدًا وَمَشْهُوْدًا فَجَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ رَسُوْلِهٖ وَعَنِ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهٖ مِنْ صِدِّيْقٍ اَفْضَلَ
الْجَزَاۗءِ اَشْهَدُ اَنَّكَ كُنْتَ اَوَّلَ الْقَوْمِ اِسْلَامًا وَاَخْلَصَهُمْ اِيْمَانًا وَاَشَدَّهُمْ يَقِيْنًا وَاَخْوَفَهُمْ
لِلّٰهِ وَاَعْظَمَهُمْ عَنَاۗءً وَاَحْوَطَهُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَفْضَلَهُمْ مَنَاقِبَ
وَاَكْثَرَهُمْ سَوَابِقَ وَاَرْفَعَهُمْ دَرَجَةً وَاَشْرَفَهُمْ مَنْزِلَةً وَاَكْرَمَهُمْ عَلَيْهِ فَقَوِيْتَ
حِيْنَ وَهَنُوْا وَلَزِمْتَ مِنْهَاجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ كُنْتَ خَلِيْفَتَهٗ
حَقًّا لَمْ تُنَازَعْ بِرَغْمِ الْمُنَافِقِيْنَ وَغَيْظِ الْكَافِرِيْنَ وَضِغْنِ الْفَاسِقِيْنَ وَقُمْتَ بِالْاَمْرِ
حِيْنَ فَشِلُوْا وَنَطَقْتَ حِيْنَ تَتَعْتَعُوْا وَمَضَيْتَ بِنُوْرِ اللّٰهِ اِذْ وَقَفُوْا فَمَنِ اتَّبَعَكَ فَقَدِ
اهْتَدٰى كُنْتَ اَوَّلَهُمْ كَلَامًا وَاَشَدَّهُمْ خِصَامًا وَاَصْوَبَهُمْ مَنْطِقًا وَاَسَدَّهُمْ رَاْيًا

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

يَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِيْرِ
يَا مَنْ لَا يَحْتَاجُ اِلَى
التَّفْسِيْرِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّافْعَلْ بِيْ
كَذَا وَكَذَا اور
اپنی حاجت کو طلب
کرے۔ پانچویں دعا
حضرت صادق علیہ السلام
سے منقول ہے کہ اپنے
ہاتھوں کو آسمان کی
طرف بلند کرے اور
یہ کہے رَبِّ لَا تَكِلْنِيْ
اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ
اَبَدًا لَا اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ
وَلَا اَكْثَرَ چھٹی دعا نیز
آنحضرت سے مروی
ہے کہ یہ کلمات کہے۔
اِرْحَمْنِيْ مِمَّا لَا طَاقَةَ
لِيْ بِهٖ وَلَا صَبْرَ لِيْ عَلَيْهِ
ساتویں دعا حضرت صادق
علیہ السلام سے منقول ہے
یہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ
بِجَلَالِكَ وَجَمَالِكَ
وَكَرَمِكَ اَنْ تَفْعَلَ بِيْ
كَذَا وَكَذَا آٹھویں دعا

مبعث کے دن امیرالمومنین کی زیارت

وَاَشْجَعَهُمْ قَلْباً وَاَكْثَرَهُمْ يَقِيناً وَاَحْسَنَهُمْ عَمَلاً وَاَعْرَفَهُمْ بِالْاُمُورِ كُنْتَ لِلْمُؤْمِنِينَ
اَباً رَحِيماً اِذْ صَارُوا عَلَيْكَ عِيَالاً فَحَمَلْتَ اَثْقَالَ مَا عَنْهُ ضَعُفُوا وَحَفِظْتَ مَا اَضَاعُوا
وَرَعَيْتَ مَا اَهْمَلُوا وَشَمَّرْتَ اِذْ جَبُنُوا وَعَلَوْتَ اِذْ هَلِعُوا وَصَبَرْتَ اِذْ جَزِعُوا كُنْتَ عَلَى
الْكَافِرِينَ عَذَاباً صَبّاً وَغِلْظَةً وَغَيْظاً وَلِلْمُؤْمِنِينَ غَيْثاً وَخِصْباً وَعِلْماً لَمْ تُفْلَلْ
حُجَّتُكَ وَلَمْ يَزِغْ قَلْبُكَ وَلَمْ تَضْعُفْ بَصِيرَتُكَ وَلَمْ تَجْبُنْ نَفْسُكَ كُنْتَ كَالْجَبَلِ لَا تُحَرِّكُهُ
الْعَوَاصِفُ وَلَا تُزِيلُهُ الْقَوَاصِفُ كُنْتَ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَوِيّاً
فِي بَدَنِكَ مُتَوَاضِعاً فِي نَفْسِكَ عَظِيماً عِنْدَ اللهِ كَبِيراً فِي الْاَرْضِ جَلِيلاً فِي السَّمَاءِ لَمْ
يَكُنْ لِاَحَدٍ فِيكَ مَهْمَزٌ وَلَا لِقَائِلٍ فِيكَ مَغْمَزٌ وَلَا لِخَلْقٍ فِيكَ مَطْمَعٌ وَلَا لِاَحَدٍ عِنْدَكَ
هَوَادَةٌ يُوجَدُ الضَّعِيفُ الذَّلِيلُ عِنْدَكَ قَوِيّاً عَزِيزاً حَتَّى تَاْخُذَ لَهُ بِحَقِّهِ وَالْقَوِيُّ الْعَزِيزُ عِنْدَكَ
ضَعِيفاً حَتَّى تَاْخُذَ مِنْهُ الْحَقَّ الْقَرِيبُ وَالْبَعِيدُ عِنْدَكَ فِي ذٰلِكَ سَوَاءٌ شَاْنُكَ الْحَقُّ وَالصِّدْقُ
وَالرِّفْقُ وَقَوْلُكَ حُكْمٌ وَحَتْمٌ وَاَمْرُكَ حِلْمٌ وَعَزْمٌ وَرَاْيُكَ عِلْمٌ وَحَزْمٌ اِعْتَدَلَ بِكَ الدِّينُ وَ
سَهُلَ بِكَ الْعَسِيرُ وَاُطْفِئَتْ بِكَ النِّيرَانُ وَقَوِيَ بِكَ الْاِيمَانُ وَثَبَتَ بِكَ الْاِسْلَامُ وَهَدَّتْ مُصِيبَتُكَ
الْاَنَامَ فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ لَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ خَالَفَكَ وَلَعَنَ اللهُ مَنِ افْتَرَى
عَلَيْكَ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ ظَلَمَكَ وَغَصَبَكَ حَقَّكَ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ بَلَغَهُ ذٰلِكَ فَرَضِيَ بِهِ اِنَّا اِلَى
اللهِ مِنْهُمْ بُرَاءُ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً خَالَفَتْكَ وَجَحَدَتْ وِلَايَتَكَ وَتَظَاهَرَتْ عَلَيْكَ وَقَتَلَتْكَ وَحَادَتْ
عَنْكَ وَخَذَلَتْكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ النَّارَ مَثْوَاهُمْ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ اَشْهَدُ لَكَ يَا وَلِيَّ
اللهِ وَوَلِيَّ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِالْبَلَاغِ وَالْاَدَاءِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ حَبِيبُ اللهِ وَبَابُهُ وَاَنَّكَ
جَنْبُ اللهِ وَوَجْهُهُ الَّذِي مِنْهُ يُؤْتَى وَاَنَّكَ سَبِيلُ اللهِ وَاَنَّكَ عَبْدُ اللهِ وَاَخُو رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ اَتَيْتُكَ زَائِراً لِعَظِيمِ حَالِكَ وَمَنْزِلَتِكَ عِنْدَ اللهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ مُتَقَرِّباً اِلَى اللهِ بِزِيَارَتِكَ
رَاغِباً اِلَيْكَ فِي الشَّفَاعَةِ اَبْتَغِي بِشَفَاعَتِكَ خَلَاصَ نَفْسِي مُتَعَوِّذاً بِكَ مِنَ النَّارِ هَارِباً مِنْ ذُنُوبِيَ
الَّتِي احْتَطَبْتُهَا عَلَى ظَهْرِي فَزِعاً اِلَيْكَ رَجَاءَ رَحْمَةِ رَبِّي اَتَيْتُكَ اَسْتَشْفِعُ بِكَ يَا مَوْلَايَ اِلَى اللهِ
وَاَتَقَرَّبُ بِكَ اِلَيْهِ لِيَقْضِيَ بِكَ حَوَائِجِي فَاشْفَعْ لِي يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اِلَى اللهِ فَاِنِّي عَبْدُ اللهِ وَ

دنیا اور آخرت کیلئے دُعائیں

فضل ابن یونس سے منقول
ہے کہ حضرت امام موسیٰ
علیہ السلام نے مجھے فرمایا
کہ یہ زیادہ کہا کرو اَللّٰهُمَّ
لَا تَجْعَلْنِي مِنَ الْمُعَارِينَ
وَلَا تُخْرِجْنِي مِنَ التَّقْصِيرِ
یعنی خدایا مجھے ان اشخاص
سے قرار نہ دے کہ جنکا ایمان عاریتاً اور
غیر ثابت ہو اور نہ ان اشخاص سے قرار
دے کہ جنکو تو نے انکی حالت پر چھوڑ
دیا ہے مثل ان گھوڑوں کے کہ جنکی
لگام کو ان کی گردن پہ
ڈال کر چھوڑ دیا جائے
تاکہ وہ جو چاہیں کریں اور
جہاں چاہیں جائیں اور
مجھے تقصیر سے باہر نہ
نکال، یعنی مجھے ایسا نہ
بنا کہ میں اپنے آپ کو
مقصر نہ سمجھوں۔ بلکہ ایسا ہو
جاؤں کہ ہمیشہ اپنے آپکو
تیری درگاہ میں قاصر سمجھوں
نویں دُعا حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام سے
مروی ہے کہ خداوند عالم
نے اہل بادیہ میں سے

مَوْلَايَ وَ اِنَّ لِيْ وَ لَكَ عِنْدَ اللّٰهِ الْمَقَامَ الْمَعْلُوْمَ وَ الْجَاهَ الْعَظِيْمَ وَ الشَّاْنَ الْكَبِيْرَ وَ الشَّفَاعَةَ الْمَقْبُوْلَةَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ صَلِّ عَلٰى عَبْدِكَ وَ اَمِيْنِكَ الْاَوْفٰى وَ عُرْوَتِكَ الْوُثْقٰى وَ يَدِكَ
الْعُلْيَا وَ كَلِمَتِكَ الْحُسْنٰى وَ حُجَّتِكَ عَلَى الْوَرٰى وَ صِدِّيْقِكَ الْاَكْبَرِ سَيِّدِ الْاَوْصِيَآءِ وَ رُكْنِ
الْاَوْلِيَآءِ وَ عِمَادِ الْاَصْفِيَآءِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ يَعْسُوْبِ الْمُتَّقِيْنَ وَ قُدْوَةِ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ اِمَامِ الصّٰلِحِيْنَ
الْمَعْصُوْمِ مِنَ الزَّلَلِ وَ الْمَفْطُوْمِ مِنَ الْخَلَلِ وَ الْمُهَذَّبِ مِنَ الْعَيْبِ وَ الْمُطَهَّرِ مِنَ الرَّيْبِ اَخِيْ نَبِيِّكَ وَ وَصِيِّ
رَسُوْلِكَ وَ الْبَآئِتِ عَلٰى فِرَاشِهٖ وَ الْمُوَاسِيْ لَهٗ بِنَفْسِهٖ وَ كَاشِفِ الْكَرْبِ عَنْ وَجْهِهٖ الَّذِيْ جَعَلَهٗ
سَيْفًا لِّنُبُوَّتِهٖ وَ مُعْجِزًا لِّرِسَالَتِهٖ وَ دَلَالَةً وَّاضِحَةً لِّحُجَّتِهٖ وَ حَامِلًا لِّرَايَتِهٖ وَ وِقَايَةً لِّمُهْجَتِهٖ وَ هَادِيًا
لِّاُمَّتِهٖ وَ يَدًا لِّبَاْسِهٖ وَ تَاجًا لِّرَاْسِهٖ وَ بَابًا لِّنَصْرِهٖ وَ مِفْتَاحًا لِّظَفَرِهٖ حَتّٰى هَزَمَ جُنُوْدَ الشِّرْكِ بِاَيْدِكَ
وَ اَبَادَ عَسَاكِرَ الْكُفْرِ بِاَمْرِكَ وَ بَذَلَ نَفْسَهٗ فِيْ مَرْضَاتِكَ وَ مَرْضَاةِ رَسُوْلِكَ وَ جَعَلَهَا وَقْفًا
عَلٰى طَاعَتِهٖ وَ مِجَنًّا دُوْنَ نَكْبَتِهٖ حَتّٰى فَاضَتْ نَفْسُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ فِيْ كَفِّهٖ وَ اسْتَلَبَ
بَرْدَهَا وَ مَسَحَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ وَ اَعَانَتْهُ مَلٰٓئِكَتُكَ عَلٰى غُسْلِهٖ وَ تَجْهِيْزِهٖ وَ صَلّٰى عَلَيْهِ وَ وَارٰى
شَخْصَهٗ وَ قَضٰى دَيْنَهٗ وَ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَ لَزِمَ عَهْدَهٗ وَ احْتَذٰى مِثَالَهٗ وَ حَفِظَ وَصِيَّتَهٗ وَ حِيْنَ وَجَدَ
اَنْصَارًا نَهَضَ مُسْتَقِلًّا بِاَعْبَآءِ الْخِلَافَةِ مُضْطَلِعًا بِاَثْقَالِ الْاِمَامَةِ فَنَصَبَ رَايَةَ الْهُدٰى فِيْ
عِبَادِكَ وَ نَشَرَ ثَوْبَ الْاَمْنِ فِيْ بِلَادِكَ وَ بَسَطَ الْعَدْلَ فِيْ بَرِيَّتِكَ وَ حَكَمَ بِكِتَابِكَ فِيْ خَلِيْقَتِكَ
وَ اَقَامَ الْحُدُوْدَ وَ قَمَعَ الْجُحُوْدَ وَ قَوَّمَ الزَّيْغَ وَ سَكَّنَ الْغَمْرَةَ وَ اَبَادَ الْفَتْرَةَ وَ سَدَّ الْفُرْجَةَ وَ قَتَلَ
النَّاكِثَةَ وَ الْقَاسِطَةَ وَ الْمَارِقَةَ وَ لَمْ يَزَلْ عَلٰى مِنْهَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ وَتِيْرَتِهٖ
وَ لُطْفِ شَاكِلَتِهٖ وَ جَمَالِ سِيْرَتِهٖ مُقْتَدِيًا بِسُنَّتِهٖ مُتَعَلِّقًا بِهِمَّتِهٖ مُبَاشِرًا لِّطَرِيْقَتِهٖ وَ اَمْثِلَتُهٗ
نُصْبُ عَيْنَيْهِ يَحْمِلُ عِبَادَكَ عَلَيْهَا وَ يَدْعُوْهُمْ اِلَيْهَا اِلٰى اَنْ خُضِبَتْ شَيْبَتُهٗ مِنْ دَمِ رَاْسِهٖ
اَللّٰهُمَّ فَكَمَا لَمْ يُؤْثِرْ فِيْ طَاعَتِكَ شَكًّا عَلٰى يَقِيْنٍ وَ لَمْ يُشْرِكْ بِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ صَلِّ عَلَيْهِ
صَلٰوةً زَاكِيَةً نَامِيَةً يَلْحَقُ بِهَا دَرَجَةَ النُّبُوَّةِ فِيْ جَنَّتِكَ وَ بَلِّغْهُ مِنَّا تَحِيَّةً وَّ سَلَامًا وَّ اٰتِنَا
مِنْ لَّدُنْكَ فِيْ مُوَالَاتِهٖ فَضْلًا وَّ اِحْسَانًا وَّ مَغْفِرَةً وَّ رِضْوَانًا اِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْجَسِيْمِ بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ اس کے بعد ضریح مبارک کو بوسہ دے اور اپنے چہرے کو اس پر رکھے اور اس کے

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

ایک شخص کو ان دو کلموں کے سبب سے بخش دیا تھا کہ جن سے اس نے خدا کو پکارا تھا اَللّٰهُمَّ اِنْ تُعَذِّبْنِيْ فَاَهْلٌ لِذٰلِكَ اَنَا وَ اِنْ تَغْفِرْ لِيْ فَاَهْلٌ لِذٰلِكَ اَنْتَ دسویں دعا داؤد رقی سے مروی ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں اکثر اوقات حضرت صادق علیہ السلام سے سنتا تھا کہ زیادہ تر جس دعا کے ساتھ وہ گڑگڑا کر خدا کو پکارتے تھے وہ پنجتن پاک کا واسطہ تھا یعنی رسولؐ خدا امیر المومنینؑ فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ صلوات اللہ علیہم۔ گیارہویں دعا یزید صائغ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ آپ ہمارے لئے خدا سے دعا کریں تو حضرت نے ہمارے لئے یہ دعا کی اَللّٰهُمَّ

بعثت کے دن امیر المومنین کی زیارت

بعد بائیں چہرے کو رکھے، اور پھر قبلہ کی طرف جاکر نماز زیارت بجا لائے اور جو دعا چاہے طلب کرے اور پھر تسبیح حضرت زہرا پڑھے اس کے بعد یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ بَشَّرْتَنِیْ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ صَلَوٰاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ فَقُلْتَ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ اَللّٰهُمَّ وَاِنِّیْ مُؤْمِنٌ بِجَمِیْعِ اَنْبِیَآئِكَ وَرُسُلِكَ صَلَوٰاتُكَ عَلَیْهِمْ فَلَا تَقِفْنِیْ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِمْ مَوْقِفًا تَفْضَحُنِیْ فِیْهِ عَلٰی رُءُوْسِ الْاَشْهَادِ بَلْ قِفْنِیْ مَعَهُمْ وَتَوَفَّنِیْ عَلَی التَّصْدِیْقِ بِهِمْ اَللّٰهُمَّ وَاَنْتَ خَصَصْتَهُمْ بِكَرَامَتِكَ وَاَمَرْتَنِیْ بِاتِّبَاعِهِمْ اَللّٰهُمَّ وَاِنِّیْ عَبْدُكَ وَزَآئِرُكَ مُتَقَرِّبًا اِلَیْكَ بِزِیَارَةِ اَخِیْ رَسُوْلِكَ وَعَلٰی كُلِّ مَاْتِیٍّ وَمَزُوْرٍ حَقٌّ لِمَنْ اَتَاهُ وَزَارَهٗ وَاَنْتَ خَیْرُ مَاْتِیٍّ وَاَكْرَمُ مَزُوْرٍ فَاَسْئَلُكَ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا جَوَادُ یَا مَاجِدُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا مَنْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ وَلَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَجْعَلَ تُحْفَتَكَ اِیَّایَ مِنْ زِیَارَتِیْ اَخَا رَسُوْلِكَ فَكَاكَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَجْعَلَنِیْ مِمَّنْ یُسَارِعُ فِی الْخَیْرَاتِ وَیَدْعُوْكَ رَغَبًا وَّرَهَبًا وَتَجْعَلَنِیْ لَكَ مِنَ الْخَاشِعِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ مَنَنْتَ عَلَیَّ بِزِیَارَةِ مَوْلَایَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَوِلَایَتِهٖ وَمَعْرِفَتِهٖ فَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یَنْصُرُهٗ وَیَنْتَصِرُ بِهٖ وَمُنَّ عَلَیَّ بِنَصْرِكَ لِدِیْنِكَ اَللّٰهُمَّ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ شِیْعَتِهٖ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی دِیْنِهٖ اَللّٰهُمَّ اَوْجِبْ لِیْ مِنَ الرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ وَالْمَغْفِرَةِ وَالْاِحْسَانِ وَالرِّزْقِ الْوَاسِعِ الْحَلَالِ الطَّیِّبِ مَاۤ اَنْتَ اَهْلُهٗ یَاۤ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ مولف کہتا ہے کہ معتبر روایات میں وارد ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام جناب امیر المومنین علیہ السلام کی شہادت کے دن گریہ کرتے اور انا للہ پڑھتے ہوئے آئے اور جناب امیر المومنین علیہ السلام کے گھر کے دروازے پر آکر یہ کہا رَحِمَكَ اللّٰهُ یَاۤ اَبَا الْحَسَنِ كُنْتَ اَوَّلَ الْقَوْمِ اِسْلَامًا وَّاَخْلَصَهُمْ اِیْمَانًا وَّاَشَدَّهُمْ یَقِیْنًا وَّاَخْوَفَهُمْ لِلّٰهِ اور پھر آپکے بہت کافی فضائل جو اس گذری ہوئی زیارت میں موجود ہیں شمار کئے اور اگر آج کے دن وہی عبارت جو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمائی جو بمنزلہ زیارت کے ہے پڑھی جائے تو بہت مناسب ہے اور ہم نے اسے ہدیۃ الزائرین میں ذکر کیا ہے جس کا دل چاہے اس کتاب کی طرف رجوع کرے اور یہ بھی واضح رہے کہ آپکے روضہ مبارک کے متعلق ہم نے مبعث کی رات کے اعمال میں رحلہ ابن بطوطہ سے ایک کلام نقل کیا تھا اسے بھی دیکھ لیں۔

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

اَمَرْتَهُمْ بِصِدْقِ الْحَدِیْثِ وَاَدَآءِ الْاَمَانَةِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَی الصَّلَوٰاتِ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ اَحَقُّ خَلْقِكَ اَنْ تَفْعَلَهٗ بِهِمْ اَللّٰهُمَّ افْعَلْهُ بِهِمْ بارہویں دعا انسان کو چاہیے کہ وہ دعا پڑھے جو امیر المومنین علیہ السلام پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ مُنَّ عَلَیَّ بِالتَّوَكُّلِ عَلَیْكَ وَالتَّفْوِیْضِ اِلَیْكَ وَالرِّضَا بِقَدَرِكَ وَالتَّسْلِیْمِ لِاَمْرِكَ حَتّٰی لَاۤ اُحِبَّ تَعْجِیْلَ مَاۤ اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِیْرَ مَا عَجَّلْتَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ تیرھویں دعا روایت ہوئی ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا جب تو چاہے کہ رات اور دن میں میری ایسی عبادت کرے جو حق عبادت ہے تو اپنے ہاتھوں کو میری

پانچویں فصل

کوفہ اور اس کی بڑی مسجد کی فضیلت اور اعمال میں اور جناب مسلم بن عقیل اور ہانی بن عروہ کی زیارت میں ہے

واضح رہے کہ کوفہ ان چار شہروں میں سے ایک شہر ہے کہ جسے حق تعالےٰ نے اختیار فرمایا ہے اور طور سینین سے تفسیر ہوا ہے روایت میں ہے کہ یہ حرم خدا اور حرم رسُول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حرم امیر المومنین علیہ السلام ہے ایک درہم کا وہاں پر صدقہ سو درہم کے برابر دوسری جگہ پر دینے کے ہوتا ہے اور دو رکعت نماز وہاں سو رکعت کے برابر حساب ہوتی ہے۔

مسجد کوفہ کی فضیلت میں

اس کے فضائل بہت کافی ہیں اور اس کی فضیلت کے لئے اتنا کافی ہے کہ یہ ان چار مسجدوں میں سے ایک مسجد ہے کہ جس کی طرف فیوضات کے حاصل کرنے کے لئے جانا لائق اور مناسب ہے اور یہ ان چار مقاموں میں سے ایک مقام ہے کہ جہاں مسافر کو نماز قصر اور تمام پڑھنے کا اختیار ہے ایک فریضہ نماز وہاں پر ایک حج مقبول اور ہزار نماز کے برابر ہے۔ روایات میں وارد ہوا ہے کہ یہ پیغمبروں اور جناب قائم آل محمد کے نماز پڑھنے کا مقام ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہاں پر ایک ہزار پیغمبر اور ایک ہزار اوصیاء پیغمبر نے نماز پڑھی بعض روایات سے مستفاد ہوتا ہے کہ کوفہ کی مسجد افضل ہے مسجد اقصیٰ سے جو بیت المقدس میں ہے ابن قولویہ رحمتہ اللہ علیہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو مسجد کوفہ کی فضیلت کا علم ہو جائے تو پھر وہ دور دراز سے سفر کرکے اس مسجد کا قصد کریں آپ نے فرمایا کہ نماز واجب وہاں پر حج مقبول کے برابر ہے اور نماز نافلہ عمرہ مقبول کے برابر ہے بروایت دیگر کہ وہاں پر نماز فریضہ اور نماز نافلہ اس حج اور عمرہ کے مثل ہے جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بجا لایا جائے۔ شیخ کلینی رحمتہ اللہ علیہ وغیرہ نے اپنے اساتذہ عظام کے واسطے سے ہارون بن خارجہ سے روایت کی ہے کہ اسے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اے ہارون۔ کہ تیرے اور مسجد کوفہ کے درمیان کتنی مسافت ہے کیا ایک میل ہوگی میں نے عرض کی نہ حضور۔ تو آپ نے فرمایا کہ کیا تو نمازیں وہیں پر ساری پڑھتا ہے۔ میں نے عرض کی نہ۔ آپ نے فرمایا کہ اگر میں مسجد کوفہ

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

طرف بلند کر اور یہ کہہ
اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا
خَالِدًا مَعَ خُلُوْدِکَ
وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا
لَا مُنْتَھٰی لَہٗ دُوْنَ
عِلْمِکَ وَلَکَ الْحَمْدُ
حَمْدًا لَا اَمَدَ لَہٗ دُوْنَ
مَشِیَّتِکَ وَلَکَ الْحَمْدُ
حَمْدًا لَا اَجْرَ لِقَائِلِہٖ
اِلَّا رِضَاکَ اَللّٰھُمَّ لَکَ
الْحَمْدُ کُلُّہٗ وَلَکَ الْمَنُّ
کُلُّہٗ وَلَکَ الْفَخْرُ
کُلُّہٗ وَلَکَ الْبَھَاءُ
کُلُّہٗ وَلَکَ النُّوْرُ
کُلُّہٗ وَلَکَ الْعِزَّۃُ
کُلُّھَا وَلَکَ الْجَبَرُوْتُ
کُلُّھَا وَلَکَ الْعَظَمَۃُ
کُلُّھَا وَلَکَ الدُّنْیَا
کُلُّھَا وَلَکَ الْاٰخِرَۃُ
کُلُّھَا وَلَکَ اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ
کُلُّہٗ وَلَکَ الْخَلْقُ
کُلُّہٗ وَبِیَدِکَ الْخَیْرُ
کُلُّہٗ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ الْاَمْرُ
کُلُّہٗ عَلَانِیَتُہٗ وَسِرُّہٗ
اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا

کے نزدیک رہتا۔ تو میں امید کرتا ہوں کہ مجھ سے وہاں پر کوئی نماز پڑھنا بھی فوت نہ ہوتی کیا تمہیں خبر ہے کہ اس مسجد کی کیا فضیلت ہے کوئی عبد صالح اور پیغمبر نہیں گذرا مگر انہوں نے وہاں پر نماز پڑھی حتیٰ کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اسے معراج کی رات لے جا رہے تھے تو جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ کیا آپ کو علم ہے کہ آپ کہاں ہیں۔ آپ اس وقت کوفہ کی مسجد کے مقابل جا رہے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ سے رخصت طلب کرتا کہ میں وہاں جاکر دو رکعت نماز بجا لاؤں پس جبرائیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اذن طلب کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اجازت مرحمت فرمائی پس حضرت وہاں پر اترے اور دو رکعت نماز بجا لائے۔ بتحقیق مسجد کے دائیں جانب جنت کے باغوں میں سے ایک باغ اور اس کے وسط میں اور اس کے پیچھے بھی جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ بتحقیق اس میں واجب نماز ہزار نماز کے برابر ہے اور نافلہ اس میں پانچسو نمازوں کے برابر ہے اور اس میں صرف بیٹھنا عبادت ہے۔ اگر لوگوں کو علم ہو جائے کہ اس کی کیا فضیلت ہے تو اطراف عالم سے وہاں پر آئیں اگرچہ اپنے کو بچوں کی طرح زمین پر کھینچتے ہوئے بھی کیوں نہ لانا پڑے ایک اور روایت میں ہے کہ وہاں پر واجب نماز حج کے برابر اور نافلہ نماز عمرہ کے برابر ہے اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد کا دایاں حصہ اس کے بائیں حصہ سے افضل ہے۔

مسجد کوفہ کے اعمال

مصباح الزائر وغیرہ میں ہے کہ جب کوفہ میں داخل ہو تو یہ پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبَارَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ اس کے بعد مسجد کوفہ کی طرف روانہ ہو جائے اور چلنے کی حالت میں یہ پڑھے اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ اور جب مسجد کے دروازے پر پہنچے تو وہاں ٹھہر جائے اور یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَّرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَعَلٰى مَجَالِسِهٖ وَمَشَاهِدِهٖ وَمَقَامِ حِكْمَتِهٖ وَاٰثَارِ اٰبَائِهٖ اٰدَمَ وَنُوْحٍ وَّاِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَتِبْيَانِ بَيِّنَاتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاِمَامِ الْحَكِيْمِ الْعَدْلِ الصِّدِّيْقِ الْاَكْبَرِ الْفَارُوْقِ بِالْقِسْطِ الَّذِيْ فَرَقَ اللّٰهُ بِهٖ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَالْكُفْرِ وَالْاِيْمَانِ وَالشِّرْكِ وَالتَّوْحِيْدِ لِيَهْلِكَ

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

اَبَدًا اَنْتَ حَسَنُ الْبَلَاءِ
جَلِيْلُ الثَّنَاءِ سَابِغُ
النَّعْمَاءِ عَدْلُ الْقَضَاءِ
جَزِيْلُ الْعَطَاءِ حَسَنُ
الْاٰلَاءِ اِلٰهٌ فِي الْاَرْضِ
وَاِلٰهٌ فِي السَّمَاءِ اَللّٰهُمَّ
لَكَ الْحَمْدُ فِي السَّبْعِ الشِّدَادِ
وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْاَرْضِ
الْمِهَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ
طَاقَةَ الْعِبَادِ وَلَكَ
الْحَمْدُ سَعَةَ الْبِلَادِ
وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْجِبَالِ
الْاَوْتَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ
فِي اللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَلَكَ
الْحَمْدُ فِي النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى
وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ
وَالْاُوْلٰى وَلَكَ الْحَمْدُ
فِي الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنِ
الْعَظِيْمِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ
وَبِحَمْدِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا
قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيَّاتٌ
بِيَمِيْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى
عَمَّا يُشْرِكُوْنَ سُبْحَانَ
اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ كُلَّ شَيْءٍ

مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَخَاصَّةُ نَفْسِ الْمُنْتَجَبِيْنَ وَزَيْنُ الصِّدِّيْقِيْنَ وَصَابِرُ الْمُمْتَحَنِيْنَ وَاَنَّكَ حَكَمُ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ وَقَاضِيْ اَمْرِهٖ وَبَابُ حِكْمَتِهٖ وَعَاقِدُ عَهْدِهٖ وَالنَّاطِقُ بِوَعْدِهٖ وَالْحَبْلُ الْمَوْصُوْلُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ عِبَادِهٖ وَكَهْفُ النَّجَاةِ وَمِنْهَاجُ التُّقٰى وَالدَّرَجَةُ الْعُلْيَا وَمُهَيْمِنُ الْقَاضِي الْاَعْلٰى يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِكَ اَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى اَنْتَ وَلِيِّيْ وَسَيِّدِيْ وَوَسِيْلَتِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ پھر مسجد کے اندر جائے اور بہتر یہ ہے کہ اس دروازے سے جائے جو باب الفیل کے نام سے مشہور ہے اور اندر جا کر یہ پڑھے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِاللّٰهِ وَبِمُحَمَّدٍ حَبِيْبِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَبِوِلَايَةِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْاَئِمَّةِ الْمَهْدِيِّيْنَ الصَّادِقِيْنَ النَّاطِقِيْنَ الرَّاشِدِيْنَ الَّذِيْنَ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيْرًا رَضِيْتُ بِهِمْ اَئِمَّةً وَهُدَاةً وَمَوَالِيَ سَلَّمْتُ لِاَمْرِ اللّٰهِ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَلَا اَتَّخِذُ مَعَ اللّٰهِ وَلِيًّا كَذَبَ الْعَادِلُوْنَ بِاللّٰهِ وَضَلُّوْا ضَلَالًا بَعِيْدًا حَسْبِيَ اللّٰهُ وَاَوْلِيَاءُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَنَّ عَلِيًّا وَالْاَئِمَّةَ الْمَهْدِيِّيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَوْلِيَائِيْ وَحُجَّةُ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ اس کے بعد چوتھے ستون کی طرف جو باب الانماط کے پہلو میں اور پانچویں ستون کے برابر ہے چلا جائے اور اسی کو ستون حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی کہتے ہیں وہاں پر چار رکعت نماز دو دو کر کے پڑھے پہلی دو رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ قل ہو اللہ پڑھے اور باقی دو رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ انا انزلناہ پڑھے اور جب فارغ ہو جائے تو تسبیح حضرت زہرا بجالائے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے اَلسَّلَامُ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ الرَّاشِدِيْنَ الَّذِيْنَ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيْرًا وَجَعَلَهُمْ اَنْبِيَاءَ مُرْسَلِيْنَ وَحُجَّةً عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ پھر سات دفعہ یہ کہے سَلَامٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعَالَمِيْنَ پھر پڑھے نَحْنُ عَلٰى وَصِيَّتِكَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّتِيْ اَوْصَيْتَ بِهَا ذُرِّيَّتَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَنَحْنُ مِنْ شِيْعَتِكَ وَشِيْعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَعَلَيْكَ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْمُرْسَلِيْنَ وَالْاَنْبِيَاءِ وَالصَّادِقِيْنَ وَنَحْنُ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ وَدِيْنِ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَالْاَئِمَّةِ الْمَهْدِيِّيْنَ وَوِلَايَةِ مَوْلَانَا عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَى الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ صَلَوَاتُ

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَتَبَارَكْتَ وَتَقَدَّسْتَ خَلَقْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِقُدْرَتِكَ وَقَهَرْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِعِزَّتِكَ وَعَلَوْتَ فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ بِارْتِفَاعِكَ وَغَلَبْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِقُوَّتِكَ وَابْتَدَعْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِحِكْمَتِكَ وَعِلْمِكَ وَبَعَثْتَ الرُّسُلَ بِكُتُبِكَ وَهَدَيْتَ الصَّالِحِيْنَ بِاِذْنِكَ وَاَيَّدْتَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِنَصْرِكَ وَقَهَرْتَ الْخَلْقَ بِسُلْطَانِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَا نَعْبُدُ غَيْرَكَ وَلَا نَسْئَلُ اِلَّا اِيَّاكَ وَلَا نَرْغَبُ اِلَّا اِلَيْكَ اَنْتَ مَوْضِعُ شَكْوَانَا وَمُنْتَهٰى رَغْبَتِنَا وَاِلٰهُنَا وَمَلِيْكُنَا

یہ وہ طویل دعا روایت ہیں ہے کہ ایک شخص نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں اپنی دعا کے دیر میں مستجاب

اللہِ عَلَیهِ وَرَحمَتُهُ وَرِضوانُهُ وَبَرَکاتُهُ وَعَلیٰ وَصِیِّهِ وَخَلِیفَتِهِ الشّاهِدِ لِلّٰهِ مِن بَعدِهِ عَلیٰ خَلقِهِ عَلِیٍّ اَمِیرِ المُؤمِنِینَ الصِّدِّیقِ الاَکبَرِ وَالفارُوقِ المُبِینِ الَّذِی اَخَذتَ بَیعَتَهُ عَلَی العالَمِینَ رَضِیتُ بِهِم اَولِیاءَ وَمَوالِیَ وَحُکّاماً فِی نَفسِی وَوُلدِی وَاَهلِی وَمالِی وَقِسمِی وَحِلِّی وَاِحرامِی وَاِسلامِی وَدِینِی وَدُنیایَ وَآخِرَتِی وَمَحیایَ وَمَماتِی اَنتُمُ الاَئِمَّةُ فِی الکِتابِ وَفَصلُ المَقامِ وَفَصلُ الخِطابِ وَاَعیُنُ الحَیِّ الَّذِی لا یَنامُ وَاَنتُم حُکَماءُ اللهِ وَبِکُم حَکَمَ اللهُ وَبِکُم عُرِفَ حَقُّ اللهِ لا اِلٰهَ اِلّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ اَنتُم نُورُ اللهِ مِن بَینِ اَیدِینا وَمِن خَلفِنا اَنتُم سُنَّةُ اللهِ الَّتِی بِها سَبَقَ القَضاءُ یا اَمِیرَ المُؤمِنِینَ اَنا لَکُم مُسَلِّمٌ تَسلِیماً لا اُشرِکُ بِاللهِ شَیئاً وَلا اَتَّخِذُ مِن دُونِهِ وَلِیّاً الحَمدُ لِلّٰهِ الَّذِی هَدانِی بِکُم وَما کُنتُ لِاَهتَدِیَ لَولا اَن هَدانِیَ اللهُ اللهُ اَکبَرُ اللهُ اَکبَرُ اللهُ اَکبَرُ الحَمدُ لِلّٰهِ عَلیٰ ما هَدانا.

دکۃ القضا اور بیت الطشت کے اعمال

دکۃ القضا ایک چبوترہ تھا کہ جس پر امیر المؤمنین علیہ السلام بیٹھ کر قضاوت اور فیصلے کیا کرتے تھے اور وہاں پر ایک چھوٹا سا ستون تھا کہ جس پر یہ لکھا ہوا تھا اِنَّ اللّٰهَ یَامُرُ بِالعَدلِ وَالاِحسانِ اور بیت الطشت اس مقام کا اس مسجد میں نام ہے کہ جہاں پر ایک لڑکی کے بارے میں جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سے معجزہ ظاہر ہوا اور اس کا قصہ یہ ہے کہ ایک جوان لڑکی پانی میں نہا رہی تھی اور کسی طرح ایک جونک اس کے رحم میں داخل ہو گئی جو خون پی پی کر کافی بڑی ہو گئی تھی اور اس کی وجہ سے اس کا پیٹ بہت بڑا ہو گیا تھا اس کے رشتہ دار اور اس کے متعلق بدگمان تھے کہ یہ بے شوہر ہوتے ہوئے حاملہ ہو چکی ہے وہ اس کو قتل کرنا چاہتے تھے اور اس کے فیصلے کے لئے اسے جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس لے آئے جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے حکم دیا کہ مسجد میں ایک جگہ پر پردہ بنایا جائے آپ نے اس لڑکی کو اس پردہ میں بٹھایا اور دائی کو حکم دیا کہ اس کی حالت کی تفتیش کرے، دائی نے تفتیش کرنے کے بعد عرض کی کہ یا امیر المؤمنین علیہ السلام یہ لڑکی حاملہ ہے اور اس کے پیٹ میں بچہ ہے۔ آپ نے اس کے بعد حکم دیا کہ ایک تھال گیلی مٹی اور کیچڑ سے پر کر کے لایا جائے اور اس میں اس لڑکی کو بٹھایا جائے جب ایسا کیا گیا اور اس جونک کو مٹی کی بو معلوم ہوئی تو وہ اس لڑکی کے پیٹ سے باہر نکل پڑی اور بروایت دیگر آپ نے ہاتھ دراز کیا اور

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

ہونے کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ تو دعا سریع الاجابۃ کو کیوں نہیں پڑھتا تو اس نے پوچھا کہ وہ کونسی دعا ہے آپ نے فرمایا کہ یہ کہہ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسئَلُکَ بِاسمِکَ العَظِیمِ الاَعظَمِ الاَجَلِّ الاَکرَمِ المَخزُونِ المَکنُونِ النُّورِ الحَقِّ البُرهانِ المُبِینِ الَّذِی هُوَ نُورٌ مَعَ نُورٍ وَنُورٌ مِن نُورٍ وَنُورٌ فِی نُورٍ وَنُورٌ عَلیٰ کُلِّ نُورٍ وَنُورٌ فَوقَ کُلِّ نُورٍ وَنُورٌ تُضِیءُ بِهِ کُلُّ ظُلمَةٍ وَیُکسَرُ بِهِ کُلُّ شِدَّةٍ وَکُلُّ شَیطانٍ مَرِیدٍ وَکُلُّ جَبّارٍ عَنِیدٍ لا تَقَرُّ بِهِ اَرضٌ وَلا تَقُومُ بِهِ سَماءٌ وَیَامَنُ بِهِ کُلُّ خائِفٍ وَیَبطُلُ بِهِ سِحرُ کُلِّ ساحِرٍ وَبَغیُ کُلِّ باغٍ وَحَسَدُ کُلِّ حاسِدٍ وَیَتَصَدَّعُ

مسجد کوفہ کے اعمال

شام کے پہاڑ سے ایک ٹکڑا برف کا لیا اور اس تھال میں رکھا اور اس کی وجہ سے وہ کیڑا باہر نکل پڑا اور اس لڑکی کی پاک دامنی اس سے ثابت ہوئی۔ یہ جاننا چاہیئے کہ مسجد کے اعمال کی مشہور ترتیب یوں ہے کہ چوتھے ستون کے عمل کے بعد وسط مسجد میں جاکر اس کے اعمال بجا لائیں اور دکۃ القضا اور بیت الطشت کے اعمال سب سے آخر میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے دکہ کے بعد بجا لائیں لیکن ہم نے ان کے اعمال میں وہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ جو سید بن طاؤس نے مصباح الزائر میں اور علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے بحار الانوار اور شیخ خضر نے مزار میں ذکر کیا ہے اور اگر کوئی آدمی مشہور کے طریقہ پر عمل کرنا چاہے تو اسے چوتھے ستون کے بعد دکۃ القضا اور بیت الطشت کے اعمال نہ کرنا چاہئیں بلکہ اسے آخر میں دکہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد بجا لائے پس ہم کہتے ہیں کہ چوتھے ستون کے بعد دکۃ القضا کی طرف جائے اور وہاں پر دو رکعت نماز جس سورہ سے چاہے پڑھے اور تسبیح حضرت زہرا علیہا السلام سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے يَا مَالِكِي وَمُمَلِّكِي وَمُتَغَمِّدِي بِالنِّعَمِ الْجِسَامِ مِنْ غَيْرِ اسْتِحْقَاقٍ وَجْهِي خَاضِعٌ لِمَا تَعْلُوهُ الْأَقْدَامُ لِجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ لَا تَجْعَلْ هٰذِهِ الشِّدَّةَ وَلَا هٰذِهِ الْمِحْنَةَ مُتَّصِلَةً بِاسْتِئْصَالِ الشَّأْفَةِ وَامْنَحْنِي مِنْ فَضْلِكَ مَا لَمْ تَمْنَحْ بِهِ أَحَداً مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أَنْتَ الْقَدِيمُ الْأَوَّلُ الَّذِي لَمْ تَزَلْ وَلَا تَزَالُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَزَكِّ عَمَلِي وَبَارِكْ لِي فِي أَجَلِي وَاجْعَلْنِي مِنْ عُتَقَائِكَ وَطُلَقَائِكَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

بیت الطشت کے اعمال

یہ مقام دکۃ القضا کے متصل ہے وہاں پر دو رکعت نماز پڑھے اور تسبیح کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ إِنِّي ذَخَرْتُ تَوْحِيدِي إِيَّاكَ وَمَعْرِفَتِي بِكَ وَإِخْلَاصِي لَكَ وَإِقْرَارِي بِرُبُوبِيَّتِكَ وَذَخَرْتُ وِلَايَةَ مَنْ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ بِمَعْرِفَتِهِمْ مِنْ بَرِيَّتِكَ مُحَمَّدٍ وَعِتْرَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ لِيَوْمِ فَزَعِي إِلَيْكَ عَاجِلاً وَآجِلاً وَقَدْ فَزِعْتُ إِلَيْكَ وَإِلَيْهِمْ يَا مَوْلَايَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ وَفِي مَوْقِفِي هٰذَا وَسَأَلْتُكَ مَادَّتِي مِنْ نِعْمَتِكَ وَإِزَاحَةَ مَا أَخْشَاهُ مِنْ نِقْمَتِكَ وَالْبَرَكَةَ فِيمَا رَزَقْتَنِيهِ وَتَحْصِينَ صَدْرِي مِنْ كُلِّ هَمٍّ وَجَائِحَةٍ وَمَعْصِيَةٍ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ نقل ہوا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے بیت الطشت میں دو رکعت نماز پڑھی تھی۔

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

بِعَظَمَتِهِ الْبَرُّ وَالْبَحْرُ وَيَسْتَقِلُّ بِهِ الْفُلْكُ حِينَ يَتَكَلَّمُ بِهِ الْمَلَكُ فَلَا يَكُونُ لِلْمَوْجِ عَلَيْهِ سَبِيلٌ وَهُوَ اسْمُكَ الْأَعْظَمُ الْأَعْظَمُ الْأَجَلُّ الْأَجَلُّ النُّورُ الْأَكْبَرُ الَّذِي سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ وَاسْتَوَيْتَ بِهِ عَلَى عَرْشِكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَأَسْأَلُكَ بِكَ وَبِهِمْ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا کذا کذا کی جگہ اپنی حاجت طلب کرے۔ پندرھویں دعا عمرو بن ابی المقدام سے مروی ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے مجھے ایک دعا لکھوائی جو دنیا اور آخرت کے لئے جامع ہے اور وہ یہ ہے کہ تو حمد و ثنا خداوند عالم کے بعد یہ کہے اَللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ

وسطِ مسجد کے اعمال

مسجد کے وسط میں دو رکعت نماز پڑھے کہ جس کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ قل ہو اللہ اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ قل یا ایہا الکافرون پڑھے سلام کے بعد تسبیح پڑھے اور اس کے بعد یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلَامُ وَدَارُكَ دَارُ السَّلَامِ حَيِّنَا رَبَّنَا مِنْكَ بِالسَّلَامِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ ابْتِغَاءَ رَحْمَتِكَ وَرِضْوَانِكَ وَمَغْفِرَتِكَ وَتَعْظِيْمًا لِمَسْجِدِكَ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْفَعْهَا فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ مؤلف کہتا ہے کہ اسی جگہ کو دکۃ المعراج بھی کہا جاتا ہے اور شاید یہ نام اس لحاظ سے ہو کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے معراج کی رات رخصت طلب کی تھی اور یہیں پر اترے ہوں اور نماز پڑھی ہو اس کے متعلق پہلے ایک روایت گذر چکی ہے۔

ساتویں ستون کے اعمال

یہ وہ مقام ہے کہ جہاں پر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو توبہ کی توفیق مرحمت فرمائی اس مقام میں رو بقبلہ ہو کر کھڑے ہو کر یہ پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَبِيْنَا اٰدَمَ وَاُمِّنَا حَوَّاءَ اَلسَّلَامُ عَلٰى هَابِيْلَ الْمَقْتُوْلِ ظُلْمًا وَّعُدْوَانًا اَلسَّلَامُ عَلٰى مَوَاهِبِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى شَيْثٍ صَفْوَةِ اللّٰهِ الْمُخْتَارِ الْاَمِيْنِ وَعَلَى الصَّفْوَةِ الصَّادِقِيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ الطَّيِّبِيْنَ اَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ اَلسَّلَامُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَعَلٰى ذُرِّيَّتِهِمُ الْمُخْتَارِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُوْسٰى كَلِيْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى عِيْسٰى رُوْحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فِي الْاَوَّلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فِي الْاٰخِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَئِمَّةِ الْهَادِيْنَ شُهَدَاءِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَى الرَّقِيْبِ الشَّاهِدِ عَلَى الْاُمَمِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اس کے بعد وہیں پر چار رکعت نماز پڑھے پہلی دو رکعت کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ

اِلَّا اَنْتَ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ
وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ
وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ
وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ الْمَلِكُ الْجَبَّارُ
وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ الرَّحِيْمُ الْغَفَّارُ
وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ الشَّدِيْدُ الْمِحَالُ
وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالُ
وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ
وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ الْمَنِيْعُ الْقَدِيْرُ
وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ
وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ الْحَمِيْدُ الْمَجِيْدُ
وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ
وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ

انا انزلنا اور اس کی دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ قل ہو اللہ اور باقی دو رکعت کو بھی انہیں دو رکعت کی طرح پڑھے اور فارغ ہونے کے بعد تسبیح بجا لا کر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ قَدْ عَصَيْتُكَ فَاِنِّيْ قَدْ اَطَعْتُكَ فِي الْاِيْمَانِ مِنِّيْ بِكَ مَنًّا مِنْكَ عَلَيَّ لَا مَنًّا مِنِّيْ عَلَيْكَ وَاَطَعْتُكَ فِيْ اَحَبِّ الْاَشْيَاءِ لَكَ لَمْ اَتَّخِذْ لَكَ وَلَدًا وَلَمْ اَدْعُ لَكَ شَرِيْكًا وَقَدْ عَصَيْتُكَ فِيْ اَشْيَاءَ كَثِيْرَةٍ عَلٰى غَيْرِ وَجْهِ الْمُكَابَرَةِ وَلَا الْخُرُوْجِ عَنْ عُبُوْدِيَّتِكَ وَلَا الْجُحُوْدِ لِرُبُوْبِيَّتِكَ وَلٰكِنِ اتَّبَعْتُ هَوَايَ وَاَزَلَّنِي الشَّيْطَانُ بَعْدَ الْحُجَّةِ عَلَيَّ وَالْبَيَانِ فَاِنْ تُعَذِّبْنِيْ فَبِذُنُوْبِيْ غَيْرَ ظَالِمٍ لِيْ وَاِنْ تَعْفُ عَنِّيْ وَتَرْحَمْنِيْ فَبِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ يَا كَرِيْمُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ ذُنُوْبِيْ لَمْ يَبْقَ لَهَا اِلَّا رَجَاءُ عَفْوِكَ وَقَدْ قَدَّمْتُ اٰلَةَ الْحِرْمَانِ فَاَنَا اَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ مَا لَا اَسْتَوْجِبُهُ وَاَطْلُبُ مِنْكَ مَا لَا اَسْتَحِقُّهُ اَللّٰهُمَّ اِنْ تُعَذِّبْنِيْ فَبِذُنُوْبِيْ وَلَمْ تَظْلِمْنِيْ شَيْئًا وَاِنْ تَغْفِرْ لِيْ فَخَيْرُ رَاحِمٍ اَنْتَ يَا سَيِّدِيْ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَنْتَ وَاَنَا اَنَا اَنْتَ الْعَوَّادُ بِالْمَغْفِرَةِ وَاَنَا الْعَوَّادُ بِالذُّنُوْبِ وَاَنْتَ الْمُتَفَضِّلُ بِالْحِلْمِ وَاَنَا الْعَوَّادُ بِالْجَهْلِ اَللّٰهُمَّ فَاِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا كَنْزَ الضُّعَفَاءِ يَا عَظِيْمَ الرَّجَاءِ يَا مُنْقِذَ الْغَرْقٰى يَا مُنْجِيَ الْهَلْكٰى يَا مُمِيْتَ الْاَحْيَاءِ يَا مُحْيِيَ الْمَوْتٰى اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ الَّذِيْ سَجَدَ لَكَ شُعَاعُ الشَّمْسِ وَدَوِيُّ الْمَاءِ وَحَفِيْفُ الشَّجَرِ وَنُوْرُ الْقَمَرِ وَظُلْمَةُ اللَّيْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ وَخَفَقَانُ الطَّيْرِ فَاَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ يَا عَظِيْمُ بِحَقِّكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ الصَّادِقِيْنَ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ الصَّادِقِيْنَ عَلَيْكَ وَبِحَقِّكَ عَلٰى عَلِيٍّ وَبِحَقِّ عَلِيٍّ عَلَيْكَ وَبِحَقِّكَ عَلٰى فَاطِمَةَ وَبِحَقِّ فَاطِمَةَ عَلَيْكَ وَبِحَقِّكَ عَلَى الْحَسَنِ وَبِحَقِّ الْحَسَنِ عَلَيْكَ وَبِحَقِّكَ عَلَى الْحُسَيْنِ وَبِحَقِّ الْحُسَيْنِ عَلَيْكَ فَاِنَّ حُقُوْقَهُمْ عَلَيْكَ مِنْ اَفْضَلِ اِنْعَامِكَ عَلَيْهِمْ وَبِالشَّاْنِ الَّذِيْ لَكَ عِنْدَهُمْ وَبِالشَّاْنِ الَّذِيْ لَهُمْ عِنْدَكَ صَلِّ عَلَيْهِمْ يَا رَبِّ صَلٰوةً دَائِمَةً مُنْتَهٰى رِضَاكَ وَاغْفِرْ لِيْ بِهِمُ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ وَاَرْضِ عَنِّيْ خَلْقَكَ وَاَتْمِمْ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ كَمَا اَتْمَمْتَهَا عَلٰى اٰبَائِيْ مِنْ قَبْلُ وَلَا تَجْعَلْ لِاَحَدٍ مِنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ عَلَيَّ فِيْهَا امْتِنَانًا وَامْنُنْ عَلَيَّ كَمَا مَنَنْتَ عَلٰى اٰبَائِيْ مِنْ قَبْلُ يَا كٓهٰيٰعٓصٓ اَللّٰهُمَّ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ فَاسْتَجِبْ لِيْ دُعَائِيْ فِيْمَا سَئَلْتُ يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ اس کے بعد سجدہ میں جائے

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ وَ
اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ الْحَلِيْمُ الدَّيَّانُ وَ
اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ الْجَوَادُ الْمَاجِدُ وَ
اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ وَ
اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ الْغَائِبُ الشَّاهِدُ وَ
اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ وَ
اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ
تَمَّ نُوْرُكَ فَهَدَيْتَ وَ
بَسَطْتَ يَدَكَ فَاَعْطَيْتَ
رَبَّنَا وَجْهُكَ اَكْرَمُ
الْوُجُوْهِ وَجِهَتُكَ خَيْرُ
الْجِهَاتِ وَعَطِيَّتُكَ
اَفْضَلُ الْعَطَايَا وَاَهْنَاهَا
تُطَاعُ رَبَّنَا فَتَشْكُرُ
وَتُعْصٰى رَبَّنَا فَتَغْفِرُ
لِمَنْ شِئْتَ تُجِيْبُ
الْمُضْطَرِّيْنَ وَتَكْشِفُ
السُّوْءَ وَتَقْبَلُ التَّوْبَةَ

مسجد کوفہ کے اعمال

٣٨٢

اور سجدہ میں یہ پڑھے يَا مَنْ يَقْدِرُ عَلٰى حَوَائِجِ السَّائِلِيْنَ وَيَعْلَمُ مَا فِيْ ضَمِيْرِ الصَّامِتِيْنَ يَا مَنْ لَا يَحْتَاجُ إِلَى التَّفْسِيْرِ يَا مَنْ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ يَا مَنْ اَنْزَلَ الْعَذَابَ عَلٰى قَوْمِ يُوْنُسَ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يُعَذِّبَهُمْ فَدَعَوْهُ وَتَضَرَّعُوْا اِلَيْهِ فَكَشَفَ عَنْهُمُ الْعَذَابَ وَمَتَّعَهُمْ اِلٰى حِيْنٍ قَدْ تَرٰى مَكَانِيْ وَتَسْمَعُ دُعَائِيْ وَتَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ وَحَالِيْ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ مِنْ اَمْرِ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ پھر ستر دفعہ یہ کہے يَا سَيِّدِيْ پھر سر سجدہ سے اٹھا کر یہ پڑھے يَا رَبِّ اَسْئَلُكَ بَرَكَةَ هٰذَا الْمَوْضِعِ وَبَرَكَةَ اَهْلِهٖ وَاَسْئَلُكَ اَنْ تَرْزُقَنِيْ مِنْ رِزْقِكَ رِزْقًا حَلَالًا طَيِّبًا تَسُوْقُهٗ اِلَيَّ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَاَنَا خَائِضٌ فِيْ عَافِيَةٍ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ مؤلف کہتا ہے کہ اس مقام کی اور دعا مزار قدیم میں یا کریم یا کریم والی دعا کے بعد مسجد سے میں جانے سے پہلے یہ نقل کی ہے اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ تُحَلُّ بِهٖ عُقَدُ الْمَكَارِهِ یہ صحیفہ سجادیہ کی دعاؤں سے ہے اور پہلے باب کے صفحہ ۲۰۶ پر گذر چکی ہے اس دعا کے بعد صاحب مزار نے فرمایا کہ یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَتَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ صَلِّ اللّٰهُمَّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَتَجَاوَزْ عَنِّيْ وَتَصَدَّقْ عَلَيَّ بِمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پھر فرمایا ہے کہ اس کے بعد سجدہ میں جائے اور وہ دعا یا من یقدر علے حوائج السائلین کو پڑھے جو ابھی نقل ہوئی ہے۔ یہ واضح رہے کہ اس مقام کی فضیلت میں احادیث کافی وارد ہوئی ہیں، شیخ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام اسی ستون کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے ستون اور آپ کے کھڑے ہونے کی جگہ میں فاصلہ اتنا ہوتا تھا کہ وہاں سے ایک بکری گذر سکتی تھی، دیگر معتبر روایات میں وارد ہوا ہے کہ ہر رات ساٹھ ہزار فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں اور ساتویں ستون کے نزدیک نماز پڑھتے ہیں اور دوسری رات اتنی ہی مقدار میں دوسرے فرشتے آتے ہیں اور پہلے جو آچکے ہوتے ہیں وہ قیامت تک دوبارہ نہیں آئیں گے حدیث معتبر میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ساتواں ستون حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقام ہے۔ نیز کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے کافی میں بسند صحیح ابو اسمٰعیل سراج سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ معویہ بن وہب نے میرا ہاتھ پکڑا اور اس نے کہا کہ میرا ہاتھ ابو حمزہ ثمالی نے پکڑا اور اس نے کہا کہ میرا ہاتھ اصبغ بن نباتہ نے پکڑا اور مجھے ساتواں ستون بتلایا اور کہا کہ یہ ستون مقام جناب امیر المومنین

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

وَتَعْفُوْا عَنِ الذُّنُوْبِ
لَا تُجَازٰى اَيَادِيْكَ وَلَا
تُحْصٰى نِعَمُكَ وَلَا يَبْلُغُ
مِدْحَتَكَ قَوْلُ قَائِلٍ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ
وَرَوْحَهُمْ وَرَاحَتَهُمْ
وَسُرُوْرَهُمْ وَاَذِقْنِيْ
طَعْمَ فَرَجِهِمْ وَاَهْلِكْ
اَعْدَاءَهُمْ مِنَ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
وَاجْعَلْنَا مِنَ الَّذِيْنَ
لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ
الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ
يَتَوَكَّلُوْنَ وَثَبِّتْنِيْ
بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ
وَبَارِكْ لِيْ فِي الْمَحْيَا وَ
الْمَمَاتِ وَالْمَوْقِفِ
وَالنُّشُوْرِ وَالْحِسَابِ وَ
الْمِيْزَانِ وَاَهْوَالِ يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ وَسَلِّمْنِيْ

علیہ السلام ہے کہ جس کے نزدیک آپ نماز پڑھتے تھے اور امام حسن علیہ السلام پانچویں ستون کے نزدیک نماز پڑھتے تھے اور جب جناب امیرالمومنین علیہ السلام وہاں پر نہیں ہوتے تھے تو ان کی جگہ جناب امام حسن علیہ السلام نماز پڑھتے تھے اور یہ باب کندہ ہے۔ خلاصہ بہت کافی اخبار اس کی فضیلت میں موجود ہیں ہم نے چند ایک کے ذکر پر اکتفا کیا ہے۔

پانچویں ستون کے اعمال

مسجد کوفہ کے ممتاز مقاموں میں سے ایک ممتاز مقام پانچواں ستون ہے لہذا وہاں پر نماز پڑھنی چاہیئے اور دعا اور اپنی حاجات کو اللہ تعالےٰ سے طلب کرنا چاہیئے کیونکہ معتبر روایات میں وارد ہوا ہے کہ یہ مقام حضرت ابراہیم خلیل کے نماز پڑھنے کا مقام ہے اور دوسری روایات سے اس روایت کی تنافی نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سب مقاموں پر نماز پڑھی ہو۔ معتبر حدیث میں ہے کہ پانچواں ستون حضرت جبرائیل علیہ السلام کا مقام ہے اور سابقہ روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ جناب امام حسن علیہ السلام کا مقام ہے۔ خلاصہ جو احادیث سے ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ ساتویں اور پانچویں ستون کے نزدیک کی جگہ دوسری مسجد کی جگہوں سے زیادہ اشرف ہے سید بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ پانچویں ستون کے نزدیک دو رکعت نماز جس سورہ کے ساتھ چاہے پڑھے اور جب سلام کے بعد تسبیح کہہ چکے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُكَ بِجَمِیۡعِ اَسْمَآئِكَ كُلِّهَا مَا عَلِمْنَا مِنْهَا وَمَا لَا نَعْلَمُ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِیۡمِ الْاَعْظَمِ الْكَبِیۡرِ الْاَكْبَرِ الَّذِیۡ مَنْ دَعَاكَ بِهٖ اَجَبْتَهٗ وَمَنْ سَئَلَكَ بِهٖ اَعْطَیۡتَهٗ وَمَنِ اسْتَنْصَرَكَ بِهٖ نَصَرْتَهٗ وَمَنِ اسْتَغْفَرَكَ بِهٖ غَفَرْتَ لَهٗ وَمَنِ اسْتَعَانَكَ بِهٖ اَعَنْتَهٗ وَمَنِ اسْتَرْزَقَكَ بِهٖ رَزَقْتَهٗ وَمَنِ اسْتَغَاثَكَ بِهٖ اَغَثْتَهٗ وَمَنِ اسْتَرْحَمَكَ بِهٖ رَحِمْتَهٗ وَمَنِ اسْتَجَارَكَ بِهٖ اَجَرْتَهٗ وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَیۡكَ بِهٖ كَفَیۡتَهٗ وَمَنِ اسْتَعْصَمَكَ بِهٖ عَصَمْتَهٗ وَمَنِ اسْتَنْقَذَكَ بِهٖ مِنَ النَّارِ اَنْقَذْتَهٗ وَمَنِ اسْتَعْطَفَكَ بِهٖ تَعَطَّفْتَ لَهٗ وَمَنْ اَمَّلَكَ بِهٖ اَعْطَیۡتَهٗ الَّذِیۡ اتَّخَذْتَ بِهٖ اٰدَمَ صَفِیًّا وَنُوْحًا نَجِیًّا وَاِبْرَاهِیۡمَ خَلِیۡلًا وَمُوْسٰی كَلِیۡمًا وَعِیۡسٰی رُوْحًا وَمُحَمَّدًا حَبِیۡبًا وَعَلِیًّا وَصِیًّا

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

عَلَی الصِّرَاطِ وَاَجِزْنِیۡ عَلَیۡهِ وَارْزُقْنِیۡ عِلْمًا نَافِعًا وَیَقِیۡنًا صَادِقًا وَتُقًی وَبِرًّا وَوَرَعًا وَخَوْفًا مِنْكَ وَفَرَقًا یُبَلِّغُنِیۡ مِنْكَ زُلْفٰی وَلَا یُبَاعِدُنِیۡ عَنْكَ وَاَحْبِبْنِیۡ وَلَا تُبْغِضْنِیۡ وَتَوَلَّنِیۡ وَلَا تَخْذُلْنِیۡ وَاَعْطِنِیۡ مِنْ جَمِیۡعِ خَیۡرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَجِرْنِیۡ مِنَ السُّوْٓءِ كُلِّهٖ بِحَذَافِیۡرِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ سوطویں دعا معاویہ بن عمار سے منقول ہے کہ میں نے حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا مجھے آپ ایک دعا سکھانے کے ساتھ مخصوص نہیں فرماتے آپ نے فرمایا ہاں یہ کہو یَا وَاحِدُ یَا مَاجِدُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ اَنْ تَقْضِیَ لِیْ حَوَائِجِیْ وَتَعْفُوْعَمَّا سَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَتَتَفَضَّلَ عَلَیَّ بِمَا اَنْتَ اَھْلُہٗ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ لِلدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا مُفَرِّجَ ھَمِّ الْمَھْمُوْمِیْنَ وَیَا غِیَاثَ الْمَلْھُوْفِیْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ مؤلف کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ آپ نے اپنے بعض اصحاب سے فرمایا کہ پانچویں ستون کے نزدیک دو رکعت نماز پڑھے کہ جناب ابراہیم علیہ السلام کا مصلا ہے اور پھر یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِیْنَا اٰدَمَ وَاُمِّنَا حَوَّآءَ الخ یہ تقریبا وہی دعا ہے جو ساتویں ستون کے نزدیک رو بقبلہ پڑھی جاتی ہے۔

تیسرے ستون یعنی مقام امام زین العابدینؑ کے اعمال

پانچویں ستون سے فارغ ہونے کے بعد تیسرے ستون جو باب کندہ کے نزدیک ہے جائے جو مقام امام زین العابدین علیہ السلام سے مشہور ہے۔ مؤلف کہتا ہے کہ یہ مقام قبلہ کی طرف سے دکۃ باب امیر المومنین علیہ السلام کے مقابل ہے اور غربی طرف سے باب کندہ کے مقابل ہے جو اب بند کر دیا گیا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس ستون سے پانچ ذراع کے فاصلہ پر دور کھڑے ہو کر نماز پڑھنا لائق اور سزاوار ہے کیونکہ اصل دکۃ اتنے فاصلہ پر تھا۔ بہر حال اس مقام پر دو رکعت نماز جس سورہ سے چاہے بجالائے اور سلام کے بعد تسبیح کرے اور جب اس سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنَّ ذُنُوْبِیْ قَدْ کَثُرَتْ وَلَمْ یَبْقَ لَھَا اِلَّا رَجَآءُ عَفْوِکَ وَقَدْ قَدَّمْتُ اٰلَۃَ الْحِرْمَانِ اِلَیْکَ فَاَنَا اَسْئَلُکَ اَللّٰھُمَّ مَا لَا اَسْتَوْجِبُہٗ وَاَطْلُبُ مِنْکَ مَا لَا اَسْتَحِقُّہٗ اَللّٰھُمَّ اِنْ تُعَذِّبْنِیْ فَبِذُنُوْبِیْ وَلَمْ تَظْلِمْنِیْ شَیْئًا وَاِنْ تَغْفِرْ لِیْ فَخَیْرُ رَاحِمٍ اَنْتَ یَا سَیِّدِیْ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَنْتَ وَاَنَا اَنَا اَنْتَ الْعَوَّادُ بِالْمَغْفِرَۃِ وَاَنَا الْعَوَّادُ بِالذُّنُوْبِ وَاَنْتَ الْمُتَفَضِّلُ بِالْحِلْمِ وَاَنَا الْعَوَّادُ بِالْجَھْلِ اَللّٰھُمَّ فَاِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا کَنْزَ الضُّعَفَآءِ یَا عَظِیْمَ الرَّجَآءِ یَا مُنْقِذَ الْغَرْقٰی یَا مُنْجِیَ الْھَلْکٰی یَا مُمِیْتَ الْاَحْیَآءِ یَا مُحْیِیَ الْمَوْتٰی اَنْتَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ الَّذِیْ سَجَدَ لَکَ شُعَاعُ الشَّمْسِ وَنُوْرُ الْقَمَرِ وَظُلْمَۃُ اللَّیْلِ وَضَوْءُ النَّھَارِ وَخَفَقَانُ الطَّیْرِ فَاَسْئَلُکَ اَللّٰھُمَّ

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

یَا مَنْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ یَا عَزِیْزُ یَا کَرِیْمُ یَا حَنَّانُ یَا سَامِعَ الدَّعَوَاتِ یَا اَجْوَدَ مَنْ سُئِلَ وَیَا خَیْرَ مَنْ اَعْطٰی یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ قُلْتَ وَلَقَدْ نَادَانَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِیْبُوْنَ پھر آپ نے فرمایا کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کہتے تھے نِعْمَ لَنِعْمَ الْمُجِیْبُ اَنْتَ وَنِعْمَ الْمَدْعُوُّ وَنِعْمَ الْمَسْئُوْلُ اَسْئَلُکَ بِنُوْرِ وَجْھِکَ وَاَسْئَلُکَ بِعِزَّتِکَ وَقُدْرَتِکَ وَجَبَرُوْتِکَ وَاَسْئَلُکَ بِمَلَکُوْتِکَ وَدِرْعِکَ الْحَصِیْنَۃِ وَبِجَمْعِکَ وَاَرْکَانِکَ کُلِّھَا وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَبِحَقِّ الْاَوْصِیَآءِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَفْعَلَ بِیْ کَذَا وَکَذَا

يَا عَظِيمُ بِحَقِّكَ يَا كَرِيمُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الصَّادِقِينَ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الصَّادِقِينَ عَلَيْكَ وَبِحَقِّكَ عَلَى عَلِيٍّ وَبِحَقِّ عَلِيٍّ عَلَيْكَ وَبِحَقِّكَ عَلَى فَاطِمَةَ وَبِحَقِّ فَاطِمَةَ عَلَيْكَ وَبِحَقِّكَ عَلَى الْحَسَنِ وَبِحَقِّ الْحَسَنِ عَلَيْكَ وَبِحَقِّكَ عَلَى الْحُسَيْنِ وَبِحَقِّ الْحُسَيْنِ عَلَيْكَ فَإِنَّ حُقُوقَهُمْ مِنْ أَفْضَلِ إِنْعَامِكَ عَلَيْهِمْ وَبِالشَّأْنِ الَّذِي لَكَ عِنْدَهُمْ وَبِالشَّأْنِ الَّذِي لَهُمْ عِنْدَكَ صَلِّ يَا رَبِّ عَلَيْهِمْ صَلَوٰةً دَائِمَةً مُنْتَهٰى رِضَاكَ وَاغْفِرْ لِي بِهِمُ الذُّنُوبَ الَّتِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَأَتْمِمْ نِعْمَتَكَ عَلَيَّ كَمَا أَتْمَمْتَهَا عَلَى آبَائِي مِنْ قَبْلُ يَا كٓهٰيٰعٓصٓ اللّٰهُمَّ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ فَاسْتَجِبْ لِي دُعَائِي فِيمَا سَأَلْتُكَ اس کے بعد سجدہ میں جائے اور دائیں جانب کو زمین پر رکھے اور یہ پڑھے یا سیدی یا سیدی یا سیدی صل علی محمد وآل محمد واغفرلی اور ان کلمات کا خضوع اور خشوع اور گریہ کی حالت میں زیادہ تکرار کرے اس کے بعد بائیں طرف منہ زمین پر رکھکر پھر انہیں کلمات کو پڑھے اس کے بعد جو دعا چاہے طلب کرے۔ مؤلف کہتا ہے کہ بعض غیر معتبر کتابوں میں جو لوگوں کے درمیان مشہور ہیں یہ بھی ہے کہ اسی مقام پر اس عمل کو بجا لائے جو جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے بعض اصحاب کو تعلیم دیا۔ لیکن وہ عمل اس مقام سے مقید اور خاص نہیں یعنی جہاں چاہیں بجا لائیں۔ اور وہ عمل یوں ہے کہ آپ سے نقل ہوا ہے کہ آپ نے بعض اصحاب سے فرمایا کہ تو اپنے کام کے لئے صبح کو نہیں جائے گا۔ تاکہ تیرا گذر مسجد کوفہ سے ہو تو اس نے کہا کہ جانا تو ہے تو آپ نے فرمایا کہ مسجد کوفہ میں چار رکعت نماز بجا لانا اور اس کے بعد یہ دعا پڑھنا اِلٰهِي إِنْ كُنْتُ قَدْ عَصَيْتُكَ فَإِنِّي قَدْ أَطَعْتُكَ فِي أَحَبِّ الْأَشْيَاءِ إِلَيْكَ لَمْ أَتَّخِذْ لَكَ وَلَدًا وَلَمْ أَدْعُ لَكَ شَرِيكًا وَقَدْ عَصَيْتُكَ فِي أَشْيَاءَ كَثِيرَةٍ عَلَى غَيْرِ وَجْهِ الْمُكَابَرَةِ لَكَ وَلَا الْاِسْتِكْبَارِ عَنْ عِبَادَتِكَ وَلَا الْجُحُودِ لِرُبُوبِيَّتِكَ وَلَا الْخُرُوجِ عَنِ الْعُبُودِيَّةِ لَكَ وَلٰكِنِ اتَّبَعْتُ هَوَايَ وَأَزَلَّنِي الشَّيْطَانُ بَعْدَ الْحُجَّةِ وَالْبَيَانِ فَإِنْ تُعَذِّبْنِي فَبِذُنُوبِي غَيْرَ ظَالِمٍ أَنْتَ لِي وَإِنْ تَعْفُ عَنِّي وَتَرْحَمْنِي فَبِجُودِكَ وَكَرَمِكَ يَا كَرِيمُ اس کے بعد یہ پڑھے غَدَوْتُ بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهِ غَدَوْتُ بِغَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ وَلٰكِنْ بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهِ يَا رَبِّ أَسْأَلُكَ بَرَكَةَ هٰذَا الْبَيْتِ وَبَرَكَةَ أَهْلِهِ وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَرْزُقَنِي رِزْقًا حَلَالًا طَيِّبًا تَسُوقُهُ إِلَيَّ بِحَوْلِكَ

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

سترھویں دعا روایت میں ہے کہ ایک شخص جو ابو جعفر کے نام سے مشہور تھا اور کوفہ کا رہنے والا تھا حضرت صادق علیہ السلام سے عرض کرنے لگا کہ مجھے کوئی ایسی دعا سکھائیے کہ جسے میں پڑھوں تو حضرت نے فرمایا کہ یہ کہا کر وَيَا مَنْ أَرْجُوهُ لِكُلِّ خَيْرٍ وَيَا مَنْ آمَنُ سَخَطَهُ عِنْدَ كُلِّ عَثْرَةٍ وَيَا مَنْ يُعْطِي بِالْقَلِيلِ الْكَثِيرَ يَا مَنْ أَعْطَى مَنْ سَأَلَهُ تَحَنُّنًا مِنْهُ وَرَحْمَةً يَا مَنْ أَعْطَى مَنْ لَمْ يَسْأَلْهُ وَلَمْ يَعْرِفْهُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْطِنِي بِمَسْأَلَتِي مِنْ جَمِيعِ خَيْرِ الدُّنْيَا وَجَمِيعِ خَيْرِ الْآخِرَةِ فَإِنَّهُ غَيْرُ مَنْقُوصٍ مَا أَعْطَيْتَنِي وَزِدْنِي مِنْ سَعَةِ فَضْلِكَ يَا كَرِيمُ اٹھارہویں دعا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے

وَ قُوَّتِكَ وَ اَنَا كَخَائِضٌ فِىْ عَافِيَتِكَ شیخ شہیدؒ اور محمد بن المشہدی نے اس عمل کو چوتھے ستون کے بعد ذکر کیا ہے اور وہ چار رکعتیں اس طرح ذکر کی ہیں کہ دو رکعت میں سورہ الحمد کے بعد قل ہو اللہ اور دوسری دو رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ کو پڑھے اور سلام کے بعد تسبیح پڑھے۔ حدیث معتبر میں ابو حمزہ ثمالی سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک دن میں مسجد کوفہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص جو تمام لوگوں سے خوشرو تر تھے ان کے جسم سے خوشبو نکل رہی تھی اور بہترین لباس پاک و پاکیزہ پہنے ہوئے تھے عمامہ سر پہ باندھے ہوئے اور زرہ تن پر اور عربی جوتے پہنے ہوئے تھے دروازہ کندہ سے مسجد میں داخل ہوئے۔ انہوں نے اپنے جوتے اتار لئے اور چھٹے ستون کے پاس جا کر ٹھہر کر۔ ہاتھوں کو کانوں کے برابر لے جا کر تکبیر کہی اور ان کی تکبیر سے میرے بدن کے بال دہشت اور خوف سے کھڑے ہو گئے اس کے بعد انہوں نے چار رکعت نماز پڑھی اور بہت بہترین رکوع اور سجود کیا اور اس کے بعد اس دعا کو پڑھا الٰہی ان کنت قد عصیتک اور جب یا کریم تک پہنچے تو سجدے میں جا کر اس کو بار بار اتنا پڑھتے تھے جہاں تک ان کی سانس کام دیتی تھی اور سجدے میں آپ نے یہ دعا یا من یقدر علی حوائج السائلین پڑھی اور یا سیدی کو ستر دفعہ پڑھا جو ساتویں ستون کے اعمال میں گذر چکی ہے اور جب آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا اور میں نے بغور ان کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ آپ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ہیں تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے دست مبارک کا بوسہ لیا اور عرض کی۔ کہ آپ یہاں کس کام کے لئے آئے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ اس کام کے لئے آیا ہوں کہ جس میں تو نے مجھے مشغول پایا ہے اور یہ روایت سابق گذر چکی ہے کہ جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ ابو حمزہ ثمالی اس کے بعد آپ کے ساتھ جناب امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کو گئے۔

باب فرج یعنی مقام نوح علیہ السلام کے اعمال

جب تیسرے ستون سے فارغ ہو جائے تو پھر دکۃ امیر المومنین علیہ السلام کی طرف جائے جو ایک چبوترا سا ہے جو امیر المومنین علیہ السلام کے گھر کی طرف دروازہ مسجد کی طرف سے کھلتا تھا

دنیا اور آخرت کی دعائیں

یہ دعا اپنے بھائی عبداللہ بن علی کو تعلیم فرمائی اَللّٰهُمَّ
اِمْلَأْ قَلْبِىْ حُبًّا لَكَ ... صَابِرًا وَ لَا تُطِعْ
فِىْ عَدُوًّا وَ لَا حَاسِدًا
وَ احْفَظْنِىْ قَائِمًا وَ قَاعِدًا
وَ يَقْظَانًا وَ رَاقِدًا اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِىْ وَ ارْحَمْنِىْ وَ اهْدِنِىْ
سَبِيْلَكَ الْاَقْوَمَ وَ قِنِىْ حَرَّ
جَهَنَّمَ وَ احْطُطْ عَنِّى
الْمَغْرَمَ وَ الْمَاْثَمَ وَ اجْعَلْنِىْ
مِنْ خِيَارِ الْعَالَمِيْنَ ۔ دعا
روایت میں ہے کہ یہ دعائے
الحاح ہے اَللّٰهُمَّ رَبَّ
السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ
وَ مَا بَيْنَهُنَّ وَ رَبَّ الْعَرْشِ
الْعَظِيْمِ وَ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ
وَ مِيْكَائِيْلَ وَ اِسْرَافِيْلَ
وَ رَبَّ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ
وَ رَبَّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ
اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِالَّذِىْ
تَقُوْمُ بِهِ السَّمَاءُ وَ بِهِ
تَقُوْمُ الْاَرْضُ وَ بِهِ
تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ وَ بِهِ
تَجْمَعُ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ وَ بِهِ
تَرْزُقُ الْاَحْيَاءَ وَ بِهِ

اس کے متصل ہے وہاں پر چار رکعت نماز جس سورہ کے ساتھ چاہے بجالائے اور جب اس سے فارغ ہو تو تسبیح پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاقْضِ حَاجَتِيْ يَا اَللّٰهُ يَا مَنْ لَّا يُخَيِّبُ سَائِلَهٗ وَلَا يَنْفَدُ نَائِلُهٗ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ يَا رَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَالسَّمٰوٰتِ يَا كَاشِفَ الْكُرُبَاتِ يَا وَاسِعَ الْعَطِيَّاتِ يَا دَافِعَ النَّقِمَاتِ يَا مُبَدِّلَ السَّيِّئَاتِ حَسَنَاتٍ عُدْ عَلَيَّ بِطَوْلِكَ وَفَضْلِكَ وَاِحْسَانِكَ وَاسْتَجِبْ دُعَائِيْ فِيْمَا سَاَلْتُكَ وَطَلَبْتُ مِنْكَ بِحَقِّ نَبِيِّكَ وَوَصِيِّكَ وَاَوْلِيَائِكَ الصَّالِحِيْنَ

ایک اور نماز یہیں پر ہے جو دو رکعت ہے جس طرح چاہے پڑھے اور نماز کے بعد تسبیح کے بعد یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ حَلَلْتُ بِسَاحَتِكَ لِعِلْمِيْ بِوَحْدَانِيَّتِكَ وَصَمَدَانِيَّتِكَ وَاَنَّهٗ لَا قَادِرَ عَلٰى قَضَاءِ حَاجَتِيْ غَيْرُكَ وَقَدْ عَلِمْتُ يَا رَبِّ اَنَّهٗ كُلَّمَا شَاهَدْتُ نِعْمَتَكَ عَلَيَّ اشْتَدَّتْ فَاقَتِيْ اِلَيْكَ وَقَدْ طَرَقَنِيْ يَا رَبِّ مِنْ مُهِمِّ اَمْرِيْ مَا قَدْ عَرَفْتَهٗ لِاَنَّكَ عَالِمٌ غَيْرُ مُعَلَّمٍ وَاَسْئَلُكَ بِالْاِسْمِ الَّذِيْ وَضَعْتَهٗ عَلَى السَّمٰوٰتِ فَانْشَقَّتْ وَعَلَى الْاَرَضِيْنَ فَانْبَسَطَتْ وَعَلَى النُّجُوْمِ فَانْتَشَرَتْ وَعَلَى الْجِبَالِ فَاسْتَقَرَّتْ وَاَسْئَلُكَ بِالْاِسْمِ الَّذِيْ جَعَلْتَهٗ عِنْدَ مُحَمَّدٍ وَّعِنْدَ عَلِيٍّ وَّعِنْدَ الْحَسَنِ وَعِنْدَ الْحُسَيْنِ وَعِنْدَ الْاَئِمَّةِ كُلِّهِمْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَقْضِيَ لِيْ يَا رَبِّ حَاجَتِيْ وَتُيَسِّرَ عَسِيْرَهَا وَتَكْفِيَنِيْ مُهِمَّهَا وَتَفْتَحَ لِيْ قُفْلَهَا فَاِنْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَلَكَ الْحَمْدُ غَيْرَ جَائِرٍ فِيْ حُكْمِكَ وَلَا حَائِفٍ فِيْ عَدْلِكَ اس کے بعد اپنے دائیں چہرہ کو زمین پر رکھے اور یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّ يُوْنُسَ بْنَ مَتّٰى عَبْدَكَ وَنَبِيَّكَ دَعَاكَ فِيْ بَطْنِ الْحُوْتِ فَاسْتَجَبْتَ لَهٗ وَاَنَا اَدْعُوْكَ فَاسْتَجِبْ لِيْ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور پھر اسی حالت میں جو دعا چاہے مانگے اور اس کے بعد بائیں چہرے کی طرف کو زمین پر رکھے اور یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَمَرْتَ بِالدُّعَاءِ وَتَكَفَّلْتَ بِالْاِجَابَةِ وَاَنَا اَدْعُوْكَ كَمَا اَمَرْتَنِيْ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاسْتَجِبْ لِيْ كَمَا وَعَدْتَنِيْ يَا كَرِيْمُ پھر اپنی پیشانی کو زمین پر رکھدے اور یہ پڑھے يَا مُعِزَّ كُلِّ ذَلِيْلٍ وَّيَا مُذِلَّ كُلِّ عَزِيْزٍ تَعْلَمُ كُرْبَتِيْ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَفَرِّجْ عَنِّيْ يَا كَرِيْمُ نماز حاجت بھی اسی محل میں ذکر ہوتی ہے اور وہ چار رکعت نماز پڑھے اور جو سورہ چاہے اس میں پڑھے اور جب اس سے فارغ ہو اور تسبیح کر چکے تو یہ دعا پڑھے۔

دنیا اور آخرت کی دعائیں

اَحْصَيْتَ عَدَدَ الرِّمَالِ وَوَزْنَ الْجِبَالِ وَكَيْلَ الْبُحُوْرِ پس محمد و آل محمد پر صلوات بھیجے اور اپنی حاجت کے متعلق سوال کرے اور اپنی طلب حاجت میں الحاح و اصرار کرے بیسویں دعا ثقہ جلیل ابن ابی یعفور سے روایت ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ امْلَاْ قَلْبِيْ حُبًّا لَّكَ وَخَشْيَةً مِّنْكَ وَتَصْدِيْقًا وَّاِيْمَانًا بِكَ وَفَرَقًا مِّنْكَ وَشَوْقًا اِلَيْكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيَّ لِقَائَكَ وَاجْعَلْ لِيْ فِيْ لِقَائِكَ خَيْرَ الرَّحْمَةِ وَالْبَرَكَةِ وَاَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ وَلَا تُؤَخِّرْنِيْ مَعَ الْاَشْرَارِ وَاَلْحِقْنِيْ بِصَالِحِ مَنْ مَّضٰى وَاجْعَلْنِيْ مَعَ صَالِحِ مَنْ بَقِيَ وَخُذْ بِيْ سَبِيْلَ الصَّالِحِيْنَ وَاَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِيْ بِمَا تُعِيْنُ بِهِ الصَّالِحِيْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَا تَرُدَّنِيْ

مسجد کوفہ کے اعمال

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا مَنْ لَا تَرَاہُ الْعُیُوْنُ وَلَا تُحِیْطُ بِہِ الظُّنُوْنُ وَلَا یَصِفُہُ الْوَاصِفُوْنَ وَلَا تُغَیِّرُہُ الْحَوَادِثُ وَلَا تُفْنِیْہِ الدُّھُوْرُ تَعْلَمُ مَثَاقِیْلَ الْجِبَالِ وَمَکَائِیْلَ الْبِحَارِ وَوَرَقَ الْاَشْجَارِ وَرَمْلَ الْقِفَارِ وَمَا اَضَائَتْ بِہِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَاَظْلَمَ عَلَیْہِ اللَّیْلُ وَوَضَحَ عَلَیْہِ النَّھَارُ وَلَا تُوَارِیْ مِنْکَ سَمَآءٌ سَمَآءً وَلَا اَرْضٌ اَرْضًا وَلَا جَبَلٌ مَا فِیْ اَصْلِہِ وَلَا بَحْرٌ مَا فِیْ قَعْرِہِ اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَجْعَلَ خَیْرَ اَمْرِیْ اٰخِرَہُ وَخَیْرَ اَعْمَالِیْ خَوَاتِیْمَھَا وَخَیْرَ اَیَّامِیْ یَوْمَ اَلْقَاکَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ مَنْ اَرَادَنِیْ بِسُوْءٍ فَاَرِدْہُ وَمَنْ کَادَنِیْ فَکِدْہُ وَمَنْ بَغَانِیْ بِھَلَکَۃٍ فَاَھْلِکْہُ وَاکْفِنِیْ مَا اَھَمَّنِیْ مِمَّنْ دَخَلَ ھَمُّہُ عَلَیَّ اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنِیْ فِیْ دِرْعِکَ الْحَصِیْنَۃِ وَاسْتُرْنِیْ بِسِتْرِکَ الْوَاقِیْ یَا مَنْ یَکْفِیْ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَلَا یَکْفِیْ مِنْہُ شَیْءٌ اِکْفِنِیْ مَا اَھَمَّنِیْ مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَصَدِّقْ قَوْلِیْ وَفِعْلِیْ یَا شَفِیْقُ یَا رَفِیْقُ فَرِّجْ عَنِّی الْمَضِیْقَ وَلَا تُحَمِّلْنِیْ مَا لَا اُطِیْقُ اَللّٰھُمَّ احْرُسْنِیْ بِعَیْنِکَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَارْحَمْنِیْ بِقُدْرَتِکَ عَلَیَّ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ اَنْتَ عَالِمٌ بِحَاجَتِیْ وَعَلٰی قَضَائِھَا قَدِیْرٌ وَھِیَ لَدَیْکَ یَسِیْرٌ وَاَنَا اِلَیْکَ فَقِیْرٌ فَمُنَّ بِھَا عَلَیَّ یَا کَرِیْمُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اس کے بعد سجدے میں جائے اور یہ پڑھے اِلٰھِیْ قَدْ عَلِمْتَ حَوَائِجِیْ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاقْضِھَا وَقَدْ اَحْصَیْتَ ذُنُوْبِیْ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاغْفِرْھَا یَا کَرِیْمُ پھر چہرے کی داہنی جانب کو زمین پر رکھے اور یہ پڑھے اِنْ کُنْتُ بِئْسَ الْعَبْدُ فَاَنْتَ نِعْمَ الرَّبُّ اِفْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَھْلُہُ وَلَا تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَھْلُہُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اس کے بعد چہرے کی بائیں جانب کو زمین پر رکھے اور یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنْ عَظُمَ الذَّنْبُ مِنْ عَبْدِکَ فَلْیَحْسُنِ الْعَفْوُ مِنْ عِنْدِکَ یَا کَرِیْمُ اس کے بعد پھر پیشانی کو زمین پر رکھے اور یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ مَنْ اَسَآءَ وَاقْتَرَفَ وَاسْتَکَانَ وَاعْتَرَفَ مؤلف کہتا ہے کہ یہ دعا اغفرھا یا کریم تک تو وہ دعا ہے کہ جو مزار قدیم میں مسجد سہلہ کے مقام امام زین العابدین کے اعمال میں نقل کی گئی ہے۔

محراب امیر المومنینؑ کے اعمال

اس کے بعد اس مقام پر کہ جہاں امیر المومنین علیہ السلام کو ضربت ابن ملجم ملعون نے ماری تھی کے اعمال

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

سُوْءٍ اَسْتَقِلُّ تَرْکَ مِنْہُ
یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ اَسْئَلُکَ
اِیْمَانًا لَا اَجَلَ لَہُ دُوْنَ
لِقَائِکَ تُحْیِیْنِیْ وَتُمِیْتُنِیْ
عَلَیْہِ وَتَبْعَثُنِیْ عَلَیْہِ اِذَا
بَعَثْتَنِیْ وَاَبْرِءْ قَلْبِیْ
مِنَ الرِّیَاءِ وَالسُّمْعَۃِ
وَالشَّکِّ فِیْ دِیْنِکَ اَللّٰھُمَّ
اَعْطِنِیْ نَصْرًا فِیْ دِیْنِکَ
وَقُوَّۃً فِیْ عِبَادَتِکَ وَفَھْمًا
فِیْ خَلْقِکَ وَکِفْلَیْنِ
مِنْ رَحْمَتِکَ وَبَیِّضْ
وَجْھِیْ بِنُوْرِکَ وَاجْعَلْ
رَغْبَتِیْ فِیْمَا عِنْدَکَ
وَتَوَفَّنِیْ فِیْ سَبِیْلِکَ عَلٰی
مِلَّتِکَ وَمِلَّۃِ رَسُوْلِکَ
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ
الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْجُبْنِ
وَالْبُخْلِ وَالْغَفْلَۃِ وَالْقَسْوَۃِ
وَالْفَتْرَۃِ وَالْمَسْکَنَۃِ
وَاَعُوْذُ بِکَ یَا رَبِّ مِنْ
نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ قَلْبٍ
لَا یَخْشَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا
یُسْمَعُ وَمِنْ صَلٰوۃٍ لَا تَنْفَعُ
وَاُعِیْذُ بِکَ نَفْسِیْ وَ

بجالاؤ اور وہ دو رکعت نماز جس سورہ سے چاہے پڑھے اور سلام کے بعد تسبیح سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے یَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ يَا مَنْ لَمْ يُؤَاخِذْ بِالْجَرِيْرَةِ وَلَمْ يَهْتِكِ السِّتْرَ وَالسَّرِيْرَةَ يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوٰى يَا مُنْتَهٰى كُلِّ شَكْوٰى يَا كَرِيْمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيْمَ الرَّجَاءِ يَا سَيِّدِيْ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّافْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ يَا كَرِيْمُ

مناجات حضرت امیر المومنین ؑ

اور اس کے بعد یہاں امیر المومنین علیہ السلام کی یہ مناجات بھی پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْاَمَانَ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ وَّاَسْئَلُكَ الْاَمَانَ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا وَّاَسْئَلُكَ الْاَمَانَ يَوْمَ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ وَاَسْئَلُكَ الْاَمَانَ يَوْمَ لَا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْئًا اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَسْئَلُكَ الْاَمَانَ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ وَاَسْئَلُكَ الْاَمَانَ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا وَّالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ وَاَسْئَلُكَ الْاَمَانَ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ وَاَسْئَلُكَ الْاَمَانَ يَوْمَ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُؤْوِيْهِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ يُنْجِيْهِ كَلَّا اِنَّهَا لَظٰى نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ اَنْتَ الْمَوْلٰى وَاَنَا الْعَبْدُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْعَبْدَ اِلَّا الْمَوْلٰى مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ اَنْتَ الْمَالِكُ وَاَنَا الْمَمْلُوْكُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَمْلُوْكَ اِلَّا الْمَالِكُ مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ وَاَنَا الذَّلِيْلُ وَهَلْ يَرْحَمُ الذَّلِيْلَ اِلَّا الْعَزِيْزُ مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ اَنْتَ الْخَالِقُ وَاَنَا الْمَخْلُوْقُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَخْلُوْقَ اِلَّا الْخَالِقُ مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ اَنْتَ الْعَظِيْمُ وَاَنَا الْحَقِيْرُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْحَقِيْرَ اِلَّا الْعَظِيْمُ مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ اَنْتَ الْقَوِيُّ وَاَنَا الضَّعِيْفُ وَهَلْ يَرْحَمُ الضَّعِيْفَ اِلَّا الْقَوِيُّ مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَاَنَا الْفَقِيْرُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْفَقِيْرَ اِلَّا الْغَنِيُّ مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ اَنْتَ الْمُعْطِيْ وَاَنَا السَّآئِلُ وَهَلْ يَرْحَمُ السَّآئِلَ اِلَّا الْمُعْطِيْ مَوْلَايَ يَا

دنیا اور آخرت کی دعائیں

وَاَهْلِيْ وَذُرِّيَّتِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَا يُجِيْرُنِيْ مِنْكَ اَحَدٌ وَّلَا اَجِدُ مِنْ دُوْنِكَ مُلْتَحَدًا فَلَا تَخْذُلْنِيْ وَلَا تَرُدَّنِيْ فِيْ هَلَكَةٍ وَّلَا تَرُدَّنِيْ بِعَذَابٍ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ عَلٰى دِيْنِكَ وَالتَّصْدِيْقَ بِكِتَابِكَ وَاتِّبَاعَ رَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ اذْكُرْنِيْ بِرَحْمَتِكَ وَلَا تَذْكُرْنِيْ بِخَطِيْئَتِيْ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ وَزِدْنِيْ مِنْ فَضْلِكَ اِنِّيْ اِلَيْكَ رَاغِبٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ثَوَابَ مَنْطِقِيْ وَثَوَابَ مَجْلِسِيْ رِضَاكَ عَنِّيْ وَاجْعَلْ عَمَلِيْ وَدُعَآئِيْ خَالِصًا لَّكَ وَاجْعَلْ ثَوَابِيَ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ وَاجْمَعْ لِيْ جَمِيْعَ مَا سَئَلْتُكَ وَزِدْنِيْ مِنْ فَضْلِكَ اِنِّيْ اِلَيْكَ رَاغِبٌ اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَنَامَتِ الْعُيُوْنُ وَاَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا

مسجدِ کوفہ کے اعمال

۳۹۰

مَوْلَایَ اَنْتَ الْحَیُّ وَ اَنَا الْمَیِّتُ وَهَلْ یَرْحَمُ الْمَیِّتَ اِلَّا الْحَیُّ مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الْبَاقِی وَ اَنَا الْفَانِی وَهَلْ یَرْحَمُ الْفَانِیَ اِلَّا الْبَاقِی مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الدَّائِمُ وَ اَنَا الزَّائِلُ وَهَلْ یَرْحَمُ الزَّائِلَ اِلَّا الدَّائِمُ مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الرَّازِقُ وَ اَنَا الْمَرْزُوقُ وَهَلْ یَرْحَمُ الْمَرْزُوقَ اِلَّا الرَّازِقُ مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الْجَوَادُ وَ اَنَا الْبَخِیلُ وَهَلْ یَرْحَمُ الْبَخِیلَ اِلَّا الْجَوَادُ مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الْمُعَافِی وَ اَنَا الْمُبْتَلٰی وَهَلْ یَرْحَمُ الْمُبْتَلٰی اِلَّا الْمُعَافِی مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الْکَبِیرُ وَ اَنَا الصَّغِیرُ وَهَلْ یَرْحَمُ الصَّغِیرَ اِلَّا الْکَبِیرُ مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الْهَادِی وَ اَنَا الضَّالُّ وَهَلْ یَرْحَمُ الضَّالَّ اِلَّا الْهَادِی مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ وَ اَنَا الْمَرْحُومُ وَهَلْ یَرْحَمُ الْمَرْحُومَ اِلَّا الرَّحْمٰنُ مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ السُّلْطَانُ وَ اَنَا الْمُمْتَحَنُ وَهَلْ یَرْحَمُ الْمُمْتَحَنَ اِلَّا السُّلْطَانُ مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الدَّلِیلُ وَ اَنَا الْمُتَحَیِّرُ وَهَلْ یَرْحَمُ الْمُتَحَیِّرَ اِلَّا الدَّلِیلُ مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الْغَفُورُ وَ اَنَا الْمُذْنِبُ وَهَلْ یَرْحَمُ الْمُذْنِبَ اِلَّا الْغَفُورُ مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الْغَالِبُ وَ اَنَا الْمَغْلُوبُ وَهَلْ یَرْحَمُ الْمَغْلُوبَ اِلَّا الْغَالِبُ مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الرَّبُّ وَ اَنَا الْمَرْبُوبُ وَهَلْ یَرْحَمُ الْمَرْبُوبَ اِلَّا الرَّبُّ مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الْمُتَکَبِّرُ وَ اَنَا الْخَاشِعُ وَهَلْ یَرْحَمُ الْخَاشِعَ اِلَّا الْمُتَکَبِّرُ مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اِرْحَمْنِی بِرَحْمَتِکَ وَ ارْضَ عَنِّی بِجُودِکَ وَ کَرَمِکَ وَ فَضْلِکَ یَا ذَا الْجُودِ وَ الْاِحْسَانِ وَ الطَّوْلِ وَ الْاِمْتِنَانِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ

مؤلف کہتا ہے کہ سید ابن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے اس مناجات کے بعد ایک دعا مسمی بدعا امان جو بہت طویل ہے نقل کی ہے جو ہم طوالت کی وجہ نقل نہیں کر رہے ہیں اور اسی مقام پر وہ دعا جو مسجد زید رح میں ذکر کریں گے اسے بھی پڑھے۔ یہ بھی معلوم ہے کہ ہم نے ہدیۃ الزائرین میں جناب امیرالمومنین علیہ السلام کے محراب کے بارے میں جو اختلاف موجود ہے کو ذکر کیا ہے آیا حضرت کی محراب وہی ہے جو آج کل مشہور و معروف ہے اور جس پر آج کل ضریح نما پنجرہ لگا کر خدام بیٹھے ہیں یا نہ بلکہ حضرت کی محراب وہ ہے جو اس وقت متروک ہے اور جو حضرت مسلم بن عقیل کے روضہ مبارک کی طرف مسجد میں واقع ہے اور جس کی صورت محراب کی اب بھی باقی رکھی گئی ہے، لہذا انسان کو احتیاطاً دونوں محرابوں میں اعمال کر لینے چاہئیں۔

یُوَارِی مِنْکَ لَیْلٌ سَاجٍ
وَلَا سَمَاءٌ ذَاتُ اَبْرَاجٍ
وَلَا اَرْضٌ ذَاتُ مِهَادٍ
وَلَا بَحْرٌ لُجِّیٌّ وَلَا ظُلُمَاتٌ
بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ تُلْجِئُ
الرَّحْمَةَ عَلٰی مَنْ تَشَاءُ
مِنْ خَلْقِکَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ
الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُورُ
اَشْهَدُ بِمَا شَهِدْتَ بِهٖ
عَلٰی نَفْسِکَ وَ شَهِدَتْ
مَلٰٓئِکَتُکَ وَ اُولُوا الْعِلْمِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْعَزِیزُ الْحَکِیمُ
وَمَنْ لَمْ یَشْهَدْ عَلٰی مَا
شَهِدْتَ عَلٰی نَفْسِکَ
وَ شَهِدَتْ مَلٰٓئِکَتُکَ
وَ اُولُوا الْعِلْمِ فَاکْتُبْ
شَهَادَتِی مَکَانَ
شَهَادَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ
السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ
اَسْئَلُکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ
الْاِکْرَامِ اَنْ تَفُکَّ
رَقَبَتِی مِنَ النَّارِ
مؤلف کہتا ہے کہ شیخ
طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے
کتاب مصباح میں اس

امام جعفر صادق علیہ السلام کے اعمال

محرابوں کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد مقام امام جعفر صادق علیہ السلام کی طرف جائے جو بالکل حضرت مسلم بن عقیل کے روضہ مبارکہ کی دیوار کے ساتھ متصل ہے اور وہاں پر دو رکعت نماز جس سورہ کے ساتھ چاہے بجا لائے اور تسبیح کے بعد یہ دعا پڑھے یَاصَانِعَ کُلِّ مَصْنُوْعٍ وَیَاجَابِرَ کُلِّ کَسِیْرٍ وَیَاحَاضِرَ کُلِّ مَلَاءٍ وَیَاشَاهِدَ کُلِّ نَجْوَی وَیَاعَالِمَ کُلِّ خَفِیَّةٍ وَیَاشَاهِدًا غَیْرَ غَائِبٍ وَیَاغَالِبًا غَیْرَ مَغْلُوْبٍ وَیَاقَرِیْبًا غَیْرَ بَعِیْدٍ وَیَامُوْنِسَ کُلِّ وَحِیْدٍ وَیَاحَیُّ حِیْنَ لَاحَیَّ غَیْرُهٗ یَامُحْیِیَ الْمَوْتٰی وَمُمِیْتَ الْاَحْیَاءِ الْقَائِمُ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ لَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اس کے بعد جو دعا چاہے مانگے۔ مؤلف کہتا ہے کہ ہم نے پہلے مسجد کے اعمال کی ترتیب کے اختلاف کو ذکر کیا ہے لہٰذا یہاں ذکر کرنا خالی از حکمت نہ ہوگا کہ مشہور لوگوں کے درمیان اور مزار قدیم میں یہی ہے کہ مقام صادق علیہ السلام کے بعد دکۃ القضا اور بیت الطشت کے اعمال کو بجا لانا ہے اگر تو چاہے تو ان کے اس طریقے پر عمل کرتے ہوئے دوبارہ دکۃ القضا اور بیت الطشت کے اعمال کو مقام صادق علیہ السلام کے بعد بھی بجا لائے

مسجد کوفہ میں نماز حاجت کا ذکر

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص مسجد کوفہ میں دو رکعت نماز بجا لائے کہ جس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور سورہ قل ہو اللہ اور سورہ قل یا ایہا الکافرون اور سورہ اذا جاء نصر اللہ اور سورہ انا انزلنا اور سورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھے اور سلام کے بعد تسبیح حضرت زہرا علیہا السلام بجا لائے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے جو حاجت چاہے طلب کرے تو خداوند عالم اس کی حاجت کو پورا کرے گا اور اس کی دعا کو قبول کرے گا۔ مؤلف کہتا ہے کہ سورتوں کی یہ ترتیب جو ہم نے ذکر کی ہے سید ابن طاؤس کی کتاب مصباح کے مطابق ہے لیکن شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے امالی میں سورہ انا انزلنا کو سبح اسم ربک الاعلیٰ کے بعد ذکر کیا ہے۔ لیکن ہو سکتا

دنیا اور آخرت کے لئے دعائیں

دعا کو نماز تہجد کی چار رکعتوں کے بعد ذکر فرمایا ہے اور علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت صادق علیہ السلام سے ایک روایت نقل کی ہے کہ اس دعا کو نماز وتر میں پڑھے۔ اکیسویں دعا روایت ہوئی ہے کہ یہ دعا ابوذر کی ہے کہ جس کے متعلق جبرئیل علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ اہل آسمان کے نزدیک معروف ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْاَمْنَ وَالْاِیْمَانَ وَالتَّصْدِیْقَ بِنَبِیِّكَ وَالْعَافِیَةَ مِنْ جَمِیْعِ الْبَلَاءِ وَالشُّکْرَ عَلَی الْعَافِیَةِ وَالْغِنٰی عَنْ شِرَارِ النَّاسِ ــــ بائیسویں دعا ابو حمزہ سے روایت ہے کہ میں نے یہ دعا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے لی ہے اور آنحضرت اس دعا کو

ہے کہ ان سورتوں کے پڑھنے میں کوئی خاص ترتیب ضروری نہ اور اتنا ہی کافی ہو کہ سورہ الحمد کے بعد ان سات سورتوں کو جیسے بھی ہو پڑھا جائے۔ واللہ اعلم۔

جناب حضرت مسلم بن عقیل قدس روحہ کی زیارت

جب مسجد کوفہ کے اعمال سے فارغ ہو جائے پھر جناب مسلم بن عقیل رضوان اللہ علیہا کی قبر مبارک کی طرف جائے اور دروازے پر کھڑے ہو کر یہ اذن دخول پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِيْنِ الْمُتَصَاغِرِ لِعَظَمَتِهٖ جَبَابِرَةُ الطَّاغِيْنَ الْمُعْتَرِفِ بِرُبُوْبِيَّتِهٖ جَمِيْعُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ الْمُقِرِّ بِتَوْحِيْدِهٖ سَائِرُ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنَامِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ الْكِرَامِ صَلٰوةً تَقَرُّ بِهَا اَعْيُنُهُمْ وَيَرْغَمُ بِهَا اَنْفُ شَانِئِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَجْمَعِيْنَ سَلَامُ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَسَلَامُ مَلٰٓئِكَتِهِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَاَنْبِيَآئِهِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاَئِمَّتِهِ الْمُنْتَجَبِيْنَ وَعِبَادِهِ الصّٰلِحِيْنَ وَجَمِيْعِ الشُّهَدَآءِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالزَّاكِيَاتُ الطَّيِّبَاتُ فِيْمَا تَغْتَدِيْ وَتَرُوْحُ عَلَيْكَ يَا مُسْلِمَ بْنَ عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَجَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَقُتِلْتَ عَلٰى مِنْهَاجِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ حَتّٰى لَقِيْتَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ وَفَيْتَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَبَذَلْتَ نَفْسَكَ فِيْ نُصْرَةِ حُجَّةِ اللّٰهِ وَابْنِ حُجَّتِهٖ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ اَشْهَدُ لَكَ بِالتَّسْلِيْمِ وَالْوَفَآءِ وَالنَّصِيْحَةِ لِخَلَفِ النَّبِيِّ الْمُرْسَلِ وَالسِّبْطِ الْمُنْتَجَبِ وَالدَّلِيْلِ الْعَالِمِ وَالْوَصِيِّ الْمُبَلِّغِ وَالْمَظْلُوْمِ الْمُهْتَضَمِ فَجَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ رَسُوْلِهٖ وَعَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَفْضَلَ الْجَزَآءِ بِمَا صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ وَاَعَنْتَ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اَمَرَ بِقَتْلِكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ظَلَمَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنِ افْتَرٰى عَلَيْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ جَهِلَ حَقَّكَ وَاسْتَخَفَّ بِحُرْمَتِكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ بَايَعَكَ وَغَشَّكَ وَخَذَلَكَ وَاَسْلَمَكَ وَمَنْ اَلَّبَ عَلَيْكَ وَلَمْ يُعِنْكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ النَّارَ مَثْوٰهُمْ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ اَشْهَدُ اَنَّكَ قُتِلْتَ مَظْلُوْمًا وَاَنَّ اللّٰهَ مُنْجِزٌ لَكُمْ مَا وَعَدَكُمْ جِئْتُكَ زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّكُمْ مُسَلِّمًا لَكُمْ تَابِعًا لِسُنَّتِكُمْ وَنُصْرَتِيْ لَكُمْ مُعَدَّةٌ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

جامع کہتے ہیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِجَمِيْعِ رُسُلِهٖ وَبِجَمِيْعِ مَا اُنْزِلَ بِهٖ عَلٰى جَمِيْعِ الرُّسُلِ وَاَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَلِقَآئَهٗ حَقٌّ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَبَلَّغَ الْمُرْسَلُوْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ كُلَّمَا سَبَّحَ اللّٰهَ شَيْءٌ وَكَمَا يُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ يُسَبَّحَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كُلَّمَا حَمِدَ اللّٰهَ شَيْءٌ وَكَمَا يُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ يُحْمَدَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كُلَّمَا هَلَّلَ اللّٰهَ شَيْءٌ وَكَمَا يُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ يُهَلَّلَ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ كُلَّمَا كَبَّرَ اللّٰهَ شَيْءٌ وَكَمَا يُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ يُكَبَّرَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مَفَاتِيْحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِيْمَهٗ

لامع عددکم صلوات الله علیکم وعلی ارواحکم واجسادکم وشاهدکم وغائبکم والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته قتل الله امة قتلتکم بالایدی والالسن اور مزار میں انہی کلمات سابقہ کو منزلہ اذن دخول قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس کے بعد اندر داخل ہو جائے در جب اذن دخول پڑھکر اندر داخل ہو تو ضریح مبارک کی طرف اشارہ کرے اور یہ زیارت پڑھے السلام علیک ایها العبد الصالح المطیع لله ولرسوله ولامیر المؤمنین والحسن والحسین علیهم السلام الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفی محمد وآله والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته ومغفرته وعلی روحک وبدنک اشهد انک مضیت علی ما مضی علیه البدریون المجاهدون فی سبیل الله المبالغون فی جهاد اعدائه ونصرة اولیائه فجزاک الله افضل الجزاء واکثر الجزاء واوفر جزاء احد ممن وفی ببیعته واستجاب له دعوته واطاع ولاة امره اشهد انک قد بالغت فی النصیحة واعطیت غایة المجهود حتی بعثک الله فی الشهداء وجعل روحک مع ارواح السعداء واعطاک من جنانه افسحها منزلا وافضلها غرفا ورفع ذکرک فی العلیین وحشرک مع النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا اشهد انک لم تهن ولم تنکل وانک قد مضیت علی بصیرة من امرک مقتدیا بالصالحین ومتبعا للنبیین فجمع الله بیننا وبینک وبین رسوله واولیائه فی منازل المخبتین فانه ارحم الراحمین اس کے بعد آپ کے سرہانے دو رکعت نماز زیارت بجالائے اور اسے جناب مسلم علیہ السلام کی روح کے لئے ہدیہ کرے اور اس کے بعد دعا اللهم صل علی محمد وآل محمد ولا تدع لی ذنبا جو حضرت عباس علیہ السلام کے حرم مبارک میں پڑھی جاتی ہے اور جو ص۴۲۳ پر آئے گی یہاں پر نماز کے بعد اسے پڑھے۔ اور اس کے بعد حضرت مسلم بن عقیل رضوان اللہ علیہما کا وداع بھی اسی وداع کے ساتھ کرے جو حضرت عباس علیہ السلام کی زیارت میں ص۴۳۲ پر ذکر ہوگا۔

زیارت حضرت ہانی بن عروۃ رحمۃ اللہ علیہ

جب حضرت مسلم علیہ السلام کی زیارت سے فارغ ہو جائے تو جناب ہانی بن عروہ رضی اللہ عنہ

وَسَوابِغَهُ وَفَوائِدَهُ وَبَرَكاتِهِ وَما بَلَغَ عِلْمَهُ عِلْمِي وَما قَصُرَ عَنْ اِحْصائِهِ حِفْظِي اَللّٰهُمَّ انْهِجْ لِي اَسْبابَ مَعْرِفَتِهِ وَافْتَحْ لِي اَبْوابَهُ وَغَشِّنِي بَرَكاتِ رَحْمَتِكَ وَمُنَّ عَلَيَّ بِعِصْمَةٍ عَنِ الْاِزالَةِ عَنْ دِينِكَ وَطَهِّرْ قَلْبِي مِنَ الشَّكِّ وَلا تَشْغَلْ قَلْبِي بِدُنْيايَ وَعاجِلِ مَعاشِي عَنْ آجِلِ ثَوابِ آخِرَتِي وَاشْغَلْ قَلْبِي بِحِفْظِ ما لا تَقْبَلُ مِنِّي جَهْلَهُ وَذَلِّلْ لِكُلِّ خَيْرٍ لِسانِي وَطَهِّرْ قَلْبِي مِنَ الرِّياءِ وَاَجْرِهِ فِي مَفاصِلِي وَاجْعَلْ عَمَلِي خالِصاً لَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ وَاَنْواعِ الْفَواحِشِ كُلِّها ظاهِرِها وَباطِنِها وَغَفَلاتِها وَجَمِيعِ ما يُرِيدُنِي بِهِ الشَّيْطانُ الرَّجِيمُ وَما يُرِيدُنِي بِهِ السُّلْطانُ الْعَنِيدُ مِمّا اَحَطْتَ بِعِلْمِهِ

کی قبر مبارک کے سامنے کھڑا ہو جائے اور ان کی یہ زیارت پڑھے سَلَامُ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَصَلَوَاتُهُ عَلَيْكَ يَا هَانِيْ بْنَ عُرْوَةَ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ النَّاصِحُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَشْهَدُ اَنَّكَ قُتِلْتَ مَظْلُوْمًا فَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَكَ وَاسْتَحَلَّ دَمَكَ وَحَشٰى قُبُوْرَهُمْ نَارًا اَشْهَدُ اَنَّكَ لَقِيْتَ اللّٰهَ وَهُوَ رَاضٍ عَنْكَ بِمَا فَعَلْتَ وَنَصَحْتَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ دَرَجَةَ الشُّهَدَاۤءِ وَجُعِلَ رُوْحُكَ مَعَ اَرْوَاحِ السُّعَدَاۤءِ بِمَا نَصَحْتَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ مُجْتَهِدًا وَبَذَلْتَ نَفْسَكَ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ وَمَرْضَاتِهٖ فَرَحِمَكَ اللّٰهُ وَرَضِيَ عَنْكَ وَحَشَرَكَ مَعَ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَجَمَعَنَا وَاِيَّاكَ مَعَهُمْ فِيْ دَارِ النَّعِيْمِ وَسَلَامٌ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اس کے بعد دو رکعت نماز بجا لائے اور اسے جناب ہانی بن عروہ رضی اللہ عنہ کی روح کے لئے ہدیہ کرے اور اس کے بعد جو دعا چاہے طلب کرے اور ان کا وداع بھی اسی طرح پڑھے جو حضرت مسلم علیہ السلام کا وداع ذکر کیا ہے۔

چھٹی فصل

مسجدِ سہلہ کی فضیلت اور اسکے اعمال اور مسجد زید اور صعصعہ کے اعمال میں ہے

جب مسجد کوفہ کے اعمال سے فارغ ہو چکے تو پھر اس کے بعد کوئی مسجد بھی فضیلت والی مسجد سہلہ سے زیادہ وہاں نہیں ہے اور مسجد سہلہ جو آج کل کوفہ سے تھوڑے فاصلہ پر موجود ہے حقیقت میں یہ حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا گھر تھا اور خضر علیہ السلام کے ورود کا محل اور جائے سکونت ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے ابو بصیر سے فرمایا کہ اے ابو محمد گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ صاحب الزمان اپنے اہل و عیال کے ساتھ مسجد سہلہ میں اترے ہوئے ہیں اور یہ ان کی منزل ہے اور خداوند عالم نے کسی پیغمبر کو نہیں بھیجا مگر اس نے اس مسجد میں نماز پڑھی اور جو شخص اس مسجد میں رہے گویا یوں ہے کہ وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیمے میں رہ رہا ہے اور کوئی مومن مرد اور عورت نہیں مگر اس کا دلی رجحان اس مسجد کی طرف ہے اور اس مسجد میں ایک پتھر ہے کہ جس میں

وَاَنْتَ الْقَادِرُ عَلٰى صَرْفِهِمْ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ طَوَارِقِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَزَوَابِعِهِمْ وَبَوَائِقِهِمْ وَمَكَائِدِهِمْ وَمَشَاهِدِ الْفَسَقَةِ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَاَنْ اُسْتَزَلَّ عَنْ دِيْنِيْ فَتَفْسُدَ عَلَيَّ اٰخِرَتِيْ وَاَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ ضَرَرًا عَلَيَّ فِيْ مَعَاشِيْ اَوْ يَعْرِضَ بَلَاۤءٌ يُصِيْبُنِيْ مِنْهُمْ لَا قُوَّةَ لِيْ بِهٖ وَلَا صَبْرَ لِيْ عَلَى احْتِمَالِهٖ فَلَا تَبْتَلِيَنِّيْ يَا اِلٰهِيْ بِمُقَاسَاتِهٖ فَيَمْنَعَنِيْ ذٰلِكَ عَنْ ذِكْرِكَ وَيَشْغَلَنِيْ عَنْ عِبَادَتِكَ اَنْتَ الْعَاصِمُ الْمَانِعُ الدَّافِعُ الْوَاقِيْ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ اَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ الرَّفَاهِيَةَ فِيْ مَعِيْشَتِيْ مَا اَبْقَيْتَنِيْ مَعِيْشَةً اَقْوٰى بِهَا عَلٰى طَاعَتِكَ وَاَبْلُغُ بِهَا رِضْوَانَكَ وَاَصِيْرُ بِهَا اِلٰى دَارِ الْحَيَوَانِ غَدًا وَلَا تَرْزُقْنِيْ رِزْقًا

ہر پیغمبر کی صورت موجود ہے اور جو شخص بھی صدق نیت سے اس مسجد میں نماز اور دعا پڑھے تو اس کی دعا اور حاجت پوری ہوگی اور جو شخص بھی اس مسجد میں امان طلب کرے تو جس سے ڈرتا ہے اس سے امان ملے گی میں کہنے لگا یہی اس مسجد کی فضیلت ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس کی فضیلت اس سے زیادہ ہے کہ جو میں نے تجھے بتلائی ہے۔ ہاں یہ وہ بقعہ ہے کہ جسے خداوند عالم دوست رکھتا ہے کہ اسے اس مسجد میں یاد کیا جائے اور اس سے وہاں پر مانگا جائے۔ اور کوئی رات اور دن نہیں گذرتا۔ مگر ملائکہ اس مسجد کی زیارت کے لئے آتے ہیں اور اللہ کی وہاں عبادت کرتے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اگر میں تمہاری طرح اس مسجد کے نزدیک رہتا۔ اے ابو محمد تو میں نماز اسی مسجد میں پڑھتا۔ آپ نے فرمایا کہ اے ابو محمد جو میں نے اس مسجد کے اوصاف آپ کو نہیں بتلائے وہ ان سے زیادہ ہیں کہ جو میں نے تجھے بتلائے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ میں آپ پر قربان ہو جاؤں کیا قائم آل محمد عجل اللہ اس مسجد میں ہمیشہ ہوتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ ہاں۔

مسجد سہلہ کے اعمال

مغرب اور عشا کے درمیان دو رکعت مسجد سہلہ میں پڑھے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ جو شخص یوں کرے اور پھر دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے غم کو زائل کرے گا اور بعض زیارات کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جب سہلہ میں داخل ہونا چاہے تو دروازے پر کھڑا ہو جائے اور یہ پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَإِلَى اللّٰهِ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ وَخَيْرُ الْأَسْمَاءِ لِلّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ عُمَّارِ مَسَاجِدِكَ وَبُيُوتِكَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأُقَدِّمُهُمْ بَيْنَ يَدَيْ حَوَائِجِي فَاجْعَلْنِي اللّٰهُمَّ بِهِمْ عِنْدَكَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتِي بِهِمْ مَقْبُولَةً وَذَنْبِي بِهِمْ مَغْفُورًا وَرِزْقِي بِهِمْ مَبْسُوطًا وَدُعَائِي بِهِمْ مُسْتَجَابًا وَحَوَائِجِي بِهِمْ مَقْضِيَّةً وَانْظُرْ إِلَيَّ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ نَظْرَةً رَحِيمَةً أَسْتَوْجِبُ بِهَا الْكَرَامَةَ عِنْدَكَ ثُمَّ لَا تَصْرِفْهُ عَنِّي أَبَدًا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ وَالْأَبْصَارِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ وَدِينِ نَبِيِّكَ وَوَلِيِّكَ وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

يُطْغِيْنِي وَلَا تَبْتَلِيَنِّي بِفَقْرٍ أَشْقَى بِهِ مُضَيَّقًا عَلَيَّ أَعْطِنِي حَظًّا وَافِرًا فِي آخِرَتِي وَمَعَاشًا وَاسِعًا هَنِيئًا مَرِيئًا فِي دُنْيَايَ وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا عَلَيَّ سِجْنًا وَلَا تَجْعَلْ فِرَاقَهَا عَلَيَّ حُزْنًا أَجِرْنِي مِنْ فِتْنَتِهَا وَاجْعَلْ عَمَلِي فِيهَا مَقْبُولًا وَسَعْيِي فِيهَا مَشْكُورًا اللّٰهُمَّ وَمَنْ أَرَادَنِي بِسُوءٍ فَأَرِدْهُ بِمِثْلِهِ وَمَنْ كَادَنِي فِيهَا فَكِدْهُ وَاصْرِفْ عَنِّي هَمَّ مَنْ أَدْخَلَ عَلَيَّ هَمَّهُ وَامْكُرْ بِمَنْ مَكَرَ بِي فَإِنَّكَ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ وَافْقَأْ عَنِّي عُيُونَ الْكَفَرَةِ الظَّلَمَةِ وَالطُّغَاةِ الْحَسَدَةِ اللّٰهُمَّ وَأَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْكَ السَّكِينَةَ وَأَلْبِسْنِي دِرْعَكَ الْحَصِينَةَ وَاحْفَظْنِي بِسِتْرِكَ الْوَاقِي وَجَلِّلْنِي

مسجدِ سہلہ کے اعمال

هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ اللَّهُمَّ إِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَمَرْضَاتَكَ طَلَبْتُ وَثَوَابَكَ ابْتَغَيْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اللَّهُمَّ فَأَقْبِلْ بِوَجْهِكَ إِلَيَّ وَأَقْبِلْ بِوَجْهِي إِلَيْكَ پھر آیت الکرسی اور سورہ قل اعوذ برب الفلق اور سورہ قل اعوذ برب الناس پڑھے اور پھر سات دفعہ تسبیح اور سات دفعہ تحمید اور سات دفعہ تہلیل اور سات دفعہ تکبیر کہے یعنی سات دفعہ اس ذکر کو پڑھ دے تو یہ سب اس میں آجائیں گے سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى مَا هَدَيْتَنِي وَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى مَا فَضَّلْتَنِي وَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى مَا شَرَّفْتَنِي وَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى كُلِّ بَلَاءٍ حَسَنٍ ابْتَلَيْتَنِي اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ صَلَاتِي وَدُعَائِي وَطَهِّرْ قَلْبِي وَاشْرَحْ لِي صَدْرِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ سید ابن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب تیرا ارادہ مسجد سہلہ کا ہو تو بدھ کی رات یعنی شب چہارشنبہ کو مغرب اور عشا کے درمیان اس مسجد میں آئے کیونکہ یہ وقت سب وقتوں سے افضل ہے اور جب اس وقت مسجد میں آئے تو پہلے مغرب کی نماز اور اس کے نافلہ بجالائے اور اس کے بعد اٹھ کر دو رکعت نماز تحیۂ مسجد بجا لائے اور جب اس سے فارغ ہو تو اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کرکے یہ دعا پڑھے أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ مُبْدِئُ الْخَلْقِ وَمُعِيدُهُمْ وَأَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَالِقُ الْخَلْقِ وَرَازِقُهُمْ وَأَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ وَأَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ مُدَبِّرُ الْأُمُورِ وَبَاعِثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ أَنْتَ وَارِثُ الْأَرْضِ وَمَنْ عَلَيْهَا أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْمَخْزُونِ الْمَكْنُونِ الْحَيِّ الْقَيُّومِ وَأَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ عَالِمُ السِّرِّ وَأَخْفَى أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي إِذَا دُعِيتَ بِهِ أَجَبْتَ وَإِذَا سُئِلْتَ بِهِ أَعْطَيْتَ وَأَسْأَلُكَ بِحَقِّكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَبِحَقِّهِمُ الَّذِي أَوْجَبْتَهُ عَلَى نَفْسِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَقْضِيَ لِي حَاجَتِي السَّاعَةَ السَّاعَةَ يَا سَامِعَ الدُّعَاءِ يَا سَيِّدَاهُ يَا مَوْلَاهُ يَا غِيَاثَاهُ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُعَجِّلَ فَرَجَنَا السَّاعَةَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ وَالْأَبْصَارِ يَا سَمِيعَ الدُّعَاءِ اس کے بعد سجدے میں چلا جائے اور اچھی طرح خضوع اور خشوع بجا لائے اور جو چیز چاہے اللہ تعالیٰ سے طلب کرے۔ اس کے بعد اس گوشے میں جو مغرب و شمال کی طرف

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

عَافِيَتَكَ النَّافِعَةَ وَصَدِّقْ قَوْلِي وَفِعَالِي وَبَارِكْ لِي فِي وُلْدِي وَأَهْلِي وَمَالِي اللَّهُمَّ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَغْفَلْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ وَمَا تَوَانَيْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ فَاغْفِرْهُ لِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

تیئیسویں دعا محمد ابن مسلم سے روایت ہے کہ حضرت محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ پڑھو اللَّهُمَّ أَوْسِعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي وَامْدُدْ لِي فِي عُمُرِي وَاغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ تَنْتَصِرُ بِهِ لِدِينِكَ وَلَا تَسْتَبْدِلْ غَيْرِي

چوبیسویں دعا روایت میں ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام اس دعا کو پڑھتے تھے۔ يَا مَنْ يَشْكُرُ الْيَسِيرَ وَيَعْفُو عَنِ الْكَثِيرِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

ہے چلا جائے اور اسی گوشہ میں جناب ابراہیم علیہ السلام کا گھر تھا کہ جہاں سے عمالقہ کے ساتھ لڑائی کے لئے گئے تھے وہاں پر دو رکعت نماز بجالائے اور جب اس سے فارغ ہو تو تسبیح پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ ھٰذِہِ الْبُقْعَۃِ الشَّرِیْفَۃِ وَبِحَقِّ مَنْ تَعَبَّدَ لَکَ فِیْھَا قَدْ عَلِمْتَ حَوَائِجِیْ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاقْضِھَا وَقَدْ اَحْصَیْتَ ذُنُوْبِیْ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْھَا اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَاَمِتْنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ عَلٰی مُوَالَاۃِ اَوْلِیَآئِکَ وَمُعَادَاۃِ اَعْدَآئِکَ وَافْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اس کے بعد اس گوشہ میں جو مغرب اور قبلہ کی طرف ہے دو رکعت نماز بجا لائے اور اس کے بعد ہاتھوں کو اٹھا کر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ صَلَّیْتُ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِکَ وَطَلَبَ نَآئِلِکَ وَرَجَآءَ رِفْدِکَ وَجَوَآئِزِکَ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ بِاَحْسَنِ قَبُوْلٍ وَّبَلِّغْنِیْ بِرَحْمَتِکَ الْمَاْمُوْلَ وَافْعَلْ بِیْ مَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اس کے بعد سجدے میں جائے اور چہرے کی طرف کو خاک پر رکھے اور پھر اس کے بعد مشرق کی طرف جو گوشہ ہے وہاں جائے اور دو رکعت نماز پڑھے اور اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَتِ الذُّنُوْبُ وَالْخَطَایَا قَدْ اَخْلَقَتْ وَجْھِیْ عِنْدَکَ فَلَمْ تَرْفَعْ لِیْ اِلَیْکَ صَوْتًا وَّلَمْ تَسْتَجِبْ لِیْ دَعْوَۃً فَاِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِکَ یَا اَللّٰہُ فَاِنَّہٗ لَیْسَ مِثْلَکَ اَحَدٌ وَّاَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُقْبِلَ اِلَیَّ بِوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ وَتُقْبِلَ بِوَجْھِیْ اِلَیْکَ وَلَا تُخَیِّبَنِیْ حِیْنَ اَدْعُوْکَ وَلَا تَحْرِمْنِیْ حِیْنَ اَرْجُوْکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ مؤلف کہتا ہے کہ زیارتوں کی بعض غیر معروف کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بعد مشرق کی طرف جو دوسرا گوشہ ہے وہاں جائے اور دو رکعت نماز بجالائے اور پھر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ یَا اَللّٰہُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ خَیْرَ عُمُرِیْٓ اٰخِرَہٗ وَخَیْرَ اَعْمَالِیْ خَوَاتِیْمَھَا وَخَیْرَ اَیَّامِیْ یَوْمَ اَلْقَاکَ فِیْہِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ دُعَآئِیْ وَاسْمَعْ نَجْوَایَ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ یَا قَادِرُ یَا قَاھِرُ یَا حَیًّا لَّا یَمُوْتُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ وَلَا تَفْضَحْنِیْ عَلٰی رُءُوْسِ الْاَشْھَادِ وَاحْرُسْنِیْ بِعَیْنِکَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَارْحَمْنِیْ بِقُدْرَتِکَ عَلَیَّ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ اس کے بعد جو وسط مسجد میں مقام

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

اِغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ
ذَھَبَتْ لَذَّتُھَا وَبَقِیَتْ
تَبِعَتُھَا ہچیسویں دعا نیز
روایت میں ہے کہ آنحضرت
اس دعا کو پڑھتے تھے یَا نُوْرُ
یَا قُدُّوْسُ یَا اَوَّلَ الْاَوَّ
لِیْنَ وَیَا اٰخِرَ الْاٰخِرِیْنَ
یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ اغْفِرْ لِیَ
الَّتِیْ تُغَیِّرُ النِّعَمَ وَاغْفِرْ لِیَ
الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُحِلُّ النِّقَمَ وَاغْفِرْ لِیَ
الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تَھْتِکُ الْعِصَمَ وَ
اغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُنْزِلُ الْبَلَآءَ
وَاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُدِیْلُ
الْاَعْدَآءَ وَاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ
الَّتِیْ تُعَجِّلُ الْفَنَآءَ وَاغْفِرْ لِیَ
الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تَقْطَعُ الرَّجَآءَ
وَاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ
تُظْلِمُ الْھَوَآءَ وَاغْفِرْ لِیَ
الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تَکْشِفُ
الْغِطَآءَ وَاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ
الَّتِیْ تَرُدُّ الدُّعَآءَ وَاغْفِرْ لِیَ
الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تَرُدُّ غَیْثَ السَّمَآءِ
چھبیسویں دعا نیز یہ دعا بھی آنحضرت سے
منقول ہے یَا عُدَّتِیْ فِیْ کُرْبَتِیْ وَ
یَا صَاحِبِیْ فِیْ شِدَّتِیْ

ہے وہاں پر دو رکعت نماز پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے یَامَنْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَیَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یَا فَعَّالاً لِمَا یُرِیْدُ یَا مَنْ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَحُلْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَنْ یُؤْذِیْنَا بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ یَا كَافِیَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ وَّلَا یَكْفِیْ مِنْهُ شَیْءٌ اِكْفِنَا الْمُهِمَّ مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اس کے بعد دونوں رخساروں کو خاک پر رکھے مولف کہتا ہے کہ مسجد کے وسط میں جو مقام بیان ہوا ہے وہ آجکل مقام امام زین العابدین علیہ السلام کے نام سے مشہور ہے اور مزار قدیم میں اسی مقام کی دو رکعت نماز کے بعد یہ دعا پڑھنی نقل کی ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا مَنْ لَا تَرَاهُ الْعُیُوْنُ الخ اور یہ وہ دعا ہے کہ امیرالمؤمنین علیہ السلام کے اعمال میں ص۳۳۳ پر گذر چکی ہے۔ اسی مقام کے نزدیک ایک بقعہ ہے کہ جس پر گنبد ہے اور جو مقام صاحب الزمان سے مشہور ہے لہذا اس مقام پر صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ کی زیارت پڑھنی بہت مناسب ہے اور بعض کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت کی زیارت اس مقام پر کھڑے ہوئے یوں پڑھے سَلَامُ اللّٰهِ الْكَامِلُ التَّامُّ الشَّامِلُ الخ اور یہ وہی استغاثہ ہے جو پہلے باب کی ساتویں فصل کے ص۱۰۱ پر گذر چکا ہے اور سید ابن طاوس رحمۃ اللہ علیہ نے اسے سرداب کے زیارات سے دو رکعت نماز بجالانے کے بعد ذکر کیا ہے۔

نماز و دعا مسجد زید رحمۃ اللہ علیہ

مسجد سہلہ کے قریب ایک مسجد ہے جو مسجد زید رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور ہے وہاں پر دو رکعت نماز بجالائے اور اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے اِلٰهِیْ قَدْ مَدَّ اِلَیْكَ الْخَاطِئُ الْمُذْنِبُ یَدَیْهِ بِحُسْنِ ظَنِّهٖ بِكَ اِلٰهِیْ قَدْ جَلَسَ الْمُسِیْءُ بَیْنَ یَدَیْكَ مُقِرًّا لَكَ بِسُوْءِ عَمَلِهٖ وَرَاجِیًا مِنْكَ الصَّفْحَ عَنْ زَلَلِهٖ اِلٰهِیْ قَدْ رَفَعَ اِلَیْكَ الظَّالِمُ كَفَّیْهِ رَاجِیًا لِمَا لَدَیْكَ فَلَا تُخَیِّبْهُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ فَضْلِكَ اِلٰهِیْ قَدْ جَثَا الْعَائِدُ اِلَی الْمَعَاصِیْ بَیْنَ یَدَیْكَ خَائِفًا مِنْ یَوْمٍ تَجْثُوْ فِیْهِ الْخَلَائِقُ بَیْنَ یَدَیْكَ اِلٰهِیْ جَاءَكَ الْعَبْدُ الْخَاطِئُ فَزِعًا مُشْفِقًا وَرَفَعَ اِلَیْكَ طَرْفَهٗ حَذِرًا رَاجِیًا وَفَاضَتْ عَبْرَتُهٗ مُسْتَغْفِرًا نَادِمًا وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ مَا اَرَدْتُ بِمَعْصِیَتِیْ مُخَالَفَتَكَ وَمَا عَصَیْتُكَ اِذْ عَصَیْتُكَ وَاَنَا بِكَ جَاهِلٌ وَّلَا لِعُقُوْبَتِكَ مُتَعَرِّضٌ وَّلَا لِنَظَرِكَ مُسْتَخِفٌّ وَّلٰكِنْ سَوَّلَتْ لِیْ نَفْسِیْ وَاَعَانَتْنِیْ عَلٰی ذٰلِكَ

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

وَیَا وَلِیِّیْ فِیْ نِعْمَتِیْ وَیَا غِیَاثِیْ فِیْ رَغْبَتِیْ آپنے فرمایا یہ دعا امیرالمؤمنین علیہ السلام کی ہے اَللّٰهُمَّ كَتَبْتَ الْاٰثَارَ وَعَلِمْتَ الْاَخْبَارَ وَاطَّلَعْتَ عَلَی الْاَسْرَارِ فَحُلْتَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقُلُوْبِ فَالسِّرُّ عِنْدَكَ عَلَانِیَةٌ وَالْقُلُوْبُ اِلَیْكَ مُفْضَاةٌ وَاِنَّمَا اَمْرُكَ لِشَیْءٍ اِذَا اَرَدْتَهٗ اَنْ تَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ فَقُلْ بِرَحْمَتِكَ لِطَاعَتِكَ اَنْ تَدْخُلَ فِیْ كُلِّ عُضْوٍ مِنْ اَعْضَائِیْ وَلَا تُفَارِقَنِیْ حَتّٰی اَلْقَاكَ وَقُلْ بِرَحْمَتِكَ لِمَعْصِیَتِكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ كُلِّ عُضْوٍ مِنْ اَعْضَائِیْ فَلَا تَقْرَبَنِیْ حَتّٰی اَلْقَاكَ وَارْزُقْنِیْ مِنَ الدُّنْیَا وَزَهِّدْنِیْ فِیْهَا وَلَا تَزْوِهَا عَنِّیْ وَرَغْبَتِیْ فِیْهَا یَا رَحْمٰنُ

ستائیسویں دعا علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے

شُقُوَتِی وَغَرَّنِی سِتْرُکَ الْمُرْخٰی عَلَیَّ فَمِنَ الْاٰنَ مِنْ عَذَابِکَ مَنْ یَسْتَنْقِذُنِی وَبِحَبْلِ مَنْ اَعْتَصِمُ اِنْ قَطَعْتَ حَبْلَکَ عَنِّی فَیَا سَوْاٰتَاہُ غَدًا مِنَ الْوُقُوْفِ بَیْنَ یَدَیْکَ اِذَا قِیْلَ لِلْمُخِفِّیْنَ جُوْزُوْا وَلِلْمُثْقِلِیْنَ حُطُّوْا اَمَعَ الْمُخِفِّیْنَ اَجُوْزُ اَمْ مَعَ الْمُثْقِلِیْنَ اَحُطُّ وَیْلِیْ کُلَّمَا کَبُرَ سِنِّیْ کَثُرَتْ ذُنُوْبِیْ وَیْلِیْ کُلَّمَا طَالَ عُمُرِیْ کَثُرَتْ مَعَاصِیَّ فَکَمْ اَتُوْبُ وَکَمْ اَعُوْدُ اَمَا اٰنَ لِیْ اَنْ اَسْتَحْیِیَ مِنْ رَبِّیْ اَللّٰھُمَّ فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَخَیْرَ الْغَافِرِیْنَ اس کے بعد گریہ کرے اور صورت کو خاک پر رکھے اور یہ پڑھے اِرْحَمْ مَنْ اَسَاءَ وَاقْتَرَفَ وَاسْتَکَانَ وَاعْتَرَفَ اس کے بعد دائیں طرف چہرہ کو زمین پر رکھ کر یہ کہے اِنْ کُنْتُ بِئْسَ الْعَبْدُ فَاَنْتَ نِعْمَ الرَّبُّ اس کے بعد بائیں طرف چہرہ کو زمین پر رکھ کر یہ کہے عَظُمَ الذَّنْبُ مِنْ عَبْدِکَ فَلْیَحْسُنِ الْعَفْوُ مِنْ عِنْدِکَ یَا کَرِیْمُ اس کے بعد سجدے کی حالت کی طرف لوٹ آئے اور سو دفعہ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ کہے۔ مؤلف کہتا ہے کہ یہ کوفہ کے مسجدوں میں سے ایک مسجد ہے اور زید بن صوحان کی طرف منسوب ہے اور زید بن صوحان جناب امیرالمومنین علیہ السلام کے بزرگوار اصحاب میں سے تھے اور ان کا شمار ابدال سے ہوتا تھا۔ آپ جنگ جمل میں جناب امیر المومنین علیہ السلام کی نصرت و یاری میں شہید ہوئے اور یہ دعا جو ذکر ہوئی یہ انہیں کی دعا تھی جو نماز تہجد میں پڑھا کرتے تھے۔ آپ کی مسجد کے نزدیک ان کے بھائی جناب صعصعہ بن صوحان کی مسجد بھی ہے اور یہ بھی جناب امیرالمومنین علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے اور مومنین کے بزرگوار اور عارف حق امیرالمومنین میں شمار ہوتے تھے اور اتنے فصیح اور بلیغ تھے کہ انہیں جناب امیرالمومنین خطیب شحشح ---- فرماتے تھے اور ان کی فصاحت اور خطابت کی آپ نے تعریف فرمائی اور آپ ان لوگوں میں سے تھے جو جناب امیرالمومنین علیہ السلام کو رات کے وقت بعد از شہادت دفن کرنے کے لئے نجف اشرف لے گئے تھے اور جب آنجناب علیہ السلام کو دفن کر چکے تھے تو صعصعہ نے آپ کی قبر مبارک کے نزدیک کھڑے ہو کر خاک کی مٹھی لی اور اپنے سر پر ڈالی اور عرض کی۔ کہ میرے ماں باپ اے امیرالمومنینؑ آپ پر فدا اور قربان ہو جائیں آپ کو اللہ تعالیٰ کی کرامتیں خوشگوار ہوں، بتحقیق آپ کی پیدائش پاکیزہ تھی اور آپ کا صبر بہت قوی تھا اور آپ کا جہاد بہت عظیم و بزرگ تھا اور جس چیز کی آپ کو آرزو رہتی تھی اسے آپ نے اب پا لیا ہے اور بہت بامنفعت آپ نے تجارت کی اور اپنے پروردگار کے پاس پہنچ گئے اسی

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

انہوں نے ابن محبوب سے اس نے علاء بن رزین سے اس نے عبد الرحمن ابن سیابہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ حضرت صادق علیہ السلام نے مجھے یہ دعا عنایت فرمائی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلِیِّ الْحَمْدِ وَاَھْلِہٖ وَمُنْتَھَاہُ وَمَحَلِّہٖ اَخْلَصَ مَنْ وَحَّدَہٗ وَاھْتَدٰی مَنْ عَبَدَہٗ وَفَازَ مَنْ اَطَاعَہٗ وَاَمِنَ الْمُعْتَصِمُ بِہٖ اَللّٰھُمَّ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْمَجْدِ وَالثَّنَاءِ الْجَمِیْلِ وَالْحَمْدِ اَسْئَلُکَ مَسْئَلَۃَ مَنْ خَضَعَ لَکَ بِرَقَبَتِہٖ وَرَغِمَ لَکَ اَنْفُہٗ وَعَفَّرَ لَکَ وَجْھَہٗ وَذَلَّلَ لَکَ نَفْسَہٗ وَفَاضَتْ مِنْ خَوْفِکَ دُمُوْعُہٗ وَتَرَدَّدَتْ عَبْرَتُہٗ وَاعْتَرَفَ لَکَ بِذُنُوْبِہٖ وَفَضَحَتْہُ عِنْدَکَ خَطِیْئَتُہٗ وَشَانَتْہُ عِنْدَکَ جَرِیْرَتُہٗ فَضَعُفَتْ عِنْدَ ذٰلِکَ قُوَّتُہٗ وَقَلَّتْ حِیْلَتُہٗ

قسم کے کلمات کہہ رہے تھے اور بہت زیادہ گریہ کر رہے تھے اور وہاں کے حضرات کو رولا رہے تھے اور فی الحقیقت جناب امیر المومنین علیہ السلام کی قبر مبارک پر پہلی مجلس رات کی تاریکی میں منعقد ہوئی، کہ جس کے پڑھنے والے جناب صعصعہ بن صوحان تھے اور سامعین جناب امام حسن اور امام حسین علیہما السلام اور جناب محمد بن الحنفیہ اور جناب حضرت عباس علیہ السلام اور آپ کے دوسرے فرزند اور اصحاب خاص تھے اس کے بعد جناب امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی طرف متوجہ ہو کر انہیں والد ماجد کا پرسا اور تسلی دی اور کوفہ کی طرف واپس لوٹ آئے الحاصل مسجد صعصعہ بن صوحان کوفہ کے مساجد محترمہ میں سے ہے اور ایک جماعت نے رجب کے مہینے میں اسی مسجد میں جناب امام صاحب الزمان کو دیکھا کہ آپ وہاں پر دو رکعت نماز بجا لا رہے تھے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھ رہے تھے اَللّٰھُمَّ یَا ذَا الْمِنَنِ السَّابِغَةِ وَالْاٰلَاۤءِ الْوَازِعَةِ الخ آپ کے اس فعل سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دعا اسی مسجد کے ساتھ خاص ہے جیسا کہ مسجد سہلہ اور مسجد زید کی دعائیں خاص ذکر ہوئی ہیں لیکن یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے کہ چونکہ آپ کو رجب کے مہینے میں دیکھا گیا ہے تو ممکن ہے کہ یہ دعا رجب کے مہینوں کے دعاؤں میں سے ہو لہٰذا بہت علماء نے اسے رجب کے اعمال میں ذکر کیا ہے اور ہم نے بھی اس دعا کو رجب کے اعمال میں ص۱۲۳ پر ذکر کیا ہے طالبین کو اسی صفحہ پر رجوع کر کے اسے پڑھنا چاہیئے

ساتویں فصل

جناب ابو عبد اللہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی فضیلت اور ان آداب میں کہ جس کی زائرین کو رعایت راستے میں اور حرم مطہر میں کرنی چاہیئے اور زیارت کی کیفیت میں ہے اور یہاں پر تین مقصد ہیں۔

پہلا مقصد - آنحضرتؑ کی زیارت کی فضیلت میں ہے

واضح رہے کہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی فضیلت بیان کرنا احاطۂ تحریر سے باہر ہے اور بہت کافی احادیث آئی ہیں کہ وہ حج اور عمرہ اور جہاد کے برابر ہے بلکہ اس سے بھی کئی درجہ افضل ہے اور مغفرت کا سبب ہے اور حساب و کتاب کی کمی اور درجات کی بلندی اور دعا کے قبول ہونے اور طول عمر اور حفظ بدن اور مال

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

وَانْقَطَعَتْ عَنْهُ اَسْبَابُ
حَدَائِعِهِ وَاضْمَحَلَّ عَنْهُ
كُلُّ بَاطِلٍ وَاَلْجَاَتْهُ
ذُنُوبُهُ اِلٰى ذُلِّ مَقَامِهِ
بَيْنَ يَدَيْكَ وَخُضُوعِهِ
لَدَيْكَ وَابْتِهَالِهِ اِلَيْكَ
اَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ سُؤَالَ مَنْ
هُوَ بِمَنْزِلَتِهِ اَرْغَبُ
اِلَيْكَ كَرَغْبَتِهِ وَ
اَتَضَرَّعُ اِلَيْكَ كَتَضَرُّعِهِ
وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ كَاَشَدِّ
ابْتِهَالِهِ اَللّٰهُمَّ فَارْحَمْ
اسْتِكَانَةَ مَنْطِقِي وَ
ذُلَّ مَقَامِي وَمَجْلِسِي
وَخُضُوعِي اِلَيْكَ بِرَقَبَتِي
اَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ الْهُدٰى
مِنَ الضَّلَالَةِ وَالْبَصِيرَةَ
مِنَ الْعَمٰى وَالرُّشْدَ مِنَ
الْغَوَايَةِ وَاَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ
اَكْثَرَ الْحَمْدِ عِنْدَ الرَّخَاۤءِ
وَاَجْمَلَ الصَّبْرِ عِنْدَ
الْمُصِيبَةِ وَاَفْضَلَ الشُّكْرِ
عِنْدَ مَوْضِعِ الشُّكْرِ
وَالتَّسْلِيمَ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ
وَاَسْئَلُكَ الْقُوَّةَ فِي طَاعَتِكَ

اور روزی کا زیادہ ہونا اور حاجات کا پورا ہونا اور ہم اور غم کے دور ہونے کا موجب ہے اور آپ کی زیارت کا ترک کرنا دین اور ایمان کے نقص اور ایک بہت بڑے حق کے چھوڑنے کا موجب ہے جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق میں سے ہے۔ کم تر ثواب جو آپ کے زائر کو پہنچتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کی جان اور مال کی اس وقت تک حفاظت فرماتا ہے جب تک وہ اپنے اہل وعیال کی طرف لوٹ نہ آئے اور جب قیامت کا دن ہو گا تو خداوند عالم اس کی حفاظت دنیا کی نسبت بہت زیادہ کرے گا بہت کافی روایات میں ہے کہ آپ کی زیارت غم کو دور کرتی ہے اور جان کنی کی سختی اور قبر کی ہولناکیوں کو دور کرتی ہے اور وہ مال جو آپ کی زیارت کے راستے میں خرچ کرتا ہے اس کے لئے ہر درہم کے عوض ہزار درہم بلکہ دس ہزار درہم لکھا جاتا ہے اور جب زائر آپ کی قبر مبارک کی طرف روانہ ہوتا ہے تو اس کے استقبال کے لئے چار ہزار فرشتے آتے ہیں اور جب واپس لوٹتا ہے تو اسے چھوڑنے کے لئے اتنے فرشتے اس کی مشایعت کرتے ہیں اور آپ کی زیارت کے لئے تمام پیغمبر اور وصی اور دیگر ائمہ معصومین اور ملائکہ آتے ہیں اور آپ کے زائروں کے لئے دعا کرتے ہیں اور ان کو بشارت دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ امام حسین علیہ السلام کے زائرین کی طرف نظرِ رحمت عرفات کے مقام میں رہنے والوں سے پہلے ڈالتا ہے اور قیامت کے دن ہر شخص ان کرامات اور بزرگی کی وجہ سے جو امام حسین علیہ السلام کے زائرین کے لئے دیکھے گا یہی خواہش کرے گا کہ کاش میں بھی آپ کے زائرین سے ہوتا۔ اس بارے میں روایات بہت زیادہ ہیں ہم آپ کی مخصوص زیارات کی فضیلت بیان کرنے کے وقت بعض کی طرف اشارہ کریں گے اور فعلاً ہم ایک روایت یہاں نقل کرتے ہیں۔

ابن قولویہؒ اور کلینی اور سید بن طاؤسؒ وغیرہ معتبر سند سے ثقہ جلیل القدر معاویہ بن وہب بجلی کوفی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں ایک وقت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو اپنے مصلے پر نماز میں مشغول دیکھا۔ میں بیٹھا رہا یہاں تک کہ آپ نماز سے فارغ ہوئے میں نے سنا کہ آپ اپنے پروردگار سے مناجات فرما رہے تھے اور کہتے تھے کہ اے پروردگار تو نے ہمیں اپنی کرامات کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے اور وعدہ دیا ہے کہ ہم شفاعت

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

وَالضَّعْفَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَالْهَرَبَ اِلَيْكَ مِنْكَ وَالتَّقَرُّبَ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى وَالتَّحَرِّيَ لِكُلِّ مَا يُرْضِيكَ عَنِّي فِي اِسْخَاطِ خَلْقِكَ اِلْتِمَاسًا لِرِضَاكَ رَبِّ مَنْ اَرْجُوهُ اِنْ لَمْ تَرْحَمْنِي اَوْ مَنْ يَعُودُ عَلَيَّ اِنْ اَقْصَيْتَنِي اَوْ مَنْ يَنْفَعُنِي عَفْوُهُ اِنْ عَاقَبْتَنِي اَوْ مَنْ اٰمُلُ عَطَايَاهُ اِنْ حَرَمْتَنِي اَوْ مَنْ يَمْلِكُ كَرَامَتِي اِنْ اَهَنْتَنِي اَوْ مَنْ يَضُرُّنِي هَوَانُهُ اِنْ اَكْرَمْتَنِي رَبِّ مَا اَسْوَءَ فِعْلِي وَاَقْبَحَ عَمَلِي وَاَقْسٰى قَلْبِي وَاَطْوَلَ اَمَلِي وَاَقْصَرَ اَجَلِي وَاَجْرَاَنِي عَلٰى عِصْيَانِ مَنْ خَلَقَنِي رَبِّ وَمَا اَحْسَنَ بَلَاءَكَ عِنْدِي وَاَظْهَرَ نَعْمَاءَكَ عَلَيَّ كَثُرَتْ عَلَيَّ مِنْكَ النِّعَمُ فَمَا اُحْصِيهَا وَقَلَّ مِنِّي الشُّكْرُ فِيمَا اَوْلَيْتَنِيهِ فَبَطِرْتُ

کریں گے اور ہمیں علوم رسالت عنایت فرمائے ہیں اور پیغمبروں کا وارث ہمیں فرمایا ہے اور ہم پر رحمت سابقہ کو ختم کر دیا ہے اور ہمیں اپنے پیغمبر کا وصی بنایا ہے اور گذشتہ اور آئندہ کا ہمیں علم عنایت فرمایا ہے اور لوگوں کے دلوں کو ہماری طرف مائل فرمایا ہے۔ مجھے اور میرے بھائیوں اور امام حسین علیہ السلام کی قبر کے زائروں کو بخش دے اور ان لوگوں کو بخش دے جنہوں نے اپنے مال کو خرچ کیا ہے اور اپنے شہروں کو ہم سے نیکی طلب کرنے کے لئے اور تجھ سے ثواب حاصل کرنے کے لئے اور ہم سے وسلت اور تیرے پیغمبر کو خوشنود کرنے کے لئے اور ہمارے حکم کی اطاعت کے لئے چھوڑ کر آپ کی زیارت کو آئے ہیں کہ جن کی وجہ سے ہمارے دشمن ان کے دشمن ہو گئے اور حالانکہ وہ اس میں تیرے پیغمبر کو خوشنود کرنا چاہتے تھے، یا اللہ تو ہی ان کو اس کا بدلہ ہماری طرف سے خوشنودی کا عنایت فرما اور ان کو دن اور رات میں حفظ فرما اور ان کے اہل و اولاد کا خود نگہبان رہنا کہ جنہیں وہ اپنے وطنوں میں چھوڑ کر آ رہے ہیں، ان کا ساتھ دینا اور ہر جابر اور دشمن کے شر کو اور ہر کمزور اور قوی اور جن اور انس کے شر کو ان سے دور کرنا۔ اور ان کو اس سے زیادہ عنایت فرمانا جو آپ سے وہ امید رکھتے ہیں جب وہ اپنے وطن کو اور اہل و عیال اور اولاد کو ہمارے لئے چھوڑ کر آ رہے تھے اے خدا ہمارے دشمن ان کی ملامت کر رہے تھے جب وہ ہماری طرف آ رہے تھے، انہیں ان کی ملامت نے اور مخالفت نے ہماری طرف آنے سے نہیں روکا (اور وہ آگئے) خدایا ان چہروں پر کہ جنہیں سورج کی گرمی نے سفروں میں متغیر کر دیا ہے اور ان رخساروں پر کہ جو امام مظلوم حسین علیہ السلام کی قبر مبارک پر مَلے جا رہے تھے اپنا رحم فرما۔ اور ان آنکھوں پر جو ہم پر رو رہی ہیں رحم فرما اور رحم فرما ان دلوں پر جو ہماری مصیبت کی وجہ سے جزع اور فزع کر رہے ہیں اور ہمارے درد میں جل رہے ہیں اور ان آہ و فغاں پر رحم کر جو ہماری مصیبت میں بلند ہیں۔ خدایا ان جانوں اور بدنوں کو میں تیرے سپرد کر رہا ہوں۔ تاکہ تو انہیں حوض کوثر سے سیراب فرمائے جبکہ لوگ تشنہ ہوں گے۔ آپ اس قسم کی متصل دعا سجدہ میں فرماتے رہے، جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی۔ کہ جو دعا آپ فرما رہے تھے اگر اس شخص کے حق میں بھی کی جاتی جو اللہ تعالیٰ کو نہ جانتا ہو تو بھی مجھے گمان یہ ہونے لگا تھا کہ اسے جہنم کی آگ کبھی نہ چھوئے گی۔ قسم بخدا میں نے آرزو کی کہ میں نے بھی جناب امام حسین

دُنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

بِالنِّعَمِ وَتَعَرَّضْتُ
لِلنِّقَمِ وَسَهَوْتُ عَنِ
الذِّكْرِ وَرَكِبْتُ
الْجَهْلَ بَعْدَ الْعِلْمِ وَ
جُزْتُ مِنَ الْعَدْلِ اِلَى
الظُّلْمِ وَجَاوَزْتُ الْبِرَّ
اِلَى الْاِثْمِ وَصِرْتُ اِلَى
اللَّهْوِ مِنَ الْخَوْفِ وَالْحُزْنِ
فَمَا اَصْغَرَ حَسَنَاتِيْ وَاَقَلَّهَا
فِيْ كَثْرَةِ ذُنُوْبِيْ وَاَعْظَمَهَا
عَلٰى قَدْرِ صِغَرِ خَلْقِيْ
وَضَعْفِ رُكْنِيْ رَبِّ
وَمَا اَطْوَلَ اَمَلِيْ فِيْ قِصَرِ
اَجَلِيْ وَاَقْصَرَ اَجَلِيْ فِيْ
بُعْدِ اَمَلِيْ وَمَا اَقْبَحَ
سَرِيْرَتِيْ فِيْ عَلَانِيَتِيْ رَبِّ
لَا حُجَّةَ لِيْ اِنِ احْتَجَجْتُ وَلَا
عُذْرَ لِيْ اِنِ اعْتَذَرْتُ
وَلَا شُكْرَ عِنْدِيْ اِنِ
ابْتَلَيْتَ وَاَوْلَيْتَ اِنْ
لَمْ تُعِنِّيْ عَلٰى شُكْرِ
مَا اَوْلَيْتَ رَبِّ مَا اَخَفَّ
مِيْزَانِيْ غَدًا اِنْ لَمْ تُرَجِّحْهُ
وَاَزَلَّ لِسَانِيْ اِنْ لَمْ تُثَبِّتْهُ
وَاَسْوَدَ وَجْهِيْ اِنْ لَمْ تُبَيِّضْهُ

علیہ السلام کی زیارت کی ہوتی اور حج کو نہ گیا ہوتا تو آپ نے فرمایا کہ تو تو جناب امام حسینؑ کی قبر کے نزدیک رہتا ہے تجھے انکی زیارت کرنے سے کون سا مانع ہے اے معاویہ تو آنحضرت کی زیارت کو ترک نہ کیا کر۔ میں نے عرض کی کہ میں آپ پر فدا ہو جاؤں۔ میں یہ نہیں جانتا تھا کہ آپ کی زیارت کی اتنی فضیلت ہے آپ فرمانے لگے، اے معاویہ۔ جو لوگ امام حسین علیہ السلام کے زائروں کے لئے زمین میں دعا کرتے ہیں ان سے کہیں زیادہ مخلوق ہے جو ان کے لئے آسمان میں دعا کرتی ہے۔ اے معاویہ۔ آپ کی زیارت کو کسی کے خوف کی وجہ سے ترک نہ کیا کر کیونکہ جو شخص کسی کے خوف کی وجہ سے آپ کی زیارت ترک کرے گا، اسے اتنی حسرت اور ندامت ہوگی کہ وہ آرزو کرے گا کہ میں اتنا آپ کی قبر مبارک کے پاس رہتا کہ وہیں پر دفن ہوتا۔ آیا تجھے یہ پسند نہیں کہ خداوند عالم تجھے ان لوگوں کے درمیان دیکھے کہ جن کے لئے جناب رسول خداؐ اور علی علیہم السلام اور فاطمہ زہرا علیہا السلام اور آئمہ معصومین علیہم السلام دعا کر رہے ہوں، آیا تو نہیں چاہتا، کہ تو ان لوگوں سے ہو کہ جن سے قیامت کے دن ملائکہ مصافحہ کریں۔ آیا۔ تو نہیں چاہتا کہ تو ان لوگوں سے ہو کہ جو قیامت کے دن آئیں اور ان پر کوئی گناہ نہ ہو۔ آیا تو نہیں چاہتا کہ تو ان لوگوں سے ہو کہ جن سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن مصافحہ کریں گے۔

دُوسرا مقصد

زیارت کرنے والے کے آداب میں ہے کہ جن کی رعایت زائرین کو راستے میں اور حرم مطہر میں کرنی چاہیئے اور وہ چند ایک چیزیں ہیں، پہلی زیارت کے لئے جانے سے پہلے تین دن روزہ رکھے اور تیسرے دن غسل کرے جیسا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس کا دستور دیا ہے اور جس کا ذکر ساتویں زیارت کے ذیل میں آئے گا۔ شیخ محمد بن المشہدی رحمۃ اللہ علیہ نے عیدین کی زیارت کے مقدمہ میں ذکر فرمایا ہے کہ جب زیارت کے جانے کا ارادہ کرے تو پہلے تین دن روزہ رکھے اور تیسرے دن غسل بجا لائے اور اپنے اہل و عیال کو اپنے پاس اکٹھا کر کے یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُكَ الْیَوْمَ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ وَوُلْدِیْ وَکُلَّ مَنْ کَانَ مِنِّیْ بِسَبِیْلٍ اَلشَّاھِدَ مِنْھُمْ وَالْغَائِبَ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا بِحِفْظِكَ بِحِفْظِ الْاِیْمَانِ وَاحْفَظْ عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا فِیْ حِرْزِكَ وَلَا تَسْلُبْنَا

دنیا اور آخرت کی دعائیں

رَبِّ كَيْفَ لِي بِذُنُوبِي
الَّتِي سَلَفَتْ مِنِّي قَدْ هَدَّتْ
لَهَا أَرْكَانِي رَبِّ
كَيْفَ أَطْلُبُ شَهَوَاتِ
الدُّنْيَا وَأَبْكِي عَلَى خَيْبَتِي
فِيهَا وَلَا أَبْكِي وَ تَشْتَدُّ
حَسَرَاتِي عَلَى عِصْيَانِي
وَتَفْرِيطِي رَبِّ دَعَتْنِي
دَوَاعِي الدُّنْيَا فَأَجَبْتُهَا
سَرِيعًا وَكُنْتُ إِلَيْهَا
طَائِعًا وَدَعَتْنِي دَوَاعِي
الْآخِرَةِ فَتَثَبَّطْتُ عَنْهَا
وَأَبْطَأْتُ فِي الْإِجَابَةِ
وَالْمُسَارَعَةِ إِلَيْهَا كَمَا
سَارَعْتُ إِلَى دَوَاعِي الدُّنْيَا
وَحُطَامِهَا الْهَامِدِ وَ
هَشِيمِهَا الْبَائِدِ وَسَرَابِهَا
الذَّاهِبِ رَبِّ خَوَّفْتَنِي
وَشَوَّقْتَنِي وَاحْتَجَجْتَ
عَلَيَّ بِرِقِّي وَتَكَفَّلْتَ
لِي بِرِزْقِي فَأَمِنْتُ خَوْفَكَ
وَتَثَبَّطْتُ عَنْ تَشْوِيقِكَ
وَلَمْ أَتَّكِلْ عَلَى ضَمَانِكَ
وَتَهَاوَنْتُ بِاحْتِجَاجِكَ
اللَّهُمَّ فَاجْعَلْ أَمْنِي مِنْكَ

نِعْمَتَکَ وَلَا تُغَیِّرْ مَابِنَا مِنْ نِعْمَۃٍ وَعَافِیَۃٍ وَزِدْنَا مِنْ فَضْلِکَ اِنَّا اِلَیْکَ رَاغِبُوْنَ اور اس کے بعد اپنے گھر سے بہت خضوع اور خشوع سے نکلے اور یہ بہت زیادہ پڑھتا جائے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اور اللہ تعالیٰ کی ثنا اور جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کی آل پر درود بھیجتا ہوا بہت وقار اور آرام کے ساتھ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے روانہ ہو۔ روایت میں ہے کہ خداوند عالم امام حسین علیہ السلام کی قبر کے زائر کے ہر پسینے کے قطرہ سے ہزار فرشتہ خلق فرماتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور اس شخص کے لئے اور ہر زائر کے لئے قیامت کے ہونے تک استغفار کرتے ہیں۔ دوسرے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے جائے تو آنحضرت کی زیارت اس حالت میں کرے کہ تیرے سر کے بال پریشان اور غبار آلودہ ہوں اور تو محزون اور غمناک اور بھوکا پیاسہ ہو کیونکہ آنجناب اسی حالت میں شہید کئے گئے تھے اپنی حاجات کو وہاں طلب کرے اور پھر اپنے وطن کو لوٹ آئے اور کربلا کو اپنا وطن قرار نہ دے، تیسرے زیارت کے سفر میں لذیذ غذائیں، بریانی، حلوہ، مرغ وغیرہ اپنا زادِ راہ قرار نہ دے۔ بلکہ اپنی غذا روٹی دودھ دہی وغیرہ جیسی معمولی غذا قرار دے، امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ میں سن رہا ہوں کہ ایک گروہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے جاتے ہیں اور اپنے ساتھ ایسے دسترخوان لے جاتے ہیں کہ جن میں بکرے کی ران بھونی ہوئی اور حلوہ ہوتا ہے حالانکہ جب یہی لوگ اپنے باپ یا دوستوں کی قبروں پر جاتے ہیں تو ایسا اہتمام نہیں کرتے ایک اور معتبر حدیث میں ہے کہ آنحضرت نے مفضل بن عمر کو فرمایا کہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے سے بہتر یہ ہے کہ آپ کی زیارت نہ کرو اور فرمایا کہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت نہ کرنا آپ کی زیارت کرنے سے بہتر ہے۔ مفضل کہتا ہے کہ میں نے عرض کی، کہ حضور آپ نے تو میری کمر توڑ دی ہے۔ تو آپ نے فرمایا قسم بخدا، اگر تم اپنے باپ دادا کی قبر کو جاؤ تو حالت غم واندوہ میں جاتے ہو اور امام مظلوم کی زیارت کے لئے اپنے ساتھ بہترین غذائیں لیکر جاتے ہو حالانکہ تمہیں پریشان حال خاک آلودہ حالت میں جانا چاہیئے۔ مولف کہتا ہے کہ مالدار آدمی کو کتنا ہی لائق اور سزاوار ہے کہ وہ اس حدیث کا مطالعہ کرے اور کربلا معلی اور اس کے راستہ میں جب ان کے دوست ان کی مہمانی کریں اور عمدہ قسم کی غذائیں اور خوراک ان کے سامنے رکھیں تو انہیں

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا خَوْفًا
وَحَوْلَ تَتَبَطِّیْ شَوْقًا وَھَا
وَفِیْ مَحَبَّتِکَ فَرَقًا مِنْکَ
ثُمَّ رَضِّنِیْ بِمَا قَسَمْتَ
لِیْ مِنْ رِزْقِکَ یَا کَرِیْمُ
اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ
رِضَاکَ عِنْدَ السُّخْطَۃِ
وَالْفُرْجَۃَ عِنْدَ الْکُرْبَۃِ
وَالنُّوْرَ عِنْدَ الظُّلْمَۃِ
وَالْبَصِیْرَۃَ عِنْدَ تَشَبُّہِ
الْفِتْنَۃِ رَبِّ اجْعَلْ
جُنَّتِیْ مِنْ خَطَایَایَ
حَصِیْنَۃً وَدَرَجَاتِیْ
فِی الْجِنَانِ رَفِیْعَۃً وَاَعْمَالِیْ
کُلَّھَا مُتَقَبَّلَۃً وَحَسَنَاتِیْ
مُضَاعَفَۃً زَاکِیَۃً
اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفِتَنِ
کُلِّھَا مَا ظَھَرَ مِنْھَا
وَمَا بَطَنَ وَمِنْ رَفِیْعِ
الْمَطْعَمِ وَالْمَشْرَبِ وَ
مِنْ شَرِّ مَا اَعْلَمُ وَمِنْ
شَرِّ مَا لَا اَعْلَمُ وَاَعُوْذُ بِکَ
مِنْ اَنْ اَشْتَرِیَ الْجَھْلَ
بِالْعِلْمِ وَالْجَفَاءَ بِالْحِلْمِ

اسے قبول نہیں کرنا چاہیئے اور کہہ دینا چاہیئے، کہ ہم تو کربلا کے مسافر ہیں ہمیں اس قسم کی غذائیں لائق نہیں، شیخ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد آپ کی زوجہ مبارکہ کلبیہ نے امام مظلوم کا ماتم برپا کیا اور خود بھی روئی اور دوسری عورتوں کو اور خدمت گاروں کو رولایا، یہاں تک کہ آنکھوں سے آنسو خشک ہو گئے اور آنسو آنے رک گئے' ایک دفعہ اس مخدرہ کے لئے جونی جو ایک قسم کا حلال پرندہ ہے کسی نے ھدیہ بھیجا تاکہ اس کے کھانے سے انہیں کچھ قوت و طاقت امام حسین علیہ السلام پر رونے کے لئے پیدا ہو جائے۔ جب اس مخدرہ نے اسے دیکھا، تو فرمایا کہ یہ کیا ہے، کہا گیا یہ ہدیہ ہے جو فلاں نے آپ کے لئے بھیجا ہے کہ آپ کھائیں اور اس کی وجہ سے ماتم امام حسین علیہ السلام اور اس پر رونے کی آپ میں قوت حاصل ہو۔ تو آپ نے فرمایا کہ ہم کوئی شادی میں تو مشغول نہیں کہ اس قسم کے کھانے کھائیں، آپ نے حکم دیا کہ اسے گھر سے باہر لے جائیں۔ چوتھے زیارت کے سفر میں مستحب ہے کہ انسان تواضع اور فروتنی اور خشوع اور عبد ذلیل کی طرح راستہ طے کرے، پس جو انسان آج کل موجودہ وسائل کے ساتھ ہوائی جہاز یا ریل گاڑی وغیرہ پر سوار ہو کر جو بہت تیز رفتار ہیں جاتے ہیں انہیں بہت خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ تکبر دوسرے زائرین پر نہ کریں جو بہت سختی اور مشقت کے ساتھ کربلا معلی جاتے ہیں اور انہیں حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھیں اور اپنی بڑائی اور بزرگی کا خیال نہ کریں علمائے کرام نے اصحاب کہف کے حالات میں نقل کیا ہے کہ وہ دقیانوس کے خواص اور وزراء سے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ کی رحمت انکے شامل ہوتی تو وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنی مصلحت اسی میں دیکھی کہ لوگوں سے کنارہ کشی کرتے ہوئے ایک غار میں اپنا مقام قرار دیں اور وہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہیں پس وہ گھوڑوں پر سوار ہو کر شہر سے باہر نکل آئے اور جب تین میل شہر سے دور نکل گئے تو ان میں ایک جن کا نام مبارک تملیخا تھا اس نے اپنے دوستوں سے کہا کہ اے میرے بھائیو، دنیا کی شاہی چلی گئی اور آخرت کی منزل آپہنچی اپنے گھوڑوں سے اترو اور پاؤں پیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف چلو، شاید اللہ تعالیٰ تم پر اپنا رحم و کرم کرے اور تمہارے لئے کشائش نصیب فرمائے پس تمام گھوڑوں سے اُتر پڑے اور اس دن انہوں نے سات فرسخ

دنیا اور آخرت کی دعائیں

وَالْجَوْرَ بِالْعَدْلِ وَالْقَطِيعَةَ بِالْبِرِّ وَالْجَزَعَ بِالصَّبْرِ وَالْهُدٰى بِالضَّلَالَةِ وَالْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ

مؤلف کہتا ہے کہ یہ دعا مضامین عالیہ پر مشتمل اور عبدالرحمن ابن سیابہ وہی شخص ہے کہ جس کو حضرت صادق علیہ السلام نے ایک وصیت نافعہ فرمائی کہ جس کا نقل کرنا اس جگہ بہتر ہے اور وہ اس طرح ہے کہ عبدالرحمن نقل کرتا ہے کہ جب میرا باپ سیابہ وفات پا گیا تو ایک شخص اس کے دوستوں میں سے آیا اور ہمارے گھر کے دروازے کو دستک دی میں اس کے پاس گیا تو اس نے مجھے تعزیت دی پھر پوچھا کہ تیرا باپ تمہارے لئے کوئی چیز چھوڑ گیا ہے میں نے کہا کہ نہیں تو اس نے ایک ہزار درہم کی تھیلی جو

زیارت امام حسینؑ کے آداب

راستہ پیدل طے کیا، یہاں تک کہ ان کے پاؤں زخمی ہو گئے اور ان سے خون جاری ہونے لگا، پس امام حسین علیہ السلام کے زائروں کو اس مطلب کی طرف متوجہ رہنا چاہئیے اور یہ سمجھیں کہ جس قدر اس راستے میں تواضع کریں گے وہ ان کی رفعت اور بلندی کا موجب ہوگی۔ لہٰذا امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے آداب میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص امام مظلوم کی زیارت پا پیادہ جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر قدم پر ایک ہزار نیکی لکھے گا اور ایک ہزار اس کے گناہ مٹا دے گا اور ایک ہزار اس کے درجے جنت میں بلند فرمائے گا اور جب فرات کی نہر پر پہنچے وہاں غسل کرے اور وہاں سے ننگے پاؤں جوتے ہاتھ میں لئے ہوئے بندہ ذلیل کی طرح حرم مطہر کی طرف روانہ ہو۔ پانچویں اگر راستے میں دیکھے کہ امام حسین علیہ السلام کے زائر راستے میں تھک چکے ہیں یا رہ گئے ہیں تو ان کی جتنا ہو سکے مدد اور امداد کرے اور ان کو کسی منزل تک پہنچانے کی کوشش کرے اور خبردار کہ ان کی ذلت یا ان سے بے پرواہی برتے شیخ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے معتبر سند سے ابو ہارون سے روایت کی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے ایک آدمی سے جو آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم ہماری استخفاف یعنی بے اعتنائی کرتے ہو۔ ان میں سے ایک آدمی جو خراسان کا رہنے والا تھا کھڑا ہو گیا اور عرض کی کہ ہم اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے کہ ہم آپ کا یا آپ کے حکم کا استخفاف و بے اعتنائی کریں۔ آپ نے فرمایا، ہاں، تو ہی ایک ان لوگوں میں سے ہے کہ جس نے مجھے معمولی سمجھا اور خوار کیا۔ اس نے کہا کہ میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں نے آپ کو خوار کیا ہو آپ نے فرمایا تجھ پر ویل ہو کیا تم ہی نہیں تھے کہ جب ہم جحفہ کے نزدیک پہنچے تو ایک آدمی نے تم سے کہا کہ مجھے ایک میل تک سوار کر کے لے جاؤ کہ میں قسم بخدا تھک چکا ہوں قسم بخدا تو نے اس کو سر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا اور معمولی سمجھتے ہوئے اس سے بے اعتنائی کی اور چلے گئے جو شخص کسی مومن کو خوار اور ذلیل کرے وہ ہمیں خوار اور ذلیل کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے احترام کو ضائع اور برباد کرتا ہے۔ مؤلف کہتا ہے کہ ہم نے نانویں آداب میں ایک روایت جو علی بن یقطین کی ہے ص۲۹۸ پر ذکر کی ہے جو اس مقام سے مناسبت رکھتی ہے، اسے پڑھے کہ اس میں بہت اچھی نصیحت ہے یا دب جو ہم نے ابھی ذکر کیا ہے اگرچہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے آداب کے ساتھ خاص نہیں، لیکن

دنیا اور آخرت میں دعائیں

اس کے پاس تھی مجھے دی اور کہا کہ اس کی اچھی حفاظت کر اور اس سے کسب معاش کر میں خوش ہو گیا اور اسے اپنی ماں کے پاس لے گیا اور اس کو اس واقعہ کی خبر دی پھر اس دن کے آخر میں اپنے باپ کے ایک دوست کے پاس گیا تاکہ وہ میرے لئے کوئی کسب مہیا کرے اس نے میرے سرمائے کے لئے سابری کپڑے خرید کئے پھر میں ایک دوکان میں بیٹھ گیا اور مشغول کسب ہوا تو خداوند عالم نے مجھے اس کسب سے بہت اچھی روزی دی جب حج کا وقت آیا تو میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ میں حج کو جاؤں میں اپنی ماں کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ میں حج پر جانا چاہتا ہوں میری ماں کہنے لگی کہ پہلے اس شخص

چونکہ اکثر اس کا تعلق اس سفر میں بھی ہوتا ہے لہٰذا ہم نے اسے یہاں ذکر کیا ہے، چھٹے جلیل القدر ثقہ محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی، کہ جب ہم آپ کے والد بزرگوار جناب امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو جائیں تو کیا ایسا نہیں کہ گویا ہم حج میں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں ایسا ہی ہے۔ تو میں نے کہا کہ ہم پر وہی ضروری ہے جو حج میں ہوتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم پر لازم ہے کہ جو آپ کا ساتھی ہو اس کے ساتھ اچھی رفاقت برتو اور تم کوئی بات سوائے اچھائی کے اور یادِ خدا کے نہ کرو اور تمہارے لباس کو پاکیزہ ہونا چاہیئے اور حرم میں جانے سے پہلے غسل بجالائے اور خضوع اور خشوع کے ساتھ جائے اور نماز زیادہ پڑھے اور بہت درود اور صلوات محمد و آل محمد علیہم السلام پر بھیجے اور اپنے آپ کو ان چیزوں سے روکے رکھے جو تمہیں لائق اور سزاوار نہیں اور اپنی آنکھوں کو حرام اور شبہ ناک چیزوں سے نیچے رکھے اور پریشان حال اپنے مومن بھائی کے ساتھ احسانات کرے اور اگر کسی کے مصارف ختم ہو چکے ہوں تو اس کی امداد اور دستگیری کرے اور اپنے مصارف میں سے اپنے اور اس کے درمیان تقسیم کر دے۔ اور تمہیں تقیہ کرتے رہنا چاہیئے کیونکہ دین کا قوام تقیہ میں ہے اور جن چیزوں سے خداوند عالم نے روکا ہے ان سے بچتا رہے اور قسم نہ کھائے اور کسی سے جھگڑا وغیرہ نہ کرے کہ جس میں تمہیں قسم کھانے کی ضرورت پڑے اور اگر تم ان چیزوں پر عمل کرو تو تمہیں حج اور عمرہ کا ثواب کامل ملے گا اور تم کو اس ذات سے ثواب ملے گا کہ جس کے لئے تم نے اپنے مال کو خرچ کیا ہے اور اپنے اہل و عیال سے دور ہوئے ہو اور وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں اپنی رحمت اور خوشنودی عنایت فرمائے گا۔ ساتویں ابو حمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے باب میں نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب نینوا یعنی کربلا معلیٰ پہنچے تو اپنے سامان کو وہاں اتار دے اور تیل اور سرمہ نہ لگائے اور گوشت جب تک وہاں رہے نہ کھائے۔ آٹھویں فرات کے پانی سے غسل کرے کیونکہ بہت کافی روایات اس کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک حدیث میں منقول ہے کہ جو شخص فرات کے پانی سے غسل کر کے امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کی زیارت کرے تو گناہوں سے ایسے خالی ہو گا جیسا کہ وہ جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ اگرچہ اس پر کبیرہ گناہ بھی کیوں نہ ہوں۔ روایت میں ہے کہ آپ کی خدمت میں عرض

دنیا اور آخرت کی دعائیں

کے ہزار درہم ادا کر عبدالرحمن کہتا ہے کہ میں نے اس شخص کے پیسے مہیا کئے اور جب اس کو جا کر دے دیئے تو وہ شخص بہت خوش ہوا جیسے کہ میں نے اسے پیسے بخشے ہیں سو وہ کہنے لگا کہ شاید یہ پیسے تیرے لئے کم تھے اگر تو چاہے اور دے دوں میں نے کہا کہ نہیں میرے دل میں خیال پیدا ہوا ہے کہ میں حج پر مشرف ہوں اور میں نے چاہا ہے کہ آپ کے پیسے آپ کو واپس کر دوں پس میں مکہ شریف میں گیا اور حج بجا لانے کے بعد مدینہ شریف کی طرف پلٹا اور کچھ لوگوں کے ساتھ حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں مشرف ہوا ان اوقات میں آنحضرت اذن عام دیتے تھے میں لوگوں کے آخر میں بیٹھ گیا میں ان دنوں جوان تھا پس لوگوں

کیا گیا کہ ہم بسا اوقات زیارت امام حسین علیہ السلام کو جاتے ہیں لیکن غسل کرنے پر سردی وغیرہ کی وجہ سے قادر نہیں ہوتے تو آپ نے فرمایا کہ جو شخص فرات کے پانی سے غسل کرے اور امام حسین علیہ السلام کی زیارت بجالائے تو اس کے لئے اتنا ثواب لکھا جائے گا کہ جو گننے میں نہیں آسکتا۔ بشیر دھان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو جائے اور فرات سے غسل اور وضو کرے تو جتنے قدم بھی وہاں سے اٹھا کر قبر مبارک تک رکھتے ہوئے آئے گا خداوند عالم اس کے لئے ہر ایک قدم پر حج اور عمرہ کا ثواب لکھے گا۔ بعض روایات میں ہے کہ فرات کے اس حصہ سے غسل کرے جو جناب امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کے مقابل ہے اور بہتر یوں ہی ہے جیسا کہ بعض روایات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب فرات پر پہنچے تو سو دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور سو دفعہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سو دفعہ صلوات محمد و آل محمد پر پڑھے۔ نانویں جب حائر یعنی روضۂ اقدس کے اندر جانا چاہے تو جو مشرق کی طرف سے دروازہ ہے اس سے داخل ہو جیسا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے یوسف کناسی کو اس کا حکم دیا تھا۔ دسویں ابن قولویہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مفضل بن عمر رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا کہ اے مفضل جب امام حسین علیہ السلام کے روضہ مبارک کے دروازے پر پہنچے تو یہ کلمات پڑھنا کہ تجھے ہر کلمہ کے مقابل اللہ تعالیٰ کی رحمت پہنچے گی اور وہ کلمات یہ ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اٰدَمَ صَفْوَۃِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ مُوْسٰی کَلِیْمِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ عِیْسٰی رُوْحِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ عَلِیٍّ وَصِیِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ الْحَسَنِ الرَّضِیِّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ فَاطِمَۃَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الشَّهِیْدُ الصِّدِّیْقُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الْوَصِیُّ الْبَارُّ التَّقِیُّ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَرْوَاحِ الَّتِیْ حَلَّتْ بِفِنَائِکَ وَاَنَاخَتْ بِرَحْلِکَ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُحْدِقِیْنَ بِکَ اَشْهَدُ اَنَّکَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَیْتَ الزَّکٰوۃَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَیْتَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَعَبَدْتَ اللّٰہَ مُخْلِصًا حَتّٰی اَتٰکَ الْیَقِیْنُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اس کے بعد قبر مبارک کی طرف روانہ ہووے اور چھوٹے چھوٹے قدم رکھے تا کہ تجھے اس شخص

نے آنحضرت سے سوال کرنا شروع کیا اور وہ جناب ان کو جواب دیتے تھے اور وہ لوگ چلے جاتے تھے یہاں تک مجمع کم ہو گیا تو آنحضرت نے میری طرف اشارہ کیا تو میں آنجناب کے نزدیک ہو گیا فرمایا کیا تیری کوئی حاجت ہے میں نے کہا آپ پر قربان ہو جاؤں میں عبدالرحمن سیابہ کا بیٹا ہوں حضرت نے میرے باپ کے حالات پوچھے میں نے عرض کیا کہ وہ فوت ہو گئے ہیں (فتوجع و ترحم) یعنی حضرت محزون و غمگین ہوئے گویا کہ آپ کو کوئی درد عارض ہوا ہے اور فرمایا خدا اس پر رحمت کرے پھر پوچھا کیا کچھ ترکہ چھوڑ گیا تھا میں نے کہا کہ نہیں، فرمانے لگے پس تو کیسے حج پر آگیا ہے تو میں نے اس شخص کے آنے اور ہزار درہم دینے

جیسا ثواب ملے کہ جو اللہ کے راستے میں اپنے خون میں غلطان ہو اور جب قبر مبارک کے نزدیک پہنچے تو اپنے ہاتھوں کو قبر مبارک پر ملے اور یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ فِي اَرْضِهٖ وَسَمَائِهٖ اس کے بعد نماز پڑھنے لگ جائے اور ہر ایک رکعت جو تو اس حضرت کے پاس پڑھے گا تو اس کا ثواب ہزار حج اور عمرہ اور ہزار غلام کا آزاد کرنا اور ہزار دفعہ اللہ کے لئے پیغمبر مرسل کے ساتھ مل کر جہاد کرنے جتنا ملے گا۔ گیارہویں ابو سعید مدائنی سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں گیا اور پوچھا کہ میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو جاؤں تو آپ نے فرمایا ہاں فرزند رسول مقبول کی قبر کی زیارت کو جا اور جب آنحضرت کی زیارت کرے تو ہزار دفعہ آپ کے سر مبارک کی طرف امیر المومنین علیہ السلام کی تسبیح پڑھنا اور آپ کے پاؤں کی طرف ہزار دفعہ جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کی تسبیح پڑھنا اور اس کے بعد آپ کے نزدیک دو رکعت نماز بجا لائے کہ ان میں سورہ یٰسین اور سورہ الرحمٰن پڑھے اور اگر ایسا کرے تو تیرے لئے بہت بڑا ثواب ہو گا۔ میں نے عرض کی کہ میں آپ پر فدا ہو جاؤں مجھے جناب امیر المومنین علیہ السلام اور فاطمہ زہرا علیہا السلام کی تسبیح تعلیم فرمایئے کہ وہ کونسی ہے تو آپ نے فرمایا ہاں، ابو سعید، جناب امیر المومنین علیہ السلام کی تسبیح یہ ہے سُبْحَانَ الَّذِيْ لَا تَنْفَدُ خَزَائِنُهٗ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَا تَبِيْدُ مَعَالِمُهٗ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَا يَفْنٰى مَا عِنْدَهٗ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَا يُشْرِكُ اَحَدًا فِيْ حُكْمِهٖ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَا اضْمِحْلَالَ لِفَخْرِهٖ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَا انْقِطَاعَ لِمُدَّتِهٖ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ اور جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کی تسبیح یہ ہے سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ الْبَاذِخِ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزِّ الشَّامِخِ الْمُنِيْفِ سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ الْفَاخِرِ الْقَدِيْمِ سُبْحَانَ ذِي الْبَهْجَةِ وَالْجَمَالِ سُبْحَانَ مَنْ تَرَدّٰى بِالنُّوْرِ وَالْوَقَارِ سُبْحَانَ مَنْ يَرٰى اَثَرَ النَّمْلِ فِي الصَّفَا وَوَقْعَ الطَّيْرِ فِي الْهَوَاءِ بارہویں اپنی فریضہ اور نافلہ نمازوں کو امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کے نزدیک بجا لائے کیونکہ نماز وہاں پر قبول ہوتی ہے۔ سید بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ بہت کوشش کرنا کہ تجھ سے کوئی نماز فریضہ اور نافلہ حرم شریف میں پڑھنا فوت نہ ہو کیونکہ روایت میں ہے کہ واجب نماز کا جناب کے حرم میں ادا کرنا حج کے اور نافلہ کا ادا کرنا عمرہ کے برابر ہے۔ مؤلف کہتا ہے کہ مفضل کی روایت میں وہاں پر نماز کے ثواب کا زیادہ ہونا گذر چکا ہے

دنیا اور آخرت کی دعائیں

کا قصہ شروع کیا عبدالرحمٰن کہتا ہے کہ حضرت نے مجھے مہلت نہ دی کہ میں قصہ پورا نقل کروں اور فرمایا کہ تو جو حج پر آیا ہے اس مرد کے ہزار درہم کیا ہوئے میں نے عرض کیا کہ وہ مالک کو واپس کر دیئے ہیں۔ آپ نے فرمایا احسن پھر فرمایا کہ کیں تجھے میں وصیت نہ کروں میں نے عرض کیا کیوں نہیں فرمایئے فرمایا ہمیشہ بات کہنے میں سچ کہو اور امانت کو ادا کرو تاکہ اسی طرح لوگوں کے مال میں شریک ہو جائے اور آپ نے اپنی دو انگلیوں کو جمع کیا یعنی اگر تیری بات سچی ہوئی اور تو نے جھوٹ نہ بولا اور خلف وعدہ نہ کیا اور وقت وعدہ کہ جس کا تو نے طلبگار سے وعدہ کیا ہے اس کے مال کو

۴۱۰

معتبر روایت میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے اور دو رکعت یا چار رکعت نماز آنحضرت کے نزدیک بجالائے تو اس کے لئے حج اور عمرہ کا ثواب لکھا جائے گا اور جو کچھ اخبار سے معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ زیارت کی نماز یا اور کوئی نماز قبر مبارک کے پیچھے یا بالائے سر جہاں بھی پڑھے اچھا ہے اور اگر بالائے سر نماز کو پڑھنا چاہے تو اسے ذرہ وہاں پر پیچھے کی طرف ہٹ کر پڑھے تاکہ جناب امام حسین علیہ السلام کی اصل قبر مبارک کے محاذی اور مساوی نہ ہو کیونکہ اس صورت میں نماز باطل ہوتی ہے اور اکثر ہمارے زائرین کو اس مسئلہ کی خبر نہیں ہے) ابو حمزہ ثمالی کی روایت جو امام جعفر صادق علیہ السلام سے ہے اس میں ہے کہ دو رکعت نماز آنجناب کے بالا سر یوں پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ یٰسین اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ الرحمٰن پڑھے اور اگر چاہے تو قبر مبارک کے پیچھے بھی نماز پڑھے لیکن بالا سر اس کا پڑھنا بہتر ہے اور جب اس نماز سے فارغ ہوئے تو پھر جو نماز چاہے بجالائے لیکن ان دو رکعت نماز زیارت کو قبر مبارک کے نزدیک جس امام علیہ السلام کی زیارت کر رہا ہو بجالانے کے بغیر چارہ نہیں۔ ابن قولویہ رحمۃ اللہ علیہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ایک شخص کو فرمایا کہ اے فلاں جب تمہیں کوئی حاجت لاحق ہو تو جناب امام حسین علیہ السلام کی قبر کے نزدیک جا کر چار رکعت نماز بجالائے اور اس کے بعد اپنی وہ حاجت طلب کرے کیونکہ فریضہ نماز کا وہاں پڑھنا حج کے برابر ہے اور نافلہ کا پڑھنا عمرہ کے برابر ہے۔ تیرہویں جاننا چاہیئے کہ سب سے عمدہ اعمال حرم مطہر امام حسین علیہ السلام میں دعا کا کرنا ہے کیونکہ آپ کے قبہ مبارک کے نیچے دعا کا قبول ہونا ان چیزوں میں ہے جو امام حسین علیہ السلام کو شہادت کے عوض میں خداوند عالم نے انہیں مرحمت فرمایا ہے لہٰذا ہر زائر کو اسے غنیمت شمار کرنا چاہیئے اور بہت تضرع اور زاری اور توبہ اور انابہ وہاں کرے اور اپنی حاجات کو وہاں خداوند عالم کے سامنے پیش کرے اور اس مضمون پر مشتمل بہت کافی دعائیں وارد ہوتی ہیں اگر اختصار کا لحاظ نہ ہوتا تو ہم یہاں پر چند ایک دعائیں نقل کرتے لیکن سب سے بہتر صحیفہ کاملہ کی دعاؤں کا پڑھنا ہے کہ جو دعاؤں سے بہترین دعائیں ہیں اور ہم یہاں زیارت جامعہ کے بعد ایک دعا خاص پر نقل کریں گے جو ہر ایک امام

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

واپس کر دیا اور لوگوں کے مال کو نہ کھایا تو لوگوں سے جو چاہے گا وہ تجھے دیں گے پس تو لوگوں کے اموال میں شریک ہو جائے گا بسبب اس امانت اور صداقت کے جو تجھ میں ہے عبدالرحمٰن کہتا ہے کہ میں نے حضرت کی اس وصیت کو حفظ کیا یعنی اس کے مطابق عمل کیا اور اتنا مال مجھے ملا کہ جس سے تیس لاکھ درہم زکوٰۃ دی اور دوسری روایت میں ہے کہ یہ دعا حضرت علی بن الحسین علیہما السلام کی ہے کہ جس کے آخر میں آمین رب العالمین زیادہ ہے۔ اٹھائیسویں دعا ابن محبوب سے روایت ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے یہ دعا ایک شخص کو تعلیم فرمائی کہ وہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ

حرم امام حسینؑ کے اعمال

علیہ السلام کے حرم مبارک میں پڑھی جاتی ہے اور اس کا لحاظ کرتے ہوئے کہ یہاں پر دعا کا نہ ذکر کرنا ہی صادق نہ آئے ہم ایک مختصر دعا جو بعض زیارات کے ضمن میں نقل ہو چکی ہے ذکر کر دیتے ہیں اور اس دعا کو حرم مبارک میں ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر پڑھے اور وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ قَدْ تَرٰى مَكَانِيْ وَتَسْمَعُ كَلَامِيْ وَتَرٰى مَقَامِيْ وَتَضَرُّعِيْ وَمَلَاذِيْ بِقَبْرِ حُجَّتِكَ وَابْنِ نَبِيِّكَ وَقَدْ عَلِمْتَ يَا سَيِّدِيْ حَوَائِجِيْ وَلَا يَخْفٰى عَلَيْكَ حَالِيْ وَقَدْ تَوَجَّهْتُ اِلَيْكَ بِابْنِ رَسُوْلِكَ وَحُجَّتِكَ وَاَمِيْنِكَ وَقَدْ اَتَيْتُكَ مُتَقَرِّبًا بِهٖ اِلَيْكَ وَاِلٰى رَسُوْلِكَ فَاجْعَلْنِيْ بِهٖ عِنْدَكَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَاَعْطِنِيْ بِزِيَارَتِيْ اَمَلِيْ وَهَبْ لِيْ مُنَايَ وَتَفَضَّلْ عَلَيَّ بِشَهْوَتِيْ وَرَغْبَتِيْ وَاقْضِ لِيْ حَوَائِجِيْ وَلَا تَرُدَّنِيْ خَائِبًا وَلَا تَقْطَعْ رَجَائِيْ وَلَا تُخَيِّبْ دُعَائِيْ وَعَرِّفْنِي الْاِجَابَةَ فِيْ جَمِيْعِ مَا دَعَوْتُكَ مِنْ اَمْرِ الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ عِبَادِكَ الَّذِيْنَ صَرَفْتَ عَنْهُمُ الْبَلَايَا وَالْاَمْرَاضَ وَالْفِتَنَ وَالْاَعْرَاضَ مِنَ الَّذِيْنَ تُحْيِيْهِمْ فِيْ عَافِيَةٍ وَتُمِيْتُهُمْ فِيْ عَافِيَةٍ وَتُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ فِيْ عَافِيَةٍ وَتُجِيْرُهُمْ مِنَ النَّارِ فِيْ عَافِيَةٍ وَوَفِّقْ لِيْ بِمَنٍّ مِنْكَ صَلَاحَ مَا اُؤَمِّلُ فِيْ نَفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَوُلْدِيْ وَاِخْوَانِيْ وَمَالِيْ وَجَمِيْعِ مَا اَنْعَمْتَ بِهٖ عَلَيَّ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ چودھویں امام حسین علیہ السلام کے حرم مبارک کے اعمال میں سے ایک درود اور صلوات کا پڑھنا بھی ہے روایت میں ہے کہ پشت سر کندھے کے برابر کھڑے ہو کر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امام حسین علیہ السلام پر درود و صلوات پڑھے۔ سید ابن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے مصباح الزائرین میں آپ کیلئے ایک صلوات کا ذکر ایک زیارت کے ضمن میں کیا ہے اور وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلَى الْحُسَيْنِ الْمَظْلُوْمِ الشَّهِيْدِ قَتِيْلِ الْعَبَرَاتِ، وَاَسِيْرِ الْكُرُبَاتِ صَلٰوةً نَامِيَةً زَاكِيَةً مُبَارَكَةً يَصْعَدُ اَوَّلُهَا وَلَا يَنْفَدُ اٰخِرُهَا اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَوْلَادِ الْاَنْبِيَاۤءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْاِمَامِ الشَّهِيْدِ الْمَقْتُوْلِ الْمَظْلُوْمِ الْمَخْذُوْلِ وَالسَّيِّدِ الْقَائِدِ وَالْعَابِدِ الزَّاهِدِ الْوَصِيِّ الْخَلِيْفَةِ الْاِمَامِ الصِّدِّيْقِ الطُّهْرِ الطَّاهِرِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ وَالرَّضِيِّ الْمَرْضِيِّ وَالتَّقِيِّ الْهَادِي الْمَهْدِيِّ الزَّاهِدِ الذَّائِدِ الْمُجَاهِدِ الْعَالِمِ اِمَامِ الْهُدٰى سِبْطِ الرَّسُوْلِ وَقُرَّةِ عَيْنِ الْبَتُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ كَمَا عَمِلَ بِطَاعَتِكَ وَنَهٰى عَنْ مَعْصِيَتِكَ

دنیا اور آخرت کے اعمال

اَلَّتِيْ لَا اَنَالُ مِنْكَ اِلَّا بِرِضَاكَ وَالْخُرُوْجِ مِنْ جَمِيْعِ مَعَاصِيْكَ وَالدُّخُوْلَ فِيْ كُلِّ مَا يُرْضِيْكَ وَالنَّجَاةَ مِنْ كُلِّ وَرْطَةٍ وَالْمَخْرَجَ مِنْ كُلِّ كَبِيْرَةٍ اَتٰى بِهَا مِنِّيْ عَمْدٌ اَوْ زَلَّ بِهَا مِنِّيْ خَطَاٌ اَوْ خَطَرَ بِهَا عَلَيَّ خَطَرَاتُ الشَّيْطَانِ اَسْئَلُكَ خَوْفًا تُوْقِفُنِيْ بِهٖ عَلٰى حُدُوْدِ رِضَاكَ وَتَشْعَبُ بِهٖ عَنِّيْ كُلَّ شَهْوَةٍ خَطَرَ بِهَا هَوَايَ وَاسْتَزَلَّ بِهَا رَأْيِيْ لِيُجَاوِزَ حَدَّ حَلَالِكَ اَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ الْاَخْذَ بِاَحْسَنِ مَا تَعْلَمُ وَتَرْكَ سَيِّئِ كُلِّ مَا تَعْلَمُ اَوْ اُخْطِئُ مِنْ حَيْثُ لَا اَعْلَمُ اَوْ مِنْ حَيْثُ اَعْلَمُ اَسْئَلُكَ السَّعَةَ فِي الرِّزْقِ وَالزُّهْدَ فِي الْكَفَافِ وَالْمَخْرَجَ بِالْبَيَانِ

وَبَالَغَ فِي رِضْوَانِكَ وَأَقْبَلَ عَلَى إِيمَانِكَ غَيْرَ قَابِلٍ فِيكَ عُذْرًا سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَدْعُو الْعِبَادَ إِلَيْكَ وَيَدُلُّهُمْ عَلَيْكَ وَقَامَ بَيْنَ يَدَيْكَ يَهْدِمُ الْجَوْرَ بِالصَّوَابِ وَيُحْيِي السُّنَّةَ بِالْكِتَابِ فَعَاشَ فِي رِضْوَانِكَ مَكْدُودًا وَمَضَى عَلَى طَاعَتِكَ وَفِي أَوْلِيَائِكَ مَكْدُوحًا وَقَضَى إِلَيْكَ مَفْقُودًا لَمْ يَعْصِكَ فِي لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ بَلْ جَاهَدَ فِيكَ الْمُنَافِقِينَ وَالْكُفَّارَ اَللّٰهُمَّ فَاجْزِهِ خَيْرَ جَزَاءِ الصَّادِقِينَ الْأَبْرَارِ وَضَاعِفْ عَلَيْهِمُ الْعَذَابَ وَلِقَاتِلِيهِ الْعِقَابَ فَقَدْ قَاتَلَ كَرِيمًا وَقُتِلَ مَظْلُومًا وَمَضَى مَرْحُومًا يَقُولُ أَنَا ابْنُ رَسُولِ اللّٰهِ مُحَمَّدٍ وَابْنُ مَنْ زَكَّى وَعَبَدَ فَقَتَلُوهُ بِالْعَمْدِ الْمُعْتَمَدِ قَتَلُوهُ عَلَى الْإِيمَانِ وَأَطَاعُوا فِي قَتْلِهِ الشَّيْطَانَ وَلَمْ يُرَاقِبُوا فِيهِ الرَّحْمٰنَ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَى سَيِّدِي وَمَوْلَايَ صَلَاةً تَرْفَعُ بِهَا ذِكْرَهُ وَتُظْهِرُ بِهَا أَمْرَهُ وَتُعَجِّلُ بِهَا نَصْرَهُ وَاخْصُصْهُ بِأَفْضَلِ قِسَمِ الْفَضَائِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزِدْهُ شَرَفًا فِي أَعْلَى عِلِّيِّينَ وَبَلِّغْهُ أَعْلَى شَرَفِ الْمُكَرَّمِينَ وَارْفَعْهُ مِنْ شَرَفِ رَحْمَتِكَ فِي شَرَفِ الْمُقَرَّبِينَ فِي الرَّفِيعِ الْأَعْلَى وَبَلِّغْهُ الْوَسِيلَةَ وَالْمَنْزِلَةَ الْجَلِيلَةَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيلَةَ وَالْكَرَامَةَ الْجَزِيلَةَ اَللّٰهُمَّ فَاجْزِهِ عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَازَيْتَ إِمَامًا عَنْ رَعِيَّتِهِ وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِي وَمَوْلَايَ كُلَّمَا ذُكِرَ وَكُلَّمَا لَمْ يُذْكَرْ يَا سَيِّدِي وَمَوْلَايَ أَدْخِلْنِي فِي حِزْبِكَ وَزُمْرَتِكَ وَاسْتَوْهِبْنِي مِنْ رَبِّكَ وَرَبِّي فَإِنَّ لَكَ عِنْدَ اللّٰهِ جَاهًا وَقَدْرًا وَمَنْزِلَةً رَفِيعَةً إِنْ سَأَلْتَ أُعْطِيتَ وَإِنْ شَفَعْتَ شُفِّعْتَ اللّٰهَ اللّٰهَ فِي عَبْدِكَ وَمَوْلَاكَ لَا تُخَلِّنِي عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْأَهْوَالِ لِسُوءِ عَمَلِي وَقَبِيحِ فِعْلِي وَعَظِيمِ جُرْمِي فَإِنَّكَ أَمَلِي وَرَجَائِي وَثِقَتِي وَمُعْتَمَدِي وَوَسِيلَتِي إِلَى اللّٰهِ رَبِّي وَرَبِّكَ لَمْ يَتَوَسَّلِ الْمُتَوَسِّلُونَ إِلَى اللّٰهِ بِوَسِيلَةٍ هِيَ أَعْظَمُ حَقًّا وَلَا أَوْجَبُ حُرْمَةً وَلَا أَجَلُّ قَدْرًا عِنْدَهُ مِنْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ لَا خَلَّفَنِيَ اللّٰهُ عَنْكُمْ بِذُنُوبِي وَجَمَعَنِي وَإِيَّاكُمْ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ الَّتِي أَعَدَّهَا لَكُمْ وَلِأَوْلِيَائِكُمْ إِنَّهُ خَيْرُ الْغَافِرِينَ وَأَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ أَبْلِغْ سَيِّدِي وَمَوْلَايَ تَحِيَّةً كَثِيرَةً وَسَلَامًا وَارْدُدْ عَلَيْنَا مِنْهُ السَّلَامَ إِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيمٌ وَصَلِّ عَلَيْهِ كُلَّمَا ذُكِرَ السَّلَامُ وَكُلَّمَا لَمْ يُذْكَرْ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

مؤلف کہتا ہے کہ ہم نے اسے زیارت عاشورہ کے دن کے اعمال میں ذکر کیا ہے اور ائمہ علیہم السلام کے صلوات جو ہم آخر باب ص۵۵۰ پر نقل کریں گے ان میں ایک صلوات امام حسین علیہ السلام

مِنْ كُلِّ شُبْهَةٍ وَالصَّوَابَ فِي كُلِّ حُجَّةٍ وَالصِّدْقَ فِي جَمِيعِ الْمَوَاطِنِ وَإِنْصَافَ النَّاسِ مِنْ نَفْسِي فِيمَا عَلَيَّ وَلِي وَالتَّذَلُّلَ فِي إِعْطَاءِ النَّصَفِ مِنْ جَمِيعِ مَوَاطِنِ السَّخَطِ وَالرِّضَا وَتَرْكَ قَلِيلِ الْبَغْيِ وَكَثِيرِهِ فِي الْقَوْلِ مِنِّي وَالْفِعْلِ وَتَمَامَ نِعَمِكَ فِي جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ وَالشُّكْرَ لَكَ عَلَيْهَا لِكَيْ تَرْضَى وَبَعْدَ الرِّضَا وَأَسْأَلُكَ الْخِيَرَةَ فِي كُلِّ مَا يَكُونُ فِيهِ الْخِيَرَةُ بِمَيْسُورِ الْأُمُورِ كُلِّهَا لَا بِمَعْسُورِهَا يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ وَافْتَحْ لِي بَابَ الْأَمْرِ الَّذِي فِيهِ الْعَافِيَةُ وَالْفَرَجُ وَافْتَحْ لِي بَابَهُ وَيَسِّرْ لِي مَخْرَجَهُ وَمَنْ قَدَّرْتَ لَهُ عَلَيَّ

کیلئے نقل کریں گے اس کا پڑھنا بھی حرم مبارک میں ترک نہ کرے۔ پندرھویں اس روضہ مبارکہ کے اعمال میں سے دعائے مظلوم ہے جو ظالم کے ظلم کے دفع کرنے کے لئے اس روضہ مبارکہ میں پڑھی جاتی ہوتی ہے اور وہ دعا یوں ہے کہ شیخ الطائفہ رحمۃ اللہ علیہ نے مصباح متہجد میں جمعہ کے اعمال میں ذکر فرمایا ہے کہ مستحب ہے کہ دعائے مظلوم کو امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کے پاس پڑھا جائے اور وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعْتَزُّ بِدِیْنِكَ وَاُكْرِمُ بِهِدَایَتِكَ وَفُلَانٌ یُذِلُّنِیْ بِشَرِّهٖ وَیُهِیْنُنِیْ بِاَذِیَّتِهٖ وَیُعِیْبُنِیْ بِوِلَاءِ اَوْلِیَائِكَ وَیَبْهَتُنِیْ بِدَعْوَاهُ وَقَدْ جِئْتُ اِلٰی مَوْضِعِ الدُّعَاءِ وَضَمَانِكَ الْاِجَابَةَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَعْدِنِیْ عَلَیْهِ السَّاعَةَ السَّاعَةَ پھر اپنے آپ کو قبر مبارک پر ڈال دے اور یہ پڑھے مَوْلَایَ اِمَامِیْ مَظْلُوْمٌ اِسْتَعْدٰی عَلٰی ظَالِمِهٖ اَلنَّصْرَ اَلنَّصْرَ اور لفظ النصر کو ایک سانس تک بار بار پڑھتا رہے، سولہویں روضہ مبارکہ کے اعمال میں سے ایک وہ دعا ہے کہ جسے ابن فہد رحمۃ اللہ علیہ نے عدۃ الداعی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جسے خداوند عالم کے نزدیک کوئی حاجت ہو تو وہ امام حسین علیہ السلام کے سر مبارک کی طرف کھڑے ہو کر یہ کہے یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ تَشْهَدُ مَقَامِیْ وَتَسْمَعُ كَلَامِیْ وَاَنَّكَ حَیٌّ عِنْدَ رَبِّكَ تُرْزَقُ فَاسْئَلْ رَبَّكَ وَرَبِّیْ فِیْ قَضَاءِ حَوَائِجِیْ تو بتحقیق اس کی حاجت پوری ہو جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ سترھویں اس حرم مبارک کے اعمال میں سے ایک دو رکعت نماز کا سر مقدس کے پاس پڑھنا کہ جس میں سورہ الرحمٰن اور سورہ تبارک پڑھی جائے۔ سید بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے کہ جو شخص اس نماز کو پڑھے تو خداوند عالم اس کے لئے لیے پچیس[۲۵] حج مقبول لکھے گا جو اس نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بجا لائے ہوں۔ اٹھارھویں اس حرم مبارک کے اعمال میں سے ایک استخارہ کا کرنا ہے اور اس کی کیفیت جیسا کہ علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمائی ہے اور اصل روایت قرب الاسناد حمیری میں ہے۔ کہ انہوں نے کہا کہ بسند صحیح امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو بندہ کسی کام میں سو دفعہ خداوند عالم سے طلب خیر امام حسین علیہ السلام کے سرہانے کھڑے ہو کر کرے اور یہ بھی کہے وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ اور خداوند عالم کی بزرگی اور ثنا کو بجا لائے تو ضرور

دنیا اور آخرت کی دعائیں

مِقْدَارُ مَا مِنْ خَلْقِكَ
فَحُدْ عَنِّیْ بِسَمْعِهٖ وَ
بَصَرِهٖ وَلِسَانِهٖ
وَیَدِهٖ وَخُذْهُ عَنْ
یَمِیْنِهٖ وَعَنْ یَسَارِهٖ
وَمِنْ خَلْفِهٖ وَمِنْ قُدَّامِهٖ
وَامْنَعْهُ اَنْ یَصِلَ اِلَیَّ
بِسُوْءٍ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ
ثَنَاءُ وَجْهِكَ وَلَا اِلٰهَ
غَیْرُكَ اَنْتَ رَبِّیْ
وَاَنَا عَبْدُكَ اَللّٰهُمَّ
اَنْتَ رَجَائِیْ فِیْ كُلِّ
كُرْبَةٍ وَاَنْتَ ثِقَتِیْ
فِیْ كُلِّ شِدَّةٍ وَاَنْتَ
لِیْ فِیْ كُلِّ اَمْرٍ نَزَلَ بِیْ
ثِقَةٌ وَعُدَّةٌ فَكَمْ
مِنْ كَرْبٍ یَضْعُفُ
عَنْهُ الْفُؤَادُ وَتَقِلُّ فِیْهِ
الْحِیْلَةُ وَیَشْمَتُ بِهِ
الْعَدُوُّ وَتَعْیٰی فِیْهِ
الْاُمُوْرُ اَنْزَلْتُهُ بِكَ
وَشَكَوْتُهُ اِلَیْكَ
رَاغِبًا اِلَیْكَ فِیْهِ
عَمَّنْ سِوَاكَ قَدْ فَرَّجْتَهُ
وَكَفَیْتَهُ فَاَنْتَ

حرم امام حسینؑ کے اعمال

خداوند عالم جو اس شخص کے لئے بہتری ہوگی اس کے لئے اختیار کرے گا اور ایک روایت میں ہے کہ استخارہ یوں کرے کہ سو دفعہ یہ کہے اَسْتَخِيرُ اللّٰهَ بِرَحْمَتِهِ خِيَرَةً فِي عَافِيَةٍ انیسویں شیخ اجل اور کامل جناب ابوالقاسم جعفر بن قولویہ قمی رحمۃ اللہ علیہ نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا کہ جب امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے جائے تو سوائے خیر اور بھلائی کے کوئی کلام نہ کرے کیونکہ ہر رات اور دن ملائکہ حفظ ان فرشتوں کے پاس آتے ہیں جو حرم امام حسین علیہ السلام میں موجود رہتے ہیں اور ان سے مصافحہ کرتے ہیں لیکن جو ملائکہ حرم مبارک میں ہیں وہ ان کا جواب نہیں دیتے اس لئے نہیں دیتے کہ وہ بہت زیادہ رونے میں مشغول رہتے ہیں فقط زوال کے وقت اور صبح کے وقت وہ ملائکہ چپ ہوتے ہیں تو وہ ملائکہ حفظ اس وقت تک ان کا انتظار کرتے رہتے ہیں تاکہ وہ ان سے بات کر سکیں اور ان سے آسمانی امور کا سوال کر سکیں. لیکن ان دو وقتوں کے علاوہ حرم مبارک میں جو ملائکہ رہتے ہیں وہ سوائے رونے اور دعا کرنے کے اور کوئی بات نہیں کرتے. نیز آنحضرت علیہ السلام سے روایت ہے کہ خداوند عالم چار ہزار فرشتوں کو جو پریشان حال جیسے مصیبت زدہ لوگ ہوتے ہیں اور بال کھلے ہوئے معین کر رکھا ہے کہ وہ آنحضرت پر صبح سے لے کر ظہر تک گریہ و بکا کریں اور جب ظہر ہوتی ہے تو چار ہزار اور فرشتے بھیجے جاتے ہیں اور پہلے واپس چلے جاتے ہیں اور وہ دوسری صبح تک گریہ کرتے رہتے ہیں. اس قسم کے مضمون پر احادیث بہت زیادہ ہیں اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے حرم مبارک میں آنحضرت پر رونا بہت پسندیدہ ہے بلکہ اس لائق ہے کہ اس حرم مبارک کے اعمال میں سے آنحضرت پر رونا بھی شمار کیا جائے کیونکہ وہ مکان شیعوں کے لئے حزن اور ملال کا گھر اور مرثیہ پڑھنے کی جگہ ہے. ایک حدیث جو صفوان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ ملائکہ کا خداوند عالم کی درگاہ میں تضرع حقیقت میں جناب امیر المومنین علی علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں پر لعنت کا کرنا ہے اور اسی طرح جنات کا نوحہ کرنا اور ملائکہ ضریح امام حسین علیہ السلام کے ارد گرد گریہ کرنا آپ کے قاتلوں پر لعنت کا کرنا ہے اور ان کا زیادہ غمگین رہنا اتنا زیادہ ہے کہ اگر کسی کو اس کا

وَلِيَّ كُلِّ نِعْمَةٍ وَصَاحِبَ
كُلِّ حَاجَةٍ وَمُنْتَهَى
كُلِّ رَغْبَةٍ فَلَكَ
الْحَمْدُ كَثِيرًا وَلَكَ
الْمَنُّ فَاضِلًا انیسویں دعا
بسند معتبر روایت ہے
کہ حضرت صادق علیہ السلام
نے یہ دعا ابو بصیر کو سکھلائی
کہ وہ پڑھے اَللّٰهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ قَوْلَ التَّوَّابِينَ
وَعَمَلَهُمْ وَنُورَ الْأَنْبِيَاءِ
وَصِدْقَهُمْ وَنَجَاةَ
الْمُجَاهِدِينَ وَثَوَابَهُمْ
وَشُكْرَ الْمُصْطَفَيْنَ
وَنَصِيحَتَهُمْ وَعَمَلَ
الذَّاكِرِينَ وَيَقِينَهُمْ
وَإِيمَانَ الْعُلَمَاءِ
وَفِقْهَهُمْ وَتَعَبُّدَ
الْخَاشِعِينَ وَتَوَاضُعَهُمْ
وَحُكْمَ الْفُقَهَاءِ
وَسِيرَتَهُمْ وَخَشْيَةَ
الْمُتَّقِينَ وَرَغْبَتَهُمْ
وَتَصْدِيقَ الْمُؤْمِنِينَ
وَتَوَكُّلَهُمْ وَرَجَاءَ
الْمُحْسِنِينَ وَبِرَّهُمْ

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ ثَوَابَ
الشَّاكِرِيْنَ وَمَنْزِلَةَ
الْمُقَرَّبِيْنَ وَمُرَافَقَةَ
النَّبِيِّيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُکَ خَوْفَ الْعَامِلِيْنَ
لَکَ وَعَمَلَ الْخَائِفِيْنَ
مِنْکَ وَخُشُوْعَ الْعَابِدِيْنَ
لَکَ وَيَقِيْنَ الْمُتَوَكِّلِيْنَ
عَلَيْکَ وَتَوَكُّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ
بِکَ اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ بِحَاجَتِیْ
عَالِمٌ غَيْرُ مُعَلَّمٍ وَاَنْتَ
لَهَا وَاسِعٌ غَيْرُ مُتَكَلِّفٍ
وَاَنْتَ الَّذِیْ لَا يُحْفِيْکَ
سَائِلٌ وَلَا يَنْقُصُکَ
نَائِلٌ وَلَا يَبْلُغُ مِدْحَتَکَ
قَوْلُ قَائِلٍ اَنْتَ كَمَا
تَقُوْلُ وَفَوْقَ مَا نَقُوْلُ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِیْ فَرَجًا
قَرِيْبًا وَاَجْرًا عَظِيْمًا وَ
سِتْرًا جَمِيْلًا اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ
تَعْلَمُ اَنِّیْ عَلٰی ظُلْمِیْ
لِنَفْسِیْ وَاِسْرَافِیْ عَلَيْهَا
لَمْ اَتَّخِذْ لَکَ ضِدًّا
وَلَا نِدًّا وَلَا صَاحِبَةً
وَلَا وَلَدًا يَا مَنْ لَا تُغَلِّطُهُ

پتہ چل جائے تو وہ کھانا پینا اور سونا چھوڑ دے عبد اللہ بن حماد کی روایت میں ہے کہ ان سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ کوفہ اور غیر کوفہ کے مرد اور عورتیں پندرہ شعبان کو امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کے پاس آتے ہیں اور ان میں سے بعض قرآن پڑھتے ہیں اور بعض امام حسین علیہ السلام کی مصیبتوں کو ذکر کرتے ہیں اور نوحہ اور مرثیہ آنحضرت پر پڑھتے ہیں کیا یہ درست ہے۔ تو میں نے عرض کی کہ میں آپ پر قربان ہو جاؤں یہ درست ہے اور میں نے خود بھی ان میں سے بعض چیزوں کو دیکھا ہے۔ تو آپنے فرمایا حمد ہے خداوند عالم کی ذات کی کہ جس نے لوگوں میں ایسے لوگ قرار دیئے ہیں جو ہمارے پاس آتے ہیں اور ہماری تعریف کرتے ہیں اور ہم پر مرثیہ خوانی کرتے ہیں اور ہمارے دشمن ان پر طعن وتشنیع کرتے ہیں اور ان کے اس کام کو برا کہتے ہیں اور انہیں ڈراتے دھمکاتے ہیں۔ اور اسی حدیث کی ابتداء میں ہے کہ ایسے لوگ بھی ہیں جو آنحضرت کی زیارت کو جاتے ہیں اور اس پر گریہ کرتے ہیں اور جو شخص آنحضرت کی زیارت کو نہیں جاتا تو ان کی مصیبتوں پر غمناک ہوتا ہے اور جب آنحضرت کو یاد کرتا ہے تو آنحضرت پر ترحم کرتا ہے اور جب وہ ان کے فرزند کی قبر مبارک کی طرف جو ان کے پاؤں مبارک کی طرف ہے نگاہ کرتا ہے جو ایک بیابان میں بے یار و مددگار پڑا ہے اور ان کے حق کو لوگوں نے غصب کیا ہے اور چند کافر اور مرتد لوگوں نے آپس میں مل کر انہیں شہید کر دیا اور دفن بھی نہیں کیا اور فرات کے پانی سے انہیں منع کیا حالانکہ اس سے حیوانات بھی سیراب ہو رہے تھے اور انہوں نے ان کے حق کو ضائع کیا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق اور وصیت کو جو آنحضرت نے اپنے اہل بیت علیہم السلام کے لئے کی تھی ضائع کیا (یعنی ایسے لوگ موجود ہیں جو ان کے ان حقوق کو پہچانتے ہیں) نیز ابن قولویہ رحمۃ اللہ علیہ نے حارث اعور سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے ماں اور باپ امام حسین علیہ السلام پر جو کوفہ کی پشت پر شہید ہوں گے اور قربان ہو جائیں۔ قسم بخدا گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ بیابان کے حیوانات اس کی قبر کے اطراف میں جمع ہو کر اس پر رو رہے ہیں۔ جب حیوانات کا یہ حال ہے تو تمہیں ان پر ظلم کرنے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ بیسویں سید بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مستحب ہے کہ جب انسان آپکی

زیارت سے فارغ ہو جائے اور آنحضرت کی ضریح کے ساتھ مس کرے اور چاہے کہ حرم مبارک سے باہر آئے تو وہ یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صِفْوَةَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَالِصَةَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَتِيلَ الظَّمَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا غَرِيبَ الْغُرَبَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ سَلَامَ مُوَدِّعٍ لَا سَئِمٍ وَلَا قَالٍ فَاِنْ اَمْضِ فَلَا عَنْ مَلَالَةٍ وَاِنْ اُقِمْ فَلَا عَنْ سُوْءِ ظَنٍّ بِمَا وَعَدَ اللهُ الصَّابِرِيْنَ لَا جَعَلَهُ اللهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّيْ لِزِيَارَتِكَ وَرَزَقَنِيَ اللهُ الْعَوْدَ اِلٰى مَشْهَدِكَ وَالْمَقَامَ بِفِنَائِكَ وَالْقِيَامَ فِيْ حَرَمِكَ وَاِيَّاهُ اَسْئَلُ اَنْ يُسْعِدَنِيْ بِكُمْ وَيَجْعَلَنِيْ مَعَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

تیسرا مقصد

امام حسینؑ اور حضرت عباسؑ کی زیارت کی کیفیت میں ہے

واضح رہے کہ امام حسین علیہ السلام کی زیارات جو نقل ہوئی ہیں دو قسم کی ہیں پہلی مطلقہ یعنی جو کسی خاص وقت کے ساتھ مختص نہیں بلکہ جس وقت چاہئیے انہیں انسان پڑھ سکتا ہے دوسری مخصوصہ یعنی جسے ایک خاص وقت میں پڑھا جاتا ہے۔

پہلا مطلب امام حسینؑ کی زیارات مطلقہ میں ہے

یہ بہت کافی زیارتیں ہیں ہم یہاں پر چند ایک کو ذکر کرتے ہیں۔

پہلی زیارت

شیخ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے کافی میں حسین ابن ثویر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں اور یونس ابن ظبیان اور مفضل بن عمر ابو سلمہ سراج امام جعفر صادقؑ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے درمیان اور یونس کے درمیان کہ جن کی عمر ہم سب سے زیادہ تھی بات ہو رہی تھی۔ اس نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ میں آپ پر قربان ہو جاؤں کہ میں کبھی اولادِ عباس کی مجلس میں چلا جاتا ہوں تو مجھے اس وقت کیا پڑھنا

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

اَلْمَسَائِلُ وَيَا مَنْ لَا يَشْغَلُهُ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ وَلَا سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ وَلَا بَصَرٌ عَنْ بَصَرٍ وَلَا يُبْرِمُهُ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُفَرِّجَ عَنِّيْ فِيْ سَاعَتِيْ هٰذِهٖ مِنْ حَيْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَيْثُ لَا اَحْتَسِبُ اِنَّكَ تُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ يَا مَنْ قَلَّ شُكْرِيْ لَهٗ فَلَمْ يَحْرِمْنِيْ وَعَظُمَتْ خَطِيْئَتِيْ فَلَمْ يَفْضَحْنِيْ وَرَاٰنِيْ عَلَى الْمَعَاصِيْ فَلَمْ يَجْبَهْنِيْ وَخَلَقَنِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَنِيْ لَهٗ فَصَنَعْتُ غَيْرَ الَّذِيْ خَلَقَنِيْ لَهٗ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى اَنْتَ يَا سَيِّدِيْ وَبِئْسَ الْعَبْدُ اَنَا وَجَدْتَنِيْ وَنِعْمَ الطَّالِبُ اَنْتَ رَبِّيْ وَبِئْسَ الْمَطْلُوْبُ اَلْفَيْتَنِيْ عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ

چاہیئے تو آپ نے فرمایا کہ جب ان کے پاس جائے اور ہمیں یاد کرے تو یہ کہا کرے اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الرَّخَاءَ وَالسُّرُوْرَ تاکہ وہ ثواب جو تو چاہے ہماری رجعت کے وقت پالے۔ اس نے کہا کہ میں نے عرض کی کہ آپ پر فدا ہو جاؤں میں بہت امام حسین علیہ السلام کو یاد کرتا ہوں تو اس وقت مجھے کیا پڑھنا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا اس وقت تین دفعہ یہ پڑھا کر کیونکہ آنحضرت پر نزدیک اور دور سے سلام پہنچ جاتا ہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِاللّٰہِ پھر آپ نے فرمایا کہ جس زمانے میں امام حسین علیہ السلام شہید کئے گئے تو آنحضرت پر سات آسمانوں اور سات زمینوں اور ہر اس چیز نے جو ان میں ہے اور ہر وہ چیز جو ان کے درمیان ہے اور جو چیزیں بہشت میں ہیں یا آگ میں خداوند عالم کی مخلوق ہے سب نے گریہ و بکا کیا صرف تین چیزوں نے آنحضرت پر گریہ نہیں کیا۔ میں نے عرض کی کہ آپ پر قربان ہو جاؤں۔ وہ تین چیزیں کون ہیں تو آپ نے فرمایا وہ بصرہ اور دمشق اور آل عثمان ہے۔ میں نے کہا کہ میں آپ پر فدا ہو جاؤں۔ میں آنحضرت کی زیارت کو جانا چاہتا ہوں۔ کیا کہوں اور کیا کروں۔ آپ نے فرمایا کہ جب آنحضرت کی زیارت کو جائے تو پہلے فرات کے کنارے غسل بجا لائے اور اس کے بعد پاکیزہ لباس پہنے اور ننگے پاؤں حرم مبارک کی طرف روانہ ہو جائے کیونکہ تو اللہ کے اور اس کے رسول کے حرم میں سے ایک حرم کی طرف جا رہا ہے اور راستہ چلنے کے وقت یہ زیادہ پڑھتا جائے اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور ہر وہ ذکر کہ جس میں اللہ کی بزرگی اور بڑھائی موجود ہو پڑھے اور محمد و آل محمد پر درود پڑھتا جائے یہاں تک کہ آنحضرت کے حرم مبارک کے دروازے پر پہنچ جائے اور اس وقت یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ وَابْنَ حُجَّتِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مَلٰٓئِکَۃَ اللّٰہِ وَزُوَّارَ قَبْرِ ابْنِ نَبِیِّ اللّٰہِ اس کے بعد دس قدم چل کر پھر ٹھہر جائے اور تیس دفعہ یہ کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ پھر قبر مبارک کی طرف جائے اور اپنے چہرے کو جناب امام حسین علیہ السلام کے چہرے والی طرف کرکے قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے نزدیک کھڑے ہو کر (بعد از نیت) یہ زیارت پڑھے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ وَابْنَ حُجَّتِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا قَتِیْلَ اللّٰہِ وَابْنَ قَتِیْلِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَارَ اللّٰہِ وَ ابْنَ ثَارِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وِتْرَ اللّٰہِ الْمَوْتُوْرَ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَشْھَدُ اَنَّ دَمَکَ

دُنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

اَبْنُ اَمَتِکَ بَیْنَ یَدَیْکَ مَا شِئْتَ صَنَعْتَ بِیْ اَللّٰھُمَّ ھَدَاَتِ الْاَصْوَاتُ وَسَکَنَتِ الْحَرَکَاتُ وَخَلَا کُلُّ حَبِیْبٍ بِحَبِیْبِہٖ وَخَلَوْتُ بِکَ اَنْتَ الْمَحْبُوْبُ اِلَیَّ فَاجْعَلْ خَلْوَتِیْ مِنْکَ اللَّیْلَۃَ الْعِتْقَ مِنَ النَّارِ یَا مَنْ لَیْسَتْ لِعَالِمٍ فَوْقَہٗ صِفَۃٌ یَا مَنْ لَیْسَ لِمَخْلُوْقٍ دُوْنَہٗ مَنْعَۃٌ یَا اَوَّلُ قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ وَیَا اٰخِرُ بَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ یَا مَنْ لَیْسَ لَہٗ عُنْصُرٌ وَیَا مَنْ لَیْسَ لِاٰخِرِہٖ فَنَاءٌ وَیَا اَکْمَلَ مَنْعُوْتٍ وَیَا اَسْمَحَ الْمُعْطِیْنَ وَیَا مَنْ یَفْقَہُ بِکُلِّ لُغَۃٍ یُدْعٰی بِھَا وَیَا مَنْ عَفْوُہٗ قَدِیْمٌ وَبَطْشُہٗ شَدِیْدٌ وَمُلْکُہٗ مُسْتَقِیْمٌ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ شَافَھْتَ

سَكَنَ فِي الْخُلْدِ وَاقْشَعَرَّتْ لَهُ أَظِلَّةُ الْعَرْشِ وَبَكَى لَهُ جَمِيعُ الْخَلَائِقِ وَبَكَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ
السَّبْعُ وَالْأَرَضُونَ السَّبْعُ وَمَا فِيهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَمَنْ يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ وَالنَّارِ مِنْ خَلْقِ
رَبِّنَا وَمَا يُرٰى وَمَا لَا يُرٰى أَشْهَدُ أَنَّكَ حُجَّةُ اللّٰهِ وَابْنُ حُجَّتِهِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَتِيلُ اللّٰهِ وَابْنُ قَتِيلِهِ
وَأَشْهَدُ أَنَّكَ ثَارُ اللّٰهِ وَابْنُ ثَارِهِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ وِتْرُ اللّٰهِ الْمَوْتُورُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ
أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَنَصَحْتَ وَوَفَيْتَ وَأَوْفَيْتَ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَمَضَيْتَ لِلَّذِي كُنْتَ عَلَيْهِ
شَهِيدًا وَمُسْتَشْهِدًا وَشَاهِدًا وَمَشْهُودًا أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَمَوْلَاكَ وَفِي طَاعَتِكَ وَالْوَافِدُ إِلَيْكَ أَلْتَمِسُ
كَمَالَ الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ اللّٰهِ وَثَبَاتَ الْقَدَمِ فِي الْهِجْرَةِ إِلَيْكَ وَالسَّبِيلَ الَّذِي لَا يَخْتَلِجُ دُونَكَ
مِنَ الدُّخُولِ فِي كِفَالَتِكَ الَّتِي أُمِرْتَ بِهَا مَنْ أَرَادَ اللّٰهَ بَدَأَ بِكُمْ بِكُمْ يُبَيِّنُ اللّٰهُ الْكَذِبَ
وَبِكُمْ يُبَاعِدُ اللّٰهُ الزَّمَانَ الْكَلِبَ وَبِكُمْ فَتَحَ اللّٰهُ وَبِكُمْ يَخْتِمُ اللّٰهُ وَبِكُمْ يَمْحُو مَا يَشَاءُ
وَيُثْبِتُ وَبِكُمْ يَفُكُّ الذُّلَّ مِنْ رِقَابِنَا وَبِكُمْ يُدْرِكُ اللّٰهُ تِرَةَ كُلِّ مُؤْمِنٍ يُطْلَبُ بِهَا وَبِكُمْ
تُنْبِتُ الْأَرْضُ أَشْجَارَهَا وَبِكُمْ تُخْرِجُ الْأَرْضُ ثِمَارَهَا وَبِكُمْ تُنْزِلُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا وَرِزْقَهَا
وَبِكُمْ يَكْشِفُ اللّٰهُ الْكَرْبَ وَبِكُمْ يُنَزِّلُ اللّٰهُ الْغَيْثَ وَبِكُمْ تَسِيخُ الْأَرْضُ الَّتِي تَحْمِلُ
أَبْدَانَكُمْ وَتَسْتَقِرُّ جِبَالُهَا عَنْ مَرَاسِيهَا إِرَادَةُ الرَّبِّ فِي مَقَادِيرِ أُمُورِهِ تَهْبِطُ إِلَيْكُمْ وَتَصْدُرُ
مِنْ بُيُوتِكُمْ وَالصَّادِرُ عَمَّا فُصِّلَ مِنْ أَحْكَامِ الْعِبَادِ لُعِنَتْ أُمَّةٌ قَتَلَتْكُمْ وَأُمَّةٌ خَالَفَتْكُمْ
وَأُمَّةٌ جَحَدَتْ وِلَايَتَكُمْ وَأُمَّةٌ ظَاهَرَتْ عَلَيْكُمْ وَأُمَّةٌ شَهِدَتْ وَلَمْ تُسْتَشْهَدْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي
جَعَلَ النَّارَ مَأْوٰهُمْ وَبِئْسَ وِرْدُ الْوَارِدِينَ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
اور پھر تین دفعہ یہ پڑھے وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ پھر تین دفعہ یہ پڑھے أَنَا إِلَى اللّٰهِ مِمَّنْ
خَالَفَكَ بَرِيءٌ اس کے بعد آپ کے فرزند علی بن الحسین کی قبر مبارک کی طرف جو امام حسین علیہ السلام
کے پائنتی طرف ہے جائے اور یہ زیارت پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا ابْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ خَدِيجَةَ
وَفَاطِمَةَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَكَ اس آخری فقرے کو تین دفعہ کہے اور تین دفعہ یہ
بھی کہے أَنَا إِلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ بَرِيءٌ پھر اس کے بعد شہداء کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے

بِحَقِّ مُوسٰى يَا اَللّٰهُ يَا
رَحْمٰنُ يَا رَحِيمُ يَا
لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ اَللّٰهُمَّ
أَنْتَ الصَّمَدُ أَسْأَلُكَ
أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُدْخِلَنِي
الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ

تیسری دعا یونس سے
روایت ہے کہ میں نے
امام رضا علیہ السلام کی خدمت
میں عرض کیا کہ ایک چھوٹی
سی دعا تعلیم فرمائیں
تو آپ نے فرمایا کہ
یہ کہو يَا مَنْ دَلَّنِي عَلٰى
نَفْسِهِ وَذَلَّلَ قَلْبِي
بِتَصْدِيقِهِ أَسْأَلُكَ
الْأَمْنَ وَالْإِيمَانَ

بابِ پنجم

ان بعض احراز اور مختصر
دعاؤں کے بیان میں ہے
کہ جن کو کتاب مہج الدعوات
اور مجتنیٰ سے منتخب کیا
گیا ہے اور یہ دونوں
کتابیں رضی الدین سید

گنج شہداء میں اُن کی یوں زیارت پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ فُزْتُمْ وَاللّٰهِ فُزْتُمْ وَاللّٰهِ فُزْتُمْ وَاللّٰهِ فَلَیْتَ اِنِّیْ مَعَکُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزاً عَظِیْماً اس کے بعد امام حسین علیہ السلام کی قبر کے اس طرف کھڑے ہو کہ قبر مبارک تیرے سامنے ہو اور چھ رکعت نماز زیارت ادا کرے (یعنی دو رکعت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی اور دو رکعت حضرت علی اکبر علیہ السلام کی زیارت اور دو رکعت نماز شہداء رضوان اللہ علیہم کی زیارت کی ادا کرے) اور اور جب یہ پڑھ چکے تو تیری زیارت پوری ہو جائے گی پھر جو چاہے کرے اور اگر چاہے تو واپس لوٹ آئے۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب الاحکام میں اور صدوق علیہ الرحمۃ نے من لا یحضرہ الفقیہ میں بھی اس زیارت سابقہ کو نقل کیا ہے۔ شیخ صدوق رہ نے فرمایا ہے کہ میں نے مقتل اور زیارتوں کی کتابوں میں مختلف زیارتیں نقل کی ہیں لیکن اس مقام پر اس زیارت کو اس واسطے اختیار کیا ہے کہ یہ سند کے لحاظ سے میرے نزدیک سب زیارتوں سے زیادہ صحیح ہے اور مجھے یہی کافی اور وافی ہے

دوسری زیارت

شیخ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے امام علی نقی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کے پاس یہ زیارت پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّةَ اللّٰهِ فِیْ اَرْضِهٖ وَشَاهِدَهٗ عَلٰی خَلْقِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ اَشْهَدُ اَنَّکَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَیْتَ الزَّکٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَیْتَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَجَاهَدْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی اَتٰکَ الْیَقِیْنُ فَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ حَیًّا وَّمَیِّتًا پھر قبر پر اپنے داہیں چہرے کو رکھے اور یہ پڑھے اَشْهَدُ اَنَّکَ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّکَ جِئْتُ مُقِرًّا بِالذُّنُوْبِ لِتَشْفَعَ لِیْ عِنْدَ رَبِّکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اس کے بعد ائمہ علیہم السلام کو نام بنام یاد کرکے یہ کہے اَشْهَدُ اَنَّکُمْ حُجَجُ اللّٰهِ پھر یہ کہے اُکْتُبْ لِیْ عِنْدَکَ مِیْثَاقًا وَّعَهْدًا اَنِّیْ اَتَیْتُکَ اُجَدِّدُ الْمِیْثَاقَ فَاشْهَدْ لِیْ عِنْدَ

حرز اور دعائیں

ابن طاؤس قدس سرہ کی تصنیفات میں سے ہیں اور وہ چند چیزیں ہیں پہلی دعا حضرت امام موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ جب بھی تجھے کوئی امر دشوار پیش آئے تو یہ کہہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُنْجِیَنِیْ مِنْ هٰذَا الْغَمِّ دوسری دعا حرز حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام ہے اور وہ یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ فَاَغِثْنِیْ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ اَبَدًا وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّهٗ

رَبِّكَ اِنَّكَ اَنْتَ الشَّاهِدُ

تیسری زیارت جو مختصر ہے

اسے سید بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے مزار میں نقل کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس کی بہت کافی فضیلت ہے، جابر جعفی رحمۃ اللہ علیہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا، کہ اے جابر، تیرے اور امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کے درمیان کتنا فاصلہ ہے، میں نے عرض کی کہ ایک دن سے کچھ زیادہ کا فاصلہ ہے۔ آپ نے فرمایا کیا امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو جایا کرتا ہے تو میں نے عرض کی، ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ تجھے بشارت اس کے ثواب کی نہ دوں۔ میں نے کہا، ہاں، میں آپ پر فدا ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا کہ بتحقیق جو مرد تم میں سے امام حسین علیہ السلام کی زیارت جانے کے لئے تیار ہوتا ہے تو آسمان میں فرشتے ایک دوسرے کو خوش خبری دیتے ہیں اور جب اپنے گھر سے باہر پیادہ یا سوار روانہ ہوتا ہے تو خداوند عالم ہزار فرشتے اس پر موکل کرتا جو اس کے لئے طلب رحمت امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک پہنچنے تک کرتے ہیں، پھر آپ نے فرمایا۔ جب امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کے پاس پہنچ جائے تو روضہ اقدس کے دروازے پر کھڑے ہو کر یہ پڑھے تاکہ تیرے لئے ہر کلمہ کے مقابل میں اللہ تعالیٰ رحمت بھیجے۔ میں نے عرض کی، کہ وہ کون سے کلمات ہیں تو آپ نے فرمایا یہ کلمات ہیں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اٰدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوْسٰى كَلِيْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيْسٰى رُوْحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ رُسُلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَخَيْرِ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الْحَسَنِ الرَّضِيِّ الطَّاهِرِ الرَّاضِيِ الْمَرْضِيِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ الْاَكْبَرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَصِيُّ الْبَرُّ التَّقِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِيْ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ وَاَنَاخَتْ بِرَحْلِكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْحَافِّيْنَ بِكَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ

حرز اور دعائیں

تیسری دعا حرز حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ سَدَدْتُ اَفْوَاهَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّيَاطِيْنِ وَالسَّحَرَةِ وَالْاَبَالِسَةِ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالسَّلَاطِيْنِ وَمَنْ يَلُوْذُ بِهِمْ بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْاَعَزِّ وَبِاللّٰهِ الْكَبِيْرِ الْاَكْبَرِ بِسْمِ اللّٰهِ الظَّاهِرِ الْبَاطِنِ الْمَكْنُوْنِ الْمَخْزُوْنِ الَّذِيْ اَقَامَ بِهِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا وَخَشَعَتِ

وَجَاهَدْتَ الْمُلْحِدِيْنَ وَعَبَدْتَ اللّٰهَ حَتّٰى اَتٰيكَ الْيَقِيْنُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
اس کے بعد قبر مطہر کی طرف روانہ ہو اور تجھے ہر قدم پر جو تو رکھے یا اٹھائے اللہ کی راہ میں شہید جو اپنے خون میں لوٹ رہا ہو گا ثواب ملے گا اور جب قبر کے نزدیک پہنچے تو ٹھہر جائے اور اپنے ہاتھ کو قبر مبارک پر مل کر یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ اس کے بعد نماز پڑھے اور تجھے ہر رکعت کے عوض جو تو آنحضرت کے قریب بجالائے اس شخص کا ثواب ملیگا جو ہزار حج اور ہزار عمرہ بجالا چکے اور ہزار غلام آزاد کرے اور ہزار دفعہ کسی پیغمبر مرسل کے ساتھ ٹھہرے (یعنی جہاد وغیرہ کرے) یہ روایت معمولی تفاوت کے ساتھ مفضل بن عمر والی روایت میں تقریباً گذر چکی ہے چوتھی زیارت معاویہ بن عمار سے منقول ہے کہ اس نے امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں عرض کی کہ میں جب امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو جاؤں تو کیا وہاں پڑھوں تو آپ نے فرمایا کہ وہاں یہ زیارت پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ شَرِكَ فِيْ دَمِكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ بَلَغَهٗ ذٰلِكَ فَرَضِيَ بِهٖ اَنَا اِلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ بَرِيْءٌ **پانچویں زیارت** معتبر سند سے منقول ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ابراہیم بن ابی البلاد سے فرمایا کہ جب تو امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو جاتا ہے تو کیا کہتا ہے تو اس نے کہا کہ میں یہ کہتا ہوں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَدَعَوْتَ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَاَشْهَدُ اَنَّ الَّذِيْنَ سَفَكُوْا دَمَكَ وَاسْتَحَلُّوْا حُرْمَتَكَ مَلْعُوْنُوْنَ مُعَذَّبُوْنَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ تو آپ نے فرمایا ہاں یہ ٹھیک ہے **چھٹی زیارت** امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ آپ نے عمار ساباطی سے فرمایا کہ جب امام حسینؑ کی قبر مبارک کے پاس پہنچے تو یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ يَا مَنْ رِضَاهُ مِنْ رِضَى الرَّحْمٰنِ وَسَخَطُهٗ مِنْ سَخَطِ الرَّحْمٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

تعویذات و دعائیں

اَلْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا اَيْدِيْهِمْ فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ
چوتھی دعا حرز امام جعفر صادقؑ

زیارت مطلقہ امام حسین ؑ

اَمِینَ اللہِ وَحُجَّۃَ اللہِ وَبَابَ اللہِ وَالدَّلِیلَ عَلَی اللہِ وَالدَّاعِیَ اِلَی اللہِ اَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ حَلَّلْتَ حَلَالَ اللہِ وَحَرَّمْتَ حَرَامَ اللہِ وَاَقَمْتَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَیْتَ الزَّکٰوۃَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَھَیْتَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَدَعَوْتَ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ وَمَنْ قُتِلَ مَعَکَ شُھَدَاۗءُ اَحْیَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّکُمْ تُرْزَقُوْنَ وَاَشْھَدُ اَنَّ قَاتِلَکَ فِی النَّارِ اَدِیْنُ اللہَ بِالْبَرَاۗئَۃِ مِمَّنْ قَتَلَکَ وَمِمَّنْ قَاتَلَکَ وَشَایَعَ عَلَیْکَ وَمِمَّنْ جَمَعَ عَلَیْکَ وَمِمَّنْ سَمِعَ صَوْتَکَ وَلَمْ یُعِنْکَ یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَکُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا مؤلف کہتا ہے کہ یہ سابقہ تینوں زیارتیں

مزار ابن قولویہ سے نقل کی گئی ہیں ساتویں زیارت شیخ نے مصباح میں صفوان جمال سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے امام حسینؑ کی زیارت جانے کی اجازت طلب کی اور یہ بھی خواہش ظاہر کی کہ آپ مجھے آداب زیارت اور اس کا دستور بھی ارشاد فرمایئے۔ تو آپ نے فرمایا۔ اے صفوان تین دن چلنے سے پہلے روزہ رکھے اور تیسرے دن غسل کرے اور پھر اپنے اہل وعیال کو اکٹھا کرکے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُکَ الخ اور جب فرات کے پاس پہنچے تو وہاں سے غسل کرے کیونکہ میرے والد نے اپنے والد بزرگوار اور انہوں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خبر دی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میرا بیٹا حسینؑ۔ میرے بعد فرات کے کنارے شہید کر دیا جائے گا پس جو شخص ان کی زیارت کرے اور فرات سے غسل کرے تو اس کے گناہ اس طرح گر جائیں گے جس طرح کے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اور جب وہاں غسل کر رہا ہو تو غسل کے درمیان یہ بھی پڑھے بِسْمِ اللہِ وَبِاللہِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ نُوْرًا وَطَھُوْرًا وَحِرْزًا وَشِفَاۗءً مِّنْ کُلِّ دَاۗءٍ وَسُقْمٍ وَاٰفَۃٍ وَعَاھَۃٍ اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ بِہٖ قَلْبِیْ وَاشْرَحْ بِہٖ صَدْرِیْ وَسَھِّلْ لِیْ بِہٖ اَمْرِیْ اور جب غسل سے فارغ ہوئے تو پاکیزہ لباس پہنے اور نہر کے باہر دو رکعت نماز بجا لائے کیونکہ یہی تو وہ زمین ہے جسکے متعلق خدا نے فرمایا اور خود زمین میں بہت سے ٹکڑے باہم ملے ہوتے ہیں اور انگور کے باغ اور کھیتی اور خرموں کے درخت بعض کی ایک شاخ دو جڑیں اور بعض اکیلا (ایک ہی شاخ)، کا حالانکہ سب ایک ہی پانی سے سینچے جاتے ہیں اور پھلوں میں بعض کو بعض پر ہم ترجیح دیتے ہیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو پھر حرم امام حسین علیہ السلام کی طرف آرام آرام سے جائے اور قدم تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر رکھے کیونکہ خداوند عالم تیرے لئے ہر قدم پر حج اور عمرہ کا ثواب

علیہ السلام ہے بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا خَالِقَ الْخَلْقِ وَیَا بَاسِطَ الرِّزْقِ وَیَا فَالِقَ الْحَبِّ وَیَا بَارِئَ النَّسَمِ وَمُحْیِیَ الْمَوْتٰی وَمُمِیْتَ الْاَحْیَاۗءِ وَدَاۗئِمَ الثَّبَاتِ وَمُخْرِجَ النَّبَاتِ افْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ وَلَا تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَھْلُہٗ وَاَنْتَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ

پانچویں دعا حرز حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ہے علی ابن یقطین سے روایت ہے کہ حضرت ابو الحسن موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام کو خبر دی گئی حضرت کے معاملہ میں موسیٰ ابن مہدی کے قصد کے متعلق جب کہ حضرت کے پاس آپ کے رشتہ داروں میں سے کچھ لوگ بیٹھے تھے حضرت نے ان لوگوں سے کہا کہ تمہاری اس بارے میں کیا رائے ہے انہوں نے کہا ہماری رائے یہ ہے کہ ہم اس

۴۲۳

لکھے گا اور بہت خضوع اور خشوع کے ساتھ گریہ اور اللہ کا ذکر کرتے ہوئے جائے اور اس کو زیادہ
کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امام
حسین علیہ السلام پر درود و صلوٰۃ پڑھتا جائے اور امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں پر بہت زیادہ
لعنت بھیجے اور ان سے بیزاری کا اظہار کرے کہ جنہوں نے ظلم کی ابتدا محمد و آل محمد صلعم پر کی اور
جب حرم مبارک کے دروازے پر پہنچے تو یہ پڑھے اَللّٰہُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ كَثِيْرًا وَ
سُبْحَانَ اللّٰہِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا
اللّٰہُ لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ پھر پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
نَبِيَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا حَبِيْبَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
وَعَلَى الْاَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَصِيَّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا
الصِّدِّيْقُ الشَّهِيْدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مَلٰٓئِكَةَ اللّٰہِ الْمُقِيْمِيْنَ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ الشَّرِيْفِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكُمْ يَا مَلٰٓئِكَةَ رَبِّيَ الْمُحْدِقِيْنَ بِقَبْرِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ مِنِّيْ اَبَدًا
مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ اس کے بعد یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ
الْمُقِرُّ بِالرِّقِّ وَالتَّارِكُ لِلْخِلَافِ عَلَيْكُمْ وَالْمُوَالِيْ لِوَلِيِّكُمْ وَالْمُعَادِيْ لِعَدُوِّكُمْ قَصَدَ
حَرَمَكَ وَاسْتَجَارَ بِمَشْهَدِكَ وَتَقَرَّبَ اِلَيْكَ بِقَصْدِكَ ءَاَدْخُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ءَاَدْخُلُ يَا
نَبِيَّ اللّٰہِ ءَاَدْخُلُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ءَاَدْخُلُ يَا سَيِّدَ الْوَصِيِّيْنَ ءَاَدْخُلُ يَا فَاطِمَةُ سَيِّدَةَ نِسَاءِ
الْعَالَمِيْنَ ءَاَدْخُلُ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ ءَاَدْخُلُ يَا مَوْلَايَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اس کے بعد اگر تیرے دل میں خشوع اور
آنکھوں میں آنسو نکل آئے ہوں تو اسی کو اندر داخل ہونے کی رخصت ملنا سمجھے اور اندر حرم مبارک کے
داخل ہو جائے اور جب داخل ہو رہا ہو تو یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ الَّذِيْ
هَدَانِيْ لِوِلَايَتِكَ وَخَصَّنِيْ بِزِيَارَتِكَ وَسَهَّلَ لِيْ قَصْدَكَ اس کے بعد قبر مبارک کی طرف جائے

تعویذات اور دعائیں

دور ہو جائیں اور اپنے آپ
اس سے مخفی رکھیں تاکہ اس
کے شر سے محفوظ ہو جائیں
پس حضرت نے تبسم
فرمایا اور کعب ابن مالک
کے شعر کو مثال کے طور
پر بیان کیا شعر
زعمت سخينة ان تغلب ربها
فليغلبن مغالب الغلاب
پس حضرت نے اپنا ہاتھ
آسمان کی طرف بلند
کیا اور یہ کہا اِلٰهِيْ كَمْ مِنْ
عَدُوٍّ شَحَذَ لِيْ ظُبَةَ مُدْ
يَتِهٖ وَاَرْهَفَ لِيْ شَبَا
حَدِّهٖ وَدَافَ لِيْ قَوَاتِلَ
سُمُوْمِهٖ وَلَمْ تَنَمْ
عَنِّيْ عَيْنُ حِرَاسَتِهٖ فَلَمَّا
رَاَيْتَ ضَعْفِيْ عَنِ
احْتِمَالِ الْفَوَادِحِ
وَعَجْزِيْ عَنْ مُلِمَّاتِ
الْجَوَائِحِ صَرَفْتَ ذٰلِكَ
عَنِّيْ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ
لَا بِحَوْلٍ مِنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ
فَاَلْقَيْتَهٗ فِي الْحَفِيْرِ
الَّذِي احْتَفَرَهٗ لِيْ خَائِبًا

اور قبر مبارک کے سرہانے کھڑے ہو کر نیت کر کے یہ زیارت پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ
اٰدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اِبْرَاهِیْمَ
خَلِیْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ مُوْسٰی کَلِیْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ عِیْسٰی
رُوْحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ
عَلَیْهِ السَّلَامُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ عَلِیٍّ الْمُرْتَضٰی
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ خَدِیْجَةَ الْکُبْرٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا ثَارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثَارِهٖ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ اَشْهَدُ اَنَّکَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَیْتَ الزَّکٰوةَ وَاَمَرْتَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَیْتَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاَطَعْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَتّٰی اَتٰیکَ الْیَقِیْنُ فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً
قَتَلَتْکَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً ظَلَمَتْکَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِکَ فَرَضِیَتْ بِهٖ یَا مَوْلَایَ
یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّکَ کُنْتَ نُوْرًا فِی الْاَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَالْاَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ لَمْ تُنَجِّسْکَ
الْجَاهِلِیَّةُ بِاَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلْبِسْکَ مِنْ مُدْلَهِمَّاتِ ثِیَابِهَا وَاَشْهَدُ اَنَّکَ مِنْ دَعَائِمِ الدِّیْنِ
وَاَرْکَانِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَشْهَدُ اَنَّکَ الْاِمَامُ الْبَرُّ التَّقِیُّ الرَّضِیُّ الزَّکِیُّ الْهَادِی الْمَهْدِیُّ
وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِکَ کَلِمَةُ التَّقْوٰی وَاَعْلَامُ الْهُدٰی وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰی وَالْحُجَّةُ
عَلٰی اَهْلِ الدُّنْیَا وَاُشْهِدُ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ وَاَنْبِیَآءَهٗ وَرُسُلَهٗ اَنِّیْ بِکُمْ مُؤْمِنٌ وَبِاِیَابِکُمْ
مُوْقِنٌ بِشَرَائِعِ دِیْنِیْ وَخَوَاتِیْمِ عَمَلِیْ وَقَلْبِیْ لِقَلْبِکُمْ سِلْمٌ وَاَمْرِیْ لِاَمْرِکُمْ مُتَّبِعٌ صَلَوَاتُ اللّٰهِ
عَلَیْکُمْ وَعَلٰی اَرْوَاحِکُمْ وَعَلٰی اَجْسَادِکُمْ وَعَلٰی اَجْسَامِکُمْ وَعَلٰی شَاهِدِکُمْ وَعَلٰی غَآئِبِکُمْ
وَعَلٰی ظَاهِرِکُمْ وَعَلٰی بَاطِنِکُمْ اس کے بعد اپنے آپ کو قبر مبارک پر ڈال دے اور قبر کو
بوسہ دے اور یہ پڑھے بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِیَّةُ وَجَلَّتِ الْمُصِیْبَةُ بِکَ عَلَیْنَا وَعَلٰی جَمِیْعِ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اَسْرَجَتْ وَاَلْجَمَتْ وَتَهَیَّاَتْ لِقِتَالِکَ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَصَدْتُ
حَرَمَکَ وَاَتَیْتُ اِلٰی مَشْهَدِکَ اَسْئَلُ اللّٰهَ بِالشَّاْنِ الَّذِیْ لَکَ عِنْدَهٗ وَبِالْمَحَلِّ الَّذِیْ لَکَ
لَدَیْهِ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ یَّجْعَلَنِیْ مَعَکُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اس کے

تعویذات اور دعائیں

مِمَّا اَمْلَکُهٗ فِی الدُّنْیَا
مُتَبَاعِدًا مِمَّا رَجَاهُ
فِی الْاٰخِرَةِ فَلَکَ الْحَمْدُ
عَلٰی ذٰلِکَ قَدْرًا اسْتِحْقَا
قِکَ سَیِّدِیْ اَللّٰهُمَّ فَخُذْهُ
بِعِزَّتِکَ وَافْلُلْ حَدَّهٗ
عَنِّیْ بِقُدْرَتِکَ وَاجْعَلْ
لَهٗ شُغْلًا فِیْمَا یَلِیْهِ
وَعَجْزًا عَمَّا یُنَاوِیْهِ
اَللّٰهُمَّ وَاَعِدْنِیْ عَلَیْهِ
عَدْوٰی حَاضِرَةً تَکُوْنُ
مِنْ غَیْظِیْ شِفَآءً وَمِنْ
حَنَقِیْ عَلَیْهِ وَفَآءً وَصِلِ
اَللّٰهُمَّ دُعَائِیْ بِالْاِجَابَةِ
اُنْظُمْ شِکَایَتِیْ
بِالتَّغْیِیْرِ وَعَرِّفْهُ عَمَّا
قَلِیْلٍ مَا اَوْعَدْتَ
الظَّالِمِیْنَ وَعَرِّفْنِیْ
مَا وَعَدْتَ فِیْ اِجَابَةِ
الْمُضْطَرِّیْنَ اِنَّکَ ذُوا
الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ وَالْمَنِّ
الْکَرِیْمِ پس وہ لوگ
چلے گئے اور پھر اکٹھے
نہ ہوئے مگر موسیٰ
ابن مہدی کی موت کی

بعد دو رکعت نماز زیارت قبر مبارک کے سرہانے کی طرف جس سورہ کے ساتھ چاہے بجالائے اور جب نماز پڑھ چکے تو یہ دعا اس کے بعد پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ صَلَّیْتُ وَرَکَعْتُ وَسَجَدْتُ لَکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لِاَنَّ الصَّلٰوۃَ وَالرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ لَا یَکُوْنُ اِلَّا لَکَ لِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَبْلِغْھُمْ عَنِّیْ اَفْضَلَ السَّلَامِ وَالتَّحِیَّۃِ وَارْدُدْ عَلَیَّ مِنْھُمُ السَّلَامَ اَللّٰھُمَّ وَھَاتَانِ الرَّکْعَتَانِ ھَدِیَّۃٌ مِّنِّیْ اِلٰی مَوْلَایَ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلَیْہِ وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ وَاْجُرْنِیْ عَلٰی ذٰلِکَ بِاَفْضَلِ اَمَلِیْ وَرَجَآئِیْ فِیْکَ وَفِیْ وَلِیِّکَ یَا وَلِیَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اس کے بعد امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کے پاؤں والی جانب جائے اور جناب علی اکبر علیہ السلام کی زیارت قبر مبارک کے نزدیک کھڑے ہو کر یوں پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ الْحُسَیْنِ الشَّھِیْدِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الشَّھِیْدُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْمَظْلُوْمُ وَابْنُ الْمَظْلُوْمِ لَعَنَ اللّٰہُ اُمَّۃً قَتَلَتْکَ وَلَعَنَ اللّٰہُ اُمَّۃً ظَلَمَتْکَ وَلَعَنَ اللّٰہُ اُمَّۃً سَمِعَتْ بِذٰلِکَ فَرَضِیَتْ بِہٖ اس کے بعد اپنے آپ کو قبر مبارک پر ڈال دے اور بوسہ دے کر یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ وَابْنَ وَلِیِّہٖ لَقَدْ عَظُمَتِ الْمُصِیْبَۃُ وَجَلَّتِ الرَّزِیَّۃُ بِکَ عَلَیْنَا وَعَلٰی جَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ فَلَعَنَ اللّٰہُ اُمَّۃً قَتَلَتْکَ وَاَبْرَاُ اِلَی اللّٰہِ وَاِلَیْکَ مِنْھُمْ اس کے بعد حضرت علی اکبر علیہ السلام کی قبر کے نزدیک گنج شہداء جہاں پر باقی شہداء رضوان اللہ علیہم ایک جگہ دفن ہیں ان کی طرف متوجہ ہو کر تمام شہداء کی زیارت یوں پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ وَاَحِبَّآءَہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَصْفِیَآءَ اللّٰہِ وَاَوِدَّآءَہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَنْصَارَ دِیْنِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَنْصَارَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَنْصَارَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَنْصَارَ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃِ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَنْصَارَ اَبِیْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ الْوَلِیِّ النَّاصِحِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَنْصَارَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتُمْ وَاُمِّیْ طِبْتُمْ وَطَابَتِ الْاَرْضُ الَّتِیْ فِیْھَا دُفِنْتُمْ وَفُزْتُمْ فَوْزًا عَظِیْمًا فَیَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَکُمْ فَاَفُوْزَ مَعَکُمْ اس کے بعد پھر امام حسین

امام رضا کا جیبی تعویذ

خبر کے پڑھنے کے لئے ہمیشہ دعا رقعۃ الجیب ہے جو حرز حضرت امام رضا علیہ السلام کہا جاتا ہے یاسر خادم مامون سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہے کہ جس وقت ابوالحسن علی ابن موسیٰ علیہ السلام قصر حمید ابن قحطبہ میں وارد ہوئے تو آپ نے اپنا لباس اتارا اور حمید کو دیا اور حمید لباس کو لے گیا اور اپنی لونڈی کو دھونے کے لئے دے دیا پس تھوڑی دیر کے بعد وہ لونڈی آئی اور اس کے ہاتھ میں ایک رقعہ تھا وہ اس نے حمید کے حوالے کیا اور کہنے لگی کہ یہ ابوالحسن علیہ السلام کی قمیص کے گریبان میں تھا پس حمید نے حضرت سے عرض کی کہ آپ پر قربان ہو جاؤں یہ رقعہ

امام رضا کا غیبی تعویذ

اس لونڈی کو آپ کے پیراہن سے چاہیے یہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ یہ ایک تعویذ ہے کہ جس کو میں اپنے سے جدا نہیں کرتا حمید نے کہا کیا ہو سکتا ہے کہ ہمیں بھی اس سے شرف فرمائیں تو آپ نے فرمایا کہ یہ ایک تعویذ ہے کہ اگر انسان اس کو اپنے گریبان رکھے تو ہر بلا و مصیبت اس سے دور رہے گی اور یہ تعویذ اس کے لئے شیطان رجیم سے حرز محافظ ہے پس حضرت نے وہ تعویذ حمید کے لئے پڑھا اور وہ تعویذ یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا اَوْ غَيْرَ تَقِيٍّ اَخَذْتُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْبَصِيْرِ عَلٰى سَمْعِكَ وَبَصَرِكَ لَا سُلْطَانَ لَكَ عَلَىَّ

کی قبر مبارک کے سرہانے کی طرف لوٹ آئے اور بہت زیادہ دعا وہاں پر اپنے لئے اور اپنے اہل و عیال کے لئے اور ماں باپ، بھائی بہن اور مومنین کے لئے اور خصوصاً اس حقیر مترجم کے لئے مانگے کیونکہ کسی دعا کرنے والی کی دعا اور سوال کرنے والے کا سوال روضہ مبارک امام حسین علیہ السلام کے پیچھے رد نہیں کیا جاتا مؤلف کہتا ہے کہ یہ زیارت زیارت وارث کے نام سے مشہور و معروف ہے اور اس کو مصباح جو بہت معتبر کتابوں میں سے ہے سے لیا گیا ہے اور ہم نے بغیر کسی واسطہ کے اس زیارت کو خود مصباح شیخ سے نقل کیا ہے اور شہداء کی زیارت کے آخری فقرات یہی تھے جو ذکر ہوئے ہیں (اور وہ یہ ہیں) فَيَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَكُمْ فَاَفُوْزَ مَعَكُمْ پس وہ زیادہ فقرات جن کو بعض لوگوں نے ان فقرات کے بعد ذکر کیا ہے (جیسے) فِي الْجِنَانِ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيْقًا اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ كَانَ فِي الْحَائِرِ مِنْكُمْ وَعَلٰى مَنْ لَمْ يَكُنْ فِي الْحَائِرِ مَعَكُمْ الخ یہ سب زائد اور فضول ہیں جنہیں زیارت کے ساتھ کوئی ربط نہیں بلکہ ہمارے استاد نے کتاب لؤلؤ والمرجان میں فرمایا ہے کہ یہ کلمات جو کہ چند واضح جھوٹوں پر مشتمل ہیں علاوہ اس کے کہ ان میں ارتکاب بدعت کی جسارت اور فرمان امام علیہ السلام پر زیادتی کی جسارت کی گئی ہے اس طرح شائع اور متعارف ہو گئے ہیں کہ یقیناً کئی ہزار مرتبہ ابا عبداللہ الحسین علیہ السلام کے مرقد منور اور ملائکہ حاضر ہونے کی جگہ اور انبیاء و مرسلین علیہم السلام کی طواف گاہ کے سامنے باآواز بلند پڑھے جاتے ہیں اور کوئی بھی ان پر اعتراض نہیں کرتا اور اس جھوٹ کہنے اور ارتکاب معصیت سے منع نہیں کرتا اور آہستہ آہستہ ان کلمات کو ان مجموعات میں جو کہ عوام بے وقوف کی زیارت اور دعاؤں کے لئے ہیں اور کوئی نہ کوئی ان کا نام بھی رکھ دیا گیا ہے ان میں جمع کیا گیا ہے اور چھپ گئے ہیں اور منتشر ہو گئے اور اس بے وقوف کے مجموعہ سے دوسرے بے وقوف کے مجموعہ میں نقل ہو گئے ہیں یہاں تک کہ یہ معاملہ بعض طالب علموں پر بھی مشتبہ ہو گیا ہے ایک دن میں نے ایک طالب علم کو کہ وہ ان قبیح جھوٹوں کو شہداء کے لئے پڑھ رہا تھا میں نے اس کے کندھے

دُعا بھی من گھڑت ہے

امام رضا کا غیبی تعویذ

ولا سمعی ولا علی
بصری ولا علی شعری
ولا علی بشری ولا علی
لحمی ولا علی دمی ولا
علی مخی ولا علی عصبی ولا
علی عظامی ولا علی
مالی ولا علی ما رزقنی
ربی سترت بینی
وبینک بستر النبوة الذی
استتر انبیاء اللہ بہ
من سطوات الجبابرة
والفراعنة جبرئیل
عن یمینی ومیکائیل
عن یساری واسرافیل
عن ورائی ومحمد
صلی اللہ علیہ وآلہ
امامی واللہ مطلع
علی یمنعک منی و
یمنع الشیطان
منی اللھم لا یغلب
جھلہ اناتک ان
یستفزنی ویستخفنی
اللھم الیک التجات
اللھم الیک التجات
اللھم الیک التجات

پر ہاتھ رکھا تو وہ میری طرف ملتفت ہوا میں نے کہا کیا اہل علم سے قبیح نہیں کہ اس قسم کے جھوٹ اس محضر میں کہے اس نے کہا مگر یہ چیزیں روایت شدہ نہیں میں نے تعجب کرتے ہوئے کہا کہ نہیں اس نے کہا کہ میں نے تو کتاب میں دیکھا ہے میں نے کہا کہ کونسی کتاب اس نے جواب دیا۔ کہ مفتاح الجنان میں۔ چپ ہو گیا کیونکہ جس شخص کی بے اطلاعی اس درجہ تک پہنچ چکی ہو کہ ایک عامی شخص کے جمع شدہ اوراق کو کتاب کہے اور مستند قرار دے تو وہ بات کرنے کے قابل نہیں پس استاد مرحوم نے اس مقام پر کلام کو طول دیا ہے اور فرمایا ہے کہ عوام کو اپنے حال پر چھوڑ دینا ان امور جزیہ میں اور مختصر بدعات میں مثلاً غسل اویس قرنی یا ابو درداء جو معاویہ کا تابع اور مخلص حقیقی تھا اس کی دال یا چپ کا روزہ کہ جس میں دن کو بات نہ کی جائے اور ان کے علاوہ اور چیزیں کہ جن میں اگر کوئی عوام کو منع نہ کرے تو یہ سبب بنے گا کہ ہر مہینے اور ہر سال کوئی نہ کوئی تازہ پیغمبر یا امام پیدا ہو جائے گا اور ٹولہ ٹولہ ہو کر لوگ دین خدا سے خارج ہو جائیں گے انتہیٰ کلامہ رفع مقامہ یہ فقیر کہتا ہے کہ زیادہ غور و فکر کر اس عالم جلیل کی فرمائش میں جو کہ مطلع ہے شرع مقدس کے مذاق سے کس قدر یہ مطلب ایک غم عظیم اور عقدہ بزرگ ان کے دل میں واقع ہوا ہے چوں کہ وہ اس چیز کے مفاسد کو جانتے تھے بخلاف ان لوگوں کے جو کہ علوم اہل بیت سے محروم اور بے بہرہ ہیں اور انہوں نے کچھ اصطلاحات اور الفاظ کے جاننے پر اکتفا کیا ہے پس ان جیسے مطالب کو وہ کچھ نہیں سمجھتے بلکہ ان کی تصحیح اور تصویب کر کے ان کے موافق ہی عمل کرتے ہیں آخر کار حالت یہ ہو گئی ہے کہ کتاب مصباح المتہجد واقبال ومہج الدعوات وجمال الاسبوع ومصباح الزائر وبلد الامین وجنة الواقیة ومفتاح الفلاح ومقباس وربیع الاسابیع وتحفہ وزاد المعاد اور ان جیسی کتابیں متروک ومہجور ہو گئی ہیں اور یہ احمقانہ مجموعے شائع ہو گئے ہیں کہ جن میں دعائے مجیر جو کہ معتبر اور مروی ادعیہ میں سے ہے اس میں اتنی جگہ پر کلمہ یعفوک زیادہ کیا گیا ہے اور کسی نے اعتراض نہیں کیا اور دعائے جوشن جو ایک سو فصل پر مشتمل ہے ہر فصل کے لئے ایک خاصیت گھڑی گئی ہے اور باوجود منقولہ زیارت کے زیارت مفجعہ بنائی گئی ہے اور باوجود معتبر دعاؤں کے کہ جو روایت شدہ ہیں اور مضامین عالیہ اور کلمات فصیح وبلیغ پر مشتمل ایک بے

ربط دعا انتہائی برودت میں ہے اس کو گھڑا گیا ہے اور اس کا نام دعا حبتی رکھا گیا ہے اور اس کو کنگرہ عرش سے نازل کیا گیا ہے اور اس قدر اس کے فضائل بیان کئے گئے ہیں کہ انسان حیران ہو کر رہ جاتا ہے منجملہ ان فضائل کے یہ کہتے ہیں کہ معاذ اللہ جبرئیل نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حق تعالیٰ کی جانب سے کہا کہ جو بندہ بھی اس دعا کو اپنے ساتھ رکھے تو میں اس کو عذاب نہیں کروں گا اگرچہ وہ مستحق جہنم ہو اور اس نے اپنی عمر گناہوں میں گذاری ہو اور کبھی بھی میرا سجدہ نہ کیا ہو میں اس بندے کو ستر ہزار نبیوں کا ثواب دوں گا اور اس کو ستر ہزار برہنے کو لباس پہنانے کا ثواب دوں گا اور ستر ہزار بھوکے کو کھانا کھلانے کا ثواب اور بیابانوں کے ریت کے ذرات کی تعداد کا ثواب اور ستر ہزار بقعہائے زمین کا ثواب اور رسالت مآب کی مہر نبوت کا ثواب اور عیسیٰ روح اللہ و ابراہیم خلیل اللہ اور اسمٰعیل ذبیح اللہ و موسیٰ کلیم اللہ و یعقوب نبی و آدم صفی اللہ و جبرئیل میکائیل و اسرافیل و عزرائیل و سب فرشتوں کا ثواب اس کو دوں گا اے محمد جو شخص بھی اس دعائے بزرگ کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے تو اس کو بخش دونگا اور مجھے شرم آتی ہے کہ اس کو عذاب کروں الخ اور بہتر یہ ہے کہ انسان ان چیزوں کے سننے سے ہنسنے کے بجائے روئے اور کتب ادعیہ شیعہ جو کہ اتنی متقن اور محکم تھیں کہ جن کے لکھنے والے اکثر اہل علم تھے اور پھر مقابلہ اور تصحیح ایسے نسخے سے کرتے تھے کہ جو اہل علم کا لکھا ہوتا تھا اور علماً کا تصحیح شدہ ہوتا تھا اور اگر کہیں اختلاف ہوتا تو اس کے طرف حاشیہ پر اشارہ کر دیتے مثلاً دعائے مکارم الاخلاق میں حاشیہ پر اشارہ کر دیتے ہیں کہ جملہ وبَلِّغ بایمانی نسخہ ابن اشناس میں وابلغ بایمانی ہے اور ابن شاذان کی روایت میں اللّٰھمّ ابلغ ایمانی ہے یا فلاں لفظ ابن سکون کے خط سے یوں لکھا ہوا ہے اور شہید نے اس کو یوں لکھا ہے اور اسی طرح (اور مقامات میں) اب یہ حال ہے کہ سب کتابیں چھوڑ کر صرف اختصار کتاب مفتاح پر رہ گیا ہے جس کا مختصر حال پہلے تو سن چکا ہے اب یہ کتاب عوام و خواص و عرب و عجم کا مرجع ہو چکی ہے اور یہ سب کچھ نہیں ہوا مگر بسبب علماً کی بے اعتنائی کے کتب حدیث و اخبار سے اور علماء و فقہائے اہل بیت اطہار کی کتب کی طرف رجوع نہ کرنے اور ان بدعات و اضافات سے منع نہ کرنے

تعویذ امام رضا

اور اس حرز کے متعلق ایک عجیب و غریب روایت ہے کہ جس کو ابو الصلت ہروی نے نقل کیا ہے وہ کہتا ہے کہ میرے مولا علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام ایک دن بیٹھے تھے کہ مامون کا ایلچی آیا اور کہنے لگا امیر آپ کو بلاتا ہے پس امام کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ اس وقت مامون مجھے ایک سخت امر کے لئے بلا رہا ہے اور خدا کی قسم وہ میرے سے بدی نہیں کر سکتا بسبب ان کلمات جو میرے جد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ تک پہنچے ہیں ابو الصلت کہتا ہے میں حضرت کے ساتھ باہر نکلا اور مامون کو دیکھا تو یہ حرز آخر تک پڑھا جب حضرت مامون کے سامنے کھڑے ہوئے تو مامون نے حضرت کی طرف دیکھا تو کہنے لگا

اور گھڑنے والوں کی ملاوٹ اور جاہلوں کی تحریف سے نہ روکنے کی وجہ سے اور نااہلوں اور بے عقلوں کو تصرفات سے نہ روکنے سے یہاں تک کہ کار بجائے رسید کہ اب دعائیں اپنے سلیقہ سے موافق اکٹھی کی گئیں ہیں اور زیارتیں اور منجیے اور صلواتیں اختراع کی گئی ہیں اور بہت سے مجموعے ایسی دعاؤں کے جن میں ملاوٹ کی گئی ہے چھپ چکے ہیں اور کتاب مفتاح کے بچے متولد ہو گئے ہیں اور آہستہ آہستہ یہ چیز اور مضامین کے کتب کی طرف بھی سرایت کر چکی ہے اور اب یہ کام شائع اور رواج پکڑ گیا ہے مثلاً اس احقر کی کتاب منتہی الآمال تازہ چھاپی گئی بعض کاتبوں نے اپنے سلیقہ کے مطابق اس میں تصرفات کئے ہیں ان میں سے مالک ابن یسر ملعون کے حالات میں لکھا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی دعا سے اس کے دونوں ہاتھ بے کار ہو گئے تھے الحمد للہ گرمیوں میں دو خشک لکڑیوں کی طرح ہو جاتے تھے الحمد اللہ جاڑے میں ان سے خون ٹپکتا الحمد للہ اور اسی حال خسران مال میں رہا الحمد للہ تو ان دو سطروں میں کاتب نے اپنے سلیقہ اور طبع کے مطابق عبارت لفظ الحمد للہ کو چار جگہوں پر جزء کلام قرار دیا ہے نیز بعض مقامات پر جناب زینب یا ام کلثوم کے ناموں کے بعد اپنے سلیقہ کے مطابق لفظ خانم زیادہ کر دیا ہے تا کہ زینب خانم اور ام کلثوم خانم کہا جائے کہ جس سے ان مخدرات کی تجلیل ہو سکے اور حمید ابن قحطبہ کو چونکہ دشمن سمجھتا تھا اس کی برائی کی وجہ سے اس کو حمید ابن قحبہ لکھا ہے لیکن احتیاطاً قحطبہ کو نسخہ بدل لکھ دیا ہے عبد ربہ میں اس نے سمجھا ہے کہ عبد اللہ لکھنا چاہیئے اور زحر ابن قیس جو حاء بے نقط کے ساتھ ہے اس کو ہر جگہ جیم کے ساتھ لکھا ہے اور ام سلمہ کو غلط سمجھتے ہوئے جتنا اس سے ممکن ہو سکا ہے ام السلمہ لکھا ہے اے غیر ذلک اور میری غرض اس مطلب کو اس جگہ لکھنے کی دو چیزیں تھیں ایک تو یہ کہ یہ تصرفات جو اس شخص نے کئے ہیں اپنے سلیقہ و طبع کے مطابق تو اس نے اس کو کمال سمجھا ہے اور اس کے خلاف کو نقص تصور کیا ہے حالاں کہ وہی چیز جس کو اس نے کمال سمجھا ہے باعث نقصان ہو گئی ہے پس یہیں سے قیاس کریں کہ وہ چیزیں کہ جن کو ہم جہالت و نادانی کی وجہ سے دعاؤں اور زیارتوں میں زیادہ کرتے ہیں یا اپنے ناقص سلیقہ کی وجہ سے بعض تصرفات کرتے ہیں اور اس کو کمال سمجھتے ہیں ہمیں جاننا چاہیئے کہ یہی چیزیں ان کے اہل کے نزدیک سبب نقصان

تعویذات اور دعائیں

کہ اے ابو الحسن میں نے حکم دیا ہے کہ ایک لاکھ درہم آپ کو دیئے جائیں اور جو حاجت آپ رکھتے ہوں طلب کیجئے پس جب حضرت واپس لوٹے تو مامون نے حضرت کی پشت کی طرف نگاہ کی اور کہا کہ میں نے ارادہ کیا تھا اور خدا نے بھی ارادہ کیا اور جو خدا ارادہ کرتا ہے وہی بہتر ہے ۔ ساتویں دعا حرز حضرت جواد علیہ السلام وہ یہ ہے یَا نُوْرُ یَا بُرْهَانُ یَا مُبِيْنُ يَا مُنِيْرُ يَارَبِّ اكْفِنِي الشُّرُوْرَ وَآفَاتِ الدُّهُوْرِ وَاَسْئَلُكَ النَّجَاةَ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ آٹھویں دعا حرز امام علی نقی علیہ السلام ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا عَزِيْزَ الْعِزِّ فِيْ عِزِّهٖ مَا اَعَزَّ عَزِيْزَ الْعِزِّ فِيْ عِزِّهٖ يَا عَزِيْزُ اَعِزَّنِيْ بِعِزِّكَ وَاَيِّدْنِيْ بِنَصْرِكَ

اپنی طرف سے کتب میں اضافہ نہ کیا جائے

وَادْفَعْ عَنِّیْ هَمَزَاتِ
الشَّیَاطِیْنِ وَادْفَعْ عَنِّیْ
بِدَفْعِكَ وَامْنَعْ عَنِّیْ
بِصُنْعِكَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ
خِیَارِ خَلْقِكَ یَا وَاحِدُ
یَا اَحَدُ یَا فَرْدُ یَا صَمَدُ
نویں دعا حرز امام حسن
عسکری علیہ السلام ہے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
یَا عُدَّتِیْ عِنْدَ شِدَّتِیْ
وَیَا غَوْثِیْ عِنْدَ کُرْبَتِیْ
وَیَا مُوْنِسِیْ عِنْدَ وَحْدَتِیْ
اُحْرُسْنِیْ بِعَیْنِكَ الَّتِیْ
لَا تَنَامُ وَاكْنُفْنِیْ
بِرُكْنِكَ الَّذِیْ لَا
یُرَامُ دسویں دعا حرز
مولانا القائم علیہ السلام ہے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
یَا مَالِكَ الرِّقَابِ وَیَا
هَازِمَ الْاَحْزَابِ یَا
مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ یَا
مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ
سَبِّبْ لَنَا سَبَبًا لَا نَسْتَطِیْعُ
لَهٗ طَلَبًا بِحَقِّ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ

اور باعث بے اعتباری اس دعا یا زیارت کی بن جاتی ہیں پس بہتر یہی ہے کہ کسیطرح بھی اس معاملہ میں مداخلت نہ کریں اور جو کچھ دستور العمل ہمیں بتایا گیا ہے اسی پر عمل پیرا رہیں اور اس سے تعدی و تخطی نہ کریں اور دوسرا مقصد یہ تھا کہ معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ نسخہ کتاب کہ جس کا مؤلف زندہ و حاضر اور اس کے نگہبان کی صورت میں موجود ہے اس کی یہ حالت کی ہے تو باقی نسخ کتاب کی کیا حالت کی ہوگی اور دوسری کتابیں جو چھپ گئی ہیں ان پر کیسے اعتبار کیا جا سکتا ہے مگر کوئی ایسی کتاب ہو علماء معروفین کی مصنفات مشہورہ میں سے ہو اور اس فن کے علما میں سے کسی قابل وثوق عالم کی نظر سے گذری ہوئی ہوں اور انہوں نے اس کا امضاء فرمایا ہو ثقہ جلیل فقیہ جو کہ مقدم تھے اصحاب ائمہ علیہم السلام میں کہ جن کا اسم گرامی یونس ابن عبد الرحمٰن ہے ان کے حالات میں روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے رات و دن کے اعمال میں ایک کتاب لکھی تھی تو جناب ابو ہاشم جعفری نے اس کتاب کو نظر مبارک حضرت عسکری علیہ السلام تک پہنچایا حضرت نے ساری کتاب کا مطالعہ فرمایا اور پوری جانچ پڑتال کے بعد فرمایا ہذا دین آبائی کلہ ہو الحق کہ یعنی یہ سب میرا دین ہے اور میرے آباء کا دین ہے اور یہ سب حق ہے دیکھئے کہ ابو ہاشم جعفری باوجود کہ جناب یونس کے کثرت علم و فقاہت و جلالت و دیانت پر مطلع تھے عمل کرنے میں اس پر اکتفا نہ کیا جب تک کہ پوری کتاب امام علیہ السلام کو دکھا نہ لی اور نیز روایت ہوئی ہے بطرق شیخانی ہراتی کے متعلق جو کہ سچائی و صلاح و پرہیز گاری میں مشہور و معروف تھے کہ وہ سامرہ میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شیخ جلیل القدر فضل ابن شاذان نیشاپوری کی کتاب یوم ولیلہ حضرت کی خدمت میں پیش کی اور عرض کیا کہ آپ پر قربان ہو جاؤں کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کتاب کو ملاحظہ فرمائیں اور اس کا ایک ایک ورق دیکھیں آپ نے فرمایا۔ هٰذَا صَحِیْحٌ وَیَنْبَغِیْ اَنْ نَعْمَلَ بِهٖ یعنی یہ کتاب صحیح ہے اور چاہیئے کہ اس کتاب پر عمل کیا جائے اس کے علاوہ اور بھی واقعات ہیں یہ احقر اگرچہ اس زمانہ کے لوگوں کے مذاق سے واقف تھا اور جانتا تھا کہ لوگ ان امور میں کوئی خاص اہتمام نہیں کرتے تھے لیکن اتمام حجت کے لئے میں نے بہت کوشش کی ہے کہ وہ دعائیں اور زیارتیں جو اس کتاب میں نقل ہوں ۔ حتی الامکان

اصل نسخوں سے نقل کی جائیں اور متعدد نسخوں سے ان کا مقابلہ کیا جائے اور جتنا ہو سکے کہ جس سے میری ذمہ داری ہٹ جائے تصحیح کروں تاکہ اس پر عمل کرنے والا انشاءاللہ اطمینان سے عمل کر سکے بشرطیکہ کاتبین اور لکھنے والے اس میں تصرف نہ کریں اور پڑھنے والے بھی اختراع اور اپنے سلیقہ طبعی سے کنارہ کشی کریں شیخ کلینی نے عبدالرحیم قصیر سے نقل کیا ہے کہ وہ خدمت حضرت صادق علیہ السلام میں پہنچا کہ آپ پر قربان جاؤں میں نے اپنی طرف سے ایک دعا بنائی ہے۔ حضرت نے فرمایا مجھے اپنے اختراعات سے چھوڑ یعنی اس کو میرے لئے نقل نہ کر اور حضرت نے اس کو اتنی اجازت بھی نہ دی کہ وہ اپنی جمع شدہ دعا کو حضرت کے سامنے نقل کرے بلکہ حضرت نے اپنی طرف سے اس کو دستور العمل عنایت فرمایا اور شیخ صدوق عطر اللہ مرقدہ نے عبداللہ ابن سنان سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ وقت نزدیک ہے کہ جب تم شبہ میں پڑ جاؤ گے اور ہو جاؤ گے بغیر نشانہ راہبر اور ہدایت کرنے والے پیشوا سے اور اس شبہ میں نجات حاصل نہیں کر سکے گا مگر وہ شخص جو دعائے غریق کو پڑھے میں نے کہا کہ دعائے غریق کیا ہے آپ نے فرمایا کہ تو یہ کہے یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ پس میں نے کہا یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ حضرت نے فرمایا کہ بجا ہے کہ خداوند مقلب قلوب و ابصار ہے لیکن تو ویسے کہہ جیسے میں کہتا ہوں یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ کافی ہے غور و فکر کرنا ان دو احادیث شریفہ میں ان اشخاص کے تنبیہہ کے لئے جو اپنے سلیقہ طبعی کی وجہ سے دعاؤں کے بعض کلمات میں زیادتی کرتے ہیں اور کچھ نہ کچھ تصرف کرتے ہیں واللہ العاصم **مطلب دوم** حضرت عباس ابن علی ابی طالب علیہم السلام کی زیارت کے بیان میں ہے شیخ اجل جعفر ابن قولویہ قمی نے بسند معتبر ابو حمزہ ثمالی سے روایت کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تو عباس ابن علی علیہ السلام کی قبر کی زیارت کا ارادہ کرے جو کہ دریائے فرات کے کنارہ پر حائر کے مدمقابل ہے تو جا کے روضہ کے دروازہ پر ٹھہر جانا اور یہ کہنا سَلَامُ اللّٰہِ وَسَلَامُ مَلٰئِکَتِہِ الْمُقَرَّبِیْنَ

تعویذات اور دعائیں

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ

گیارہویں دعا قنوت امام حسین علیہ السلام سے

اَللّٰھُمَّ مَنْ اٰوٰی اِلٰی مَاْوًی فَاَنْتَ مَاْوَایَ وَمَنْ لَجَاَ اِلٰی مَلْجَاٍ فَاَنْتَ مَلْجَایَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاسْمَعْ نِدَائِیْ وَاَجِبْ دُعَائِیْ وَاجْعَلْ مَآبِیْ عِنْدَکَ وَمَثْوَایَ وَاحْرُسْنِیْ فِیْ بَلْوَایَ مِنِ افْتِتَانِ الْاِمْتِحَانِ وَلَمَّةِ الشَّیْطَانِ بِعَظَمَتِکَ الَّتِیْ لَا یَشُوْبُھَا وَلَعُ نَفْسٍ بِتَفْتِیْنٍ وَّلَا وَارِدُ طَیْفٍ بِتَظْنِیْنٍ وَّلَا یَلُمُّ بِھَا فَرَحٌ حَتّٰی تَقْلِبَنِیْ اِلَیْکَ بِاِرَادَتِکَ غَیْرَ ظَنِیْنٍ وَّلَا مَظْنُوْنٍ وَّلَا مُرَابٍ وَّلَا مُرْتَابٍ اِنَّکَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ

مؤلف کہتا ہے کہ سید

زیارتِ حضرت عباسؑ

وَاَنْبِيَاۤئِهِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ وَجَمِيْعِ الشُّهَدَاۤءِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالزَّاكِيَاتُ الطَّيِّبَاتُ فِيْمَا تَغْتَدِيْ وَتَرُوْحُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَشْهَدُ لَكَ بِالتَّسْلِيْمِ وَالتَّصْدِيْقِ وَالْوَفَاۤءِ وَالنَّصِيْحَةِ لِخَلَفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ الْمُرْسَلِ وَالسِّبْطِ الْمُنْتَجَبِ وَالدَّلِيْلِ الْعَالِمِ وَالْوَصِيِّ الْمُبَلِّغِ وَالْمَظْلُوْمِ الْمُهْتَضَمِ فَجَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ رَسُوْلِهِ وَعَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَفْضَلَ الْجَزَاۤءِ بِمَا صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ وَاَعَنْتَ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ جَهِلَ حَقَّكَ وَاسْتَخَفَّ بِحُرْمَتِكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ حَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَاۤءِ الْفُرَاتِ اَشْهَدُ اَنَّكَ قُتِلْتَ مَظْلُوْمًا وَاَنَّ اللّٰهَ مُنْجِزٌ لَكُمْ مَا وَعَدَكُمْ جِئْتُكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَافِدًا اِلَيْكُمْ وَقَلْبِيْ مُسَلِّمٌ لَكُمْ وَتَابِعٌ وَاَنَا لَكُمْ تَابِعٌ وَنُصْرَتِيْ لَكُمْ مُعَدَّةٌ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ عَدُوِّكُمْ اِنِّيْ بِكُمْ وَبِاِيَابِكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَبِمَنْ خَالَفَكُمْ وَقَتَلَكُمْ مِنَ الْكَافِرِيْنَ قَتَلَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكُمْ بِالْاَيْدِيْ وَالْاَلْسُنِ پس روضہ میں داخل ہو جا اور اپنے آپ کو ضریح سے چپا دے اور یہ کہہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الْمُطِيْعُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ وَرِضْوَانُهُ وَعَلٰى رُوْحِكَ وَبَدَنِكَ اَشْهَدُ وَاُشْهِدُ اللّٰهَ اَنَّكَ مَضَيْتَ عَلٰى مَا مَضٰى بِهِ الْبَدْرِيُّوْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الْمُنَاصِحُوْنَ لَهُ فِيْ جِهَادِ اَعْدَاۤئِهِ الْمُبَالِغُوْنَ فِيْ نُصْرَةِ اَوْلِيَاۤئِهِ الذَّاۤبُّوْنَ عَنْ اَحِبَّاۤئِهِ فَجَزَاكَ اللّٰهُ اَفْضَلَ الْجَزَاۤءِ وَاَكْثَرَ الْجَزَاۤءِ وَاَوْفَرَ الْجَزَاۤءِ وَاَوْفٰى جَزَاۤءِ اَحَدٍ مِمَّنْ وَفٰى بِبَيْعَتِهِ وَاسْتَجَابَ لَهُ دَعْوَتَهُ وَاَطَاعَ وُلَاةَ اَمْرِهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَالَغْتَ فِي النَّصِيْحَةِ وَاَعْطَيْتَ غَايَةَ الْمَجْهُوْدِ فَبَعَثَكَ اللّٰهُ فِي الشُّهَدَاۤءِ وَجَعَلَ رُوْحَكَ مَعَ اَرْوَاحِ السُّعَدَاۤءِ وَاَعْطَاكَ مِنْ جِنَانِهِ اَفْسَحَهَا مَنْزِلًا وَاَفْضَلَهَا غُرَفًا وَرَفَعَ ذِكْرَكَ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَحَشَرَكَ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاۤءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰۤئِكَ رَفِيْقًا اَشْهَدُ اَنَّكَ لَمْ تَهِنْ وَلَمْ تَنْكُلْ وَاَنَّكَ مَضَيْتَ عَلٰى بَصِيْرَةٍ مِنْ اَمْرِكَ مُقْتَدِيًا بِالصَّالِحِيْنَ وَمُتَّبِعًا لِلنَّبِيِّيْنَ فَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَنَا

دعا امان جن و انس

ابن طاؤس نے ائمہ علیہم السلام کے قنوت کتاب مہج الدعوات میں جمع کئے ہیں چونکہ وہ بہت طولانی تھے لہذا میں نے صرف ایک قنوت پر اکتفا کی ہے بار جو یہ دعا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعا ہے جو جن و انس سے مامون رہنے کا ذریعہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ مَا شَاۤءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَاۤبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ

وَبَيْنَكَ وَبَيْنَ رَسُولِهِ وَاَوْلِيَآئِهِ فِي مَنَازِلِ الْمُخْبِتِيْنَ فَاِنَّهُ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ مؤلف کہتا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ اس زیارت کو پشتِ قبر سے قبلہ کی طرف منہ کر کے پڑھے جیسا کہ شیخ نے تہذیب میں فرمایا ہے کہ پھر داخل ہو تو حرم میں اور اپنے آپ کو قبر کے اوپر گرا دے اور کہہ درانحالیکہ تیرا منہ قبلہ کی طرف ہو السلام علیک ایھا العبد الصالح نیز معلوم ہونا چاہیئے کہ زیارت جناب عباس اس روایت کے مطابق جو ذکر ہو چکی ہے اسی قدر تھی جو ہم نے ذکر کی ہے لیکن سید ابن طاؤس و شیخ مفید اور دیگر علمائے اس کے بعد فرمایا ہے کہ پھر جا تو قبر کے سرہانے کی طرف اور دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد جتنی نماز تو چاہے پڑھ اور خدا سے زیادہ دعا مانگ اور نماز کے بعد یہ کہہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّلَا تَدَعْ لِيْ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ الْمُكَرَّمِ وَالْمَشْهَدِ الْمُعَظَّمِ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا مَرَضًا اِلَّا شَفَيْتَهُ وَلَا عَيْبًا اِلَّا سَتَرْتَهُ وَلَا رِزْقًا اِلَّا بَسَطْتَهُ وَلَا خَوْفًا اِلَّا اٰمَنْتَهُ وَلَا شَمْلًا اِلَّا جَمَعْتَهُ وَلَا غَآئِبًا اِلَّا حَفِظْتَهُ وَاَدْنَيْتَهُ وَلَا حَاجَةً مِنْ حَوَآئِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَكَ فِيْهَا رِضًى وَّلِيْ فِيْهَا صَلَاحٌ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پھر ضریح کی طرف پلٹ جائے اور قبر کی بائیں طرف ٹھہر جائے اور یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْفَضْلِ الْعَبَّاسَ ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَوَّلِ الْقَوْمِ اِسْلَامًا وَّاَقْدَمِهِمْ اِيْمَانًا وَّاَقْوَمِهِمْ بِدِيْنِ اللّٰهِ وَاَحْوَطِهِمْ عَلَى الْاِسْلَامِ اَشْهَدُ لَقَدْ نَصَحْتَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِاَخِيْكَ فَنِعْمَ الْاَخُ الْمُوَاسِيْ فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اِسْتَحَلَّتْ مِنْكَ الْمَحَارِمَ وَانْتَهَكَتْ حُرْمَةَ الْاِسْلَامِ فَنِعْمَ الصَّابِرُ الْمُجَاهِدُ الْمُحَامِي النَّاصِرُ وَالْاَخُ الدَّافِعُ عَنْ اَخِيْهِ الْمُجِيْبُ اِلٰى طَاعَةِ رَبِّهِ الرَّاغِبُ فِيْمَا زَهِدَ فِيْهِ غَيْرُهُ مِنَ الثَّوَابِ الْجَزِيْلِ وَالثَّنَآءِ الْجَمِيْلِ وَاَلْحَقَكَ اللّٰهُ بِدَرَجَةِ اٰبَآئِكَ فِيْ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ تَعَرَّضْتُ لِزِيَارَةِ اَوْلِيَآئِكَ رَغْبَةً فِيْ ثَوَابِكَ وَرَجَآءً لِمَغْفِرَتِكَ وَجَزِيْلِ اِحْسَانِكَ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَاَنْ تَجْعَلَ رِزْقِيْ بِهِمْ دَآرًّا وَّعَيْشِيْ بِهِمْ قَآرًّا وَّزِيَارَتِيْ بِهِمْ مَقْبُوْلَةً وَّحَيٰوتِيْ بِهِمْ طَيِّبَةً وَّاَدْرِجْنِيْ اِدْرَاجَ الْمُكْرَمِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ مِنْ زِيَارَةِ مَشَاهِدِ

مجرب دعا

بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

تیرہویں دعا، دعا مجرب ہے انس سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس دعا کو ہر صبح و شام پڑھے تو خداوند عالم موکل چار فرشتوں جو اس کی حفاظت کریں گے آگے پیچھے دائیں بائیں سے اور وہ خدا کی امان میں رہے گا اگر جن و انس کو ضرر پہنچانے کی کوشش کریں تو نہیں پہنچا سکیں گے اور وہ یہ دعا ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ

علو مقام و فضیلت حضرت عباسؑ

احبائك مفلحا منجحا قد استوجب غفران الذنوب وستر العیوب وکشف الکروب انك اهل التقوی واهل المغفرۃ اور جب آنحضرت سے وداع کرنا چاہے تو قبر شریف کے پاس جائے اور پڑھے اس دعا کو جو ابو حمزہ ثمالی کی روایت میں ہے اور جسے علماء نے بھی ذکر کیا ہے اور وہ یہ ہے استودعك الله واسترعیك واقرأ علیك السلام آمنا بالله وبرسوله وبکتابه وبما جاء به من عند الله اللهم فاکتبنا مع الشاهدین اللهم لا تجعله آخر العهد من زیارتی قبر ابن اخی رسولك صلی الله علیه وآله وارزقنی زیارته ابدا ما ابقیتنی واحشرنی معه ومع آبائه فی الجنان وعرف بینی وبینه وبین رسولك واولیائك اللهم صل علی محمد وآل محمد وتوفنی علی الایمان بك والتصدیق برسولك والولایة لعلی بن ابی طالب والائمة من ولده علیهم السلام والبراءة من عدوهم فانی قد رضیت یا ربی بذلك وصلی الله علی محمد وآل محمد

پھر اپنے لئے اور مومنین و مسلمین کے لئے دعا کرے اور جو دعا تجھے پسند ہو وہ طلب کرے مؤلف کہتا ہے کہ ایک خبر جو حضرت سید سجاد علیہ السلام سے مروی ہے اس میں روایت کی گئی ہے کہ جس کا ماحصل یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ خداوند عالم رحمت نازل کرے حضرت عباس پر کہ جنہوں نے ایثار کیا اور اپنی جان اپنے بھائی پر قربان کی یہاں تک کہ بھائی کی مدد میں ان کے دونوں بازو قطع ہوگئے اور حق تعالیٰ نے ان کو ان دو بازوؤں کے بدلے ان کو دو پر عنایت فرمائے ہیں کہ جن سے وہ ملائکہ کے ساتھ جنت میں مثل جعفر طیار کے پرواز کرتے ہیں اور حضرت عباس کے لئے خداوند عالم کے نزدیک اتنی قدر و منزلت ہے کہ جس کی وجہ سے باقی تمام شہداء قیامت کے دن ان پر غبطہ اور رشک کریں گے اور سب شہید ان کے مقام و منزلت کی آرزو کریں گے اور نقل منقول ہے کہ وقت شہادت آپ کی عمر چونتیس سال تھی اور جناب ام المومنین جو حضرت عباس علیہ السلام اور ان کے اعیانی بھائیوں کی ماں تھی مدینہ کے باہر بقیع میں تشریف لے جاتی تھیں اور ان کے ماتم میں اس طرح ندبہ اور گریہ کرتی تھیں کہ جو بھی وہاں سے گذرتا تھا رو دیتا تھا دوستوں کا رونا تو کوئی بڑی بات نہیں مروان ابن حاکم

مجرب دعا

اسمه سم ولا داء بسم الله اصبحت وعلی الله توکلت بسم الله علی قلبی ونفسی بسم الله علی دینی وعقلی بسم الله علی اهلی ومالی بسم الله علی ما اعطانی ربی بسم الله الذی لا یضر مع اسمه شیء فی الارض ولا فی السماء وهو السمیع العلیم الله الله ربی لا اشرك به شیئا الله اکبر الله اکبر واعز واجل مما اخاف واحذر عز جارك وجل ثناؤك ولا اله غیرك اللهم انی اعوذ بك من شر نفسی ومن شر کل سلطان شدید ومن

جو بہت بڑا دشمن تھا خاندان نبوت کا وہ بھی جب ام البنین کے پاس سے عبور کرتا تھا تو ان کے رونے کے اثر سے رو دیتا تھا اور یہ اشعار حضرت عباس ابو الفضل علیہ السلام اور ان کے باقی بھائیوں کے مرثیہ میں جناب ام البنین سے نقل ہوئے ہیں

يَا مَنْ رَاَى الْعَبَّاسَ كَرَّ عَلٰى جَمَاهِيرِ النَّقَدِ ۔۔۔ وَوَرَاهُ مِنْ اَبْنَاءِ حَيْدَرَ كُلُّ لَيْثٍ ذِي لَبَدِ

اُنْبِئْتُ اَنَّ ابْنِي اُصِيبَ بِرَاْسِهِ مَقْطُوعَ يَدِ ۔۔۔ وَيْلِي عَلٰى شِبْلِي اَمَالَ بِرَاْسِهِ ضَرْبُ الْعَمَدِ

لَوْ كَانَ سَيْفُكَ فِي يَدَيْكَ لَمَا دَنٰى مِنْهُ اَحَدٌ

نیز یہ اشعار بھی انہیں کی طرف منسوب ہیں:۔

لَا تَدْعُوِنِّي وَيْكِ اُمَّ الْبَنِينِ ۔۔۔ تُذَكِّرِينِي بِلُيُوثِ الْعَرِينِ

كَانَتْ بَنُونَ لِي اُدْعٰى بِهِمْ ۔۔۔ وَالْيَوْمَ اَصْبَحْتُ وَلَا مِنْ بَنِينِ

اَرْبَعَةٌ مِثْلُ نُسُورِ الرُّبٰى ۔۔۔ قَدْ وَاصَلُوا الْمَوْتَ بِقَطْعِ الْوَتِينِ

تَنَازَعَ الْخِرْصَانُ اَشْلَاءَهُمْ ۔۔۔ فَكُلُّهُمْ اَمْسٰى صَرِيعًا طَعِينِ

يَا لَيْتَ شِعْرِي اَكَمَا اَخْبَرُوا ۔۔۔ بِاَنَّ عَبَّاسًا قَطِيعُ الْيَمِينِ

مطلب سوم

حضرت ابی عبد اللہ الحسین علیہ السلام کے زیارات مخصوصہ کے بیان میں ہے اور وہ چند زیارتیں ہیں پہلی زیارت رجب کی پہلی اور رجب کی پندرہ اور شعبان کی پندرہ تاریخ کی ہے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ جو شخص بھی امام حسین علیہ السلام کی زیارت ماہ رجب کی پہلی تاریخ کو کرے تو یقیناً خداوند عالم اس کے گناہوں کو بخش دے گا اور ابن ابی نصر سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کس وقت کروں تو زیادہ اچھا ہے تو آپ نے فرمایا کہ پندرہ رجب اور پندرہ شعبان، شیخ مفید اور سید ابن طاؤس نے ذکر کیا ہے کہ یہ زیارت جو ذکر ہو رہی ہے یہ رجب کے پہلے دن اور پندرہ شعبان کی رات کے لئے ہے لیکن شہید نے علاوہ برآں فرمایا ہے

شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ وَمِنْ شَرِّ قَضَاءِ السُّوءِ وَمِنْ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ چودہویں دعا دعائے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ اَنْ اَفْتَقِرَ فِي غِنَاكَ اَوْ اَضِلَّ فِي هُدَاكَ اَوْ اَذِلَّ فِي عِزِّكَ اَوْ اُضَامَ فِي سُلْطَانِكَ

کہ یہی زیارت رجب کی پہلی رات پندرہ رجب کی رات و دن اور پندرہ شعبان کے دن کے لئے ہے پس ان کے ارشاد کے مطابق یہ زیارت چھ وقتوں کے لئے ہے اور اس زیارت کا طریقہ اور کیفیت یہ ہے جب تو ان اوقات میں ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہے تو غسل کر اور زیادہ پاکیزہ کپڑے پہن اور قبہ مطہرہ آنحضرت کے دروازہ پر قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑا ہو جا اور سلام کر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور امیر المؤمنین علیہ السلام حضرت فاطمہؑ و امام حسنؑ و امام حسینؑ اور باقی ائمہ صلوات اللہ علیہم اجمعین پر اور اس کے بعد زیارت عرفہ کے اذن دخول میں ان بزرگوں پر سلام کرنے کا طریقہ ذکر ہوگا پھر داخل ہو جا اور ضریح مقدس کے قریب کھڑے ہو کر سو مرتبہ اللہ اکبر کہے پھر یہ زیارت پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَاۤءِ الْعَالَمِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ وَابْنَ وَلِيِّهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللّٰهِ وَابْنَ صَفِيِّهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ وَابْنَ حُجَّتِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللّٰهِ وَابْنَ حَبِيبِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَفِيرَ اللّٰهِ وَابْنَ سَفِيرِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَازِنَ الْكِتَابِ الْمَسْطُورِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ التَّوْرٰيةِ وَالْاِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِينَ الرَّحْمٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَرِيكَ الْقُرْاٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمُودَ الدِّينِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَابَ حِكْمَةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَابَ حِطَّةٍ الَّذِي مَنْ دَخَلَهُ كَانَ مِنَ الْاٰمِنِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْبَةَ عِلْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْضِعَ سِرِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثَارِهِ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُورَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِي حَلَّتْ بِفِنَاۤئِكَ وَاَنَاخَتْ بِرَحْلِكَ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي وَنَفْسِي يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ لَقَدْ عَظُمَتِ الْمُصِيبَةُ وَجَلَّتِ الرَّزِيَّةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلٰى جَمِيعِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اَسَّسَتْ اَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً دَفَعَتْكُمْ عَنْ مَقَامِكُمْ وَاَزَالَتْكُمْ عَنْ مَرَاتِبِكُمُ الَّتِي

گھر سے باہر جانے کی دعا

اَوْ اُضْطَهَدَ وَالْاَمْرُ اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ اَنْ اَقُولَ زُورًا اَوْ اَغْشٰى فُجُورًا اَوْ اَنْ اَكُونَ بِكَ مَغْرُورًا

پندرہویں دعا

جو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی دعا ہے۔

ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اجازت چاہی کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا ہوں حضرت گھر سے باہر تشریف لائے آپ اپنے لبوں کو حرکت دے رہے تھے اور فرمایا تو جانتا ہے میں کچھ کلام کر رہا تھا میں نے کہا کہ ہاں آپ پر قربان ہو جاؤں فرمایا میں ایک ایسی کلام کہہ رہا تھا کہ جو

زیارتِ امام حسینؑ

رتبکم اللہ فیہا بابی انت وامی ونفسی یا ابا عبد اللہ اشہد لقد اقشعرت لدماءکم اظلۃ العرش مع اظلۃ الخلائق وبکتکم السماء والارض وسکان الجنان والبر والبحر صلی اللہ علیک عدد ما فی علم اللہ لبیک داعی اللہ ان کان لم یجبک بدنی عند استغاثتک ولسانی عند استنصارک فقد اجابک قلبی وسمعی وبصری سبحان ربنا ان کان وعد ربنا لمفعولا اشہد انک طہر طاہر مطہر من طہر طاہر مطہر طہرت وطہرت بک البلاد وطہرت ارض انت بہا وطہر حرمک اشہد انک قد امرت بالقسط والعدل ودعوت الیہما وانک صادق صدیق صدقت فیما دعوت الیہ وانک ثار اللہ فی الارض واشہد انک قد بلغت عن اللہ وعن جدک رسول اللہ وعن ابیک امیر المؤمنین وعن اخیک الحسن ونصحت وجاہدت فی سبیل اللہ وعبدتہ مخلصا حتی اتاک الیقین فجزاک اللہ خیر جزاء السابقین وصلی اللہ علیک وسلم تسلیما اللہم صل علی محمد وال محمد وصل علی الحسین المظلوم الشہید الرشید قتیل العبرات واسیر الکربات صلوۃ نامیۃ زاکیۃ مبارکۃ یصعد اولہا ولا ینفد اخرہا افضل ما صلیت علی احد من اولاد انبیائک المرسلین یا الہ العالمین اس وقت قبر مطہر کو بوسہ دے اور اپنا داہنا رخسارہ قبر پر رکھ پھر بایاں رخسارہ رکھ پھر قبر کے گرد چکر لگا اور طواف کر اور چاروں طرف سے قبر کو بوسہ دے شیخ مفید فرماتے ہیں کہ اس وقت قبر علی ابن الحسینؑ کی طرف جا اور آنجناب کی قبر کے پاس کھڑا ہو جا اور یہ کہہ السلام علیک ایہا الصدیق الطیب الزکی الحبیب المقرب وابن ریحانۃ رسول اللہ السلام علیک من شہید محتسب ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ما اکرم مقامک واشرف منقلبک اشہد لقد شکر اللہ سعیک واجزل ثوابک والحقک بالذروۃ العالیۃ حیث الشرف کل الشرف وفی الغرف السامیۃ کما من علیک من قبل وجعلک من اہل البیت الذین اذہب اللہ عنہم الرجس وطہرہم تطہیرا صلوات اللہ علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ورضوانہ فاشفع ایہا السید الطاہر الی ربک فی حط الاثقال عن

خاص چیزوں کیلئے دعائیں

کلام کسی نے نہیں محمدؐ گریہ کہ خدا اس کے دنیا و آخرت کے مہمات کی کفایت فرماتا ہے میں نے کہا آپ پر قربان ہو جاؤں مجھے بھی وہ بتائیے فرمایا ہاں جو شخص بھی ان کلمات کو گھر سے باہر نکلنے کے وقت کہے تو اس کے مشکلات حل ہو جائیں گے

بسم اللہ الرحمن الرحیم حسبی اللہ توکلت علی اللہ اللہم انی اسئلک خیر اموری کلہا واعوذ بک من خزی الدنیا وعذاب الاخرۃ

سو ہوئی دعا ادعیۃ الوسائل الے المسائل سے محمد ابن حارث نوفلی خادم حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے

ظَهْرِيْ وَتَخْفِيفِهَا عَنِّيْ وَارْحَمْ ذُلِّيْ وَخُضُوْعِيْ لَكَ وَلِلْمَسِيْلِ اَبِيْكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكُمَا
پھر اپنے آپ کو قبر سے چسپاں کر اور یہ کہہ زَادَ اللّٰهُ فِيْ شَرَفِكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ كَمَا شَرَّفَكُمْ
فِي الدُّنْيَا وَاَسْعَدَكُمْ كَمَا اَسْعَدَ بِكُمْ وَاَشْهَدُ اَنَّكُمْ اَعْلَامُ الدِّيْنِ وَنُجُوْمُ الْعَالَمِيْنَ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ پھر باقی شہداء کی طرف متوجہ ہو اور یہ کہہ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ اللّٰهِ وَاَنْصَارَ رَسُوْلِهٖ وَاَنْصَارَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنْصَارَ فَاطِمَةَ
وَاَنْصَارَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَاَنْصَارَ الْاِسْلَامِ اَشْهَدُ اَنَّكُمْ لَقَدْ نَصَحْتُمْ لِلّٰهِ وَجَاهَدْتُمْ فِيْ
سَبِيْلِهٖ فَجَزَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهٖ اَفْضَلَ الْجَزَاءِ فُزْتُمْ وَاللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا يَا لَيْتَنِيْ
كُنْتُ مَعَكُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا اَشْهَدُ اَنَّكُمْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّكُمْ تُرْزَقُوْنَ اَشْهَدُ
اَنَّكُمُ الشُّهَدَاءُ وَالسُّعَدَاءُ وَاَنَّكُمُ الْفَائِزُوْنَ فِيْ دَرَجَاتِ الْعُلٰى وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ پھر اس کے بعد واپس لوٹ جا آنحضرت کے سرہانے کی طرف
اور نماز زیارت ادا کر اور اپنے اور اپنے ماں باپ و مومن بھائیوں کے لئے دعا مانگ یہ بھی
جان لے کہ سید ابن طاؤس نے حضرت علی اکبر اور باقی شہداء قدس اللہ ارواحہم کے لئے
ایک زیارت نقل کی ہے جو ان کے ناموں پر مشتمل ہے ہم نے اختصار اور اس زیارت کے
شیوع اور شہرت کی وجہ سے نقل نہیں کیا دوسری زیارت پندرہ رجب کی ہے یہ اس گذشتہ
زیارت کے علاوہ ہے اور یہ وہ زیارت ہے کہ جس کے متعلق شیخ مفید نے مزار میں نقل کیا
ہے کہ یہ پندرہ رجب کے مخصوصہ زیارات میں سے کہ جس کو غفیلہ کہتے ہیں، یعنی پندرہ رجب
کو غفیلہ کہتے ہیں نہ زیارت کو اور غفیلہ اس لئے کہتے ہیں کیونکہ عام لوگ اس کی فضیلت سے
غافل ہیں پس جب تو اس وقت آنحضرت کی زیارت کا قصد کرے اور صحن شریف کے
دروازے پر پہنچے پس داخل ہو یعنی حرم مطہر میں اور تین مرتبہ اللہ اکبر کہہ اور قبر منور کے قریب
کھڑے ہو کر یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اٰلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا صَفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ مِنْ خَلْقِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا سَادَةَ السَّادَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا لُيُوْثَ الْغَابَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا سُفُنَ النَّجَاةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

خاص چیزوں کیلئے دعائیں

منقول ہے کہ جب مامون نے اپنی بیٹی کی شادی حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے کی تو حضرت نے اس کو لکھا کہ ہر عورت کے لئے شوہر کی طرف سے حق مہر ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے اموال آخرت میں ذخیرہ کئے ہیں جب کہ تمہیں دنیا میں مال دیا ہے میں نے تیری بیٹی کا مہر کو وسائل الی المسائل دیا ہے اور وہ مناجات ہے جو مجھے میرے باپ نے دی ہے اور ان کو ان کے باپ جناب موسیٰ علیہ السلام ابن جعفر نے اور ان کو ان کے باپ جعفر علیہ السلام سے اور ان کو ان کے باپ محمد سے اور ان کو ان کے

يَا وَارِثَ عِلْمِ الْاَنْبِيَاءِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اٰدَمَ صَفْوَةِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِيِّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِسْمٰعِيْلَ ذَبِيْحِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوْسٰى كَلِيْمِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيْسٰى رُوْحِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيْبِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ خَدِيْجَةَ الْكُبْرٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهِيْدُ ابْنَ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَتِيْلُ ابْنَ الْقَتِيْلِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللهِ وَابْنَ وَلِيِّهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ وَابْنَ حُجَّتِهِ عَلٰى خَلْقِهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبَرَرْتَ بِوَالِدَيْكَ وَجَاهَدْتَ عَدُوَّكَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ تَسْمَعُ الْكَلَامَ وَتَرُدُّ الْجَوَابَ وَاَنَّكَ حَبِيْبُ اللهِ وَخَلِيْلُهُ وَنَجِيْبُهُ وَصَفِيُّهُ وَابْنُ صَفِيِّهِ يَا مَوْلَايَ وَابْنَ مَوْلَايَ زُرْتُكَ مُشْتَاقًا فَكُنْ لِيْ شَفِيْعًا اِلَى اللهِ يَا سَيِّدِيْ وَاَسْتَشْفِعُ اِلَى اللهِ بِجَدِّكَ سَيِّدِ النَّبِيِّيْنَ وَبِاَبِيْكَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ وَبِاُمِّكَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلَا لَعَنَ اللهُ قَاتِلِيْكَ وَلَعَنَ اللهُ ظَالِمِيْكَ وَلَعَنَ اللهُ سَالِبِيْكَ وَمُبْغِضِيْكَ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اس کے بعد قبر مطہر کا بوسہ دے اور جناب علی اکبر کی قبر کی طرف متوجہ ہو کر یہ زیارت پڑھے — اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَابْنَ مَوْلَايَ لَعَنَ اللهُ قَاتِلِيْكَ وَلَعَنَ اللهُ ظَالِمِيْكَ اِنِّيْ اَتَقَرَّبُ اِلَى اللهِ بِزِيَارَتِكُمْ وَبِمَحَبَّتِكُمْ وَاَبْرَءُ اِلَى اللهِ مِنْ اَعْدَائِكُمْ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ پھر وہاں سے چلا جا یہاں تک کہ قبور شہدا رضوان اللہ علیہم تک پہنچ جائے تو وہاں رک جا اور یہ کہہ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَرْوَاحِ الْمُنِيْخَةِ بِقَبْرِ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا طَاهِرِيْنَ مِنَ الدَّنَسِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مَهْدِيُّوْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَبْرَارَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْحَافِّيْنَ بِقُبُوْرِكُمْ اَجْمَعِيْنَ جَمَعَنَا اللهُ وَاِيَّاكُمْ فِيْ مُسْتَقَرِّ رَحْمَتِهِ وَتَحْتَ عَرْشِهِ اِنَّهُ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اس کے

خاص چیزوں کیلئے دعائیں

باپ علی ابن الحسین سے اور ان کو ان کے باپ حسین علیہ السلام سے اور انہیں ان کے بھائی حسنؑ سے اور انہیں ان کے باپ امیر المومنین علیہ السلام علی ابن ابی طالب صلوات اللہ علیہم سے اور انہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہنچی ہے اور آپ کو جبرئیل علیہ السلام نے دی اور کہا کہ اے محمد رب العزت نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور فرماتا ہے یہ دنیا اور آخرت کے خزانوں کی چابی ہے اور اس کو اپنے مطالب کے لئے وسیلہ قرار دے تاکہ تو اپنی مراد کو پہنچے اور تیرا مطلب پورا ہو جائے لیکن اس

بعد حرم عباسؑ امیر المومنین علیہ السلام کی طرف جا اور جب وہاں پہنچ جائے تو آنجناب کے قبہ کے دروازہ پر رک جا اور یہ کہہ سَلَامُ اللّٰہِ وَسَلَامُ مَلٰٓئِکَتِہِ الْمُقَرَّبِیْنَ آخر زیارت تک جو کہ اس سے پہلے (ص ۴۳۱) گذر چکی ہے تیسری زیارت پندرہ شعبان کی ہے۔ جان لے کہ بہت سی احادیث پندرہ شعبان کو آنحضرت کی زیارت کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں اور اس معاملہ میں بس اتنا کافی ہے کہ بہت سی معتبر اسناد سے حضرت امام زین العابدین اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے وارد ہوا ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ اس کے ساتھ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مصافحہ کریں تو وہ پندرہ شعبان کو ابی عبد اللہ الحسین علیہ السلام کی زیارت کرے کیونکہ فرشتے اور ارواح انبیاء اجازت طلب کرتے ہیں اور آنحضرت کی زیارت کے لئے آتے ہیں پس خوش قسمت ہے وہ شخص کہ جو ان سے مصافحہ کرے اور وہ اس سے مصافحہ کریں اور ان میں پانچ اولی العزم پیغمبر بھی نوح وابراہیم وموسٰی وعیسٰی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجمعین شامل ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا ان کو کیوں اولوالعزم کہا جاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ کیونکہ یہ مشرق ومغرب جن وانس پر مبعوث کئے گئے ہیں باقی رہا الفاظ زیارت پس وہ دو طریقے سے نقل ہوئے ہیں ایک تو وہی زیارت ہے جو اول رجب کے لئے نقل ہو چکی ہے اور دوسری زیارت وہ ہے کہ جسے شیخ کفعمی نے کتاب بلد الامین میں حضرت صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور وہ زیارت اس طرح ہے۔ حضرت کی قبر کے نزدیک کھڑا ہو جا اور یہ کہہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الزَّکِیُّ اُوْدِعُکَ شَھَادَۃً مِّنِّیْ لَکَ تُقَرِّبُنِیْ اِلَیْکَ فِیْ یَوْمِ شَفَاعَتِکَ اَشْھَدُ اَنَّکَ قُتِلْتَ وَلَمْ تَمُتْ بَلْ بِرَجَاءِ حَیٰوتِکَ حَیِیَتْ قُلُوْبُ شِیْعَتِکَ وَبِضِیَاءِ نُوْرِکَ اھْتَدَی الطَّالِبُوْنَ اِلَیْکَ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ نُوْرُ اللّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یُطْفَأْ وَلَا یُطْفَأُ اَبَدًا وَاَنَّکَ وَجْہُ اللّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَھْلِکْ وَلَا یُھْلَکُ اَبَدًا وَاَشْھَدُ اَنَّ ھٰذِہِ التُّرْبَۃَ تُرْبَتُکَ وَھٰذَا الْحَرَمَ حَرَمُکَ وَھٰذَا الْمَصْرَعَ مَصْرَعُ بَدَنِکَ لَا ذَلِیْلَ وَاللّٰہِ مُعِزُّکَ وَلَا مَغْلُوْبَ وَاللّٰہِ نَاصِرُکَ ھٰذِہٖ شَھَادَۃٌ لِیْ عِنْدَکَ اِلٰی یَوْمِ قَبْضِ رُوْحِیْ بِحَضْرَتِکَ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ چوتھی زیارت شبہائے قدر کی زیارت ہے جان لے کہ احادیث امام حسین علیہ السلام کی ماہ

خاص چیزوں کیلئے دعائیں

کو حاجات دنیا میں استعمال نہ کر تاکہ تیرا حصہ آخرت میں کم نہ ہو اور وہ دس وسیلے ہیں کہ جن سے رغبات کے دروازے کھل جاتے ہیں اور ان کے ذریعہ حاجات طلب کی جاتی ہیں اور وہ پوری ہوتی ہیں اور اس کا نسخہ یہ ہے۔

مناجات استخارہ

اَللّٰھُمَّ اِنَّ خِیَرَتَکَ فِیْمَا اَسْتَخِرْتُکَ فِیْہِ تُنِیْلُ الرَّغَائِبَ وَتُجْزِلُ الْمَوَاھِبَ وَتُغْنِمُ الْمَطَالِبَ وَتُطَیِّبُ الْمَکَاسِبَ وَتَھْدِیْ اِلٰی اَجْمَلِ الْمَذَاھِبِ وَتَسُوْقُ اِلٰی اَحْمَدِ الْعَوَاقِبِ وَتَقِیْ مَخُوْفَ النَّوَائِبِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ فِیْمَا عَزَمَ رَاْیِیْ

شب قدر میں زیارت امام حسینؑ

مبارک رمضان میں خصوصاً پہلی رات اور پندرہویں رات اور آخری رات اور بالخصوص شبہائے قدر کی زیارت کی فضیلت میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں اور حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص امام حسین علیہ السلام کی زیارت ماہ رمضان کی تیئسویں رات کو کرے اور یہ وہی رات ہے جس کے متعلق امید ہے کہ شب قدر ہے اور اسی رات میں ہر امر محکم جدا اور مقدر ہوتا ہے تو اس کے ساتھ چوبیس ہزار فرشتے اور پیغمبر مصافحہ کرتے ہیں، کہ جو تمام کے تمام خداوند عالم سے اجازت چاہتے ہیں کہ اس رات آنحضرت کی زیارت کریں ایک اور حدیث معتبر میں حضرت صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب شب قدر ہوتی ہے تو ساتویں آسمان میں بطنان عرش سے ایک منادی ندا کرتا ہے کہ خداوند عالم نے بخش دیا ہے ہر اس شخص کو جو حسینؑ کی زیارت کے لئے آیا ہے اور ابن قولویہ نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص ماہ رمضان میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے اور زیارت کے راستے میں مر جائے تو اس کے عرض اور حساب نہیں ہوگا اور اس کو کہا جاتا ہے کہ بغیر خوف و خطر کے بہشت میں داخل ہو جا باقی رہے وہ الفاظ کہ جن کے ساتھ حضرت امام حسین علیہ السلام کی شب قدر میں زیارت کی جاتی ہے پس اس طرح ہے کہ شیخ مفید اور محمد بن مشہدی ابن طاؤس اور شہید علیہم رحمۃ اللہ نے کتب مزار میں ذکر کیا ہے اور اس زیارت کو شب قدر اور عیدین یعنی روز عید فطر اور قربان کے ساتھ مختص قرار دیا ہے اور شیخ محمد ابن المشہدی نے اپنے اسناد معتبرہ کے ساتھ حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ آنحضرت سے فرمایا کہ جب تو زیارت ابی عبد اللہ الحسین علیہ السلام کا قصد کرے تو غسل کرنے کے بعد آنحضرت کے مشہد کی طرف جائے درانحالیکہ پاکیزہ ترین لباس تو نے پہنا ہوا ہو تو جب حضرت کی قبر کے نزدیک کھڑا ہو تو اپنا رخ آنحضرت کی طرف کر اور قبلہ کو اپنے دو کندھوں کے درمیان قرار دے اور یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الصِّدِّيْقَةِ الطَّاهِرَةِ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَ

خاص چیزوں کیلئے دعائیں

عَلَيْهِ وَقَادِرٍ عَقْلِيْ
اِلَيْهِ وَسَهِّلِ اللّٰهُمَّ فِيْهِ
مَا تَوَعَّرَ وَتَيَسَّرَ مِنْهُ
مَا تَعَسَّرَ وَاكْفِنِيْ
فِيْهِ الْمُهِمَّ وَادْفَعْ بِهٖ
عَنِّيْ كُلَّ مُلِمٍّ وَاجْعَلْ
يَا رَبِّ عَوَاقِبَهٗ غُنْمًا
وَمَخُوْفَهٗ سِلْمًا وَبُعْدَهٗ
قُرْبًا وَجَدْبَهٗ خِصْبًا
وَاَرْسِلِ اللّٰهُمَّ اِجَابَتِيْ
وَاَنْجِحْ طَلِبَتِيْ وَاقْضِ
حَاجَتِيْ وَاقْطَعْ عَنِّيْ
عَوَائِقَهَا وَامْنَعْ عَنِّيْ
بَوَائِقَهَا وَاَعْطِنِي اللّٰهُمَّ
لِوَاءَ الظَّفَرِ وَالْخِيَرَةِ
فِيْمَا اسْتَخَرْتُكَ وَ
وُفُوْرَ الْمَغْنَمِ فِيْمَا
دَعَوْتُكَ وَعَوَائِدَ
الْاِفْضَالِ فِيْمَا رَجَوْتُكَ
وَاَقْرِنْهُ اللّٰهُمَّ بِالنَّجَاحِ
وَخُصَّهٗ بِالصَّلَاحِ
وَاَرِنِيْ اَسْبَابَ الْخِيَرَةِ
فِيْهِ وَاضِحَةً وَاَعْلَامَ

شب قدر میں زیارت امام حسینؑ

اٰتیتَ الزَّکٰوۃَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَیْتَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَتَلَوْتَ الْکِتَابَ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ
وَجَاھَدْتَ فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ وَصَبَرْتَ عَلَی الْاَذٰی فِیْ جَنْبِہٖ مُحْتَسِبًا حَتّٰی اَتَاکَ الْیَقِیْنُ اَشْھَدُ
اَنَّ الَّذِیْنَ خَالَفُوْکَ وَحَارَبُوْکَ وَالَّذِیْنَ خَذَلُوْکَ وَالَّذِیْنَ قَتَلُوْکَ مَلْعُوْنُوْنَ عَلٰی لِسَانِ
النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی لَعَنَ اللّٰہُ الظَّالِمِیْنَ لَکُمْ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَضَاعَفَ
عَلَیْھِمُ الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ اَتَیْتُکَ یَا مَوْلَایَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّکَ مُوَالِیًا لِاَوْلِیَائِکَ
مُعَادِیًا لِاَعْدَائِکَ مُسْتَبْصِرًا بِالْھُدَی الَّذِیْ اَنْتَ عَلَیْہِ عَارِفًا بِضَلَالَۃِ مَنْ خَالَفَکَ
فَاشْفَعْ لِیْ عِنْدَ رَبِّکَ پھر قبر کے ساتھ لپٹ جا اور اپنا چہرہ قبر کے اوپر رکھ دے پھر سر مقدس
کی طرف جا اور یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ وَسَمَائِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی رُوْحِکَ
الطَّیِّبِ وَجَسَدِکَ الطَّاھِرِ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا مَوْلَایَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پھر قبر کے ساتھ
لپٹ جا اور اس کو بوسہ دے اور اپنا منہ اس کے اوپر رکھ دے پھر سر کی طرف جا کر دو رکعت
نماز زیارت ادا کر اور ان دو رکعتوں کے بعد جتنا ہو سکے نماز پڑھ پھر پاؤں کی طرف جا اور
علی بن الحسین علیہما السلام کی زیارت کر اور یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَایَ وَابْنَ مَوْلَایَ وَرَحْمَۃُ
اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ظَلَمَکَ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ قَتَلَکَ وَضَاعَفَ عَلَیْھِمُ الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ
اور دعا کر جو کچھ چاہے پھر شہداء کی زیارت کر درآنحالیکہ قبر کے پائینتی سمت سے تو قبلہ کی طرف
مائل ہو اور پھر یہ کہہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَیُّھَا الصِّدِّیْقُوْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَیُّھَا الشُّھَدَاءُ الصَّابِرُوْنَ
اَشْھَدُ اَنَّکُمْ جَاھَدْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَصَبَرْتُمْ عَلَی الْاَذٰی فِیْ جَنْبِ اللّٰہِ وَنَصَحْتُمْ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ
حَتّٰی اَتَاکُمُ الْیَقِیْنُ اَشْھَدُ اَنَّکُمْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّکُمْ تُرْزَقُوْنَ فَجَزَاکُمُ اللّٰہُ عَنِ
الْاِسْلَامِ وَاَھْلِہٖ اَفْضَلَ جَزَاءِ الْمُحْسِنِیْنَ وَجَمَعَ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ فِیْ مَحَلِّ النَّعِیْمِ پھر عباس ابن
امیر المومنین علیہما السلام کی زیارت کے لئے جا جب تو وہاں پہنچے اور آنجناب کے
پاس کھڑا ہو جائے تو یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا
الْعَبْدُ الصَّالِحُ الْمُطِیْعُ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ اَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ جَاھَدْتَ وَنَصَحْتَ وَصَبَرْتَ حَتّٰی اَتَاکَ
الْیَقِیْنُ لَعَنَ اللّٰہُ الظَّالِمِیْنَ لَکُمْ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَاَلْحَقَھُمْ بِدَرْکِ الْجَحِیْمِ پھر نماز مستحبی

خاص چیزوں کیلئے دعائیں

غُمُوْمُھَا لَا فُرْجَۃَ وَاشْدُدْ
خِنَاقَ تَعْسِیْرِھَا وَانْشُرْ
صَرِیْعَ تَیْسِیْرِھَا وَبَیِّنِ
اللّٰھُمَّ مُلْتَبَسَھَا وَاَطْلِقْ
مُحْتَبَسَھَا وَمَکِّنْ
اُسَّھَا حَتّٰی تَکُوْنَ
خِیَرَۃً مُقْبِلَۃً بِالْغُنْمِ
مُزِیْلَۃً لِلْغُرْمِ عَاجِلَۃً
لِلنَّفْعِ بَاقِیَۃَ الصُّنْعِ
اِنَّکَ مَلِیٌّ بِالْمَزِیْدِ
مُبْتَدِئٌ بِالْجُوْدِ

مناجات استقالہ

اَللّٰھُمَّ اِنَّ الرَّجَاءَ
لِسَعَۃِ رَحْمَتِکَ
اَنْطَقَنِیْ بِاسْتِقَالَتِکَ
وَالْاَمَلَ لِاَنَاتِکَ
وَرِفْقِکَ شَجَّعَنِیْ
عَلٰی طَلَبِ اَمَانِکَ
وَعَفْوِکَ وَلِیْ یَا رَبِّ
ذُنُوْبٌ قَدْ وَاجَھَتْھَا
اَوْجُہُ الْاِنْتِقَامِ بِخَطَایَا
قَدْ لَاحَظَتْھَا اَعْیُنُ
الْاِصْطِلَامِ وَاسْتَوْجَبْتُ

آنجناب کی مسجد میں جتنا چاہے ادا کرے اور باہر نکل آئے **پانچویں زیارت** حضرت امام حسین علیہ السلام کی وہ زیارت ہے جو عید فطر و قربان میں پڑھی جاتی ہے بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص تین راتوں میں ایک رات قبر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے تو اس کے گذشتہ اور آئندہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں عید فطر کی رات یا عید الضحیٰ کی رات یا پندرہ شعبان کی رات روایت معتبر سے حضرت موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سے منقول ہے کہ جو شخص تین راتوں میں سے ایک رات حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے تو اس کے گذشتہ اور آئندہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ پندرہ شعبان تیئسویں ماہ رمضان کی رات اور عید فطر کی رات اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ایک ہی سال میں پندرہ شعبان کی رات اور عید فطر اور عرفہ کی رات امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے۔ تو خداوند عالم اس کے لئے ہزار حج مبرور اور ہزار عمرہ مقبولہ لکھتا ہے اور اس کی ہزار حاجت دنیا و آخرت پوری ہوتی ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو شخص عرفہ کی رات زمین کربلا میں ہو اور روز عید کی زیارت تک وہیں رہے اور پھر پلٹ آئے تو خداوند عالم اس سال کے شر سے اس کی حفاظت کرے گا۔ جان لے کہ علماء نے ان دو شریف عیدوں کے لئے دو زیارتیں نقل کی ہیں ایک تو وہی گذشتہ جو شبہائے قدر کے لئے ذکر ہو چکی ہے اور دوسری یہ زیارت ہے اور علماء کے کلمات سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلی زیارت عیدین کے دنوں کے لئے ہے اور یہ زیارت عیدین کی راتوں کے لئے ہے فرماتے ہیں جب تو ارادہ کرے ان دو راتوں میں آنحضرت کی زیارت کرے تو قبہ مطہرہ کے دروازے پر کھڑا ہو جا اور قبر کی طرف نگاہ کر اور اذن طلب کرتے ہوئے یہ کہے یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ الذَّلِيْلُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَالْمُصَغَّرُ فِيْ عُلُوِّ قَدْرِكَ وَالْمُعْتَرِفُ بِحَقِّكَ جَاءَكَ مُسْتَجِيْرًا بِكَ قَاصِدًا اِلٰى حَرَمِكَ مُتَوَجِّهًا اِلٰى مَقَامِكَ مُتَوَسِّلًا اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِكَ ءَاَدْخُلُ يَا مَوْلَايَ ءَاَدْخُلُ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ ءَاَدْخُلُ يَا مَلٰٓئِكَةَ اللّٰهِ الْمُحْدِقِيْنَ بِهٰذَا الْحَرَمِ الْمُقِيْمِيْنَ فِيْ هٰذَا الْمَشْهَدِ پس اگر تیرا دل خشوع کرے اور تیری آنکھوں سے آنسو

بِهَا عَلٰى عَدْلِكَ اَلِيْمَ
الْعَذَابِ وَاسْتَحْقَقْتُ
بِاجْتِرَاحِهَا مُبِيْرَ
الْعِقَابِ وَخِفْتُ
تَعْوِيْقَهَا لِاِجَابَتِيْ
وَرَدَّهَا اِيَّايَ عَنْ
قَضَاءِ حَاجَتِيْ وَاِبْطَالَهَا
لِطَلِبَتِيْ وَقَطْعَهَا
لِاَسْبَابِ رَغْبَتِيْ مِنْ
اَجْلِ مَا قَدْ اَنْقَضَ
ظَهْرِيْ مِنْ ثِقْلِهَا وَ
بَهَظَنِيْ مِنَ الْاِسْتِقْلَالِ
بِحَمْلِهَا ثُمَّ تَرَاجَعْتُ
رَبِّ اِلٰى حِلْمِكَ عَنِ
الْخَاطِئِيْنَ وَعَفْوِكَ
عَنِ الْمُذْنِبِيْنَ وَرَحْمَتِكَ
لِلْعَاصِيْنَ فَاَقْبَلْتُ
بِثِقَتِيْ مُتَوَكِّلًا عَلَيْكَ
طَارِحًا نَفْسِيْ بَيْنَ
يَدَيْكَ شَاكِيًا بَثِّيْ
اِلَيْكَ سَائِلًا مَا لَا
اَسْتَوْجِبُهُ مِنْ تَفْرِيْجِ
الْهَمِّ وَلَا اَسْتَحِقُّهُ مِنْ

جاری ہوں تو دائیں پاؤں کو بائیں پاؤں سے پہلے رکھ کر داخل ہو اور یہ کہے بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْنِي مُنْزَلًا مُبَارَكًا وَاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ پھر کہے اَللهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ الْمَاجِدِ الْاَحَدِ الْمُتَفَضِّلِ الْمَنَّانِ الْمُتَطَوِّلِ الْحَنَّانِ الَّذِيْ مِنْ تَطَوُّلِهٖ سَهَّلَ لِيْ زِيَارَةَ مَوْلَايَ بِاِحْسَانِهٖ لَمْ يَجْعَلْنِيْ عَنْ زِيَارَتِهٖ مَمْنُوْعًا وَّلَا عَنْ ذِمَّتِهٖ مَدْفُوْعًا بَلْ تَطَوَّلَ وَمَنَحَ پھر داخل ہو اور جب روضے کے درمیان پہنچے تو خضوع وگریہ وتضرع کی حالت میں قبر مطہر کے سامنے کھڑے ہو کر یہ کہہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اٰدَمَ صَفْوَةِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوْحٍ اَمِيْنِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوْسٰى كَلِيْمِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيْسٰى رُوْحِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ حَبِيْبِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عَلِيٍّ حُجَّةِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَصِيُّ الْبَرُّ التَّقِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللهِ وَابْنَ ثَارِهٖ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَجَاهَدْتَ فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهٖ حَتّٰى اسْتُبِيْحَ حُرْمُكَ وَقُتِلْتَ مَظْلُوْمًا پھر سر مقدس کے قریب خاشع دل اور گریاں آنکھوں کے ساتھ کھڑا ہو جا اور یہ کہہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَطَلَ الْمُسْلِمِيْنَ يَا مَوْلَايَ اَشْهَدُ اَنَّكَ كُنْتَ نُوْرًا فِي الْاَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَالْاَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ بِاَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلْبِسْكَ مِنْ مُدْلَهِمَّاتِ ثِيَابِهَا وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ دَعَآئِمِ الدِّيْنِ وَاَرْكَانِ الْمُسْلِمِيْنَ وَمَعْقِلِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ الْهَادِي الْمَهْدِيُّ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَاَعْلَامُ الْهُدٰى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَالْحُجَّةُ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا پھر قبر کے ساتھ لپٹ جا اور یہ کہہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ يَا مَوْلَايَ اَنَا مُوَالٍ لِوَلِيِّكُمْ وَمُعَادٍ

تَنْفِيْسِ الْغَمِّ مُسْتَقِيْلًا لِكَرَبَاتِيْ وَاتِّقَاءً مَوْلَايَ بِكَ اَللّٰهُمَّ فَامْنُنْ عَلَيَّ بِالْفَرَجِ وَتَطَوَّلْ عَلَيَّ بِسُهُوْلَةِ الْمَخْرَجِ وَادْلُلْنِيْ بِرَاْفَتِكَ عَلٰى سَمْتِ الْمَنْهَجِ وَاَزْلِقْنِيْ بِقُدْرَتِكَ عَنِ الطَّرِيْقِ الْاَعْوَجِ وَخَلِّصْنِيْ مِنْ سِجْنِ الْكَرْبِ بِاِقَالَتِكَ وَاَطْلِقْ اَسْرِيْ بِرَحْمَتِكَ وَاَطِلْ عَلَيَّ بِرِضْوَانِكَ وَجُدْ عَلَيَّ بِاِحْسَانِكَ وَاَقِلْنِيْ عَثْرَتِيْ وَفَرِّجْ كُرْبَتِيْ وَارْحَمْ عَبْرَتِيْ وَلَا تَحْجُبْ دَعْوَتِيْ وَاشْدُدْ بِالْاِقَالَةِ اَزْرِيْ وَقَوِّ بِهَا ظَهْرِيْ وَاَصْلِحْ بِهَا اَمْرِيْ وَاَطِلْ بِهَا عُمْرِيْ وَارْحَمْنِيْ يَوْمَ حَشْرِيْ وَوَقْتَ نَشْرِيْ اِنَّكَ

بِعَدُوِّکُمْ وَاَنَا بِکُمْ مُؤْمِنٌ وَبِاِیَابِکُمْ مُوْقِنٌ بِشَرَائِعِ دِیْنِیْ وَخَوَاتِیْمِ عَمَلِیْ وَقَلْبِیْ لِقَلْبِکُمْ
سِلْمٌ وَاَمْرِیْ لِاَمْرِکُمْ مُتَّبِعٌ یَا مَوْلَایَ اَتَیْتُکَ خَائِفًا فَاٰمِنِّیْ وَاَتَیْتُکَ مُسْتَجِیْرًا فَاَجِرْنِیْ
وَاَتَیْتُکَ فَقِیْرًا فَاَغْنِنِیْ سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ اَنْتَ مَوْلَایَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَی الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ اٰمَنْتُ بِسِرِّکُمْ
وَعَلَانِیَتِکُمْ وَبِظَاهِرِکُمْ وَبَاطِنِکُمْ وَاَوَّلِکُمْ وَاٰخِرِکُمْ وَاَشْهَدُ اَنَّکَ التَّالِیْ لِکِتَابِ اللّٰهِ وَاَمِیْنُ اللّٰهِ
الدَّاعِیْ اِلَی اللّٰهِ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً ظَلَمَتْکَ وَاُمَّةً قَتَلَتْکَ وَ
وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِکَ فَرَضِیَتْ بِهٖ ۔ پھر دو رکعت نماز آنحضرت کے سرہانے
ادا کر اور جب سلام کہہ چکے تو یہ کہہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَکَ صَلَّیْتُ وَلَکَ رَکَعْتُ وَلَکَ سَجَدْتُّ وَحْدَکَ
لَا شَرِیْکَ لَکَ فَاِنَّهٗ لَا تَجُوْزُ الصَّلٰوةُ وَالرُّکُوْعُ وَالسُّجُوْدُ اِلَّا لَکَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَبْلِغْهُمْ عَنِّیْ اَفْضَلَ السَّلَامِ وَالتَّحِیَّةِ وَارْدُدْ عَلَیَّ مِنْهُمُ السَّلَامَ
اَللّٰهُمَّ وَهَاتَانِ الرَّکْعَتَانِ هَدِیَّةٌ مِّنِّیْ اِلٰی سَیِّدِی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّعَلَیْهِ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّیْ وَاجْزِنِیْ عَلَیْهِمَا اَفْضَلَ اَمَلِیْ وَرَجَائِیْ فِیْکَ وَفِیْ وَلِیِّکَ یَا وَلِیَّ الْمُؤْمِنِیْنَ
پھر قبر کے ساتھ لپٹ جا اور اس کو بوسہ دے اور یہ کہہ اَلسَّلَامُ عَلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ الْمَظْلُوْمِ الشَّهِیْدِ قَتِیْلِ
الْعَبَرَاتِ وَاَسِیْرِ الْکُرُبَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّهٗ وَلِیُّکَ وَابْنُ وَلِیِّکَ وَصَفِیُّکَ الثَّائِرُ بِحَقِّکَ
اَکْرَمْتَهٗ بِکَرَامَتِکَ وَخَتَمْتَ لَهٗ بِالشَّهَادَةِ وَجَعَلْتَهٗ سَیِّدًا مِّنَ السَّادَةِ وَقَائِدًا مِّنَ
الْقَادَةِ وَاَکْرَمْتَهٗ بِطِیْبِ الْوِلَادَةِ وَاَعْطَیْتَهٗ مَوَارِیْثَ الْاَنْبِیَاءِ وَجَعَلْتَهٗ حُجَّةً عَلٰی خَلْقِکَ
مِنَ الْاَوْصِیَاءِ فَاَعْذَرَ فِی الدُّعَاءِ وَمَنَحَ النَّصِیْحَةَ وَبَذَلَ مُهْجَتَهٗ فِیْکَ حَتّٰی اسْتَنْقَذَ عِبَادَکَ
مِنَ الْجَهَالَةِ وَحَیْرَةِ الضَّلَالَةِ وَقَدْ تَوَازَرَ عَلَیْهِ مَنْ غَرَّتْهُ الدُّنْیَا وَبَاعَ حَظَّهٗ مِنَ الْاٰخِرَةِ
بِالْاَدْنٰی وَتَرَدّٰی فِیْ هَوَاهُ وَاَسْخَطَکَ وَاَسْخَطَ نَبِیَّکَ وَاَطَاعَ مِنْ عِبَادِکَ اُولِی الشِّقَاقِ وَ
النِّفَاقِ وَحَمَلَةَ الْاَوْزَارِ الْمُسْتَوْجِبِیْنَ النَّارَ فَجَاهَدَهُمْ فِیْکَ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا مُّقْبِلًا
غَیْرَ مُدْبِرٍ لَا تَاْخُذُهٗ فِی اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ حَتّٰی سُفِکَ فِیْ طَاعَتِکَ دَمُهٗ وَاسْتُبِیْحَ
حَرِیْمُهٗ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ لَعْنًا وَّبِیْلًا وَّعَذِّبْهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا پھر علی بن الحسین علیہما السلام
کی طرف جا اور وہ جناب حضرت امام حسین علیہ السلام کے پائے مبارک کی طرف ہیں۔

جَوَادٌ کَرِیْمٌ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔

مناجات سفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ سَفَرًا فَخِرْ لِیْ فِیْهِ وَاَوْضِحْ لِیْ فِیْهِ سَبِیْلَ الرَّاْیِ وَفَهِّمْنِیْهِ وَافْتَحْ لِیْ عَزْمِیْ بِالْاِسْتِقَامَةِ وَاشْمُلْنِیْ فِیْ سَفَرِیْ بِالسَّلَامَةِ وَاَفِدْ لِیْ جَزِیْلَ الْحَظِّ وَالْکَرَامَةِ وَاکْلَاْنِیْ بِحُسْنِ الْحِفْظِ وَالْحِرَاسَةِ وَجَنِّبْنِیْ اَللّٰهُمَّ وَعْثَاءَ الْاَسْفَارِ وَسَهِّلْ لِیْ حُزُوْنَةَ الْاَوْعَارِ وَاطْوِ لِیْ بِسَاطَ الْمَرَاحِلِ وَقَرِّبْ مِنِّیْ بُعْدَ نَاْیِ الْمَنَاهِلِ وَبَاعِدْ فِی الْمَسِیْرِ بَیْنَ خُطَی الرَّوَاحِلِ حَتّٰی تُقَرِّبَ نِیَاطَ الْبَعِیْدِ وَتُسَهِّلَ وُعُوْرَ الشَّدِیْدِ وَلَقِّنِیْ اَللّٰهُمَّ فِیْ سَفَرِیْ نُجْحَ

پس یہ کہہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃِ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْمَظْلُوْمُ الشَّھِیْدُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ عِشْتَ سَعِیْدًا وَ قُتِلْتَ مَظْلُوْمًا شَھِیْدًا پھر قبور شہداء رضوان اللہ علیہم کی طرف منہ کر اور یہ کہہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَیُّھَا الذَّآبُّوْنَ عَنْ تَوْحِیْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ بِاَبِیْ اَنْتُمْ وَ اُمِّیْ فُزْتُمْ فَوْزًا عَظِیْمًا پھر حضرت عباس ابن علی علیہما السلام کی قبر کی طرف جا اور آنجناب کی ضریح کے پاس کھڑے ہو کر یہ کہہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَ الصِّدِّیْقُ الْمُوَاسِیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اٰمَنْتَ بِاللّٰہِ وَ نَصَرْتَ ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَ دَعَوْتَ اِلٰی سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ وَاسَیْتَ بِنَفْسِکَ فَعَلَیْکَ مِنَ اللّٰہِ اَفْضَلُ التَّحِیَّۃِ وَ السَّلَامُ پھر قبر کے ساتھ لپٹ جا اور یہ کہہ بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ یَا نَاصِرَ دِیْنِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَاصِرَ الْحُسَیْنِ الصِّدِّیْقِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَاصِرَ الْحُسَیْنِ الشَّھِیْدِ عَلَیْکَ مِنِّی السَّلَامُ مَا بَقِیْتُ وَ بَقِیَ اللَّیْلُ وَ النَّھَارُ پھر آنجناب کے سرہانے دو رکعت نماز ادا کر اور اس کے بعد وہ کہے کہ جو دعا حضرت امام حسین علیہ السلام کے پاس کہتا ہے یعنی دعائے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ صَلَّیْتُ الخ پڑھے پھر قبر حسین علیہ السلام کی طرف پلٹ آ اور جتنا دیر تک تو چاہے وہیں رہ مگر مستحب یہ ہے کہ اس مکان شریف کو اپنی خواب گاہ قرار نہ دے اور جب آنحضرت سے وداع کرنا چاہے تو سرہانے کی طرف کھڑے ہو کر گریہ کرتے ہوئے یہ کہہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَایَ سَلَامَ مُوَدِّعٍ لَا قَالٍ وَ لَا سَئِمٍ فَاِنْ اَنْصَرِفْ فَلَا عَنْ مَلَالَۃٍ وَ اِنْ اُقِمْ فَلَا عَنْ سُوْٓءِ ظَنٍّ بِمَا وَعَدَ اللّٰہُ الصَّابِرِیْنَ یَا مَوْلَایَ لَا جَعَلَہُ اللّٰہُ اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنِّیْ لِزِیَارَتِکَ وَ رَزَقَنِیَ الْعَوْدَ اِلَیْکَ وَ الْمُقَامَ فِیْ حَرَمِکَ وَ الْکَوْنَ فِیْ مَشْھَدِکَ اٰمِیْنَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ پھر ضریح کو بوسہ دے اور اپنے سارے بدن کو اس پر مس کر کیونکہ یہ تیرے لئے حرز و امان کا باعث ہے۔ اور پھر باہر آ حضرت کے حرم سے اس طریقے سے کہ تیرا منہ قبر کی طرف ہو اور اس طرف پشت نہ کر اور یہ کہہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَابَ الْمُقَامِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَرِیْکَ الْقُرْاٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّۃَ الْخِصَامِ اَلسَّلَامُ

خاص چیزوں کیلئے دعائیں

طَائِرُ الْوَاقِیَۃِ وَ ھَبْنِیْ
فِیْہِ غُنْمَ الْعَافِیَۃِ
وَ خَفِیْرَ الْاِسْتِقْلَالِ وَ
دَلِیْلَ مُجَاوَرَۃِ الْاَھْوَالِ
وَ بَاعِثَ وُفُوْرِ الْکِفَایَۃِ
وَ سَائِحَ خَفِیْرِ الْوِلَایَۃِ
وَ جَعَلَہُ اللّٰھُمَّ سَبَبَ
عَظِیْمِ السِّلْمِ حَاصِلَ
الْغُنْمِ وَ اجْعَلِ اللَّیْلَ
عَلَیَّ سِتْرًا مِنَ الْاٰفَاتِ
وَ النَّھَارَ مَانِعًا
مِنَ الْھَلَکَاتِ وَ
اقْطَعْ عَنِّیْ قَطْعَ لُصُوْصِہٖ
بِقُدْرَتِکَ وَ احْرُسْنِیْ
مِنْ وُحُوْشِہٖ بِقُوَّتِکَ
حَتّٰی تَکُوْنَ السَّلَامَۃُ
فِیْہِ مُصَاحِبَتِیْ وَ
الْعَافِیَۃُ فِیْہِ مُقَارِنَتِیْ
وَ الْیُمْنُ سَائِقِیْ وَ الْیُسْرُ
مُعَانِقِیْ وَ الْعُسْرُ
مُفَارِقِیْ وَ الْفَوْزُ
مُوَافِقِیْ وَ الْاَمْنُ
مُرَافِقِیْ اِنَّکَ ذُوالطَّوْلِ

عَلَيْكَ يَا سَفِينَةَ النَّجَاةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مَلٰٓئِكَةَ رَبِّي الْمُقِيمِينَ فِي هٰذَا الْحَرَمِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَدًا مَا بَقِيتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ اور کہہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پھر باہر چلا جا اور سید ابن طاؤس ومحمد ابن المشہدی نے کہا ہے کہ جب تونے ایسا کیا تو گویا کہ تو مثل اس شخص کے ہے کہ خدا کی عرش پر زیارت کی ہو۔

چھٹی زیارت امام حسین علیہ السلام کی عرفہ کے دن کی زیارت ہے۔ جان تو کہ جو کچھ اہل بیت عصمت وطہارت علیہم السلام سے زیارت عرفہ کے متعلق کثرت اخبار اور زیادہ فضیلت وثواب وارد ہوا ہے وہ حد احصا سے باہر ہے، اور ہم زائرین کی تشویق کے لئے چند احادیث پر اکتفا کرتے ہیں بسند معتبر بشیر دہان سے منقول ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ بعض اوقات حج مجھ سے فوت ہو جاتا ہے اور میں عرفہ کے دن قبر امام حسین علیہ السلام کے پاس گذارتا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ اے بشیر تو بڑا اچھا کرتا ہے جو مومن امام حسین علیہ السلام کے حق کو پہچانتے ہوئے آنحضرت کی قبر کی زیارت عید کے علاوہ کسی دن کرے تو اس کے لئے بیس حج اور بیس عمرہ مبرورہ ومقبولہ اور بیس جہاد جو کہ اس نے کسی پیغمبر مرسل اور امام عادل کی معیت میں ہو کا ثواب لکھا جاتا ہے اور جو شخص عرفہ کے دن آنحضرت کی زیارت ان کی معرفت کے ساتھ کرے تو اس کے لئے ہزار حج ہزار عمرہ پسندیدہ ومقبولہ اور ہزار جہاد جو نبی مرسل یا امام عادل کی معیت میں واقع ہوں کا ثواب ملتا ہے میں نے کہا کہ موقف عرفات کا ثواب کہاں مل سکتا ہے پس آنحضرت نے غضبناک شخص کی طرح نظر کی اور فرمایا کہ اے بشیر جب کوئی مومن عرفہ کے دن قبر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے جائے اور نہر فرات سے غسل کرے پھر آنحضرت کی قبر کی طرف متوجہ ہو تو خداوند عالم لکھے گا اس کے لئے ہر قدم کے لئے جو وہ رکھتا ہے ایک حج تمام مناسک حج کے ساتھ جنہیں وہ بجالائے راوی کہتا ہے کہ میرا یہ گمان ہے کہ حضرت نے عمرہ بھی فرمایا اور بہت سی احادیث جو بہت معتبر ہیں میں وارد ہیں کہ حق تعالیٰ عرفہ کے دن کہ قبل اس کے کہ اہل موقف عرفات کی طرف نظر کرے پہلے نظر رحمت زائرین قبر امام حسین علیہ السلام

خاص چیزوں کیلئے دعائیں

وَالْمَنِّ وَالْقُوَّةِ وَالْحَوْلِ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَبِعِبَادِكَ بَصِيرٌ خَبِيرٌ

مناجات طلب رزق

اَللّٰهُمَّ اَرْسِلْ عَلَيَّ سِجَالَ رِزْقِكَ مِدْرَارًا وَاَمْطِرْ عَلَيَّ سَحَائِبَ اِفْضَالِكَ غِزَارًا وَاَدِمْ غَيْثَ نَيْلِكَ اِلَيَّ سِجَالًا وَاَسْبِلْ مَزِيدَ نِعَمِكَ عَلٰى خَلَّتِي اِسْبَالًا وَاَفْقِرْنِي بِجُودِكَ اِلَيْكَ وَاَغْنِنِي عَمَّنْ يَطْلُبُ مَا لَدَيْكَ وَدَاوِ دَاءَ فَقْرِي بِدَوَاءِ فَضْلِكَ وَانْعَشْ صَرْعَةَ عَيْلَتِي بِطَوْلِكَ وَتَصَدَّقْ عَلٰى اِقْلَالِي بِكَثْرَةِ عَطَائِكَ وَعَلَى اخْتِلَالِي بِكَرِيمِ حِبَائِكَ وَسَهِّلْ رَبِّ سَبِيلَ الرِّزْقِ اِلَيَّ وَثَبِّتْ قَوَاعِدَهُ لَدَيَّ

عرفہ کے دن زیارت امام حسینؑ

کی طرف فرماتا ہے اور حدیث معتبر میں رفاعہ سے منقول ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے مجھے فرمایا کہ کیا تو نے اس سال حج کیا ہے تو میں نے کہا کہ آپ پر فدا ہو جاؤں پیسے میرے پاس نہ تھے کہ حج کے لئے جاؤں لیکن عرفہ کا دن میں نے قبر امام حسین علیہ السلام پر گذارا ہے تو آپ نے فرمایا کہ اے رفاعہ تو نے کوئی کوتاہی نہیں کی ان چیزوں سے جو اہل منیٰ نے وہاں ادا کی ہیں اگر یہ چیز نہ ہوتی کہ۔ میں مکروہ سمجھتا ہوں کہ لوگ حج کو ترک کر دیں تو البتہ میں تجھے ایسی حدیث بتاتا ہوں کہ تو کبھی بھی آنحضرت کی زیارت کو ترک نہ کرتا۔ کچھ دیر تک حضرت خاموش رہے اور اس کے بعد فرمایا کہ مجھے میرے پدر بزرگوار نے خبر دی ہے کہ جو شخص قبر امام حسین علیہ السلام کی طرف جائے اور آنحضرت کے حق کو بھی جانتا ہو اور تکبر کے ساتھ بھی نہ جائے تو اس کے ساتھ ہزار فرشتے دائیں طرف اور ہزار فرشتے بائیں طرف ہوتے ہیں اور اس کے لئے ہزار حج اور ہزار عمرہ کا ثواب لکھا جاتا ہے جو اس نے کسی نبی یا وصی نبی کی معیت میں ادا کیا ہو۔ باقی رہا کیفیت زیارت آنحضرت تو وہ ایسے ہے جیسے علماء اجلا اور رؤسائے مذہب و ملت نے فرمایا ہے کہ جب تو چاہے کہ اس دن آنحضرت کی زیارت کرے تو اگر تیرے لئے ممکن ہو کہ نہر فرات سے غسل کرے تو ایسا کرو ورنہ جس پانی سے ہو سکے اور پاکیزہ ترین لباس پہن اور آرام و وقار و تانی کے ساتھ آنحضرت کی زیارت کا قصد کر پھر جب حائر کے دروازے پر پہنچے تو اللہ اکبر کہہ اور یہ پڑھ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ لَقَدْ جَاۤءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى فَاطِمَةَ الزَّهْرَاۤءِ سَيِّدَةِ نِسَاۤءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اَلسَّلَامُ عَلٰى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ اَلسَّلَامُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى عليه السلام اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اَلسَّلَامُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اَلسَّلَامُ عَلَى الْخَلَفِ الصَّالِحِ الْمُنْتَظَرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ الْمُوَالِيْ لِوَلِيِّكَ الْمُعَادِيْ لِعَدُوِّكَ اسْتَجَارَ بِمَشْهَدِكَ وَتَقَرَّبَ اِلَى اللّٰهِ بِقَصْدِكَ

خاص چیزوں کیلئے دعائیں

وَنَعِّشْ بِيْ عُيُوْنَ سَعَتِهٖ بِرَحْمَتِكَ وَنَجِّرْ اَنْهَارَ رَغَدِ الْعَيْشِ قِبَلِيْ بِرَاْفَتِكَ وَاَجْدِبْ اَرْضَ فَقْرِيْ وَاَخْصِبْ جَدْبَ ضُرِّيْ وَاصْرِفْ عَنِّيْ فِي الرِّزْقِ الْعَوَائِقَ وَاقْطَعْ عَنِّيْ مِنَ الضِّيْقِ الْعَلَائِقَ وَارْمِنِيْ مِنْ سَعَةِ الرِّزْقِ اللّٰهُمَّ بِاَخْصَبِ سِهَامِهٖ وَاحْبُنِيْ مِنْ رَغَدِ الْعَيْشِ بِاَكْثَرِ دَوَامِهٖ اَكْسُنِيْ اللّٰهُمَّ سَرَابِيْلَ السَّعَةِ وَجَلَابِيْبَ الدَّعَةِ فَاِنِّيْ يَا رَبِّ مُنْتَظِرٌ لِاِنْعَامِكَ بِحَذْفِ الْمَضِيْقِ وَلِتَطَوُّلِكَ بِقَطْعِ التَّعْوِيْقِ وَلِتَفَضُّلِكَ بِاِزَالَةِ التَّقْتِيْرِ وَلِوُصُوْلِ حَبْلِيْ بِكَرَمِكَ بِالتَّيْسِيْرِ وَاَمْطِرِ اللّٰهُمَّ عَلَيَّ سَمَاۤءَ

عرفہ کے دن زیارت امام حسینؑ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانِیْ لِوَلَایَتِکَ وَخَصَّنِیْ بِزِیَارَتِکَ وَسَهَّلَ لِیْ قَصْدَکَ پھر روضہ اقدس میں داخل ہو جا اور سرہانے کے برابر کھڑے ہو کر یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اٰدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ ـــــ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ مُوْسٰی کَلِیْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ عِیْسٰی رُوْحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ عَلِیِّ نِ الْمُرْتَضٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ خَدِیْجَةَ الْکُبْرٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثَارِهٖ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ اَشْهَدُ اَنَّکَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَیْتَ الزَّکٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَیْتَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاَطَعْتَ اللّٰهَ حَتّٰی اَتٰیکَ الْیَقِیْنُ فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْکَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً ظَلَمَتْکَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِکَ فَرَضِیَتْ بِهٖ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ وَاَنْبِیَآئَهٗ وَرُسُلَهٗ اَنِّیْ بِکُمْ مُؤْمِنٌ وَبِاِیَابِکُمْ مُوْقِنٌ بِشَرَائِعِ دِیْنِیْ وَخَوَاتِیْمِ عَمَلِیْ وَمُنْقَلَبِیْ اِلٰی رَبِّیْ فَصَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی اَرْوَاحِکُمْ وَعَلٰی اَجْسَادِکُمْ وَعَلٰی شَاهِدِکُمْ وَعَلٰی غَآئِبِکُمْ وَظَاهِرِکُمْ وَبَاطِنِکُمْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ وَابْنَ اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَابْنَ قَآئِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ اِلٰی جَنّٰتِ النَّعِیْمِ وَکَیْفَ لَا تَکُوْنُ کَذٰلِکَ وَاَنْتَ بَابُ الْهُدٰی وَاِمَامُ التُّقٰی وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰی وَالْحُجَّةُ عَلٰی اَهْلِ الدُّنْیَا وَخَامِسُ اَصْحَابِ الْکِسَآءِ غَذَتْکَ یَدُ الرَّحْمَةِ وَرَضَعْتَ مِنْ ثَدْیِ الْاِیْمَانِ وَرُبِّیْتَ فِیْ حِجْرِ الْاِسْلَامِ فَالنَّفْسُ غَیْرُ رَاضِیَةٍ بِفِرَاقِکَ وَلَا شَاکَّةٍ فِیْ حَیٰوتِکَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰبَآئِکَ وَاَبْنَآئِکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَرِیْعَ الْعَبْرَةِ السَّاکِبَةِ وَقَرِیْنَ الْمُصِیْبَةِ الرَّاتِبَةِ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اسْتَحَلَّتْ مِنْکَ الْمَحَارِمَ فَقُتِلْتَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ مَقْهُوْرًا وَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ بِکَ مَوْتُوْرًا وَاَصْبَحَ کِتَابُ اللّٰهِ بِفَقْدِکَ مَهْجُوْرًا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی جَدِّکَ وَاَبِیْکَ

خاص چیزوں کیلئے دعائیں

رِزْقِکَ بِجَمَالِ الدِّیْمِ وَاَغْنِنِیْ عَنْ خَلْقِکَ بِعَوَائِدِ النِّعَمِ وَارْمِ مَقَاتِلَ الْاِقْتَارِ مِنِّیْ وَاحْمِلْ کَشْفَ الضُّرِّ عَنِّیْ عَلٰی مَطَایَا الْاِعْجَالِ وَاضْرِبْ عَنِّی الضِّیْقَ بِسَیْفِ الْاِسْتِیْصَالِ وَاَتْحِفْنِیْ رَبِّ مِنْکَ بِسَعَةِ الْاِفْضَالِ وَامْدُدْنِیْ بِنُمُوِّ الْاَمْوَالِ وَاحْرُسْنِیْ مِنْ ضِیْقِ الْاِقْلَالِ وَاقْبِضْ عَنِّیْ سُوْٓءَ الْجَدْبِ وَابْسُطْ لِیْ بِسَاطَ الْخِصْبِ وَاسْقِنِیْ مِنْ مَآءِ رِزْقِکَ غَدَقًا وَانْهَجْ لِیْ مِنْ عَمِیْمِ بَذْلِکَ طُرُقًا وَفَاجِئْنِیْ بِالثَّرْوَةِ وَالْمَالِ وَانْعَشْنِیْ بِهٖ مِنَ الْاِقْلَالِ وَصَبِّحْنِیْ بِالْاِسْتِظْهَارِ وَمَسِّنِیْ بِالتَّمَکُّنِ مِنَ الْیَسَارِ

عرفہ کے دن زیارت امام حسینؑ

وَاُمِّكَ وَاَخِيكَ وَعَلَى الْاَئِمَّةِ مِنْ بَنِيكَ وَعَلَى الْمُسْتَشْهَدِينَ مَعَكَ وَعَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ
الْحَافِّينَ بِقَبْرِكَ وَالشَّاهِدِينَ لِزُوَّارِكَ الْمُؤْمِنِينَ بِالْقَبُولِ عَلَى دُعَآءِ شِيعَتِكَ وَالسَّلَامُ
عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يَا اَبَا
عَبْدِاللّٰهِ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّتِ الْمُصِيبَةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلَى جَمِيعِ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اَسْرَجَتْ وَاَلْجَمَتْ وَتَهَيَّاَتْ لِقِتَالِكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ
قَصَدْتُ حَرَمَكَ وَاَتَيْتُ مَشْهَدَكَ اَسْئَلُ اللّٰهَ بِالشَّاْنِ الَّذِي لَكَ عِنْدَهُ وَبِالْمَحَلِّ
الَّذِي لَكَ لَدَيْهِ اَنْ يُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ يَجْعَلَنِي مَعَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَ
الْاٰخِرَةِ بِمَنِّهِ وَجُودِهِ وَكَرَمِهِ پھر ضریح کو بوسہ دے اور سرہانے کی طرف دو رکعت نماز
ادا کر اور ان دو رکعتوں میں جو سورۃ چاہے پڑھ اور جب فارغ ہو جائے تو یہ کہہ اَللّٰهُمَّ
اِنِّي صَلَّيْتُ وَرَكَعْتُ وَسَجَدْتُ لَكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لِاَنَّ الصَّلٰوةَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ
لَا تَكُونُ لَكَ لِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَبْلِغْهُمْ
عَنِّي اَفْضَلَ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ وَارْدُدْ عَلَيَّ مِنْهُمُ التَّحِيَّةَ وَالسَّلَامَ اَللّٰهُمَّ وَهَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ
هَدِيَّةٌ مِنِّي اِلَى مَوْلَايَ وَسَيِّدِي وَاِمَامِي الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ ذٰلِكَ مِنِّي وَاجْزِنِي عَلَى ذٰلِكَ اَفْضَلَ اَمَلِي وَرَجَائِي فِيكَ
وَفِي وَلِيِّكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ پھر کھڑا ہو جا اور امام حسین علیہ السلام کے پائے مبارک
کی طرف جا اور علی بن الحسین علیہما السلام کی زیارت کر اور آنجناب کا سر ابی عبداللہ علیہ السلام
کے پاؤں کے قریب ہے پس یہ کہہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا ابْنَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْحُسَيْنِ
الشَّهِيدِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّهِيدُ ابْنُ الشَّهِيدِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمَظْلُومُ ابْنُ
الْمَظْلُومِ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ
فَرَضِيَتْ بِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ وَابْنَ وَلِيِّهِ لَقَدْ
عَظُمَتِ الْمُصِيبَةُ وَجَلَّتِ الرَّزِيَّةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلَى جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ فَلَعَنَ اللّٰهُ

تمام چیزوں کیلئے دعائیں

اِنَّكَ ذُو الطَّوْلِ الْعَظِيمِ
وَالْفَضْلِ الْعَمِيمِ وَ
الْمَنِّ الْجَسِيمِ وَاَنْتَ
الْجَوَادُ الْكَرِيمُ

مناجات استعاذہ،

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ
مِنْ مُلِمَّاتِ نَوَازِلِ
الْبَلَآءِ وَاَهْوَالِ عَظَآئِمِ
الضَّرَّآءِ فَاَعِذْنِي رَبِّ
مِنْ صَرْعَةِ الْبَاْسَآءِ
وَاحْجُبْنِي مِنْ سَطَوَاتِ
الْبَلَآءِ وَنَجِّنِي مِنْ مُفَا
جَاَةِ النِّقَمِ وَاَجِرْنِي
مِنْ زَوَالِ النِّعَمِ وَمِنْ
زَلَلِ الْقَدَمِ وَاجْعَلْنِي
اَللّٰهُمَّ فِي حِيَاطَةِ عِزِّكَ
وَحِفَاظِ حِرْزِكَ مِنْ
مُبَاغَتَةِ الدَّوَآئِرِ
وَمُعَاجَلَةِ الْبَوَادِرِ
اَللّٰهُمَّ رَبِّ وَاَرْضَ
الْبَلَآءِ فَاخْسِفْهَا
وَعَرْصَةَ الْمِحَنِ فَارْجُفْهَا
وَشَمْسَ النَّوَآئِبِ

اُمَّۃً قَتَلَتْکَ وَ اَبْرَءُ اِلَی اللّٰہِ وَ اِلَیْکَ مِنْهُمْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ پھر شہدا کی طرف متوجہ ہو اور ان کی زیارت کر اور یہ کہہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ وَ اَحِبَّآئَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَصْفِیَآءَ اللّٰہِ وَ اَوِدَّآئَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ دِیْنِ اللّٰہِ وَ اَنْصَارَ نَبِیِّهٖ وَ اَنْصَارَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اَنْصَارَ فَاطِمَةَ سَیِّدَةِ نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ اَبِیْ مُحَمَّدِنِ الْحَسَنِ الْوَلِیِّ النَّاصِحِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الْحُسَیْنِ الشَّهِیْدِ الْمَظْلُوْمِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ بِاَبِیْ اَنْتُمْ وَ اُمِّیْ طِبْتُمْ وَ طَابَتِ الْاَرْضُ الَّتِیْ فِیْهَا دُفِنْتُمْ وَ فُزْتُمْ وَ اللّٰہِ فَوْزًا عَظِیْمًا یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَکُمْ فَاَفُوْزَ مَعَکُمْ فِی الْجِنَانِ مَعَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا وَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُهٗ پھر امام حسین علیہ السلام کے سرہانہ کی طرف پلٹ آ اور اپنے لئے اور اپنے اہل وعیال اور مومنین بھائیوں کے لئے بہت زیادہ دعا مانگ سید ابن طاؤس اور شہید فرماتے ہیں اور پھر قبہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف جا جب وہاں پہنچے تو آنجناب کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْفَضْلِ الْعَبَّاسَ ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ اَوَّلِ الْقَوْمِ اِسْلَامًا وَ اَقْدَمِهِمْ اِیْمَانًا وَ اَقْوَمِهِمْ بِدِیْنِ اللّٰہِ وَ اَحْوَطِهِمْ عَلَی الْاِسْلَامِ اَشْهَدُ لَقَدْ نَصَحْتَ لِلّٰہِ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِاَخِیْکَ فَنِعْمَ الْاَخُ الْمُوَاسِیْ فَلَعَنَ اللّٰہُ اُمَّةً قَتَلَتْکَ وَ لَعَنَ اللّٰہُ اُمَّةً ظَلَمَتْکَ وَ لَعَنَ اللّٰہُ اُمَّةً اِسْتَحَلَّتْ مِنْکَ الْمَحَارِمَ وَ انْتَهَکَتْ فِیْ قَتْلِکَ حُرْمَةَ الْاِسْلَامِ فَنِعْمَ الْاَخُ الصَّابِرُ الْمُجَاهِدُ الْمُحَامِی النَّاصِرُ وَ الْاَخُ الدَّافِعُ عَنْ اَخِیْهِ الْمُجِیْبُ اِلٰی طَاعَةِ رَبِّهِ الرَّاغِبُ فِیْمَا زَهِدَ فِیْهِ غَیْرُهٗ مِنَ الثَّوَابِ الْجَزِیْلِ وَ الثَّنَآءِ الْجَمِیْلِ وَ اَلْحَقَکَ اللّٰہُ بِدَرَجَةِ اٰبَآئِکَ فِیْ دَارِ النَّعِیْمِ اِنَّهٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ پھر اپنے آپ کو قبر کے اوپر گرا دے اور کہہ اَللّٰهُمَّ لَکَ تَعَرَّضْتُ وَ لِزِیَارَةِ اَوْلِیَآئِکَ قَصَدْتُ رَغْبَةً فِیْ ثَوَابِکَ وَ رَجَآءً لِمَغْفِرَتِکَ وَ جَزِیْلِ اِحْسَانِکَ فَاَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تَجْعَلَ رِزْقِیْ بِهِمْ دَآرًّا وَّ عَیْشِیْ بِهِمْ قَآرًّا وَّ زِیَارَتِیْ بِهِمْ

خاص چیزوں کیلئے دعائیں

فَاکْشِفْهَا وَجِبَالَ السُّوْءِ فَانْسِفْهَا وَکُرَبَ الدَّهْرِ فَاکْشِفْهَا وَعَوَائِقَ الْاُمُوْرِ فَاصْرِفْهَا وَاَوْرِدْنِیْ حِیَاضَ السَّلَامَةِ وَاحْمِلْنِیْ عَلٰی مَطَایَا الْکَرَامَةِ وَاصْحَبْنِیْ بِاِقَالَةِ الْعَثْرَةِ وَاشْمَلْنِیْ بِسَتْرِ الْعَوْرَةِ وَجُدْ عَلَیَّ یَا رَبِّ بِاٰلَائِکَ وَکَشْفِ بَلَائِکَ وَدَفْعِ ضَرَّائِکَ وَادْفَعْ عَنِّیْ کَلَاکِلَ عَذَابِکَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ اَلِیْمَ عِقَابِکَ وَاَعِذْنِیْ مِنْ بَوَائِقِ الدُّهُوْرِ وَاَنْقِذْنِیْ مِنْ سُوْءِ عَوَاقِبِ الْاُمُوْرِ الْمُرْتَجِیْ مِنْ جَمِیْعِ الْحَذَرِ وَاصْرِفْ صَفَاةَ الْبَلَآءِ عَنْ اَمْرِیْ وَاشْلُلْ یَدَهٗ عَنِّیْ مَدٰی عُمُرِیْ اِنَّکَ الرَّبُّ الْمَجِیْدُ الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْفَعَّالُ

مَقْبُولَةً وَذَنْبِيْ بِهِمْ مَغْفُوْرًا اَقْلِبْنِيْ بِهِمْ مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا دُعَائِيْ بِاَفْضَلِ مَا يَنْقَلِبُ بِهِ اَحَدٌ مِنْ زُوَّارِهِ وَالْقَاصِدِيْنَ اِلَيْهِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پھر ضریح کو بوسے اور آنحضرت کے پاس نماز زیارت ادا کر یا اور جو کچھ چاہے اور جب آنحضرت سے وداع کرنے لگے تو وہ زیارت پڑھ جو پہلے آنحضرت کے وداع میں ذکر ہو چکی ہے ساتویں زیارت زیارت عاشورہ ہے جان لے کہ جو زیارتیں عاشورہ کے دن کے لئے نقل ہوئی ہیں وہ چند ہیں اور ہم اختصار کی وجہ سے دو زیارتوں پر اکتفا کرتے ہیں اور پہلے دوسرے باب میں روز عاشورہ کے اعمال جہاں ذکر کئے ہیں ایک زیارت وہاں بھی نقل کر چکے ہیں مع ان مطالب کے اس جگہ کے ساتھ مناسبت رکھتے ہیں باقی رہیں دو زیارتیں تو ان میں سے پہلی زیارت عاشورہ ہی ہے جو معروف ہے کہ جو دور نزدیک سے پڑھی جاتی ہے اور اس کی شرح جیسے شیخ ابو جعفر طوسی نے کتاب مصباح میں ذکر فرمائی ہے اس طرح ہے کہ محمد ابن اسماعیل ابن بزیع نے صالح ابن عقبہ سے اور اس نے اپنے باپ سے اور اس نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص دسویں محرم کے دن امام حسین ابن علی کی زیارت کرے یہاں تک کہ آپ کی قبر کے پاس گریہ کرے تو وہ قیامت کے دن خدا سے ملاقات کرے گا دو ہزار حج دو ہزار عمرہ اور دو ہزار جہاد کے ثواب کے ساتھ کہ جن کا ثواب مثل اس شخص کے ثواب کے ہو گا کہ جس نے حج و عمرہ و جہاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ معصومین علیہم السلام کی خدمت میں ادا کیا ہو، راوی کہتا ہے میں نے عرض کی آپ پر فدا ہو جاؤں اس شخص کے لئے کیا ثواب ہے کہ کربلا سے دو شہروں میں رہتا ہوں اور اس دن اس کے لئے ممکن نہ ہو کہ آپ کی قبر کی زیارت کے لئے جائے جناب نے فرمایا جب ایسا ہو تو وہ صحراء کی طرف جائے یا اپنے گھر کی بلند چھت کے اوپر چڑھے اور آنحضرت کی طرف اشارہ سلام کے ساتھ کرے۔ اور کوشش کرے آنحضرت کے قاتلین پر نفرین کرنے کی اور اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور دن کے اول حصے میں زوال سے پہلے پہلے یہ عمل بجا لائے اور پھر حسین علیہ السلام پر ندبہ اور گریہ کرے اور حکم کرے ان لوگوں کو جو گھر میں ہیں اگر ان سے

خاص چیزوں کیلئے دعائیں

بسماشید

مناجات طلب توبہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ قَصَدْتُ اِلَيْكَ بِاِخْلَاصِ تَوْبَةٍ نَصُوْحٍ وَتَثْبِيْتِ عَقْدٍ صَحِيْحٍ وَدُعَاءِ قَلْبٍ قَرِيْحٍ وَاِعْلَانِ قَوْلٍ صَرِيْحٍ اَللّٰهُمَّ فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ مُخْلِصَ التَّوْبَةِ وَاِقْبَالَ سَرِيْعِ الْاَوْبَةِ وَمَصَارِعَ تَخَشُّعِ الْحَوْبَةِ وَقَابِلْ يَا رَبِّ تَوْبَتِيْ بِجَزِيْلِ الثَّوَابِ وَكَرِيْمِ الْمَآبِ وَحَطِّ الْعِقَابِ وَصَرْفِ الْعَذَابِ وَغُنْمِ الْاِيَابِ وَسِتْرِ الْحِجَابِ وَامْحُ اللّٰهُمَّ مَا ثَبَتَ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَاغْسِلْ بِقَبُوْلِهَا جَمِيْعَ عُيُوْبِيْ وَاجْعَلْهَا جَالِيَةً لِقَلْبِيْ شَاخِصَةً لِبَصِيْرَةِ لُبِّيْ غَاسِلَةً لِدَرَنِيْ مُطَهِّرَةً لِنَجَاسَةِ بَدَنِيْ مُصَحِّحَةً فِيْهَا ضَمِيْرِيْ عَاجِلَةً اِلَى

تقیّہ نہیں کرتا تو وہ بھی گریہ کریں اور اپنے گھر میں مصیبت برپا کرے آنحضرت پر اظہار جزع کرتے ہوئے اور ایک دوسرے کو وہ تعزیت دیں حسین علیہ السلام کی مصیبت کی وجہ سے تو میں ضامن ہوں خدا کی طرف سے ان لوگوں کے لئے کہ جب وہ یہ عمل بجالائیں تو ان کو بھی پورا وہی ثواب ملے گا میں نے کہا کہ آپ پر فدا ہو جاؤں کہ آپ اس ثواب کے ضامن اور کفیل ہیں تو آپ نے فرمایا کہ ہاں میں ضامن اور کفیل ہر اس شخص کے لئے جو یہ عمل بجالائے میں نے کہا وہ کس طرح سے ایک دوسرے کو تعزیت کہیں تو آپ نے فرمایا کہ یہ کہیں اَعْظَمَ اللہُ اُجُوْرَنَا بِمُصَابِنَا بِالْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَجَعَلَنَا وَاِیَّاکُمْ مِنَ الطَّالِبِیْنَ بِثَارِہٖ مَعَ وَلِیِّہٖ الْاِمَامِ الْمَھْدِیِّ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ یعنی خداوند عالم زیادہ فرمائے ہمارے اجروں کو بسبب ہمارے مصیبت زدہ ہونے کے امام حسین علیہ السلام کے ساتھ اور قرار دے ہمیں اور تمہیں طالبان خون حسینؑ میں سے اس کے ولی امام مہدیؑ جو آل محمد علیہم السلام میں سے ہیں کی مصیبت میں اور اگر تجھ سے ہو سکے تو اس دن اپنی حاجت کے لئے باہر نہ جائے تو ایسا کر کیونکہ وہ نحس دن ہے کہ جس میں کسی مومن کی حاجت پوری نہیں ہوتی اور اگر پوری بھی ہو جائے تو وہ اس کے لئے مبارک نہیں ہو گی اور اس میں خیر و رشد نہیں دیکھے گا اور تم میں سے کوئی بھی اس دن اپنے گھر کے لئے کوئی چیز ذخیرہ نہ کرے۔ کیونکہ جو شخص بھی اس دن کوئی ذخیرہ کرے گا اس میں برکت نہیں دیکھے گا اور وہ اس کے لئے مبارک نہیں ہو گی اور ان لوگوں کے لئے کہ اپنے اہل میں سے جن کے لئے ذخیرہ کیا ہے۔ پس جب یہ عمل بجالائیں گے تو خداوند عالم لکھے گا ان کے لئے ہزار حج ہزار عمرہ اور ہزار جہاد کا ثواب جو اس نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مصیبت میں کیا ہو۔ اور اس کے لئے ہو گی مزدوری اور ثواب ہر پیغمبر رسول وصی صدیق شہید کی مصیبت کا کہ جو خود بخود فوت ہوا ہے یا قتل کیا گیا ہے اس وقت سے کہ جب سے خدا نے دنیا کو خلق کیا ہے اور اس زمانے تک کہ جب قیامت قائم ہو گی، صالح ابن عقبہ اور سیف ابن عمیرہ کہتے ہیں کہ علقمہ ابن محمد حضرمی نے کہا کہ میں نے حضرت باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ مجھے ایسی دعا تعلیم فرمائیں کہ جسے میں دسویں

خاص چیزوں کے لیے دعائیں

الْوَفَاءِ بِھَا بِصِدْرَتِیْ
وَاقْبَلْ یَا رَبِّ تَوْبَتِیْ
فَاِنَّھَا تَصْدُرُ مِنْ اِخْلَاصِ
نِیَّتِیْ وَمَحْضٍ مِنْ تَصْحِیْحِ
بَصِیْرَتِیْ وَاحْتِفَالًا فِیْ
طَوِیَّتِیْ وَاجْتِھَادًا فِیْ
نَقَاءِ سَرِیْرَتِیْ وَتَثْبِیْتًا
لِاِنَابَتِیْ وَمُسَارَعَةً
اِلٰی اَمْرِكَ بِطَاعَتِیْ
وَاجْلُ اللّٰھُمَّ بِالتَّوْبَةِ
عَنِّیْ ظُلْمَةَ الْاِصْرَارِ
وَامْحُ بِھَا مَا قَدَّمْتُهٗ
مِنَ الْاَوْزَارِ وَاکْسُنِیْ
لِبَاسَ التَّقْوٰی وَجَلَابِیْبَ
الْھُدٰی فَقَدْ خَلَعْتُ
رِبْقَ الْمَعَاصِیْ عَنْ
جِلْدِیْ وَنَزَعْتُ سِرْبَالَ
الذُّنُوْبِ عَنْ جَسَدِیْ
مُسْتَمْسِکًا رَبِّ
بِقُدْرَتِكَ مُسْتَعِیْنًا
عَلٰی نَفْسِیْ بِعِزَّتِكَ
مُسْتَوْدِعًا تَوْبَتِیْ
مِنَ النَّکْثِ بِخَفْرَتِكَ

کے دن جب آپ کی نزدیک سے زیارت کروں تو وہ دعا پڑھوں اور ایسی دعا کہ جسے
میں اس وقت پڑھوں جب نزدیک سے زیارت نہ کرسکوں اور چاہوں کہ دور کے شہروں
سے اور اپنے گھر سے آپ کو اشارے کے ساتھ سلام کروں تو آپ نے مجھے فرمایا کہ اے
علقمہ جب تو دو رکعت نماز ادا کرے بعد اس کے کہ تو سلام کے لئے آنحضرت کی طرف اشارہ
کرے تو اشارہ کرنے کے وقت تکبیر کہنے کے بعد یہ کہہ (یعنی آنے والی زیارت) پس البتہ
جب تو نے یہ قبول کیا تو تحقیق تو نے دعا کی ہے اس طرح جیسے کہ ملائکہ جو آنحضرت کے
زائر ہیں دعا کرتے ہیں تو لکھے گا خداوند عالم ہزار لاکھ درجے اور تو ہوگا مثل اس شخص کے جو امام
حسین علیہ السلام کے ساتھ شہید ہوئے ہیں اور ان کے درجات میں شریک ہوگا اور تو شمار
کیا جائے گا ان شہداء میں جو حضرت کے ساتھ شہید ہوئے ہیں اور تیرے لئے ہر نبی و رسول
اور ہر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے والے کا ثواب لکھا جائیگا جس دن سے آپ
شہید ہوئے آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر خدا کا سلام ہے وہ زیارت عاشورہ یہ ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا ثَارَ اللهِ وَابْنَ ثَارِهٖ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِيْ حَلَّتْ
بِفِنَآئِكَ عَلَيْكُمْ مِنِّيْ جَمِيْعًا سَلَامُ اللهِ اَبَدًا مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ يَا اَبَا عَبْدِ
اللهِ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّتْ وَعَظُمَتِ الْمُصِيْبَةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ
وَجَلَّتْ وَعَظُمَتْ مُصِيْبَتُكَ فِي السَّمٰوٰتِ عَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ فَلَعَنَ اللهُ
اُمَّةً اَسَّسَتْ اَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً دَفَعَتْكُمْ
عَنْ مَقَامِكُمْ وَاَزَالَتْكُمْ عَنْ مَرَاتِبِكُمُ الَّتِيْ رَتَّبَكُمُ اللهُ فِيْهَا وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً
قَتَلَتْكُمْ وَلَعَنَ اللهُ الْمُمَهِّدِيْنَ لَهُمْ بِالتَّمْكِيْنِ مِنْ قِتَالِكُمْ بَرِئْتُ اِلَى اللهِ وَاِلَيْكُمْ
مِنْهُمْ وَمِنْ اَشْيَاعِهِمْ وَاَتْبَاعِهِمْ وَاَوْلِيَآئِهِمْ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ اِنِّيْ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ
لِمَنْ حَارَبَكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَعَنَ اللهُ اٰلَ زِيَادٍ وَاٰلَ مَرْوَانَ وَلَعَنَ اللهُ بَنِيْ اُمَيَّةَ

مُعْتَصِمًا مِنَ الْخِذْلَانِ
بِعِصْمَتِكَ مُقَارِنًا
بِهٖ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِكَ

مناجات طلب حج

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي الْحَجَّ
الَّذِي افْتَرَضْتَهٗ عَلٰى
مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ
سَبِيْلًا وَاجْعَلْ لِيْ فِيْهِ
هَادِيًا وَاِلَيْهِ دَلِيْلًا
وَقَرِّبْ لِيْ بُعْدَ الْمَسَالِكِ
وَاَعِنِّيْ عَلٰى تَادِيَةِ
الْمَنَاسِكِ وَحَرِّمْ
بِاِحْرَامِيْ عَلَى النَّارِ
جَسَدِيْ وَزِدْ لِلسَّفَرِ
قُوَّتِيْ وَجَلَدِيْ وَارْزُقْنِيْ
رَبِّ الْوُقُوْفَ بَيْنَ
يَدَيْكَ وَالْاِفَاضَةَ
اِلَيْكَ وَاَظْفِرْنِيْ بِالنُّجْحِ
بِوَافِرِ الرِّبْحِ وَاَصْدِرْنِيْ
رَبِّ مِنْ مَوْقِفِ الْحَجِّ
الْاَكْبَرِ اِلٰى مُزْدَلِفَةِ
الْمَشْعَرِ وَاجْعَلْهَا زُلْفَةً

فاطمة ولعن الله ابن مرجانة ولعن الله عمر بن سعد ولعن الله شمرا ولعن الله امة
اسرجت والجمت وتنقبت لقتالك بابي انت وامي لقد عظم مصابي بك فاسئل
الله الذي اكرم مقامك واكرمني ان يرزقني طلب ثارك مع امام منصور
من اهل بيت محمد صلى الله عليه واله اللهم اجعلني عندك وجيها بالحسين
عليه السلام في الدنيا والاخرة يا ابا عبد الله اني اتقرب الى الله والى رسوله
والى امير المؤمنين والى فاطمة والى الحسن واليك بموالاتك وبالبراءة
ممن اسس اساس ذلك وبنى عليه بنيانه وجرى في ظلمه وجوره عليكم وعلى اشياعكم
برئت الى الله واليكم منهم واتقرب الى الله ثم اليكم بموالاتكم وموالاة
وليكم وبالبراءة من اعدائكم والناصبين لكم الحرب وبالبراءة من اشياعهم
واتباعهم اني سلم لمن سالمكم وحرب لمن حاربكم وولي لمن والاكم وعدو لمن
عاداكم فاسئل الله الذي اكرمني بمعرفتكم ومعرفة اوليائكم ورزقني البراءة
من اعدائكم ان يجعلني معكم في الدنيا والاخرة وان يثبت لي عندكم قدم صدق
في الدنيا والاخرة واسئله ان يبلغني المقام المحمود لكم عند الله وان يرزقني طلب
ثاري مع امام هدى ظاهر ناطق بالحق منكم واسئل الله بحقكم وبالشان الذي
لكم عنده ان يعطيني بمصابي بكم افضل ما يعطي مصابا بمصيبته مصيبة ما اعظمها
واعظم رزيتها في الاسلام وفي جميع السموات والارض اللهم اجعلني في مقامي
هذا ممن تناله منك صلوات ورحمة ومغفرة اللهم اجعل محياي محيا محمد وال
محمد ومماتي ممات محمد وال محمد اللهم ان هذا يوم تبركت به بنو امية
وابن اكلة الاكباد اللعين ابن اللعين على لسانك ولسان نبيك صلى الله عليه واله
في كل موطن وموقف وقف فيه نبيك صلى الله عليه واله اللهم العن ابا سفيان
ومعوية ويزيد بن معوية عليهم منك اللعنة ابد الابدين وهذا يوم فرحت به ال
زياد وال مروان بقتلهم الحسين صلوات الله عليه اللهم فضاعف عليهم اللعن

إلى رحمتك وطريقا
إلى جنتك وقفني موقف
المشعر الحرام ومقام
وقوف الإحرام وأهلني
لتأدية المناسك
ونحر الهدي التوامك
بدم يثج وأوداج تمج
وإراقة الدماء المسفوحة
والهدايا المذبوحة
وفري أوداجها على
ما أمرت والتنفل
بها كما وسمت
وأحضرني اللهم
صلوة العيد راجيا
للوعد خائفا من الوعيد
حالقا شعر رأسي
ومقصرا ومجتهدا
في طاعتك مشمرا
راميا للجمار بسبع
بعد سبع من الأحجار
وأدخلني اللهم عرصة
بيتك وعقوتك
ومحل أمنك وكعبتك

مِنْكَ وَالْعَذَابَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ فِیْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِیْ مَوْقِفِیْ هٰذَا وَاَيَّامِ حَيٰوتِیْ بِالْبَرَاءَةِ مِنْهُمْ وَاللَّعْنَةِ عَلَيْهِمْ وَبِالْمُوَالَاتِ لِنَبِيِّكَ وَاٰلِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ پھر سو مرتبہ یہ کہے اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاٰخِرَ تَابِعٍ لَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْعِصَابَةَ الَّتِیْ جَاهَدَتِ الْحُسَيْنَ وَشَايَعَتْ وَبَايَعَتْ وَتَابَعَتْ عَلٰى قَتْلِهٖ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيْعًا پھر سو مرتبہ یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِیْ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ عَلَيْكُمْ مِنِّیْ سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَّا بَقِيْتُ وَبَقِیَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّیْ لِزِيَارَتِكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ وَعَلٰى عَلِیِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى اَوْلَادِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ اس کے بعد پھر پڑھے اَللّٰهُمَّ خُصَّ اَنْتَ اَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّیْ وَابْدَاْ بِهٖ اَوَّلًا ثُمَّ الثَّانِیَ وَالثَّالِثَ وَالرَّابِعَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ يَزِيْدَ خَامِسًا وَالْعَنْ عُبَيْدَ اللّٰهِ ابْنَ زِيَادٍ وَّابْنَ مَرْجَانَةَ وَعُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَّشِمْرًا وَّاٰلَ اَبِیْ سُفْيَانَ وَاٰلَ زِيَادٍ وَّاٰلَ مَرْوَانَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اس کے بعد سجدہ میں چلا جائے اور یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدَ الشَّاكِرِيْنَ لَكَ عَلٰى مُصَابِهِمْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى عَظِيْمِ رَزِيَّتِیْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَفَاعَةَ الْحُسَيْنِ يَوْمَ الْوُرُوْدِ وَثَبِّتْ لِیْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَكَ مَعَ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِ الْحُسَيْنِ الَّذِيْنَ بَذَلُوْا مُهَجَهُمْ دُوْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ علقمہ کہتا ہے کہ حضرت باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تجھ سے ہو سکے کہ ہر دن یہی زیارت اپنے گھر میں بیٹھ کر پڑھے تو ایسا کر کہ اس سے یہ سب ثواب تجھے ملیں گے۔ محمد ابن خالد طیالسی نے سیف ابن عمیرہ سے روایت کی ہے کہ میں صفوان ابن مہران اور اپنے اصحاب کچھ لوگوں کے ساتھ نجف کی طرف باہر نکلا بعد اس کے کہ حضرت صادق علیہ السلام حیرہ سے مدینہ کی طرف خروج کر چکے تھے پس جس وقت ہم زیارت سے یعنی زیارت امیرالمومنین علیہ السلام سے فارغ ہوئے تو صفوان نے روضہ ابو عبداللہ علیہ السلام کی طرف منہ پھیرا پھر ہمیں کہنے لگے کہ اس مکان سے یعنی امیرالمومنین علیہ السلام کے سر مقدس کے نزدیک سے حسین علیہ السلام کی زیارت کرو کیونکہ اسی جگہ سے حضرت صادق علیہ السلام نے ایماء و اشارہ کے ذریعے آنحضرت کا سلام کیا تھا جب کہ میں بھی آپ کی خدمت میں حاضر

وَمَسَاكِنِكَ وَسُؤَالِكَ وَتَعَاوُنِكَ وَجُدْ عَلَیَّ اَللّٰهُمَّ بِوَافِرِ الْاَجْرِ مِنَ الْاِنْكِفَاءِ وَالنَّفْرِ وَاخْتِمْ اَللّٰهُمَّ مَنَاسِكَ حَجِّیْ وَانْقِضَاءَ عُمْرِیْ بِقَبُوْلٍ مِّنْكَ لِیْ وَرَاْفَةٍ مِّنْكَ بِیْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

مناجات کشف ظلم

اَللّٰهُمَّ اِنَّ ظُلْمَ عِبَادِكَ قَدْ تَمَكَّنَ فِیْ بِلَادِكَ حَتّٰى اَمَاتَ الْعَدْلَ وَقَطَعَ السُّبُلَ وَمَحَقَ الْحَقَّ وَاَبْطَلَ الصِّدْقَ وَاَخْفَى الْبِرَّ وَاَظْهَرَ الشَّرَّ وَاَخْمَدَ التَّقْوٰى وَاَزَالَ الْهُدٰى وَاَزَاحَ الْخَيْرَ وَاَثْبَتَ الضَّيْرَ وَاَنْمَى الْفَسَادَ وَقَوَّى الْعِنَادَ وَبَسَطَ الْجَوْرَ وَعَدَى الطَّوْرَ اَللّٰهُمَّ يَا رَبِّ لَا يَكْشِفُ ذٰلِكَ اِلَّا سُلْطَانُكَ وَلَا يُجِيْرُ مِنْهُ اِلَّا امْتِنَانُكَ

دعا زیارت عاشورا کے بعد

تھا سیف کہتا ہے کہ پھر صفوان نے وہی زیارت پڑھی جو علقمہ ابن محمد حضرمی نے حضرت باقر
علیہ السلام سے عاشورہ کے دن کے لئے روایت کی تھی اس وقت حضرت امیر علیہ السلام کے
سرہانے دو رکعت نماز پڑھی اور اس نماز کے بعد امیر المومنین علیہ السلام سے وداع کیا
اور قبر امام حسین علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے سلام کیا جب کہ اس نے اپنا منہ اس طرف
پھیرا ہوا تھا اور زیارت کے بعد وداع کیا اور منجملہ ان دعاؤں کے جو نماز کے بعد اس نے
پڑھیں ایک دعا یہ بھی تھی یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ یَا کَاشِفَ کُرَبِ
الْمَکْرُوْبِیْنَ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ یَا صَرِیْخَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ وَیَا مَنْ ھُوَ اَقْرَبُ اِلَیَّ مِنْ
حَبْلِ الْوَرِیْدِ وَیَا مَنْ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِہٖ وَیَا مَنْ ھُوَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰی وَبِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ
وَیَا مَنْ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی وَیَا مَنْ یَعْلَمُ خَائِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ
وَیَا مَنْ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ خَافِیَۃٌ یَا مَنْ لَا تَشْتَبِہُ عَلَیْہِ الْاَصْوَاتُ وَیَا مَنْ لَا تُغَلِّطُہُ الْحَاجَاتُ
وَیَا مَنْ لَا یُبْرِمُہٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّیْنَ یَا مُدْرِکَ کُلِّ فَوْتٍ وَیَا جَامِعَ کُلِّ شَمْلٍ وَیَا بَارِئَ
النُّفُوْسِ بَعْدَ الْمَوْتِ یَا مَنْ ھُوَ کُلَّ یَوْمٍ فِیْ شَاْنٍ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ یَا مُنَفِّسَ الْکُرُبَاتِ
یَا مُعْطِیَ السُّؤُلَاتِ یَا وَلِیَّ الرَّغَبَاتِ یَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ یَا مَنْ یَکْفِیْ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ
وَلَا یَکْفِیْ مِنْہُ شَیْءٌ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ
وَعَلِیٍّ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَبِحَقِّ فَاطِمَۃَ بِنْتِ نَبِیِّکَ وَبِحَقِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ فَاِنِّیْ
بِھِمْ اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا وَبِھِمْ اَتَوَسَّلُ وَبِھِمْ اَتَشَفَّعُ اِلَیْکَ وَبِحَقِّھِمْ اَسْئَلُکَ
وَاُقْسِمُ وَاَعْزِمُ عَلَیْکَ وَبِالشَّاْنِ الَّذِیْ لَھُمْ عِنْدَکَ وَبِالْقَدْرِ الَّذِیْ لَھُمْ عِنْدَکَ وَ
بِالَّذِیْ فَضَّلْتَھُمْ عَلَی الْعَالَمِیْنَ وَبِاسْمِکَ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ عِنْدَھُمْ وَبِہٖ خَصَصْتَھُمْ
دُوْنَ الْعَالَمِیْنَ وَبِہٖ اَبَنْتَھُمْ وَاَبَنْتَ فَضْلَھُمْ مِنْ فَضْلِ الْعَالَمِیْنَ حَتّٰی فَاقَ فَضْلُھُمْ
فَضْلَ الْعَالَمِیْنَ جَمِیْعًا اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَکْشِفَ عَنِّیْ
غَمِّیْ وَھَمِّیْ وَکَرْبِیْ وَتَکْفِیَنِی الْمُھِمَّ مِنْ اُمُوْرِیْ وَتَقْضِیَ عَنِّیْ دَیْنِیْ وَتُجِیْرَنِیْ مِنَ الْفَقْرِ
وَتُجِیْرَنِیْ مِنَ الْفَاقَۃِ وَتُغْنِیَنِیْ عَنِ الْمَسْئَلَۃِ اِلَی الْمَخْلُوْقِیْنَ وَتَکْفِیَنِیْ ھَمَّ مَنْ اَخَافُ

خاص چیزوں کیلئے دعائیں

اَللّٰھُمَّ رَبِّ فَابْرِ الظُّلَمِ
وَبُتَّ حِبَالَ الْعُظْمِ
وَاَخْمِدْ اَخْمُلْ سُوْقَ
الْمُنْکَرِ وَاَعِزَّ مَنْ عَنْہُ
یَنْزَجِرُ وَاحْصُدْ شَاْفَۃَ
اَھْلِ الْجَوْرِ وَاَلْبِسْھُمُ
الْحَوْرَ بَعْدَ الْکَوْرِ
وَعَجِّلِ اللّٰھُمَّ اِلَیْھِمُ
الْبَیِّنَاتِ وَاَنْزِلْ
عَلَیْھِمُ الْمَثُلَاتِ
وَاَمِتْ حَیٰوۃَ الْمُنْکَرِ
لِیُؤْمَنَ الْمَخُوْفُ وَیَسْکُنَ
الْمَلْھُوْفُ وَیَشْبَعَ
الْجَائِعُ وَیُحْفَظَ الضَّائِعُ
وَیَاْوِیَ الطَّرِیْدُ وَیَعُوْدَ
الشَّرِیْدُ وَیُغْنَی الْفَقِیْرُ
وَیُجَارَ الْمُسْتَجِیْرُ وَیُوَقَّرَ
الْکَبِیْرُ وَیُرْحَمَ الصَّغِیْرُ
وَیُعَزَّ الْمَظْلُوْمُ وَیُذَلَّ
الظَّالِمُ وَیُفَرَّجَ الْمَغْمُوْمُ
وَتَنْفَرِجَ الْغَمَّاءُ
وَتَسْکُنَ الدَّھْمَاءُ
وَیَمُوْتَ الْاِخْتِلَافُ

زیارت عاشورا کے بعد دعا

۴۵۸

هَمَّهُ وَغَمَّهُ مَنْ اَخَافُ عُسْرَهُ وَحُزُونَهُ مَنْ اَخَافُ حُزُونَتَهُ وَشَرَّ مَنْ اَخَافُ شَرَّهُ
وَمَكْرَ مَنْ اَخَافُ مَكْرَهُ وَبَغْيَ مَنْ اَخَافُ بَغْيَهُ وَجَوْرَ مَنْ اَخَافُ جَوْرَهُ وَسُلْطَانَ
مَنْ اَخَافُ سُلْطَانَهُ وَكَيْدَ مَنْ اَخَافُ كَيْدَهُ وَمَقْدُرَةَ مَنْ اَخَافُ مَقْدُرَتَهُ
عَلَيَّ وَتَرُدَّ عَنِّي كَيْدَ الْكَيَدَةِ وَمَكْرَ الْمَكَرَةِ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَرَادَنِي فَاَرِدْهُ وَ
مَنْ كَادَنِي فَكِدْهُ وَاصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُ وَمَكْرَهُ وَبَاْسَهُ وَاَمَانِيَّهُ وَامْنَعْهُ
عَنِّي كَيْفَ شِئْتَ وَاَنّٰى شِئْتَ اَللّٰهُمَّ اشْغَلْهُ عَنِّي بِفَقْرٍ لَا تَجْبُرُهُ وَبِبَلَاءٍ لَا تَسْتُرُهُ وَبِفَاقَةٍ
لَا تَسُدُّهَا وَبِسُقْمٍ لَا تُعَافِيهِ وَذُلٍّ لَا تُعِزُّهُ وَبِمَسْكَنَةٍ لَا تَجْبُرُهَا اَللّٰهُمَّ اضْرِبْ بِالذُّلِّ
نَصْبَ عَيْنَيْهِ وَاَدْخِلْ عَلَيْهِ الْفَقْرَ فِي مَنْزِلِهِ وَالْعِلَّةَ وَالسُّقْمَ فِي بَدَنِهِ حَتّٰى تَشْغَلَهُ عَنِّي
بِشُغْلٍ شَاغِلٍ لَا فَرَاغَ لَهُ وَاَنْسِهِ ذِكْرِي كَمَا اَنْسَيْتَهُ ذِكْرَكَ وَخُذْ عَنِّي بِسَمْعِهِ وَبَصَرِهِ
وَلِسَانِهِ وَيَدِهِ وَرِجْلِهِ وَقَلْبِهِ وَجَمِيعِ جَوَارِحِهِ وَاَدْخِلْ عَلَيْهِ فِي جَمِيعِ ذٰلِكَ السُّقْمَ
وَلَا تَشْفِهِ حَتّٰى تَجْعَلَ ذٰلِكَ لَهُ شُغْلًا شَاغِلًا بِهِ عَنِّي وَعَنْ ذِكْرِي وَاكْفِنِي يَا كَافِيَ مَا لَا
يَكْفِي سِوَاكَ فَاِنَّكَ الْكَافِي لَا كَافِيَ سِوَاكَ وَمُفَرِّجٌ لَا مُفَرِّجَ سِوَاكَ وَمُغِيثٌ لَا مُغِيثَ
سِوَاكَ وَجَارٌ لَا جَارَ سِوَاكَ خَابَ مَنْ كَانَ جَارُهُ سِوَاكَ وَمُغِيثُهُ سِوَاكَ وَمَفْزَعُهُ اِلٰى سِوَاكَ
وَمَهْرَبُهُ اِلٰى سِوَاكَ وَمَلْجَاُهُ اِلٰى غَيْرِكَ وَمَنْجَاهُ مِنْ مَخْلُوقٍ غَيْرِكَ فَاَنْتَ ثِقَتِي
وَرَجَائِي وَمَفْزَعِي وَمَهْرَبِي وَمَلْجَاِي وَمَنْجَايَ فَبِكَ اَسْتَفْتِحُ وَبِكَ اَسْتَنْجِحُ وَبِمُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ
اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ وَاَتَوَسَّلُ وَاَتَشَفَّعُ فَاَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ
الشُّكْرُ وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ فَاَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ بِحَقِّ
مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَكْشِفَ عَنِّي غَمِّي وَهَمِّي وَكَرْبِي فِي مَقَامِي هٰذَا كَمَا كَشَفْتَ
عَنْ نَبِيِّكَ هَمَّهُ وَغَمَّهُ وَكَرْبَهُ وَكَفَيْتَهُ هَوْلَ عَدُوِّهِ فَاكْشِفْ عَنِّي كَمَا
كَشَفْتَ عَنْهُ وَفَرِّجْ عَنِّي كَمَا فَرَّجْتَ عَنْهُ وَاكْفِنِي كَمَا كَفَيْتَهُ وَاصْرِفْ عَنِّي
هَوْلَ مَا اَخَافُ هَوْلَهُ وَمَؤُنَةَ مَا اَخَافُ مَؤُنَتَهُ وَهَمَّ مَا اَخَافُ هَمَّهُ بِلَا مَؤُنَةٍ عَلٰى
نَفْسِي مِنْ ذٰلِكَ وَاصْرِفْنِي بِقَضَاءِ حَوَائِجِي وَكِفَايَةِ مَا اَهَمَّنِي هَمُّهُ مِنْ اَمْرِ اٰخِرَتِي

وَيَعْلُو الْعِلْمُ وَيَشْمَلُ
السِّلْمُ وَيَجْمَعُ الشَّتَاتُ
وَيَقْوَى الْاِيْمَانُ وَيُتْلَى
الْقُرْاٰنُ اِنَّكَ اَنْتَ
الدَّيَّانُ الْمُنْعِمُ
الْمَنَّانُ ۔

مناجات شکر خدا

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى
مَرَدِّ نَوَازِلِ الْبَلَاءِ
وَمُلِمَّاتِ الضَّرَّاءِ
وَكَشْفِ نَوَائِبِ
اللَّاْوَاءِ وَتَوَالِي سُبُوغِ
النَّعْمَاءِ وَلَكَ الْحَمْدُ
عَلٰى هَنِيْءِ عَطَائِكَ
وَمَحْمُوْدِ بَلَائِكَ وَ
جَلِيْلِ اٰلَائِكَ وَلَكَ
الْحَمْدُ عَلٰى اِحْسَانِكَ
الْكَثِيْرِ وَخَيْرِكَ الْعَزِيْزِ
وَتَكْلِيْفِكَ الْيَسِيْرِ
وَدَفْعِ الْعَسِيْرِ وَلَكَ
الْحَمْدُ يَا رَبِّ عَلٰى
تَثْمِيْرِكَ قَلِيْلَ
الشُّكْرِ وَاِعْطَائِكَ

ودنیای یا امیر المؤمنین ویا ابا عبد الله علیکما منی سلام الله ابدا ما بقیت
وبقی اللیل والنهار ولا جعله الله آخر العهد من زیارتکما ولا فرق الله بینی و
بینکما اللهم احینی حیوة محمد وذریته وامتنی مماتهم وتوفنی علی ملتهم
واحشرنی فی زمرتهم ولا تفرق بینی وبینهم طرفة عین ابدا فی الدنیا والآخرة یا
امیر المؤمنین ویا ابا عبد الله اتیتکما زائرا ومتوسلا الی الله ربی وربکما
ومتوجها الیه بکما ومستشفعا بکما الی الله فی حاجتی هذه فاشفعا لی فان
لکما عند الله المقام المحمود والجاه الوجیه والمنزل الرفیع والوسیلة انی
انقلب عنکما منتظرا لتنجز الحاجة وقضائها ونجاحها من الله بشفاعتکما
لی الی الله فی ذلک فلا اخیب ولا یکون منقلبی منقلبا خائبا خاسرا بل یکون
منقلبی منقلبا راجحا مفلحا منجحا مستجابا بقضاء جمیع حوائجی وتشفعا لی الی الله
انقلبت علی ما شاء الله ولا حول ولا قوة الا بالله مفوضا امری الی الله ملجأ ظهری
الی الله متوکلا علی الله واقول حسبی الله وکفی سمع الله لمن دعا لیس لی وراء الله
ووراءکم یا سادتی منتهی ما شاء ربی کان وما لم یشأ لم یکن ولا حول ولا قوة
الا بالله استودعکما الله ولا جعله الله آخر العهد منی الیکما انصرفت یا سیدی
یا امیر المؤمنین ومولای وانت یا ابا عبد الله یا سیدی وسلامی علیکما متصل
ما اتصل اللیل والنهار واصل ذلک الیکما غیر محجوب عنکما سلامی ان شاء الله
واسأله بحقکما ان یشاء ذلک ویفعل فانه حمید مجید انقلبت یا سیدی عنکما
تائبا حامدا لله شاکرا راجیا للاجابة غیر آیس ولا قانط آئبا عائدا راجعا الی
زیارتکما غیر راغب عنکما ولا من زیارتکما بل راجع عائد ان شاء الله
ولا حول ولا قوة الا بالله یا سادتی رغبت الیکما والی زیارتکما بعد ان زهد
فیکما وفی زیارتکما اهل الدنیا فلا خیبنی الله مما رجوت وما املت فی
زیارتکما انه قریب مجیب سیف ابن عمیرہ کہتا ہے کہ میں نے صفوان سے سوال کیا کہ

وافر الاجر وحطک
مثقل الوزر وقبولک
ضیق العذر ووضعک
باهض الآصار وتسهیلک
موضع الوعر ومنعک
مفظع الامر ولک الحمد
علی البلاء المصروف
ووافر المعروف و
دفع المخوف واذلال
العسوف ولک الحمد
علی قلة التکلیف
وکثرة التخفیف
وتقویة الضعیف
واغاثة اللهیف
ولک الحمد علی سعة
امهالک ودوام افضالک
وصرف امحالک
وحمید افعالک
وتوالی نوالک
ولک الحمد علی
تاخیر معاجلة
العقاب وترک مغافصة
العذاب وتسهیل

علقمہ ابن محمد نے ہمارے لئے یہ دعا حضرت باقر علیہ السلام سے روایت نہیں کی بلکہ اس نے تو وہی زیارت بیان کی ہے صفوان نے کہا کہ میں اپنے سید حضرت صادق علیہ السلام کے ساتھ اسی جگہ وارد ہوا تھا تو آپ نے ویسے کیا تھا جیسے ہم نے کیا۔ اسی طرح زیارت پڑھی تھی اور دو رکعت نماز کے بعد وداع کے وقت یہی دعا پڑھی تھی جیسے کہ ہم نے نماز اور وداع کیا ہے۔ پھر صفوان نے کہا کہ حضرت صادق علیہ السلام نے مجھے فرمایا تھا کہ اس زیارت اور اس دعا کے پڑھنے پر مواظبت کر اور یونہی زیارت کیا کر البتہ میں ضامن خدا کی طرف ہر اس شخص کے لئے جو یوں زیارت پڑھے اور یوں دعا کرے نزدیک سے ہو یا دور سے تو اس کی زیارت مقبول ہوگی اور اس کا سلام حضرت کو پہنچ جائے گا اور محجوب نہیں ہوگا اور اس کی حاجت خدا کی طرف سے پوری ہوگی جب بھی وہ چاہے گا کہ پوری ہو اور اس کو ناامید نہیں پلٹائے گا۔ اے صفوان میں نے یہ زیارت اسی ضمانت کے ساتھ اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے باپ علی ابن الحسین علیہ السلام سے اسی ضمانت کے ساتھ اور انہوں نے حسین علیہ السلام سے اسی ضمانت کے ساتھ اور انہوں نے اپنے بھائی حسن علیہ السلام سے اسی ضمانت کے ساتھ اور حسن علیہ السلام نے اپنے باپ امیر المومنین علیہ السلام سے اسی ضمانت کے ساتھ اور امیر المومنین علیہ السلام نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی ضمانت کے ساتھ اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل سے اسی ضمانت کے ساتھ اور جبرئیل علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے اسی ضمانت کے ساتھ حاصل کی ہے اور تحقیق خداوند عالم نے اپنی ذات مقدس کی قسم کھائی ہے کہ جو شخص امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے اسی زیارت کے ساتھ نزدیک سے یا دور سے اور یہی دعا پڑھے تو میں اس کی زیارت قبول کروں گا اور اس کی ہر خواہش کو پورا کروں گا وہ جتنی بھی ہو اور اس کے سوال کو پورا کروں گا اور وہ میری درگاہ سے ناامید اور ناکام نہیں پلٹے گا۔ بلکہ وہ روشن چشم واپس لوٹے گا اس کی حاجت پوری ہو چکی ہوگی جنت پر فائز ہوگا اور دوزخ سے آزاد ہوگا۔ اور اس کی شفاعت قبول کروں گا جس کے حق میں بھی کریگا

خاص چیزوں کے لیے دعائیں

طَرِيقُ الْمَآرِبِ إِنْزَالِ
غَيْثِ السَّحَابِ إِنَّكَ
الْمَنَّانُ الْوَهَّابُ

مناجات طلب حوائج

جَلِ يُرْجَىٰ مَنْ أَمَّلْتَهُ
بِالدُّعَاءِ أَنْ يَدْعُوكَ
وَمَنْ وَعَدْتَهُ بِالْإِجَابَةِ
أَنْ يَرْجُوكَ وَلِي اَللّٰهُمَّ
حَاجَةٌ قَدْ عَجَزَتْ عَنْهَا
حِيلَتِي وَكَلَّتْ فِيهَا
طَاقَتِي وَضَعُفَ عَنْ
مَرَامِهَا قُوَّتِي وَسَوَّلَتْ
لِي نَفْسِي الْأَمَّارَةُ بِا
لسُّوءِ وَعَدُوِّي الْغَرُورُ
الَّذِي أَنَا مِنْهُ مَبْلُوٌّ
أَنْ أَرْغَبَ إِلَيْكَ فِيهَا
اَللّٰهُمَّ وَأَنْجِحْهَا بِأَيْمَنِ
النَّجَاحِ وَاهْدِ هَا سَبِيلَ
الْفَلَاحِ وَاشْرَحْ بِالرَّجَاءِ
لِإِسْعَافِكَ صَدْرِي
وَيَسِّرْ فِي أَسْبَابِ
الْخَيْرِ أَمْرِي وَصَوِّرْ
إِلَى الْفَوْزِ بِبُلُوغِ

زیارت عاشورہ کے فائدے

حضرت نے فرمایا کہ سوائے ہم اہل بیت کے دشمن کے کہ اس کے حق میں قبول نہیں ہوگی خداوند عالم نے اپنی ذات اقدس کی قسم کھائی ہے اور ہمیں گواہ قرار دیا ہے اس پر کہ جس کی ملائکہ ملکوت نے گواہی دی ہے پھر جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا نے مجھے آپ کو خوش کرنے اور بشارت دینے کے لئے بھیجا ہے اور علی و فاطمہ حسن و حسین اور ان کی اولاد میں سے جو قیامت تک ہونے والے ہیں ان سب کی بشارت و خوش کرنے کے لئے بھیجا ہے پس آپ کی اور علی و فاطمہ حسن و حسین اور باقی ائمہ علیہم السلام اور تمہارے شیعوں کی خوشی و مسرت دائم و مستمر رہے قیامت کے دن تک پھر صفوان نے کہا کہ حضرت صادق علیہ السلام نے مجھے فرمایا تھا کہ اے صفوان جب بھی تجھے کوئی حاجت درگاہ خداوند عالم میں درپیش ہو تو جہاں بھی ہو اسی جگہ یہ زیارت کر اور یہی دعا پڑھ اور جو حاجت چاہتا ہے وہ خدا سے طلب کر وہ پوری ہوگی، اور خداوند عالم نے جود و امتنان کا وعدہ اپنے رسول سے کیا ہے اس میں تخلف نہیں کرے گا والحمد للہ، مؤلف کہتا ہے کہ نجم ثاقب میں جناب حاج سید احمد رشتی سفر حج میں حضرت صاحب العصر ارواحنا فداہ کے تشرف ملاقات کی حکایت کے ذیل میں آنجناب کی فرمائش ہے کہ تم لوگ عاشورہ کیوں نہیں پڑھتے عاشورہ عاشورہ عاشورہ اور اس حکایت کو ہم انشاء اللہ زیارت جامعہ کبیرہ کے بعد نقل کریں گے، ہمارے استاد ثقۃ الاسلام نوری نے فرمایا ہے کہ زیارت عاشورہ کے فضل و مقام میں بس یہی کافی ہے کہ یہ زیارت باقی زیارت کی طرح صرف ظاہری انشاء و املاء معصوم نہیں اگرچہ ان کے قلوب مطہرہ سے جو چیز باہر آتی ہے وہ عالم بالا سے ہے۔ بلکہ یہ زیارت احادیث قدسیہ کی صنف سے ہے کہ جو اسی ترتیب میں زیارت و لعنت سلام و دعا حضرت احدیت سے جبرئیل امین تک اور اس سے خاتم النبیین تک پہنچی ہے اور بحسب تجربہ اس پر چالیس دن یا۔ اس سے کم مداومت کرنا قضائے حوائج اور نیل مقاصد و دفع دشمن کے لئے بے نظیر ہے۔ لیکن سب سے بہتر فائدہ جو اس کی مواظبت سے دستیاب ہوا ہے وہ وہ ہے جسے میں نے کتاب دار السلام میں ذکر کیا ہے اور اس کا اجمال یہ ہے کہ ثقہ صالح متقی حاجی ملا حسن یزدی جو نیک لوگوں میں سے تھے اور مجاور نجف اشرف تھے

مجرب حضرت صادق علیہ السلام

ما رجوتہ بالوصول الی ما املتہ و وفقنی اللھم فی قضاء حاجتی ببلوغ امنیتی و تصدیق رغبتی و اعذنی اللھم بکرمک من الخیبۃ و القنوط و الاناۃ و التثبیط اللھم انک ملی بالمنائح الجزیلۃ و فی بھا و انت علی کل شیء قدیر و بعبادک خبیر بصیر سریع دعا مجاب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ہے۔ یا من اذا استعذت بہ اعاذنی و اذا استجرت بہ عند الشدائد اجارنی و اذا استغثت بہ عند النوائب اغاثنی و اذا استنصرت بہ علی عدوی نصرنی و اعاننی الیک المفزع و انت الثقۃ فاقمع عنی من ارادنی و اغلب لی من کادنی یا من قال ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم یا من

زیارت عاشورہ کے فائدے

اور عبادت و زیارت میں مشغول رہتے تھے نے ثقہ امین حاج حاجی محمد علی یزدی سے جو کہ ایک شخص فاضل و صالح تھے اور یزد میں ہمیشہ مشغول اصلاح امرِ آخرت رہتے تھے اور وہ اس مقبرہ میں کہ جو یزد کے باہر کہ جہاں صالحین کی ایک جماعت مدفون ہے اور جسے مزار کہتے ہیں راتیں گزارتے تھے اور ان کا ایک ہمسایہ تھا کہ جوان کے ساتھ بڑھا پلا تھا اور ایک ہی استاد کے پاس دونوں جاتے تھے جب وہ بڑا ہوا تو اس نے عشّار کو اپنا شغل قرار دیا یہاں تک کہ وہ مر گیا اور اسی مقبرہ میں اس جگہ کے قریب کہ جہاں یہ شخص صالح رات گزارتا تھا دفن کیا گیا ایک مہینہ نہیں گزرا تھا کہ اس نے اس کو ایک بہترین لباس اور حالت میں دیکھا پس اس کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ میں تیری ابتداء و انتہا اور تیرے ظاہر و باطن کو جانتا ہوں اور تو ایسے اشخاص میں سے نہ تھا کہ جن کے متعلق یہ احتمال کیا جا سکے کہ ان کا باطن اچھا ہو۔ اور تیرے کام کا مقتضی یہ تھا کہ تو عذاب میں رہے پس کس عمل کے ساتھ تو اس مرتبہ پر پہنچا ہے وہ کہنے لگا کہ ایسا ہی ہے جیسا تو نے کہا اور میں جب سے فوت ہوا بہت سخت عذاب میں معذّب تھا یہاں تک کہ کل استاد اشرف حداد کی بیوی فوت ہوئی اور اس جگہ اس کو دفن کیا گیا ہے اور اس نے اشارہ کیا ایسی جگہ کی طرف جو وہاں سے ایک سو گز کے فاصلے پر تھی اور اس کی وفات کی رات حضرت ابی عبداللہ الحسین علیہ السلام نے تین مرتبہ اس عورت کی زیارت کی اور تیسری مرتبہ حکم دیا کہ اس مقبرہ سے عذاب اٹھا دیا جائے پس اسی وقت سے ہماری حالت اچھی ہو گئی ہے اور وسعت و نعمت میں بسر کر رہے ہیں۔ پس وہ عابد حیران ہو کر بیدار ہوا اور وہ اس حداد کو نہیں پہچانتا تھا اور اس کا محلہ بھی نہیں جانتا تھا پس وہ لوہاروں کے بازار میں گیا اور اس کی جستجو کی اور اس کو ملا آخر وہ مل گیا تو اس سے پوچھا کیا تیری کوئی بیوی تھی اس نے کہا ہاں وہ کل فوت ہو گئی اور اس کو فلاں جگہ اور اسی جگہ کا اس نے نام لیا میں نے دفن کیا ہے تو اس عابد نے کہا کہ کیا وہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے گئی تھی اس نے کہا کہ نہیں تو اس نے پوچھا کہ کیا وہ ذکر مصائب کرتی تھی کہنے لگا کہ نہیں پھر اس نے پوچھا کیا وہ مجلس تعزیت داری برپا کرتی تھی اس نے کہا کہ نہیں تو لوہار کہنے لگا تو کیا تلاش کرتا ہے۔ تو اس نے اپنا خواب نقل کیا تو وہ

حجاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام

نجا نوحًا من القوم الظالمین یا من نجا لوطًا من القوم الفاسقین یا من نجا هودًا من القوم العادین یا من نجا محمدًا صلی اللہ علیه وآله من القوم الكافرین نجنی من اعدائی واعدائك باسمائك یا رحمن یا رحیم لا سبیل لهم علی من تعوذ بالقرآن واستجار بالرحیم الرحمن الرحمن علی العرش استوی ان بطش ربك لشدید انه هو یبدئ ویعید وهو الغفور الودود ذو العرش المجید فعال لما یرید فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الٰه الا هو علیه توكلت وهو رب العرش العظیم

اٹھارویں دعا، حجاب حضرت امام موسیٰ علیہ السلام سے

توكلت علی الحی الذی

کہنے لگا کہ وہ ہمیشہ زیارت عاشورہ پڑھا کرتی تھی دوسری زیارت عاشورہ غیر معروفہ ہے جو زیارت مشہورہ متداولہ کے ساتھ اجر و ثواب میں شریک ہے کہ جس میں سو دفعہ لعنت اور سو دفعہ سلام کرنے کی مشقت بھی نہیں اور یہ ان لوگوں کے لئے جو مہم چیزوں میں مشغول ہیں ایک فوز عظیم ہے اس کا طریقہ جیسے کہ مزار قدیم سے نقل ہوا ہے بغیر شرح کے یہ ہے کہ جو شخص دوست رکھتا ہے کہ آنحضرت کی زیارت کرے دور یا نزدیک سے پس وہ غسل کرے اور صحرا میں یا گھر کی چھت پر جائے اور دو رکعت نماز ادا کرے اور اس دن میں سورہ قل ہو اللہ احد پڑھے۔ جب سلام کہے تو آنحضرت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سلام شروع کرے اور متوجہ ہو اس سلام و اشارہ اور نیّت کے ساتھ اس طرف کہ جس طرف ابو عبداللہ الحسین علیہ السلام ہیں یعنی کربلا معلی کی طرف اپنا منہ کرے اور خشوع و خضوع و استکانت کے ساتھ یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ الْبَشِیْرِ النَّذِیْرِ وَابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃِ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خِیَرَۃَ اللّٰہِ وَابْنَ خِیَرَتِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَارَ اللّٰہِ وَابْنَ ثَارِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْوِتْرُ الْمَوْتُوْرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْاِمَامُ الْھَادِیْ الزَّکِیُّ وَعَلٰی اَرْوَاحٍ حَلَّتْ بِفِنَائِکَ وَاَقَامَتْ فِیْ جِوَارِکَ وَوَفَدَتْ مَعَ زُوَّارِکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ مِنِّیْ مَا بَقِیْتُ وَبَقِیَ اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ فَلَقَدْ عَظُمَتْ بِکَ الرَّزِیَّۃُ وَجَلَّتْ فِی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَفِیْ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ وَاَھْلِ الْاَرَضِیْنَ اَجْمَعِیْنَ فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَتَحِیَّاتُہٗ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ الْحُسَیْنِ وَعَلٰی اٰبَائِکَ الطَّیِّبِیْنَ الْمُنْتَجَبِیْنَ وَعَلٰی ذُرِّیَّاتِکُمُ الْھُدَاۃِ الْمَھْدِیِّیْنَ لَعَنَ اللّٰہُ اُمَّۃً خَذَلَتْکَ وَتَرَکَتْ نُصْرَتَکَ وَمَعُوْنَتَکَ وَلَعَنَ اللّٰہُ اُمَّۃً اَسَّسَتْ اَسَاسَ الظُّلْمِ لَکُمْ وَمَھَّدَتِ الْجَوْرَ عَلَیْکُمْ وَطَرَّقَتْ اِلٰی اَذِیَّتِکُمْ وَتَحِیُّفِکُمْ وَجَارَتْ ذٰلِکَ فِیْ دِیَارِکُمْ وَاَشْیَاعِکُمْ بَرِئْتُ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِلَیْکُمْ یَا سَادَتِیْ وَمَوَالِیَّ وَاَئِمَّتِیْ مِنْھُمْ وَمِنْ اَشْیَاعِھِمْ وَاَتْبَاعِھِمْ وَاَسْئَلُ اللّٰہَ الَّذِیْ اَکْرَمَ یَا مَوَالِیَّ مَقَامَکُمْ وَشَرَّفَ مَنْزِلَتَکُمْ وَشَانَکُمْ اَنْ یُّکْرِمَنِیْ بِوِلَایَتِکُمْ وَمَحَبَّتِکُمْ وَالْاِئْتِمَامِ

حجاب امام محمد تقی علیہ السلام

لَا یَمُوْتُ وَتَحَصَّنْتُ بِذِی الْعِزَّۃِ وَالْجَبَرُوْتِ وَاسْتَعَنْتُ بِذِی الْکِبْرِیَاءِ وَالْمَلَکُوْتِ مَوْلَایَ اسْتَسْلَمْتُ اِلَیْکَ فَلَا تُسْلِمْنِیْ وَتَوَکَّلْتُ عَلَیْکَ فَلَا تَخْذُلْنِیْ وَلَجَاْتُ اِلٰی ظِلِّکَ الْبَسِیْطِ فَلَا تَطْرَحْنِیْ اَنْتَ الْمَطْلَبُ وَاِلَیْکَ الْمَھْرَبُ تَعْلَمُ مَا اُخْفِیْ وَمَا اُعْلِنُ وَتَعْلَمُ خَائِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ فَاَمْسِکْ عَنِّیْ اللّٰھُمَّ اَیْدِی الظَّالِمِیْنَ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَجْمَعِیْنَ وَاشْفِنِیْ وَعَافِنِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ انیسویں دعا حجاب حضرت امام محمد تقی علیہ السلام ہے اَلْخَالِقُ اَعْظَمُ مِنَ الْمَخْلُوْقِیْنَ وَالرَّازِقُ اَبْسَطُ یَدًا مِنَ الْمَرْزُوْقِیْنَ وَنَارُ اللّٰہِ الْمُوْصَدَۃُ فِیْ عَمَدٍ مُمَدَّدَۃٍ

عاشور کے دن زیارت غیر معروف

بِكُمْ وَبِالْبَرَاءَةِ مِنْ اَعْدَآئِكُمْ وَاَسْئَلُ اللّٰهَ الْبَرَّ الرَّحِيْمَ اَنْ يَرْزُقَنِيْ مَوَدَّتَكُمْ وَاَنْ يُوَفِّقَنِيْ
لِلطَّلَبِ بِثَارِكُمْ مَعَ الْاِمَامِ الْمُنْتَظَرِ الْهَادِيْ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ يَجْعَلَنِيْ مَعَكُمْ فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ وَاَنْ يُبَلِّغَنِيَ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَسْئَلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِحَقِّكُمْ وَبِالشَّاْنِ
الَّذِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ يُعْطِيَنِيْ بِمُصَابِيْ بِكُمْ اَفْضَلَ مَا اَعْطٰى مُصَابًا بِمُصِيْبَةٍ اِنَّا لِلّٰهِ
وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ يَا لَهَا مِنْ مُصِيْبَةٍ مَا اَفْجَعَهَا وَاَنْكَاهَا لِقُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُسْلِمِيْنَ فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِيْ
فِيْ مَقَامِيْ مِمَّنْ تَنَالُهُ مِنْكَ صَلَوَاتٌ وَرَحْمَةٌ وَمَغْفِرَةٌ وَاجْعَلْنِيْ عِنْدَكَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ فَاِنِّيْ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ
اَجْمَعِيْنَ اَللّٰهُمَّ وَاِنِّيْ اَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّهُ بِصَفْوَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ
مُحَمَّدٍ وَّعَلِيٍّ وَالطَّيِّبِيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ مَحْيَايَ
مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتِيْ مَمَاتَهُمْ وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ
اَللّٰهُمَّ وَهٰذَا يَوْمٌ تُجَدَّدُ فِيْهِ النِّقْمَةُ وَتُنَزَّلُ فِيْهِ اللَّعْنَةُ عَلَى اللَّعِيْنِ يَزِيْدَ وَعَلٰى اٰلِ
يَزِيْدَ وَعَلٰى اٰلِ زِيَادٍ وَعُمَرَ بْنِ سَعْدٍ وَالشِّمْرِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ وَالْعَنْ مَنْ رَضِيَ بِقَوْلِهِمْ
وَفِعْلِهِمْ مِنْ اَوَّلٍ وَّاٰخِرٍ لَعْنًا كَثِيْرًا وَاَصْلِهِمْ حَرَّ نَارِكَ وَاَسْكِنْهُمْ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ
مَصِيْرًا وَاَوْجِبْ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى كُلِّ مَنْ شَايَعَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَتَابَعَهُمْ وَسَاعَدَهُمْ وَرَضِيَ
بِفِعْلِهِمْ وَافْتَحْ لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ وَعَلٰى كُلِّ مَنْ رَضِيَ بِذٰلِكَ لَعَنَاتِكَ الَّتِيْ لَعَنْتَ بِهَا كُلَّ
ظَالِمٍ وَّكُلَّ غَاصِبٍ وَّكُلَّ جَاحِدٍ وَّكُلَّ كَافِرٍ وَّكُلَّ مُشْرِكٍ وَّكُلَّ شَيْطَانٍ رَّجِيْمٍ وَّكُلَّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ
اَللّٰهُمَّ الْعَنْ يَزِيْدَ وَاٰلَ يَزِيْدَ وَبَنِيْ مَرْوَانَ جَمِيْعًا اَللّٰهُمَّ وَضَعِّفْ غَضَبَكَ وَسَخَطَكَ وَ
عَذَابَكَ وَنَقِمَتَكَ عَلٰى اَوَّلِ ظَالِمٍ ظَلَمَ اَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّكَ اَللّٰهُمَّ وَالْعَنْ جَمِيْعَ الظَّالِمِيْنَ
لَهُمْ وَانْتَقِمْ مِنْهُمْ اِنَّكَ ذُوْ نِقْمَةٍ مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ وَالْعَنْ اَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ اٰلَ بَيْتِ
مُحَمَّدٍ وَّالْعَنْ اَرْوَاحَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ وَالْعَنِ اللّٰهُمَّ الْعِصَابَةَ الَّتِيْ نَازَلَتِ
الْحُسَيْنَ بْنَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَحَارَبَتْهُ وَقَتَلَتْ اَصْحَابَهُ وَاَنْصَارَهُ وَاَعْوَانَهُ وَاَوْلِيَآئَهُ

تَكِيْدُ اَفْئِدَةَ الْمَرَدَةِ وَتَرُدُّ كَيْدَ الْحَسَدَةِ بِالْاَقْسَامِ بِالْاَحْكَامِ بِاللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ وَالْحِجَابِ الْمَضْرُوْبِ بِعَرْشِ رَبِّنَا الْعَظِيْمِ اَحْتَجَبْتُ وَاسْتَتَرْتُ وَاسْتَجَرْتُ وَاعْتَصَمْتُ وَتَحَصَّنْتُ بِالٓمّٓ وَبِكٓهٰيٰعٓصٓ وَبِطٰهٰ وَبِطٰسٓمّٓ وَبِحٰمٓ وَبِحٰمٓعٓسٓقٓ وَنٓوَنْ وَبِطٰيٰسٓ وَبِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ وَاللّٰهُ وَلِيِّيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔ بیسویں دعا شیخ کلینی کی تصنیف کتاب تعبیر الرؤیا میں منقول ہے کہ وشا نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے اپنے پدر بزرگوار کو عالم خواب میں دیکھا کہ وہ فرما رہے ہیں اے فرزند جب تم کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ تو زیادہ کہا کرو یا

وَشِيعَتِهِ وَمُحِبِّيهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَالْعَنِ اللّٰهُمَّ الَّذِينَ نَهَبُوا مَالَهُ وَسَلَبُوا حَرِيمَهُ
وَلَمْ يَسْمَعُوا كَلَامَهُ وَلَا مَقَالَهُ اللّٰهُمَّ وَالْعَنْ كُلَّ مَنْ بَلَغَهُ ذٰلِكَ فَرَضِيَ بِهِ مِنَ الْاَوَّلِينَ
وَالْاٰخِرِينَ وَالْخَلَائِقِ اَجْمَعِينَ اِلٰى يَوْمِ الدِّينِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ
وَعَلٰى مَنْ سَاعَدَكَ وَعَاوَنَكَ وَوَاسَاكَ بِنَفْسِهِ وَبَذَلَ مُهْجَتَهُ فِي الذَّبِّ عَنْكَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَعَلَيْهِمْ وَعَلٰى رُوحِكَ وَعَلٰى اَرْوَاحِهِمْ وَعَلٰى تُرْبَتِكَ وَعَلٰى تُرْبَتِهِمْ اَللّٰهُمَّ
لَقِّهِمْ رَحْمَةً وَرِضْوَانًا وَرَوْحًا وَرَيْحَانًا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
يَا ابْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَيَا ابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ وَيَا ابْنَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا شَهِيدُ يَا ابْنَ الشَّهِيدِ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْهُ عَنِّي فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِي هٰذَا الْيَوْمِ وَفِي
هٰذَا الْوَقْتِ وَكُلِّ وَقْتٍ تَحِيَّةً وَسَلَامًا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ سَيِّدِ الْعَالَمِينَ وَعَلَى
الْمُسْتَشْهَدِينَ مَعَكَ سَلَامًا مُتَّصِلًا مَا اتَّصَلَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ
بْنِ عَلِيٍّ الشَّهِيدِ اَلسَّلَامُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الشَّهِيدِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْعَبَّاسِ بْنِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
الشَّهِيدِ اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَاءِ مِنْ وُلْدِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَاءِ مِنْ وُلْدِ
جَعْفَرٍ وَعَقِيلٍ اَلسَّلَامُ عَلٰى كُلِّ مُسْتَشْهَدٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ وَبَلِّغْهُمْ عَنِّي تَحِيَّةً وَسَلَامًا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعَزَاءَ فِي وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْحَسَنِ
يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ
الْعَزَاءَ فِي وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَعَلَيْكِ
السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكِ الْعَزَاءَ فِي وَلَدِكِ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعَزَاءَ
فِي اَخِيكَ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَرْوَاحِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ
وَالْاَمْوَاتِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهُمُ الْعَزَاءَ فِي مَوْلَا
هُمُ الْحُسَيْنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الطَّالِبِينَ بِثَارِهِ مَعَ اِمَامٍ عَدْلٍ تُعِزُّ بِهِ الْاِسْلَامَ

رزق کے لیے دعا

رؤف یا رحیم پھر حضرت نے فرمایا پڑھو، ہم عالم خواب میں دیکھیں ویسا ہی ہے جیسا کہ ہم بیداری میں دیکھیں اکیسویں دعا، دعائے رزق وغیرہ میں ہے۔ یہ دعا کتاب جنتی تصنیف سید ابن طاؤس سے منقول ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ ذُنُوبِي لَمْ تُبْقِ لَهَا اِلَّا رَجَاءَ عَفْوِكَ وَقَدْ قَدَّمْتُ اٰلَةَ الْحِرْمَانِ بَيْنَ يَدَيَّ فَاَنَا اَسْئَلُكَ مَا لَا اَسْتَحِقُّهُ وَاَدْعُوكَ مَا لَا اَسْتَوْجِبُهُ وَاَتَضَرَّعُ اِلَيْكَ بِمَا لَا اَسْتَاهِلُهُ وَلَمْ يَخْفَ عَلَيْكَ حَالِي وَاِنْ خَفِيَ عَلَى النَّاسِ كُنْهُ مَعْرِفَةِ اَمْرِي اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ رِزْقِي فِي السَّمَاءِ فَاَهْبِطْهُ وَاِنْ كَانَ فِي الْاَرْضِ فَاَظْهِرْهُ وَاِنْ كَانَ بَعِيدًا فَقَرِّبْهُ وَاِنْ كَانَ قَرِيبًا فَيَسِّرْهُ

وَاَهْلِهٖ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ پھر اسکے بعد سجدے میں جائے اور پڑھے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى جَمِيْعِ مَا نَابَ مِنْ خَطْبٍ وَّلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى كُلِّ اَمْرٍ وَّاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى فِيْ عَظِيْمِ الْمُهِمَّاتِ بِخِيَرَتِكَ وَاَوْلِيَآئِكَ وَذٰلِكَ لِمَا اَوْجَبْتَ لَهُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ وَالْفَضْلِ الْكَثِيْرِ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْزُقْنِيْ شَفَاعَةَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ الْوُرُوْدِ وَالْمَقَامِ الْمَشْهُوْدِ وَالْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ وَاجْعَلْ لِّيْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَكَ مَعَ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِيْنَ وَاسَوْهُ بِاَنْفُسِهِمْ وَبَذَلُوْا دُوْنَهٗ مُهَجَهُمْ وَجَاهَدُوْا مَعَهٗ اَعْدَآئَكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِكَ وَرَجَآئِكَ وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِكَ وَخَوْفًا مِّنْ وَّعِيْدِكَ اِنَّكَ لَطِيْفٌ لِّمَا تَشَآءُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

آٹھویں زیارت زیارت اربعین ہے

یعنی بیس صفر کی زیارت شیخ نے تہذیب اور مصباح میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ علامات مومن پانچ چیزیں ہیں ۵۱ رکعت نماز کہ جن سے مراد سترہ رکعتیں واجبی ہیں اور چونتیس رکعات نماز نافلہ ہے ہر رات و دن میں ادا کرنا اور اربعین کی زیارت کرنا اور دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا اور پیشانی کو حالت سجدہ میں مٹی پر رکھنا اور حالت نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو باواز بلند پڑھنا اس دن حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھنے کے دو طریقے ہیں ایک تو وہ زیارت ہے کہ جس کو شیخ نے تہذیب و مصباح میں صفوان جمال سے روایت کیا ہے اس نے بیان کیا کہ مجھے میرے مولا حضرت صادق علیہ السلام نے زیارت اربعین کے متعلق فرمایا کہ زیارت کرے حضرت کی جب کہ سورج اونچا آگیا ہو اور یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلٰى وَلِيِّ اللّٰهِ وَحَبِيْبِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى خَلِيْلِ اللّٰهِ وَنَجِيْبِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى صَفِيِّ اللّٰهِ وَابْنِ صَفِيِّهٖ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ الْمَظْلُوْمِ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَسِيْرِ الْكُرُبَاتِ وَقَتِيْلِ الْعَبَرَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّهٗ وَلِيُّكَ وَابْنُ وَلِيِّكَ وَصَفِيُّكَ وَابْنُ صَفِيِّكَ الْفَآئِزُ بِكَرَامَتِكَ اَكْرَمْتَهٗ بِالشَّهَادَةِ وَحَبَوْتَهٗ

دفع ابلیس کیلئے دعا

وَاِنْ كَانَ قَلِيْلًا فَكَثِّرْهُ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ

بائیسویں دعا، دعا دفع شر ابلیس ہے جو کتاب مجتنی سے منقول ہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْلِيْسَ عَبْدٌ مِّنْ عَبِيْدِكَ يَرَانِيْ مِنْ حَيْثُ لَا اَرَاهُ وَاَنْتَ تَرَاهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَرَاكَ وَاَنْتَ اَقْوٰى عَلٰى اَمْرِهٖ كُلِّهٖ وَهُوَ لَا يَقْوٰى عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ اَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ فَاَنَا اَسْتَعِيْنُ بِكَ عَلَيْهِ يَا رَبِّ فَاِنِّيْ لَا طَاقَةَ لِيْ بِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ لِيْ عَلَيْهِ اِلَّا بِكَ يَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ اِنْ اَرَادَنِيْ فَاَرِدْهُ وَاِنْ كَادَنِيْ فَكِدْهُ وَاكْفِنِيْ شَرَّهٗ وَاجْعَلْ كَيْدَهٗ فِيْ نَحْرِهٖ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ تیئسویں دعا نیز کتاب مجتنی سے منقول

بِالسَّعَادَةِ وَاجْتَبَيْتَهُ بِطِيبِ الْوِلادَةِ وَجَعَلْتَهُ سَيِّداً مِنَ السَّادَةِ وَقَائِداً مِنَ الْقَادَةِ
وَذَائِداً مِنَ الذَّادَةِ وَأَعْطَيْتَهُ مَوَارِيثَ الْأَنْبِيَاءِ وَجَعَلْتَهُ حُجَّةً عَلَى خَلْقِكَ مِنَ
الْأَوْصِيَاءِ فَأَعْذَرَ فِي الدُّعَاءِ وَمَنَحَ النُّصْحَ وَبَذَلَ مُهْجَتَهُ فِيكَ لِيَسْتَنْقِذَ عِبَادَكَ
مِنَ الْجَهَالَةِ وَحَيْرَةِ الضَّلالَةِ وَقَدْ تَوَازَرَ عَلَيْهِ مَنْ غَرَّتْهُ الدُّنْيَا وَبَاعَ حَظَّهُ
بِالْأَرْذَلِ الْأَدْنَى وَشَرَى آخِرَتَهُ بِالثَّمَنِ الْأَوْكَسِ وَتَغَطْرَسَ وَتَرَدَّى فِي هَوَاهُ
وَأَسْخَطَكَ وَأَسْخَطَ نَبِيَّكَ وَأَطَاعَ مِنْ عِبَادِكَ أَهْلَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَحَمَلَةَ الْأَوْزَارِ
الْمُسْتَوْجِبِينَ النَّارَ فَجَاهَدَهُمْ فِيكَ صَابِراً مُحْتَسِباً حَتَّى سُفِكَ فِي طَاعَتِكَ دَمُهُ
وَاسْتُبِيحَ حَرِيمُهُ اللَّهُمَّ فَالْعَنْهُمْ لَعْناً وَبِيلاً وَعَذِّبْهُمْ عَذَاباً أَلِيماً السَّلامُ عَلَيْكَ
يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ سَيِّدِ الْأَوْصِيَاءِ أَشْهَدُ أَنَّكَ أَمِينُ اللَّهِ وَابْنُ
أَمِينِهِ عِشْتَ سَعِيداً وَمَضَيْتَ حَمِيداً وَمُتَّ فَقِيداً مَظْلُوماً شَهِيداً وَأَشْهَدُ أَنَّ
اللَّهَ مُنْجِزٌ مَا وَعَدَكَ وَمُهْلِكٌ مَنْ خَذَلَكَ وَمُعَذِّبٌ مَنْ قَتَلَكَ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ وَفَيْتَ
بِعَهْدِ اللَّهِ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِهِ حَتَّى أَتَاكَ الْيَقِينُ فَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ قَتَلَكَ وَلَعَنَ اللَّهُ
مَنْ ظَلَمَكَ وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً سَمِعَتْ بِذَلِكَ فَرَضِيَتْ بِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ
أَنِّي وَلِيٌّ لِمَنْ وَالاهُ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ كُنْتَ
نُوراً فِي الْأَصْلابِ الشَّامِخَةِ وَالْأَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ بِأَنْجَاسِهَا
وَلَمْ تُلْبِسْكَ الْمُدْلَهِمَّاتُ مِنْ ثِيَابِهَا وَأَشْهَدُ أَنَّكَ مِنْ دَعَائِمِ الدِّينِ وَأَرْكَانِ
الْمُسْلِمِينَ وَمَعْقِلِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ الْإِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ
الْهَادِي الْمَهْدِيُّ وَأَشْهَدُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوَى وَأَعْلامُ الْهُدَى وَالْعُرْوَةُ
الْوُثْقَى وَالْحُجَّةُ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا وَأَشْهَدُ أَنِّي بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَبِإِيَابِكُمْ مُوقِنٌ بِشَرَائِعِ دِينِي وَ
خَوَاتِيمِ عَمَلِي وَقَلْبِي لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ وَأَمْرِي لِأَمْرِكُمْ مُتَّبِعٌ وَنُصْرَتِي لَكُمْ مُعَدَّةٌ حَتَّى
يَأْذَنَ اللَّهُ لَكُمْ فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لا مَعَ عَدُوِّكُمْ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَعَلَى أَرْوَاحِكُمْ
وَأَجْسَادِكُمْ وَشَاهِدِكُمْ وَغَائِبِكُمْ وَظَاهِرِكُمْ وَبَاطِنِكُمْ آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ

دشمن پر فتح پانے کی دعا

ہے کہ ایک شخص نے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آنحضرت چاہتے ہیں کہ مجھے ایسی دعا تعلیم فرمائیں جو میرے دل کو زندہ کرے حضرت نے یہ کلمات اس کو تعلیم فرمائے یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے تین دفعہ یہ کلمات کہے تو میرا دل زندہ ہوگیا۔ پھر یہ دعا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص چاہے کہ اس کی موت مؤخر ہو جائے اور اپنے دشمنوں پر اس کو نصرت حاصل ہو تو تین مرتبہ رات داخل ہونے کے وقت اور تین مرتبہ صبح داخل ہونے کے وقت یہ کہے۔

پھر دو رکعت نماز ادا کر اور جو کچھ چاہے دعا مانگ اور پھر واپس لوٹ آ اور دوسری وہ زیارت ہے کہ جو جابر سے منقول ہے اور اس کی کیفیت اور طریقہ یوں ہے جیسے کہ عطا سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ میں جابر ابن عبداللہ انصاری کے ساتھ ماہ صفر کی بیسویں تاریخ کو جب ہم غاضریہ میں پہنچے تو جابر نے فرات کے پانی سے غسل کیا اور پاکیزہ قمیص جو اس کے پاس تھا اس کو پہنا پھر مجھے کہا کہ اے عطا تیرے پاس کوئی خوشبو ہے میں نے کہا کہ ہاں سُعد ہے پس تھوڑی سی انہوں نے وہ لے لی اور اپنے سر اور بدن پر چھڑک دی اور ننگے پاؤں چلے یہاں تک کہ سر امام حسین علیہ السلام کے پاس جا ٹھہرے اور تین مرتبہ اللہ اکبر کہا پھر گرا اور بے ہوش ہو گیا اور جب ہوش میں آیا تو میں نے سنا کہ وہ کہتا تھا کہ السلام علیکم یا آل اللہ الخ جو کہ بعینہ وہی پندرہ رجب والی زیارت ہے کہ جس کو ہم ذکر کر چکے ہیں اور اس سے چند کلمات کے علاوہ کوئی فرق نہیں یہ اختلاف بھی شاید نسخوں کے اختلاف کی وجہ سے ہے جیسا کہ شیخ مرحوم نے بھی احتمال دیا ہے پس اگر کوئی شخص اس زیارت کو بھی پڑھنا چاہے تو پندرہ رجب کی زیارت کے بیان ۴۳۸ میں رجوع کرے اور اس کو پڑھے مؤلف کہتا ہے کہ زیارت امام حسین علیہ السلام ان اوقات کے علاوہ جو ذکر ہوئے اور اوقات شریفہ اور لیالی و ایام متبرکہ میں بھی افضل ہے خصوصاً وہ اوقات جو آنحضرت سے نسبت رکھتے ہیں مثلاً روز مباہلہ ہے اور ہَلْ اَتیٰ کے اترنے کا دن ہے اور آپ کی ولادت کی رات ہے جمعہ کی راتیں ہیں ایک روایت سے استفادہ ہوتا ہے کہ خداوند عالم ہر جمعہ کی رات آنحضرت پر نظر کرم فرماتا ہے اور تمام انبیاء اور ان کے اوصیاء کو آپ کی زیارت کے لئے بھیجتا ہے اور ابن قولویہ نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص جمعہ کی رات قبر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے تو وہ بے شک بخشا جائیگا اور دنیا سے حسرت و ندامت کے ساتھ نہیں جائے گا اور جنت میں اس کا مسکن امام حسینؑ کے ساتھ ہو گا اور اعمش کی خبر میں ہے کہ اس کے ہمسایہ نے اسے کہا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ آسمان سے رقعے گر رہے ہیں جن میں امان نامہ لکھا ہوا ہے ہر اس شخص کیلئے جو جمعہ کی رات امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے اس کے بعد کاظمین کے اعمال میں حاجی علی بغدادی کی حکایت میں اس مطلب کی طرف اشارہ کیا جائیگا اور ان اوقات کے علاوہ اور جو اوقات شریفہ ہیں اور روایت میں ہے کہ لوگوں نے حضرت صادق

ادائیگی قرض کی دعا

سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْأَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الْحِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ ۴ بِحِيسُونَ عَا

کتاب نثر اللئالی تالیف سید سعید علی بن فضل اللہ الحسینی راوندی سے منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام سے اپنے قرض کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ یہ کہے

اَللّٰهُمَّ يَا فَارِجَ الْهَمِّ وَمُنَفِّسَ الْغَمِّ وَمُذْهِبَ الْأَحْزَانِ وَمُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا أَنْتَ رَحْمٰنِي وَرَحْمٰنُ كُلِّ شَيْءٍ فَارْحَمْنِي رَحْمَةً تُغْنِينِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ وَتَقْضِي بِهَا عَنِّي الدَّيْنَ

فرمایا پس اگر زمین کے برابر سونے کا مقروض ہو تو خدا تعالیٰ تیرے

علیہ السلام سے پوچھا کہ امام حسین علیہ السلام کے لئے کوئی وقت ہے جو دوسرے وقت سے بہتر ہو تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت کی زیارت ہر وقت اور ہر زمانہ میں کرو کیونکہ آپ کی زیارت ایک مقرر شدہ نیکی ہے جو اس کو زیادہ بجالائے گا زیادہ خیر و نیکی حاصل کریگا اور جو کم کریگا اسے تھوڑی خیر پہنچے گی اور کوشش کرو کہ آنحضرت کی زیارت ان اوقات شریفہ میں بجا لاؤ کہ جن میں اعمال صالحہ کا ثواب کئی گنا ہوتا ہے اور ان اوقات میں ملائکہ آسمان سے آنحضرت کی زیارت کے لئے اترتے ہیں الخ لیکن مذکورہ بالا اوقات میں سے کسی وقت کیلئے کوئی زیارت مخصوصہ وارد نہیں ہوئی البتہ تیسری ماہ شعبان کہ جو حضرت کی ولادت کا دن ہے اس کے لئے ناحیہ شریفہ سے ایک دعا ظاہر ہوئی ہے کہ جس کو اس دن پڑھنا چاہیئے اور ہم اس کو ماہ شعبان کے اعمال میں ذکر کر چکے ہیں اور یہ بھی جان لے کہ آنحضرت کی زیارت کربلا کے علاوہ دور کے شہروں سے بھی بہت فضیلت رکھتی ہے اور ہم یہاں دو روایتوں پر جو کہ کافی تہذیب اور فقیہ میں ہیں اکتفا کرتے ہیں پہلی روایت کو ابن ابی عمیر نے ہشام سے روایت کیا ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا راستہ دور ہو اور اس کے گھر سے لیکر ہماری قبور کے درمیان کی مسافت زیادہ ہو تو وہ اپنے گھر کی سب سے بلند چھت پر چڑھے اور دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد ہماری قبروں کی طرف اشارہ کے ساتھ سلام کرے تو وہ سلام یقیناً ہم کو پہنچ جاتا ہے۔ دوسری روایت حنان ابن سدیر نے اپنے باپ سے نقل کی ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے مجھے فرمایا اے سدیر کیا تو ہر دن قبر حسین علیہ السلام کی زیارت کرتا ہے میں نے عرض کیا کہ نہیں آپ پر فدا ہو جاؤں تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگ کس قدر جفا کار ہو کیا ہر جمعہ زیارت کرتے ہو میں نے کہا کہ نہیں فرمایا کہ کیا ہر مہینے زیارت کرتے ہو میں نے کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا کیا ہر سال زیارت کرتے ہو میں نے کہا بعض سال ایسے تھے کہ جن میں میں نے زیارت کی ہے تو آپ نے فرمایا اے سدیر تم کس قدر جفا کرتے ہو امام حسین علیہ السلام کے ساتھ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ خداوند عالم نے بیس ہزار فرشتے مقرر کئے ہوئے ہیں اور تہذیب و فقیہ میں ہے کہ دس ہزار ہیں جن کے بال پریشاں ہیں اور غبار آلودہ ہیں جو آنحضرت پر گریہ کرتے رہتے ہیں اور زیارت کرتے ہیں اور سست نہیں ہوتے اور کیا ہو گیا ہے تجھے اے سدیر کے تو ہر جمعہ کو پانچ مرتبہ اور ہر دن ایک دفعہ حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت نہیں کرتا

سورتوں اور آیات کی خاصیتیں

اس قرض کو ادا فرمائے گا

باب ششم

بعض سورتوں اور آیتوں۔ دعاؤں، اور مختلف مطالب کے خواص کے بیان میں اور مشتمل ہے چالیس امور پر پہلا امر شیخ کلینی نے کتاب کافی میں حضرت باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص مسبحات یعنی سورہ حدید و حشر و صف و جمعہ و تغابن و اعلیٰ کو سونے سے پہلے پڑھے تو وہ اس وقت نہیں مرے گا جب تک حضرت قائم علیہ السلام کو پا نہ لے اور اگر مر گیا تو حضرت پیغمبر کے جوار میں رہے گا۔ دوسرا امر نیز اسی کتاب میں ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورہ بقرہ کی چار پہلی آیتیں اور آیتہ الکرسی اور اس کے بعد کی

میں نے کہا کہ آپ پر قربان ہو جاؤں ہمارے اور آنجناب کی قبر کے درمیان کافی فراسخ راستہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ اپنے مکان کی چھت پر جا پھر دائیں بائیں نگاہ ڈال پھر آپنا سر آسمان کی طرف بلند کر پھر آنحضرت کی قبر کی سمت قصد کر اور یہ کہہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ تو تیرے لئے ایک زیارت لکھی جائے گی اور وہ زیارت حج اور عمرہ ہے سید رکھتے ہیں کہ بعض اوقات مہینے میں بیس مرتبہ سے بھی زیادہ میں یہ کرتا تھا زیارات مطلقہ میں سے پہلی زیارت کے ابتداء میں گذر چکی ہے وہ چیز جو اس مقام سے مناسبت رکھتی ہے تذییل تربت مقدس امام حسین علیہ السلام کی فضیلت اور آداب کے بیان میں جان لے کہ بہت سی روایات وارد ہوئی ہیں کہ آنحضرت کی تربت ہر درد و مرض کیلئے شفا ہے سوائے موت کے اور ہر بلا و مصیبت سے امان ہے اور ہر خوف و بیم سے محفوظ رکھتی ہے اور اس معاملہ میں خبریں متواتر ہیں اور وہ معجزات جو اس تربت مقدس کی وجہ سے ظاہر ہوئے ہیں وہ زیادہ ہیں اس سے کہ یہاں ذکر ہو سکیں اور میں نے کتاب فوائد الرضویہ میں جو کہ علماء امامیہ کے حالات میں ہے سید محدث متبحر آقا سید نعمت اللہ جزائری کے حالات میں لکھا ہے کہ اس سید جلیل نے تحصیل علم میں بہت زحمت جھیلی اور بہت رنج و تکلیف برداشت کی ہے اور ابتدا تعلیم میں چونکہ چراغ کے خریدنے کی طاقت ان میں نہیں تھی تو وہ چاند کی روشنی میں بیٹھ کر مطالعہ کرتے تھے تو نتیجہ یہ ہوا ماہتاب کی روشنی میں زیادہ مطالعہ کرنے اور زیادہ لکھنے اور مطالعہ کرنے کی وجہ سے انکی آنکھیں کمزور ہو گئیں تو وہ اپنی آنکھوں کی بینائی کیلئے تربت مقدس امام حسین علیہ السلام اور باقی ائمہ عراق علیہم السلام کے مراقد مقدسہ کی مٹی بطور سرمہ استعمال کرتے تھے تو ان تربتوں کی برکت سے ان کی آنکھیں ٹھیک ہو گئیں اور وہاں میں نے لکھا ہے کہ مبادا ہمارے زمانہ کے لوگ کفار و ملحدین کے ساتھ معاشرت کرنے کی وجہ سے اس مطلب سے تعجب کریں حالانکہ کمال الدین دمیری نے حیوۃ الحیوان میں نقل کیا ہے کہ بڑے سانپ کی عمر جب ہزار سال ہو جاتی ہے تو اسکی آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں تو خداوند عالم اسے الہام فرماتا ہے کہ اپنے اندھے پن کو دور کرنے کے لئے رازیانج (جو کہ ایک گھاس ہے) پر اپنی آنکھیں ملے پس مجبوراً باوجود اندھے ہونے کے وہ بیابان کو چھوڑ کر باغوں اور ان جگہوں کا قصد کرتا ہے کہ جہاں رازیانج گھاس ہوتی ہے اگرچہ راستہ لمبا ہی کیوں نہ ہو پس وہ اپنے آپ کو اس گھاس کے پاس پہنچاتا ہے اور اپنی آنکھوں کو اس پر ملتا ہے تو بینائی

سورتوں اور آیات کی خاصیتیں

دو آیتیں اور سورہ بقرہ کی آخری تین آیتیں پڑھے تو اپنی جان و مال میں کوئی ایسی چیز نہیں دیکھے گا جو اسے بری معلوم ہو اور شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا اور وہ قرآن کو نہیں بھولے گا۔ تیسرا امر نیز کلینی نے روایت کی ہے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے جو شخص سورہ انا انزلناہ کو باآواز بلند پڑھے تو وہ مثل اس شخص کے ہے جو تلوار کو نیام سے نکال کر راہ خدا میں جہاد کرے اور اگر آہستہ پڑھے تو مثل اس شخص کے ہے جو راہ خدا میں اپنے خون میں غلطان ہو اگر دس مرتبہ پڑھے تو خداوند عالم اس کے گناہوں میں سے ہزار گناہ کو مٹا دے گا۔ چوتھا امر نیز شیخ کلینی نے حضرت صادق

سورتوں اور آیات کی خاصیتیں

علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے کہ قل ھو اللہ احد قرآن کا تیسرا حصہ ہے اور قل یا ایہا الکفرون قرآن کا چوتھا حصہ ہے۔ پانچواں امر حضرت امام موسیٰ علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سونے کے وقت آیۃ الکرسی پڑھے تو وہ فالج گرنے سے نہ ڈرے انشاء اللہ اور جو ہر نماز واجبی کے بعد پڑھے تو اس کو کوئی زہر والی چیز ضرر نہیں پہنچائے گی اور فرمایا جو شخص اپنے اور جابر کے درمیان قل ھو اللہ احد کو مقدم کرے تو اس کو خداوند عالم اس کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ اور اس کو چاہیئے کہ وہ اس سورہ کو اپنے سامنے پیچھے دائیں بائیں پڑھے پس جب

پلٹ آتی ہے اور اس چیز کو زمخشری وغیرہ نے بھی نقل کیا ہے پس جب خداوند عالم نے ایک ترگھاس میں یہ خاصیت رکھدی ہے تاکہ اندھے سانپ اس کی طلب میں جائیں اور اس کی حاجت پوری ہو تو کیا تعجب ہے اور استبعاد ہے کہ فرزندانِ رسول صلوات اللہ علیہ و آلہ کہ جو خود اور اسکی عترت اس کے راستہ میں مارے گئے ہیں اس کی تربت کو تمام بیماریوں کیلئے شفا اور صاحب فوائد و برکات قرار دے تاکہ شیعہ اور محبان اہل بیت اس سے فائدہ اٹھائیں اور ہم اس جگہ چند اخبار کے نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں پہلی روایت وہ روایت ہے کہ جس میں ہے کہ جب جنت کی حوریں دیکھتی ہیں کہ کوئی فرشتہ کسی کام کیلئے زمین پر جا رہا ہے تو اس سے التماس کرتی ہیں کہ ہمارے لئے بطور ہدیہ تسبیح اور تربت امام حسین علیہ السلام لے آنا۔ دوسری روایت بسند معتبر منقول ہے کہ ایک شخص بیان کرتا ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے میرے لئے خراسان سے کچھ مال و متاع کا ایک دستہ بھیجا جب میں نے اس کو کھولا تو اس میں کچھ خاک تھی لانے والے آدمی سے میں نے سوال کیا یہ کیسی خاک ہے تو وہ کہنے لگا کہ یہ امام حسین علیہ السلام کی قبر کی خاک ہے اور حضرت رضا کبھی بھی کوئی چیز کپڑا ہو یا کپڑے کے علاوہ اور کوئی چیز کسی کی طرف نہیں بھیجتے مگر یہ کہ یہ خاک اس میں رکھ دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ بلاؤں سے امان کا باعث ہے اذن و مشیت خداوندی کے ساتھ۔ تیسری روایت ہے کہ عبداللہ ابن یعفور نے حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ ایک شخص تو قبر امام حسین علیہ السلام کی مٹی اٹھاتا ہے اور اس سے نفع حاصل کرتا ہے۔ لیکن ایک دوسرا شخص اٹھاتا ہے اور اس کو کوئی نفع حاصل نہیں ہوتا آپ نے فرمایا کہ ایسے نہیں بلکہ خدا کی قسم جو بھی یہ مٹی اٹھائے اور اعتقاد بھی رکھتا ہو کہ یہ مجھے نفع دیگی تو یقیناً اسے نفع حاصل ہوگا چوتھی روایت ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہوئی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے اصحاب میں سے بعض امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک سے مٹی لیتے ہیں اور اس سے شفا چاہتے ہیں آیا اس مٹی میں شفا رکھی گئی ہے آپ نے فرمایا کہ آپ کی قبر مبارک سے لیکر چالیس میل تک کی مٹی میں شفا حاصل کی جا سکتی ہے اسی طرح جدّ بزرگوار جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قبر مبارک کی مٹی اور امام حسین علیہ السلام اور امام زین العابدین اور امام محمد باقر کی قبر کی مٹی میں بھی شفا موجود ہے اور تو بھی اس مٹی سے لیا کر کیونکہ وہ ہر درد کی شفا اور ہر خوفناک چیز کی ڈھال اور کوئی چیز بھی سوائے دعا کے کہ جس سے شفا لی جاتی ہے اس خاک کی برابری نہیں کر سکتی اور اس خاک پاک کو ناپاک جگہ

خاک کربلا کے فائدے

یا برتن میں رکھنے سے اس کا اثر زائل ہو جاتا ہے اور اکثر لوگ جو اسے شفا کے لئے استعمال کرتے ہیں ان کا اس پر یقین بہت تھوڑا ہوتا ہے اور اگر کسی کو اس بات کا یقین ہو جائے کہ اس میں شفا ہے تو البتہ یہ اس کیلئے کافی ہے اور وہ کسی دوسری دوائی طرف محتاج نہ ہوگا اور اس خاک کے اثر کو وہ کافر جن جو اس سے اپنے آپ کو مل دیتے ہیں زائل کر دیتے ہیں اور جس چیز پر اس خاک کو رکھا جائے وہ اسے سونگھتے ہیں اور یہ ان سے اس وجہ سے ہوتا ہے کہ کافر جنات بنی آدم پر حسد کی وجہ سے اس خاک سے مل کر اس کی پاکیزہ خوشبو کو زائل کر دیتے ہیں اور جب بھی اس خاک کو حایر سے کوئی باہر لے آتا ہے تو کافر جن اس سے ملنے کیلئے اتنے اکٹھے ہو جاتے ہیں کہ جن کے عدد کو سوائے خدا تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ ملائکہ انہیں حایر امام حسین علیہ السلام کی حدود میں داخل ہونے سے منع کرتے ہیں اور اگر یہ خاک ان کافر جنات کے ملنے سے سالم بچ جائے تو جس بیمار کے معالجہ میں اسے استعمال کیا جائے ضرور اسی وقت اسے شفا حاصل ہوگی لہٰذا جب اس خاک کو وہاں سے اٹھائے تو چھپائے رکھے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام زیادہ پڑھے اور میں نے سنا ہے کہ بعض لوگ جو اس خاک کو وہاں سے لیتے ہیں معمولی سمجھتے ہیں اور بعض لوگ تو اسے حیوانات کے توبرہ اور خوراک کے برتن یا ایسی چیزوں میں رکھ کر لاتے ہیں جو زیادہ ان کے استعمال کے ہوتے ہیں پس کس طرح ایسے شخص کو اس سے شفاء حاصل ہو جو اس قسم کا احترام اس کا کرتا ہے اور جس دل میں اس کا احترام نہیں اور جو چیز اس کیلئے مفید ہے اسے معمولی سمجھے وہ اپنے عمل کو خود فاسد کر دیتا ہے۔ پانچویں روایت یوں ہے کہ تم میں سے جو شخص اس خاک کربلا کو اٹھانا چاہے تو اسے اپنی انگلیوں کے پوروں سے نخود کے برابر اٹھانا چاہئے اور پھر اسے آنکھوں اور باقی جسم پر ملے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ ھٰذِہِ التُّرْبَۃِ وَبِحَقِّ مَنْ حَلَّ بِھَا وَثَوٰی فِیْھَا وَبِحَقِّ جَدِّہٖ وَاَبِیْہِ وَاُمِّہٖ وَاَخِیْہِ وَالْاَئِمَّۃِ مِنْ وُلْدِہٖ وَبِحَقِّ الْمَلٰٓئِکَۃِ الْحَافِّیْنَ بِہٖ اِلَّا جَعَلْتَھَا شِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ وَّبُرْءً ا مِّنْ کُلِّ مَرَضٍ وَّنَجَاۃً مِّنْ کُلِّ اٰفَۃٍ وَّحِرْزًا مِّمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اور پھر اسے جس کیلئے چاہے استعمال میں لائے روایت میں ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی مٹی کو سجدہ گاہ بنانے کیلئے اس پر سورہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ پڑھے اور روایت میں ہے کہ جب خاکِ شفا کو خود کھائے یا کسی کو کھلائے تو پہلے یہ پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مؤلف عرض کرتا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی تربت کے بہت فائدے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ

ایسا کرے گا تو خدائے تعالیٰ اس جابر کی خیر سے اس کو بہرہ مند اور اس کے شر سے محفوظ فرمائے گا۔ اور آپ نے فرمایا جب تو کسی چیز سے ڈرے تو قرآن مجید کی سو آیتوں کی جہاں سے چاہے تلاوت کر پھر یہ کلمات تین دفعہ کہے اَللّٰھُمَّ اکْشِفْ عَنِّی الْبَلَاءَ۔ چھٹا امر نیز شیخ کلینی نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص خدا اور روز جزا پر ایمان رکھتا ہے تو اس کو سورہ قل ھو اللہ پر واجبی نماز کے بعد ترک نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ جو شخص اس کو پڑھے گا تو خداوند عالم اس کے لئے خیر دنیا و آخرت جمع کر دیگا اور خداوند عالم اس کو اس کے ماں باپ اولاد و والدین کو بخشش دے گا۔

اسے میت کے ساتھ قبر میں رکھنا اور اس کے ساتھ کفن پر لکھنا اور اس پر سجدہ کرنا مستحب ہے روایت میں ہے کہ اس پر سجدہ کرنا سات حجاب کو اٹھا دیتا ہے یعنی نماز کے قبول ہونے کا سبب ہوتا کہ وہ نماز آسمان کی طرف لے جائی جاتی ہے اس کی تسبیح بنانا اور اس تسبیح کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنا اور اسے ہاتھ میں رکھنے کی بہت کافی فضیلت ہے اور اس کی یہ خاصیت ہے کہ یہ آدمی کے ہاتھ میں تسبیح کرتی رہتی ہے اگرچہ اسے ہاتھ میں رکھنے والا تسبیح نہ بھی کر رہا ہو البتہ یہ تسبیح خاص ہے اور دوسری تسبیح سے جسے ہر شے کرتی ہے علاوہ ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ اور اسی مطلب کو مولانا روم نے ان اشعار میں ضبط کیا ہے

گر ترا از غیب چشمی باز شد	با تو ذرات جہان ہمراز شد
نطق خاک و نطق آب و نطق گل	ہست محسوس حواس اہل دل،
جملہ ذرات در عالم نہان	با تو میگویند روزان و شبان
ما سمیعیم و بصیریم و ہاشیم	با شما نامحرمان ما خامشیم
از جمادی سوے جان جان شوید!	غلغل اجزای عالم بشنوید!
فاش تسبیح جمادات آیدت	وسوسۂ تاویلہا بزدایدت

خلاصہ جو تسبیح اس روایت میں امام حسین علیہ السلام کی خاک کے لئے ذکر ہوئی ہے یہ اسی تربت کی خصوصیات سے ہے۔ چھٹے۔ امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص خاک شفا کی مٹی کی تسبیح کو ہاتھ میں لیکر ہر دانہ لیکر یہ پڑھے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ تو خداوند عالم اس کیلئے ہر دانہ پر چھ ہزار حسنہ لکھیگا اور اس کے چھ ہزار گناہ مٹا دے گا اور اس کیلئے چھ ہزار درجے بلند کریگا اور اس کیلئے چھ ہزار شفاعت لکھے گا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص پختہ تسبیح کو جو کربلا معلی کی مٹی سے بنائی جاتی ہے ہاتھ میں لیکر پھیرے اور ایک دفعہ استغفار کرے تو اس کیلئے ستر دفعہ استغفار لکھیگا اور اگر تسبیح کو صرف ہاتھ میں رکھے رہے اور کچھ نہ پڑھے تو اس کیلئے پھر بھی ہر دانے پر سات دفعہ استغفار لکھا جائیگا ساتویں معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جب امام جعفر صادق علیہ السلام عراق تشریف لیگئے تو ایک جماعت آپکی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ ہمیں پتہ ہے کہ خاکِ امام حسین علیہ السلام ہر درد کیلئے شفا ہے۔ آیا یہ ہر خوف کیلئے موجب امن بھی ہے تو آپنے فرمایا۔ ہاں جو شخص یہ چاہتا ہو

سورتوں اور آیات کی خاصیتیں

ساتواں امر و نیز آنحضرت سے روایت کی ہے کہ جو شخص سورہ الہیکم التکاثر کو سونے کے وقت پڑھے تو وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔ آٹھواں امر اور نیز آنحضرت سے روایت ہے کہ اگر کسی مردہ پر سورہ حمد ستر مرتبہ پڑھی جائے اور اس کی روح پلٹ آئے تو عجب نہیں نانواں امر حضرت موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام سے اس چیز کے بہت سے خواص وارد ہوئے ہیں کہ جو ہر رات تین مرتبہ قل اعوذ برب الفلق اور تین مرتبہ قل اعوذ برب الناس اور سو مرتبہ سورہ توحید کو پڑھے اور اگر سو مرتبہ نہیں پڑھ سکتا تو پچاس دفعہ پڑھے جب اس چیز پر مواظبت کرے گا تو وہ

کہ ہر خطرے سے اسے اس کی وجہ سے امان رہے تو وہ اس خاک کی تسبیح بنی ہوتی ہاتھ میں رکھے اور تین دفعہ یہ دعا پڑھے اَصْبَحْتُ اَللّٰهُمَّ مُعْتَصِمًا بِذِمَامِكَ وَجِوَارِكَ الْمَنِيعِ الَّذِي لَا يُطَاوَلُ وَلَا يُحَاوَلُ مِنْ شَرِّ كُلِّ غَاشِمٍ وَطَارِقٍ مِنْ سَائِرِ مَنْ خَلَقْتَ وَمَا خَلَقْتَ مِنْ خَلْقِكَ الصَّامِتِ وَالنَّاطِقِ فِي جُنَّةٍ مِنْ كُلِّ مَخُوفٍ بِلِبَاسٍ سَابِغَةٍ حَصِينَةٍ وَهِيَ وَلَاءُ اَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ مُحْتَجِزًا مِنْ كُلِّ قَاصِدٍ لِي اِلٰى اَذِيَّةٍ بِجِدَارٍ حَصِينٍ الْاِخْلَاصِ فِي الْاِعْتِرَافِ بِحَقِّهِمْ وَالتَّمَسُّكِ بِحَبْلِهِمْ جَمِيعًا مُوقِنًا اَنَّ الْحَقَّ لَهُمْ وَمَعَهُمْ وَمِنْهُمْ وَفِيهِمْ وَبِهِمْ اُوَالِي مَنْ وَالَوْا وَاُعَادِي مَنْ عَادَوْا وَاُجَانِبُ مَنْ جَانَبُوا فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَاَعِذْنِي اَللّٰهُمَّ بِهِمْ مِنْ شَرِّ كُلِّ مَا اَتَّقِيهِ يَا عَظِيمُ حَجَزْتُ الْاَعَادِيَ عَنِّي بِبَدِيعِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِنَّا جَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ اس کے بعد تسبیح کو بوسہ دیکر دونوں آنکھوں پر ملے اور یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ التُّرْبَةِ الْمُبَارَكَةِ وَبِحَقِّ صَاحِبِهَا وَبِحَقِّ جَدِّهِ وَبِحَقِّ اَبِيهِ وَبِحَقِّ اُمِّهِ وَبِحَقِّ اَخِيهِ وَبِحَقِّ وُلْدِهِ الطَّاهِرِينَ اجْعَلْهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَاَمَانًا مِنْ كُلِّ خَوْفٍ وَحِفْظًا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ پھر تسبیح کو پیشانی پر ملے اگر یہ عمل صبح کے وقت کرے تو اس دن شام تک اور اگر شام کو کرے تو صبح تک اللہ کی امان میں رہے گا۔ ایک دوسری روایت میں منقول ہے کہ جس شخص کو کسی بادشاہ یا کسی اور شخص کا خوف ہو تو وہ بھی یہ عمل جب گھر سے باہر نکلے تو اس کے شر سے محفوظ رہے گا. مؤلف عرض کرتا ہے کہ علماء کے درمیان مشہور تو یہی ہے کہ مٹی یا خاک کا کھانا مطلق جائز نہیں ہے لیکن امام حسین علیہ السلام کی مٹی کو شفا کے قصد سے نخود برابر کھا سکتا ہے بلکہ احتیاط اسی میں ہے کہ اسے بقدر عدس ہی کھائے اور بہتر تو یوں ہے کہ خاک شفا کو منہ میں رکھ کر اس کے اوپر پانی پی لے اور یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ رِزْقًا وَاسِعًا وَعِلْمًا نَافِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ علامہ مجلسیؒ نے فرمایا ہے کہ احتیاط اسی میں ہے کہ سجدہ گاہ اور تسبیح کو جو خاک کربلا سے بنائی جائے اس کو خریدا اور بیچا نہ جائے بلکہ بعنوان ہدیہ اور بخشش دیا جائے اور اس کے بعد بغیر شرط کئے ایک دوسرے کو راضی کر لیں یعنی کچھ روپیہ دے دیں تو بہت ہی اچھا ہو گا جیسا کہ معتبر حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص قبر امام حسین علیہ السلام کی مٹی کو بیچے تو ایسا ہے جیسا کہ اس نے خود آنجناب علیہ السلام کے گوشت مبارک کو خریدا اور بیچا ہے۔ مؤلف کہتا ہے کہ میرے استاد بزرگوار محدث متبحر ثقۃ الاسلام نوری نے

سورتوں اور آیات کی خاصیتیں

مصیبتوں سے مرتے دم تک محفوظ رہے گا۔

دسواں امر: نیز شیخ کلینی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے مفضل سے فرمایا اے مفضل کہ اپنے آپ کو تمام لوگوں سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور قل ہو اللہ احد کے ساتھ محفوظ کرے اور وہ یوں کہ ان کو اپنے دائیں بائیں آگے پیچھے اوپر اور نیچے کی طرف پڑھے اور جب کسی جابر بادشاہ پر وارد ہو تو اس کو تین مرتبہ پڑھے جب تو اس کو دیکھے اور بائیں ہاتھ سے گن اور اس ہاتھ کو اسی حالت میں کہ جس میں تو انگلیاں گننے کے لئے جمع کی ہیں رہنے دے جب تک تو اس کے پاس رہے اور بعض نے کہا کہ

اپنی کتاب دارالسلام میں فرمایا ہے کہ ایک دن میرے بھائیوں میں سے ایک والدہ مرحومہ کی خدمت میں حاضر ہوا والدہ مرحومہ نے دیکھا کہ اس نے سجدہ گاہ اپنی قبا کی اس جیب میں رکھی ہوئی تھی جو ایک پہلو میں ہوا کرتی ہے والدہ نے اسے اس بے ادبی کرنے پر ڈانٹا کیونکہ اکثر اوقات ایسی جیب میں رکھنے سے سجدہ گاہ ران کے نیچے آکر ٹوٹ جاتی ہے۔ میرے بھائی نے اس کا اعتراف کیا کہ مطلب یوں ہے جیسے آپ فرما رہے ہیں اور مجھ سے اس وقت تک دو سجدہ گاہ ٹوٹ چکی ہیں لیکن میں عہد و پیمان کرتا ہوں کہ آج کے بعد ایسی جیب میں سجدہ گاہ نہیں رکھوں گا۔ کئی ایک دن گذر چکے تھے کہ میرے والد علامہ مرحوم نے خواب میں دیکھا اور انہیں اس قصہ کی خبر نہ تھی کہ مولائی امام حسین علیہ السلام ان کے دیدار کیلئے تشریف لائے ہیں اور کتاب خانہ میں آکر بیٹھے ہیں اور والد سے فرمایا ہے کہ اپنے بیٹوں کو بلایئے کہ میں ان کی بھی تکریم و تعظیم کروں میرے والد نے میرے بھائیوں کو جو میرے ساتھ پانچ ہوتے تھے سب کو وہاں بلایا، ہم سب آپ کے سامنے آکر کھڑے ہوئے آپ کے پاس لباس اور ایک خاص چیز تھی ہر ایک کو ہم سے بلا کر وہ عنایت فرماتے تھے یہاں تک کہ میرے اسی بھائی معہود کی نوبت آئی تو آپ نے ان کی طرف غضبناک نگاہ کی اور میرے والد سے فرمایا کہ اس نے میری قبر کی بنی ہوئی دو سجدہ گاہوں کو توڑا ہے آپ نے وہ خاص چیز اس کی طرف پھینکی اور دوسرے بھائیوں کی طرح اسے بلا کر ہاتھ میں نہ دی اور ابھی تک میرے ذہن میں ہے کہ وہ خاص چیز ترمہ کی کنگھی تھی میرے والد مرحوم بیدار ہوئے اور اپنا خواب والدہ مرحومہ سے بیان کیا تو والدہ نے اصل قصہ کو ظاہر کیا والد مرحوم کو ایسے سچے خواب سے تعجب ہوا۔

آٹھویں فصل

کاظمین یعنی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اور امام محمد تقی علیہ السلام کی زیارت اور اس کی فضیلت اور کیفیت اور مسجد براثا اور نواب اربعہ رضوان اللہ علیہم اور جناب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی زیارت میں ہے اور اس میں چند ایک مطلب ہیں۔ **پہلا مطلب** کاظمین علیہما السلام کی زیارت اور کیفیت میں ہے

واضح رہے کہ ان دو بزرگواروں کی زیارت کی بہت کافی فضیلت ہے بہت زیادہ اخبار میں وارد ہوا ہے کہ جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی زیارت جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت

جب تک اس کے پاس رہے تو سورت کو پڑھتا رہے گا۔ گیارواں امر ایک حدیث میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے غرق ہونے اور جلنے سے محفوظ رہنے کے لئے یہ پڑھے۔ اَللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ اور سرکش گھوڑے کو رام کرنے کے لئے اس کے دائیں کان میں یہ پڑھے وَلَہٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْھًا وَّاِلَیْہِ یُرْجَعُوْنَ اور جس زمین میں درندے

کی طرح ہے روایت میں ہے کہ جو آنحضرت کی زیارت کرے گویا اس نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کی ہے ایک اور روایت میں ہے کہ گویا اس نے جناب امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی ہے۔ شیخ جلیل محمد بن شہر آشوب نے مناقب میں تاریخ بغداد سے نقل کیا ہے کہ خطیب بغدادی جو مؤلف تاریخ بغداد ہے اس نے اپنے استاد سے علی بن خلال سے نقل کیا ہے کہ جب بھی کوئی مشکل کام میرے پیش آیا تو میں جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی قبر مبارک کے پاس جاکر ان سے توسّل کیا تو خداوند عالم نے وہ کام میرے لئے آسان کردیا، انہوں نے کہا کہ ایک عورت کو بغداد میں دوڑ کر جاتے دیکھا گیا تو اس سے پوچھا گیا کہ کہاں جا رہی ہو اس نے کہا کہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی قبر مبارک کی طرف جا رہی ہوں تاکہ وہاں جاکر اپنے لڑکے کے لئے جسے قید کردیا گیا ہے دعا کروں ایک حنبلی مذہب رکھنے والا شخص وہاں کھڑا تھا تو اس نے اس عورت سے مزاح کرتے ہوئے کہا کہ تیرا لڑکا تو قید خانہ میں گیا ہے۔ اس عورت نے وہیں کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ اے میرے مالک میں اس ذات کا واسطہ دیتی ہوں او دعا کرتی ہوں کہ جسے قید خانہ میں شہید کردیا گیا اور اس کی مراد اس سے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی ذات مبارک تھی کہ تو اپنی قدرت کاملہ کو ظاہر فرما اچانک دیکھا گیا کہ اس عورت کے لڑکے کو رہا کردیا گیا اور اس حنبلی کے لڑکے کو کہ جس نے استہزاء اور مسخرہ کیا تھا اس جنایت میں گرفتار کرلیا گیا۔ شیخ صدوقؒ نے ابراہیم بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ایک خط امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں لکھا اور اس میں سوال کیا تھا کہ امام حسین علیہ السلام اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اور امام محمد تقی علیہ السلام کی زیارت میں سے کونسی زیارت بہتر ہے، جناب امام علیہ السلام نے جواب میں فرمایا کہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت مقدم ہے لیکن ان دو معصوم کی زیارت کا ثواب بھی بہت زیادہ ہے۔ بہر حال کاظمین کی زیارت کی کیفیت، واضح رہے کہ اس حرم شریف میں بعض زیارت تو ہر ایک امام کے ساتھ مختص ہے اور بعض زیارتیں ہر دونوں معصوم کیلئے مشترک ہیں پس جو زیارت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ساتھ مختص ہے وہ یوں ہے جیسا کہ سید بن طاؤس نے مزار میں نقل کیا ہے کہ جب تو آنحضرت کی زیارت کرنا چاہے تو پہلے غسل کرے اور پھر بہت آرام اور وقار اور آہستہ آہستہ آنحضرت کے حرم کی طرف روانہ ہو اور جب حرم مبارک کے

سورتوں اور آیات کی خاصیتیں

جانور رہتے ہوں ان سے محفوظ رہنے کے لئے یہ پڑھے لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

گم شدہ کے مل جانے کے لئے سورہ یٰسین کو دو رکعت نماز میں پڑھے يَا هَادِيَ الضَّالِّ وَرُدَّ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ اور بھاگے ہوئے غلام کے لئے یہ پڑھے اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ کو وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ ... فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ

اور چور سے محفوظ رہنے کے لئے سونے کے وقت

کیفیت زیارت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

دروازے پر پہنچے تو یہ کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
عَلٰی ھِدَایَتِہٖ لِدِیْنِہٖ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا دَعَا اِلَیْہِ مِنْ سَبِیْلِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اَکْرَمُ مَقْصُوْدٍ وَّاَکْرَمُ
مَاْتِیٍّ وَقَدْ اَتَیْتُکَ مُتَقَرِّبًا اِلَیْکَ بِابْنِ بِنْتِ نَبِیِّکَ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰبَآئِہِ الطَّاھِرِیْنَ
وَاَبْنَآئِہِ الطَّیِّبِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّلَا تُخَیِّبْ سَعْیِیْ وَلَا تَقْطَعْ رَجَائِیْ وَاجْعَلْنِیْ
عِنْدَکَ وَجِیْھًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ پھر حرم مبارک کے اندر داخل ہو جائے اور پہلے اپنے
دائیں پاؤں کو اندر رکھے اور یہ کہے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور جب قبر مبارکہ
کے دروازے پر پہنچے تو ادب دخول یوں طلب کرے ءَاَدْخُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ءَاَدْخُلُ یَا نَبِیَّ
اللّٰہِ ءَاَدْخُلُ یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ ءَاَدْخُلُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ءَاَدْخُلُ یَا اَبَا مُحَمَّدِ الْحَسَنَ ءَ
اَدْخُلُ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ الْحُسَیْنَ ءَاَدْخُلُ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ ءَاَدْخُلُ یَا اَبَا
جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ ءَاَدْخُلُ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ ءَاَدْخُلُ یَا مَوْلَایَ یَا
اَبَا الْحَسَنِ مُوْسَی بْنَ جَعْفَرٍ ءَاَدْخُلُ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا جَعْفَرٍ ءَاَدْخُلُ یَا مَوْلَایَ مُحَمَّدَ بْنَ
عَلِیٍّ پھر اندر داخل ہو جائے بعد چار دفعے اللہ اکبر کہے اس کے بعد قبر مبارک کے سامنے قبلہ کو اپنے کندھے
کے پیچھے رکھ کر کھڑا ہو کر یہ زیارت پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ وَابْنَ وَلِیِّہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ وَابْنَ حُجَّتِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفِیَّ اللّٰہِ وَابْنَ صَفِیِّہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْنَ
اللّٰہِ وَابْنَ اَمِیْنِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ فِیْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا اِمَامَ الْھُدٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَلَمَ الدِّیْنِ وَالتُّقٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَازِنَ عِلْمِ
النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَازِنَ عِلْمِ الْمُرْسَلِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَائِبَ الْاَوْصِیَآءِ
السَّابِقِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَعْدِنَ الْوَحْیِ الْمُبِیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ الْعِلْمِ
الْیَقِیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَیْبَۃَ عِلْمِ الْمُرْسَلِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْاِمَامُ الصَّالِحُ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ اَیُّھَا الْاِمَامُ الزَّاھِدُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْاِمَامُ الْعَابِدُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا
الْاِمَامُ السَّیِّدُ الرَّشِیْدُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْمَقْتُوْلُ الشَّھِیْدُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ

سورتوں اور آیات کی خاصیتیں

قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمٰن
وکبرہ تکبیرا تک پڑھے
بارھواں امر۔ نیز شیخ
کلینی نے حضرت صادق
علیہ السلام سے روایت
کی ہے کہ آپ نے فرمایا
سورہ اذا زلزلت الارض
زلزالہا کی قرائت سے
ملول نہ ہونا کیونکہ جو شخص اس کو
نوافل میں پڑھے گا تو اس کو مرتے دم
تک کبھی بھی زلزلہ نہیں پہنچے
گا اور وہ زلزلے سے نہیں مرے
گا کوئی صاعقہ اور کوئی
آفت آفتہائے دنیا
میں سے مرتے دم تک
اسے نہیں پہنچے گی۔
اور اس کے مرنے کے
وقت ایک کریم فرشتہ حق
تعالیٰ کی طرف سے اس
پر نازل ہوگا اور وہ اس
کے سرہانے بیٹھ جائے
گا اور کہے گا اے ملک الموت
نرمی و مدارات کرو اس خدا

کیفیت زیارت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

وَابْنَ وَصِيِّهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ
اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ عَنِ اللّٰهِ مَا حَمَّلَكَ وَحَفِظْتَ مَا اسْتَوْدَعَكَ وَحَلَّلْتَ حَلَالَ
اللّٰهِ وَحَرَّمْتَ حَرَامَ اللّٰهِ وَاَقَمْتَ اَحْكَامَ اللّٰهِ وَتَلَوْتَ كِتَابَ اللّٰهِ وَصَبَرْتَ عَلَى الْاَذَى
فِي جَنْبِ اللّٰهِ وَجَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِينُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مَضَيْتَ عَلَى مَا
مَضٰى عَلَيْهِ اٰبَاۤؤُكَ الطَّاهِرُونَ وَاَجْدَادُكَ الطَّيِّبُونَ الْاَوْصِيَاۤءُ الْهَادُونَ الْاَئِمَّةُ الْمَهْدِيُّونَ
لَمْ تُؤْثِرْ عَمًى عَلٰى هُدًى وَلَمْ تَمِلْ مِنْ حَقٍّ اِلٰى بَاطِلٍ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ نَصَحْتَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِاَمِيرِ
الْمُؤْمِنِينَ وَاَنَّكَ اَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَاجْتَنَبْتَ الْخِيَانَةَ وَاَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ
وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَعَبَدْتَ اللّٰهَ مُخْلِصًا مُجْتَهِدًا مُحْتَسِبًا حَتّٰى اَتَاكَ
الْيَقِينُ فَجَزَاكَ اللّٰهُ عَنِ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهِ اَفْضَلَ الْجَزَاۤءِ وَاَشْرَفَ الْجَزَاۤءِ اَتَيْتُكَ يَا بْنَ رَسُولِ
اللّٰهِ زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّكَ مُقِرًّا بِفَضْلِكَ مُحْتَمِلًا لِعِلْمِكَ مُحْتَجِبًا بِذِمَّتِكَ عَائِذًا بِقَبْرِكَ
لَائِذًا بِضَرِيحِكَ مُسْتَشْفِعًا بِكَ اِلَى اللّٰهِ مُوَالِيًا لِاَوْلِيَاۤئِكَ مُعَادِيًا لِاَعْدَاۤئِكَ مُسْتَبْصِرًا
بِشَاْنِكَ وَبِالْهُدَى الَّذِي اَنْتَ عَلَيْهِ عَالِمًا بِضَلَالَةِ مَنْ خَالَفَكَ وَبِالْعَمَى الَّذِي هُمْ
عَلَيْهِ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي وَنَفْسِي وَاَهْلِي وَمَالِي وَوَلَدِي يَا بْنَ رَسُولِ اللّٰهِ اَتَيْتُكَ مُتَقَرِّبًا بِزِيَارَتِكَ
اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَمُسْتَشْفِعًا بِكَ اِلَيْهِ فَاشْفَعْ لِي عِنْدَ رَبِّكَ لِيَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي وَيَعْفُوَ عَنْ جُرْمِي
وَيَتَجَاوَزَ عَنْ سَيِّئَاتِي وَيَمْحُوَ عَنِّي خَطِيئَاتِي وَيُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ وَيَتَفَضَّلَ عَلَيَّ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ وَ
يَغْفِرَ لِي وَلِاٰبَاۤئِي وَلِاِخْوَانِي وَاَخَوَاتِي وَلِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِي مَشَارِقِ
الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا بِفَضْلِهِ وَجُودِهِ وَمَنِّهِ اس کے بعد اپنے آپ کو قبر مبارک پر ڈال دے اور
اس کا بوسہ لے اور اپنے دونوں چہرے اس پر یکے بعد دیگرے رکھے اور جو چاہے وہاں طلب کرے اور
اس کے بعد سر مبارک کی طرف لوٹ آئے اور یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا مُوسَى بْنَ
جَعْفَرٍ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الْهَادِي وَالْوَلِيُّ الْمُرْشِدُ وَاَنَّكَ مَعْدِنُ
التَّنْزِيلِ وَصَاحِبُ التَّاْوِيلِ وَحَامِلُ التَّوْرٰيةِ وَالْاِنْجِيلِ وَالْعَالِمُ الْعَادِلُ وَالصَّادِقُ
الْعَامِلُ يَا مَوْلَايَ اَنَا اَبْرَاُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اَعْدَاۤئِكَ وَاَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ بِمُوَالَاتِكَ فَصَلَّى اللّٰهُ

کے ساتھ کیونکہ وہ مجھے
زیادہ یاد کرتا تھا الخبر
اسی خبر کے آخر میں ہے
کہ اس کی آنکھوں سے پردہ
اٹھا دیا جائے گا اور وہ
بہشت میں اپنی منازل
کو دیکھے گا۔ اور اس کا قبض
روح نرم ترین طریقہ
پر ہو گا اور ستر ہزار فرشتے
اس کی روح کی مشایعت
کریں گے اور بہشت میں
لے جائیں گے۔ تبر تحوا لا
نیز کلینی نے حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام سے روایت
کی ہے کہ آپ نے فرمایا سورہ
ملک مانعہ ہے یعنی عذاب
قبر سے محفوظ رکھتی ہے
الخبر، بچود وال امر
نیز آنحضرت سے مروی
ہے کہ ایک قرآن مجید دیکھا میں
گر گیا تھا جب وہ ملا تو
دیکھا گیا کہ سب ختم ہو چکا
تھا۔ سوائے اس آیت

امام موسیٰ کاظم کی ایک اور زیارت

عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰبَآئِكَ وَاَجْدَادِكَ وَاَبْنَآئِكَ وَشِيْعَتِكَ وَمُحِبِّيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت پڑھے اور اس کی پہلی رکعت میں سورہ یٰسین اور دوسری میں سورہ الرحمٰن پڑھے یا جو سورہ بھی یاد ہو پڑھے اور اس کے بعد جو چاہے دعا طلب کرے۔

ایک اور زیارت

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی شیخ مفید اور شہید اور محمد بن المشہدی نے فرمایا ہے کہ جب آنجناب علیہ السلام کی کاظمین میں زیارت کرنا چاہے تو پہلے غسل زیارت بجا لائے اور اس کے بعد حرم مطہر کی طرف روانہ ہو دروازے پر کھڑے ہو کر اذن دخول پڑھے اور حرم مبارک میں داخل ہو اور اس حالت میں یہ پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَوْلِيَآءِ اللّٰهِ پھر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی قبر مبارک کے مقابل کھڑے ہو کر یہ زیارت پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ فِيْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَابَ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتَلَوْتَ الْكِتَابَ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ وَجَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَصَبَرْتَ عَلَى الْاَذٰى فِيْ جَنْبِهٖ مُحْتَسِبًا وَعَبَدْتَهٗ مُخْلِصًا حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَوْلٰى بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَاَنَّكَ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَقًّا اَبْرَءُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اَعْدَآئِكَ وَاَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ بِمُوَالَاتِكَ اَتَيْتُكَ يَا مَوْلَايَ عَارِفًا بِحَقِّكَ مُوَالِيًا لِاَوْلِيَآئِكَ مُعَادِيًا لِاَعْدَآئِكَ فَاشْفَعْ لِيْ عِنْدَ رَبِّكَ اس کے بعد اپنے آپ کو قبر مبارک پر ڈال دے اور بوسہ دے اور اپنے چہرے کے اطراف کو اس پر ملے۔ پھر وہاں سے سر مبارک کی جانب آ کر کھڑا ہو جائے اور یہ زیارت پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ صَادِقٌ اَدَّيْتَ نَاصِحًا وَقُلْتَ اَمِيْنًا وَمَضَيْتَ شَهِيْدًا لَمْ تُؤْثِرْ عَمًى عَلَى الْهُدٰى وَلَمْ تَمِلْ مِنْ حَقٍّ اِلٰى بَاطِلٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰبَآئِكَ وَاَبْنَآئِكَ الطَّاهِرِيْنَ اس کے بعد قبر مبارک کا بوسہ دے اور پھر دو رکعت نماز زیارت پڑھے اور اس کے بعد جو تیرا دل چاہے نماز میں پڑھے اور اس کے بعد پھر سجدہ میں جائے اور یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اعْتَمَدْتُ وَاِلَيْكَ قَصَدْتُ وَبِفَضْلِكَ رَجَوْتُ وَقَبْرَ اِمَامِيَ الَّذِيْ اَوْجَبْتَ عَلَيَّ طَاعَتَهٗ زُرْتُ وَبِهٖ اِلَيْكَ تَوَسَّلْتُ فَبِحَقِّهِمُ الَّذِيْ اَوْجَبْتَ عَلٰى نَفْسِكَ اغْفِرْ لِيْ

کے اٰذَانِ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ پندرھواں امر: نیز شیخ کلینی نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ماہ مبارک کی دوسری تہائی میں قرآن کو اٹھائے اور کھول کر اپنے سامنے رکھے اور کہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِكِتَابِكَ الْمُنْزَلِ وَمَا فِيْهِ وَفِيْهِ اسْمُكَ الْاَعْظَمُ الْاَكْبَرُ وَاَسْمَآؤُكَ الْحُسْنٰى وَمَا يُخَافُ وَيُرْجٰى اَنْ تَجْعَلَنِيْ مِنْ عُتَقَآئِكَ مِنَ النَّارِ اور دعا کرے جس حاجت کے متعلق تو چاہتا ہے۔ سولہواں امر شیخ کفعمی نے مصباح میں اور محدث فیض نے خلاصۃ الاذکار میں فرمایا ہے کہ میں نے اصحاب امامیہ کے بعض کتب میں دیکھا ہے کہ جو

وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَا کَرِیْمُ اس کے بعد پھر دائیں چہرے کی جانب قبر مبارک پر رکھے اور یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ قَدْ عَلِمْتَ حَوَآئِجِیْ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّاقْضِھَا پھر چہرے کی بائیں جانب رکھ کر یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ قَدْ اَحْصَیْتَ ذُنُوْبِیْ فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْھَا وَتَصَدَّقْ عَلَیَّ بِمَا اَنْتَ اَھْلُہٗ اس کے بعد سجدہ میں چلا جائے اور سو دفعہ شُکْرًا شُکْرًا کہے پھر سجدے سے سر بلند کرے اور جو دعا چاہے طلب کرے۔ مؤلف کہتا ہے کہ سید جلیل علی بن طاؤس رضی اللہ عنہ نے مصباح الزائرین میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی ایک زیارت کے ذیل میں اس صلوات کو جس میں آنحضرت کے فضائل اور عبادات و مصیبت موجود ہے نقل فرمایا ہے لہٰذا آنجناب کے زائر کو اس صلوات کے فیض سے اپنے آپ کو محروم نہیں کرنا چاہیئے اور وہ صلوات یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَھْلِ بَیْتِہٖ وَصَلِّ عَلٰی مُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ وَصِیِّ الْاَبْرَارِ وَاِمَامِ الْاَخْیَارِ وَعَیْبَۃِ الْاَنْوَارِ وَوَارِثِ السَّکِیْنَۃِ وَالْوَقَارِ وَالْحِکَمِ وَالْاٰثَارِ الَّذِیْ کَانَ یُحْیِی اللَّیْلَ بِالسَّھَرِ اِلَی السَّحَرِ بِمُوَاصَلَۃِ الْاِسْتِغْفَارِ حَلِیْفِ السَّجْدَۃِ الطَّوِیْلَۃِ وَالدُّمُوْعِ الْغَزِیْرَۃِ وَالْمُنَاجَاتِ الْکَثِیْرَۃِ وَالضَّرَاعَاتِ الْمُتَّصِلَۃِ وَمَقَرِّ النُّھٰی وَالْعَدْلِ وَالْخَیْرِ وَالْفَضْلِ وَالنَّدٰی وَالْبَذْلِ وَمَاْلَفِ الْبَلْوٰی وَالصَّبْرِ وَالْمُضْطَھَدِ بِالظُّلْمِ وَالْمَقْبُوْرِ بِالْجَوْرِ وَالْمُعَذَّبِ فِیْ قَعْرِ السُّجُوْنِ وَظُلَمِ الْمَطَامِیْرِ ذِی السَّاقِ الْمَرْضُوْضِ بِحَلَقِ الْقُیُوْدِ وَالْجَنَازَۃِ الْمُنَادٰی عَلَیْھَا بِذُلِّ الْاِسْتِخْفَافِ وَالْوَارِدِ عَلٰی جَدِّہِ الْمُصْطَفٰی وَاَبِیْہِ الْمُرْتَضٰی وَاُمِّہٖ سَیِّدَۃِ النِّسَآءِ بِاِرْثٍ مَّغْصُوْبٍ وَّوَلَآءٍ مَّسْلُوْبٍ وَّاَمْرٍ مَّغْلُوْبٍ وَّدَمٍ مَّطْلُوْبٍ وَّسَمٍّ مَّشْرُوْبٍ اَللّٰھُمَّ وَکَمَا صَبَرَ عَلٰی غَلِیْظِ الْمِحَنِ وَتَجَرَّعَ غُصَصَ الْکُرَبِ وَاسْتَسْلَمَ لِرِضَاکَ وَاَخْلَصَ الطَّاعَۃَ لَکَ وَمَحَضَ الْخُشُوْعَ وَاسْتَشْعَرَ الْخُضُوْعَ وَعَادَی الْبِدْعَۃَ وَاَھْلَھَا وَلَمْ یَلْحَقْہُ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ اَوَامِرِکَ وَنَوَاھِیْکَ لَوْمَۃُ لَآئِمٍ صَلِّ عَلَیْہِ صَلٰوۃً نَّامِیَۃً مُّنِیْفَۃً زَاکِیَۃً تُوْجِبُ لَہٗ بِھَا شَفَاعَۃَ اُمَمٍ مِّنْ خَلْقِکَ وَقُرُوْنٍ مِّنْ بَرَایَاکَ وَبَلِّغْہُ عَنَّا تَحِیَّۃً وَّسَلَامًا وَّاٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ فِیْ مُوَالَاتِہٖ فَضْلًا وَّاِحْسَانًا وَّمَغْفِرَۃً وَّرِضْوَانًا اِنَّکَ ذُو الْفَضْلِ الْعَمِیْمِ وَالتَّجَاوُزِ الْعَظِیْمِ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

زیارت مختص امام محمد تقی علیہ السلام سابقہ تین بزرگواروں نے فرمایا ہے کہ جب زیارت امام موسیٰ کاظم

سورتوں اور آیات کی خاصیتیں

شخص چاہے کہ میں عالم خواب میں کسی پیغمبر یا امام علیہم السلام کو کسی اور آدمی کو یا اپنے والدین کو دیکھوں تو سورہ شمس و سورہ لیل و سورہ قدر و سورہ قل یا ایہا الکافرون و سورہ اخلاص و معوذتین کو پڑھے پھر سو دفعہ سورہ اخلاص اور سو دفعہ صلوات پڑھے اور وضو ہو کر دائیں طرف سو جائے تو دیکھے گا جس کا ارادہ رکھتا ہے انشاء اللہ اور کلام کرے گا اس سے جو چاہے انشاء اللہ اور نسخہ میں میں نے دیکھا ہے کہ یہ عمل سات راتوں تک کرتا رہے بعد اس کے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یُوْصَفُ وَالْاِیْمَانُ یُعْرَفُ مِنْہُ مِنْکَ بَدَتِ الْاَشْیَآءُ وَاِلَیْکَ

سے فارغ ہو جائے تو پھر امام محمد تقی علیہ السلام کی زیارت کی طرف جو اپنے جد بزرگوار امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی پیٹھ کی جانب مدفون ہیں متوجہ ہو اور جب آنجناب کی قبر مبارک کے نزدیک کھڑے ہو تو یہ زیارت پڑھے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ فِيْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰبَآئِكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَبْنَآئِكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَوْلِيَآئِكَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتَلَوْتَ الْكِتَابَ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ وَجَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَصَبَرْتَ عَلَى الْاَذٰى فِيْ جَنْبِهٖ حَتّٰى اَتٰيكَ الْيَقِيْنُ اَتَيْتُكَ زَآئِرًا عَارِفًا بِحَقِّكَ مُوَالِيًا لِاَوْلِيَآئِكَ مُعَادِيًا لِاَعْدَآئِكَ فَاشْفَعْ لِيْ عِنْدَ رَبِّكَ اس کے بعد اپنے چہرے کو قبر مبارک پر رکھے اور بوسہ دے اور دو رکعت نماز زیارت بجا لائے اور اسکے بعد جو نمازیں تیرا جی چاہے پڑھے اور جب فارغ ہو جائے تو سجدہ میں چلا جائے اور یہ پڑھے اِرْحَمْ مَنْ اَسَآءَ وَاقْتَرَفَ وَاسْتَكَانَ وَاعْتَرَفَ پھر چہرے کی دائیں جانب رکھ کر یہ کہے اِنْ كُنْتُ بِئْسَ الْعَبْدُ فَاَنْتَ نِعْمَ الرَّبُّ پھر بائیں جانب چہرے کی رکھے اور یہ پڑھے عَظُمَ الذَّنْبُ مِنْ عَبْدِكَ فَلْيَحْسُنِ الْعَفْوُ مِنْ عِنْدِكَ يَا كَرِيْمُ اس کے بعد پھر دوبارہ سجدے میں لوٹ آئے اور سو دفعہ شکراً کہے

ایک اور زیارت امام محمد تقی علیہ السلام

سید بن طاؤس نے مزار میں فرمایا ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی زیارت کر چکے تو پھر امام محمد تقیؑ کی قبر مبارک کے نزدیک ٹھہرے اور آنجناب کی یہ زیارت قبر مبارک کو بوسہ دینے کے بعد پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ الْبَرَّ التَّقِيَّ الْاِمَامَ الْوَفِيَّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَجِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَفِيْرَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سِرَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ضِيَآءَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَنَآءَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَلِمَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النُّوْرُ السَّاطِعُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْبَدْرُ الطَّالِعُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الطَّيِّبُ مِنَ الطَّيِّبِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الطَّاهِرُ مِنَ الْمُطَهَّرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاٰيَةُ الْعُظْمٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْحُجَّةُ الْكُبْرٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُطَهَّرُ مِنَ الزَّلَّاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُنَزَّهُ عَنِ الْمُعْضِلَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَلِيُّ عَنْ نَقْصِ الْاَوْصَافِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الرَّضِيُّ عِنْدَ الْاَشْرَافِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمُوْدَ الدِّيْنِ اَشْهَدُ اَنَّكَ وَلِيُّ اللّٰهِ

نَعُوْذُ فَمَا اَقْبَلَ مِنْهَا كُنْتَ مَلْجَاهُ وَمَنْجَاهُ وَمَا اَدْبَرَ مِنْهَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ مَلْجَاءٌ وَلَا مَنْجًا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ فَاَسْئَلُكَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَسْئَلُكَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَبِحَقِّ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ سَيِّدِ النَّبِيِّيْنَ وَبِحَقِّ عَلِيٍّ خَيْرِ الْوَصِيِّيْنَ وَبِحَقِّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ وَبِحَقِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اللَّذَيْنِ جَعَلْتَهُمَا سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَلَيْهِمُ اَجْمَعِيْنَ السَّلَامُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُرِيَنِيْ مَيِّتِيْ فِي الْحَالِ الَّتِيْ هُوَ فِيْهَا سَتْرُ الْاٰهِر نیز کتاب خلاصہ میں بعض کتابوں سے نقل کیا گیا ہے کہ میں نے کتاب ادب الحمید میں دیکھا ہے جو

ایک اور زیارت امام محمد تقی علیہ السلام

وَحُجَّتَهُ فِي اَرْضِهِ وَاَنَّكَ جَنْبُ اللّٰهِ وَخِيَرَةُ اللّٰهِ وَمُسْتَوْدَعُ عِلْمِ اللّٰهِ وَعِلْمِ الْاَنْبِيَاۤءِ وَرُكْنُ الْاِيْمَانِ
وَتَرْجُمَانُ الْقُرْاٰنِ وَاَشْهَدُ اَنَّ مَنِ اتَّبَعَكَ عَلَى الْحَقِّ وَالْهُدٰى وَاَنَّ مَنْ اَنْكَرَكَ وَنَصَبَ لَكَ الْعَدَاوَةَ
عَلَى الضَّلَالَةِ وَالرَّدٰى اَبْرَءُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكَ مِنْهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ مَا بَقِيْتُ
وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ اور پھر آنجناب کیلئے صلوات یوں پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ
وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الزَّكِيِّ التَّقِيِّ وَالْبَرِّ الْوَفِيِّ وَالْمُهَذَّبِ النَّقِيِّ هَادِي الْاُمَّةِ وَوَارِثِ الْاَئِمَّةِ
وَخَازِنِ الرَّحْمَةِ وَيَنْبُوْعِ الْحِكْمَةِ وَقَائِدِ الْبَرَكَةِ وَعَدِيْلِ الْقُرْاٰنِ فِي الطَّاعَةِ وَوَاحِدِ الْاَوْصِيَاۤءِ
فِي الْاِخْلَاصِ وَالْعِبَادَةِ وَحُجَّتِكَ الْعُلْيَا وَمَثَلِكَ الْاَعْلٰى وَكَلِمَتِكَ الْحُسْنَى الدَّاعِيْ اِلَيْكَ وَالدَّالِّ
عَلَيْكَ الَّذِيْ نَصَبْتَهُ عَلَمًا لِعِبَادِكَ وَمُتَرْجِمًا لِكِتَابِكَ وَصَادِعًا بِاَمْرِكَ وَنَاصِرًا لِدِيْنِكَ
وَحُجَّةً عَلٰى خَلْقِكَ وَنُوْرًا تَخْرِقُ بِهِ الظُّلَمَ وَقُدْوَةً تُدْرَكُ بِهَا الْهِدَايَةُ وَشَفِيْعًا تُنَالُ بِهِ
الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ وَكَمَا اَخَذَ فِيْ خُشُوْعِهِ لَكَ حَظَّهُ وَاسْتَوْفٰى مِنْ خَشْيَتِكَ نَصِيْبَهُ فَصَلِّ عَلَيْهِ
اَضْعَافَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى وَلِيٍّ ارْتَضَيْتَ طَاعَتَهُ وَقَبِلْتَ خِدْمَتَهُ وَبَلِّغْهُ مِنَّا تَحِيَّةً وَسَلَامًا
وَاٰتِنَا فِيْ مُوَالَاتِهِ مِنْ لَدُنْكَ فَضْلًا وَاِحْسَانًا وَمَغْفِرَةً وَرِضْوَانًا اِنَّكَ ذُو الْمَنِّ الْقَدِيْمِ
وَالصَّفْحِ الْجَمِيْلِ اور اس کے بعد نماز زیارت پڑھے اور سلام کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الرَّبُّ
وَاَنَا الْمَرْبُوْبُ آخر تک جو … پر موجود ہے ایک اور زیارت مختص آنجناب علیہ السلام شیخ صدوق نے
فقیہہ میں روایت کی ہے کہ جب آنجناب کی زیارت کرنا چاہے تو پہلے غسل کرکے اپنے آپ کو پاک و
پاکیزہ کرکے پاکیزہ لباس پہن کر یہ زیارت پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْاِمَامِ التَّقِيِّ
النَّقِيِّ الرَّضِيِّ الْمَرْضِيِّ وَحُجَّتِكَ عَلٰى مَنْ فَوْقَ الْاَرْضِ وَمَنْ تَحْتَ الثَّرٰى صَلٰوةً كَثِيْرَةً نَامِيَةً
زَاكِيَةً مُبَارَكَةً مُتَوَاصِلَةً مُتَرَادِفَةً مُتَوَاتِرَةً كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَوْلِيَاۤئِكَ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا اِمَامَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَارِثَ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ وَسُلَالَةَ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ فِيْ
ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَتَيْتُكَ زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّكَ مُعَادِيًا لِاَعْدَاۤئِكَ مُوَالِيًا لِاَوْلِيَاۤئِكَ فَاشْفَعْ لِيْ
عِنْدَ رَبِّكَ اس کے بعد اپنی حاجت طلب کرے اور پھر چار رکعت نماز دو رکعت امام محمد تقی علیہ السلام

محمد ابن جریر طبری کی تالیف
ہے اس نے حارث ابن
روح سے اس نے اپنے
باپ دادا سے نقل کیا
ہے کہ اس نے اپنی اولاد
سے کہا کہ جب کوئی چیز
تمہیں اندوہناک کرے تو
تم میں سے کوئی فرد بھی رات
گذارے مگر اس حالت
میں کہ وہ باطہارت ہو
اور اس کا فرش و لحاف
بھی طاہر ہونا چاہیئے اور
اس کے پاس عورت بھی
نہیں ہونی چاہیئے پس
سات دفعہ سورہ الشمس
اور سات دفعہ سورہ واللیل
کو پڑھے پھر یہ دعا مانگے
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ مِنْ اَمْرِيْ
هٰذَا فَرَجًا وَّمَخْرَجًا
جب وہ اس عمل کو بجالائے
گا تو کوئی شخص اس کے پاس
عالم خواب میں اسی رات
یا تیسری رات یا پانچویں

کی زیارت کیلئے اور دو رکعت امام موسیٰ کاظمؑ کی زیارت کیلئے اس قبہ کے نیچے کہ جس میں امام محمد تقیؑ کی قبر مبارک ہے بجالائے اور نماز امام موسیٰ کاظمؑ کے سرہانے نہ پڑھے کیونکہ اس کے سامنے قریش کی قبریں ہیں اور ان قبروں کو اپنا قبلہ بنانا جائز نہیں ہے۔ مؤلف کہتا ہے کہ شیخ صدوق کی کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے زمانے میں امام موسیٰ کاظمؑ کی قبر مبارک جناب امام محمد تقیؑ کی قبر مبارک سے علیحدہ بنی ہوئی تھی اور اس کا قبہ علیحدہ تھا اور لوگ آنجنابؑ کے قبہ سے نکل کر امام محمد تقیؑ کے قبہ کی طرف جاتے تھے جو علیحدہ بنا ہوا تھا (لیکن مترجم عرض کرتا ہے کہ آجکل دونوں قبریں ایک ہی قبہ کے نیچے ایک ضریح کے اندر موجود ہیں)

دونوں اماموں کی مشترک زیارت: یہ بھی دو قسم پر ہے پہلی قسم: یہ وہ ہے کہ جو ہر ایک امام کیلئے علیحدہ پڑھی جاتی ہے شیخ جلیل جعفر بن محمد بن قولویہ قمی نے کامل الزیارۃ میں امام علی نقیؑ سے روایت کی ہے کہ ان دو اماموں میں سے ایک امام کی زیارت یوں پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ فِيْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ بَدَا لِلّٰهِ فِيْ شَاْنِهٖ اَتَيْتُكَ زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّكَ مُعَادِيًا لِاَعْدَائِكَ مُوَالِيًا لِاَوْلِيَائِكَ فَاشْفَعْ لِيْ عِنْدَ رَبِّكَ يَا مَوْلَايَ یہ زیارت بہت کافی معتبر ہے شیخ صدوق اور شیخ کلینی اور شیخ طوسی نے بھی اسے معمولی اختلاف کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ دوسری قسم: یہ وہ زیارت ہے کہ جس کے پڑھنے سے دونوں اماموں کی زیارت ہو جائیگی اور وہ یوں ہے کہ شیخ مفید اور شہید اور محمد بن المشہدی نے ذکر کیا ہے کہ ان دونوں بزرگواروں کی زیارت جب ضریح مبارک کے سامنے کھڑے ہو تو یوں پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَلِيَّيِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا حُجَّتَيِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا نُوْرَيِ اللّٰهِ فِيْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنَّكُمَا قَدْ بَلَّغْتُمَا عَنِ اللّٰهِ مَا حَمَّلَكُمَا وَحَفِظْتُمَا مَا اسْتُوْدِعْتُمَا وَحَلَّلْتُمَا حَلَالَ اللّٰهِ وَحَرَّمْتُمَا حَرَامَ اللّٰهِ وَاَقَمْتُمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ وَتَلَوْتُمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَصَبَرْتُمَا عَلَى الْاَذٰى فِيْ جَنْبِ اللّٰهِ مُحْتَسِبَيْنِ حَتّٰى اَتَاكُمَا الْيَقِيْنُ اَبْرَءُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اَعْدَائِكُمَا وَاَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ بِوِلَايَتِكُمَا اَتَيْتُكُمَا زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّكُمَا مُوَالِيًا لِاَوْلِيَائِكُمَا مُعَادِيًا لِاَعْدَائِكُمَا مُسْتَبْصِرًا بِالْهُدَى الَّذِيْ اَنْتُمَا عَلَيْهِ عَارِفًا بِضَلَالَةِ مَنْ خَالَفَكُمَا فَاشْفَعَا لِيْ عِنْدَ رَبِّكُمَا فَاِنَّ لَكُمَا عِنْدَ اللّٰهِ جَاهًا عَظِيْمًا وَمَقَامًا مَحْمُوْدًا اس کے بعد اس تربت شریف

سورتوں اور آیات کی خاصیتیں

اور میرا خیال ہے کہ اس نے کہا تھا یا سانویں رات آئے گا اور اس کو اس غم واندوہ نجات پانے کا طریقہ بتائے گا۔ فقیر کہتا ہے کہ بعض نے کہا ہے سورہ والضحیٰ اور الم نشرح کو بھی پڑھے اور کتاب جواہر المنثورہ میں ہے کہ جو شخص چاہے کہ خواب میں دیکھے اپنے مطلب کو تو سونے کے وقت ان سورتوں میں سے ہر ایک سورہ کو سات دفعہ پڑھے والشمس واللیل والتین واخلاص و قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق کو اور باطہارت پاک مکان میں پاک لباس کے ساتھ رو بقبلہ داہنی جانب یعنی جیسے مردے کو لحد میں رکھا جاتا ہے سو جائے اور اپنے مطلب کو نیت میں لائے اگر اس رات نہ دیکھے تو بعد کی راتوں

حاجی علی بغدادی کا واقعہ

کا بوسہ دے اور دائیں جانب چہرے کو اس پر رکھے اور اس کے بعد سر مبارک کی طرف چلا جائے اور یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا حُجَّتَیِ اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ وَسَمَآئِہٖ عَبْدُکُمَا وَلِیُّکُمَا زَائِرُکُمَا مُتَقَرِّبًا اِلَی اللّٰہِ بِزِیَارَتِکُمَا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِیْ اَوْلِیَآئِکَ الْمُصْطَفَیْنَ وَحَبِّبْ اِلَیَّ مَشَاھِدَھُمْ وَاجْعَلْنِیْ مَعَھُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اس کے بعد ہر ایک امام کیلئے دو دو رکعت نماز زیارت پڑھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے جو چاہے دعا کرے۔ مؤلف کہتا ہے کہ چونکہ ان حضرات کے زمانے میں تقیہ بہت تھا اس واسطے مختصر زیارت انہوں نے اپنے شیعوں کو تعلیم دی ہے کہ تاکہ شیعہ حضرات ظالمین کے ظلم سے محفوظ رہیں اور اگر آجکل کوئی زائر لمبی زیارت پڑھنا چاہے تو اسے زیارت جامعہ پڑھنی چاہیئے کیونکہ یہ ان کی بہترین زیارت ہے خصوصاً اس سے ایک زیارت کہ جو حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ امام موسیٰ کاظم کے ساتھ مختص ہے اور وہ زیارت بعد از ایں زیارت جامعہ کے باب میں پہلی زیارت ہے جو ص۵۳۶ پر آئے گی اور جب زائر ان دو اماموں کے شہر سے واپس جانا چاہے تو اسے آنجناب کے کا وداع کرنا چاہیئے اور وداع جیسا کہ شیخ طوسی نے تہذیب الاحکام میں ذکر کیا ہے کہ جب امام موسیٰ کاظمؑ کا وداع کرنا چاہے تو قبر مبارک کے نزدیک کھڑے ہو کر یوں کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا الْحَسَنِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَسْتَوْدِعُکَ اللّٰہَ وَاَقْرَءُ عَلَیْکَ السَّلَامَ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَبِالرَّسُوْلِ وَبِمَا جِئْتَ بِہٖ وَدَلَلْتَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ اکْتُبْنَا مَعَ الشَّاھِدِیْنَ اور امام محمد تقیؑ کے وداع میں یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَایَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَسْتَوْدِعُکَ اللّٰہَ وَاَقْرَءُ عَلَیْکَ السَّلَامَ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَبِرَسُوْلِہٖ وَبِمَا جِئْتَ بِہٖ وَدَلَلْتَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ اکْتُبْنَا مَعَ الشَّاھِدِیْنَ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے کہ یہ تیرا آخری وداع نہ ہو بلکہ پھر زیارت کی توفیق تجھے اللہ تعالیٰ نصیب فرمائے اس کے بعد قبر مبارک کا بوسہ دے اور اپنے منہ کی دونوں جانب کو قبر مبارک پر رکھے۔ مؤلف کہتا ہے کہ یہاں پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہ حکایت اور واقعہ جو مرد صالح باصفا حاجی علی بغدادی کو پیش آیا ہے اور جسے میرے استاد مرحوم نے اپنی کتاب جنۃ الماوٰی اور نجم الثاقب میں نقل کیا ہے ذکر کیا جائے اپنے نجم الثاقب میں فرمایا ہے کہ اگر اس کتاب میں سوائے اس واقعہ کے جو بالکل تازہ ہو چکا ہے اور جو صحیح اور جس میں کافی فوائد موجود ہیں اور کوئی واقعہ نہ ہوتا تو بھی اس کتاب

سونے کے آداب

میں کرے اور سات راتوں سے متجاوز نہیں ہوگا۔ کہا گیا ہے کہ مجرب ہے۔ انھارواں امر نیز خلاصۃ الاذکار میں ہے کہ حضرت زہرا صلوات اللہ علیہا سے روایت ہے کہ آنحضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں نے بستر بچھایا ہوا تھا اور چاہتی تھی کہ سو جاؤں تو فرمانے لگے اے فاطمہؑ اس وقت تک نہ سو جب تک تو چار عمل بجا نہ لائے ختم قرآن کر اور پیغمبروں کو اپنا شفیع قرار دے اور مؤمنین کو اپنے سے خوش کر اور حج وعمرہ بجا لا یہ کہنے کے بعد آپ مشغول نماز ہو گئے۔ میں نے ان کے نماز ختم کرنے تک توقف کیا اس کے

۴۸۵

کی شرافت اور نفاست کیلئے کافی تھا آپ نے اس تمہید کے بعد فرمایا کہ حاجی علی بغدادی نے خداوند عالم اس کی تائید فرمائے ذکر کیا ہے کہ میرے ذمہ اسّی تومان جو سکہ ایرانی ہے مال امامؑ واجب الادا تھا میں نجف اشرف گیا اور اس سے بیس تومان علم الھدیٰ الشیخ التقی شیخ مرتضیٰ اعلی اللہ مقامہ کی خدمت میں اور بیس تومان جناب شیخ محمد حسین مجتہد کاظمینی اور بیس تومان جناب شیخ محمد حسن شروقی کی خدمت میں پیش کئے اور باقی جو میرے ذمہ بیس تومان رہتے تھے میرا ارادہ تھا کہ واپس لوٹنے کے وقت جناب شیخ محمد حسن کاظمینی آل یٰسین کی خدمت میں بغداد میں پیش کروں گا اور میں اس کی جلد ادائیگی کر دینے میں عجلت سے کام لینے میں خوش تھا۔ جمعرات کو میں امامین ہمامین کاظمینؑ کی زیارت کے لئے مشرف ہوا تو میں زیارت کے بعد جناب شیخ سلمہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بیس تومان میں سے کچھ ان کی خدمت میں پیش کئے اور ان سے وعدہ کیا کہ باقی کو آپ تدریجاً مجھے حوالہ فرما دیویں کیونکہ میں کچھ اجناس کو فروخت کروں گا جہاں آپ فرمائیں گے ادا کر دوں گا اور میں نے ان کی خدمت سے فارغ ہونے کے بعد اس دن عصر کو بغداد واپس جانے کا عزم ظاہر کیا تو شیخ مذکور نے فرمایا کہ آج یہیں رہ جائیں۔ میں نے عرض کی کہ کارخانہ کے مزدوروں کی اجرت آج جا کر دینی ہے کیونکہ ہمارے ہاں رسم تھی کہ پورے ہفتہ کی مزدوری جمعرات کی عصر کو دی جاتی تھی۔ میں وہاں سے اٹھا اور ابھی تقریباً تیسرا حصہ راستہ کاٹے کیا ہوگا کہ میری نگاہ ایک سید جلیل القدر پر پڑی جو بغداد سے میری طرف آ رہے تھے۔ جب وہ میرے نزدیک پہنچے تو سلام کیا اور مصافحہ اور معانقہ کے لئے ہاتھ بڑھایا اور اہلاً اور سہلاً فرمایا اور مجھے سینے سے لگایا اور معانقہ کیا اور ہم نے ایک دوسرے کو (عربی قاعدے) کے ماتحت چوما۔ آپ کے سر مبارک پر سبز عمامہ تھا اور رخسار پر سیاہ بڑا خال تھا۔ آپ نے فرمایا حاجی علی آپ کا کیا حال اور کہاں جا رہے ہو۔ میں نے عرض کی کہ کاظمین کی زیارت کر کے واپس بغداد جا رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا آج رات شب جمعہ ہے اور زیارت کاظمین کیلئے واپس لوٹ آ۔ میں نے عرض کی۔ واپس جانے پر متمکن نہیں ہوں آپ نے فرمایا تو قادر ہے۔ واپس آ جا تاکہ میں تیری گواہی دوں کہ تو میرے جد بزرگوار جناب امیر المومنین علیہ السلام اور میرے موالیوں اور دوست داروں میں سے ہے اور شیخ بھی اس مطلب کی گواہی دے کیونکہ خداوند عالم نے فرمایا کہ اپنے لئے شاہد (گواہ) بنا دو۔ اور

سونے کے آداب

بعد میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے مجھے امر فرمایا ہے چار چیزوں کا کہ اس وقت جن کے بجا لانے کی مجھ میں طاقت نہیں آپ نے تبسم کیا اور فرمایا جب تُو تین دفعہ قل ہو اللہ احد کو پڑھ لے تو گویا کہ تو ایک ختم قرآن کیا اور جب تو مجھ پر اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے نبیوں پر صلوات بھیجے تو گویا کہ ہم تیرے شفیع ہو جائیں گے۔ اور جب تُو نے مومنین کے لئے استغفار کی تو سب مومنین تجھ سے خوش ہو جائیں گے اور جب تو نے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھ لیا تو گویا تو نے حج و عمرہ کیا۔ مؤلف کہتا ہے کہ جو شخص سونے کے وقت تین مرتبہ یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ بِقُدْرَتِہٖ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ

یہ عبارت ایک مطلب کی طرف اشارہ تھا جو میرے دل میں تھا کہ شیخ سے اس قسم کی خواہش کا اظہار کروں کہ مجھے ایک ایسی تحریر لکھ دیں کہ جس میں یہ ذکر ہو کہ میں امیرالمومنین علیہ السلام کے دوست داروں سے ہوں اور اسے اپنے کفن میں ساتھ رکھوں۔ میں نے عرض کی کہ آپ کو کیسے معلوم ہے اور آپ کس قسم کی شہادت دیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص جس کا حق اسے پہنچاتا ہے اسے اس کے متعلق کیسے علم نہ ہوگا۔ میں نے عرض کی، کہ کونسا حق۔ آپ نے فرمایا وہ حق جو تو نے میرے وکیل کو دیا ہے۔ میں نے کہا آپ کے کونسے وکیل۔ آپ نے فرمایا جناب شیخ محمد حسن۔ میں نے کہا کہ وہ آپکے وکیل ہیں تو آپ نے فرمایا ہاں وہ میرے وکیل ہیں اور جناب آقا سید محمد بھی، میرے دل میں خطور ہوا کہ اس سید جلیل القدر نے مجھے میرے نام سے پکارا حالاں کہ وہ مجھے نہیں پہچانتے تھے پھر خیال آیا کہ شاید وہ مجھے جانتے ہونگے اور مجھے پتہ نہ ہو، پھر دل میں خیال آیا، کہ یہ سید بزرگوار حق سادات میں سے کچھ مجھ سے چاہتے ہیں اور میں یہ چاہتا ہوں کہ انہیں مال امام علیہ السلام سے کچھ دوں تو میں نے عرض کی کہ اے بزرگوار میرے پاس کچھ آپکے حق میں سے صرف سہم امام علیہ السلام موجود ہے اور میں نے آقا شیخ محمد حسن سے اجازت لی ہوئی ہے تو کیا آپکو دیدوں تو آپنے تبسم فرمایا اور فرمایا ہاں تو نے ہمارے حق میں سے کچھ میرے وکیلوں کو نجف اشرف میں پہنچا دیا ہے۔ میں نے عرض کی کہ جو کچھ میں دے چکا ہوں وہ قبول ہے تو آپنے فرمایا ہاں۔ میرے دل میں آیا کہ یہ سید بزرگوار علماء کرام کو اپنا وکیل فرما رہے ہیں اور یہ چیز میرے دل میں بہت بڑی معلوم ہوئی تو میں نے کہا کہ علماء کرام سہم سادات کے قبضہ میں وکیل ہوتے ہیں اور پھر مجھ پر غفلت طاری ہوگئی (اور جواب نہ پوچھ سکا) تو آپنے اس وقت فرمایا کہ میرے جد بزرگوار کی زیارت کیلئے واپس لوٹ جا (تنبیہہ) ہمارے پاکستان میں جو حضرات مجتہدین عظام کو خصوصاً غیر سادات مجتہدین کو سہم امام میں تصرف کرنیکا مجاز نہیں سمجھتے اور یہ خیال کرتے ہیں کہ علماء مجتہدین سہم امام علیہ السلام کو طلباء دین پر خرچ نہیں کر سکتے انہیں اس واقعہ سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے اور مجتہدین کے افعال اور اقوال پر اعتراض کر کے اپنے امام علیہ السلام کے غضب سے ڈرنا چاہیئے) میں واپس زیارت کیلئے لوٹ آیا اور آپ اپنے دائیں ہاتھ میں میرا ہاتھ لیکر چل پڑے جب ہم راستہ طے کر رہے تھے تو میں نے دیکھا کہ ہمارے دائیں جانب ایک نہر سفید اور صاف پانی کی جاری ہے اور لیموں اور نارنجی اور انار اور انگور وغیرہ کے درخت

مطالعہ سے پہلے کی دُعا

تا بعزتہ پڑھے تو گویا ایسا ہے کہ اس نے ہزار رکعت نماز ادا کی۔ انیسواں امر نیز خلاصۃ الاذکار میں ہے، کہ مطالعہ کے وقت یہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اَخْرِجْنِیْ مِنْ ظُلُمَاتِ الْوَهْمِ وَاَکْرِمْنِیْ بِنُوْرِ الْفَهْمِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا خَزَائِنَ عُلُوْمِکَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ بیسواں امر روایت میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں لکھا کہ میں بہت مقروض ہوگیا ہوں حضرت نے جواب میں تحریر فرمایا کہ زیادہ استغفار کیا کر اور زبان کو انا انزلناہ کو پڑھنے سے تر رکھ یعنی اس کو بھی زیادہ پڑھا کر۔ اکیسواں امر، ایک حدیث میں ہے کہ مفصل

حاجی علی بغدادی کا واقعہ

میوہ دار جبکہ میوہ کا وقت بھی نہ تھا ہمارے سر کے اوپر سایہ ڈالے ہوئے موجود ہیں میں نے کہا کہ یہ نہر اور درخت کیسے ہیں، تو آپ نے فرمایا کہ ہمارے دوستوں میں سے جو میرے جدّ بزرگوار اور ہماری زیارت کرے یہ ان کیلئے ہیں تو میں نے عرض کی کہ میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں تو آپنے فرمایا پوچھ، میں نے کہا شیخ عبدالرزاق مرحوم ایک عالم مدرس تھے ایک دن میں ان کی خدمت میں گیا تو ان سے سنا کہ فرما رہے تھے کہ جو شخص اپنی عمر بھر رات کو عبادت کرتا رہے اور دن میں روزے رکھتا رہے اور چالیس حج اور چالیس عمرہ بجا لائے اور صفا اور مروہ کے درمیان فوت ہو جائے لیکن امیر المومنین علیہ السلام کے دوستداروں سے نہ ہو تو اسے ان کا کچھ بھی نہیں ملے گا آپ نے فرمایا ہاں، قسم بخدا اسے کچھ نہیں ملے گا، پھر میں نے اپنے رشتہ داروں میں سے ایک کے متعلق پوچھا کہ کیا وہ امیر المؤمنین علیہ السلام کے دوستداروں سے تھے آپنے فرمایا ہاں اور وہ بھی جو تیرے متعلقین میں سے ہیں، میں نے کہا کہ سیدی ایک مسئلہ پوچھتا ہوں تو آپنے فرمایا پوچھ میں نے عرض کی، کہ واعظ اور روضہ خوان امام حسین علیہ السلام پڑھتے ہیں کہ ایک شخص سلیمان اعمش کے پاس آیا اور اس نے، امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے متعلق پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ یہ بدعت ہے اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک ہودج (کجاوہ) زمین اور آسمان کے درمیان ہے تو پوچھا کہ اس میں کون ہے تو اسے کہا گیا کہ اس میں جناب فاطمہ زہراؑ اور جناب خدیجۃ الکبریٰؑ ہیں اس نے کہا کہ کہاں جا رہی ہیں تو جواب ملا کہ آج رات جو شب جمعہ ہے اپنے فرزند امام حسین علیہ السلام کی زیارت کیلئے جا رہی ہوں اس نے دیکھا کہ بہت کافی (کاغذ) ہودج سے گر رہے ہیں کہ جن پر لکھا ہوا ہے کہ شب جمعہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے والے کو جہنم کی آگ سے قیامت کے دن امان ہے، کیا یہ حدیث صحیح ہے آپنے فرمایا ہاں، یہ بالکل صحیح ہے۔ میں نے کہا کہ سیدی کہ کیا یہ بالکل صحیح ہے کہ جو شخص امام حسین علیہ السلام کی زیارت شب جمعہ کرے اس کیلئے امان ہے، آپنے فرمایا قسم بخدا بالکل صحیح ہے میں نے دیکھا کہ اسوقت آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور آپ رو رہے تھے۔ میں نے کہا کچھ اور بھی پوچھنا ہے، تو آپنے فرمایا پوچھ۔ میں نے کہا کہ ہم نے ۱۲۶۹ھ میں امام رضا علیہ السلام کی زیارت کی تھی اور دلود مقام پر ایک عرب سے جو نجف اشرف کے مشرق کی جانب کا رہنے والا تھا ملاقات ہوئی تھی اور اسے ہم نے مہمان کیا تھا اور اس سے پوچھا تھا کہ امام رضا علیہ السلام کا ملک کیسا ہے تو اس نے کہا کہ جنت ہے،

نے حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں تنگی نفس کی شکایت کی اور کہنے لگا تھوڑا سا چلتا ہوں تو میرا سانس تنگ ہو جاتا ہے اور میں بیٹھ جاتا ہوں تو آپنے فرمایا کہ اونٹ کا پیشاب پی تاکہ ٹھیک ہو جائے، دوسری روایت میں ہے کہ ایک شخص نے کھانسی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ کچھ انجدان رومی اور اسی مقدار نبات سفوف اس کو ملا کر ایک دو دن تک استعمال کر وہ شخص کہتا ہے کہ ایک دفعہ میں نے کھایا تو ٹھیک ہو گیا، بائیسواں امر، حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک دن ایک شہر سے گزرے تو دیکھا کہ اس شہر کے لوگوں کے چہرے زرد ہیں اور آنکھیں

حاجی علی بغدادی کا واقعہ

اور آج مجھے پندرہ دن ہو رہے ہیں کہ میں یہاں رہ رہا ہوں اور امام رضاؑ کے مہمان خانہ سے کھانا کھا رہا ہوں کیا جرأت ہے منکر اور نکیر کو کہ وہ قبر میں میرے پاس آئیں حالانکہ میرا گوشت و پوست امام رضا علیہ السلام کے مہمان خانہ سے بن چکا ہے تو کیا یہ صحیح ہے کہ امام رضاؑ اس کے پاس قبر میں آکر اسے منکر اور نکیر سے چھڑا لیں گے آپنے فرمایا ہاں، قسم بخدا کہ میرے جد اسکے ضامن ہیں۔ میں نے کہا کہ ایک مختصر سوال ہے، آپنے فرمایا، کہ پوچھ میں نے کہا کہ میری زیارتِ امام رضا علیہ السلام کو قبول ہے تو آپنے فرمایا قبول ہے انشاء اللہ میں نے کہا اے مولائی ایک اور سوال ہے تو آپنے فرمایا بسم اللہ پوچھ۔ میں نے کہا حاجی محمد حسین بزاز باشی۔ ولد مرحوم حاجی احمد بزاز باشی جو میرے ساتھ امام رضاؑ کی زیارت میں ہم سفر اور ہم خرچ تھے کی زیارت قبول ہے یا نہ۔ تو آپنے فرمایا۔ ہاں اس بندہ صالح کی بھی زیارت قبول ہے میں نے پھر پوچھا کہ فلاں شخص جو بغداد کا ہمارا رفیق سفر تھا اس کی زیارت قبول ہے یا نہ تو آپ ساکت ہو گئے، پھر میں نے دوبارہ پوچھا کہ اسکی زیارت قبول ہے یا نہ تو آپنے کوئی جواب نہیں دیا یہی حاجی ناقل ہیں کہ وہ کئی ایک آدمی بغداد کے مالدار لوگوں میں سے تھے اور وہ سفرِ زیارت میں ہمیشہ لہو و لعب میں مشغول رہتے تھے اور جس کے متعلق میں نے پوچھا تھا اس نے اپنی ماں کو بھی قتل کیا ہوا تھا اس کے بعد ہم ایک وسیع سڑک پر جس کے دونوں طرف میں باغات ہیں اور کاظمین کے قریب ہے ایک مقام پر پہنچے کہ جس کے دائیں جانب بغداد سے شروع ہونیوالے باغ آکر ملتے ہیں اور وہ مقام یتیم سید کا تھا کہ جسے حکومت نے سڑک میں ملا لیا تھا اور کاظمین کے اہل تقوٰی اور پرہیزگار لوگ سڑک کے اس نقطہ پر نہیں چلتے تھے میں نے اس بزرگوار کو دیکھا کہ وہ اس جگہ پر چل رہے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ اے میرے مولی۔ یہ جگہ بعض یتیم سادات کی ہے کہ جس میں تصرف کرنا جائز نہیں ہے تو آپنے فرمایا کہ یہ جگہ میرے جد بزرگوار امیر المؤمنینؑ کی ہے اور اس کی ذریت ہماری اولاد ہے اور ہمارے دوستداروں کیلئے اس جگہ میں تصرّف کرنا جائز ہے اور اس جگہ کے قریب ایک باغ حاجی مرزا ہادی کا تھا جو بغداد کے مشہور مالداروں میں سے ہے تو میں نے پوچھا کہ کیا یہ درست ہے کہ اس باغ کے متعلق مشہور یہی ہے کہ یہ باغ امام موسٰی کاظم علیہ السلام کا ہے تو آپنے فرمایا تمہیں اس سے کیا مطلب اور آپنے اس کا جواب نہیں دیا اتنے میں ہم دجلہ کی اس جگہ پہنچ گئے کہ جہاں سے پانی باغات اور زراعتوں کیلئے لیا

معیبت زدہ کے دیکھنے کے وقت دعا

سبز ہو چکی ہیں اور انہی اپنی کثرت بیماری کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگ گوشت کو بغیر دھونے کے پکاتے ہو اور کوئی حیوان نہیں مرتا۔ مگر بہ گردہ جنابت کے ساتھ پھر ان لوگوں نے گوشت کو دھونے کے بعد پکانا شروع کیا تو ان کی بیماریاں رفع دفع ہو گئیں اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کا گذر ایک دوسرے شہر سے ہوا تو دیکھا کہ ان سب کے دانت گر چکے ہیں اور ان کے چہروں پر ورم آیا ہوا ہے تو آپ نے فرمایا کہ سونے کے وقت منہ کو کھلا رکھا کرو اور لبوں کو بند کر کے نہ سویا کرو۔ انہوں نے جب ایسا کیا تو ان کی بیماری ہی زائل ہو گئی، تیسواں امر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

جاتا ہے اور وہاں سے دو راستے شہر کی طرف جاتے ہیں ایک سلطانی دوسرا سادات کے راستے سے مشہور ہے آپنے سادات کے راستے پر چلنا شروع کیا تو میں نے عرض کی کہ سلطانی راستے سے چلیں تو آپنے فرمایا نہیں ہم اسی راستے پر جائیں گے۔ تھوڑا سا راستہ چلے تھے کہ ہم صحن مبارک میں کفشداری کہ جہاں جوتے اتارے جاتے ہیں کے پاس پہنچ چکے تھے اور کسی کوچہ اور بازار سے گذر نہیں ہوا۔ لہٰذا ان مبارک میں باب المراد کی طرف سے جو مشرق کے جانب امامین ہمامین کے پائنتی طرف ہے داخل ہوئے آپ رواق میں بھی نہیں ٹھہرے اور اذن دخول بھی نہیں پڑھا اور حرم میں چلے گئے اور مجھے فرمایا کہ زیارت پڑھو۔ میں نے عرض کی کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں تو آپنے فرمایا کہ میں تجھے زیارت پڑھاؤں تو میں نے عرض کی کہ ہاں۔ تو آپنے فرمایا کہ ءَاَدْخُلُ یَا اَللّٰہُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اس کے بعد ہر ایک امام پر سلام کیا یہاں تک کہ امام حسن عسکری پر پہنچے تو فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا مُحَمَّدِ ٱلْحَسَنَ الْعَسْکَرِیْ اس کے بعد فرمایا کہ اپنے زمانے کے امام کو جانتا ہے تو میں نے کہا۔ ہاں تو فرمایا کہ ان پر سلام کر تو میں نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ یَا بْنَ الْحَسَنِ آپنے تبسم فرمایا اور یہ کہا عَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اس کے حرم میں داخل ہوئے اور ضریح مبارک کے نزدیک گئے اور اس سے لپٹے اور بوسہ دیا اس کے بعد فرمایا کہ اب زیارت پڑھو تو میں نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں تو آپنے فرمایا کہ میں تیرے لئے پڑھوں تو میں نے کہا ہاں۔ آپنے فرمایا کہ کونسی زیارت پڑھوں۔ میں نے کہا جو زیارت افضل ہو تو آپنے فرمایا زیارت امین اللہ افضل ہے اسوقت اپنے یوں پڑھنا شروع کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا اَمِیْنَیِ اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ وَحُجَّتَیْہِ عَلٰی عِبَادِہٖ آخر تک آپنے زیارت امین اللہ پڑھی اسوقت حرم مبارک کے چراغ جلائے گئے میں دیکھ رہا تھا کہ شمعیں جل رہی ہیں لیکن حرم مبارک کسی اور نور سے روشن تھا کہ جو سورج کی روشنی کی طرح اس کے مقابل شمعیں اس چراغ کی نسبت رکھتی تھیں کہ جو سورج کے سامنے جلائی جائے اور مجھ پر اتنی غفلت طاری تھی کہ میں ان علامات کی طرف ملتفت نہ تھا۔ جب زیارت سے آپ فارغ ہوئے تو پائنتی کی طرف مشرق کی جانب آکھڑے ہوئے اور فرمایا کہ جد بزرگوار امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتا ہے۔ میں نے کہا شب جمعہ ہے میں زیارت آنحضرت کی کرنا چاہتا ہوں آپنے زیارت وارث

لڑکا ہونے کے لیے دعا

سے منقول ہے کہ جب تو کسی مبتلا آدمی کو دیکھے تو آہستہ تین مرتبہ یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَلَوْ شَاءَ فَعَلَ جو ایسے کرے تو کبھی بھی وہ بلا اس کو نہیں پہنچے گی۔ دوسری روایت میں ہے کہ یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلَیْکَ وَعَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ اور اس کو آہستہ کہے تا وہ نہ سنے۔ چوبیسواں امر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب عورت حاملہ ہو اور اس کے حمل کے چار مہینے گذر جائیں تو اس کا منہ قبلہ کی طرف کرکے آیۃ الکرسی اس پر پڑھے اور اس کے پہلو پر ہاتھ مس کرے اور یہ کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ قَدْ سَمَّیْتُہٗ مُحَمَّدًا یعنی خدایا میں نے اس کا نام محمد

پڑھی اور استنے میں مؤذن مغرب کی نماز کی اذان سے فارغ ہو چکے تھے آپ نے فرمایا کہ جاؤ اور جماعت کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھو، آپ اس وقت اس مسجد میں جو سر مبارک کی پشت پر واقع ہے اور جہاں جماعت ہو رہی تھی آئے اور امام کے ساتھ دائیں پہلو انفراداً نماز پڑھنی شروع کی اور میں پہلی صف میں جماعت کیساتھ شریک ہو گیا جب میں نماز سے فارغ ہوا تو انہیں پھر نہیں دیکھا میں مسجد سے باہر نکل کر حرم مبارک میں انہیں ڈھونڈنا شروع کیا لیکن انہیں نہ پایا کیونکہ میرا ارادہ تھا کہ انہیں کچھ نقدی ملاقات کر کے دوں گا اور رات کو انہیں اپنے پاس مہمان رکھوں گا، اسوقت میری آنکھ خواب غفلت سے کھلی اور اس سید بزرگوار کے سب معجزات کی طرف ملتفت ہونے لگا کہ میں نے کیسے ان کی اطاعت کرتے ہوئے آپکے کام کو بغداد سے چھوڑ کر واپس آیا اور ان کا میرا نام لیکر بلانا، اور ان کا اپنے محبوں کیلئے شہادت دینا اور اس نہر اور میوہ دار درختوں کا جیسا کہ میوہ کا وقت نہ تھا دیکھنا وغیرہ کہ جسکی وجہ سے مجھے یقین ہو گیا کہ وہ تو میرے امام جناب مہدی علیہ السلام تھے کیونکہ ان کا اذن دخول میں امام حسن عسکری علیہ السلام کے بعد پوچھنا کہ اپنے زمانے کے امام کو جانتے ہو اور پھر فرمانا کہ ان پر سلام کرو اور سلام کے بعد تبسم فرما کر ان کا وعلیک السلام سے جواب دینا وغیرہ یہ سب علامتیں میرے امام مہدی علیہ السلام کی ہی تھیں، میں اسوقت کفشداری کے پاس آیا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہ باہر چلے گئے ہیں اور کیا وہ سید تیرے رفیق اور ہمراہی تھے تو میں نے کہا، ہاں، اسکے بعد میں نے وہ رات اپنے سابقہ میزبان کے پاس آ کر گزاری اور جب صبح ہوئی تو جناب شیخ محمد حسن رحمت کے حاضر ہو کر کل جو واقعات گذرے تھے ان سے بیان کئے آپ نے ہاتھ اپنے منہ پر رکھکر مجھے اس قصہ اور واقعہ اور راز کے بیان کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ خداوند عالم موفق کرے میں نے اس واقعہ کے ایک مہینہ گذرنے تک اس واقعہ کو کسی کے سامنے اظہار نہیں کیا تھا کہ ایک دن پھر حرم مطہر میں تھا کہ ایک سید جلیل القدر کو دیکھا کہ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ اس دن کا کیا واقعہ تھا، تو میں نے کہا کہ میں نے کوئی چیز نہیں دیکھی تھی آپ نے پھر پوچھا تو میں نے شدید انکار کیا اس کے بعد وہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے اور انہیں پھر نہیں دیکھا۔

دوسرا مطلب مسجد براثا میں جانا اور وہاں نماز ادا کرنے میں ہے، واضح رہے کہ مسجد براثا ایک مشہور اور متبرک مسجد ہے، جو بغداد اور کاظمین کے درمیان زواروں کے راستے میں واقع ہوئی ہے اس کے فیض سے اکثر زوار محروم رہتے ہیں حالانکہ بہت کافی فضائل اور شرافت اس کے لئے نقل ہوئی ہے

عقیقہ کے لئے دُعا

رکھا ہے۔ جب ایسا کریگا تو خدا اس کو بیٹا بنائے گا پس اگر اس کا نام محمد رکھے تو مبارک ہے اور اگر کوئی اور نام رکھا تو اگر خدا چاہے گا تو اس سے وہ لڑکا لے لے گا اور اگر چاہے گا تو اس کو بخش دے گا، بچیسواں امر روایت ہے کہ عقیقہ کے گوسفند کو ذبح کرتے وقت یہ دعا پڑھی جائے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ عَقِيْقَةٌ عَنْ فُلَانٍ (یہاں پر اس بچے کا نام لے) لَحْمُهَا بِلَحْمِهِ وَدَمُهَا بِدَمِهِ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا وِقَاءً لِآلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ اور دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ یہ دعا پڑھے يَا قَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا

مسجد براثا کی تاریخ

حموی نے جو سنہ ۶۲۶ھ کے مورخین میں سے ہے اپنی معجم البلدان میں کہا ہے براثا بغداد کا ایک محلہ کرخ محلہ کے قبلہ اور باب محول کے جنوب میں واقع تھا اس محلہ میں ایک شیعوں کی جامع مسجد تھی کہ جس میں وہ نماز پڑھتے تھے اور بعد میں خراب ہو گئی تھی اور اس نے لکھا ہے کہ راضی باللہ خلیفہ بنی عباس کے زمانے سے پہلے شیعہ اس مسجد میں اکٹھے ہوتے تھے اور صحابہ پر سب کرتے تھے راضی باللہ کے حکم سے اچانک اس مسجد میں ٹوٹ پڑے اور جسے وہاں پایا گرفتار کر کے قید کر لیا اور مسجد کو خراب کر کے زمین کے مساوی کر دیا شیعوں نے اس واقعہ کی خبر بغداد کے گورنر حکم ماکانی کو دی اس گورنر نے حکم دیا کہ دوبارہ اس مسجد کو وسیع تر مضبوط بنا دیا جائے اس کے صدر دروازے پر راضی باللہ کا نام لکھا۔ اور اس زمانے سے لیکر سنہ ۴۵۰ھ تک یہ ہمیشہ آباد تھی اور نماز جماعت ہوتی تھی لیکن بعد میں اب تک بے کار غیر آباد پڑی ہوئی ہے (لیکن موجودہ زمانے میں جو سنہ ۱۳۷۹ھ ہے اس مسجد کو دوبارہ بہت بڑی عالیشان عمارت کیساتھ شیعوں نے آباد کر دیا ہے اور اسوقت بہت زوار وہاں جاکر اعمال بجالاتے ہیں۔ مترجم) براثا بغداد شہر کے آباد ہونے سے پہلے ایک دیہات تھا کہ جس کے متعلق لوگوں کا گمان ہے کہ وہاں سے امیرالمومنین علی علیہ السلام نے خوارج نہروان کی لڑائی کو جاتے ہوئے گزر کیا تھا اور اسی مسجد میں نماز ادا فرمائی تھی اور اس بستی کے حمام میں بھی آپ نے غسل فرمایا تھا اور یہ براثا ابو شیعب عابد براثی کی طرف منسوب ہے اور وہ پہلے شخص ہیں جو براثا میں ایک جھونپڑی بنا کر سکونت اختیار کی اور اپنی موت کیوقت تک یہاں عبادت کرتے رہے ایک بہت بڑے مالدار کی لڑکی کا کہ جس کی تربیت عالیشان محلوں میں ہوئی تھی گزر اس جھونپڑی سے ہوا جب اس کی نگاہ ابو شیعب پر پڑی اور اس نے اس کی اس حالت کو دیکھا تو اسے اس کی وہ حالت بہت پسند آئی اور اسکے دل میں ابو شیعب کی محبت جاگزین اس حد تک ہوئی کہ اس کی اسیر محبت ہو کر مجبوراً اس عابد کے نزدیک آبیٹھی اور کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ تیری خدمت رہوں انہوں نے جواب دیا میں تجھے اس شرط پر قبول کرتا ہوں کہ اس موجودہ شان و شوکت و ہیبت کو خیر باد کہہ دے اس سعادت مند عورت نے اسے قبول کیا اور عبادت گزاروں کے لباس کو اختیار کیا تب ابو شیعب نے ان سے شادی کر لی جب ہی وہ لڑکی اس جھونپڑی میں داخل ہوئی تو اس نے دیکھا کہ ابو شیعب نے رطوبت کی سرایت سے بچنے کیلئے زمین پر اپنے نیچے ایک چٹائی بچھائی ہوئی تھی اس عورت نے ان سے کہا کہ میں تیرے پاس جب تک اس چٹائی کو اپنے نیچے سے باہر نہ پھینک دے نہیں رہوں گی کیونکہ میں نے آپ سے ہی سنا ہے کہ آپ کہتے تھے کہ

عقیقہ کا بیان

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتَقَبَّلْ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ تو لڑکے کا نام لے اور اس جانور کو ذبح کرے علامہ مجلسی نے کتاب حلیہ میں فرمایا ہے کہ جان لینا چاہیئے بچے کے لئے عقیقہ کرنا سنت مؤکدہ ہے اس شخص کیلئے جو اس کی قدرت رکھتا ہو اور بعض علماء اس کو واجب سمجھتے ہیں اور بہتر یہ ہے کہ عقیقہ ساتویں دن کیا جائے اور اگر تاخیر کی گئی تو لڑکے کے بلوغ تک باپ پر سنت ہے اور بلوغ کے بعد آخیر عمر تک اس لڑکے

زمین کہتی ہے کہ اے آدم کے بیٹے تو اپنے اور میرے درمیان حجاب اور پردہ ڈالتا ہے حالانکہ کل تو میرے پیٹ میں آنے والا ہے پس ابو شعیب نے اس چٹائی کو باہر پھینک دیا اور اس سعادت مند عورت کے ساتھ مرنے تک ٹھہرے رہے اور اللہ کی دونوں بہت اچھی طرح عبادت کرتے رہے (مؤلف کہتا ہے کہ ہم نے ہدیۃ الزائرین میں اس مسجد کی فضیلت میں کافی روایات نقل کی ہیں۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ ان اخبار سے کئی ایک فضیلتیں اس مسجد کی معلوم ہوتی ہیں کہ اگر ایک فضیلت بھی ان میں سے کسی اور مسجد میں پائی جائے تو اس لائق ہو جاتی ہے کہ انسان اسکی طرف منازل بعیدہ سے سفر کرکے اس میں نماز اور دعا کے فیض سے مستفیض ہو۔ اور وہ فضیلتیں یہ ہیں۔ پہلی اللہ تعالیٰ کا یہ قرار دے دینا کہ اس سرزمین میں کوئی بادشاہ لشکر کے ساتھ سوائے پیغمبر اور وصی پیغمبر کے نہیں اترے گا۔ دوسری حضرت مریم کے گھر کا یہاں پر ہونا، تیسری یہ زمین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زمین ہے۔ چوتھی اس چشمے کا یہاں ہونا جو حضرت مریمؑ کے لئے ظاہر ہوا تھا، پانچویں، اس چشمے کو حضرت امیر علیہ السلام کا دوبارہ ظاہر کرنا، چھٹی۔ یہاں پر ایک متبرک سفید پتھر کا ہونا کہ جس پر حضرت مریمؑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رکھتی تھیں، ساتویں۔ اسی پتھر کا دوبارہ جناب امیر المومنین کا معجزہ سے ظاہر کرنا اور اسے قبلہ کی طرف نصب کر دینا اور اس کی طرف نماز پڑھنا، آٹھویں۔ جناب امیر المومنینؑ اور ان کے دو فرزند حضرت امام حسن مجتبیٰؑ و امام حسین سید الشہداءؑ کا اس میں نماز پڑھنا۔ نویں، جناب امیر المومنینؑ کا اس مکان کی شرافت اور اس زمین کی تقدس کی وجہ سے یہاں پر چار دن تک رہنا، دسویں پیغمبروں کا یہاں نماز پڑھنا بالخصوص جناب خلیل الرحمٰن علیہ السلام کا یہاں پر نماز بجا لانا۔ گیارھویں، یہاں پر ایک پیغمبر کی قبر مبارک کا یہاں پر ہونا اور شاید وہ قبر جناب حضرت یوشع علیہ السلام کی ہو کیونکہ شیخ مرحوم نے فرمایا ہے کہ آپ کی قبر کاظمین سے باہر مسجد براثا کے سامنے ہے بارھویں۔ حضرت امیر المومنینؑ کیلئے اسی جگہ پر آفتاب کا پلٹ آنا اتنی شرافتیں اور فضائل اور آیات الٰہی اور معاجز حیدریہ کے ظہور کے باوجود معلوم نہیں ہے کہ ہزار زائروں میں سے کوئی ایک زائر بھی اس مسجد میں جاتا ہو، حالانکہ وہ ان کے راستے پر ہے اور وہ ان سے مکرر گزرتے رہتے ہیں اور اگر کوئی اتفاقاً وہاں اس فیض کے حاصل کرنے کیلئے چلا جائے اور وہاں پہنچ کر دروازہ مسجد کو بند پائے تو مختصر سی رقم دروازے کے کھلوانے پر خرچ کرنے سے کتراتا ہے اور اپنے آپکو اتنے بڑے فیوضات سے محروم رکھتا ہے حالانکہ بغداد اور ظالموں کے محلوں کی سیر و سیاحت کیلئے اور فضول مال و متاع نجس و ناپاک

عقیقہ کا بیان

کے لئے سنت ہے اور بہت سی احادیث معتبرہ میں ہے کہ عقیقہ کرنا واجب ہے اس شخص پر کہ جس کے ہاں لڑکا ہو اور بہت سی احادیث میں منقول ہے کہ لڑکا عقیقہ کا گرد ہے یعنی اگر عقیقہ نہ کیا گیا تو ... تلف اور اس کے متعلق مختلف بیماریوں کا خوف ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عقیقہ لازم ہے ہر اس شخص پر جو غنی ہے اور جو فقیر ہے جب اس سے ہو سکے تو کرے اور اگر نہ ہو سکے تو پھر کوئی ڈر نہیں۔ اور اگر عقیقہ اس کے لئے نہ کریں اور قربانی اس کے لئے کبھی کر دیں تو وہ قربانی عقیقہ کے لئے بھی کافی ہے اور دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کچھ لوگوں نے آنحضرت سے سوال

سے خریدا جاتا ہے اور جس کے خریدنے کو زائر زیارت کا جز سمجھتا ہے بے باکانہ خرچ کرتا ہے اللہ ہی نیکیوں کی طرف توفیق دینے والا ہے۔

(تیسرا مطلب) نواب اربعہ کی زیارت میں ہے

نواب اربعہ جناب ابو عمر عثمان بن سعید اسدی اور جناب ابو جعفر محمد بن عثمان اور شیخ ابو القاسم حسین ابن روح نوبختی اور شیخ جلیل ابو الحسن علی بن محمد سمری رضی اللہ عنہم ہیں۔ واضح رہے کہ زواروں کے وظائف میں سے جب تک کہ وہ کاظمین شریفین میں رہ رہے ہیں، امام صاحب العصر صلوات اللہ علیہ کے ان چار نائبوں کی زیارت کیلئے بغداد میں جانا بھی ہے کیونکہ ہر ایک ان نائبوں میں سے اگر دور کے شہروں میں مدفون ہوتے تو ہر انسان کو ان کی زیارت کا فیض حاصل کرنے کیلئے سفر کی تکالیف برداشت کر کے جانا چاہیئے تھا۔ کیونکہ کوئی بھی ائمہ کے خاص اصحاب میں ان کی بزرگی اور جلالت قدر تک نہیں پہنچ سکتا اس واسطے کہ تقریباً ستر سال تک یہ بزرگوار منصب سفارت پر فائز تھے اور امام اور رعیت کے درمیان واسطہ تھے کہ جن کے ہاتھوں پر بہت کافی کرامات اور خارق عادات جاری ہوئے حتیٰ کہ بعض علماء ان کی عصمت کے بھی قائل ہو گئے ہیں اور یہ بات پوشیدہ نہ رہے کہ جبکہ یہ بزرگوار اپنی زندگی میں امام صاحب العصرؑ اور ان کی رعیت کے درمیان واسطہ تھے اور اس واسطے کے لوازم میں لوگوں کی حاجات اور خطوط اور عرائض کا آنحضرت تک پہنچانا تھا۔ اب بھی موت کے بعد ویسے منصب شریف پر انہیں یہ فخر حاصل ہے اور لا محالہ وہ خطوط جو حاجات اور سختیوں پر مشتمل ہیں ان کے واسطے سے آنحضرت تک پہنچ سکتے ہیں۔ جیسا کہ یہ چیز اپنے مقام پر ثابت ہے۔ نواب اربعہ کی زیارت کیفیت یوں ہے جیسا کہ شیخ طوسیؒ نے تہذیب میں اور سید بن طاؤسؒ نے مصباح الزائر میں ذکر کیا ہے اور انہوں نے اس کیفیت کی نسبت ابو القاسم حسین بن روحؒ کی طرف دی ہے کہ آپنے فرمایا کہ ان کی زیارت میں پہلے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر سلام کرے اور ان کے بعد جناب امیر المومنین اور جناب خدیجۃ الکبریٰ اور جناب فاطمہ زہراؑ اور جناب امام حسنؑ اور امام حسینؑ اور ہر ایک امامؑ پر سلام کرے۔ یہاں تک صاحب العصر صلوات اللہ علیہ تک پہنچ جائے اور اس کے بعد یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ اور فلان بن فلان کی جگہ اس نائب کا اسم گرامی

کیا کہ ہم نے عقیقہ کرنے کے لئے گوسفند تلاش کیا ہے لیکن نہیں مل سکا تو کیا فرماتے ہیں آپ کیا اس کی قیمت تصدق کر دیں آپ نے فرمایا طلب کرو یہاں تک کہ مل جائے۔ خدا دوست رکھتا ہے طعام کھلانے اور خون بہانے کو۔ دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت سے پوچھا گیا کہ وہ بچہ جو ساتویں دن مر جائے کیا اس کے لئے بھی عقیقہ کیا جائے تو آپ نے فرمایا کہ اگر ظہر سے پہلے مر جائے تو عقیقہ نہیں اور اگر ظہر کے بعد مرے تو کرنا چاہیئے۔ ایک حدیث معتبر میں عمر ابن یزید سے منقول ہے کہ اس نے آنحضرت کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ مجھے معلوم نہیں کہ میرے باپ نے میرا عقیقہ کیا تھا

جناب سلمان فارسی کی زیارت

اور ان کے والد کا نام ہے اور پھر یہ کہے اَشْهَدُ اَنَّكَ بَابُ الْمَوْلٰی اَدَّيْتَ عَنْهُ وَاَدَّيْتَ اِلَيْهِ مَاخَالَفْتَهُ وَلَا خَالَفْتَ عَلَيْهِ قُمْتَ خَاصًّا وَانْصَرَفْتَ سَابِقًا جِئْتُكَ عَارِفًا بِالْحَقِّ الَّذِیْ اَنْتَ عَلَيْهِ وَاَنَّكَ مَا خُنْتَ فِی التَّاْدِيَةِ وَالسَّفَارَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ بَابٍ مَا اَوْسَعَهُ وَمِنْ سَفِيْرٍ مَا اٰمَنَكَ وَمِنْ ثِقَةٍ مَا اَمْكَنَكَ اَشْهَدُ اَنَّ اللهَ اخْتَصَّكَ بِنُوْرِهٖ حَتّٰی عَايَنْتَ الشَّخْصَ فَاَدَّيْتَ عَنْهُ وَاَدَّيْتَ اِلَيْهِ اس کے بعد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام شروع کرکے امام صاحب العصر تک سلام کرتا جائے اور پھر یہ کہے جِئْتُكَ مُخْلِصًا بِتَوْحِيْدِ اللهِ وَمُوَالَاةِ اَوْلِيَائِهٖ وَالْبَرَاءَةِ مِنْ اَعْدَائِهِمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ خَالَفُوْكَ يَا حُجَّةَ الْمَوْلٰی وَبِكَ اِلَيْهِمْ تَوَجُّهِیْ وَبِهِمْ اِلَی اللهِ تَوَسُّلِیْ اس کے بعد دعا کرے اور اللہ تعالیٰ سے جو کوئی حاجت ہو طلب کرے کہ انشاء اللہ پوری ہوگی۔ مؤلف کہتا ہے کہ بہت مناسب اور ضروری ہے کہ بغداد میں جناب شیخ اجل عالیمقام ثقۃ الاسلام محمد بن یعقوب کلینی کی خداوند عالم ان کی قبر مبارک معطر فرمائے زیارت کی جائے اور یہ وہ عالی قدر شیعوں کے محدث ہیں کہ جنہیں شیخ اور رئیس الشیعہ کہا جاتا ہے اور مقام روایت میں اوثق اور اثبت ہیں اور جنہوں نے کتاب اصول کافی اور فروع کافی جو شیعوں کیلئے نور بصارت کی حیثیت رکھتی ہے عرصہ بیس سال میں اسے تالیف کیا ہے۔ واقعا اس بزرگوار نے تمام شیعوں پر ایک بہت بڑا احسان کیا ہے اور بالخصوص علما شیعوں پر ان کا بہت احسان ہے ان کی جلالت قدر اور عظمت و بزرگی کو دیکھتے ہوئے ابن اثیر جیسے اہل سنت والجماعت کے عالم اور مورخ اور محدث نے انہیں سنہ ۳ھ کا مجدد مانا ہے اور سنہ ۲ھ کا مجدد جناب امام رضا علیہ السلام ثامن الائمہ علیہم السلام کو کہا ہے اور ہم نے ان اکثر علما کا ذکر ہدیۃ الزائرین میں کیا ہے جو مشاہد مقدسہ ائمہ طاہرین میں مدفون ہیں صاحب ذوق اس کتاب کا مطالعہ فرمائیں

چوتھا مطلب جناب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی زیارت میں ہے۔

واضح رہے جو زائرین کاظمین شریفین پہنچ چکے ہوں انہیں وہاں سے مدائن اللہ کے صالح اور نیک بندے جناب سلمان محمدی رضوان اللہ علیہ کی زیارت کیلئے جانا چاہیئے جو پہلے چار رکنوں میں ایک رکن ہیں جن کے متعلق جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ السلمان منا اہل البیت یعنی سلمان ہم اہل بیت نبوت میں سے ایک ہے آنجناب کی فضیلت میں جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلمان ایک سمندر ہے یعنی علم کا جو خشک نہیں ہوگا اور وہ ایک خزانہ (ایمان وعلم) ہے جو ختم ہونے والا نہیں، سلمان ہم اہلبیت

عقیقہ کا بیان

یا نہیں حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے لئے عقیقہ کر تو اس نے بوڑھاپے میں اپنا عقیقہ کیا، اور حدیث حسن میں منقول ہے کہ ساتویں دن بچے کا نام بھی رکھنا چاہیئے اور عقیقہ بھی کرنا چاہیئے اور وسر بھی منڈوانا چاہیئے اور اس کے سر کے بالوں کو چاندی سے وزن کرکے اس چاندی کو تصدق کیا جائے اور عقیقہ کے جانور کا ایک پاؤں اور ایک ران اس دایہ کے پاس بھیجنی چاہیئے جس نے بچہ کے پیدا ہونے کے وقت مدد کی ہے اور باقی لوگوں کو کھانے کیلئے دیں اور صدقہ کریں اور دوسری حدیث موثق میں ہے کہ جب بچہ یا بچی تیرے ہاں پیدا ہو تو ساتویں دن اس کا عقیقہ کر اور اس کا نام رکھ اور اس کا سر منڈوا

میں سے ہیں اور وہ علم و حکمت کی سخاوت کرتے ہیں اور دلیل و برہان لوگوں کو دیتے ہیں۔ جناب امیر المومنینؑ نے انہیں لقمان حکیم قرار دیا ہے۔ بلکہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے انہیں لقمان حکیم سے بہتر فرمایا ہے اور امام محمد باقرؑ نے انہیں متوسمین سے قرار دیا ہے (یعنی جو ایمان و جنت کے علامت زدہ لوگ قیامت کے دن ہونگے ان کے ایک فرد حضرت سلمان فارسی ہونگے) روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب سلمان محمدی اسم اعظم کا علم رکھتے تھے اور ان لوگوں میں سے تھے کہ جنکے ساتھ ملائکہ بات چیت کرتے ہیں اور وہ ایمان کے جس کے کل دس درجے ہیں دسویں درجے تک فائز ہو چکے تھے اور انہیں علم غیب اور منایا حاصل تھا۔ انہوں نے بہشت کے تحفے دنیا میں تناول فرمائے ہوئے تھے انکی طرف بہشت مشتاق اور عاشق تھی۔ اللہ کا رسول پاک انہیں بہت دوست رکھتے تھے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خداوند عالم کا چار انسانوں کے ساتھ محبت رکھنے کا جو امر ملا تھا ان چار میں سے ایک جناب سلمان فارسیؓ تھے۔ بہت کافی قرآن کی آئتیں ان کی مدح و ثنا میں نازل ہوئی ہیں اور جب بھی جناب جبرائیلؑ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے تھے تو انہیں عرض کرتے تھے کہ خداوند عالم کا سلام جناب سلمان فارسی کو پہنچا دیں اور انہیں منایا اور بلایا اور انساب کا علم عطا کریں۔ بعض راتوں میں وہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ خلوت میں رہتے تھے اور انہیں جناب سولخدا اور جناب امیرالمومنینؑ نے ایسے اسرار الٰہی کی تعلیم دی تھی کہ جسے ان کے علاوہ کوئی قوت برداشت نہیں رکھتا تھا اور وہ ایسے مرتبہ تک پہنچ چکے تھے کہ جن کے متعلق جناب امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ سلمان پاک نے علم اول اور علم آخر کو پالیا ہے اور وہ ایسا سمندر ہے جو ختم نہیں ہوگا۔ اور وہ ہم اہلبیت میں سے ہیں ہم نے جو کچھ یہاں مختصر سلمان فارسی کے فضائل نقل کئے ہیں ان کی زیارت کرنے کے شوق کیلئے کافی ہیں اور انہیں تمام صحابہ کرام اور تمام امتؑ ایک خاص امتیاز حاصل ہے کہ ان کے غسل و کفن کیلئے جناب امیرالمومنینؑ بطور اعجاز مدینہ منورہ سے مدائن تشریف لے گئے اور انہیں اپنے دست مبارک سے غسل و کفن دیا اور ان پر نماز جنازہ درانحالیکہ ان کے پیچھے ملائکہ کی بے شمار صفیں موجود تھیں پڑھی اور پھر اسی رات واپس مدینہ منورہ واپس لوٹ آئے۔ سبحان اللہ محمد و آل محمد کے ساتھ محبت اور مودت اور ان کے افعال و اقوال کی سچی پیروی دیکھئے۔ جناب سلمانؓ کو کس عظمت و جلالت پر پہنچا دیا کاش آج کے شیعہ جو زبانی اپنے آپ کو شیعہ کہلاتے ہیں اور جن کے افعال اور اقوال سے ائمہؑ کے دامن امامت پر بدنما داغ بنے ہوئے ہیں اپنے ائمہ اطہار کے ساتھ عملی محبت کا ثبوت دیتے تو تمام عالم پر واضح ہو جاتا کہ امن

عقیقہ کا بیان

در سر کے بالوں کے برابر سونا یا چاندی صدقہ دے۔ اور دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ گوسفند کا چوتھا حصہ دایہ کو دینا چاہیئے اور اگر بغیر دایہ کے پیدا ہوا ہے تو وہ چوتھائی ماں کو دی جائے تاکہ وہ جسے چاہے دیدے اور کم از کم دس مسلمانوں کو کھلایا جائے اور جتنے زیادہ ہوں تو بہتر ہے اور خود اس سے نہ کھائے اور اگر دایہ یہودی عورت ہو تو اس کو گوسفند کی قیمت کا چوتھا حصہ دیا جائے اور دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ قابلہ یعنی دایہ کو تیسرا حصہ گوسفند کا دینا چاہیئے اور علماء کے نزدیک مشہور یہ ہے کہ عقیقہ کا جانور اونٹ ہو یا دنبہ یا بکری اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے

کیفیت زیارت جناب سلمان فارسی

عالم اور نجات و فلاح انسانیت صرف انہیں بزرگوار خاندان نبوت و عصمت کے نقش قدم پر چلنے میں منحصر ہے (مترجم)
آپکی زیارت کی کیفیت، سید بن طاؤس نے مصباح الزائر میں اس بزرگوار کی چار زیارتیں نقل کی ہیں ہم یہاں
پر ان میں سے صرف پہلی زیارت کو نقل کرتے ہیں جب آپ اس بزرگوار کی زیارت کرنا چاہیں تو ان کی قبر
مبارک کے پاس قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑے ہو کر یہ زیارت پڑھیے اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ مُحَمَّدِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰہِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَئِمَّۃِ الْمَعْصُوْمِیْنَ الرَّاشِدِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ الْاَمِیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیَّ اَمِیْرِ
الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُوْدَعَ اَسْرَارِ السَّادَۃِ الْمَیَامِیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَقِیَّۃَ اللّٰہِ مِنَ الْبَرَرَۃِ الْمَاضِیْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَشْہَدُ اَنَّکَ اَطَعْتَ اللّٰہَ کَمَا اَمَرَکَ وَاتَّبَعْتَ الرَّسُوْلَ کَمَا نَدَبَکَ
وَتَوَلَّیْتَ خَلِیْفَتَہٗ کَمَا اَلْزَمَکَ وَدَعَوْتَ اِلَی الْاِہْتِمَامِ بِذُرِّیَّتِہٖ کَمَا وَقَفَکَ وَعَلِمْتَ الْحَقَّ یَقِیْنًا وَاعْتَمَدْتَہٗ کَمَا
اَمَرَکَ اَشْہَدُ اَنَّکَ بَابُ وَصِیِّ الْمُصْطَفٰی وَطَرِیْقُ حُجَّۃِ اللّٰہِ الْمُرْتَضٰی وَاَمِیْنُ اللّٰہِ فِیْمَا اسْتُوْدِعْتَ مِنْ عُلُوْمِ الْاَصْفِیَآءِ
اَشْہَدُ اَنَّکَ مِنْ اَہْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ النُّجَبَآءِ الْمُخْتَارِیْنَ لِنُصْرَۃِ الْوَصِیِّ اَشْہَدُ اَنَّکَ صَاحِبُ الْعَاشِرَۃِ وَالْبَرَاہِیْنِ
وَالدَّلَآئِلِ الْقَاہِرَۃِ وَاَقَمْتَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَیْتَ الزَّکٰوۃَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَہَیْتَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَۃَ
وَنَصَحْتَ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَصَبَرْتَ عَلَی الْاَذٰی فِیْ جَنْبِہٖ حَتّٰی اَتَاکَ الْیَقِیْنُ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ جَحَدَکَ حَقَّکَ وَ
حَطَّ مِنْ قَدْرِکَ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اٰذَاکَ فِیْ مَوَالِیْکَ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اَعْنَتَکَ فِیْ اَہْلِ بَیْتِکَ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ لَامَکَ
فِیْ سَادَاتِکَ لَعَنَ اللّٰہُ عَدُوَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَضَاعَفَ عَلَیْہِمُ الْعَذَابَ
الْاَلِیْمَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَعَلَیْکَ یَا مَوْلٰی
اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی رُوْحِکَ الطَّیِّبَۃِ وَجَسَدِکَ الطَّاہِرِ وَاَلْحَقَنَا بِرَحْمَتِہٖ وَرَحْمَتِہٖ اِذَا تَوَفَّانَا بِکَ وَ
بِمَحَلِّ السَّادَۃِ الْمَیَامِیْنِ وَجَمَعَنَا مَعَہُمْ بِجِوَارِہِمْ فِیْ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ وَصَلَّی اللّٰہُ
عَلٰی اِخْوَانِکَ الشِّیْعَۃِ الْبَرَرَۃِ مِنَ السَّلَفِ الْمَیَامِیْنِ وَاَدْخَلَ الرَّوْحَ وَالرِّضْوَانَ عَلَی الْخَلَفِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَاَلْحَقَنَا وَاِیَّاہُمْ بِمَنْ تَوَلَّاہُ مِنَ الْعِتْرَۃِ الطَّاہِرِیْنَ وَعَلَیْکَ وَعَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اس کے بعد
سات مرتبہ سورہ انا انزلناہ پڑھیے اور اس کے بعد جو مستحب نمازیں چاہیں وہاں پر بجا لائیں۔ مؤلف کہتا ہے کہ
جب وہاں سے واپس لوٹنا چاہے تو قبر مبارک کے پاس وداع کیلئے جائے اور اس طرح وداع کرے اور

عقیقہ کا بیان

منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین صلوات اللہ علیہما کی ولادت کے دن ان کے کانوں میں اذان کہی اور حضرت فاطمہ علیہا السلام نے ساتویں دن اپنے بچوں کی طرف سے عقیقہ کیا اور دایہ کو ایک پاؤں گوسفند کا دیا ساتھ ایک اشرفی بھی عنایت فرمائی۔ عقیقہ کا جانور اگر اونٹ ہو تو پانچ سالہ ہو یا چھٹے سال میں ہو یا اس سے زیادہ عمر کا ہونا چاہیئے اور اگر بکرا ہو تو ایک سالہ اور اگر دنبہ ہو تو کم از کم چھ ماہ کا ہو یا ساتویں مہینہ میں داخل ہو اور پورے سات ماہ کا ہو تو بہتر ہے اور اس کے خصیتین کو نہ نکالا گیا ہو اور سلے گئے ہو اور اس کے سینگ وغیرہ

اس وداع کو سید نے ان کی چوتھی زیارت کے آخر میں نقل فرمایا ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَنْتَ بَابُ اللّٰهِ الْمُؤْتىٰ مِنْهُ وَالْمَاْخُوْذُ عَنْهُ اَشْهَدُ اَنَّكَ قُلْتَ حَقًّا وَنَطَقْتَ صِدْقًا وَدَعَوْتَ اِلٰى مَوْلَايَ وَمَوْلَاكَ عَلَانِيَةً وَسِرًّا اَتَيْتُكَ زَائِرًا وَحَاجَاتِي لَكَ مُسْتَوْدِعًا وَهَا اَنَا ذَا مُوَدِّعُكَ اَسْتَوْدِعُكَ دِيْنِي وَاَمَانَتِي وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِي وَجَوَامِعَ اَمَلِي اِلٰى مُنْتَهٰى اَجَلِي وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الْاَخْيَارِ۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ دعا مانگے اور پھر وہاں سے پلٹ آئے۔ یہ بھی واضح رہے کہ جب زائر مدائن پہنچ جائے اور جناب سلمان فارسیؓ کی زیارت سے فارغ ہو چکے تو اسے وہاں پر دو اور چیزوں کو بھی کرنا ہوگا۔ پہلے وہاں پر طاقِ کسریٰ ہے اور اس میں ہر زائر دو رکعت نماز یا اس سے زیادہ بجا لائے کیونکہ وہ جگہ امیرالمومنینؑ کے نماز پڑھنے کا مقام تھا۔ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امیرالمومنینؑ مدائن تشریف لائے اور ایوانِ کسریٰ میں نازل ہوئے اور آپکے ساتھ دلف بن بحیر تھے۔ آپنے وہاں نماز ادا کی اور اس کے بعد دلف بن بحیر کو فرمایا میرے ساتھ چل اور آپ بھی چل پڑے درانحالیکہ اہل ساباط میں سے ایک گروہ بھی آپکے ساتھ تھا اور آپ کسریٰ کے مختلف منازل دیکھ رہے تھے اور دلف بن بحیر سے فرماتے تھے کہ کسریٰ کیلئے یہاں فلاں چیز تھی اور وہاں فلاں چیز اور دلف کہتے تھے، بخدا قسم جسطرح آپ فرما رہے ہیں بالکل ٹھیک ہے آپ اس جماعت کیساتھ کسریٰ کے محل میں پھرے، اور ان کے حقائق بیان کرتے جاتے تھے اور دلف کہتے تھے کہ اے مولیٰ گویا آپ اس محل کی سب خصوصیات کو جانتے ہیں اور گویا آپنے ان چیزوں کو اپنے دستِ مبارک سے ہر جگہ پر رکھا ہے، روایت میں ہے کہ آپ اسوقت مدائن کو دیکھ رہے تھے اور بادشاہ کسریٰ کے آثار اور محلِ خراب شدہ کا معائنہ فرما رہے تھے تو آپکے ساتھیوں میں سے ایک نے عبرت کے طور پر یہ شعر پڑھا۔

جَرَتِ الرِّيَاحُ عَلٰى رُسُوْمِ دِيَارِهِمْ ۞ فَكَاَنَّهُمْ كَانُوْا عَلٰى مِيْعَادٍ

یعنی ان کے مکانات کے باقی ماندہ اثار پر زمانے کی ہوائیں چل رہی ہیں اور گویا وہ یعنی اس میں رہنے والے) ایک مدت معلوم تک کیلئے اس دنیا میں آئے تھے (اور چلے گئے اور سب وہ چیزیں کہ جن کی جمع آوری پر انہوں نے عمر عزیز کو فناہ کر دیا تھا اسی دنیا میں چھوڑ گئے اور کاش کہ زندہ انسان ان لوگوں سے عبرت حاصل کرتا اور امور اخرویہ پر توجہ دیتا) حضرت امیرؑ نے اس شعر پڑھنے والے کو فرمایا کہ تم نے اس مقام مناسب کیلئے ان آیات کو کیوں نہیں پڑھا یعنی جب قرآن میں عبرت آور آیات موجود ہیں تو ان کو کیوں نہیں تلاوت کیا کَمْ تَرَكُوْا

عقیقہ کا بیان

ٹوٹے ہوئے نہ ہوں اور اس کے کان کٹے ہوئے نہ ہوں زیادہ کمزور بھی نہ ہو اندھا اور زیادہ لنگڑا کہ جس کے بغیر چلنا مشکل ہو ایسا نہیں ہونا چاہئے لیکن حدیث معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عقیقہ مثل قربانی کے نہیں پس جو گوسفند بھی مل جائے ٹھیک ہے کیونکہ مقصد گوشت ہے جتنا زیادہ موٹا ہوگا بہتر ہے اور علماء کے درمیان مشہور یہ ہے کہ لڑکے کا عقیقہ نر جانور سے کیا جائے اور لڑکی کا مادہ سے حقیر کا خیال یہ ہے کہ دونوں کے لئے اگر گوسفند نر ہو تو بہتر ہے بہت سی احادیث معتبر کے موافق اگرچہ دونوں کیلئے گوسفند مادہ بھی ٹھیک ہے اور سنت ہے کہ ماں باپ عقیقہ کا گوشت نہ کھائیں بلکہ جو طعام اس میں پکایا جائے اس سے وہ دونوں نہ کھائیں خصوصاً ماں کے لئے کھانا زیادہ مکروہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ جو ماں باپ کی

زیارت جناب حذیفہ یمانی

مِنْ جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ كَذَٰلِكَ وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخَرِينَ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ اور پھر آپ نے اس آیات کی تلاوت فرمائی اِنَّ هٰؤُلَاءِ كَانُوا وَارِثِينَ فَاَصْبَحُوا مَوْرُوثِينَ لَمْ يَشْكُرُوا النِّعْمَةَ فَسُلِبُوا دُنْيَاهُمْ بِالْمَعْصِيَةِ اِيَّاكُمْ وَكُفْرَ النِّعَمِ لَا تَحِلُّ بِكُمُ النِّقَمُ فقیر مؤلف عرض کرتا ہے کہ اس مقام ما حصل کو حکیم خاقانی نے ان اشعار میں جمع فرمایا ہے۔

ہان اے دل عبرت بین از دیدہ نظر کن ہان * ایوان مدائن را آئینۂ عبرت دان

پرویز کہ بنہادی بر خوان ترہ زرین * زرین ترہ کو برخوان رو کم ترکوا برخوان

دوسری چیز جو زائر مدائن کو ضرور بجا لانی چاہیئے وہ جناب حذیفہ بن الیمان کی زیارت ہے اور جناب حذیفہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت بڑے صحابہ میں سے تھے اور امیر المؤمنین ؑ کے خواص سے ان کا شمار ہوتا تھا اور تمام صحابہ میں سے ان میں ایک خصوصیت تھی کہ انہیں منافقین کے نام معلوم تھے اور انہیں پہچانتے تھے اور جن کے جنازے پر یہ نہیں جاتے تھے، جناب خلیفہ ثانی بھی ان پر نماز نہیں پڑھتے تھے اور آپ کو انہوں نے مدائن میں والی اور گورنر مقرر کیا ہوا تھا اور ایک مدت تک وہاں رہے ان کو معزول کر کے جناب سلمان فارسی کو وہاں کا گورنر مقرر کیا گیا اور جب وفات پا گئے تو پھر دوبارہ جناب حذیفہ کو وہاں کا گورنر مقرر کیا گیا اور آپ جناب امیر المؤمنین کی ظاہری خلافت کے آنے وقت تک وہاں پر گورنر تھے اور جب امیر المؤمنین ؑ کو خلافت ظاہری پر تمکن حاصل ہوا تو آپ نے اہل مدائن کو اپنی خلافت سے آگاہ کیا اور جناب حذیفہ کی گورنری کو بحال رکھا لیکن جب حضرت امیر ؑ مدینہ سے بصرہ کی طرف اصحاب جمل کی سرکوبی کیلئے گئے اور ابھی کوفہ میں جناب امیر ؑ کا لشکر نہیں آیا تھا کہ اس کے بعد جناب حذیفہ ؓ نے اس جہان فانی سے رحلت فرمائی اور آپ کو وہیں مدائن میں دفن کیا گیا ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ جب جناب حذیفہ کی وفات قریب آئی تو آپ نے اپنے فرزند کو اپنے نزدیک بلایا اور ان سودمند نصیحتوں پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی۔ اور فرمایا کہ اے فرزند ہر اس چیز سے اپنے آپ کو مایوس سمجھ جو لوگوں کے ہاتھ میں ہے کیونکہ اسی میں تونگری اور غنا ہے۔ اور لوگوں سے حاجات طلب نہ کر کیونکہ یہی فقر ہے۔ اور ہر روز اس طرح زندگی بسر کرے کہ تیرا آج کا دن گذرے ہوئے دن سے بہتر ہو۔ اور جب نماز ادا کرے تو یہ جان کر نماز پڑھے کہ یہ تیری آخری نماز ہے۔ اور ایسا کام نہ کرے کہ جس کی وجہ سے تجھے معافی مانگنی پڑے۔ یہ بھی واضح رہے کہ جناب سلمان فارسی کے حرم کے قریب جامع مسجد

عقیقہ کا بیان

عیال میں ہیں اور انکے گھر میں رہتے ہیں وہ بھی اس سے نہ کھائیں اور سنت ہے کہ پکا کے دیں اور خام صدقہ نہ کریں کم از کم یہ ہے کہ پانی اور نمک سے پکائیں بلکہ احتمال ہے یہ بہتر ہو اور خام بھی تصدق کر دیں تو بھی بہتر ہے اور اگر عقیقہ کا جانور نہ مل سکے تو اس کی قیمت بطور صدقہ دینا فضول ہے بلکہ صبر کرنا چاہیئے یہاں تک کہ مل جائے اور یہ بھی شرط نہیں کہ جن لوگوں کو عقیقہ کھانے کے لئے بلایا جائے وہ فقیر ہوں لیکن نیک لوگوں اور فقراء کو بلانا بہتر ہے فقیر کہتا ہے کہ مشہور یہ ہے کہ عقیقہ کے جانور کی ہڈیوں کو توڑنا مکروہ ہے اور دعا میں یکسر عظامها قطع لحماً و تصنع

مدائن کی ہے جو امام حسن عسکری کی طرف منسوب ہے کہ آنجناب نے اسے بنوایا تھا یا آپنے اس میں نماز ادا کی تھی، امید ہے کہ زائر دو رکعت تحیۃ مسجد کے فیض سے اپنے آپ کو محروم نہیں رکھے گا۔

فصل نہم

جناب ثامن الائمہ امام الانس والجن سید الوری مولانا ابوالحسن علی بن موسی الرضا صلوات اللہ علیہ وآبائہ واولادہ ائمۃ الہدیٰ کی زیارت سند میں ہے۔ آپکی زیارت کے فضائل حد شمار سے باہر ہیں لیکن پھر بھی ہم چند ایک حدیثیں آپکی زیارت کے فضائل میں یہاں نقل کرتے ہیں، پہلی، جناب رسول خدا سے منقول ہے۔ کہ آپنے فرمایا، کہ بہت جلد میرے جسم کا ٹکڑا خراسان کی زمین میں دفن کیا جائے گا اور جو مومن بھی ان کی زیارت کو جائے گا خداوند عالم اس کیلئے جنت واجب کرے گا۔ اور اس کے جسم پر جہنم کی آگ کو حرام کر دیگا، ایک اور معتبر حدیث میں ہے کہ میرے جسم کا ٹکڑا خراسان میں دفن کیا جائیگا جو غمناک اس کی زیارت کرے گا خداوند عالم اسکے غم کو دور کرے گا اور جو گناہ گار ان کی زیارت کو جائے گا خداوند علم اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔ دوسری معتبر سند سے جناب امام موسیٰ کاظم سے منقول ہے کہ آپنے فرمایا کہ جو شخص میرے فرزند علی الرضا کی زیارت کرے گا اس کیلئے خداوند عالم کے نزدیک ستر مقبول حج کا ثواب ہو گا۔ راوی نے اس ثواب کو بہت بعید سمجھا اور کہا۔ ستر حج مقبول زائر کیلئے ہونگے تو آپنے فرمایا ہاں ستر ہزار حج۔ اس نے کہا ستر ہزار حج مقبول۔ آپنے فرمایا ہاں ستر ہزار حج۔ اور بسا اوقات عام لوگوں کے حج تو مقبول بھی نہیں ہوتے۔ اور جو شخص آنجناب کی زیارت کرے یا ایک رات وہاں آنحضرت کے نزدیک رہے تو گویا یوں ہے کہ اس نے خداوند عالم کی عرش معلی میں زیارت کی ہے، اس نے کہا گویا یوں ہے کہ اس نے خدا کی عرش معلی میں زیارت کی ہے، آپنے فرمایا ہاں، جب قیامت کا دن ہو گا تو چار انسان سابقہ زمانے کے اور چار انسان موجود زمانے کے اللہ کے عرش پر موجود ہونگے، سابقہ زمانے کے چار انسان جناب نوح اور حضرت ابراہیم اور موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام ہونگے اور موجود زمانے کے چار انسان جناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب علی مرتضیٰ اور جناب امام حسن اور امام حسین علیہم السلام ہونگے اور ہمارے ساتھ عرش پر وہ لوگ بیٹھیں گے جنہوں نے ائمہ علیہم السلام کی قبروں کی زیارت کی ہو لیکن ان سب میں سے میرے فرزند

ختنہ کے آداب

بِهَا بَعْدَ الَّذِي يَجِيءُ مَا شِئْتَ کراہت کے ساتھ منافات نہیں رکھتی، صاحب کتاب جواہر فرماتے ہیں کہ یہ چیز جو اہل عراق کے درمیان مشہور ہے کہ مستحب ہے کہ ہڈیوں کو ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر دفن کیا جائے میں نے اس کے متعلق کوئی نص نہیں دیکھی واللہ العالم چھبیسواں امر، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ لڑکے کو ختنہ کرنے کے وقت یہ دعا پڑھے اور اس وقت نہ ہو سکے تو اس کے بالغ ہونے تک جب ہو سکے تو پڑھے تاکہ اس کو لوہے کی حرارت قتل وغیرہ سے دور رکھے وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ سُنَّتُكَ وَسُنَّةُ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاتِّبَاعٌ مِنَّا لَكَ

فضیلتِ زیارت امام رضا علیہ السلام

علی الرضا کے زائروں کا رتبہ بلند ہو گا اور ان کو عطا بھی ان سب سے زیادہ عنایت کی جائے گی، تیسری امام رضاؑ سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا کہ خراسان میں ایک بقعہ ہے کہ جس پر ایک زمانہ میں ملائکہ کی آمد و رفت ہو گی اور صور کے پھونکے جانے تک ہمیشہ ایک ملائکہ کی فوج زمین پر اترتی رہے گی اور ایک فوج آسمان کیطرف پڑھتی رہیگی، آپ سے سوال کیا گیا اے فرزند رسول مقبول وہ کونسا بقعہ ہو گا تو آپنے فرمایا کہ وہ بقعہ طوس کی زمین میں ہو گا اور قسم بخدا وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے جو شخص میری زیارت وہاں کریگا تو گویا اسطرح ہو گا کہ اس نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہو اور خداوند عالم اس زیارت کے سبب سے اس کیلئے ایک ہزار حج اور ایک ہزار عمرۂ مقبولہ کا ثواب لکھے گا اور میں اور میرے اجداد طاہرین قیامت کے دن اس کی شفاعت کریں گے۔ چوتھی کئی ایک سند صحیح کے واسطے سے ابن ابی نصر سے منقول ہے کہ میں نے وہ خط جو امام رضا علیہ السلام نے اپنے شیعوں کیلئے لکھا تھا پڑھا کہ جس میں یہ تحریر تھا کہ میرے شیعوں تک یہ پہنچا دو کہ میری زیارت خداوند عالم کے نزدیک ایک ہزار حج کے برابر ہے۔ میں نے اس حدیث کو جناب امام محمد تقی ؑ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے فرمایا۔ قسم بخدا اس شخص کیلئے جو آپ کو امام حق مانتا ہو اور پھر زیارت کرے تو وہ ہزار ہزار حج کے برابر ہے۔ پانچویں۔ دو معتبر سند سے منقول ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص میری قبر کی زیارت باوجود اتنے دور ہونے کے کریگا۔ میں ایسے شخص کے پاس قیامت کیدن تین موقعوں پر آؤں گا تاکہ اسے قیامت کی ہولناکیوں سے نجات دلواؤں۔ ایک تو اس وقت جب نیکوں کے نامۂ اعمال ان کے دائیں ہاتھ اور بروں کے نامۂ اعمال ان کے بائیں ہاتھ دیئے جائیں گے، دوسرے۔ صراط (پل) کے گذرنے کے وقت، تیسرے اعمال کے تولے جانے کے وقت، چھٹی معتبر حدیث میں ہے کہ آپنے فرمایا کہ بہت جلد میں زہر کیساتھ ظلم و ستم سے قتل و شہید کر دیا جاؤں گا۔ اور مجھے ہارون رشید کے پہلو میں دفن کیا جائے گا اور خداوند عالم میری قبر کو میرے شیعوں اور محبوں کی آمد و رفت کا مرکز قرار دے گا، پس جو شخص میری اس مسافرت اور غربت میں زیارت کریگا تو مجھ پر واجب ہو جائیگا کہ میں بھی اس کی زیارت قیامت کے دن کروں، مجھے قسم اس ذات کی جس نے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول اور پیغمبر بنایا اور انہیں تمام عالمین سے منتخب فرمایا کہ جو بھی تم شیعوں میں سے میری قبر کے نزدیک دو رکعت نماز اگر پڑھے تو وہ اس کا مستحق ہو جائیگا کہ خداوند عالم قیامت کے دن اس کے گناہ بخش دے

قرآن سے فال کے آداب

وَلِنَبِيِّكَ عَبْدِكَ وَ
بِلَا ادَيْتَ وَقَضَائِكَ
لِمَنِّي اَدَّيْتَهُ وَقَضَاءِ
حَتْمِهِ وَاَمْرِ اَنْفَذْتَهُ
اَوْ فِتْنَةٍ حَرِّ الْحِدِيْدِ
لِي خَتَانِهِ وَحِجَامَتِهِ
بِاَمْرٍ اَنْتَ اَعْرَفُ بِهِ
مِنِّي اَللّٰهُمَّ فَطَهِّرْهُ مِنَ
الذُّنُوْبِ وَزِدْ فِي عُمُرِهِ
وَادْفَعِ الْاٰفَاتِ عَنْ بَدَنِهِ
وَالْاَوْجَاعَ عَنْ جِسْمِهِ
وَزِدْهُ مِنَ الْغِنٰى وَادْفَعْ
عَنْهُ الْفَقْرَ فَاِنَّكَ
تَعْلَمُ وَلَا نَعْلَمُ۔

ستائیسواں امر۔ سید ابن طاؤس نے دعوات خطیب مستغفری سے نقل کیا ہے اس نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ جب تو کتاب خدا سے فال کرنا چاہے تو تین مرتبہ سورہ اخلاص اس کے بعد تین مرتبہ

مجھے اس خدا کی قسم کہ جس نے ہمیں جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے بعد امامت کیلئے منتخب کیا ہے اور ہمیں آنجناب کا وصی قرار دیا ہے۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری زیارت کرنے والے خداوند عالم کے نزدیک قیامت کے دن ہر گروہ سے زیادہ عزیز ہونگے جو مومن میری زیارت کرے اور (اسے اس سفر میں) کوئی بارش کا قطرہ جسم پر پہنچے تو خداوند عالم اس کے جسم کو جہنم کی آگ پر حرام کرے گا، ساتویں معتبر سند سے منقول ہے کہ محمد بن سلیمان نے جناب امام محمد تقی سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنے حج واجب جو اس پر واجب تھا بجا لایا اور پھر وہاں سے مدینہ منورہ گیا اور جناب رسول خدا کی زیارت کی اور پھر اس کے بعد نجف اشرف گیا اور جناب امیر المومنینؑ کی زیارت کی درانحالیکہ وہ جناب امیرؑ کو حجت خداوند عالم اور امام حق اور اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا خلیفہ رسول مانتا تھا اور پھر اس کے بعد کربلا معلیٰ گیا اور جناب امام حسین کی زیارت کی اور اس کے بعد بغداد جا کر جناب امام موسیٰ کاظم کی زیارت بھی بجا لایا اور اس کے بعد پھر اپنے گھر واپس لوٹ آیا اب خداوند عالم نے اسے بہت کافی مال دیا ہوا ہے کہ وہ حج کو جا سکتا ہے کیا اس شخص کیلئے یہ بہتر ہے کہ وہ حج کو دوبارہ جائے۔ حالانکہ وہ واجب حج بجا لا چکا ہے یا وہ آپ کے والد ماجد کی زیارت کیلئے خراسان چلا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ اسے میرے والد ماجد کے سلام کیلئے خراسان جانا افضل ہے لیکن وہ آجکل نہ جائے کیونکہ خلیفہ وقت سے مجھ پر اور تم پر خوف ملامت ہے بلکہ وہ ماہ رجب کے مہینے میں جائے آٹھویں شیخ صدوق نے من لا یحضرہ الفقیہ میں امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ طوس کے دو پہاڑوں کے درمیان ایک زمین کا ٹکڑا ہے جو بہشت سے لایا گیا ہے جو بھی اس ٹکڑا زمین میں داخل ہو جائے تو وہ قیامت کے دن جہنم کی آگ سے محفوظ ہوگا نیز انحضرت سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہشت کا اس کیلئے ضامن ہوں جو میرے والد ماجد کی زیارت طوس میں کرے اور وہ انہیں حق کا امام مانتا ہوں۔ دسویں، شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے عیون اخبار الرضا میں روایت کی ہے کہ ایک مرد صالح نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ السلم کو خواب میں دیکھا تو اس نے آپ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ، تیرے فرزندوں میں سے کس کی میں زیارت کروں تو آپ نے فرمایا کہ میرے بعض فرزند مجھ سے زہر کھا کر میرے پاس آئے اور بعض میرے فرزند قتل کئے گئے میں نے عرض کی کہ ان کی قبروں کا مختلف جگہ پر ہونیکی وجہ سے ان میں سے کس کی زیارت کروں تو آپ نے فرمایا کہ اس کی زیارت کرے جس کی قبر تیرے گھر کی نسبت سے نزدیک ہے اور (وہ عالم) مسافرت میں مدفون ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے اس فرمائش سے جناب امام رضا علیہ السلام کو مراد لیا ہے تو آپ نے

قرآن سے استخارہ کا بیانؑ

پیغمبر اور اس کی آل پر صلوات بھیج اور اس کے بعد یہ کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ تَفَاَّلْتُ بِکِتَابِکَ وَتَوَکَّلْتُ عَلَیْکَ فَاَرِنِیْ مِنْ کِتَابِکَ مَا ھُوَ مَکْتُوْبٌ مِنْ سِرِّکَ الْمَکْنُوْنِ فِیْ غَیْبِکَ۔ پھر جامع کو یعنی وہ قرآن جو تمام سورہ و آیات کا جامع ہے کھول اور دائیں صفحے کی پہلی سطر سے بغیر اوراق و سطور کے شمار کرنے کے فال لے اور جاننا چاہیئے کہ علامہ مجلسی نے بعض اصحاب کی تالیفات سے شیخ یوسف قطیفی کے خط سے اور اس نے آیت اللہ علامہ کے خط سے نقل کیا ہے روایت میں ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تو کتاب عزیز سے استخارہ کرنا چاہیئے۔ تو بسم اللہ کے بعد کہہ اِنْ کَانَ فِیْ قَضَائِکَ وَقَدَرِکَ اَنْ

فرمایا کہ تمہار رضا نہ کہیئے بلکہ اس کے ساتھ کہے صلی اللہ علیہ وسلم کہے صلی اللہ علیہ اور کہہ صلی اللہ علیہ۔ آپ نے اس جملہ کو تین مرتبہ فرمایا۔ مولف کہتا ہے کہ وسائل اور مستدرک میں ایک باب کا ذکر ہے جو بعنوان استحباب تبرک مشہد امام رضا اور مشاہد آئمہ طاہرین ہے اور اس میں ہے کہ مستحب ہے کہ امام رضا علیہ السلام کی زیارت کو امام حسین علیہ السلام اور دیگر ائمہ طاہرین کی زیارت اور حج مندوب اور عمرہ مندوبہ پر ترجیح دے اور اسے اختیار کرے لیکن ہم نے طوالت کا خیال کرتے ہوئے اس باب کی احادیث کو یہاں نقل نہیں کیا بلکہ صرف ان دس احادیث پر ہی اکتفا کی ہے

آپ کی زیارت کی کیفیت

واضح رہے کہ امام رضا علیہ السلام کیلئے کئی ایک زیارتیں نقل ہوئی ہیں آپ کی مشہور زیارت وہ ہے جو معتبر کتابوں میں موجود ہے اور اسے شیخ جلیل محمد بن الحسن بن الولید جو جناب شیخ صدوق کے اساتذہ میں سے بھی ہیں کی طرف اس زیارت کو منسوب کیا گیا ہے اور ابن قولویہ کی کتاب مزار سے مستفاد ہوتا ہے کہ یہ زیارت ائمہ علیہم السلام سے بھی مروی ہے اور اس کی کیفیت موافق کتاب من لایحضرہ الفقیہ یوں ہے کہ جب تیرا ارادہ آپ کی زیارت کا ہو تو گھر سے زیارت کے سفر پر جانے سے پہلے غسل بجالائے اور جب غسل کر رہا ہو تو اس وقت یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ طَهِّرْنِي وَطَهِّرْ لِي قَلْبِي وَاشْرَحْ لِي صَدْرِي وَاَجْرِ عَلٰى لِسَانِي مِدْحَتَكَ وَالثَّنَاءَ عَلَيْكَ فَاِنَّهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لِي طَهُوْرًا وَشِفَاءً اور جب گھر سے باہر نکلے تو اس حالت میں یہ پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَاِلَى اللّٰهِ وَاِلَى ابْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَسْبِيَ اللّٰهُ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰھُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَاِلَيْكَ قَصَدْتُ وَمَا عِنْدَكَ اَرَدْتُ اور جب گھر سے نکلے تو اپنے گھر کے دروازے پر کھڑا ہو جائے اور یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اِلَيْكَ وَجَّهْتُ وَجْهِي وَعَلَيْكَ خَلَّفْتُ اَهْلِي وَمَالِي وَمَا خَوَّلْتَنِي وَبِكَ وَثِقْتُ فَلَا تُخَيِّبْنِي يَا مَنْ لَا يُخَيِّبُ مَنْ اَرَادَهُ وَلَا يُضَيِّعُ مَنْ حَفِظَهُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاحْفَظْنِي بِحِفْظِكَ فَاِنَّهُ لَا يُضِيْعُ مَنْ حَفِظْتَ پھر جب صحیح و سالم مشہد پہنچ جائے اور جب زیارت کو جانا چاہے تو پہلے غسل کرے اور اس وقت یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ طَهِّرْنِي وَطَهِّرْ لِي قَلْبِي وَاشْرَحْ لِي صَدْرِي وَاَجْرِ عَلٰى لِسَانِي مِدْحَتَكَ وَمَحَبَّتَكَ وَالثَّنَاءَ عَلَيْكَ فَاِنَّهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا

سَمَنَّ عَلٰى شِيْعَةِ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ بِفَرَجِ وَلِيِّكَ وَحُجَّتِكَ عَلٰى خَلْقِكَ فَاَخْرِجْ اِلَيْنَا اٰيَةً مِنْ كِتَابِكَ نَسْتَدِلُّ بِهَا عَلٰى ذٰلِكَ پس قرآن شریف کو کھول اور چھ ورق شمار کر اور ساتویں ورق کی چھ سطروں کو شمار کر اور چھٹی سطر میں اپنے مطلب کو حاصل کر شیخ شہید نے ذکری میں فرمایا ہے کہ منجملہ استخاروں کے ایک استخارہ عدد ہے یہ گزشتہ زمانے میں سید کبیر عابد رضی الدین محمد بن محمد الآوی الحسینی مجاور مشہد غروی رضی اللہ عنہ سے پہلے مشہور نہ تھا اور ہم اس استخارہ کو تمام مرویات کے ساتھ اپنے اساتذہ کی جماعت سے روایت کرتے ہیں انہوں نے شیخ کبیر فاضل جمال الدین

استخارہ تسبیح

بن مطہر سے اور انہوں نے
اپنے والد رضی اللہ عنہما
سے انہوں نے سید
رضی الدین سے نقل کیا
ہے کہ حضرت صاحب
الامر علیہ الصلوات والسلام
کی طرف سے ذکر ہوا ہے
کہ سورہ فاتحہ کو دس مرتبہ
پڑھ اور کم از کم تین مرتبہ
اور اس سے کم ایک مرتبہ
پھر دس دفعہ سورہ قدر
کو پڑھ پھر تین مرتبہ اس
دعا کو پڑھ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَسْتَخِیْرُکَ لِعِلْمِکَ
بِعَاقِبَۃِ الْاُمُوْرِ وَ
اَسْتَشِیْرُکَ لِحُسْنِ ظَنِّیْ
بِکَ فِی الْمَاْمُوْلِ وَالْمَحْذُوْرِ
اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ الْاَمْرُ
الْفُلَانِیْ مِمَّا قَدْ نِیْطَتْ
بِالْبَرَکَۃِ اَعْجَازُہٗ وَبَوَادِیْہِ
وَحُفَّتْ بِالْکَرَامَۃِ
اَیَّامُہٗ وَلَیَالِیْہِ فَخِرْلِیْ
اَللّٰھُمَّ فِیْہِ خِیَرَۃً تَرُدُّ

بِکَ وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ قِوَامَ دِیْنِیَ التَّسْلِیْمُ لِاَمْرِکَ وَالْاِتِّبَاعُ لِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ وَالشَّھَادَۃُ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِکَ
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لِیْ شِفَآءً وَّنُوْرًا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اس کے بعد پاک و پاکیزہ لباس زیب تن کر کے ننگے پاؤں
اللہ کی یاد کرتے ہوئے بہت آرام و وقار سے حرم مبارک کی طرف جائے اور یہ بھی پڑھتا جائے وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اور چلتے وقت قدم تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر رکھتا جائے اور جب
روضہ اقدس میں داخل ہو تو یہ پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَشْھَدُ اَنْ لَّا
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّ عَلِیًّا وَّلِیُّ اللّٰہِ اس کے بعد ضریح
مبارک کے نزدیک قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے اور ضریح مقدس کی طرف منہ کرکے یہ پڑھے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّہٗ سَیِّدُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَاَنَّہٗ
سَیِّدُ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَنَبِیِّکَ وَسَیِّدِ خَلْقِکَ اَجْمَعِیْنَ
صَلٰوۃً لَا یَقْوٰی عَلٰی اِحْصَآئِھَا غَیْرُکَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَبْدِکَ وَاَخِیْ
رَسُوْلِکَ الَّذِی انْتَجَبْتَہٗ بِعِلْمِکَ وَجَعَلْتَہٗ ھَادِیًا لِّمَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِکَ وَالدَّلِیْلَ عَلٰی مَنْ بَعَثْتَہٗ
بِرِسَالَاتِکَ وَدَیَّانَ الدِّیْنِ بِعَدْلِکَ وَفَصْلَ قَضَآئِکَ بَیْنَ خَلْقِکَ وَالْمُھَیْمِنَ عَلٰی ذٰلِکَ کُلِّہٖ وَالسَّلَامُ
عَلَیْہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی فَاطِمَۃَ بِنْتِ نَبِیِّکَ وَزَوْجَۃِ وَلِیِّکَ وَاُمِّ السِّبْطَیْنِ
الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ سَیِّدَیْ شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ الطُّھْرَۃِ الطَّاھِرَۃِ الْمُطَھَّرَۃِ التَّقِیَّۃِ النَّقِیَّۃِ الرَّضِیَّۃِ
الزَّکِیَّۃِ سَیِّدَۃِ نِسَآءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اَجْمَعِیْنَ صَلٰوۃً لَا یَقْوٰی عَلٰی اِحْصَآئِھَا غَیْرُکَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی
الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ سِبْطَیْ نَبِیِّکَ وَسَیِّدَیْ شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ الْقَآئِمَیْنِ فِیْ خَلْقِکَ وَالدَّلِیْلَیْنِ عَلٰی مَنْ
بَعَثْتَ بِرِسَالَاتِکَ وَدَیَّانَیِ الدِّیْنِ بِعَدْلِکَ وَفَصْلَیْ قَضَآئِکَ بَیْنَ خَلْقِکَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ
الْحُسَیْنِ عَبْدِکَ الْقَآئِمِ فِیْ خَلْقِکَ وَالدَّلِیْلِ عَلٰی مَنْ بَعَثْتَ بِرِسَالَاتِکَ وَدَیَّانِ الدِّیْنِ بِعَدْلِکَ
وَفَصْلِ قَضَآئِکَ بَیْنَ خَلْقِکَ سَیِّدِ الْعَابِدِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَبْدِکَ وَخَلِیْفَتِکَ
فِیْ اَرْضِکَ بَاقِرِ عِلْمِ النَّبِیِّیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ الصَّادِقِ عَبْدِکَ وَوَلِیِّ دِیْنِکَ
وَحُجَّتِکَ عَلٰی خَلْقِکَ اَجْمَعِیْنَ الصَّادِقِ الْبَآرِّ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ عَبْدِکَ الصَّالِحِ
وَلِسَانِکَ فِیْ خَلْقِکَ النَّاطِقِ بِحُکْمِکَ وَالْحُجَّۃِ عَلٰی بَرِیَّتِکَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُوْسَی الرِّضَا الْمُرْتَضٰی

استخارہ تسبیح

شمو سہ ذ نو گاو
تفحص آیا تمہ شمو ذ نما
اللھم ان کان امر فاتیسر
و ان کان نھی فانتھی
اللھم انی استخیرک
برحمتک خیرۃ فی
عافیۃ پھر تسبیح کے
دانوں کے ایک قبضہ کو پکڑ
اور اپنی حاجت کی نیت کر
اگر ان دانوں کے قبضے کا
عدد جفت ہے تو اس
فعل کو بجالا اور اگر طاق
تو اس کو نہ کر یا اس کا عکس
یعنی طاق ٹھیک ہے اور
جفت بد ہے اور یہ چیز
استخارہ کرنے والے کے
قصد سے وابستہ ہے فقیر
کہتا ہے کہ تفحص نقطہ دار
ضاد کے ساتھ ہے جس کا
معنی زُدُو تعلقت ہے اور
ہم نے نمازوں کے باب
میں استخارہ ذات الرقاع
اور بعض اور قسم کے استخارے

عبدک و ولی دینک القائم بعدلک والداعی الی دینک ودین آبائہ الصادقین صلوۃ لا
یقوی علی احصائھا غیرک اللھم صل علی محمد بن علی عبدک و ولیک القائم بامرک والداعی
الی سبیلک اللھم صل علی علی بن محمد عبدک و ولی دینک اللھم صل علی الحسن بن علی العامل
بامرک القائم فی خلقک وحجتک المؤدی عن نبیک وشاھدک علی خلقک المخصوص بکرامتک
الداعی الی طاعتک وطاعۃ رسولک صلواتک علیھم اجمعین اللھم صل علی حجتک و ولیک
القائم فی خلقک صلوۃ تامۃ نامیۃ باقیۃ تعجل بھا فرجہ وتنصرہ بھا وتجعلنا معہ
فی الدنیا والآخرۃ اللھم انی اتقرب الیک بحبھم واوالی ولیھم واعادی عدوھم فارزقنی
بھم خیر الدنیا والآخرۃ واصرف عنی بھم شر الدنیا والآخرۃ واھوال یوم القیمۃ سرہانے
بیٹھ جائے اور پھر یہ پڑھے السلام علیک یا ولی اللہ السلام علیک یا حجۃ اللہ السلام علیک
یا نور اللہ فی ظلمات الارض السلام علیک یا عمود الدین السلام علیک یا وارث آدم صفوۃ
اللہ السلام علیک یا وارث نوح نبی اللہ السلام علیک یا وارث ابراھیم خلیل اللہ السلام
علیک یا وارث اسمعیل ذبیح اللہ السلام علیک یا وارث موسی کلیم اللہ السلام علیک
یا وارث عیسی روح اللہ السلام علیک یا وارث محمد رسول اللہ السلام علیک یا وارث
امیر المومنین علی ولی اللہ ووصی رسول رب العالمین السلام علیک یا وارث فاطمۃ الزھراء
السلام علیک یا وارث الحسن والحسین سیدی شباب اھل الجنۃ السلام علیک یا وارث
علی بن الحسین زین العابدین السلام علیک یا وارث محمد بن علی باقر علم الاولین و
الآخرین السلام علیک یا وارث جعفر بن محمد الصادق البار السلام علیک یا وارث
موسی ابن جعفر السلام علیک ایھا الصدیق الشھید السلام علیک ایھا الوصی البار التقی
اشھد انک قد اقمت الصلوۃ وآتیت الزکوۃ وامرت بالمعروف ونھیت عن المنکر وعبدت
اللہ حتی اتیک الیقین السلام علیک یا ابا الحسن ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس کے بعد اپنے
آپ کو ضریح سے چمٹائے اور یہ پڑھے اللھم الیک صمدت من ارضی وقطعت البلاد رجاء
رحمتک فلا تخیبنی ولا تردنی بغیر قضاء حاجتی وارحم تقلبی علی قبر ابن اخی رسولک

کیفیت زیارت امام رضا علیہ السلام

صَلَوٰاتُكَ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ يَا مَوْلَايَ اَتَيْتُكَ زَائِرًا وَافِدًا عَائِذًا مِمَّا جَنَيْتُ عَلٰى
نَفْسِيْ وَ احْتَطَبْتُ عَلٰى ظَهْرِيْ فَكُنْ لِيْ شَافِعًا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ فَقْرِيْ وَ فَاقَتِيْ فَلَكَ عِنْدَ اللّٰهِ مَقَامٌ
مَحْمُوْدٌ وَ اَنْتَ عِنْدَهٗ وَجِيْهٌ اس کے بعد دائیں ہاتھ کو بلند کرے اور بائیں ہاتھ کو قبر مبارک پر رکھے
اور یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِحُبِّهِمْ وَ بِوِلَايَتِهِمْ اَتَوَلّٰى اٰخِرَهُمْ بِمَا تَوَلَّيْتُ بِهٖ اَوَّلَهُمْ
وَ اَبْرَءُ مِنْ كُلِّ وَلِيْجَةٍ دُوْنَهُمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَكَ وَ اتَّهَمُوْا نَبِيَّكَ وَ جَحَدُوْا بِاٰيَاتِكَ
وَ سَخِرُوْا بِاِمَامِكَ وَ حَمَلُوا النَّاسَ عَلٰى اَكْتَافِ اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِاللَّعْنَةِ
عَلَيْهِمْ وَ الْبَرَاءَةِ مِنْهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ يَا رَحْمٰنُ اس کے بعد لوٹ کر پاؤں کی طرف آجائے
اور یہ پڑھے صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْحَسَنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رُوْحِكَ وَ بَدَنِكَ صَبَرْتَ وَ اَنْتَ الصَّادِقُ
الْمُصَدَّقُ قَتَلَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَكَ بِالْاَيْدِيْ وَ الْاَلْسُنِ اس کے بعد تضرع و زاری کرے اور امیر المومنین
علیہ السلام اور امام حسن اور امام حسین اور دیگر اہل بیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قاتلوں پر خوب لعنت
کرے اس کے بعد پھر آنحضرت کے سرہانے جاکر دو رکعت نماز زیارت پڑھے کہ جس کی پہلی رکعت میں
سورہ الحمد کے بعد سورہ یٰسین اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ الرحمٰن پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ
سے تضرع اور زاری کرکے اپنے اور اپنے ماں باپ اور تمام ایمانی بھائیوں کیلئے خوب دعا مانگے اور
اس بندہ گناہ گار مترجم کیلئے اور ان کے والدین کو نجات اور اہل بیت کے ساتھ محشور ہونے کی بھی دعا
کرے اور پھر جتنا تیرا دل چاہے وہاں پر ذکر و دعا وغیرہ مشغول رہے اور یہ بھی بہت مناسب ہے کہ
اپنی نمازوں کو آنحضرت کی قبر مبارک کے نزدیک بجالایا کرے مؤلف کہتا ہے کہ یہ زیارت جو نقل کی
گئی ہے آنحضرت کی زیارتوں سے بہتر ہے جیسے عنوان میں ہے۔ بحضرہ الفقیہ اور عیون اور علامہ مجلسی کی کتب میں
سخروا بامامک کا جملہ ہے جو آخر زیارت میں گذرا اور اس کے معنی یہ ہیں کہ خدا لعنت کرے ان لوگوں
پر کہ جنہوں نے تیرے معین کردہ امام کا استہزاء اور مسخرہ اپنی زندگی میں کیا ہے لیکن مصباح الزائر میں یہ
جملہ یوں ہے وَ سَخِرُوْا بِاٰيَاتِكَ اور یہ جملہ بھی معنی کے لحاظ سے ٹھیک ہے کیونکہ ایام سے مراد ائمہ ہیں جیسا
کہ ایک حدیث صقر بن ابی دلف کی پہلے باب کی پانچویں فصل ص ۵۴ پر گذر چکی ہے۔ یہ بھی واضح رہے
کہ ائمہ علیہم السلام کے قاتلوں پر جس زبان میں بھی لعنت کی جائے بہتر ہے لیکن اگر اس عبارت کو جو بعض

کسی کے لئے استخارہ کرنا

اور ان کے اوقات کو ذکر
کیا ہے وہاں رجوع کیا
جائے اور جان لے کہ
سید ابن طاؤس نے
ایک کلام فرمائی کہ جس کا
ماحصل یہ ہے کہ میں نے
کوئی صریح حدیث نہیں
دیکھی کہ جس میں یہ ہو کہ
انسان غیر کیلئے بھی استخارہ
کرسکتا ہے لیکن بہت سی
احادیث ایسی ملتی ہیں۔ کہ
جن میں حکم کیا گیا ہے کہ حاجتیں
کہ حاجات دعاؤں اور باقی
ذرائع سے پوری کی جائیں
بلکہ بھائیوں کیلئے دعا کرنے
کے فوائد اتنے ذکر ہوئے
ہیں جو شمار ذکر نہیں
اور استخارہ بھی منجملہ حاجات
اور دعاؤں میں سے ہے
کیونکہ جب کسی انسان کو
کوئی شخص استخارہ کرنے
کی تکلیف دے تو گویا اس
نے اس پر اپنی حاجت

زیارت امام رضاؑ کے بعد دُعا

دعاؤں سے لی گئی ہے مقامِ لعنت میں پڑھا جائے تو زیادہ مناسب ہے اَللّٰھُمَّ الْعَنْ قَتَلَۃَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَقَتَلَۃَ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَقَتَلَۃَ اَھْلِ بَیْتِ نَبِیِّکَ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ اَعْدَاءَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَقَتَلَتَھُمْ وَزِدْھُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ وَھَوَانًا فَوْقَ ھَوَانٍ وَذُلًّا فَوْقَ ذُلٍّ وَخِزْیًا فَوْقَ خِزْیٍ اَللّٰھُمَّ دُعَّھُمْ اِلَی النَّارِ دَعًّا وَاَرْکِسْھُمْ فِیْ اَلِیْمِ عَذَابِکَ رَکْسًا وَاحْشُرْھُمْ وَاَتْبَاعَھُمْ اِلٰی جَھَنَّمَ زُمَرًا تحفۃ الزائر میں شیخ مفید نے فرمایا ہے کہ امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے بعد اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ الدَّائِمُ فِیْ مُلْکِہِ الْقَائِمُ فِیْ عِزِّہِ الْمُطَاعُ فِیْ سُلْطَانِہِ الْمُتَفَرِّدُ فِیْ کِبْرِیَائِہِ الْمُتَوَحِّدُ فِیْ دَیْمُوْمِیَّۃِ بَقَائِہِ الْعَادِلُ فِیْ بَرِیَّتِہِ الْعَالِمُ فِیْ قَضِیَّتِہِ الْکَرِیْمُ فِیْ تَاْخِیْرِ عُقُوْبَتِہِ اِلٰھِیْ حَاجَاتِیْ مَصْرُوْفَۃٌ اِلَیْکَ وَاٰمَالِیْ مَوْقُوْفَۃٌ لَدَیْکَ وَکُلَّمَا وَفَّقْتَنِیْ مِنْ خَیْرٍ فَاَنْتَ دَلِیْلِیْ عَلَیْہِ وَطَرِیْقِیْ اِلَیْہِ یَا قَدِیْرًا لَا تَؤُوْدُہُ الْمَطَالِبُ یَا مَلِیًّا یَلْجَاُ اِلَیْہِ کُلُّ رَاغِبٍ مَا زِلْتُ مَصْحُوْبًا مِنْکَ بِالنِّعَمِ جَارِیًا عَلٰی عَادَاتِ الْاِحْسَانِ وَالْکَرَمِ اَسْئَلُکَ بِالْقُدْرَۃِ النَّافِذَۃِ فِیْ جَمِیْعِ الْاَشْیَاءِ وَقَضَائِکَ الْمُبْرَمِ الَّذِیْ تَحْجُبُہُ بِاَیْسَرِ الدُّعَاءِ وَبِالنَّظْرَۃِ الَّتِیْ نَظَرْتَ بِھَا اِلَی الْجِبَالِ فَتَشَامَخَتْ وَاِلَی الْاَرَضِیْنَ فَتَسَطَّحَتْ وَاِلَی السَّمٰوَاتِ فَارْتَفَعَتْ وَاِلَی الْبِحَارِ فَتَفَجَّرَتْ یَا مَنْ جَلَّ عَنْ اَدَوَاتِ لَحَظَاتِ الْبَشَرِ وَلَطُفَ عَنْ دَقَائِقِ خَطَرَاتِ الْفِکَرِ لَا تُحْمَدُ یَا سَیِّدِیْ اِلَّا بِتَوْفِیْقٍ مِنْکَ یَقْتَضِیْ حَمْدًا وَلَا تُشْکَرُ عَلٰی اَصْغَرِ مِنَّۃٍ اِلَّا اسْتَوْجَبْتَ بِھَا شُکْرًا فَمَتٰی تُحْصٰی نَعْمَاؤُکَ یَا اِلٰھِیْ وَتُجَازٰی اٰلَاؤُکَ یَا مَوْلَایَ وَتُکَافٰی صَنَائِعُکَ یَا سَیِّدِیْ وَمِنْ نِعَمِکَ یَحْمَدُ الْحَامِدُوْنَ وَمِنْ شُکْرِکَ یَشْکُرُ الشَّاکِرُوْنَ وَاَنْتَ الْمُعْتَمَدُ لِلذُّنُوْبِ فِیْ عَفْوِکَ وَالنَّاشِرُ عَلَی الْخَاطِئِیْنَ جَنَاحَ سِتْرِکَ وَاَنْتَ الْکَاشِفُ لِلضُّرِّ بِیَدِکَ فَکَمْ مِنْ سَیِّئَۃٍ اَخْفَاھَا حِلْمُکَ حَتّٰی دَخِلَتْ وَحَسَنَۃٍ ضَاعَفَھَا فَضْلُکَ حَتّٰی عَظُمَتْ عَلَیْھَا مُجَازَاتُکَ جَلَلْتَ اَنْ یُّخَافَ مِنْکَ اِلَّا الْعَدْلُ وَاَنْ یُّرْجٰی مِنْکَ اِلَّا الْاِحْسَانُ وَالْفَضْلُ فَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا اَوْجَبَہُ فَضْلُکَ وَلَا تَخْذُلْنِیْ بِمَا یَحْکُمُ بِہِ عَدْلُکَ سَیِّدِیْ لَوْ عَلِمَتِ الْاَرْضُ بِذُنُوْبِیْ لَسَاخَتْ بِیْ اَوِ الْجِبَالُ لَھَدَّتْنِیْ اَوِ السَّمٰوَاتُ لَاخْتَطَفَتْنِیْ اَوِ الْبِحَارُ لَاَغْرَقَتْنِیْ سَیِّدِیْ سَیِّدِیْ سَیِّدِیْ مَوْلَایَ مَوْلَایَ مَوْلَایَ قَدْ تَکَرَّرَ وُقُوْفِیْ لِضِیَافَتِکَ فَلَا تَحْرِمْنِیْ مَا وَعَدْتَ الْمُتَعَرِّضِیْنَ لِمَسْئَلَتِکَ یَا مَعْرُوْفَ الْعَارِفِیْنَ یَا مَعْبُوْدَ الْعَابِدِیْنَ

کسی کے لئے استخارہ کرنا

وارد کی ہے پس جو شخص استخارہ کرتا ہے تو اپنے لئے کہ آیا میرے صلاح ہے کہ اس کو یہ کہوں کہ یہ کر یا نہ اور چاہتا ہے کہ اس شخص کیلئے استخارہ کرے کہ جس نے استخارہ کرنے کے لئے اس کو کہا ہے کہ آیا اس کام کرنے میں مصلحت ہے یا نہ کرنے میں اور یہ وہ چیز ہے جو عموم روایات اور قضائے حاجت کے تحت اصل ہے۔ علامہ مجلسی نے نقل کلام سید کے کہا ہے کہ غیر کیلئے استخارہ کرنا بھی قوت سے خالی نہیں خصوصاً جب کہ نائب اپنے لئے قصد کرے کہ وہ کہے اس شخص سے کہ جس نے استخارہ کروایا ہے کہ یہ کام کر یا نہ کر جیسے کہ سید نے بھی اسی کی

امام رضا علیہ السلام کی ایک اور زیارت

یَا مَشْكُورَ الشَّاكِرِينَ يَا جَلِيسَ الذَّاكِرِينَ يَا مَحْمُودُ مَنْ حَمِدَهُ يَا مَوْجُودُ مَنْ طَلَبَهُ يَا مَوْصُوفَ مَنْ وَحَّدَهُ يَا مَحْبُوبَ مَنْ أَحَبَّهُ يَا غَوْثَ مَنْ أَرَادَهُ يَا مَقْصُودَ مَنْ أَنَابَ إِلَيْهِ يَا مَنْ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَصْرِفُ السُّوءَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يُدَبِّرُ الْأَمْرَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَخْلُقُ الْخَلْقَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يُنَزِّلُ الْغَيْثَ إِلَّا هُوَ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِي يَا خَيْرَ الْغَافِرِينَ رَبِّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ اسْتِغْفَارَ حَيَاءٍ وَأَسْتَغْفِرُكَ اسْتِغْفَارَ رَجَاءٍ وَأَسْتَغْفِرُكَ اسْتِغْفَارَ إِنَابَةٍ وَأَسْتَغْفِرُكَ اسْتِغْفَارَ رَغْبَةٍ وَأَسْتَغْفِرُكَ اسْتِغْفَارَ رَهْبَةٍ وَأَسْتَغْفِرُكَ اسْتِغْفَارَ طَاعَةٍ وَأَسْتَغْفِرُكَ اسْتِغْفَارَ إِيمَانٍ وَأَسْتَغْفِرُكَ اسْتِغْفَارَ إِقْرَارٍ وَأَسْتَغْفِرُكَ اسْتِغْفَارَ إِخْلَاصٍ وَأَسْتَغْفِرُكَ اسْتِغْفَارَ تَقْوَىٰ وَأَسْتَغْفِرُكَ اسْتِغْفَارَ تَوَكُّلٍ وَأَسْتَغْفِرُكَ اسْتِغْفَارَ ذِلَّةٍ وَأَسْتَغْفِرُكَ اسْتِغْفَارَ عَامِلٍ لَكَ هَارِبٍ مِنْكَ إِلَيْكَ فَصَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتُبْ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ بِمَا تُبْتَ وَتَتُوبُ عَلَىٰ جَمِيعِ خَلْقِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا مَنْ يُسَمَّىٰ بِالْغَفُورِ الرَّحِيمِ يَا مَنْ يُسَمَّىٰ بِالْغَفُورِ الرَّحِيمِ يَا مَنْ يُسَمَّىٰ بِالْغَفُورِ الرَّحِيمِ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاقْبَلْ تَوْبَتِي وَزَكِّ عَمَلِي وَاشْكُرْ سَعْيِي وَارْحَمْ ضَرَاعَتِي وَلَا تَحْجُبْ صَوْتِي وَلَا تُخَيِّبْ مَسْأَلَتِي يَا غَوْثَ الْمُسْتَغِيثِينَ وَأَبْلِغْ أَئِمَّتِي سَلَامِي وَدُعَائِي وَشَفِّعْهُمْ فِي جَمِيعِ مَا سَأَلْتُكَ وَأَوْصِلْ هَدِيَّتِي إِلَيْهِمْ كَمَا يَنْبَغِي لَهُمْ وَزِدْهُمْ مِنْ ذٰلِكَ مَا يَنْبَغِي لَكَ بِأَضْعَافٍ لَا يُحْصِيهَا غَيْرُكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ أَطْيَبِ الْمُرْسَلِينَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ مؤلف کہتا ہے کہ مجلسی رحمہ نے بحارالانوار میں بعض قدما سے امام رضا علیہ السلام کیلئے ایک زیارت جو زیارت جوادیہ کے نام سے موسوم ہے نقل کی ہے اور اس کے آخر میں فرمایا ہے کہ اسکے بعد نماز زیارت بجا لائے اور تسبیح پڑھے اور پھر اسے آنحضرت علیہ السلام کیلئے اسے ہدیہ کرے اور پھر پڑھے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ الخ آخر تک یہ وہی دعا جو ابھی ہم نے نقل کی ہے لہٰذا اگر تو بھی مشہد مقدس میں جب بھی زیارت جوادیہ کو پڑھے تو اس دعا کو بھی اس کے بعد ترک نہ کرنا۔ **ایک اور زیارت** ابن قولویہ نے بعض ائمہ علیہم السلام سے روایت کی ہے، کہ آپ نے فرمایا کہ جب تو امام رضا علیہ السلام کی قبر مبارک کے نزدیک جائے تو یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا الْمُرْتَضَى الْإِمَامِ التَّقِيِّ النَّقِيِّ وَحُجَّتِكَ عَلَىٰ مَنْ فَوْقَ الْأَرْضِ وَمَنْ تَحْتَ الثَّرَىٰ الصِّدِّيقِ الشَّهِيدِ صَلَاةً كَثِيرَةً تَامَّةً زَاكِيَةً مُتَوَاصِلَةً مُتَوَاتِرَةً

طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اور یہ اس استخارہ کو اخبار خاصہ کے ماتحت داخل کرنے کا ایک حیلہ ہے، اگرچہ اولیٰ اور احوط یہ ہے کہ صاحب حاجت خود ہی اپنے لئے استخارہ کرے کیونکہ ہم نے کوئی ایسی خبر نہیں دیکھی جو استخارہ میں جواز وکالت کیلئے وارد ہوئی ہے، اور اگر یہ جائز یا رائج ہوتا تو اصحاب ائمہ علیہم السلام سے سوال کرتے۔ اور اگر وہ سوال کرتے تو نقل ہوتا۔ اور نہیں تو کم از کم تو ایک روایت ہوتی۔ علاوہ اس کے مضطر اولیٰ ہے اجابت دعا کیلئے اور اسکی دعا خلوص نیت کے زیادہ قریب ہوتی ہے انتہی۔ اٹھائیسواں امر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص کسی

آپکی ایک اور زیارت اور وداع

مُتَرَادِفَةً كَأَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَوْلِيَائِكَ ایک اور زیارت شیخ مفید نے مقنعہ میں نقل فرمایا ہے کہ غسل کرنے اور پاکیزہ لباس پہننے کے بعد آنحضرت کی قبر مبارک کے نزدیک کھڑے ہو کر یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللهِ وَابْنَ وَلِيِّهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ وَابْنَ حُجَّتِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ الْهُدٰى وَالْعُرْوَةَ الْوُثْقٰى وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ أَشْهَدُ أَنَّكَ مَضَيْتَ عَلٰى مَا مَضٰى عَلَيْهِ آبَاؤُكَ الطَّاهِرُونَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ لَمْ تُؤْثِرْ عَمًى عَلٰى هُدًى وَلَمْ تَمِلْ مِنْ حَقٍّ إِلٰى بَاطِلٍ وَأَنَّكَ نَصَحْتَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَأَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ فَجَزَاكَ اللهُ عَنِ الْإِسْلَامِ وَأَهْلِهِ خَيْرَ الْجَزَاءِ أَتَيْتُكَ بِأَبِي وَأُمِّي زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّكَ مُوَالِيًا لِأَوْلِيَائِكَ مُعَادِيًا لِأَعْدَائِكَ فَاشْفَعْ لِي عِنْدَ رَبِّكَ اس کے بعد اپنے آپ کو قبر مبارک سے چمٹائے اور چہرے کی دونوں طرف کو اس پر رکھے اور بوسہ دے اور پھر سر مبارک کی جانب آجائے اور یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الْإِمَامُ الْهَادِي وَالْوَلِيُّ الْمُرْشِدُ أَبْرَأُ إِلَى اللهِ مِنْ أَعْدَائِكَ وَأَتَقَرَّبُ إِلَى اللهِ بِوِلَايَتِكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت بجالائے اور اسکے بعد جو نماز بھی چاہے وہاں پڑھے اور پھر پاؤں کی طرف لوٹ آئے اور جو دعا چاہے طلب کرے مؤلف کہتا ہے کہ آپکی زیارت خاص خاص دنوں میں بہت کافی فضیلت رکھتی ہے اور بالخصوص رجب کے مہینے اور تیئسویں اور پچیسویں ذی القعدہ اور چھٹی رمضان المبارک میں جیسا کہ مہینوں کے اعمال میں گذر چکا ہے اور اس کے علاوہ ان دنوں میں بھی جو آپ کے ساتھ کوئی خصوصیت رکھتے ہیں ان میں بھی آپ کی زیارت کی فضیلت بہت کافی ہے اور جب آنحضرت کا وداع کرنا چاہے تو وہ وداع پڑھے جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وداع کے وقت پڑھا جاتا ہے اور وہ یہ ہے لَا جَعَلَهُ اللهُ آخِرَ تَسْلِيمِي عَلَيْكَ اور اگر چاہے تو یہ وداع بھی پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِي ابْنَ نَبِيِّكَ وَحُجَّتَكَ عَلٰى خَلْقِكَ وَاجْمَعْنِي وَإِيَّاهُ فِي جَنَّتِكَ وَاحْشُرْنِي مَعَهُ وَفِي حِزْبِهِ مَعَ الشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقًا وَأَسْتَوْدِعُكَ اللهَ وَأَسْتَرْعِيكَ وَأَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ آمَنَّا بِاللهِ وَبِالرَّسُولِ وَبِمَا جِئْتَ بِهِ وَدَلَلْتَ عَلَيْهِ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ مؤلف کہتا ہے کہ یہاں پر کسی ایک مطالب کا ذکر کر دینا بہت مناسب ہے

کفار سے شباہت کی مذمت

یہودی یا نصرانی یا مجوسی کو دیکھے تو یہ کہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي فَضَّلَنِي عَلَيْكَ بِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِالْقُرْآنِ كِتَابًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَبِعَلِيٍّ إِمَامًا وَبِالْمُؤْمِنِينَ إِخْوَانًا وَبِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً خدا اس کافر کو اور اس شخص کو جہنم میں جمع نہیں کرے گا مؤلف کہتا ہے کہ آیات اور بہت سی اخبار سے مستفاد ہوتا ہے کہ مسلمان کو چاہیئے کہ وہ کفار کی دوستی ان سے میل و محبت اور ان کے ساتھ مشابہ ہونے سے اجتناب کرے اور ان کے طریقے پر نہ چلے قَالَ اللهُ تَعَالٰى قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللهِ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ

پہلے بسند معتبر امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو تو اسے میرے جدِ بزرگوار امام رضا علیہ السلام کی زیارت طوس میں اس حالت میں کہ اس نے غسل کیا ہوا ہو کرنی چاہیئے اور دو رکعت آنحضرت کے سرہانے نماز ادا کرے اور اپنی حاجت کو اس نماز کے قنوت میں مانگے تو ضرور وہ حاجت پوری ہوگی مگر یہ کہ وہ حاجت کسی گناہ یا قطع رحم کیلئے ہو کیونکہ آنحضرت کی قبر جنت کے بقعوں میں سے ایک بقعہ ہے کوئی مومن بھی اس کی زیارت نہیں کرے گا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دے گا اور بہشت میں اسے داخل فرمائے گا، دوسرے علامہ مجلسی نے شیخ جلیل حسین بن عبدالصمد جو شیخ بہائی کے والد ہیں کا ایک خط نقل کیا ہے کہ جس میں ہے کہ شیخ ابو الطیب حسین بن احمد فقیہ رازی نے ذکر کیا ہے کہ جو شخص امام رضا علیہ السلام کی یا کسی دوسرے ائمہ میں سے کسی امامؑ کی زیارت کرے اور امام علیہ السلام کے نزدیک نماز جعفر طیار کو بجالائے تو اس کیلئے ہر رکعت کے عوض اس شخص کا ثواب لکھا جائے گا کہ جس نے ایک ہزار حج اور ایک ہزار عمرہ بجالایا ہو اور ہزار غلام اللہ کے راستے میں آزاد کیا ہو اور ہزار دفعہ جہاد کیلئے کسی نبی مرسل کیساتھ حاضر ہوا ہو اور اس کیلئے سو حسنہ لکھا جائے گا اور سو گناہ مٹا دیئے جائینگے۔ نماز جعفر کا طریقہ جمعہ کے دن کے اعمال میں ص۵۸ پر گذر چکا ہے۔ تیسرے محوّل سجستانی سے روایت ہے کہ جب مامون الرشید ملعون نے امام رضا کو مدینہ منورہ سے خراسان کی طرف بلایا تو امام رضا مسجد نبوی میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے وداع کیلئے گئے اور آپ بار بار پیغمبر کی قبر مبارک سے وداع کر کے باہر آتے اور پھر قبر کی طرف لوٹ جاتے اور ہر دفعہ آپ کے گریہ کی آواز بلند ہو جاتی میں آپ کے نزدیک گیا اور سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دیا میں آپ کو اس سفر کے جانے پر مبارک باد دی تو آپ نے فرمایا کہ تم میری زیارت کر لو کیونکہ میں اپنے جدِ بزرگوار کے جوار سے جا رہا ہوں اور اسی سفر میں غربت کے عالم میں وفات کر جاؤں گا اور مجھے ہارون رشید ملعون کے پہلو میں دفن کیا جائے گا شیخ یوسف بن حاتم شامی نے در النظیم میں کہا ہے کہ اس کیلئے جناب امام رضا کے اصحاب میں سے ایک گروہ نے روایت کی ہے کہ امام رضا نے فرمایا ہے کہ جب میں مدینہ منورہ سے باہر آنے لگا تھا تو میں نے اپنے اہل و عیال کو اکٹھا کر کے انہیں حکم دیا تھا کہ وہ مجھ پر گریہ و بکا کریں اور میں ان کے گریہ و بکا کو خود سنوں اور میں نے ان کے درمیان بارہ ہزار دینار تقسیم کئے اور کہا کہ میں اس سفر سے واپس اپنے اہل و عیال کی طرف نہیں لوٹوں گا اور میں نے اپنے فرزند ابو جعفر جواد کا ہاتھ پکڑا اور انہیں اپنے

کفار سے شباہت کی مذمت

وَالْبَغْضَاءُ اَبَدًا شیخ صدوق نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے ایک پیغمبر کی طرف وحی کی کہ مومنین سے کہہ دے کہ وہ میرے دشمنوں کا لباس نہ پہنیں اور ان جیسی خوراک نہ کھائیں اور ان کے راستوں پر نہ چلیں ورنہ یہ بھی میرے دشمن ہو جائیں گے جیسے وہ میرے دشمن ہیں اسی لئے بہت سی اخبار میں وارد ہوا ہے کہ فلاں عمل کو بجالاؤ اور اپنے آپ کو کفار کے مشابہ نہ بناؤ۔ مثل اس روایت کے جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا اپنی مونچھوں کو جڑ سے نکالو اور ڈاڑھی کو لمبا کرو، یہودیوں اور مجوسیوں کے مشابہ نہ

جدِّ بزرگوار کی قبر کے پاس لے جاکر ان کا ہاتھ قبرِ مبارک پر رکھکر انہیں قبر سے گلے لگا دیا اور آنجناب صلعم سے ان کی حفاظت کا طالب ہوا اور اپنے تمام وکلاء اور خادموں کو اپنے فرزند کی اطاعت کا حکم دیا اور ان کی مخالفت کرنے سے منع کیا اور انہیں بتلا کر آیا کہ وہ میرے قائم مقام ہیں۔ سید عبدالکریم بن طاؤس نے روایت کی ہے کہ جب مامون الرشید جناب امام رضا کو مدینہ سے خراسان کی طرف بلایا تھا تو آپ نے مدینہ سے بصرہ کی طرف حرکت کی اور کوفہ نہیں گئے اور پھر بصرہ سے کوفہ ہوتے ہوئے بغداد کی طرف روانہ ہوئے اور پھر وہاں سے قم کی طرف روانہ ہوئے اور جب آپ قم میں داخل ہوئے تو آپکے استقبال کیلئے قم کے لوگ راستے میں آئے ہوئے تھے اور آپس میں اس بات پر ہر ایک اصرار کرتا تھا کہ آنجناب میرے مہمان ہوں اور میرے گھر نزول اجلال فرمائیں آپنے فرمایا کہ میرا اونٹ مامور ہے کہ وہ جہاں بیٹھے گا میں اسی کے ہاں مہمان ہوں گا۔ وہ اونٹ چلتے چلتے ایک ایسے شخص کے گھر کے سامنے بیٹھا کہ جس گھر والے نے اسی رات خواب میں دیکھا تھا کہ کل امام رضا علیہ السلام اس کے مہمان ہونگے تھوڑی مدت کے بعد وہ جگہ ایک بلند مقام کی مالک ہو گئی اور ہمارے زمانے میں اس مکان میں ایک مدرسہ دینی بنا ہوا ہے، شیخ صدوق نے اسحاق بن راہویہ سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا ہے کہ جب امام رضا علیہ السلام نیشاپور پہنچے اور وہاں آگے چلنا چاہا تو وہاں کے علماء محدثین آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کہ اے فرزندِ رسولؐ آپ ہم میں سے جا رہے ہیں کیا آپ ہمیں کوئی حدیث بیان نہیں فرماتے کہ جس سے ہم استفادہ کریں، آپ اس وقت عماری (کجاوہ) میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے سرِ مبارک عماری سے باہر نکالا اور فرمایا کہ میں نے اپنے والد بزرگوار امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا ہے اور انہوں نے اپنے والد بزرگوار جعفر بن محمد سے اور انہوں نے اپنے والد بزرگوار محمد بن علی سے اور انہوں نے اپنے والد بزرگوار علی بن الحسین سے اور انہوں نے اپنے والد بزرگوار حسین بن علی سے اور انہوں نے اپنے والد بزرگوار علی بن ابی طالب علیہم السلام سے اور انہوں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت جبرائیل نے خداوند عالم عزوجل سے سنا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حِصْنِیْ فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اٰمِنَ مِنْ عَذَابِیْ یعنی کلمہ لا الٰہ الا اللہ میرا ایک مضبوط قلعہ اور جو بھی اس میرے قلعہ میں داخل ہو وہ میرے عذاب سے محفوظ رہے گا۔ آپنے یہ فرمایا اور چل دیئے اور جب اونٹ چلنے لگا تو آپنے ہمیں آواز دی اور فرمایا بشرطہا و شروطہا و انا

کفار سے مشابہت کی مذمت

بنا ؤ: نیز آپنے فرمایا کہ مجوسی ڈاڑھیوں کو منڈواتے ہیں اور مونچھوں کو بڑھاتے ہیں اور ہم مونچھیں کترواتے ہیں اور ڈاڑھی رکھتے ہیں۔ اور جب حضرت کا دعوت نامہ بادشاہوں کو پہنچا تو کسریٰ نے باذان اپنے عاملین کو لکھا کہ آنحضرت کو اس کے پاس لے جائے تو اس نے اپنے کاتب بانویہ اور ایک دوسرے شخص کو کہ جس کو خرخسک کو مدینے بھیجا اور ان دونوں نے اپنی ڈاڑھیاں منڈائی ہوئی تھیں اور مونچھیں رکھی ہوئی تھیں تو حضرت نے پسند دیکھ کر ان کی طرف دیکھیں اور فرمایا وائے ہو تم پر کس نے تمہیں اس کا حکم دیا ہے وہ کہنے لگے کہ ہمارے رب یعنی کسریٰ نے آپ نے فرمایا لیکن

من شروطھا یعنی وہ اپنی شرط اور شروط کیساتھ محکم ہے اور میں بھی اس قلعہ کی ایک شرط ہوں یعنی مجھے برحق امام ماننا بھی اس قلعہ کی ایک شرط ہے۔ ابوالصلت روایت کرتے ہیں کہ جب امام رضا علیہ السلام سرخ نامی بستی پہنچے تو لوگوں نے عرض کی اے فرزند رسولؐ ظہر ہو چکی ہے کیا آپ نماز یہاں ادا نہیں فرماتے، آپ وہیں پر اتر پڑے اور وضو کے لئے پانی طلب فرمایا تو انہوں نے کہا پانی تو ہمارے پاس نہیں تو آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے زمین کو کھریدنا شروع کیا تو وہاں سے اتنا پانی ابل پڑا کہ آپ نے اور آپکے سب ساتھیوں نے اس سے وضو کیا اور اس پانی کا وجود اب تک وہاں موجود ہے اور جب آپ سنا آباد کے شہر میں داخل ہوئے تو آپ نے اپنی پیٹھ مبارک کی ٹیک وہاں کے ایک پہاڑ سے لگائی کہ جس سے آج تک ہانڈیوں کے بنانے کا پتھر نکل رہا ہے اور آپ نے فرمایا تھا کہ اے خدا عزوجل اس پہاڑ کو بامنفعت قرار دے اور ہر اس چیز میں برکت عنایت فرما کہ جو اس کے برتن میں رکھی جائے اور راوی کہتا ہے کہ آنحضرت کیلئے اس پہاڑ سے ہانڈیاں بنا کر لوگوں نے آپ کی خدمت میں پیش کیں اور آپ نے حکم دے دیا تھا کہ آپ کیلئے طعام انہیں ہانڈیوں میں پکایا جائے۔ اسی دن سے لوگوں نے اس پہاڑ سے برتن بنانے شروع کئے اور انہیں بابرکت پایا۔

چوتھے: صاحب مطلع الشمس نے نقل کیا ہے کہ چھبیس ذی الحجہ ۱۰۰۶ھ میں شاہ عباس اول مشہد مقدس میں وارد ہوئے اور دیکھا کہ حرم مبارک عبدالمومن خان ازبکی نے غارت کر لیا ہے اور سوائے مجمر طلا کے اور وہاں پر کچھ بھی نہیں چھوڑا۔ شاہ عباس ستائیس ذی الحجہ کو وہاں سے روانہ ہو کر ہرات گئے اور اس کو اپنے ماتحت کر لیا اور اس کے انتظام کو مکمل کرنے کے بعد مشہد مقدس لوٹ آئے اور ایک ماہ تک مشہد مقدس ٹھہرا رہا اور وہاں کے صحن اقدس کو تعمیر کیا اور روضہ مبارکہ کے خدام کو انعامات دیئے اور پھر واپس عراق چلے گئے اور پھر دوبارہ ۱۰۰۷ھ میں شاہ عباس مشہد مقدس گیا اور پوری سردیاں وہاں رہا اور آستانہ مقدس کا خادم بن کر بنفس نفیس خدمت انجام دیتا رہا، حتیٰ کہ رات کو شمع کی صفائی مقراض کے ساتھ خود کرتا تھا اور اسی مضمون کو شیخ بہائی نے بابلد بھتہ ان اشعار میں انشاء فرمایا۔

پیوستہ بود ملایک علیین ! پروانۂ شمع روضۂ خلد آئین

مقراض باحتیاط زن ایخادم ترسم ببرے شہپر جبریل امین

اور ۱۰۰۹ھ کو شاہ عباس ایک نذر جو انہوں نے کر رکھی تھی کہ پیادہ زیارت امام رضا علیہ السلام کو جاؤنگا

کفار سے مشابہت کی مذمت

میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ڈاڑھی رکھوں اور مونچھیں کٹواؤں اور جان تو کہ حق تعالیٰ سورہ ہود میں فرمایا وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَاۗءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ مفسرین اس کے معنی میں فرماتے ہیں کہ یعنی تھوڑا سا میلان بھی نہ کرو چہ جائیکہ زیادہ ان لوگوں کی طرف کہ جنہوں نے ظلم کیا ہے بس تم تک بھی آتش جہنم پہنچ جائے گی، اور بعضوں نے کہا ہے کہ رکون کہ جس کی اس ایت میں نفی کی گئی ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ ظلم میں ان کے ساتھ داخل نہ ہو اور ان کے کاموں سے اظہار رضایت و اظہار موالات نہ کرو

قبہ مطہر پر نوشتہ شاہ عباس

پھر مشہد مقدس پیدل آئے اور اس دور دراز کو اٹھائیس دن میں طے کیا۔ اسی مناسبت سے صاحب تاریخ عالم آرا نے ان اشعار کو ان کے بارے میں کہا تھا

غلام شاہ مردان شاہ عباس ٭ شہ والا گہر خاقان امجد
بطوف مرقد شاہ خراسان ٭ پیادہ رفت باخلاص بیحد
پیادہ رفت شد تاریخ رفتن ٭ ز اصفاہان پیادہ تا بمشہد (۱۰۰۹)

جب شاہ مشہد مقدس پہنچے تو اس دفعہ صحن مبارک کو وسیع کیا اور ایوان علی شیر کو وسط میں قرار دیا۔ اور پہلے روضہ مبارکہ کے ایک طرف صحن میں واقع تھا اور بدنما معلوم ہوتا تھا اور اس کے مقابل میں جو ایوان تھا اسے دوسری طرف بنایا اور ایک سڑک مغرب کے دروازے سے مشرق تک بنائی جو صحن مبارک کی طرف ہر جانب سے پہنچائی ہوئی ایوانوں سے گزر جاتی تھی، اور شہر کیلئے چشمے اور نہریں جاری کیں اور ایک نہر سڑک کے وسط سے نکالی جو صحن مبارک سے گزرتی ہوئی باہر نکل جاتی ہے اور صحن کے وسط میں ایک بہت بڑا حوض بھی بنوایا کہ جس سے پانی گزر کر مشرق کی طرف خیابان کو نکل جاتا ہے اور پھر ایک تازہ تعمیر پر میرزا محمد رضائی صدر الکتاب اور علی رضا عباسی اور محمد رضا امامی کے خط سے ہر جگہ لوح لکھوا کر نصب کئے اور شاہ عباس نے ہی جناب امام رضا علیہ السلام کے قبہ مطہر کو طلائی خشت سے بنوایا اور اس کیلئے جو کتبہ لکھا گیا ہے اس کا مضمون یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عظایم توفیقات اللہ سبحانہ ان وفق السلطان الاعظم مولی ملوک العرب والعجم صاحب النسب الطاہر النبوی والحسب الباہر العلوی تراب اقدام خدام ہذہ العتبۃ المطہرۃ اللاہوتیۃ غبار نعال زوار ہذہ الروضۃ المنورۃ الملکوتیۃ مروج آثار اجدادہ المعصومین السلطان بن السلطان ابو المظفر شاہ عباس الحسینی الموسوی الصفوی بہادر خان فاستسعد بالمجیئ ماشیاً علی قدمیہ من دار السلطنۃ اصفہان الی زیارۃ ہذا الحرم الاشرف وقد تشرف بزینۃ ہذہ القبۃ من خلص مالہ فی سنۃ الف و عشر وتم فی سنۃ الف و ست و عشر پانچویں شیخ طبرسی نے اعلام الوریٰ میں امام رضا علیہ السلام کے بہت کافی معجزات ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ امام رضا علیہ السلام کی شہادت کے بعد سے ہمارے زمانے تک جو معجزات اور عجیب و غریب علائم کے جنہیں ہر خاص و عام نے دیکھا اور مخالف اور موافق نے ان کی تصدیق کی ہے وہ شمار سے باہر ہیں اور یہ ثابت ہے کہ یہاں پر مادر زاد اندھوں اور کوڑھ کے

آفات بچنے کی دعا

اور روایات اہل بیت علیہم السلام میں ہے کہ رکون کا معنی ان کی مودت ان سے نصیحت اور ان کی اطاعت کرنا ہے۔ انیسواں امر۔ انیس حرف ہیں جو دعا کرنے والے کے لئے آفات سے ذریعہ فرج ہیں کہ جو حضرت رسول خدا نے امیر المومنین صلوات اللہ علیہما وآلہما کو تعلیم فرمایا کہ جن کو شیخ صدوق نے کتاب خصال کے انیسویں باب میں ذکر کیا ہے آپ نے فرمایا کہ کہو یَا عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ لَہٗ وَ یَا ذُخْرَ مَنْ لَا ذُخْرَ لَہٗ وَ یَا سَنَدَ مَنْ لَا سَنَدَ لَہٗ وَ یَا حِرْزَ مَنْ لَا حِرْزَ لَہٗ وَ یَا غِیَاثَ مَنْ لَا غِیَاثَ لَہٗ وَ یَا کَرِیْمَ الْعَفْوِ وَ یَا

جامی کے اشعار مدح امام رضاؑ

مریضوں نے شفا حاصل کی ہے اور لوگوں کی دعائیں یہاں مستجاب ہوئیں اور ان کی حاجات پوری ہوئیں اور لوگوں کی مصیبتیں اور سختیاں برطرف ہوئیں۔ اور بہت کافی ان میں سے ہم نے بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جس کی وجہ سے ہم کو علم اور یقین ہو گیا کہ اس میں جائے شک باقی نہیں رہا۔ شیخ اجل شیخ حر عاملی نے اثبات الہدیٰ میں شیخ طبرسی کی اس کلام کو نقل کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ میں نے اکثر ان معجزات کا خود بھی مشاہدہ کیا ہے جیسا کہ شیخ طبرسی نے دیکھا ہے اور مجھے بھی ویسے یقین حاصل ہوا ہے جیسے انہیں اس کا یقین حاصل ہوا ہے اور میری مشہد مقدس کی مجاورت کے زمانے میں جو چھبیس سال تک تھی اتنی باتیں سننے میں آئی ہیں کہ جو حد تواتر سے متجاوز ہیں اور مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے خداوند عالم سے اس روضہ مبارکہ میں کوئی دعا یا حاجت طلب کی ہو اور پھر وہ پوری نہ ہوئی ہو الحمدللہ۔ مؤلف اس کتاب کا عباس قمی عرض کرتا ہے کہ ہر زمانے میں یہاں پر اتنے معجزات ظاہر ہو رہے ہیں کہ جن کے بعد گزشتہ معجزات کے نقل کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ اور ہم نے دوسرے باب میں ستائیس رجب کی رات کے اعمال میں کچھ چیزیں جو اس مقام کے مناسب ہے یہیں نقل کی ہیں اور فعلاً مقام کی تنگی کا لحاظ کرتے ہوئے کسی اور چیز کے نقل کرنے کی گنجائش نظر نہیں آ رہی لہٰذا ہم اس فصل کو یہیں پر ختم کرتے ہیں اور یہ چند اشعار جو جامیؒ نے امام رضا علیہ السلام کی مدح میں کہے ہیں یہاں پر نقل کرتے ہیں ۔

سَلَامٌ عَلیٰ آلِ طٰہٰ وَیٰسٓ ❊ سَلَامٌ عَلیٰ آلِ خَیْرِ النَّبِیِّیْنَ

سَلَامٌ عَلیٰ رَوْضَۃٍ حَلَّ فِیْھَا ❊ اِمَامٌ یُبَاھِیْ بِہِ الْمُلْکُ وَالدِّیْنُ

امام بحق شاہ مطلق کہ آمد ❊ حریم درش قبلہ گاہ سلاطین

شہ کاخ عرفان گل شاخ احسان ❊ دُرِ دُرج امکان مہ برج تمکین

علی بن موسی الرضا کز خدایش ❊ رضا شد لقب چون رضا بودش آئین

ز فضل و شرف بینی او را جہانے ❊ اگر نبودت تیرہ چشم جہان بین

پی عطر روبند حوران جنت ❊ غبار درش را بگیسوی مشکین

اگر خواہی آری بکف دامن او

برو دامن از ہر چہ جز اوست برچین

دروازے پر بسم اللہ لکھنا

حَسَنَ الْبَلَاءِ وَیَا عَظِیْمَ الرَّجَاءِ وَیَا عِزَّ الضُّعَفَاءِ وَیَا مُنْقِذَ الْغَرْقیٰ وَیَا مُنْجِیَ الْھَلْکیٰ یَا مُحْسِنُ یَا مُجْمِلُ یَا مُنْعِمُ یَا مُفْضِلُ اَنْتَ الَّذِیْ سَجَدَ لَکَ سَوَادُ اللَّیْلِ وَنُوْرُ النَّھَارِ وَضَوْءُ الْقَمَرِ وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَدَوِیُّ الْمَاءِ وَحَفِیْفُ الشَّجَرِ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ پھر کہہ اَللّٰھُمَّ افْعَلْ بِیْ کَذَا وَکَذَا اور اس کی جگہ اپنی حاجت ذکر کر پس تو اپنی جگہ سے نہیں اٹھے گا کہ تیری دعا مستجاب ہو گی انشاءاللہ تعالیٰ۔ تیسوں امر شیخ کفعمی نے مفاتیح الغیب سے نقل کیا ہے کہ جو شخص اپنے گھر کے دروازے کے بیرونی حصہ میں لفظ بسم اللہ لکھے تو وہ ہلاکت سے

دسویں فصل

ان ائمہ علیہم السلام کی زیارت میں جو سرمن رای (سامرہ) میں مدفون ہیں اور سرداب مطہر کے اعمال میں ہے اور اس میں دو مقام ہیں۔ پہلا مقام ا دو معصوموں کی زیارت میں ہے یعنی امام علی نقی اور امام حسن عسکری صلوات اللہ علیہما کی زیارت میں) جب تم سامرہ (سرمن رای) پہنچو اور ان دو اماموں کی زیارت کرنا چاہو تو پہلے غسل کرو پھر بہت باوقار اور آرام سے چلتے ہوئے حرم مبارک کے دروازے پر کھڑے ہو کر اذن دخول عام جو زیارت کے باب کی ابتداء میں ص۳ پر گزر چکا ہے پڑھیے اور پھر حرم میں داخل ہو کر ان دو بزرگواروں کی اکٹھی زیارت پڑھیے جو تمام زیارتوں میں سے صحیح تر ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَلِيَّيِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا حُجَّتَيِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا نُوْرَيِ اللهِ فِي ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا مَنْ بَدَا لِلّٰهِ فِيْ شَانِكُمَا اَتَيْتُكُمَا زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّكُمَا مُعَادِيًا لِاَعْدَائِكُمَا مُوَالِيًا لِاَوْلِيَائِكُمَا مُؤْمِنًا بِمَا اٰمَنْتُمَا بِهٖ كَافِرًا بِمَا كَفَرْتُمَا بِهٖ مُحَقِّقًا لِمَا حَقَّقْتُمَا مُبْطِلًا لِمَا اَبْطَلْتُمَا اَسْئَلُ اللهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمَا اَنْ يَّجْعَلَ حَظِّيْ مِنْ زِيَارَتِكُمَا الصَّلٰوةَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَنْ يَّرْزُقَنِيْ مُرَافَقَتَكُمَا فِي الْجِنَانِ مَعَ اٰبَائِكُمَا الصَّالِحِيْنَ وَاَسْئَلُهٗ اَنْ يُّعْتِقَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَيَرْزُقَنِيْ شَفَاعَتَكُمَا وَمُصَاحَبَتَكُمَا وَيُعَرِّفَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمَا وَلَا يَسْلُبَنِيْ حُبَّكُمَا وَحُبَّ اٰبَائِكُمَا الصَّالِحِيْنَ وَاَنْ لَّا يَجْعَلَهٗ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِكُمَا وَيَحْشُرَنِيْ مَعَكُمَا فِي الْجَنَّةِ بِرَحْمَتِهٖ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّهُمَا وَتَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهِمَا اَللّٰهُمَّ الْعَنْ ظَالِمِيْ اٰلِ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ وَانْتَقِمْ مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْاَوَّلِيْنَ مِنْهُمْ وَالْاٰخِرِيْنَ وَضَاعِفْ عَلَيْهِمُ الْعَذَابَ وَابْلُغْ بِهِمْ وَبِاَشْيَاعِهِمْ وَمُحِبِّيْهِمْ وَمُتَّبِعِيْهِمْ اَسْفَلَ دَرْكٍ مِّنَ الْجَحِيْمِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَ وَلِيِّكَ وَابْنِ وَلِيِّكَ وَاجْعَلْ فَرَجَنَا مَعَ فَرَجِهِمْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

اس کے بعد اپنے اور والدین کیلئے اور بہن بھائی اور مومنین کیلئے دعا مانگے اور جو دعا بھی تیرا دل چاہے۔ وہاں طلب کرے اور اگر ہو سکے تو قبر مبارک کے نزدیک دو رکعت نماز زیارت پڑھے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو جو مسجد وہاں کے قریب ہے اس میں جا کر نماز ادا کرے اور پھر جو دعا چاہے طلب کرے وہ پوری کی جائے گی اور یہ مسجد آنجناب علیہ السلام کے گھر کے نزدیک ہے اور جناب امام علی نقی اور

جلنے سے محفوظ رہنے کی دعا

محفوظ رہے گا اگرچہ کافر بھی ہو، اور کہا ہے کہ فرعون کو خداوند عالم نے ہلاک نہ کیا اور باوجود اس کے ادعائے ربوبیت کے اسکو مہلت دی اس کی وجہ یہ تھی کہ اس نے اپنے گھر کے دروازے پر بسم اللہ لکھی ہوئی تھی خداوند عالم نے حضرت موسیٰ کو وحی فرمائی حضرت موسیٰ نے اس کے جلدی ہلاک ہونے کی درخواست کی تھی کہ تو اس کے کفر کیطرف دیکھتا ہے اور میں اس چیز کی طرف دیکھتا ہوں جو اس نے اپنے دروازے پر لکھی ہے اکتیسواں امر شیخ ابن فہد نے روایت کی ہے کہ ایک دن لوگوں نے ابوالدرداء کو خبر دی کہ تیرا گھر جل گیا ہے تو وہ کہنے لگا کہ نہیں جلا۔ کسی اور آدمی

حسن عسکری علیہما السلام اس میں نماز پڑھا کرتے تھے مولف کہتا ہے کہ جو زیارت ہم نے ابھی نقل کی ہے وہ کامل الزیارۃ کی روایت کے مطابق تھی اور اسے محمد بن المشہدی اور شیخ مفید اور شہید نے بھی اپنی کتب مزار میں معمولی اختلاف سے نقل کیا ہے اور انہوں نے فرمایا ہے فی الجنۃ برحمتہ کے جملہ کے بعد اپنے آپ کو ان دونوں قبروں پر لپٹا دے اور انہیں بوسہ دے اور اپنے دائیں اور بائیں چہرے کو بھی ہر دو قبر مطہر پر رکھے اور پھر اپنا سر وہاں سے اٹھائے اور یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّھُمْ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِھِمْ اور پھر اس کے بعد زیارت کے باقی جملوں کو آخر تک پڑھے اور یہ بھی انہوں نے فرمایا کہ زیارت کے بعد دو رکعت کرکے چار رکعت نماز زیارت سر مبارک کے نزدیک پڑھے اور پھر اس کے بعد جو نماز پڑھنا چاہے پڑھے، یہ واضح رہے کہ یہ دونوں امام معصوم اپنے گھر میں مدفون ہیں اور اس گھر میں ایک دروازہ تھا جو بعض اوقات شیعوں اور محبوں کیلئے کھولا جاتا تھا اور اس سے وہ ان دونوں قبروں کی زیارت کرتے تھے اور بسا اوقات اسے بند رکھا جاتا تھا اور اس پنجرے سے جو قبر مبارک کے سامنے والی دیوار میں ہوتا تھا ان دونوں قبروں کی زیارت کی جاتی تھی، اسی سابقہ حدیث کی ابتداء میں اس کا بھی ذکر ہے کہ غسل کرنے کے بعد اگر ہو سکے تو اندر جا کر زیارت کرے ورنہ پنجرے سے جو قبر مبارک کی طرف سے سامنے والی دیوار سے میں ہے سلام کرے اور ایسے شخص کو نماز زیارت کو نزدیک والی مسجد میں ادا کرنی چاہیئے، بعد میں شیعان حیدر کرار کی ہمت سے اس گھر کو گرا دیا گیا اور اس کی جگہ گنبد اور ایوان رواق بہت عالیشان بنا دیئے گئے اور وہ نزدیک والی مسجد بھی حرم کے اندر داخل کرکے اسے حرم کا جزو بنا دیا گیا۔ اور آج کل اس مسجد کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ جو ایوان مستطیل قبر مبارک کی پشت پر تعمیر کیا ہوا ہے اصل میں یہاں پر وہ مسجد تھی بہر حال آجکل زائرین اس تفصیل سے راحت میں ہیں یعنی جہاں چاہیں نماز زیارت ادا کر سکتے ہیں اور ان ہر دو بزرگواروں کیلئے زیارت علیحدہ علیحدہ بھی کتب مزار میں موجود ہے اور کسی زائر کی طبیعت حاضر ہو تو یہاں پر زیارت جامعہ کبیرہ کو جو بعد میں صفحہ ۵۴۷ پر نقل ہوگی پڑھے کیونکہ اس زیارت کے کلمات میں ائمہ علیہ السلام کی عظمت اور بزرگی اور ان کی غلامی کا اعتراف موجود ہے اور یہ زیارت صاحب عظمت و جلال جناب امام علی نقی سے صادر ہوئی ہے، سید بن طاؤس نے ہر ایک ان دو اماموں کیلئے ایک ایک زیارت مفصل مع صلوات اور دعا مخصوص کے نقل کی ہے لہٰذا ہم بھی اس زیارت کے فوائد جلیلہ اور ثواب عظیم کو دیکھتے ہوئے یہاں پر نقل کر دیتے ہیں، سید بن طاؤس نے

جلنے سے محفوظ رہنے کی دعا

نے آگ کہا پھر بھی اس نے ویسا ہی جواب دیا، تین دفعہ ایسا ہوا پھر معلوم ہوا کہ اس کے گھر کے اطراف میں اس کے گھر کے علاوہ باقی سب جل گئے ہیں تو لوگوں نے پوچھا کہ تجھے کہاں سے معلوم ہوا۔ کہ تیرا گھر نہیں جلا کہنے لگا کہ میں نے رسول خدا سے سنا تھا کہ جو شخص صبح کو یہ دعا پڑھے تو اس دن اس کو کوئی بدی نہیں پہنچے گی اور اگر شام کو پڑھے تو رات کو کوئی بدی نہیں پہنچے گی اور میں نے اس دعا کو آج پڑھا تھا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ

کیفیت زیارت امام علی نقی علیہ السلام

فرمایا کہ جب تم سر من رای (سامرہ) پہنچ جاؤ تو اس کے بعد غسل زیارت کرکے پاک و پاکیزہ لباس پہن کر وقار اور آرام کے ساتھ زیارت کو روانہ ہو اور جب حرم مبارک کے دروازے پر پہنچے تو اندر داخل ہونے کی اجازت اس طرح طلب کرے۔ ءَاَدْخُلُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ءَاَدْخُلُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ءَاَدْخُلُ یَا فَاطِمَۃُ الزَّھْرَآءُ سَیِّدَۃَ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ ءَاَدْخُلُ یَا مَوْلَایَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ ءَاَدْخُلُ یَا مَوْلَایَ الْحُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ ءَاَدْخُلُ یَا مَوْلَایَ عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ ءَاَدْخُلُ یَا مَوْلَایَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ ءَاَدْخُلُ یَا مَوْلَایَ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ ءَاَدْخُلُ یَا مَوْلَایَ مُوْسَی بْنَ جَعْفَرٍ ءَاَدْخُلُ یَا مَوْلَایَ عَلِیَّ بْنَ مُوْسٰی ءَاَدْخُلُ یَا مَوْلَایَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ ءَاَدْخُلُ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ ءَاَدْخُلُ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ ءَاَدْخُلُ یَا مَلٰٓئِکَۃَ اللّٰہِ الْمُوَکَّلِیْنَ بِھٰذَا الْحَرَمِ الشَّرِیْفِ اس کے بعد حرم مبارک کے اندر داخل ہو جائے لیکن داخل ہونے کے وقت پہلے دایاں قدم اندر رکھے اور پھر جناب امام علی نقی علیہ السلام کی ضریح مبارک کے سامنے ضریح کی طرف منہ کرکے اور قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے کھڑے ہو جائے اور سو دفعہ اللّٰہ اکبر کہے اور پھر یہ زیارت آنحضرت کی پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ الزَّکِیُّ الرَّاشِدُ النُّوْرُ الثَّاقِبُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سِرَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اٰلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خِیَرَۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفْوَۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْنَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَقَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ الْاَنْوَارِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا زَیْنَ الْاَبْرَارِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَلِیْلَ الْاَخْیَارِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عُنْصُرَ الْاَطْھَارِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّۃَ الرَّحْمٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رُکْنَ الْاِیْمَانِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیَّ الصَّالِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَلَمَ الْھُدٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَلِیْفَ التُّقٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَمُوْدَ الدِّیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ سَیِّدَۃِ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْاَمِیْنُ الْوَفِیُّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْعَلَمُ الرَّضِیُّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الزَّاھِدُ التَّقِیُّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْحُجَّۃُ عَلَی الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا التَّالِیْ لِلْقُرْاٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْمُبَیِّنُ لِلْحَلَالِ مِنَ الْحَرَامِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْوَلِیُّ النَّاصِحُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الطَّرِیْقُ الْوَاضِحُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّجْمُ اللَّائِحُ اَشْھَدُ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا الْحَسَنِ اَنَّکَ حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلٰی

جلنے سے محفوظ رہنے کی دعا

وَمَا لَمْ یَشَاْ لَمْ یَکُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ قَضَآءِ السُّوْٓءِ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ وَمِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

شیخ کلینی وغیرہ نے امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ آپ نے زرارہ کو یہ دعا تعلیم دی کہ غیبت کے زمانہ اور شیعوں کے کے وقت یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ نَفْسَکَ فَاِنَّکَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِیْ نَفْسَکَ لَمْ اَعْرِفْ نَبِیَّکَ اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ رَسُوْلَکَ فَاِنَّکَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِیْ

خَلْقِهٖ وَخَلِيْفَتَهٗ فِيْ بَرِيَّتِهٖ وَاَمِيْنَهٗ فِيْ بِلَادِهٖ وَشَاهِدَهٗ عَلٰى عِبَادِهٖ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَ
بَابُ الْهُدٰى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَالْحُجَّةُ عَلٰى مَنْ فَوْقَ الْاَرْضِ وَمَنْ تَحْتَ الثَّرٰى وَاَشْهَدُ اَنَّكَ الْمُطَهَّرُ مِنَ
الذُّنُوْبِ الْمُبَرَّاُ مِنَ الْعُيُوْبِ وَالْمُخْتَصُّ بِكَرَامَةِ اللّٰهِ وَالْمَحْبُوُّ بِحُجَّةِ اللّٰهِ وَالْمَوْهُوْبُ لَهٗ كَلِمَةُ اللّٰهِ وَالرُّكْنُ
الَّذِيْ يَلْجَاُ اِلَيْهِ الْعِبَادُ وَتُحْيٰى بِهِ الْبِلَادُ وَاَشْهَدُ يَا مَوْلَايَ اَنِّيْ بِكَ وَبِاٰبَائِكَ وَاَبْنَائِكَ مُوْقِنٌ مُقِرٌّ
وَلَكُمْ تَابِعٌ فِيْ ذَاتِ نَفْسِيْ وَشَرَائِعِ دِيْنِيْ وَخَاتِمَةِ عَمَلِيْ وَمُنْقَلَبِيْ وَمَثْوَايَ وَاَنِّيْ وَلِيٌّ لِمَنْ وَالَاكُمْ
وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاكُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَعَلَانِيَتِكُمْ وَاَوَّلِكُمْ وَاٰخِرِكُمْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اس کے بعد ضریح کو بوسہ دے اور دائیں چہرے کی جانب کو ضریح پر رکھے اور پھر بائیں
چہرے کو رکھے اور پھر یہ کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلٰى حُجَّتِكَ الْوَفِيِّ وَوَلِيِّكَ الزَّكِيِّ وَ
اَمِيْنِكَ الْمُرْتَضٰى وَصَفِيِّكَ الْهَادِيْ وَصِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيْمِ وَالْجَادَّةِ الْعُظْمٰى وَالطَّرِيْقَةِ الْوُسْطٰى نُوْرِ قُلُوْبِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَلِيِّ الْمُتَّقِيْنَ وَصَاحِبِ الْمُخْلَصِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهٖ وَصَلِّ عَلٰى عَلِيِّ
بْنِ مُحَمَّدٍ الرَّاشِدِ الْمَعْصُوْمِ مِنَ الزَّلَلِ وَالطَّاهِرِ مِنَ الْخَلَلِ وَالْمُنْقَطِعِ اِلَيْكَ بِالْاَمَلِ الْمَبْلُوِّ بِالْفِتَنِ وَالْمُخْتَبَرِ
بِالْمِحَنِ وَالْمُمْتَحَنِ بِحُسْنِ الْبَلْوٰى وَصَبْرِ الشَّكْوٰى مُرْشِدِ عِبَادِكَ وَبَرَكَةِ بِلَادِكَ وَمَحَلِّ رَحْمَتِكَ وَمُسْتَوْدَعِ
حِكْمَتِكَ وَالْقَائِدِ اِلٰى جَنَّتِكَ الْعَالِمِ فِيْ بَرِيَّتِكَ وَالْهَادِيْ فِيْ خَلِيْقَتِكَ الَّذِي ارْتَضَيْتَهٗ وَانْتَجَبْتَهٗ
وَاخْتَرْتَهٗ لِمَقَامِ رَسُوْلِكَ فِيْ اُمَّتِهٖ وَاَلْزَمْتَهٗ حِفْظَ شَرِيْعَتِهٖ فَاسْتَقَلَّ بِاَعْبَاءِ الْوَصِيَّةِ نَاهِضًا بِهَا
وَمُضْطَلِعًا بِحَمْلِهَا لَمْ يَعْثُرْ فِيْ مُشْكِلٍ وَّلَا هَفَا فِيْ مُعْضِلٍ بَلْ كَشَفَ الْغُمَّةَ وَسَدَّ الْفُرْجَةَ وَاَدَّى
الْمُفْتَرَضَ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا اَقْرَرْتَ نَاظِرَ نَبِيِّكَ بِهٖ فَرَقِّهٖ دَرَجَتَهٗ وَاَجْزِلْ لَدَيْكَ مَثُوْبَتَهٗ وَصَلِّ عَلَيْهِ
وَبَلِّغْهُ مِنَّا تَحِيَّةً وَّسَلَامًا وَّاٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ فِيْ مُوَالَاتِهٖ فَضْلًا وَّاِحْسَانًا وَّمَغْفِرَةً وَّرِضْوَانًا
اِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت پڑھے اور جب سلام دے چکے تو بعد میں
یہ پڑھے يَا ذَا الْقُدْرَةِ الْجَامِعَةِ وَالرَّحْمَةِ الْوَاسِعَةِ وَالْمِنَنِ الْمُتَتَابِعَةِ وَالْاٰلَاءِ الْمُتَوَاتِرَةِ وَالْاَيَادِي
الْجَلِيْلَةِ وَالْمَوَاهِبِ الْجَزِيْلَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِيْنَ وَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَاجْمَعْ شَمْلِيْ
وَلُمَّ شَعْثِيْ وَزَكِّ عَمَلِيْ وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَلَا تُزِلَّ قَدَمِيْ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ
اَبَدًا وَّلَا تُخَيِّبْ طَمَعِيْ وَلَا تُبْدِ عَوْرَتِيْ وَلَا تَهْتِكْ سِتْرِيْ وَلَا تُوْحِشْنِيْ وَلَا تُؤْيِسْنِيْ وَكُنْ بِيْ رَؤُوْفًا

سونے کے وقت دعا

رَسُوْلَكَ لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَكَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ حُجَّتَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِيْ حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِيْنِيْ

تیسواں امر کتاب عدۃ الداعی میں امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی سونا چاہے تو اپنے دائیں ہاتھ کو دائیں رخسار کے نیچے رکھے اور یہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ لِلّٰهِ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ وَدِيْنِ مُحَمَّدٍ وَّوِلَايَةِ مَنِ افْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهٗ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ پس جو شخص سونے کے بعد یہ کہے گا تو خداوند عالم اس کو غارت کرنے والے چور سے اور خراب ہونے

رَحِمْتَهُمَا وَاهْدِنِي وَزَكِّنِي وَطَهِّرْنِي وَصَفِّنِي وَاصْطَفِنِي وَخَلِّصْنِي وَاسْتَخْلِصْنِي وَاصْنَعْنِي وَاصْطَنِعْنِي وَقَرِّبْنِي اِلَيْكَ وَلَا تُبَاعِدْنِي مِنْكَ وَالْطُفْ بِي وَلَا تَجْفُنِي وَاَكْرِمْنِي وَلَا تُهِنِّي وَمَا اَسْئَلُكَ فَلَا تَحْرِمْنِي وَمَا لَا اَسْئَلُكَ فَاجْمَعْهُ لِي بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَاَسْئَلُكَ بِحُرْمَةِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَبِحُرْمَةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَبِحُرْمَةِ اَهْلِ بَيْتِ رَسُولِكَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيٍّ وَمُحَمَّدٍ وَجَعْفَرٍ وَمُوسٰى وَعَلِيٍّ وَمُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْخَلَفِ الْبَاقِي صَلَوَاتُكَ وَبَرَكَاتُكَ عَلَيْهِمْ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ وَتُعَجِّلَ فَرَجَ قَائِمِهِمْ بِاَمْرِكَ وَتَنْصُرَهُ وَتَنْتَصِرَ بِهِ لِدِينِكَ وَتَجْعَلَنِي فِي جُمْلَةِ النَّاجِينَ بِهِ وَالْمُخْلِصِينَ فِي طَاعَتِهِ وَاَسْئَلُكَ بِحَقِّهِمْ لَمَّا اسْتَجَبْتَ لِي دَعْوَتِي وَقَضَيْتَ لِي حَاجَتِي وَاَعْطَيْتَنِي سُؤْلِي وَكَفَيْتَنِي مَا اَهَمَّنِي مِنْ اَمْرِ دُنْيَايَ وَاٰخِرَتِي يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا نُورُ يَا بُرْهَانُ يَا مُنِيرُ يَا مُبِينُ يَا رَبِّ اكْفِنِي شَرَّ الشُّرُورِ وَاٰفَاتِ الدُّهُورِ وَاَسْئَلُكَ النَّجَاةَ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ اور پھر جس کیلئے چاہے دعا مانگے اور اس دعا کو وہاں زیادہ پڑھے يَا عُدَّتِي عِنْدَ الْعَدَدِ وَيَا رَجَائِي وَالْمُعْتَمَدُ وَيَا كَهْفِي وَالسَّنَدُ يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ وَيَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ بِحَقِّ مَنْ خَلَقْتَ مِنْ خَلْقِكَ وَلَمْ تَجْعَلْ فِي خَلْقِكَ مِثْلَهُمْ اَحَدًا اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى جَمَاعَتِهِمْ وَاَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا اور لفظ کذا وکذا کی جگہ اپنی حاجات کا ذکر کرے کیونکہ اسی جناب سے ایک روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ مانگا ہے کہ اس شخص کو خداوند عالم ناامید نہ پلٹائے جو اس دعا کو میرے روضہ میں پڑھے

زیارت جناب امام حسن عسکری علیہ السلام

بسند معتبر شیخ نے آنحضرت سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا میری قبر سر من رای میں دونوں اطراف کے لوگوں کیلئے خدا کے عذاب اور مصیبتوں سے امان ہے۔ مجلسی اول نے دونوں طرف کے معنی شیعہ اور سنی کے کئے ہیں اور فرمایا ہے کہ آنحضرت علیہ السلام کی برکت نے دوست اور دشمن کا احاطہ کیا ہوا ہے جیسا کہ کاظمین شریفین بغداد کیلئے سبب امان بنے ہوئے ہیں۔ سید بن طاؤس نے فرمایا ہے کہ جب امام حسن عسکری علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہے تو جو آداب ان کے والد ماجد امام علی نقی علیہ السلام کی زیارت کے گزرے ہیں پہلے انہیں بجا لائے اور جب امام حسن عسکری علیہ السلام کی ضریح مبارک کے قریب آکر کھڑا ہو تو آپ کی

سونے کے وقت دعا

سے حفاظت کرے گا اور ملائکہ اس کیلئے طلب بخشش کریں گے۔ چونتیسواں امر نیز عدۃ الداعی میں ہے کہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ کا پڑھنا حرز اور محفوظ کرنے والی چیز ہے ہر اس چیز کو جو ذخیرہ کی جائے اور پوشیدہ رکھی جائے جیسا کہ ائمہ علیہم السلام سے روایت ہے۔ پینتیسواں امر حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے نقل ہے کہ جو شخص قرآن مجید کی سو آیتیں پڑھے جہاں سے چاہے پھر سات مرتبہ یا اللہ کہے تو اگر کسی پتھر پر پڑھے تو وہ شگافتہ ہو جائے گا۔ چھتیسواں امر نیز آنحضرت سے منقول ہے کہ جو شخص قل ہو اللہ احد کو تین مرتبہ پڑھے جب بستر پر لیٹ جائے تو خداوند عالم پچاس ہزار

کیفیت زیارت امام حسن عسکری علیہ السلام

زیارت یوں پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ الْهَادِیَ الْمُهْتَدِیَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیَّ اللّٰهِ وَابْنَ اَوْلِیَائِهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّةَ اللّٰهِ وَابْنَ حُجَجِهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفِیَّ اللّٰهِ وَابْنَ اَصْفِیَائِهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَةَ اللّٰهِ وَابْنَ خُلَفَائِهِ وَاَبَا خَلِیْفَتِهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ سَیِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ الْاَئِمَّةِ الْهَادِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ الْاَوْصِیَاءِ الرَّاشِدِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عِصْمَةَ الْمُتَّقِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْفَائِزِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رُکْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا فَرَجَ الْمَلْهُوْفِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ الْاَنْبِیَاءِ الْمُنْتَجَبِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَازِنَ عِلْمِ وَصِیِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الدَّاعِیْ بِحُکْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّاطِقُ بِکِتَابِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّةَ الْحُجَجِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا هَادِیَ الْاُمَمِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیَّ النِّعَمِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَیْبَةَ الْعِلْمِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَفِیْنَةَ الْحِلْمِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْاِمَامِ الْمُنْتَظَرِ الظَّاهِرَةِ لِلْعَاقِلِ حُجَّتُهُ وَالثَّابِتَةِ فِی الْیَقِیْنِ مَعْرِفَتُهُ الْمُحْتَجَبِ عَنْ اَعْیُنِ الظَّالِمِیْنَ وَالْمُغَیَّبِ عَنْ دَوْلَةِ الْفَاسِقِیْنَ وَالْمُعِیْدِ رَبُّنَا بِهِ الْاِسْلَامَ جَدِیْدًا بَعْدَ الْاِنْطِمَاسِ وَالْقُرْاٰنَ غَضًّا بَعْدَ الْاِنْدِرَاسِ اَشْهَدُ یَا مَوْلَایَ اَنَّکَ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَیْتَ الزَّکٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَیْتَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَدَعَوْتَ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَعَبَدْتَ اللّٰهَ مُخْلِصًا حَتّٰی اَتَاکَ الْیَقِیْنُ اَسْئَلُ اللّٰهَ بِالشَّاْنِ الَّذِیْ لَکُمْ عِنْدَهُ اَنْ یَتَقَبَّلَ زِیَارَتِیْ لَکُمْ وَیَشْکُرَ سَعْیِیْ اِلَیْکُمْ وَیَسْتَجِیْبَ دُعَائِیْ بِکُمْ وَیَجْعَلَنِیْ مِنْ اَنْصَارِ الْحَقِّ وَاَتْبَاعِهِ وَاَشْیَاعِهِ وَمَوَالِیْهِ وَمُحِبِّیْهِ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ اس کے بعد ضریح مبارک کا بوسہ اور چہرے کی دائیں جانب کو قبر مبارک پر رکھے اور پھر دائیں جانب اور اس کے بعد یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَیْتِهِ وَصَلِّ عَلَی الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ الْهَادِیْ اِلٰی دِیْنِکَ وَالدَّاعِیْ اِلٰی سَبِیْلِکَ عَلَمِ الْهُدٰی وَمَنَارِ التُّقٰی وَمَعْدِنِ الْحِجٰی وَمَاْوَی النُّهٰی وَغَیْثِ الْوَرٰی وَسَحَابِ الْحِکْمَةِ وَبَحْرِ الْمَوْعِظَةِ وَوَارِثِ الْاَئِمَّةِ وَالشَّهِیْدِ عَلَی الْاُمَّةِ الْمَعْصُوْمِ الْمُهَذَّبِ وَالْفَاضِلِ الْمُقَرَّبِ وَالْمُطَهَّرِ مِنَ الرِّجْسِ الَّذِیْ وَرَّثْتَهُ عِلْمَ الْکِتَابِ وَاَلْهَمْتَهُ فَصْلَ الْخِطَابِ وَنَصَبْتَهُ عَلَمًا

فرشتوں کو موکل فرمائے گا جو اس کی حفاظت کریں گے اس رات میں حضرت صادق علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ جس شخص پر ایک دن گذر جائے اور وہ اپنی نمازوں میں قل ہو اللہ احد نہ پڑھے تو قیامت کے دن اس کو کہا جائے گا اے بندۂ خدا تو نماز گذاروں میں سے نہیں ہے اور نیز آنحضرت سے منقول ہے کہ جس پر گذر جائے جمعہ یعنی ایک ہفتہ اور اس میں اس نے قل ہو اللہ احد نہ پڑھا ہو تو وہ دین ابی لہب پر مرے گا۔ نیز آنحضرت سے مروی ہے کہ جو شخص کسی مرض یا شدت

لِاَهْلِ قِبْلَتِكَ وَقَرَنْتَ طَاعَتَهٗ بِطَاعَتِكَ وَفَرَضْتَ مَوَدَّتَهٗ عَلٰى جَمِيْعِ خَلِيْقَتِكَ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا
اَنَابَ بِحُسْنِ الْاِخْلَاصِ فِىْ تَوْحِيْدِكَ وَاَرْدٰى مَنْ خَاضَ فِىْ تَشْبِيْهِكَ وَحَامٰى عَنْ اَهْلِ الْاِيْمَانِ بِكَ
فَصَلِّ يَا رَبِّ عَلَيْهِ صَلٰوةً يَلْحَقُ بِهَا مَحَلَّ الْخَاشِعِيْنَ وَيَعْلُوْ فِى الْجَنَّةِ بِدَرَجَةِ جَدِّهٖ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ
وَبَلِّغْهُ مِنَّا تَحِيَّةً وَّسَلَامًا وَّاٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ فِىْ مُوَالَاتِهٖ فَضْلًا وَّاِحْسَانًا وَّمَغْفِرَةً وَّرِضْوَانًا
اِنَّكَ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ وَّمَنٍّ جَسِيْمٍ اس کے بعد (دو رکعت) نماز زیارت بجالائے اور سلام کے بعد یہ دعا
پڑھے يَا دَآئِمُ يَا دَيْمُوْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا كَاشِفَ الْكَرْبِ وَالْهَمِّ وَيَا فَارِجَ الْغَمِّ وَيَا بَاعِثَ
الرُّسُلِ وَيَا صَادِقَ الْوَعْدِ وَيَا حَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ وَّوَصِيِّهٖ عَلِيٍّ ابْنِ عَمِّهٖ
وَصِهْرِهٖ عَلٰى ابْنَتِهِ الَّذِىْ خَتَمْتَ بِهِمَا الشَّرَائِعَ وَفَتَحْتَ بِهِمَا التَّاْوِيْلَ وَالطَّلَائِعَ فَصَلِّ عَلَيْهِمَا
صَلٰوةً يَّشْهَدُ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ وَيَنْجُوْ بِهَا الْاَوْلِيَآءُ وَالصَّالِحُوْنَ وَاَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِفَاطِمَةَ
الزَّهْرَآءِ وَالِدَةِ الْاَئِمَّةِ الْمَهْدِيِّيْنَ وَسَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ الْمُشَفَّعَةِ فِىْ شِيْعَةِ اَوْلَادِهَا الطَّيِّبِيْنَ
فَصَلِّ عَلَيْهَا صَلٰوةً دَآئِمَةً اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ وَدَهْرَ الدَّاهِرِيْنَ وَاَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِالْحَسَنِ الرَّضِيِّ الطَّاهِرِ
الزَّكِيِّ وَالْحُسَيْنِ الْمَظْلُوْمِ الْمَرْضِيِّ الْبَرِّ التَّقِيِّ سَيِّدَىْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْاِمَامَيْنِ الْخَيِّرَيْنِ الطَّيِّبَيْنِ
التَّقِيَّيْنِ النَّقِيَّيْنِ الطَّاهِرَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ الْمَظْلُوْمَيْنِ الْمَقْتُوْلَيْنِ فَصَلِّ عَلَيْهِمَا مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ
وَّمَا غَرَبَتْ صَلٰوةً مُّتَوَالِيَةً مُّتَتَالِيَةً وَّاَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ سَيِّدِ الْعَابِدِيْنَ الْمَحْجُوْبِ
مِنْ خَوْفِ الظَّالِمِيْنَ وَبِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ الطَّاهِرِ النُّوْرِ الزَّاهِرِ الْاِمَامَيْنِ السَّيِّدَيْنِ مِفْتَاحَىِ الْبَرَكَاتِ
وَمِصْبَاحَىِ الظُّلُمَاتِ فَصَلِّ عَلَيْهِمَا مَا سَرٰى لَيْلٌ وَّمَا اَضَآءَ نَهَارٌ صَلٰوةً تَغْدُوْ وَتَرُوْحُ وَاَتَوَسَّلُ
اِلَيْكَ بِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ عَنِ اللّٰهِ وَالنَّاطِقِ فِىْ عِلْمِ اللّٰهِ وَبِمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ الْعَبْدِ
الصَّالِحِ فِىْ نَفْسِهٖ وَالْوَصِيِّ النَّاصِحِ الْاِمَامَيْنِ الْهَادِيَيْنِ الْمَهْدِيَّيْنِ الْوَافِيَيْنِ الْكَافِيَيْنِ فَصَلِّ
عَلَيْهِمَا مَا سَبَّحَ لَكَ مَلَكٌ وَّتَحَرَّكَ لَكَ فَلَكٌ صَلٰوةً تُنْمٰى وَتَزِيْدُ وَلَا تَفْنٰى وَلَا تَبِيْدُ وَاَتَوَسَّلُ
اِلَيْكَ بِعَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا وَبِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْمُرْتَضَى الْاِمَامَيْنِ الْمُطَهَّرَيْنِ الْمُنْتَجَبَيْنِ فَصَلِّ عَلَيْهِمَا
مَا اَضَآءَ صُبْحٌ وَّدَامَ صَلٰوةً تُرَقِّيْهِمَا اِلٰى رِضْوَانِكَ فِى الْعِلِّيِّيْنَ مِنْ جِنَانِكَ وَاَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ
بِعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الرَّاشِدِ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَادِى الْقَائِمَيْنِ بِاَمْرِ عِبَادِكَ الْمُخْتَبَرَيْنِ بِالْمِحَنِ

زراعت کے حفظ کی دعا

میں مبتلا ہو اور وہ اسی
حالت میں قل ہو اللّٰہ
احد نہ پڑھے اور اس مرض
یا شدت میں مر جائے
تو وہ اہل جہنم میں سے
ہے ستیسواں امر، نیز
عدۃ الداعی میں نقل ہے
کہ یہ تعویذ، خربوزہ کھیرا
اور باقی زراعات کو کیڑے
اور دیگر ضرر رساں جانوروں
سے جو اس کو خراب کرتے
ہیں، محفوظ رکھنے کیلئے
ہے اور طریقہ اس کا یہ
ہے کہ چار لکڑیوں
پر یا رقعوں پر لکھ کر ان کو
چار لکڑیوں میں رکھ
کر ان کو زراعت کے چار
گوشوں میں رکھا جائے
اَيُّهَا الدُّوْدُ اَيُّهَا الدَّوَابُّ
وَالْهَوَامُّ وَالْحَيَوَانَاتُ
اُخْرُجُوْا مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ
وَالزَّرْعِ اِلَى الْخَرَابِ

الهائلة والصابرين في الاحن المائلة فصل عليهما كفاء اجر الصابرين وازاء ثواب الفائزين
صلوة تمهد لهما الرفعة واتوسل اليك يارب بامامنا ومحقق زماننا اليوم الموعود والشاهد
المشهود والنور الازهر والضياء الانور المنصور بالرعب المظفر بالسعادة فصل عليه عدد
الثمر واوراق الشجر واجزاء المدر وعدد الشعر والوبر وعدد ما احاط به علمك واحصاه
كتابك صلوة يغبطه بها الاولون والاخرون اللهم واحشرنا في زمرته واحفظنا على طاعته
واحرسنا بدولته واتحفنا بولايته وانصرنا على اعدائنا بعزته واجعلنا يارب من التوابين
يا ارحم الراحمين اللهم وان ابليس المتمرد اللعين قد استنظرك لاغواء خلقك فانظرته
واستمهلك لاضلال عبيدك فامهلته بسابق علمك فيه وقد عشش وكثرت جنوده
وازدحمت جيوشه وانتشرت دعاته في اقطار الارض فاضلوا عبادك وافسدوا دينك
وحرفوا الكلم عن مواضعه وجعلوا عبادك شيعا متفرقين واحزابا متمردين وقد وعدت
نقض بنيانه وتمزيق شانه فاهلك اولاده وجيوشه وطهر بلادك من اختراعاته واختلافاته
وارح عبادك من مذاهبه وقياساته واجعل دائرة السوء عليهم وابسط عدلك واظهر دينك
وقو اولياءك واوهن اعدائك واورث ديار ابليس وديار اوليائه اولياءك وخلدهم
في الجحيم واذقهم من العذاب الاليم واجعل لعائنك المستودعة في مناحس الخلقة ومشاويه
الفطرة دائرة عليهم وموكلة بهم وجارية فيهم كل صباح ومساء وغدو ورواح ربنا اتنا
في الدنيا حسنة وفي الاخرة حسنة وقنا برحمتك عذاب النار يا ارحم الراحمين اس کے
بعد اپنے بہن بھائی اور مومنین کے لئے جو چاہے دعا مانگے۔ اس کے بعد ملکہ دنیا و آخرت والدہ
ماجدہ امام قائم جناب حجۃ بن الحسن صاحب العصر والزمان علیہما السلام کی زیارت کرے اور اس معظمہ
محترمہ کی قبر مبارک جناب امام حسن عسکری علیہ السلام کی ضریح کی پشت پر واقع ہے اور جب وہاں پہنچے
تو یوں زیارت پڑھے السلام على رسول الله صلى الله عليه واله الصادق الامين السلام
على مولانا امير المؤمنين السلام على الائمة الطاهرين الحجج الميامين السلام على والدة الامام
والمودعة اسرار الملك العلام والحاملة لاشرف الانام السلام عليك ايتها الصديقة

كما اخرج ابن متى من
بطن الحوت وان لم
تخرجوا ارسلت عليكم
شواظا من نار ونحاس
فلا تنتصران الم تر الى
الذين خرجوا من ديارهم
وهم الوف حذر الموت
فقال لهم الله موتوا
ماتوا اخرجوا منها فانك
رجيم فخرج منها خائفا
يترقب سبحان الذي
اسرى بعبده ليلا من
المسجد الحرام الى المسجد
الاقصى كانهم يوم
يرونها لم يلبثوا الا
عشية او ضحها فاخرجنا
هم من جنات وعيون
وزروع ومقام كريم
ونعمة كانوا فيها فاكهين
فما بكت عليهم السماء
والارض وما كانوا منظرين
اخرج منها فما يكون لك
ان تتكبر فيها فاخرج
انك من الصاغرين اخرج
منها مذءوما مدحورا

الْمَرْضِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا شَبِيهَةَ اُمِّ مُوسٰى وَابْنَةَ حَوَارِيِّ عِيسٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ النَّقِيَّةُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الرَّضِيَّةُ الْمَرْضِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَنْعُوتَةُ فِي الْاِنْجِيلِ الْمَخْطُوبَةُ مِنْ
رُوحِ اللّٰهِ الْاَمِينِ وَمَنْ رَغِبَ فِي وُصْلَتِهَا مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ وَالْمُسْتَوْدَعَةُ اَسْرَارَ رَبِّ الْعَالَمِينَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَعَلٰى آبَائِكِ الْحَوَارِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَعَلٰى بَعْلِكِ وَوَلَدِكِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَعَلٰى رُوحِكِ وَبَدَنِكِ الطَّاهِرِ
اَشْهَدُ اَنَّكِ اَحْسَنْتِ الْكَفَالَةَ وَاَدَّيْتِ الْاَمَانَةَ وَاجْتَهَدْتِ فِي مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَصَبَرْتِ فِي ذَاتِ اللّٰهِ وَحَفِظْتِ سِرَّ اللّٰهِ وَحَمَلْتِ وَلِيَّ اللّٰهِ وَ
بَالَغْتِ فِي حِفْظِ حُجَّةِ اللّٰهِ وَرَغِبْتِ فِي وُصْلَةِ اَبْنَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ عَارِفَةً بِحَقِّهِمْ مُؤْمِنَةً بِصِدْقِهِمْ
مُعْتَرِفَةً بِمَنْزِلَتِهِمْ مُسْتَبْصِرَةً بِاَمْرِهِمْ مُشْفِقَةً عَلَيْهِمْ مُؤْثِرَةً هَوَاهُمْ وَاَشْهَدُ اَنَّكِ مَضَيْتِ
عَلٰى بَصِيرَةٍ مِنْ اَمْرِكِ مُقْتَدِيَةً بِالصَّالِحِينَ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً تَقِيَّةً نَقِيَّةً زَكِيَّةً فَرَضِيَ اللّٰهُ
عَنْكِ وَاَرْضَاكِ وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَاْوٰيكِ فَلَقَدْ اَوْلَاكِ مِنَ الْخَيْرَاتِ مَا اَوْلَاكِ وَاَعْطَاكِ
مِنَ الشَّرَفِ مَا بِهِ اَغْنَاكِ فَهَنَّاكِ اللّٰهُ بِمَا مَنَحَكِ مِنَ الْكَرَامَةِ وَاَمْرَاكِ اس کے بعد اپنے سر
کو اوپر کی طرف اٹھائے اور یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ اعْتَمَدْتُ وَلِرِضَاكَ طَلَبْتُ وَبِاَوْلِيَائِكَ اِلَيْكَ
تَوَسَّلْتُ وَعَلٰى غُفْرَانِكَ وَحِلْمِكَ اتَّكَلْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ وَبِقَبْرِ اُمِّ وَلِيِّكَ لُذْتُ فَصَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَانْفَعْنِي بِزِيَارَتِهَا وَثَبِّتْنِي عَلٰى مَحَبَّتِهَا وَلَا تَحْرِمْنِي شَفَاعَتَهَا وَشَفَاعَةَ
وَلَدِهَا وَارْزُقْنِي مُرَافَقَتَهَا وَاحْشُرْنِي مَعَهَا وَمَعَ وَلَدِهَا كَمَا وَفَّقْتَنِي لِزِيَارَةِ وَلَدِهَا
وَزِيَارَتِهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِالْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِينَ وَاَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِالْحُجَجِ الْمَيَامِينِ
مِنْ آلِ طٰهٰ وَيٰسٓ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الطَّيِّبِينَ وَاَنْ تَجْعَلَنِي مِنَ الْمُطْمَئِنِّينَ
الْفَائِزِينَ الْفَرِحِينَ الْمُسْتَبْشِرِينَ الَّذِينَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ قَبِلْتَ
سَعْيَهُ وَيَسَّرْتَ اَمْرَهُ وَكَشَفْتَ ضُرَّهُ وَآمَنْتَ خَوْفَهُ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَلَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِي اِيَّاهَا وَارْزُقْنِي الْعَوْدَ اِلَيْهَا اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِي
وَاِذَا تَوَفَّيْتَنِي فَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَتِهَا وَاَدْخِلْنِي فِي شَفَاعَةِ وَلَدِهَا وَشَفَاعَتِهَا وَاغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ
وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ
النَّارِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا سَادَاتِي وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ مؤلف کہتا ہے کہ زید شحام نے

انگوٹھی کو دیکھنے کی دعا

فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ لَا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِنْهَا اَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ

انتیسواں امر سید ابن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص صبح کرے اور اس کے ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی ہو اور اس کو داہنے ہاتھ کی انگلی میں پہنے ہو اور قبل اس کے کہ کسی آدمی پر نظر کرے اور اس کو ہتھیلی پر پھیرے اور اس کو دیکھے اور سورہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر کو آخر تک پڑھے پھر یہ کہے اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَ اٰمَنْتُ بِسِرِّ آلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَانِيَتِهِمْ وَظَاهِرِهِمْ وَبَاطِنِهِمْ وَاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ پس جب ایسے کرے گا تو خداوند عالم اس کو اس دن محفوظ رکھیگا ان چیزوں کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہیں اور ان

زیارت جناب حکیمہ خاتون

امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ آپ حضرات میں سے کسی ایک کی جو شخص زیارت کرے اس کیلئے کیا ثواب ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ ایسے ہے جیسے کے اس نے جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہو اور ہم نے سابقاً جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص امام واجب الاطاعۃ (یعنی خدا کی طرف سے معین کردہ امام) کی زیارت کرے اور اس کی قبر کے نزدیک چار رکعت نماز بجالائے تو اس کیلئے حج اور عمرہ لکھا جائے گا۔ اور ہدیۃ الزائرین میں ہم نے جناب حکیم امام محمد تقی علیہ السلام کی دختر نیک اختر کے فضائل کو نقل کیا ہے اور آپ کی قبر ضریح عسکریین (یعنی امام علی نقی اور حسن عسکری علیہما السلام) کے بالکل پائنتی کی طرف واقع ہے باوجود اتنے بڑے مرتبہ کے مالک ہونے کے آپ کی کوئی خاص زیارت وارد نہیں ہوئی لہٰذا بہتر یہی ہے کہ وہ زیارت آپ کیلئے پڑھی جائے جو آئمہ علیہ السلام کی مطلق اولاد کیلئے وارد ہوئی ہے اور اگر ان الفاظ سے آپکی زیارت پڑھیں جو آپ کی عمہ مکرمہ حضرت فاطمہ جناب امام موسٰی کاظم علیہ السلام کی دختر ہیں اور معصومہ قم سے مشہور قم شہر میں مدفون ہیں تو بھی کوئی حرج نہیں اور وہ زیارت یہ ہے اَلسَّلَامُ عَلٰی اٰدَمَ صَفْوَةِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی نُوْحٍ نَبِیِّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُوْسٰی کَلِیْمِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی عِیْسٰی رُوْحِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَفِیَّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَصِیَّ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا فَاطِمَةُ سَیِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمَا یَا سِبْطَیِ الرَّحْمَةِ وَسَیِّدَیْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ سَیِّدَ الْعَابِدِیْنَ وَقُرَّةَ عَیْنِ النَّاظِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ بَاقِرَ الْعِلْمِ بَعْدَ النَّبِیِّ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ الصَّادِقَ الْبَارَّ الْاَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُوْسَی بْنَ جَعْفَرٍ الطَّاهِرَ الطُّهْرَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَلِیَّ بْنَ مُوْسَی الرِّضَا الْمُرْتَضٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ التَّقِیَّ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ النَّقِیَّ النَّاصِحَ الْاَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ اَلسَّلَامُ عَلَی الْوَصِیِّ مِنْ بَعْدِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِكَ وَسِرَاجِكَ وَوَلِیِّ وَلِیِّكَ وَوَصِیِّ وَصِیِّكَ وَحُجَّتِكَ عَلٰی خَلْقِكَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ فَاطِمَةَ وَخَدِیْجَةَ اَلسَّلَامُ

سہو اور نسیان کیلئے دعا

چیزوں کے شر سے جو آسمان کی طرف جاتی ہیں اور ان چیزوں سے جو زمین کی طرف آتی ہیں یا اس سے باہر نکلتی ہیں اور وہ حرز و حمایت خدا اور دوستان خدا میں رہے گا شام تک۔ انتالیسواں امر شیخ کفعمی نے کتاب جمع الشتات سے حضرت صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے جب تو چاہیے ہماری کوئی حدیث بیان کرے اور شیطان تیرے ذہن سے وہ حدیث اتار دی ہو تو اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھ اور یہ کہہ صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا مُذَكِّرَ الْخَیْرِ وَفَاعِلَهٗ وَالْاٰمِرَ بِهٖ ذَكِّرْنِیْ مَا اَنْسَانِیْهِ الشَّیْطَانُ اور کتاب من لا یحضرہ الفقیہ میں حضرت صادق علیہ السلام سے نقل کیا گیا ہے جو شخص حالت نماز میں زیادہ سہو کرتا ہو وہ جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو یہ پڑھے

جناب سید محمد فرزند امام علی نقی کے فضائل

عليك يا بنت امير المؤمنين السلام عليك يا بنت الحسن والحسين السلام عليك
يا بنت ولي الله السلام عليك يا اخت ولي الله السلام عليك يا عمة ولي الله السلام
عليك يا بنت محمد بن علي التقي ورحمة الله وبركاته السلام عليك عرف الله بيننا
وبينكم في الجنة وحشرنا في زمرتكم واوردنا حوض نبيكم وسقانا بكأس جدكم
من يد علي بن ابي طالب صلوات الله عليكم اسئل الله ان يرينا فيكم السرور والفرج
وان يجمعنا واياكم في زمرة جدكم محمد صلى الله عليه واله وان لا يسلبنا معرفتكم انه
ولي قدير اتقرب الى الله بحبكم والبراءة من اعدائكم والتسليم الى الله راضيا به غير منكر
ولا مستكبر وعلى يقين ما اتى به محمد وبه راض نطلب بذلك وجهك يا سيدي اللهم ورضاك
والدار الاخرة يا حكيمة اشفعي لي في الجنة فان لك عند الله شانا من الشان اللهم اني اسئلك
ان تختم لي بالسعادة فلا تسلب مني ما انا فيه ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم اللهم
استجب لنا وتقبله بكرمك وعزتك وبرحمتك وعافيتك وصلى الله على محمد واله
اجمعين وسلم تسليما يا ارحم الراحمين مؤلف کہتا ہے کہ یہ مشہور اور معروف ہے کہ عسکریین علیہما
السلام کی قبر مبارک کے نزدیک بہت سادات عظام کے قبور ہیں، ان میں سے ایک جناب حسین فرزند امام علی
نقی علیہ السلام ہیں جو وہاں مدفون ہیں اگرچہ مجھے جناب حسین کے حالات بہت کافی معلوم نہیں لیکن اتنا میری
نظر میں ہے کہ آپ ایک بہت جلیل القدر اور عظیم الشان سید بزرگوار تھے اور بعض روایات سے میں نے
یہ سمجھا ہے کہ جناب امام حسن عسکری علیہ السلام اور آپکے بھائی جناب حسین کو سبطین سے تعبیر کیا جاتا تھا اور ان
دو بزرگواروں کو اپنے دو جد بزرگوار جناب امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے ساتھ تشبیہ دی جاتی تھی
اور ابو الطیب کی روایت میں ہے کہ جناب حجتہ بن الحسن عجل اللہ فرجہ کی آواز جناب حسین رضی اللہ عنہ
کی آواز کی طرح تھی، شجرۃ الاولیاء جو فقیہ سید محدث حکیم سید احمد اردکانی یزدی کی تالیف ہے اس میں ہے، کہ
جناب امام علی نقی علیہ السلام کی اولاد میں ہے کہ ایک جناب حسین تھے جو بہت زاہد اور عابد تھے اور اپنے بھائی
امام حسن عسکری علیہ السلام کی امامت کے معترف تھے اور اگر کوئی شخص اس سے زیادہ تتبع کرے تو شاید انہیں
اس سے زیادہ بھی ان کے اوصاف مل سکیں جو ان کی جلالت قدر کو اور زیادہ واضح کر دیں؛ یہ بھی واضح رہے

سہلانے والی اشیاء

بسم الله اعوذ بالله من
الرجس النجس الخبيث
المخبث الشيطان الرجيم
مؤلف کہتا ہے کہ جو چاہتا
ہو کہ اس کا حافظہ زیادہ
ہو جائے تو وہ مسواک کرے
اور روزہ رکھے اور قرآن مجید
پڑھے اور خصوصاً آیۃ الکرسی
اور ہمیشہ ناشتے کے وقت مویز
یعنی کشمش کھائے خصوصاً
اگر سرخ اور اکیس دانے ہوں
تو فہم ذہن اور حافظہ کیلئے
نافع ہے اور حلوے کا کھانا
اور گردن کے نزدیک کا گوشت
کھانا اور شہد و مسور کی دال
بھی حفظ کا باعث بنتی ہے
اور نقل ہوا ہے کہ منجملہ ان
دواؤں کے جو حد تجربہ کو
پہنچی ہوئی ہیں یہ ہے کہ
کندر اور سعد اور شکر ہر جز
کو ایک دوسرے کے برابر
لے اور باریک پیس کر سفوف
بنائے اور ہر دن پانچ درہم
کے برابر کھائے لیکن تین دن
پے در پے کھائے اور پانچ

جناب سید محمد فرزند امام علی نقی کے فضائل

کہ فرزندانِ امام علی نقی علیہ السلام سے ایک عالیمرتبہ فرزند جناب سید محمد ہیں جو سامرہ سے پہلے ایک منزل بلد کے مقام پر مدفون ہیں اور آج کل وہ سید محمد کے نام سے مشہور ہے اس کی جگہ بہت مشہور اور معروف ہے، وہ بہت صاحب کرامات ہیں اور ان کی جلالت قدر و کرامات کا ذکر ہر عام و خاص کے زبان پر ہے۔ بہت لوگ آپ کی زیارت کو جاتے ہیں اور بہت کافی ہدایا اور نذریں کرتے ہیں اور اللہ تعالٰے سے اپنی حاجات ان بزرگوار کے واسطے سے طلب کرتے ہیں، اطراف کے عرب جیسی قوم آپ کے معجزات اور جلالت قدر سے خوف کھاتے ہیں (بندۂ مترجم نے آنکھوں سے دیکھا ہے کہ ان کے صحن مبارک میں وہ نذریں اور ہدایا جو ان پر آکر لوگ چڑھاتے ہیں عام کھلی پڑی ہیں جس کا دل چاہے جو چیز ان میں سے اٹھا کر اسی حدود میں استعمال کرتا پھرے لیکن آج تک کسی کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ ان کی کوئی چیز دیگ، گھوڑے، قالین وغیرہ سے کوئی بھی چوری کر کے لے جائے، موجودہ زمانہ میں جبکہ لوگوں کے اسلام اور اسلام کے حامیوں اور ناصروں کے متعلق عقائد سست ہو گئے ان کے متعلق تمام عرب قوم کا یہ عقیدہ اور ان سے اتنا خوف کھانا آلِ محمد کی صداقت کے پورے عالم پر واضح دلیل ہے اگر آپ کو اس میں شک ہو تو جا کر آزما دیکھیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھیں تو آپ کو ہماری اس تحریر کا یقین ہو جائے گا) جناب سید محمد علیہ السلام امام علی نقی علیہ السلام کے بڑے لڑکے تھے اور آپ کی وفات پر جناب امام حسن عسکری علیہ السلام جیسے معصوم نے اپنے گریبان کو چاک کیا، ہمارے استاذ ثقۃ الاسلام نوری مرحوم خدا ان کی قبر کو منور رکھے یہ محمد رضی اللہ عنہ کی زیارت کرنے کے بہت کافی معتقد تھے اور آپ ہی نے ان کی ضریح مبارک اور مسجد کی تعمیر میں بہت سعی کی تھی اور آپ نے جو کتبہ ان کی ضریح مبارک پر لکھا ہے اس کی عبارت یہ ہے ہٰذا مرقد السید الجلیل ابی جعفر محمد بن الامام ابی الحسن علی الہادی علیہ السلام عظیم الشان جلیل القدر کانت الشیعۃ تزعم انہ الامام بعد ابیہ علیہ السلام فلما توفی نص ابوہ علی اخیہ ابی محمد الزکی علیہ السلام وقال لہ احدث للہ شکرا فقد احدث فیک امرا خلفہ ابوہ فی المدینۃ طفلا وقدم علیہ فی سامرا مشتدا ونہض الی الرجوع الی الحجاز ولما بلغ بلد علی تسعۃ فراسخ مرض وتوفی ومشہدہ ہناک ولما توفی شق ابو محمد علیہ ثوبہ وقال فی جواب من عابہ علیہ قد شق موسٰی علی اخیہ ہارون وکانت وفاتہ فی حدود اثنین وخمسین بعد المائتین خلاصہ آپ کی زیارت پر زائر کو جانا چاہیئے اور آپ کی زیارت بھی کوئی خاص نو وارد نہیں ہوئی لیکن مطلق اولاد ائمہ علیہم السلام کی زیارت پڑھی جانی چاہیئے

سہو لانیوالی اشیاء

دن چھوڑ دے اسی طرح کرتا رہے اور کہتے ہیں کہ ہر دن صبح کی نماز کے بعد قبل اس کے کہ کسی سے بات چیت کرے یہ پڑھے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ فَلَا یَفُوْتُ شَیْئًا عِلْمُہٗ وَلَا یَؤُدُہٗ اور نیز تمام نمازوں کے بعد دعائے سُبْحَانَ مَنْ لَا یَعْتَدِیْ عَلٰی اَھْلِ مَمْلِکَتِہٖ پڑھے اور اس نماز کو بھی کہ جس کو دوسرے باب میں قوت حافظہ کیلئے ہم نے نقل کیا ہے اور اس کے علاوہ اور چیزیں بھی ہیں اور اجتناب کرے ایسی چیزوں سے جو نسیان کا باعث بنتی ہیں اور کھٹے سیب کا کھانا اور سبز دھنیہ اور چوہے کا جھوٹا کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا قبر پر لگی ہوئی تختیوں کو پڑھنا دو عورتوں کے درمیان گذرنا جوں کو زندہ پھینکنا ختنہ اتارنا قیلولہ کو چھوڑنا زیادہ گناہ کرنا معاملات دنیا کیلئے زیادہ ہموم و احزان

جب آپ سامرہ سے وداع کرنا چاہیں تو عسکریین علیہما السلام کی قبر کے نزدیک کھڑے ہو کر یوں وداع پڑھیں اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَلِيَّيِ اللّٰهِ أَسْتَوْدِعُكُمَا اللّٰهَ وَأَقْرَءُ عَلَيْكُمَا السَّلَامَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَبِمَا جِئْتُمَا بِهٖ وَدَلَلْتُمَا عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِيْ اِيَّاهُمَا وَارْزُقْنِي الْعَوْدَ اِلَيْهِمَا وَاحْشُرْنِيْ مَعَهُمَا وَمَعَ اٰبَائِهِمَا الطَّاهِرِيْنَ وَالْقَائِمِ الْحُجَّةِ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

دوسرا مقام

"سرداب کے آداب اور جناب حجۃ بن الحسن بارھویں امام خلق جناب صاحب العصر والزمان کی زیارت میں ہے" ایک بات کا بتا دینا اصل مطلب کے شروع کرنے سے پہلے ضروری ہے اور وہ یہ کہ یہ سرداب پہلے جناب امام حسن عسکری علیہ السلام کے گھر میں تھا۔ عراق کے اکثر شہروں میں بہت سخت گرمی کے پڑنے کی وجہ سے وہاں ہر گھر میں تہہ خانے بنائے جاتے ہیں جسے عرب سرداب سے تعبیر کرتے ہیں اور اس گھر کی کوئی وقعت خریدنے اور کرایہ پر لینے کی نہیں سمجھی جاتی کہ جس کے گھر کے اندر تہہ خانہ یعنی سرداب نہ ہو اور یہ رواج کوئی آج کل کے زمانے میں پیدا نہیں ہوا بلکہ گرم ممالک میں بہت قدیم زمانے سے یہ چیز چلی آرہی ہے۔ اسی نظریہ کے ماتحت جناب امام حسن عسکری علیہ السلام کے گھر میں بھی ایک تہہ خانہ تھا جسے سرداب سے کتب شیعہ میں تعبیر کیا جاتا ہے اور جسے ہمارے سنی بھائی اپنے تعصب کی وجہ سے اور عوام کو دھوکا اور شیعوں سے مسخرے اور استہزا کرنے کی غرض سے اسے غار سے تعبیر کرتے ہیں اور اس میں ان کے بڑے بڑے علماء گرفتار ہیں حالانکہ اگر پہاڑ کی غار کوئی موجب استہزا اور عیب اور چیز ہے تو انہیں اپنے یار غار کی تعریف غار کی وجہ سے کرنے میں کچھ دامن انسانیت میں نظر ڈال کر کرنی چاہیئے اور پھر سوچنا چاہیئے کہ غار کا لفظ موجب مسخرہ ہے یا نہیں۔ مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ آل رسول کی فضیلت غار کی وجہ سے بیان ہو تو وہ موجب استہزا بنائی جاتی ہے اور آل رسول کے علاوہ کسی کی تعریف مقصود ہو تو صرف یہی غار ہی طرہ امتیاز بیان کیا جاتا ہے۔ بہر حال یہ تہہ خانہ اور سرداب جو امام کے گھر میں تھا اس نئی عمارت کے بنائے جانے سے پہلے اس سرداب تک پہنچنے کا راستہ اسی گھر کے اندر سے تھا جو (جس خاتون کے قبر مبارک کے نزدیک

میں رہنا اور کثرت علائق سے نفرت رکھنا۔ اور سولی لٹکائے ہوئے شخص کی طرف دیکھنا اور اونٹوں کی قطار کے درمیان سے گذرنا۔ چالیسواں امر شیخ ابن فہد نے حضرت صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپنے فرمایا کہ جس دعا کے پہلے تمجید ہو وہ دم بریدہ ہے کیونکہ پہلے حمد ہے اور پھر ثنا ہے۔ راوی نے عرض کی کم از کم تمجید کتنی ہونی چاہیئے۔ جو کفایت کر جائے آپنے فرمایا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

خاتمہ

بعض آداب اور دعاؤں کے بیان میں ہے جو موت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں جان لے کہ جب کسی شخص پر آثار موت ظاہر ہوں تو پہلا شخص اسکے حالات کی جانچ پڑتال

سے پڑتا تھا اور ممکن ہے کہ آج کل عمارت میں اس رستے کی اصلی جگہ رواق میں آگئی ہو۔ پہلے زائرین اسی گھر والے راستے سے جاتے تھے تو راستے میں ایک برآمدہ جو تاریک تھا اس سے گذر کر سرداب اور تہہ خانے کی اس جگہ پہنچ جاتے تھے جہاں سے امام العصر والزمان غائب ہوئے تھے اور آج کل غائب ہونے والی جگہ کو بہت عمدہ آئینہ کاری اور بجلی کے قمقموں سے مزین کیا جا چکا ہے اور وہ پنجرے جو سورج کی روشنائی کیلئے اوپر سے رکھا جاتا ہے وہ اس سرداب کیلئے قبلہ کی طرف جناب عسکریین کے صحن مبارک میں ہوا کرتا تھا اور آج کل اسے کاشی کر کے محرابی شکل کا بنا دیا گیا ہے خلاصہ پہلے لوگ حرم مبارک سے ہی تینوں چیزوں کے اعمال بجا لاتے تھے یعنی زیارت عسکریین کے بعد اسی حرم مبارک سے ہی ان زینوں سے اتر کر سرداب چلے جاتے تھے لیکن آج کل وہ حرم مبارک کے اندر جو سرداب کے لئے زینے تھے بند کر دیئے گئے ہیں۔ اور اب باہر سے زیارت کے فارغ ہو کر مسجد میں سے زینے نکال کر اس سرداب تک جانے کیلئے بنا دیئے گئے ہیں۔ لہٰذا شہید اول نے عسکریین علیہما السلام کی زیارت کے بعد سرداب کی زیارت کو نقل کیا ہے اور پھر اس کے بعد جناب نرجس خاتون کی زیارت کو نقل کیا ہے آج سے تقریباً ایک سو سال پہلے موید مستد جناب احمد خان نے ایک بہت بڑی رقم اکٹھی کر کے ان اماموں کے صحن اور قبہ و بارگاہ کو اس موجودہ شکل پر بنوایا اور سرداب کیلئے علیحدہ صحن درست کیا اور اسے حرم مبارک والے راستے کاٹ دیا اور سرداب میں مستورات کیلئے علیحدہ برآمدہ وغیرہ جیسے کہ آج کل موجود ہے بنوا دیا اور پہلے طریقے سے جو بعض آداب وارد ہوئے ہیں ان کے بجا لانے کی اب کوئی صورت نہیں نکل سکتی کیونکہ دو علیحدہ علیحدہ قبہ دار عمارتیں بن گئی ہیں اور پہلے راستے بالکل بند کر دیئے گئے ہیں، لیکن اس کے باوجود جو سرداب کی زیارتیں وارد ہوئی ہیں۔ ان کے پڑھنے میں یہ تبدیلی اثر انداز نہیں ہوتی

سرداب کی زیارت کی کیفیت

اذن دخول لینا بھی جس دروازے سے ممکن ہو ہر امام کی زیارت کے وقت ضروری ہے لہٰذا اب جو دروازے موجودہ بنا دیئے گئے ہیں انہیں دروازوں پر ٹھہر کر اذن دخول وغیرہ پڑھکر ہر زائر کو اندر جانا چاہیئے اور بغیر اذن دخول پڑھے زائر کو اندر جانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ اور سرداب کے اندر

کرے وہ خود ہے کہ جسکو سفر ابدی آخرت درپیش ہے اور اس سفر میں اس کیلئے توشہ اور زادِ راہ کی ضرورت ہے پس پہلی چیز جو اس کے لئے ضروری ہے یہ ہے کہ وہ گناہ کا اقرار اور اعتراف کرے اور کئے ہوئے گناہوں پر اظہارِ ندامت کرے اور توبہ کامل کرے اور درگاہ ایزدی میں تضرع و زاری کرے کہ خداوند عالم اس کے گذشتہ گناہوں کو بخش دے اور ان حالات اور ہولناک منازل میں جو اس کے سامنے ہیں اس کو اس کے نفس کی طرف نہ چھوڑے پس وصیت کی طرف متوجہ ہوئے اور حقوق خدا اور حقوق خلق کو جو اسکے ذمے ہیں ادا کرے اور ان کو دوگوں کیلئے واگذار نہ کرے کیونکہ مرنے کے بعد اختیار اس کے ہاتھ سے چلا جاتا ہے اور وہ حسرت کے ساتھ اپنے اموال کو دیکھتا ہے اور شیاطین جنی وانسی اس کے اوصیا اور وارثوں

زیارت امام صاحب آخر الزمانؑ

۵۲۸

جانے کا اذن دخول وہ زیارت ہے کہ جو بعد میں ص۵۳۱ پر آئے گی کہ جس کی ابتداء میں یہ جملے ہیں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ اللهِ اور اس کے آخر میں اذن دخول کے جملے ہیں لہٰذا اسی زیارت کو اذن دخول کے سرداب کے نیچے جانے سے پہلے اس کے دروازے پر پڑھا جانا چاہیئے اور اس کیلئے سید بن طاؤس نے بھی ایک اذن دخول نقل کیا ہے کہ جس کا مضمون اس اذن دخول جیسا ہے جو ہر امام کی زیارت کیلئے پہلے پڑھا جاتا ہے اور جسے ہم زیارات کے باب کی دوسری فصل میں ص۳۰۲ پر نقل کر چکے ہیں، اور علامہ مجلسی نے بھی اس کیلئے ایک اذن دخول نقل کیا ہے کہ جس کا اول یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهِ بُقْعَةٌ طَهَّرْتَهَا وَعَقْوَةٌ شَرَّفْتَهَا اور ہم بھی اسے اذن عمومی کے بعد پہلے نقل کر آئے ہیں جو طالب ہوں ص۳۰۵ پر رجوع کرے جب اذن دخول پڑھ چکے تو سرداب کے اندر چلا جائے اور اس طرح آنحضرت کی زیارت پڑھے کہ جسے انہوں نے خود فرمایا ہے جیسا کہ شیخ جلیل احمد بن ابی طالب طبرسی نے احتجاج میں روایت کی ہے کہ محمد حمیری کی طرف ان سوالوں کا جواب جو کسی نے آنحضرت سے کئے تھے ناحیۂ مقدسہ (یعنی امام العصر والزمان کی جانب) سے وارد ہوا اور وہ یوں تھا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا لِاَمْرِهٖ تَعْقِلُوْنَ وَلَا مِنْ اَوْلِيَآئِهٖ تَقْبَلُوْنَ حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِى النُّذُرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ آپ نے اس میں فرمایا کہ جب تم لوگ ہمیں وسیلہ بنا کر اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف یا ہماری طرف متوجہ ہونا چاہو تو یوں کہا کرو جیسے خداوند عالم نے فرمایا ہے سَلَامٌ عَلٰى اٰلِ يٰسٓ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا دَاعِيَ اللهِ وَرَبَّانِيَّ اٰيَاتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَابَ اللهِ وَدَيَّانَ دِيْنِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ اللهِ وَنَاصِرَ حَقِّهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ وَدَلِيْلَ اِرَادَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا تَالِيَ كِتَابِ اللهِ وَتَرْجُمَانَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ فِيْ اٰنَآءِ لَيْلِكَ وَاَطْرَافِ نَهَارِكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَقِيَّةَ اللهِ فِيْ اَرْضِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مِيْثَاقَ اللهِ الَّذِيْ اَخَذَهٗ وَوَكَّدَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَعْدَ اللهِ الَّذِيْ ضَمِنَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَلَمُ الْمَنْصُوْبُ وَالْعِلْمُ الْمَصْبُوْبُ وَالْغَوْثُ وَالرَّحْمَةُ الْوَاسِعَةُ وَعْدًا غَيْرَ مَكْذُوْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَقُوْمُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَقْعُدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَقْرَأُ وَتُبَيِّنُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تُصَلِّيْ وَتَقْنُتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَرْكَعُ وَتَسْجُدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تُهَلِّلُ وَتُكَبِّرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَحْمَدُ وَتَسْتَغْفِرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تُصْبِحُ وَتُمْسِيْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ فِي اللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى

آداب اموات

کے دلوں میں وسوسے اٹھتے ہیں اور مانع ہوتے ہیں اس سے کہ وارث اسکو بری الذمہ کریں اور مرنے والے کیلئے کوئی چارہ کار نہیں ہوتا اور وہ کہتا ہے کہ مجھے واپس پلٹا دو اتنی دیر کیلئے کہ میں اپنے مال کے معاملے میں اچھے اعمال کرسکوں لیکن اس کی یہ بات نہیں سنی جاتی اور اس کی حسرت و ندامت سے فائدہ مند نہیں ہو سکتی بس اسے چاہیئے کہ اپنے مال کے تیسرے حصے میں اپنے قریبیوں کیلئے اور صدقات و خیرات کیلئے اور جو کچھ اسکے حال کے موافق ہو وصیت کرے کیونکہ وہ تیسرے حصے سے زیادتی کا اختیار نہیں رکھتا اور اسے برادران ایمانی سے برائت ذمہ کرنی چاہیئے اور جس شخص کی اس نے غیبت کی ہو، اہانت کی ہو۔ یا کوئی اسے تکلیف پہنچائی ہو اگر وہ حاضر ہے تو اس سے التماس کرے کہ وہ اسے معاف کر دے

والنهار اذا تجلّی السلام علیک ایها الامام المأمون السلام علیک ایها المقدم المأمول السلام
علیک بجوامع السلام اُشهدک یا مولای انی اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له وان محمداً
عبده ورسوله لا حبیب الا هو واهله واُشهدک یا مولای ان علیاً امیر المؤمنین حجته والحسن
حجته والحسین حجته وعلی بن الحسین حجته ومحمد بن علی حجته وجعفر بن محمد حجته و
موسی بن جعفر حجته وعلی بن موسی حجته ومحمد بن علی حجته وعلی بن محمد حجته والحسن
بن علی حجته واشهد انک حجة الله انتم الاول والاخر وان رجعتکم حق لاریب فیها یوم
لاینفع نفساً ایمانها لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانها خیراً وان الموت
حق وان ناکراً ونکیراً حق واشهد ان النشر حق والبعث حق وان الصراط حق والمرصاد
حق والمیزان حق والحشر حق والحساب حق والجنة حق والنار حق والوعد والوعید بهما
حق یا مولای شقی من خالفکم وسعد من اطاعکم فاشهد علی ما اشهدتک علیه و
انا ولی لک بریء من عدوک فالحق ما رضیتموه والباطل ما اسخطتموه والمعروف ما امرتم
به والمنکر ما نهیتم عنه فنفسی مؤمنة بالله وحده لاشریک له وبرسوله وبامیر
المؤمنین وبکم یا مولای اولکم واخرکم ونصرتی معدة لکم ومودتی خالصة لکم
امین امین اور اس کے بعد یہ دعا پڑھی جائے اللهم انی اسئلک ان تصلی علی محمد نبی رحمتک
وکلمة نورک وان تملأ قلبی نور الیقین وصدری نور الایمان وفکری نور النیات
وعزمی نور العلم وقوتی نور العمل ولسانی نور الصدق ودینی نور البصائر من عندک
وبصری نور الضیاء وسمعی نور الحکمة ومودتی نور الموالاة لمحمد واله علیهم السلام
حتی القاک وقد وفیت بعهدک ومیثاقک فتغشینی رحمتک یا ولی یا حمید اللهم
صل علی محمد حجتک فی ارضک وخلیفتک فی بلادک والداعی الی سبیلک والقائم بقسطک
والثائر بامرک ولی المؤمنین وبوار الکافرین ومجلی الظلمة ومنیر الحق والناطق
بالحکمة والصدق وکلمتک التامة فی ارضک المرتقب الخائف والولی الناصح
سفینة النجاة وعلم الهدی ونور ابصار الوری وخیر من تقمص وارتدی ومجلی العمی

اور اگر موجود نہ ہو تو باقی مومن
بھائیوں سے التجا کرے کہ
وہ اس شخص سے اس کو بری
الذمہ کرائیں اور اپنے اطفال
وعیال کے معاملات کو توکل
بر خدا کے بعد کسی امین کے
سپرد کرے اور چھوٹے بچوں
کیلئے کسی کو وصی معین کرے
پھر اپنا کفن تیار کرے اور
اس پر شہادتین عقائد اذکار
دعائیں اور آیات جو کہ کتب
مبسوطہ میں ذکر ہیں اور یہ
رسالہ انکے ذکر کی گنجائش نہیں
رکھتا تربت حضرت امام
حسین علیہ السلام سے حکم دے
کر لکھیں اور یہ اس صورت میں
ہے کہ وہ پہلے سے غافل ہوا اور
اس کے پاس کفن موجود نہ

ہو جیسا کہ حضرت صادق
علیہ السلام سے منقول ہے کہ
جس کا کفن اس کے گھر میں
موجود ہے وہ غافلین میں سے
نہیں لکھا جائیگا اور جب وہ
کفن کو دیکھے گا تو اسے ثواب

الَّذِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا وَقِسْطًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى وَلِيِّكَ وَابْنِ أَوْلِيَائِكَ الَّذِينَ فَرَضْتَ طَاعَتَهُمْ وَأَوْجَبْتَ حَقَّهُمْ وَأَذْهَبْتَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرْتَهُمْ تَطْهِيرًا اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُ وَانْتَصِرْ بِهِ لِدِينِكَ وَانْصُرْ بِهِ أَوْلِيَائَكَ وَأَوْلِيَائَهُ وَشِيعَتَهُ وَأَنْصَارَهُ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ شَرِّ كُلِّ بَاغٍ وَطَاغٍ وَمِنْ شَرِّ جَمِيعِ خَلْقِكَ وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَاحْرُسْهُ وَامْنَعْهُ مِنْ أَنْ يُوصَلَ إِلَيْهِ بِسُوءٍ وَاحْفَظْ فِيهِ رَسُولَكَ وَآلَ رَسُولِكَ وَأَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ وَأَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ وَانْصُرْ نَاصِرِيهِ وَاخْذُلْ خَاذِلِيهِ وَاقْصِمْ قَاصِمِيهِ وَاقْصِمْ بِهِ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَاقْتُلْ بِهِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَجَمِيعَ الْمُلْحِدِينَ حَيْثُ كَانُوا مِنْ مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا بَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَامْلَأْ بِهِ الْأَرْضَ عَدْلًا وَأَظْهِرْ بِهِ دِينَ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاجْعَلْنِي اَللّٰهُمَّ مِنْ أَنْصَارِهِ وَأَعْوَانِهِ وَأَتْبَاعِهِ وَشِيعَتِهِ وَأَرِنِي فِي آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مَا يَأْمُلُونَ وَفِي عَدُوِّهِمْ مَا يَحْذَرُونَ إِلٰهَ الْحَقِّ آمِينَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۔

جناب صاحب العصر والزمان کی ایک اور زیارت

علما کی معتبر کتب میں منقول ہے کہ آنحضرت علیہ السلام کے دروازے پر کھڑے ہو کر آپ کی زیارت یوں پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ اللّٰهِ وَخَلِيفَةَ آبَائِهِ الْمَهْدِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَصِيَّ الْأَوْصِيَاءِ الْمَاضِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَافِظَ أَسْرَارِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَقِيَّةَ اللّٰهِ مِنَ الصَّفْوَةِ الْمُنْتَجَبِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْأَنْوَارِ الزَّاهِرَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْأَعْلَامِ الْبَاهِرَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْعِتْرَةِ الطَّاهِرَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَعْدِنَ الْعُلُومِ النَّبَوِيَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَابَ اللّٰهِ الَّذِي لَا يُؤْتَى إِلَّا مِنْهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَبِيلَ اللّٰهِ الَّذِي مَنْ سَلَكَ غَيْرَهُ هَلَكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاظِرَ شَجَرَةِ طُوبَى وَسِدْرَةِ الْمُنْتَهَى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللّٰهِ الَّذِي لَا يُطْفَى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ الَّتِي لَا تَخْفَى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلَى مَنْ فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ سَلَامَ مَنْ عَرَفَكَ بِمَا عَرَّفَكَ بِهِ اللّٰهُ وَنَعَتَكَ بِبَعْضِ نُعُوتِكَ

آداب اموات

ے گا اور اسے چاہیئے کہ اس کے بعد وہ عورت اولاد اور مال کو فکر نہ کرے اور خداوند عالم کی طرف متوجہ ہو جائے اور اس کی یاد میں رہے اور یہ فکر کرے کہ یہ فانی امور اس کے کام نہیں آئیں گے اور سوائے لطف و رحمت پروردگار کے دنیا و آخرت میں کوئی چیز اس کی فریاد کو نہیں پہنچے گی اور یہ جان لے کہ جب اس نے اللہ تعالیٰ پر توکل کر لیا تو اس کے پس ماندگان کے امور بہ احسن وجوہ صورت پذیر ہوں گے اور یہ بھی جان لے کہ اگر وہ خود باقی رہتا تو بغیر مشیت ایزدی کے وہ ان کو کوئی نفع نہیں پہنچا سکتا تھا اور کوئی ضرر ان سے دور نہ کر سکتا تھا۔ اور وہ خدا جس نے ان کو پیدا کیا ہے وہ ان پر اور ست چاہیئے اس حالت میں رجاء اور امید کی منزل میں ہو اور رحمت الٰہی سے زیادہ امیدوار رہے اور شفاعت خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الَّتِي اَنْتَ اَهْلُهَا وَفَوْقَهَا اَشْهَدُ اَنَّكَ الْحُجَّةُ عَلٰى مَنْ مَضٰى وَمَنْ بَقِيَ وَاَنَّ حِزْبَكَ هُمُ الْغَالِبُوْنَ وَ
اَوْلِيَاءَكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ وَاَعْدَاءَكَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ وَاَنَّكَ خَازِنُ كُلِّ عِلْمٍ وَفَاتِقُ كُلِّ
رَتْقٍ وَمُحَقِّقُ كُلِّ حَقٍّ وَمُبْطِلُ كُلِّ بَاطِلٍ رَضِيْتُكَ يَا مَوْلَايَ اِمَامًا وَهَادِيًا وَوَلِيًّا وَمُرْشِدًا
لَا اَبْتَغِي بِكَ بَدَلًا وَلَا اَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِكَ وَلِيًّا اَشْهَدُ اَنَّكَ الْحَقُّ الثَّابِتُ الَّذِي لَا عَيْبَ فِيْهِ
وَاَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ فِيْكَ حَقٌّ لَا اَرْتَابُ لِطُوْلِ الْغَيْبَةِ وَبُعْدِ الْاَمَدِ وَلَا اَتَحَيَّرُ مَعَ مَنْ جَهِلَكَ وَجَهِلَ
بِكَ مُنْتَظِرٌ مُتَوَقِّعٌ لِاَيَّامِكَ وَاَنْتَ الشَّافِعُ الَّذِي لَا تُنَازَعُ وَالْوَلِيُّ الَّذِي لَا تُدَافَعُ ذَخَرَكَ
اللّٰهُ لِنُصْرَةِ الدِّيْنِ وَاِعْزَازِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْاِنْتِقَامِ مِنَ الْجَاحِدِيْنَ الْمَارِقِيْنَ اَشْهَدُ اَنَّ بِوِلَايَتِكَ
تُقْبَلُ الْاَعْمَالُ وَتُزَكَّى الْاَفْعَالُ وَتُضَاعَفُ الْحَسَنَاتُ وَتُمْحَى السَّيِّئَاتُ فَمَنْ جَاءَ بِوِلَايَتِكَ وَاعْتَرَفَ
بِاِمَامَتِكَ قُبِلَتْ اَعْمَالُهُ وَصُدِّقَتْ اَقْوَالُهُ وَتَضَاعَفَتْ حَسَنَاتُهُ وَمُحِيَتْ سَيِّئَاتُهُ وَمَنْ
عَدَلَ عَنْ وِلَايَتِكَ وَجَهِلَ مَعْرِفَتَكَ وَاسْتَبْدَلَ بِكَ غَيْرَكَ كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْخِرِهِ فِي النَّارِ
وَلَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ عَمَلًا وَلَمْ يُقِمْ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاُشْهِدُ مَلٰئِكَتَهُ وَاُشْهِدُكَ
يَا مَوْلَايَ بِهٰذَا ظَاهِرُهُ كَبَاطِنِهِ وَسِرُّهُ كَعَلَانِيَتِهِ وَاَنْتَ الشَّاهِدُ عَلٰى ذٰلِكَ وَهُوَ عَهْدِيْ
اِلَيْكَ وَمِيْثَاقِيْ لَدَيْكَ اِذْ اَنْتَ نِظَامُ الدِّيْنِ وَيَعْسُوْبُ الْمُتَّقِيْنَ وَعِزُّ الْمُوَحِّدِيْنَ وَبِذٰلِكَ
اَمَرَنِيْ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَلَوْ تَطَاوَلَتِ الدُّهُوْرُ وَتَمَادَتِ الْاَعْمَارُ لَمْ اَزْدَدْ فِيْكَ اِلَّا يَقِيْنًا وَلَكَ
اِلَّا حُبًّا وَعَلَيْكَ اِلَّا مُتَّكَلًا وَمُعْتَمَدًا وَلِظُهُوْرِكَ اِلَّا مُتَوَقَّعًا وَمُنْتَظَرًا وَلِجِهَادِيْ بَيْنَ يَدَيْكَ
مُتَرَقِّبًا فَاَبْذُلُ نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَوَلَدِيْ وَاَهْلِيْ وَجَمِيْعَ مَا خَوَّلَنِيْ رَبِّيْ بَيْنَ يَدَيْكَ وَالتَّصَرُّفَ
بَيْنَ اَمْرِكَ وَنَهْيِكَ مَوْلَايَ فَاِنْ اَدْرَكْتُ اَيَّامَكَ الزَّاهِرَةَ وَاَعْلَامَكَ الْبَاهِرَةَ فَهَا اَنَا ذَا
عَبْدُكَ الْمُتَصَرِّفُ بَيْنَ اَمْرِكَ وَنَهْيِكَ اَرْجُوْ بِهِ الشَّهَادَةَ بَيْنَ يَدَيْكَ وَالْفَوْزَ لَدَيْكَ
مَوْلَايَ فَاِنْ اَدْرَكَنِيَ الْمَوْتُ قَبْلَ ظُهُوْرِكَ فَاِنِّيْ اَتَوَسَّلُ بِكَ وَبِآبَائِكَ الطَّاهِرِيْنَ
اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَسْاَلُهُ اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ يَجْعَلَ لِيْ كَرَّةً فِيْ ظُهُوْرِكَ
وَرَجْعَةً فِيْ اَيَّامِكَ لِاَبْلُغَ مِنْ طَاعَتِكَ مُرَادِيْ وَاَشْفِيَ مِنْ اَعْدَائِكَ فُؤَادِيْ مَوْلَايَ وَقَفْتُ
فِيْ زِيَارَتِكَ مَوْقِفَ الْخَاطِئِيْنَ النَّادِمِيْنَ الْخَائِفِيْنَ مِنْ عِقَابِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَقَدِ اتَّكَلْتُ

اور حضرات ائمہ معصومین علیہم السلام پر امید عظیم رکھتا ہو اور ان کے قدوم شریف کا منتظر ہو اور یہ جانے سب اس وقت حاضر ہوں گے اور اپنے شیعوں کو بشارتیں دیتے ہیں اور ملک الموت کو سفارش کرتے ہیں۔ شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے مصباح متہجد میں فرمایا ہے۔ مستحب ہے انسان کیلئے کہ وصیت کرے اور اس کو ترک نہ کرے کیونکہ روایت میں ہے کہ انسان کیلئے سزاوار ہے کہ اس کی ایک رات بھی نہ گذرے مگر یہ کہ وصیت نامہ اس کے سر کے نیچے ہو اور حالت مرض میں تاکید کی گئی ہے اور اس کو اچھی وصیت کرنی چاہیئے اور اپنے آپ کو ان حقوق سے جو اس کے اور خدا کے درمیان ہیں چھٹکارا دلائے اور مظالم عباد سے بھی کیونکہ جناب رسالتمآبؐ سے مروی ہے کہ جو شخص مرنے کے وقت اچھی وصیت نہ کرے تو اس کی عقل اور مروت

علی شفاعتک و رجوت بموالاتک و شفاعتک محو ذنوبی و ستر عیوبی و مغفرة زللی فکن
لولیک یا مولای عند تحقیق امله و اسئل اللہ غفران زللہ فقد تعلق بحبلک و تمسک
بولایتک و تبرء من اعدائک اللھم صل علی محمد و اٰلہ و انجز لولیک ما وعدتہ اللھم
اظھر کلمتہ و اعل دعوتہ و انصرہ علی عدوہ و عدوک یا رب العالمین اللھم صل
علی محمد و اٰل محمد و اظھر کلمتک التامة و مغیبک فی ارضک الخائف المترقب اللھم
انصرہ نصرا عزیزا و افتح لہ فتحا یسیرا اللھم و اعز بہ الدین بعد الخمول و اطلع بہ الحق بعد
الافول و اجل بہ الظلمة و اکشف بہ الغمة اللھم و امن بہ البلاد و اھد بہ العباد اللھم
املا بہ الارض عدلا و قسطا کما ملئت ظلما و جورا انک سمیع مجیب السلام
علیک یا ولی اللہ ائذن لولیک فی الدخول الی حرمک صلوات اللہ علیک و علی اٰبائک
الطاھرین و رحمة اللہ و برکاتہ اس کے بعد اس سرداب میں جائے کہ جہاں سے آنحضرت
غائب ہوئے تھے اور اس کے دونوں دروازوں کے درمیان کھڑے ہو کر دونوں دروازوں کو
ہاتھ سے پکڑ کر وہاں ایسے کھانسے کہ جیسے کوئی اجازت لینے والا کھانسا کرتا ہے اور پھر بسم اللہ
الرحمن الرحیم پڑھے اور نیچے کی طرف سرداب میں آرام و وقار سے اترنے لگے جب سرداب کے ایک
برامدہ نما کھلی جگہ پہنچے تو وہاں دو رکعت نماز بجالائے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے اللہ اکبر
اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر و للہ الحمد الحمد للہ الذی ھدانا
لھذا و عرفنا اولیائہ و اعدائہ و وفقنا لزیارة ائمتنا و لم یجعلنا من المعاندین
الناصبین و لا من الغلاة المفوضین و لا من المرتابین المقصرین السلام علی ولی اللہ
و ابن اولیائہ السلام علی المدخر لکرامة اولیاء اللہ و بوار اعدائہ السلام علی النور
الذی اراد اھل الکفر اطفائہ فابی اللہ الا ان یتم نورہ بکرھھم و ایدہ بالحیوة حتی یظھر
علی یدہ الحق برغمھم اشھد ان اللہ اصطفیک صغیرا و اکمل لک علومہ کبیرا
و انک حی لا تموت حتی تبطل الجبت و الطاغوت اللھم صل علیہ و علی خدامہ
و اعوانہ علی غیبتہ و نایہ و استرہ سترا عزیزا و اجعل لہ معقلا حریزا و اشدد اللھم

میں نقل ہے۔ لوگوں نے
عرض کیا کہ وہ اچھی وصیت
کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ جب
اس کی موت کا وقت آئے
اور لوگ اس کے پاس جمع
ہوں تو یہ کہے اللھم فاطر
السمٰوٰت و الارض عالم
الغیب و الشھادة الرحمن الرحیم
انی اعھد الیک انی اشھد
ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا
شریک لہ و ان محمدا صلی
اللہ علیہ و اٰلہ عبدہ و
رسولہ و ان الساعة اٰتیة
لا ریب فیھا و ان اللہ یبعث
من فی القبور و ان الحساب
حق و ان الجنة حق و ان
ما وعد فیھا من النعیم من
الماکل و المشرب و النکاح
حق و ان النار حق و ان
الایمان حق و ان الدین
کما وصف و ان الاسلام
کما شرع و ان القول
کما قال و ان القراٰن
کما انزل و ان اللہ ھو
الحق المبین و انی اعھد
الیک فی دار الدنیا انی

وَطَأْتَكَ عَلٰى مُعَانِدِيْهِ وَاحْرُسْ مَوَالِيَهُ وَزَائِرِيْهِ اَللّٰهُمَّ كَمَا جَعَلْتَ قَلْبِيْ بِذِكْرِهِ مَعْمُوْرًا
فَاجْعَلْ سِلَاحِيْ بِنُصْرَتِهِ مَشْهُوْرًا وَاِنْ حَالَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ لِقَائِهِ الْمَوْتُ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ عَلٰى عِبَادِكَ
حَتْمًا وَاَقْدَرْتَ بِهِ عَلٰى خَلِيْقَتِكَ رَغْمًا فَابْعَثْنِيْ عِنْدَ خُرُوْجِهِ ظَاهِرًا مِنْ حُفْرَتِيْ مُؤْتَزِرًا
كَفَنِيْ حَتّٰى اُجَاهِدَ بَيْنَ يَدَيْهِ فِي الصَّفِّ الَّذِيْ اَثْنَيْتَ عَلٰى اَهْلِهِ فِيْ كِتَابِكَ فَقُلْتَ كَاَنَّهُمْ
بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ اَللّٰهُمَّ طَالَ الْاِنْتِظَارُ وَشَمِتَ مِنَّا الْفُجَّارُ وَصَعُبَ عَلَيْنَا الْاِنْتِظَارُ اَللّٰهُمَّ اَرِنَا وَجْهَ
وَلِيِّكَ الْمَيْمُوْنِ فِيْ حَيَاتِنَا وَبَعْدَ الْمَنُوْنِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدِيْنُ لَكَ بِالرَّجْعَةِ بَيْنَ يَدَيْ صَاحِبِ هٰذِهِ
الْبُقْعَةِ الْغَوْثَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ قَطَعْتُ فِيْ وُصْلَتِكَ الْخُلَّانَ وَهَجَرْتُ
لِزِيَارَتِكَ الْاَوْطَانَ وَاَخْفَيْتُ اَمْرِيْ عَنْ اَهْلِ الْبُلْدَانِ لِتَكُوْنَ شَفِيْعًا عِنْدَ رَبِّكَ وَرَبِّيْ
وَاِلٰى اٰبَائِكَ وَمَوَالِيَّ فِيْ حُسْنِ التَّوْفِيْقِ لِيْ وَاِسْبَاغِ النِّعْمَةِ عَلَيَّ وَسَوْقِ الْاِحْسَانِ اِلَيَّ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَصْحَابِ الْحَقِّ وَقَادَةِ الْخَلْقِ وَاسْتَجِبْ مِنِّيْ مَا دَعَوْتُكَ وَاَعْطِنِيْ
مَا لَمْ اَنْطِقْ بِهِ فِيْ دُعَائِيْ مِنْ صَلَاحِ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ اس کے بعد ایک صفہ جو چھوٹا سا کمرہ نما ہے اور جہاں ایک دو آدمیوں کے بیٹھنے
کی جگہ ہے چلا جائے اور دو رکعت نماز بجا لائے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ الزَّائِرُ
فِيْ فِنَاءِ وَلِيِّكَ الْمَزُوْرِ الَّذِيْ فَرَضْتَ طَاعَتَهُ عَلَى الْعَبِيْدِ وَالْاَحْرَارِ وَاَنْقَذْتَ بِهِ اَوْلِيَائَكَ
مِنْ عَذَابِ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا زِيَارَةً مَّقْبُوْلَةً ذَاتَ دُعَاءٍ مُّسْتَجَابٍ مِّنْ مُّصَدِّقٍ بِوَلِيِّكَ غَيْرِ
مُرْتَابٍ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ بِهِ وَلَا بِزِيَارَتِهِ وَلَا تَقْطَعْ اَثَرِيْ مِنْ مَّشْهَدِهِ وَزِيَارَةِ اَبِيْهِ
وَجَدِّهِ اَللّٰهُمَّ اخْلُفْ عَلَيَّ نَفَقَتِيْ وَانْفَعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ فِيْ دُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ لِيْ وَلِاِخْوَانِيْ وَاَبَوَيَّ
وَجَمِيْعِ عِتْرَتِيْ اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ اَيُّهَا الْاِمَامُ الَّذِيْ يَفُوْزُ بِهِ الْمُؤْمِنُوْنَ وَيَهْلِكُ عَلٰى يَدَيْهِ
الْكَافِرُوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ يَا مَوْلَايَ يَا بْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ جِئْتُكَ زَائِرًا لَّكَ وَلِاَبِيْكَ وَجَدِّكَ
مُتَيَقِّنًا الْفَوْزَ بِكُمْ مُعْتَقِدًا اِمَامَتَكُمْ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ وَالزِّيَارَةَ لِيْ عِنْدَكَ
فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَبَلِّغْنِيْ بَلَاغَ الصَّالِحِيْنَ وَانْفَعْنِيْ بِحُبِّهِمْ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۔

وصیت کا بیان

رَضِيْتُ بِكَ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ
دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ نَبِيًّا وَّبِعَلِيٍّ وَّلِيًّا
وَّبِالْقُرْاٰنِ كِتَابًا وَّاَنَّ
اَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَئِمَّتِيْ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتِيْ عِنْدَ شِدَّتِيْ
وَرَجَائِيْ عِنْدَ كُرْبَتِيْ وَعُدَّتِيْ
عِنْدَ الْاُمُوْرِ الَّتِيْ تَنْزِلُ بِيْ
وَاَنْتَ وَلِيِّيْ فِيْ نِعْمَتِيْ وَ
اِلٰهِيْ وَاِلٰهُ اٰبَائِيْ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى
نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّاٰنِسْ فِيْ قَبْرِيْ
وَحْشَتِيْ وَاجْعَلْ لِيْ عِنْدَكَ
عَهْدًا يَّوْمَ اَلْقَاكَ مَنْشُوْرًا
پس یہ عہد ہے میت کا اس دن
کہ جس دن وصیت کر رہا ہے
اپنی حاجت کے متعلق اور یہ
وصیت حق پر ہے ہر مسلمان
پر حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا کہ اس کی تصدیق
سورہ مریم میں خداوند عالم
کا یہ قول ہے لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ
اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ
عَهْدًا یعنی شفاعت کے
مالک نہیں مگر وہ شخص جس نے

ایک اور زیارت

اس زیارت کو سید بن طاؤس نے نقل کیا اور وہ یوں ہے اَلسَّلَامُ عَلَی الْحَقِّ الْجَدِیْدِ وَالْعَالِمِ الَّذِیْ
عِلْمُہٗ لَا یَبِیْدُ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحْیِی الْمُؤْمِنِیْنَ وَمُبِیْرِ الْکَافِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَھْدِیِّ الْاُمَمِ وَجَامِعِ
الْکَلِمِ اَلسَّلَامُ عَلٰی خَلَفِ السَّلَفِ وَصَاحِبِ الشَّرَفِ اَلسَّلَامُ عَلٰی حُجَّةِ الْمَعْبُوْدِ وَکَلِمَةِ الْمَحْمُوْدِ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مُعِزِّ الْاَوْلِیَآءِ وَمُذِلِّ الْاَعْدَآءِ اَلسَّلَامُ عَلٰی وَارِثِ الْاَنْبِیَآءِ وَخَاتِمِ الْاَوْصِیَآءِ اَلسَّلَامُ
عَلَی الْقَآئِمِ الْمُنْتَظَرِ وَالْعَدْلِ الْمُشْتَھَرِ اَلسَّلَامُ عَلَی السَّیْفِ الشَّاھِرِ وَالْقَمَرِ الزَّاھِرِ وَالنُّوْرِ الْبَاھِرِ
اَلسَّلَامُ عَلٰی شَمْسِ الظَّلَامِ وَبَدْرِ التَّمَامِ اَلسَّلَامُ عَلٰی رَبِیْعِ الْاَنَامِ وَنَضْرَةِ الْاَیَّامِ اَلسَّلَامُ
عَلٰی صَاحِبِ الصَّمْصَامِ وَفَلَّاقِ الْھَامِ اَلسَّلَامُ عَلَی الدِّیْنِ الْمَاْثُوْرِ وَالْکِتَابِ الْمَسْطُوْرِ اَلسَّلَامُ
عَلٰی بَقِیَّةِ اللّٰہِ فِیْ بِلَادِہٖ وَحُجَّتِہٖ عَلٰی عِبَادِہِ الْمُنْتَھٰی اِلَیْہِ مَوَارِیْثُ الْاَنْبِیَآءِ وَلَدَیْہِ مَوْجُوْدٌ اٰثَارُ
الْاَصْفِیَآءِ الْمُؤْتَمَنِ عَلَی السِّرِّ وَالْوَلِیِّ لِلْاَمْرِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَھْدِیِّ الَّذِیْ وَعَدَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ بِہِ
الْاُمَمَ اَنْ یَّجْمَعَ بِہِ الْکَلِمَ وَیَلُمَّ بِہِ الشَّعَثَ وَیَمْلَاَ بِہِ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا وَّیُمَکِّنَ لَہٗ
وَیُنْجِزَ بِہٖ وَعْدَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَشْھَدُ یَا مَوْلَایَ اَنَّکَ وَالْاَئِمَّةَ مِنْ اٰبَآئِکَ اَئِمَّتِیْ وَمَوَالِیَّ
فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْھَادُ اَسْئَلُکَ یَا مَوْلَایَ اَنْ تَسْئَلَ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ صَلَاحِ
شَاْنِیْ وَقَضَآءِ حَوَآئِجِیْ وَغُفْرَانِ ذُنُوْبِیْ وَالْاَخْذِ بِیَدِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ لِیْ وَلِاِخْوَانِیْ وَ
اَخَوَاتِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کَآفَّةً اِنَّہٗ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اس کے بعد نماز زیارت بارہ رکعت
دو دو رکعت کر کے بجا لائے جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے اور ہر دوسری رکعت کے سلام کے بعد
ہدیہ کرتا جائے اور جب نماز سے فارغ ہو چکے تو یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حُجَّتِکَ فِیْ اَرْضِکَ وَ
خَلِیْفَتِکَ فِیْ بِلَادِکَ الدَّاعِیْ اِلٰی سَبِیْلِکَ وَالْقَآئِمِ بِقِسْطِکَ وَالْفَآئِزِ بِاَمْرِکَ وَلِیِّ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَمُبِیْرِ الْکَافِرِیْنَ وَمُجَلِّی الظُّلْمَةِ وَمُنِیْرِ الْحَقِّ وَالصَّادِعِ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَالصِّدْقِ
وَکَلِمَتِکَ وَعَیْبَتِکَ وَعَیْنِکَ فِیْ اَرْضِکَ الْمُتَرَقِّبِ الْخَآئِفِ الْوَلِیِّ النَّاصِحِ سَفِیْنَةِ النَّجَاةِ
وَعَلَمِ الْھُدٰی وَنُوْرِ اَبْصَارِ الْوَرٰی وَخَیْرِ مَنْ تَقَمَّصَ وَارْتَدٰی وَالْوِتْرِ الْمَوْتُوْرِ وَمُفَرِّجِ الْکَرْبِ
وَمُزِیْلِ الْھَمِّ وَکَاشِفِ الْبَلْوٰی صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰبَآئِہِ الْاَئِمَّةِ الْھَادِیْنَ وَالْقَادَةِ

دعا جو مردہ کیساتھ رکھے

خدا سے عہد و پیمان کیلئے ہے اور یہ وہی عہد ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ اس کو آپ بھی یاد رکھیں اور اپنے اہل بیت و شیعوں کو اسے تعلیم دیں اور فرمایا کہ یہ مجھے جبرئیل نے سکھایا ہے پھر شیخ فرماتے ہیں کہ وہ لکھا ہوا نسخہ کہ جس کو میت کے ساتھ جریدہ کے قریب رکھا جاتا ہے اس کے لکھنے سے پہلے یہ لکھے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّاَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ حَقٌّ اٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا وَاَنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ پھر اس وقت یہ لکھے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ شَھِدَ الشُّھُوْدُ الْمُسَمَّوْنَ فِیْ ھٰذَا الْکِتَابِ اَنَّ اَخَاھُمْ فِی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اس کی جگہ

اَلسَّیَّارِیْنِ مَا طَلَعَتْ کَوَاکِبُ الْاَسْحَارِ وَاَوْرَقَتِ الْاَشْجَارُ وَاَیْنَعَتِ الْاَثْمَارُ وَاخْتَلَفَ اللَّیْلُ
وَالنَّهَارُ وَغَرَّدَتِ الْاَطْیَارُ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِحُبِّهٖ وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَتِهٖ وَتَحْتَ لِوَائِهٖ اِلٰهَ الْحَقِّ
اٰمِیْنَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ؁

آنحضرت پر صلوات یوں پڑھے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَیْتِهٖ وَصَلِّ عَلٰی وَلِیِّ الْحَسَنِ وَوَصِیِّهٖ وَوَارِثِهٖ الْقَآئِمِ بِاَمْرِكَ
وَالْغَائِبِ فِیْ خَلْقِكَ وَالْمُنْتَظِرِ لِاِذْنِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْهِ وَقَرِّبْ بُعْدَهٗ وَاَنْجِزْ وَعْدَهٗ وَاَوْفِ
عَهْدَهٗ وَاکْشِفْ عَنْ بَأْسِهٖ حِجَابَ الْغَیْبَةِ وَاَظْهِرْ بِظُهُوْرِهٖ صَحَآئِفَ الْمِحْنَةِ وَقَدِّمْ اَمَامَهُ
الرُّعْبَ وَثَبِّتْ بِهِ الْقَلْبَ وَاَقِمْ بِهِ الْحَرْبَ وَاَیِّدْهُ بِجُنْدٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ مُسَوِّمِیْنَ وَسَلِّطْهُ
عَلٰٓی اَعْدَآءِ دِیْنِكَ اَجْمَعِیْنَ وَاَلْهِمْهُ اَنْ لَّا یَدَعَ مِنْهُمْ رُکْنًا اِلَّا هَدَّهٗ وَلَا هَامًا اِلَّا قَدَّهٗ وَلَا
کَیْدًا اِلَّا رَدَّهٗ وَلَا فَاسِقًا اِلَّا حَدَّهٗ وَلَا فِرْعَوْنَ اِلَّا اَهْلَکَهٗ وَلَا سِتْرًا اِلَّا هَتَکَهٗ وَلَا عَلَمًا
اِلَّا نَکَّسَهٗ وَلَا سُلْطَانًا اِلَّا کَسَبَهٗ وَلَا رُمْحًا اِلَّا قَصَفَهٗ وَلَا مِطْرَدًا اِلَّا خَرَقَهٗ وَلَا جُنْدًا اِلَّا فَرَّقَهٗ
وَلَا مِنْبَرًا اِلَّا اَحْرَقَهٗ وَلَا سَیْفًا اِلَّا کَسَرَهٗ وَلَا صَنَمًا اِلَّا رَضَّهٗ وَلَا دَمًا اِلَّا اَرَاقَهٗ وَلَا جَوْرًا اِلَّا
اَبَادَهٗ وَلَا حِصْنًا اِلَّا هَدَمَهٗ وَلَا بَابًا اِلَّا رَدَمَهٗ وَلَا قَصْرًا اِلَّا خَرَّبَهٗ وَلَا مَسْکَنًا اِلَّا فَتَّشَهٗ وَلَا سَهْلًا
اِلَّا اَوْطَاَهٗ وَلَا جَبَلًا اِلَّا صَعِدَهٗ وَلَا کَنْزًا اِلَّا اَخْرَجَهٗ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ مؤلف
کہتا ہے کہ شیخ مفید جب سابقہ زیارت کی جس کی ابتدا میں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر
نقل کر چکے تو آپ نے فرمایا کہ ایک اور روایت میں منقول ہے کہ جب سرداب میں داخل ہو چکے تو
یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَی الْحَقِّ الْجَدِیْدِ تا آخر اور پھر بارہ رکعت نماز زیارت کو نقل کیا اور پھر فرمایا کہ جب
نماز سے فارغ ہو چکے تو اس دعا کو کہ جو اسی جناب سے نقل ہوئی ہے وہاں پڑھے اَللّٰهُمَّ عَظُمَ الْبَلَآءُ
وَبَرِحَ الْخَفَآءُ وَانْکَشَفَ الْغِطَآءُ وَضَاقَتِ الْاَرْضُ وَمُنِعَتِ السَّمَآءُ وَاِلَیْكَ یَا رَبِّ الْمُشْتَکٰی
وَعَلَیْكَ الْمُعَوَّلُ فِی الشِّدَّةِ وَالرَّخَآءِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الَّذِیْنَ فَرَضْتَ عَلَیْنَا طَاعَتَهُمْ
فَعَرَّفْتَنَا بِذٰلِكَ مَنْزِلَتَهُمْ فَفَرِّجْ عَنَّا بِحَقِّهِمْ فَرَجًا عَاجِلًا کَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ

دعا جو مردہ کیساتھ رکھے

اس شخص کا نام بمع والد لکھے
اُشْهِدُهُمْ وَاُسْتَوْدِعُهُمْ
وَاُقِرُّ عِنْدَهُمْ اَنَّهٗ یَشْهَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّهٗ
مُقِرٌّ بِجَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالرُّسُلِ
عَلَیْهِمُ السَّلَامُ وَاَنَّ عَلِیًّا
وَلِیُّ اللّٰهِ وَاِمَامُهٗ وَاَنَّ
الْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِهٖ اَئِمَّتُهٗ
وَاَنَّ اَوَّلَهُمُ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ
وَعَلِیُّ ابْنُ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدُ
بْنُ عَلِیٍّ وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ
وَمُوْسَی بْنُ جَعْفَرٍ وَعَلِیُّ بْنُ
مُوْسٰی وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ وَ
عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ
عَلِیٍّ وَالْقَآئِمُ الْحُجَّةُ عَلَیْهِمُ
السَّلَامُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ
وَالنَّارَ حَقٌّ وَالسَّاعَةَ
اٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْهَا وَاَنَّ
اللّٰهَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَاٰلِهٖ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
جَآءَ بِالْحَقِّ وَاَنَّ عَلِیًّا
وَلِیُّ اللّٰهِ وَالْخَلِیْفَةُ مِنْ

يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ انْصُرَانِي فَإِنَّكُمَا نَاصِرَايَ وَاكْفِيَانِي فَإِنَّكُمَا كَافِيَايَ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ الْغَوْثَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ أَدْرِكْنِي أَدْرِكْنِي أَدْرِكْنِي

مؤلف کہتا ہے کہ یہ بہت عمدہ دعا ہے اسے سرداب میں بار بار اور دوسری جگہوں پر پڑھتے رہنا چاہیئے اور ہم اسے پہلے باب میں معمولی سے اختلاف کے ساتھ نقل کر آئے ہیں ۔

دعائے ندبہ

———— نے نقل کیا ہے کہ دو رکعت نماز پڑھ کر یہ زیارت پڑھے سَلَامُ اللّٰهِ الْكَامِلُ التَّامُّ الشَّامِلُ تا آخر اور ہم اس زیارت کو پہلے باب کی ساتویں فصل میں آنجناب علیہ السلام سے استغاثہ کے عنوان میں اسے کلم الطیب سے نقل کیا ہے وہاں پر مراجعہ فرمائیں، مؤلف کہتا ہے کہ سید بن طاؤس نے مصباح الزائر میں ایک فصل سرداب کے اعمال کیلئے مختص ذکر کی ہے اور اس میں انہوں نے آنجناب کی چھ زیارتیں نقل کی ہیں اور اس کے بعد فرمایا ہے کہ اسی فصل کے ساتھ دعائے ندبہ اور وہ زیارت جو آنحضرت کی ہر دن صبح کی نماز کے بعد پڑھی جانی چاہیئے ملحق کی جاتی ہے اور دعائے عہد بھی یہاں بیان ہوئی ہے کہ جسے زمان غیبت امام علیہ السلام میں پڑھنے کا حکم ہوا اور وہ دعا بھی ذکر ہوتی ہے کہ جسے حرم مبارک سے واپس پلٹنے کے وقت پڑھنا چاہیئے اس کے بعد ان چار چیزوں کو انہوں نے وہاں بیان کیا ہے، ہم بھی اس کتاب میں انہیں کی پیروی کرتے ہوئے انہیں چار چیزوں کو یہاں ذکر کرتے ہیں، **پہلی چیز وہ دعائے ندبہ ہے** اس دعا کا چار عیدوں میں پڑھنا مستحب ہے یعنی عید فطر عید قربان، عید غدیر، جمعہ کے دن، اور وہ یہ دعا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا جَرٰى بِهِ قَضَاؤُكَ فِيْ أَوْلِيَائِكَ الَّذِيْنَ اسْتَخْلَصْتَهُمْ لِنَفْسِكَ وَدِيْنِكَ إِذِ اخْتَرْتَ لَهُمْ جَزِيْلَ مَا عِنْدَكَ مِنَ النَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ الَّذِيْ لَا زَوَالَ لَهُ وَلَا اضْمِحْلَالَ بَعْدَ أَنْ شَرَطْتَ عَلَيْهِمُ الزُّهْدَ فِيْ دَرَجَاتِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الدَّنِيَّةِ وَزُخْرُفِهَا وَزِبْرِجِهَا فَشَرَطُوْا لَكَ ذٰلِكَ وَعَلِمْتَ مِنْهُمُ الْوَفَاءَ بِهِ فَقَبِلْتَهُمْ وَقَرَّبْتَهُمْ وَقَدَّمْتَ لَهُمُ الذِّكْرَ الْعَلِيَّ وَالثَّنَاءَ الْجَلِيَّ وَأَهْبَطْتَ عَلَيْهِمْ مَلَائِكَتَكَ وَكَرَّمْتَهُمْ

دعا جو [illegible] کیساتھ کہے

بَعْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمُسْتَخْلَفُهُ فِيْ أُمَّتِهِ مُؤَدِّيًا لِأَمْرِ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَأَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَابْنَيْهَا الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ابْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ وَسِبْطَاهُ وَإِمَامَا الْهُدٰى وَقَائِدَا الرَّحْمَةِ وَأَنَّ عَلِيًّا وَمُحَمَّدًا وَجَعْفَرًا وَمُوْسٰى وَعَلِيًّا وَمُحَمَّدًا وَعَلِيًّا وَحَسَنًا وَالْحُجَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَئِمَّةٌ وَقَادَةٌ وَدُعَاةٌ إِلَى اللّٰهِ جَلَّ حُجَّةٌ عَلٰى عِبَادِهِ پھر کہے یا شہود اے فلاں والے فلاں کہ جن کے نام اس نے لئے ہوں اس نوشتہ میں تم لوگ میرے لئے اپنی شہادتیں اپنے پاس رکھو تاکہ انہی شہادات کیساتھ تم حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کرو پس شہود کہیں اے فلاں نَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ وَالشَّهَادَةُ وَالْإِقْرَارُ وَالْإِخَاءُ مَوْدُوْعَةٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَنَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

بوحيك ورفدتهم بعلمك وجعلتهم الذرائع اليك والوسيلة الى رضوانك فبعض
اسكنته جنتك الى ان اخرجته منها وبعض حملته في فلكك ونجيته ومن آمن معه
من الهلكة برحمتك وبعض اتخذته لنفسك خليلاً وسئلك لسان صدق في الآخرين
فاجبته وجعلت ذلك عليّاً وبعض كلمته من شجرة تكليماً وجعلت له من اخيه ردءاً
ووزيراً وبعض اولدته من غير اب وآتيته البيّنات وايّدته بروح القدس وكلّ
شرعت له شريعة ونهجت له منهاجاً وتخيرت له اوصياء مستحفظاً بعد مستحفظ من مدّة
الى مدّة اقامة لدينك وحجة على عبادك ولئلا يزول الحق عن مقرّه ويغلب الباطل
على اهله ولا يقول احد لولا ارسلت الينا رسولاً منذراً واقمت لنا علماً هادياً فنتبع
آياتك من قبل ان نذلّ ونخزى الى ان انتهيت بالامر الى حبيبك ونجيبك محمد صلى
الله عليه وآله فكان كما انتجبته سيد من خلقته وصفوة من اصطفيته وافضل
من اجتبيته واكرم من اعتمدته قدمته على انبيائك وبعثته الى الثقلين من
عبادك واوطأته مشارقك ومغاربك وسخرت له البراق وعرجت بروحه الى سمائك و
اودعته علم ما كان وما يكون الى انقضاء خلقك ثم نصرته بالرعب وحففته بجبرئيل
وميكائيل والمسوّمين من ملائكتك ووعدته ان تظهر دينه على الدين كلّه
ولو كره المشركون وذلك بعد ان بوّأته مبوّأ صدق من اهله وجعلت له ولهم
اوّل بيت وضع للناس للذي ببكة مباركاً وهدى للعالمين فيه آيات بيّنات مقام
ابراهيم ومن دخله كان آمناً وقلت انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل
البيت ويطهركم تطهيراً ثم جعلت اجر محمد صلواتك عليه وآله مودتهم في كتابك
فقلت قل لا اسئلكم عليه اجراً الا المودة في القربى وقلت ما سئلتكم من اجر فهو
لكم وقلت ما اسئلكم عليه من اجر الا من شاء ان يتخذ الى ربه سبيلاً فكانوا هم السبيل
اليك والمسلك الى رضوانك فلما انقضت ايامه اقام وليه علي بن ابي طالب صلواتك
عليهما وآلهما هادياً اذ كان هو المنذر ولكل قوم هاد فقال والملأ امامه من كنت

پھر اس صحیفے کو لپیٹ دیں اور اس پر مہر ثبت کریں اور چاہیئے کہ وہ مہر شہود اور مہر میت سے مختوم ہو اور اس کو میت کی دائیں طرف جریدہ کیساتھ رکھا جائے اور وہ صحیفہ کافور کیساتھ ایک لکڑی کی نوک کے ساتھ لکھا جائے اور اس کو معطر و خوشبودار نہ کیا جائے اور سزاوار ہے کہ موت کے وقت میت کے قدموں کے تلووں کو قبلہ کیطرف کیا جائے اور کوئی شخص اس کے پاس بیٹھ کر سورہ یسین اور صافات کو پڑھے۔ اور ذکر خدا کرے۔ اور تلقین شہادتیں کرے اور ایک ایک امام کا اقرار کرائے کلمات فرج کی تلقین کرے وہ یہ ہیں لا اله الا الله الحليم الكريم لا اله الا الله العلي العظيم سبحان الله رب السموات السبع ورب الارضين السبع وما فيهن وما بينهن وما تحتهن ورب العرش العظيم والحمد لله رب العالمين والصلوة على محمد وآله الطيبين اور اس کے نزدیک

دعائے ندبہ

مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذله
وقال من كنت انا نبيه فعلي اميره وقال انا وعلي من شجرة واحدة وسائر الناس من شجر
شتى واحله محل هارون من موسى فقال له انت مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا
نبي بعدي وزوجه ابنته سيدة نساء العالمين واحل له من مسجده ما حل له وسد الابواب
الا بابه ثم اودعه علمه وحكمته فقال انا مدينة العلم وعلي بابها فمن اراد المدينة
والحكمة فليأتها من بابها ثم قال انت اخي ووصيي ووارثي لحمك من لحمي ودمك
من دمي وسلمك سلمي وحربك حربي والايمان مخالط لحمك ودمك كما خالط لحمي
ودمي وانت غدا على الحوض خليفتي وانت تقضي ديني وتنجز عداتي وشيعتك على منابر
من نور مبيضة وجوههم حولي في الجنة وهم جيراني ولولا انت يا علي لم يعرف المؤمنون
بعدي وكان بعده هدى من الضلال ونورا من العمى وحبل الله المتين وصراطه
المستقيم لا يسبق بقرابة في رحم ولا بسابقة في دين ولا يلحق في منقبة من مناقبه يحذو
حذو الرسول صلى الله عليهما وآلهما ويقاتل على التأويل ولا تأخذه في الله لومة لائم
قد وتر فيه صناديد العرب وقتل ابطالهم وناوش ذؤبانهم فاودع قلوبهم احقادا
بدرية وخيبرية وحنينية وغيرهن فاضبت على عداوته واكبت على منابذته حتى قتل
الناكثين والقاسطين والمارقين ولما قضى نحبه وقتله اشقى الآخرين يتبع اشقى
الاولين لم يمتثل امر رسول الله صلى الله عليه وآله في الهادين بعد الهادين والامة مصرة على
مقته مجتمعة على قطيعة رحمه واقصاء ولده الا القليل ممن وفى لرعاية الحق فيهم
فقتل من قتل وسبي من سبي واقصي من اقصي وجرى القضاء لهم بما يرجى له حسن
المثوبة اذ كانت الارض لله يورثها من يشاء من عباده والعاقبة للمتقين وسبحان
ربنا ان كان وعد ربنا لمفعولا ولن يخلف الله وعده وهو العزيز الحكيم فعلى الا
طائب من اهل بيت محمد وعلي صلى الله عليهما وآلهما فليبك الباكون واياهم
فليندب النادبون ولمثلهم فلتذرف الدموع وليصرخ الصارخون ويضج الضاجون

کفن کا بیان

جنب اور حایض نہ ہو اور
جب وہ دنیا سے رخصت
ہو جائے تو اس کی آنکھوں کو
بند کیا جائے اور ہاتھوں کو
سیدھا کیا جائے اور اس کے
لبوں کو بند کیا جائے اور اسکی
پنڈلیوں کو کھینچا جائے اور
اس کی ٹھوڑی کو باندھا جائے
اور اس کے کفن کو حاصل کرنے
کی کوشش کریں اور واجب
کفن کیلئے تین کپڑے ہیں لنگ
یعنی چادر اور پیراہن و ازار کہ
جس کو سر تا سری کہتے ہیں اور
مستحب ہے اس کے علاوہ
یمنی چادر اور وہ ایک کپڑا ہے
کہ جسکو یمن سے لایا جاتا ہے، یا
کوئی اور چادر زیادہ کیجائے
اور پانچواں کپڑا کہ جس سے میت
کی رانوں کو لپیٹا جائے زیادہ
کریں، اور مستحب ہے کہ ان کے
علاوہ ایک عمامہ بھی بنائیں
اور اس کیلئے ایک مقدار کافور
کہ جس کو آگ سے مس نہ کیا گیا ہو
اور افضل یہ ہے کہ اس کا وزن
۱۳ $\frac{1}{3}$ درہم ہو اور متوسط چار
مثقال ہے اور کم از کم ایک

وَيَعِجُّ الْعَاجُّونَ أَيْنَ الْحَسَنُ أَيْنَ الْحُسَيْنُ أَيْنَ أَبْنَاءُ الْحُسَيْنِ صَالِحٌ بَعْدَ صَالِحٍ وَصَادِقٌ بَعْدَ صَادِقٍ أَيْنَ السَّبِيلُ بَعْدَ السَّبِيلِ أَيْنَ الْخِيَرَةُ بَعْدَ الْخِيَرَةِ أَيْنَ الشُّمُوسُ الطَّالِعَةُ أَيْنَ الْأَقْمَارُ الْمُنِيرَةُ أَيْنَ الْأَنْجُمُ الزَّاهِرَةُ أَيْنَ أَعْلَامُ الدِّينِ وَقَوَاعِدُ الْعِلْمِ أَيْنَ بَقِيَّةُ اللَّهِ الَّتِي لَا تَخْلُو مِنَ الْعِتْرَةِ الْهَادِيَةِ أَيْنَ الْمُعَدُّ لِقَطْعِ دَابِرِ الظَّلَمَةِ أَيْنَ الْمُنْتَظَرُ لِإِقَامَةِ الْأَمْتِ وَالْعِوَجِ أَيْنَ الْمُرْتَجَى لِإِزَالَةِ الْجَوْرِ وَالْعُدْوَانِ أَيْنَ الْمُدَّخَرُ لِتَجْدِيدِ الْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ أَيْنَ الْمُتَخَيَّرُ لِإِعَادَةِ الْمِلَّةِ وَالشَّرِيعَةِ أَيْنَ الْمُؤَمَّلُ لِإِحْيَاءِ الْكِتَابِ وَحُدُودِهِ أَيْنَ مُحْيِي مَعَالِمِ الدِّينِ وَأَهْلِهِ أَيْنَ قَاصِمُ شَوْكَةِ الْمُعْتَدِينَ أَيْنَ هَادِمُ أَبْنِيَةِ الشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ أَيْنَ مُبِيدُ أَهْلِ الْفُسُوقِ وَالْعِصْيَانِ وَالطُّغْيَانِ أَيْنَ حَاصِدُ فُرُوعِ الْغَيِّ وَالشِّقَاقِ أَيْنَ طَامِسُ آثَارِ الزَّيْغِ وَالْأَهْوَاءِ أَيْنَ قَاطِعُ حَبَائِلِ الْكِذْبِ وَالِافْتِرَاءِ أَيْنَ مُبِيدُ الْعُتَاةِ وَالْمَرَدَةِ أَيْنَ مُسْتَأْصِلُ أَهْلِ الْعِنَادِ وَالتَّضْلِيلِ وَالْإِلْحَادِ أَيْنَ مُعِزُّ الْأَوْلِيَاءِ وَمُذِلُّ الْأَعْدَاءِ أَيْنَ جَامِعُ الْكَلِمَةِ عَلَى التَّقْوَى أَيْنَ بَابُ اللَّهِ الَّذِي مِنْهُ يُؤْتَى أَيْنَ وَجْهُ اللَّهِ الَّذِي إِلَيْهِ يَتَوَجَّهُ الْأَوْلِيَاءُ أَيْنَ السَّبَبُ الْمُتَّصِلُ بَيْنَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ أَيْنَ صَاحِبُ يَوْمِ الْفَتْحِ وَنَاشِرُ رَايَةِ الْهُدَى أَيْنَ مُؤَلِّفُ شَمْلِ الصَّلَاحِ وَالرِّضَا أَيْنَ الطَّالِبُ بِذُحُولِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَبْنَاءِ الْأَنْبِيَاءِ أَيْنَ الطَّالِبُ بِدَمِ الْمَقْتُولِ بِكَرْبَلَاءَ أَيْنَ الْمَنْصُورُ عَلَى مَنِ اعْتَدَى عَلَيْهِ وَافْتَرَى أَيْنَ الْمُضْطَرُّ الَّذِي يُجَابُ إِذَا دَعَا أَيْنَ صَدْرُ الْخَلَائِقِ ذُو الْبِرِّ وَالتَّقْوَى أَيْنَ ابْنُ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى وَابْنُ عَلِيٍّ الْمُرْتَضَى وَابْنُ خَدِيجَةَ الْغَرَّاءِ وَابْنُ فَاطِمَةَ الْكُبْرَى بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَنَفْسِي لَكَ الْوِقَاءُ وَالْحِمَى يَا ابْنَ السَّادَةِ الْمُقَرَّبِينَ يَا ابْنَ النُّجَبَاءِ الْأَكْرَمِينَ يَا ابْنَ الْهُدَاةِ الْمَهْدِيِّينَ يَا ابْنَ الْخِيَرَةِ الْمُهَذَّبِينَ يَا ابْنَ الْغَطَارِفَةِ الْأَنْجَبِينَ يَا ابْنَ الْأَطَائِبِ الْمُطَهَّرِينَ يَا ابْنَ الْخَضَارِمَةِ الْمُنْتَجَبِينَ يَا ابْنَ الْقَمَاقِمَةِ الْأَكْرَمِينَ يَا ابْنَ الْبُدُورِ الْمُنِيرَةِ يَا ابْنَ السُّرُجِ الْمُضِيئَةِ يَا ابْنَ الشُّهُبِ الثَّاقِبَةِ يَا ابْنَ الْأَنْجُمِ الزَّاهِرَةِ يَا ابْنَ السُّبُلِ الْوَاضِحَةِ يَا ابْنَ الْأَعْلَامِ اللَّائِحَةِ يَا ابْنَ الْعُلُومِ الْكَامِلَةِ يَا ابْنَ السُّنَنِ الْمَشْهُورَةِ يَا ابْنَ الْمَعَالِمِ الْمَأْثُورَةِ يَا ابْنَ الْمُعْجِزَاتِ الْمَوْجُودَةِ يَا ابْنَ الدَّلَائِلِ الْمَشْهُودَةِ يَا ابْنَ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ يَا ابْنَ النَّبَإِ الْعَظِيمِ يَا ابْنَ مَنْ هُوَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَى اللَّهِ عَلِيٌّ حَكِيمٌ يَا ابْنَ الْآيَاتِ وَالْبَيِّنَاتِ يَا ابْنَ الدَّلَائِلِ الظَّاهِرَاتِ يَا ابْنَ الْبَرَاهِينِ الْوَاضِحَاتِ الْبَاهِرَاتِ يَا ابْنَ الْحُجَجِ الْبَالِغَاتِ يَا ابْنَ

درہم اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو جتنا ممکن ہو اور یہ بھی بہتر ہے کہ کفن کے تمام کپڑوں پر لکھا جائے فُلَانٌ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَأَنَّ عَلِيًّا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِهِ اور ایک ایک امام کا نام ذکر کرے پھر لکھے أَنَّهُمْ أَئِمَّةُ الْهُدَى الْأَبْرَارُ اور ان چیزوں کو تربت امام حسین علیہ السلام یا انگلی کے ساتھ لکھے اور سیاہی کیساتھ نہ لکھے۔ اور میت کو تین غسل دینے چاہئیں پہلا غسل سدر کے پانی سے اور دوسرا کافور کے پانی سے اور تیسرا خالص پانی سے اور غسل کا طریقہ غسل جنابت والا ہے اور پہلے میت کے ہاتھوں کو تین مرتبہ دھوئے پھر اس کی شرم گاہ کو تھوڑی سی اشنان کیساتھ دھوئے پھر اس کے سر کو سدر کی جھاگ کیساتھ تین مرتبہ دھوئے پھر داہنی طرف اور پھر بائیں طرف اور اپنا ہاتھ میت کے سب بدن

النعم السابغات یا ابن طٰہٰ والمحکمات یا ابن یٰسٓ والذاریات یا ابن الطور والعادیات
یا ابن من دنا فتدلّٰی فکان قاب قوسین او ادنٰی دنوًّا واقترابًا من العلیّ الاعلٰی لیت شعری
این استقرّت بک النوٰی بل ایّ ارض تقلّک او ثرٰی ابرضوٰی او غیرھا ام ذی طوًی عزیزٌ
علیّ ان اری الخلق ولا ترٰی ولا اسمع لک حسیسًا ولا نجوٰی عزیزٌ علیّ ان تحیط بک دونی البلوٰی
ولا ینالک منّی ضجیجٌ ولا شکوٰی بنفسی انت من مغیّب لم یخل منّا بنفسی انت من نازحٍ
ما نزح عنّا بنفسی انت امنیّۃ شائقٍ یتمنّٰی من مؤمنٍ ومؤمنۃٍ ذکرا فحنّا بنفسی انت
من عقید عزٍّ لا یسامٰی بنفسی انت من اثیل مجدٍ لا یجارٰی بنفسی انت من تلاد نعمٍ لا تضاھٰی
بنفسی انت من نصیف شرفٍ لا یساوٰی الٰی متٰی احار فیک یا مولای والٰی متٰی وایّ خطابٍ
اصف فیک وایّ نجوٰی عزیزٌ علیّ ان اجاب دونک واناغٰی عزیزٌ علیّ ان ابکیک ویخذلک
الورٰی عزیزٌ علیّ ان یجری علیک دونھم ما جرٰی ھل من معینٍ فاطیل معہ العویل والبکاء
ھل من جزوعٍ فاساعد جزعہ اذا خلا ھل قذیت عینٌ فساعدتھا عینی علی القذٰی
ھل الیک یا ابن احمد سبیلٌ فتلقٰی ھل یتّصل یومنا منک بعدۃٍ فنحظٰی متٰی نرد مناھلک
الرّویّۃ فنروٰی متٰی ننتقع من عذب مائک فقد طال الصدٰی متٰی نغادیک ونراوحک
فنقرّ عینًا متٰی ترانا ونراک وقد نشرت لواء النصر ترٰی اترانا نحفّ بک وانت تؤمّ الملا
وقد ملات الارض عدلًا واذقت اعدائک ھوانًا وعقابًا وابرت العتاۃ وجحدۃ الحقّ وقطعت
دابر المتکبّرین واجتثثت اصول الظالمین ونحن نقول الحمد للّٰہ ربّ العالمین اللّٰھمّ
انت کشّاف الکرب والبلوٰی والیک استعدی فعندک العدوٰی وانت ربّ الاخرۃ
والدنیا فاغث یا غیاث المستغیثین عبیدک المبتلٰی وارہ سیّدہ یا شدید القوٰی وازل
عنہ بہ الاسٰی والجوٰی وبرّد غلیلہ یا من علی العرش استوٰی ومن الیہ الرّجعٰی والمنتھٰی اللّٰھمّ
ونحن عبیدک التائقون الٰی ولیّک المذکّر بک وبنبیّک خلقتہ لنا عصمۃً وملاذًا
واقمتہ لنا قوامًا ومعاذًا وجعلتہ للمؤمنین منّا امامًا فبلّغہ منّا تحیّۃً وسلامًا وزدنا
بذٰلک یا ربّ اکرامًا واجعل مستقرّہ لنا مستقرًّا ومقامًا واتمم نعمتک بتقدیمک

غسل میت کا بیان

پڑے اور یہ سب دھونا سدر
کے پانی کیساتھ ہونا چاہیے پھر برتن کو
صاف کرے یہاں تک کہ
سدر کا اثر زائل ہو جائے اور
نیا پانی اس برتن میں ڈالے اور
تھوڑی سی مقدار کافور ڈال کر
ویسے غسل دے جیسے سدر
کے پانی کے ساتھ دیا تھا اور
بچے ہوئے پانی کو پھینک دے
اور پھر برتن کو صاف کرے۔
پھر خالص پانی لے آئے۔
اور تیسرا غسل اسی طریقے سے
دے اور غسل دینے والے
کو چاہیے کہ وہ میت کی (داہنی) طرف
کھڑا ہو اور جب کسی عضو کو دھوئے
تو عضواً عضواً کہے اور جب غسل
دینے سے فارغ ہو تو کسی صاف
کپڑے کیساتھ میت کے بدن
کو خشک کرے اور واجب
ہے غسل دینے والے پر کہ اسی
وقت یا اس کے بعد غسل کرے
اور میت کو تینوں غسل دینے
سے پہلے مستحب ہے کہ وہ
وضو کرے پھر اس کو کفن
پہنائے اور لے آئے اس
پانچویں کپڑے کو کہ جسے میت

اِیَّاہُ اِمَامَنَا حَتّٰی تُوْرِدَنَا جِنَانَکَ وَمُرَافَقَۃَ الشُّھَدَاۤءِ مِنْ خُلَصَاۤئِکَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ جَدِّہٖ وَرَسُوْلِکَ السَّیِّدِ الْاَکْبَرِ وَعَلٰی اَبِیْہِ السَّیِّدِ الْاَصْغَرِ وَجَدَّتِہِ الصِّدِّیْقَۃِ الْکُبْرٰی فَاطِمَۃَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی مَنِ اصْطَفَیْتَ مِنْ اٰبَاۤئِہِ الْبَرَرَۃِ وَعَلَیْہِ اَفْضَلَ وَاَکْمَلَ وَاَتَمَّ وَاَدْوَمَ وَاَکْثَرَ وَاَوْفَرَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ اَصْفِیَاۤئِکَ وَخِیَرَتِکَ مِنْ خَلْقِکَ وَصَلِّ عَلَیْہِ صَلٰوۃً لَّا غَایَۃَ لِعَدَدِھَا وَلَا نِھَایَۃَ لِمَدَدِھَا وَلَا نَفَادَ لِاَمَدِھَا اَللّٰھُمَّ وَاَقِمْ بِہِ الْحَقَّ وَاَدْحِضْ بِہِ الْبَاطِلَ وَاَدِلْ بِہٖ اَوْلِیَاۤئَکَ وَاَذْلِلْ بِہٖ اَعْدَاۤئَکَ وَصِلِ اللّٰھُمَّ بَیْنَنَا وَبَیْنَہٗ وُصْلَۃً تُؤَدِّیْ اِلٰی مُرَافَقَۃِ سَلَفِہٖ وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ یَّاْخُذُ بِحُجْزَتِھِمْ وَیَمْکُثُ فِیْ ظِلِّھِمْ وَاَعِنَّا عَلٰی تَاْدِیَۃِ حُقُوْقِہٖ اِلَیْہِ وَالْاِجْتِھَادِ فِیْ طَاعَتِہٖ وَاجْتِنَابِ مَعْصِیَتِہٖ وَامْنُنْ عَلَیْنَا بِرِضَاہُ وَھَبْ لَنَا رَاْفَتَہٗ وَرَحْمَتَہٗ وَدُعَاۤئَہٗ وَخَیْرَہٗ مَا نَنَالُ بِہٖ سَعَۃً مِّنْ رَّحْمَتِکَ وَفَوْزًا عِنْدَکَ وَاجْعَلْ صَلٰوتَنَا بِہٖ مَقْبُوْلَۃً وَّذُنُوْبَنَا بِہٖ مَغْفُوْرَۃً وَّدُعَاۤئَنَا بِہٖ مُسْتَجَابًا وَاجْعَلْ اَرْزَاقَنَا بِہٖ مَبْسُوْطَۃً وَّھُمُوْمَنَا بِہٖ مَکْفِیَّۃً وَّحَوَاۤئِجَنَا بِہٖ مَقْضِیَّۃً وَّاَقْبِلْ اِلَیْنَا بِوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ وَاقْبَلْ تَقَرُّبَنَا اِلَیْکَ وَانْظُرْ اِلَیْنَا نَظْرَۃً رَّحِیْمَۃً نَّسْتَکْمِلُ بِھَا الْکَرَامَۃَ عِنْدَکَ ثُمَّ لَا تَصْرِفْھَا عَنَّا بِجُوْدِکَ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِ جَدِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ بِکَاْسِہٖ وَبِیَدِہٖ رِیًّا رَّوِیًّا ھَنِیْۤئًا سَاۤئِغًا لَّا ظَمَاَ بَعْدَہٗ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۔ اس کے بعد نماز زیارت جو پہلے گذر چکی ہے پڑھے اور پھر جو تیرا دل چاہے وہاں دعا مانگے انشاء اللہ قبول ہوگی۔ دوسری چیز یہ وہ زیارت ہے کہ جسے ہر روز صبح کی نماز کے بعد امام صاحب العصر والزمان کی یاد میں پڑھنی چاہیے

اَللّٰھُمَّ بَلِّغْ مَوْلَایَ صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ عَنْ جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِیْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِھَا وَبَرِّھَا وَبَحْرِھَا وَسَھْلِھَا وَجَبَلِھَا حَیِّھِمْ وَمَیِّتِھِمْ وَعَنْ وَالِدَیَّ وَوُلْدِیْ وَعَنِّیْ مِنَ الصَّلَوَاتِ وَالتَّحِیَّاتِ زِنَۃَ عَرْشِ اللّٰہِ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ وَمُنْتَھٰی رِضَاہُ وَعَدَدَ مَا اَحْصَاہُ کِتَابُہٗ وَاَحَاطَ بِہٖ عِلْمُہٗ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُجَدِّدُ لَہٗ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ وَفِیْ کُلِّ یَوْمٍ عَھْدًا وَّعَقْدًا وَّبَیْعَۃً فِیْ رَقَبَتِیْ اَللّٰھُمَّ کَمَا شَرَّفْتَنِیْ بِھٰذَا التَّشْرِیْفِ وَفَضَّلْتَنِیْ بِھٰذِہِ الْفَضِیْلَۃِ وَخَصَصْتَنِیْ بِھٰذِہِ النِّعْمَۃِ فَصَلِّ عَلٰی مَوْلَایَ وَسَیِّدِیْ

کی ران پر لپیٹنا ہے اور اس کو پھیلا دے۔ اور کچھ مقدار روئی اس پر رکھے اور کچھ مقدار ذریرہ اس پر چھڑکے اور اس کو قبل و دبر میت پر رکھے اور میت کے دبر کے سوراخ پر کچھ روئی رکھے۔ پھر اس کپڑے کو میت کی ران پر باندھ دے اور اسے محکم باندھے پھر اس کو چادر بند ہوئے ناف سے لیکر جہاں تک وہ پہنچ سکتی ہے اور اسے قمیص پہنائے اور اس کے اوپر سرتاسری اور اس کے اوپر یمنی چادر یا وہ چیز جو اس کے قائم مقام ہو لپیٹے اور اس کے ساتھ دو جریدے کھجور کی لکڑی کے یا کسی اور درخت کے رکھے اور وہ تروتازہ ہونے چاہئیں اور انکی مقدار بازو کی ہڈی کے برابر ہو ان میں سے ایک ایک طرف بدن کے ساتھ ملائے رکھے اس جگہ سے لیکر جہاں چادر باندھی گئی ہے اور دوسرے کو قمیص اور سرتاسری کے درمیان بائیں طرف رکھے

دعائے عہد جو ہر روز پڑھے

صَاحِبِ الزَّمَانِ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَالذَّابِّیْنَ عَنْہُ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُسْتَشْهَدِیْنَ بَیْنَ یَدَیْہِ طَآئِعًا غَیْرَ مُکْرَہٍ فِی الصَّفِّ الَّذِیْ نَعَتَّ اَهْلَہٗ فِیْ کِتَابِکَ فَقُلْتَ صَفًّا کَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ عَلٰی طَاعَتِکَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِکَ وَاٰلِہٖ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ هٰذِہٖ بَیْعَةٌ لَّہٗ فِیْ عُنُقِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مؤلف کہتا ہے کہ علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے بحار الانوار میں فرمایا ہے کہ میں نے بعض پہلی کتابوں میں دیکھا ہے کہ اس زیارت کے بعد اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر اس طرح سے مارے جیسا کہ کسی کی بیعت کے وقت مارا جاتا ہے۔ ہم نے آنحضرت کی زیارت ایام ہفتہ کے بیان میں جمعہ کے دن نقل کی ہے لہٰذا جمعہ کے دن وہ زیارت بھی پڑھی جا سکتی ہے، تیسری چیز وہ دعائے عہد ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص چالیس صبح اس دعائے عہد کو پڑھے تو وہ صاحب العصر والزمان کے مددگاروں سے ہوگا اور اگر وہ شخص آپ کے ظہور سے پہلے مر جائے تو اسے قبر سے خداوند عالم اٹھائے گا تاکہ وہ امام علیہ السلام کا ہم رکاب ہو اور خداوند عالم اس کے ہر کلمہ کے عوض ہزار حسنہ دے گا اور ہزار گناہ اس کے مٹا دے گا اور دعائے عہد یہ ہے اَللّٰهُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِیْمِ وَرَبَّ الْکُرْسِیِّ الرَّفِیْعِ وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَرَبَّ الظِّلِّ وَالْحَرُوْرِ وَمُنْزِلَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَرَبَّ الْمَلٰٓئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَالْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِوَجْهِکَ الْکَرِیْمِ وَبِنُوْرِ وَجْهِکَ الْمُنِیْرِ وَمُلْکِکَ الْقَدِیْمِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ بِہِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرَضُوْنَ وَبِاسْمِکَ الَّذِیْ یَصْلَحُ بِہِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ یَا حَیًّا قَبْلَ کُلِّ حَیٍّ وَیَا حَیًّا بَعْدَ کُلِّ حَیٍّ وَیَا حَیًّا حِیْنَ لَا حَیَّ یَا مُحْیِیَ الْمَوْتٰی وَمُمِیْتَ الْاَحْیَآءِ یَا حَیُّ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الْاِمَامَ الْهَادِیَ الْمَهْدِیَّ الْقَآئِمَ بِاَمْرِکَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰبَآئِہِ الطَّاهِرِیْنَ عَنْ جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِیْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَعَنِّیْ وَعَنْ وَالِدَیَّ مِنَ الصَّلَوَاتِ زِنَةَ عَرْشِ اللّٰہِ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ وَمَآ اَحْصَاہُ عِلْمُہٗ وَاَحَاطَ بِہٖ کِتَابُہٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُجَدِّدُ لَہٗ فِیْ صَبِیْحَةِ یَوْمِیْ هٰذَا وَمَا عِشْتُ مِنْ اَیَّامِیْ عَهْدًا وَّعَقْدًا وَّبَیْعَةً لَّہٗ فِیْ عُنُقِیْ لَآ اَحُوْلُ عَنْهَا وَلَآ اَزُوْلُ اَبَدًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اَنْصَارِہٖ وَاَعْوَانِہٖ وَالذَّابِّیْنَ عَنْہُ وَالْمُسَارِعِیْنَ اِلَیْہِ فِیْ قَضَآءِ

نماز میت کا بیان

اور کافور کو میت کے سجدہ کی جگہوں یعنی پیشانی ہتھیلیاں گھٹنے اور پاؤں کے انگوٹھوں پر رکھے اور اگر کافور کچھ بچ جائے تو اس کو میت کے سینے پر رکھ دے۔ پھر کفن کو لپیٹ کر باندھ دے سر کی اور پاؤں کی طرف سے یہاں تک کہ جب اس کو سپرد خاک کرے تو کفن کی گرہیں کھول دے اور جب کفن دینے سے فارغ ہو جائیں تو اس کو ایک تابوت پر رکھ کر نماز کی جگہ لے جائیں اور اس پر نماز پڑھیں۔ علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد کے باب نماز میت میں فرمایا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ نماز واجب ہے، ہر اس مسلمان پر کہ جسے کسی شخص کے مرنے کا علم ہو جائے اور اگر ایک بھی اسے بجا لائے تو باقیوں سے ساقط ہو جاتی ہے اور واجب ہے نماز میت ہر اس شیعہ میت پر کہ جو اثنا عشری ہو اور بالغ ہو اور سنی نہ ہو۔ اور اشہر و اقوی یہ ہے کہ جو بچہ چھ سال کا ہو

دعا برائے امام آخر الزمان علیہ السلام

حوائجہٖ وَالْمُمْتَثِلِیْنَ لِاَوَامِرِہٖ وَالْمُحَامِیْنَ عَنْہُ وَالسَّابِقِیْنَ اِلٰی اِرَادَتِہٖ وَالْمُسْتَشْہَدِیْنَ بَیْنَ
یَدَیْہِ اَللّٰھُمَّ اِنْ حَالَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہُ الْمَوْتُ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ عَلٰی عِبَادِکَ حَتْمًا مَقْضِیًّا فَاَخْرِجْنِیْ
مِنْ قَبْرِیْ مُؤْتَزِرًا کَفَنِیْ شَاھِرًا سَیْفِیْ مُجَرِّدًا قَنَاتِیْ مُلَبِّیًا دَعْوَۃَ الدَّاعِیْ فِی الْحَاضِرِ وَالْبَادِیْ
اَللّٰھُمَّ اَرِنِی الطَّلْعَۃَ الرَّشِیْدَۃَ وَالْغُرَّۃَ الْحَمِیْدَۃَ وَاکْحُلْ نَاظِرِیْ بِنَظْرَۃٍ مِّنِّیْ اِلَیْہِ وَعَجِّلْ فَرَجَہٗ
وَسَھِّلْ مَخْرَجَہٗ وَاَوْسِعْ مَنْھَجَہٗ وَاسْلُکْ بِیْ مَحَجَّتَہٗ وَاَنْفِذْ اَمْرَہٗ وَاشْدُدْ اَزْرَہٗ وَاعْمُرِ اللّٰھُمَّ بِہٖ
بِلَادَکَ وَاَحْیِ بِہٖ عِبَادَکَ فَاِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ ظَھَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا کَسَبَتْ اَیْدِی
النَّاسِ فَاَظْھِرِ اللّٰھُمَّ لَنَا وَلِیَّکَ وَابْنَ بِنْتِ نَبِیِّکَ الْمُسَمّٰی بِاسْمِ رَسُوْلِکَ حَتّٰی لَا یَظْفَرَ بِشَیْءٍ مِّنَ الْبَاطِلِ
اِلَّا مَزَّقَہٗ وَیُحِقَّ الْحَقَّ وَیُحَقِّقَہٗ وَاجْعَلْہُ اللّٰھُمَّ مَفْزَعًا لِّمَظْلُوْمِ عِبَادِکَ وَنَاصِرًا لِّمَنْ لَّا یَجِدُ لَہٗ
نَاصِرًا غَیْرَکَ وَمُجَدِّدًا لِّمَا عُطِّلَ مِنْ اَحْکَامِ کِتَابِکَ وَمُشَیِّدًا لِّمَا وَرَدَ مِنْ اَعْلَامِ
دِیْنِکَ وَسُنَنِ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاجْعَلْہُ اللّٰھُمَّ مِمَّنْ حَصَّنْتَہٗ مِنْ بَاْسِ الْمُعْتَدِیْنَ
اَللّٰھُمَّ وَسُرَّ نَبِیَّکَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ بِرُؤْیَتِہٖ وَمَنْ تَبِعَہٗ عَلٰی دَعْوَتِہٖ وَارْحَمِ
اسْتِکَانَتَنَا بَعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اکْشِفْ ھٰذِہِ الْغُمَّۃَ عَنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ بِحُضُوْرِہٖ وَعَجِّلْ لَنَا ظُھُوْرَہٗ
اِنَّھُمْ یَرَوْنَہٗ بَعِیْدًا وَّنَرٰىہُ قَرِیْبًا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اس کے بعد تین دفعہ اپنی
دائیں ران پر ہاتھ مارے اور ہر دفعہ ہاتھ مارتے وقت یہ پڑھے اَلْعَجَلَ الْعَجَلَ یَا مَوْلَایَ یَا صَاحِبَ
الزَّمَانِ چوتھی چیز سید بن طاوس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب تم اس حرم مبارک سے پلٹنا
چاہو تو دوبارہ پھر سرداب میں جا کر جتنی چاہو نماز میں پڑھو اور اس کے بعد قبلہ کی طرف مونہہ کر کے
یہ پڑھو اَللّٰھُمَّ ادْفَعْ عَنْ وَّلِیِّکَ اس دعا کو آخر تک نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ جو خداوند عالم سے چاہو
دعا مانگو اور پھر واپس لوٹ آؤ۔ مؤلف کہتا ہے کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مصباح میں اس دعا کو جمعہ
کے دن کے اعمال میں امام رضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے ہم بھی اس دعا کو جیسے شیخ نے نقل کیا ہے
یہاں نقل کرتے ہیں۔ یونس بن عبد الرحمٰن نے روایت کی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے جناب امام
صاحب العصر والزمان کیلئے یوں دعا کرنے کا حکم دیا اَللّٰھُمَّ ادْفَعْ عَنْ وَّلِیِّکَ وَخَلِیْفَتِکَ وَحُجَّتِکَ
عَلٰی خَلْقِکَ وَلِسَانِکَ الْمُعَبِّرِ عَنْکَ النَّاطِقِ بِحِکْمَتِکَ وَعَیْنِکَ النَّاظِرَۃِ بِاِذْنِکَ

اس پر نماز پڑھنا بھی واجب ہے اور ظاہراً قصد قربت کافی ہے۔ اور وہ بچہ جو چھ مہینے سے پہلے زندہ متولد ہو بعض نے کہا ہے کہ اس پر نماز پڑھنا سنت ہے اور بعض بدعت کہتے ہیں اور احوط یہ ہے کہ نماز نہ پڑھی جائے میت پر نماز پڑھنے کے لحاظ سے بنا بر مشہور وارث زیادہ حقدار ہے، شوہر اولیٰ ہے کہ اپنی بیوی پر نماز پڑھے اور واجب ہے کہ نماز پڑھنے والا رو بقبلہ ہو اور جنازہ کا سر اس کی دائیں طرف ہو۔ اور میت کو پشت پر لٹایا جائے اور اس نماز میں طہارت از حدث شرط نہیں جنب اور حائض اور بے وضو بھی اس پر نماز پڑھ سکتا ہے اور سنت یہ ہے کہ باوضو ہو، اور اگر پانی نہ ہو یا کوئی استعمال کرنے سے مانع ہو یا وقت تنگ ہو تو تیمم کرنا مستحب ہے اور بعض احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ بغیر عذر کے بھی

دعا برائے امام آخر الزمان ؑ

وَشَاهِدِكَ عَلٰى عِبَادِكَ الْحُجَّةِ الْمُجَاهِدِ الْعَائِذِ بِكَ الْعَابِدِ عِنْدَكَ وَاَعِذْهُ مِنْ شَرِّ جَمِيْعِ
مَا خَلَقْتَ وَبَرَاْتَ وَاَنْشَاْتَ وَصَوَّرْتَ وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ
شِمَالِهٖ وَمِنْ فَوْقِهٖ وَمِنْ تَحْتِهٖ بِحِفْظِكَ الَّذِيْ لَا يَضِيْعُ مَنْ حَفِظْتَهٗ بِهٖ وَاحْفَظْ فِيْهِ رَسُوْلَكَ
وَاٰبَآءَهٗ اَئِمَّتَكَ وَدَعَآئِمَ دِيْنِكَ وَاجْعَلْهُ فِيْ وَدِيْعَتِكَ الَّتِيْ لَا تَضِيْعُ وَفِيْ جِوَارِكَ الَّذِيْ لَا يُخْفَرُ
وَفِيْ مَنْعِكَ وَعِزِّكَ الَّذِيْ لَا يُقْهَرُ وَاٰمِنْهُ بِاَمَانِكَ الْوَثِيْقِ الَّذِيْ لَا يُخْذَلُ مَنْ اٰمَنْتَهٗ بِهٖ وَاجْعَلْهُ فِيْ كَنَفِكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ
وَاٰمِنْهُ بِاَمَانِكَ الْوَثِيْقِ الَّذِيْ لَا يُخْذَلُ مَنْ اٰمَنْتَهٗ بِهٖ وَاجْعَلْهُ فِيْ كَنَفِكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ مَنْ كَانَ فِيْهِ وَانْصُرْهُ بِنَصْرِكَ الْعَزِيْزِ وَاَيِّدْهُ
بِجُنْدِكَ الْغَالِبِ وَقَوِّهٖ بِقُوَّتِكَ وَاَرْدِفْهُ بِمَلٰٓئِكَتِكَ وَوَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ
وَاَلْبِسْهُ دِرْعَكَ الْحَصِيْنَةَ وَحُفَّهٗ بِالْمَلٰٓئِكَةِ حَفًّا اَللّٰهُمَّ اشْعَبْ بِهِ الصَّدْعَ وَارْتُقْ
بِهِ الْفَتْقَ وَاَمِتْ بِهِ الْجَوْرَ وَاَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ وَزَيِّنْ بِطُوْلِ بَقَآئِهِ الْاَرْضَ وَاَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ
وَانْصُرْهُ بِالرُّعْبِ وَقَوِّ نَاصِرِيْهِ وَاخْذُلْ خَاذِلِيْهِ وَدَمْدِمْ مَنْ نَصَبَ لَهٗ وَدَمِّرْ مَنْ غَشَّهٗ
وَاقْتُلْ بِهٖ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَعُمُدَهٗ وَدَعَآئِمَهٗ وَاقْصِمْ بِهٖ رُءُوْسَ الضَّلَالَةِ وَشَارِعَةَ الْبِدَعِ
وَمُمِيْتَةَ السُّنَّةِ وَمُقَوِّيَةَ الْبَاطِلِ وَذَلِّلْ بِهِ الْجَبَّارِيْنَ وَاَبِرْ بِهِ الْكَافِرِيْنَ وَجَمِيْعَ الْمُلْحِدِيْنَ
فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا حَتّٰى لَا تَدَعَ مِنْهُمْ دَيَّارًا
وَلَا تُبْقِيَ لَهُمْ اٰثَارًا اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ مِنْهُمْ بِلَادَكَ وَاشْفِ مِنْهُمْ عِبَادَكَ وَاَعِزَّ بِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَحْيِ
بِهٖ سُنَنَ الْمُرْسَلِيْنَ وَدَارِسَ حُكْمِ النَّبِيِّيْنَ وَجَدِّدْ بِهٖ مَا امْتَحٰى مِنْ دِيْنِكَ وَبُدِّلَ مِنْ
حُكْمِكَ حَتّٰى تُعِيْدَ دِيْنَكَ بِهٖ وَعَلٰى يَدَيْهِ جَدِيْدًا غَضًّا مَحْضًا صَحِيْحًا لَا عِوَجَ فِيْهِ وَلَا
بِدْعَةَ مَعَهٗ وَحَتّٰى تُنِيْرَ بِعَدْلِهٖ ظُلَمَ الْجَوْرِ وَتُطْفِئَ بِهٖ نِيْرَانَ الْكُفْرِ وَتُوْضِحَ بِهٖ مَعَاقِدَ الْحَقِّ
وَمَجْهُوْلَ الْعَدْلِ فَاِنَّهٗ عَبْدُكَ الَّذِي اسْتَخْلَصْتَهٗ لِنَفْسِكَ وَاصْطَفَيْتَهٗ عَلٰى غَيْبِكَ وَعَصَمْتَهٗ
مِنَ الذُّنُوْبِ وَبَرَّاْتَهٗ مِنَ الْعُيُوْبِ وَطَهَّرْتَهٗ مِنَ الرِّجْسِ وَسَلَّمْتَهٗ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ فَاِنَّا
نَشْهَدُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَوْمَ حُلُوْلِ الطَّآمَّةِ اَنَّهٗ لَمْ يُذْنِبْ ذَنْبًا وَلَا اَتٰى حُوْبًا وَلَمْ يَرْتَكِبْ
مَعْصِيَةً وَلَمْ يُضَيِّعْ لَكَ طَاعَةً وَلَمْ يَهْتِكْ لَكَ حُرْمَةً وَلَمْ يُبَدِّلْ لَكَ فَرِيْضَةً وَلَمْ يُغَيِّرْ لَكَ
شَرِيْعَةً وَاَنَّهُ الْهَادِي الْمُهْتَدِي الطَّاهِرُ التَّقِيُّ النَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ اَللّٰهُمَّ اَعْطِهٖ فِيْ نَفْسِهٖ

تیمم مستحب ہے اور مستحب ہے
کہ پیش نماز مرد کے درمیانہ
حصے کے برابر کھڑا ہو اور
عورت کے سینہ کے مقابلہ
میں یہ مشہور ہے اور مستحب ہے
کہ جوتا اتار دے اور واجب ہے
کہ نیت نماز کرے اور پانچ
تکبیریں کہے اور مستحب ہے کہ
ہر تکبیر میں اپنے ہاتھوں کو
کانوں کے برابر لے جائے
اور مشہور یہ ہے کہ تکبیر اول
کے بعد یہ کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور دوسری تکبیر
کے بعد اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کہے اور تیسری
تکبیر کے بعد اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
کہے اور چوتھی تکبیر کے بعد
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذَا الْمَيِّتِ
اور پانچویں تکبیر کہہ کے فارغ
ہو تو کافی ہے۔ اور مشہور کے
موافق بہتر یہ ہے کہ
نیت کے بعد کہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

وَاَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاُمَّتِهٖ وَجَمِيْعِ رَعِيَّتِهٖ مَا تُقِرُّ بِهٖ عَيْنَهٗ وَتَسُرُّ بِهٖ نَفْسَهٗ وَتَجْمَعُ لَهٗ مُلْكَ
الْمُمْلَكَاتِ كُلِّهَا قَرِيْبِهَا وَبَعِيْدِهَا وَعَزِيْزِهَا وَذَلِيْلِهَا حَتّٰى تُجْرِيَ حُكْمَهٗ عَلٰى كُلِّ حُكْمٍ
وَتَغْلِبَ بِحَقِّهٖ كُلَّ بَاطِلٍ اَللّٰهُمَّ اسْلُكْ بِنَا عَلٰى يَدَيْهِ مِنْهَاجَ الْهُدٰى وَالْمَحَجَّةَ الْعُظْمٰى وَالطَّرِيْقَةَ
الْوُسْطٰى الَّتِيْ يَرْجِعُ اِلَيْهَا الْغَالِيْ وَيَلْحَقُ بِهَا التَّالِيْ وَقَوِّنَا عَلٰى طَاعَتِهٖ وَثَبِّتْنَا عَلٰى مُشَايَعَتِهٖ وَامْنُنْ
عَلَيْنَا بِمُتَابَعَتِهٖ وَاجْعَلْنَا فِيْ حِزْبِهِ الْقَوَّامِيْنَ بِاَمْرِهِ الصَّابِرِيْنَ مَعَهُ الطَّالِبِيْنَ رِضَاكَ بِمُنَاصَحَتِهٖ
حَتّٰى تَحْشُرَنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ اَنْصَارِهٖ وَاَعْوَانِهٖ وَمُقَوِّيَةِ سُلْطَانِهٖ اَللّٰهُمَّ وَاجْعَلْ ذٰلِكَ
لَنَا خَالِصًا مِنْ كُلِّ شَكٍّ وَشُبْهَةٍ وَرِيَاءٍ وَسُمْعَةٍ حَتّٰى لَا نَعْتَمِدَ بِهٖ غَيْرَكَ وَلَا نَطْلُبَ بِهٖ اِلَّا
وَجْهَكَ وَحَتّٰى تُحِلَّنَا مَحَلَّهٗ وَتَجْعَلَنَا فِي الْجَنَّةِ مَعَهٗ وَاَعِذْنَا مِنَ السَّاٰمَةِ وَالْكَسَلِ وَالْفَتْرَةِ وَاجْعَلْنَا
مِمَّنْ تَنْتَصِرُ بِهٖ لِدِيْنِكَ وَتُعِزُّ بِهٖ نَصْرَ وَلِيِّكَ وَلَا تَسْتَبْدِلْ بِنَا غَيْرَنَا فَاِنَّ اسْتِبْدَالَكَ بِنَا
غَيْرَنَا عَلَيْكَ يَسِيْرٌ وَهُوَ عَلَيْنَا كَثِيْرٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى وُلَاةِ عَهْدِهٖ وَالْاَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهٖ وَبَلِّغْهُمْ
اٰمَالَهُمْ وَزِدْ فِيْ اٰجَالِهِمْ وَاَعِزَّ نَصْرَهُمْ وَتَمِّمْ لَهُمْ مَا اَسْنَدْتَ اِلَيْهِمْ مِنْ اَمْرِكَ لَهُمْ وَثَبِّتْ
دَعَائِمَهُمْ وَاجْعَلْنَا لَهُمْ اَعْوَانًا وَعَلٰى دِيْنِكَ اَنْصَارًا فَاِنَّهُمْ مَعَادِنُ كَلِمَاتِكَ وَخُزَّانُ
عِلْمِكَ وَاَرْكَانُ تَوْحِيْدِكَ وَدَعَائِمُ دِيْنِكَ وَوُلَاةُ اَمْرِكَ وَخَالِصَتُكَ مِنْ عِبَادِكَ
وَصَفْوَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ وَاَوْلِيَاؤُكَ وَسَلَائِلُ اَوْلِيَائِكَ وَصَفْوَةُ اَوْلَادِ نَبِيِّكَ وَالسَّلَامُ
عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ؕ

فصل

زیارت جامعہ اور وہ دعا جو زیارت کے بعد پڑھی جاتی ہے اور ائمہ طاہرین پر صلوات کے بیان میں ہے۔ یہ فصل چند ایک مقام پر مشتمل ہے۔ پہلا مقام۔ زیارت جامعہ میں ہے کہ جس سے ہر ایک امام کی زیارت کی جاسکتی ہے اور وہ کئی ایک زیارتیں ہیں۔ **پہلی زیارت** شیخ صدوق نے من لایحضرہ الفقیہ میں روایت کی ہے کہ امام رضا علیہ السلام سے لوگوں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی زیارت کے جانے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جو آپ کی قبر مبارک کے نزدیک مسجدین

عبدہ و رسولہ ارسلہ بالحق بشیرا و نذیرا بین یدی الساعۃ پھر کہے اللہ اکبر اللھم صل علی محمد و آل محمد و بارک علی محمد و آل محمد و ارحم محمدا و آل محمد کافضل ما صلیت و بارکت و ترحمت علی ابراھیم و آل ابراھیم انک حمید مجید و صل علی جمیع الانبیاء والمرسلین پھر کہے اللہ اکبر اللھم اغفر للمؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منھم والاموات تابع بیننا و بینھم بالخیرات انک مجیب الدعوات انک علی کل شیء قدیر۔ پھر کہے اللہ اکبر اللھم ان ھذا عبدک وابن عبدک وابن امتک نزل بک و انت خیر منزول بہ اللھم انا لا نعلم منہ الا خیرا و انت اعلم بہ منا اللھم ان کان محسنا فزد فی احسانہ و ان کان مسیئا فتجاوز

پہلی زیارت جامعہ

ہیں وہاں نماز ادا کرو اور تمہیں کافی ہے کہ جس امام علیہ السلام یا جس نبی یا وصی کی زیارت کو جاؤ تو یہ وہاں پڑھو اَلسَّلَامُ عَلٰی اَوْلِیَاۤءِ اللّٰہِ وَ اَصْفِیَاۤئِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی اُمَنَاۤءِ اللّٰہِ وَ اَحِبَّاۤئِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَنْصَارِ اللّٰہِ وَ خُلَفَاۤئِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَحَالِّ مَعْرِفَۃِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَسَاکِنِ ذِکْرِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُظْہِرِیْ اَمْرِ اللّٰہِ وَ نَہْیِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَی الدُّعَاۃِ اِلَی اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُسْتَقِرِّیْنَ فِیْ مَرْضَاتِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُخْلِصِیْنَ فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَدِلَّاۤءِ عَلَی اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَی الَّذِیْنَ مَنْ وَالَاھُمْ فَقَدْ وَالَی اللّٰہَ وَمَنْ عَادَاھُمْ فَقَدْ عَادَی اللّٰہَ وَمَنْ عَرَفَھُمْ فَقَدْ عَرَفَ اللّٰہَ وَمَنْ جَہِلَھُمْ فَقَدْ جَہِلَ اللّٰہَ وَمَنِ اعْتَصَمَ بِھِمْ فَقَدِ اعْتَصَمَ بِاللّٰہِ وَمَنْ تَخَلّٰی مِنْھُمْ فَقَدْ تَخَلّٰی مِنَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَ اُشْہِدُ اللّٰہَ اَنِّیْ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّکُمْ وَعَلَانِیَتِکُمْ مُفَوِّضٌ فِیْ ذٰلِکَ کُلِّہٖ اِلَیْکُمْ لَعَنَ اللّٰہُ عَدُوَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَ اَبْرَءُ اِلَی اللّٰہِ مِنْھُمْ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ یہ زیارت کافی، تہذیب، کامل الزیارۃ میں بھی منقول ہے اور ان تمام کتابوں میں یہ بھی موجود ہے کہ یہ زیارت ہر امام کی زیارت کیلئے کافی ہے اور محمد و آل محمد پر بہت کافی درود و صلوات پڑھے اور ان میں سے ہر ایک کا نام لے اور ان کے دشمنوں سے بیزاری کا اظہار کرے اور اپنے لئے اور مومنین کے لئے جو دعا چاہے وہاں طلب کرے۔ مؤلف کہتا ہے کہ اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ آخری جملے بھی روایت کے ہیں اور اگر بالفرض یہ محدثین کی اپنی کلام بھی ہو تو بھی چونکہ ایسے محدثین اور مشائخ عظام نے اس سے یہ مطلب سمجھا ہے کہ یہ ہر امام کیلئے کافی ہے تو بھی ہمارے لئے ان کی فرمائش کافی ہے اور ساتھ ہی ان علماء نے اسے بھی زیارت جامعہ کے باب میں نقل کیا ہے اور زیارت میں ایسے الفاظ اور اوصاف کا ذکر آتا ہے جو کسی خاص کے لئے مختص نہیں لہٰذا اس زیارت کا جامعہ ہونا اور اسے تمام مشاہد مقدسہ انبیاء اور اوصیاء میں جیسا کہ بعض علماء جناب یونس علیہ السلام کے روضہ پر اسے ان کی زیارت پڑھنا نقل کیا ہے بہت ہی مناسب ہے اور چونکہ زیارت کے آخر میں ہر ایک کیلئے صلوات پڑھنے کا بالخصوص حکم وارد ہوا ہے اس واسطے اگر اس صلوات کو پڑھا جائے جو ابو الحسن ضراب اصفہانی کی طرف منسوب ہے اور جسے ہم نے جمعہ کے دن کے اعمال میں ص۵۳ پر نقل کیا تو بہت ہی مناسب ہوگا۔

نماز میت کا بیان

عَنْہُ وَاغْفِرْ لَہٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ عِنْدَکَ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی اَھْلِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْہُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور اللہ اکبر کہہ کر فارغ ہو جائے اور اگر میت عورت ہو تو یہ کہے اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِہٖ اَمَتُکَ وَابْنَۃُ عَبْدِکَ وَابْنَۃُ اَمَتِکَ نَزَلَتْ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْھَا اِلَّا خَیْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِھَا مِنَّا اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَتْ مُحْسِنَۃً فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِھَا وَاِنْ کَانَتْ مُسِیْئَۃً فَتَجَاوَزْ عَنْھَا وَاغْفِرْ لَھَا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا عِنْدَکَ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی اَھْلِھَا فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْھَا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور اگر میت مستضعفین میں سے ہو تو یہ کہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَکَ وَقِھِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ اور اگر میت بچہ نابالغ ہو اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لِاَبَوَیْہِ وَلَنَا سَلَفًا

دوسری زیارت جامعہ

شیخ صدوق نے من لایحضرہ الفقیہ اور عیون میں عبداللہ نخعی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے جناب امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ اے فرزند رسولؐ مجھے ایک ایسی بابلاغت اور کامل زیارت تعلیم دیجئے کہ جب میں آپ میں سے جس کی زیارت کرنا چاہوں اسے پڑھوں (یعنی اجس امام کی زیارت کو جاؤں اسے ہر جگہ پر پڑھ سکوں) تو آپ نے فرمایا کہ جب تم کسی امام کی درگاہ پر پہنچو تو غسل کی حالت میں یہ پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور جب حرم میں داخل ہو اور قبر مبارک کو دیکھے تو ٹھہر جائے اور تیس دفعہ اللّٰہُ اکبر کہے اس کے بعد پھر آہستہ آہستہ قدم رکھتے ہوئے بہت باوقار اور سکون قلب اور آرامی جسم کے ساتھ آگے چلے اور پھر تھوڑا سا آگے جاکر ٹھہر جائے اور تیس دفعہ اللہ اکبر کہے اس کے بعد قبر مبارک کے نزدیک پہنچ کر چالیس دفعہ اللّٰہُ اکبر کہے ممکن ہے جیسا کہ مجلسیؒ نے فرمایا کہ اس طرح کی سو دفعہ اللہ اکبر سے غرض یہ ہو کہ اکثر لوگ غلو اور اہلبیت کے غیر جائز محبت کی طرف مائل ہوتے ہیں اور وہ لوگ ان بزرگواروں کی زیارت جیسی عبادت کرنے سے غلو میں مبتلا نہ ہو جائیں یا وہ اللہ تعالےٰ کی عظمت اور بزرگی سے غافل نہ ہو جائیں اسی واسطے انہیں اس حالت میں تکبیر کا حکم ہوا ہے تاکہ توحید اور عظمت الٰہی انہیں اس حالت میں یاد دلائی جائے اور جب کل سو دفعہ تکبیر کہہ چکے تو اس امام کی اس طرح زیارت پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَوْضِعَ الرِّسَالَةِ وَمُخْتَلَفَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَمَهْبِطَ الْوَحْيِ وَمَعْدِنَ الرَّحْمَةِ وَخُزَّانَ الْعِلْمِ وَمُنْتَهَى الْحِلْمِ وَاُصُوْلَ الْكَرَمِ وَقَادَةَ الْاُمَمِ وَاَوْلِيَآءَ النِّعَمِ وَعَنَاصِرَ الْاَبْرَارِ وَدَعَآئِمَ الْاَخْيَارِ وَسَاسَةَ الْعِبَادِ وَاَرْكَانَ الْبِلَادِ وَاَبْوَابَ الْاِيْمَانِ وَاُمَنَآءَ الرَّحْمٰنِ وَسُلَالَةَ النَّبِيِّيْنَ وَصَفْوَةَ الْمُرْسَلِيْنَ وَعِتْرَةَ خِيَرَةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلٰٓى اَئِمَّةِ الْهُدٰى وَمَصَابِيْحِ الدُّجٰى وَاَعْلَامِ التُّقٰى وَذَوِي النُّهٰى وَاُولِي الْحِجٰى وَكَهْفِ الْوَرٰى وَوَرَثَةِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمَثَلِ الْاَعْلٰى وَالدَّعْوَةِ الْحُسْنٰى وَحُجَجِ اللّٰهِ عَلٰٓى اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَحَالِّ مَعْرِفَةِ اللّٰهِ وَمَسَاكِنِ بَرَكَةِ اللّٰهِ وَمَعَادِنِ حِكْمَةِ اللّٰهِ وَحَفَظَةِ سِرِّ اللّٰهِ

سُلْفًا وَفَرَطًا وَاَجْرًا اور مستحب ہے کہ نماز پڑھنے والا اپنی جگہ پر کھڑا رہے جب تک جنازہ اٹھا نہ لیں، خصوصاً پیش نماز اور ایک روایت میں ہے کہ نماز جنازہ سے فارغ ہونے کے بعد یہ کہے رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کے مرنے کی خبر برادران ایمانی کو دینی چاہیئے تاکہ وہ جنازہ پر حاضر ہوں اور اس پر نماز پڑھیں اور اس کے لئے استغفار کریں اور میت اور آنیوالے سب لوگ ثواب حاصل کریں اور حدیث حسن میں حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب میت کو قبر پر رکھتے ہیں تو اس کو ندا آتی ہے کہ پہلی چیز جو ہم نے تجھے عطا کی ہے وہ بہشت ہے اور پہلی چیز ان لوگوں کو جو تیرے جنازے کیساتھ آئے ہیں عطا کی گئی ہے وہ یہ ہے

دوسری زیارتِ جامعہ کبیرہ

وَحَمَلَةِ كِتَابِ اللهِ وَاَوْصِيَاءِ نَبِيِّ اللهِ وَذُرِّيَّةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَرَحْمَةُ
اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَى الدُّعَاةِ اِلَى اللهِ وَالْاَدِلَّاۤءِ عَلٰى مَرْضَاتِ اللهِ وَالْمُسْتَقِرِّيْنَ فِيْ
اَمْرِ اللهِ وَالتَّامِّيْنَ فِيْ مَحَبَّةِ اللهِ وَالْمُخْلِصِيْنَ فِيْ تَوْحِيْدِ اللهِ وَالْمُظْهِرِيْنَ لِاَمْرِ اللهِ وَنَهْيِهٖ
وَعِبَادِهِ الْمُكْرَمِيْنَ الَّذِيْنَ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَئِمَّةِ الدُّعَاةِ وَالْقَادَةِ الْهُدَاةِ وَالسَّادَةِ الْوُلَاةِ وَالذَّادَةِ الْحُمَاةِ وَاَهْلِ الذِّكْرِ
وَاُولِي الْاَمْرِ وَبَقِيَّةِ اللهِ وَخِيَرَتِهٖ وَحِزْبِهٖ وَعَيْبَةِ عِلْمِهٖ وَحُجَّتِهٖ وَصِرَاطِهٖ وَنُوْرِهٖ وَبُرْهَانِهٖ وَرَحْمَةُ
اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ كَمَا شَهِدَ اللهُ لِنَفْسِهٖ وَشَهِدَتْ
لَهٗ مَلٰۤئِكَتُهٗ وَاُولُو الْعِلْمِ مِنْ خَلْقِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
الْمُنْتَجَبُ وَرَسُوْلُهُ الْمُرْتَضٰى اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ
الْمُشْرِكُوْنَ وَاَشْهَدُ اَنَّكُمُ الْاَئِمَّةُ الرَّاشِدُوْنَ الْمَهْدِيُّوْنَ الْمَعْصُوْمُوْنَ الْمُكَرَّمُوْنَ الْمُقَرَّبُوْنَ
الْمُتَّقُوْنَ الصَّادِقُوْنَ الْمُصْطَفَوْنَ الْمُطِيْعُوْنَ لِلّٰهِ الْقَوَّامُوْنَ بِاَمْرِهٖ الْعَامِلُوْنَ بِاِرَادَتِهٖ الْفَائِزُوْنَ
بِكَرَامَتِهٖ اصْطَفَاكُمْ بِعِلْمِهٖ وَارْتَضَاكُمْ لِغَيْبِهٖ وَاخْتَارَكُمْ لِسِرِّهٖ وَاجْتَبَاكُمْ بِقُدْرَتِهٖ
وَاَعَزَّكُمْ بِهُدَاهُ وَخَصَّكُمْ بِبُرْهَانِهٖ وَانْتَجَبَكُمْ لِنُوْرِهٖ وَاَيَّدَكُمْ بِرُوْحِهٖ وَرَضِيَكُمْ
خُلَفَاۤءَ فِيْ اَرْضِهٖ وَحُجَجًا عَلٰى بَرِيَّتِهٖ وَاَنْصَارًا لِدِيْنِهٖ وَحَفَظَةً لِسِرِّهٖ وَخَزَنَةً لِعِلْمِهٖ وَمُسْتَوْدَعًا
لِحِكْمَتِهٖ وَتَرَاجِمَةً لِوَحْيِهٖ وَاَرْكَانًا لِتَوْحِيْدِهٖ وَشُهَدَاۤءَ عَلٰى خَلْقِهٖ وَاَعْلَامًا لِعِبَادِهٖ وَ
مَنَارًا فِيْ بِلَادِهٖ وَاَدِلَّاۤءَ عَلٰى صِرَاطِهٖ عَصَمَكُمُ اللهُ مِنَ الزَّلَلِ وَاٰمَنَكُمْ مِنَ الْفِتَنِ وَطَهَّرَكُمْ
مِنَ الدَّنَسِ وَاَذْهَبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَكُمْ تَطْهِيْرًا فَعَظَّمْتُمْ جَلَالَهٗ وَاَكْبَرْتُمْ شَاْنَهٗ
وَمَجَّدْتُمْ كَرَمَهٗ وَاَدَمْتُمْ ذِكْرَهٗ وَوَكَّدْتُمْ مِيْثَاقَهٗ وَاَحْكَمْتُمْ عَقْدَ طَاعَتِهٖ وَنَصَحْتُمْ لَهٗ فِي السِّرِّ
وَالْعَلَانِيَةِ وَدَعَوْتُمْ اِلٰى سَبِيْلِهٖ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَبَذَلْتُمْ اَنْفُسَكُمْ فِيْ مَرْضَاتِهٖ
وَصَبَرْتُمْ عَلٰى مَا اَصَابَكُمْ فِيْ جَنْبِهٖ وَاَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ
وَنَهَيْتُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَجَاهَدْتُمْ فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهٖ حَتّٰى اَعْلَنْتُمْ دَعْوَتَهٗ وَبَيَّنْتُمْ فَرَائِضَهٗ وَ
اَقَمْتُمْ حُدُوْدَهٗ وَنَشَرْتُمْ شَرَائِعَ اَحْكَامِهٖ وَسَنَنْتُمْ سُنَّتَهٗ وَصِرْتُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِنْهُ اِلَى الرِّضَا

جنازہ اٹھانے کے آداب

کہ ان کے گناہ بخش دیئے ہیں اور ایک اور روایت میں فرمایا ہے کہ پہلا تحفہ جو مومن کو قبر میں دیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کے جنازے کے ساتھ اس کے دفن ہونے تک شامل رہتا ہے تو خداوند عالم ستر فرشتوں کو قیامت کے دن حکم دے گا کہ وہ اس شخص کے ساتھ رہیں اور اس کیلئے استغفار کریں یہ فرشتے قبر سے لیکر موقف حساب تک اس کے ساتھ رہیں گے اور فرمایا ہے کہ جو شخص جنازے کی ایک سمت کو کندھا دے تو اس کے پچیس کبیرہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور اگر چار سمتوں کو عبور کرے تو اس کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اور جنازہ کو چار آدمی اٹھائیں اور بہتر یہ ہے کہ جو شخص تشییع جنازہ کرتا ہے تو پہلے میت کی دائیں سمت کو جو کہ جنازہ کی بائیں جانب ہوگی اپنے دائیں کندھے پر رکھے پھر میت کے پیچھے سے جا کر میت کے بائیں

وَسَلَّمْتُمْ لَهُ الْقَضَاۤءَ وَصَدَّقْتُمْ مِنْ رُسُلِهٖ مَنْ مَضٰى فَالرَّاغِبُ عَنْكُمْ مَارِقٌ وَاللَّازِمُ لَكُمْ لَاحِقٌ
وَالْمُقَصِّرُ فِيْ حَقِّكُمْ زَاهِقٌ وَالْحَقُّ مَعَكُمْ وَفِيْكُمْ وَمِنْكُمْ وَاِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ اَهْلُهٗ وَمَعْدِنُهٗ
وَمِيْرَاثُ النُّبُوَّةِ عِنْدَكُمْ وَاِيَابُ الْخَلْقِ اِلَيْكُمْ وَحِسَابُهُمْ عَلَيْكُمْ وَفَصْلُ الْخِطَابِ عِنْدَكُمْ
وَاٰيَاتُ اللّٰهِ لَدَيْكُمْ وَعَزَاۤئِمُهٗ فِيْكُمْ وَنُوْرُهٗ وَبُرْهَانُهٗ عِنْدَكُمْ وَاَمْرُهٗ اِلَيْكُمْ مَنْ وَالَاكُمْ فَقَدْ
وَالَى اللّٰهَ وَمَنْ عَادَاكُمْ فَقَدْ عَادَ اللّٰهَ وَمَنْ اَحَبَّكُمْ فَقَدْ اَحَبَّ اللّٰهَ وَمَنْ اَبْغَضَكُمْ فَقَدْ اَبْغَضَ
اللّٰهَ وَمَنِ اعْتَصَمَ بِكُمْ فَقَدِ اعْتَصَمَ بِاللّٰهِ اَنْتُمُ الصِّرَاطُ الْاَقْوَمُ وَشُهَدَاۤءُ دَارِ الْفَنَاۤءِ وَشُفَعَاۤءُ دَارِ
الْبَقَاۤءِ وَالرَّحْمَةُ الْمَوْصُوْلَةُ وَالْاٰيَةُ الْمَخْزُوْنَةُ وَالْاَمَانَةُ الْمَحْفُوْظَةُ وَالْبَابُ الْمُبْتَلٰى بِهِ النَّاسُ مَنْ
اَتَاكُمْ نَجٰى وَمَنْ لَمْ يَاْتِكُمْ هَلَكَ اِلَى اللّٰهِ تَدْعُوْنَ وَعَلَيْهِ تَدُلُّوْنَ وَبِهٖ تُؤْمِنُوْنَ وَلَهٗ تُسَلِّمُوْنَ
وَبِاَمْرِهٖ تَعْمَلُوْنَ وَاِلٰى سَبِيْلِهٖ تُرْشِدُوْنَ وَبِقَوْلِهٖ تَحْكُمُوْنَ سَعِدَ مَنْ وَالَاكُمْ وَهَلَكَ مَنْ
عَادَاكُمْ وَخَابَ مَنْ جَحَدَكُمْ وَضَلَّ مَنْ فَارَقَكُمْ وَفَازَ مَنْ تَمَسَّكَ بِكُمْ وَاَمِنَ مَنْ لَجَاَ اِلَيْكُمْ وَسَلِمَ
مَنْ صَدَّقَكُمْ وَهُدِيَ مَنِ اعْتَصَمَ بِكُمْ مَنِ اتَّبَعَكُمْ فَالْجَنَّةُ مَاْوٰيهُ وَمَنْ خَالَفَكُمْ فَالنَّارُ
مَثْوٰيهُ وَمَنْ جَحَدَكُمْ كَافِرٌ وَمَنْ حَارَبَكُمْ مُشْرِكٌ وَمَنْ رَدَّ عَلَيْكُمْ فِيْ اَسْفَلِ دَرْكٍ مِنَ الْجَحِيْمِ اَشْهَدُ
اَنَّ هٰذَا سَابِقٌ لَكُمْ فِيْمَا مَضٰى وَجَارٍ لَكُمْ فِيْمَا بَقِيَ وَاَنَّ اَرْوَاحَكُمْ وَنُوْرَكُمْ وَطِيْنَتَكُمْ
وَاحِدَةٌ طَابَتْ وَطَهُرَتْ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ خَلَقَكُمُ اللّٰهُ اَنْوَارًا فَجَعَلَكُمْ بِعَرْشِهٖ مُحْدِقِيْنَ
حَتّٰى مَنَّ عَلَيْنَا بِكُمْ فَجَعَلَكُمْ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَجَعَلَ صَلٰوتَنَا
عَلَيْكُمْ وَمَا خَصَّنَا بِهٖ مِنْ وِلَايَتِكُمْ طِيْبًا لِخَلْقِنَا وَطَهَارَةً لِاَنْفُسِنَا وَتَزْكِيَةً لَنَا وَكَفَّارَةً
لِذُنُوْبِنَا فَكُنَّا عِنْدَهٗ مُسَلِّمِيْنَ بِفَضْلِكُمْ وَمَعْرُوْفِيْنَ بِتَصْدِيْقِنَا اِيَّاكُمْ فَبَلَغَ اللّٰهُ بِكُمْ
اَشْرَفَ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِيْنَ وَاَعْلٰى مَنَازِلِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَاَرْفَعَ دَرَجَاتِ الْمُرْسَلِيْنَ حَيْثُ لَا يَلْحَقُهٗ
لَاحِقٌ وَلَا يَفُوْقُهٗ فَاۤئِقٌ وَلَا يَسْبِقُهٗ سَابِقٌ وَلَا يَطْمَعُ فِيْ اِدْرَاكِهٖ طَامِعٌ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مَلَكٌ
مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَلَا صِدِّيْقٌ وَلَا شَهِيْدٌ وَلَا عَالِمٌ وَلَا جَاهِلٌ وَلَا دَنِيٌّ وَلَا فَاضِلٌ وَلَا مُؤْمِنٌ
صَالِحٌ وَلَا فَاجِرٌ طَالِحٌ وَلَا جَبَّارٌ عَنِيْدٌ وَلَا شَيْطَانٌ مَرِيْدٌ وَلَا خَلْقٌ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ شَهِيْدٌ اِلَّا عَرَّفَهُمْ
جَلَالَةَ اَمْرِكُمْ وَعِظَمَ خَطَرِكُمْ وَكِبَرَ شَاْنِكُمْ وَتَمَامَ نُوْرِكُمْ وَصِدْقَ مَقَاعِدِكُمْ وَثَبَاتَ

جنازہ اٹھانے کے آداب

طرف کے پچھلے حصے کو اپنا بایاں کندھا دے، پھر میت کے سر کی بائیں طرف کو جو جنازہ کی داہنی طرف ہے بایاں کندھا دے اور جب یہ چاہے کہ دوبارہ تربیع کرے تو جنازہ کے آگے نہ نکلے بلکہ جنازہ کے پچھلے حصے سے آئے اور اسی طریقے سے چاروں طرف کندھا دے اور اکثر علماء اس کے برعکس کہتے ہیں یعنی ابتدا جنازہ کے داہنی طرف سے کرے پھر داہنی طرف کے پچھلے حصے اور پھر بائیں طرف کے پچھلے حصے اور پھر بائیں طرف کے اگلے حصے سے کندھا دے۔ اور پہلا طریقہ چونکہ احادیث معتبرہ کے مطابق ہے لہٰذا بہتر ہے اور اگر دونوں پر عمل کرے تو یہ زیادہ بہتر ہے اور افضل یہ ہے کہ جنازہ کے پیچھے یا اس کی ایک طرف چلے اور جنازہ کے آگے آگے نہ جائے اور اکثر احادیث سے یہ ظاہر

مَقَامِكُمْ وَشَرَفِ مَحَلِّكُمْ وَمَنْزِلَتِكُمْ عِنْدَهُ وَكَرَامَتِكُمْ عَلَيْهِ وَخَاصَّتِكُمْ لَدَيْهِ وَقُرْبِ
مَنْزِلَتِكُمْ مِنْهُ بِأَبِي أَنْتُمْ وَأُمِّي وَأَهْلِي وَمَالِي وَأُسْرَتِي أُشْهِدُ اللّٰهَ وَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي مُؤْمِنٌ بِكُمْ
وَبِمَا آمَنْتُمْ بِهِ كَافِرٌ بِعَدُوِّكُمْ وَبِمَا كَفَرْتُمْ بِهِ مُسْتَبْصِرٌ بِشَأْنِكُمْ وَبِضَلَالَةِ مَنْ خَالَفَكُمْ
مُوَالٍ لَكُمْ وَلِأَوْلِيَائِكُمْ مُبْغِضٌ لِأَعْدَائِكُمْ وَمُعَادٍ لَهُمْ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ
مُحَقِّقٌ لِمَا حَقَّقْتُمْ مُبْطِلٌ لِمَا أَبْطَلْتُمْ مُطِيعٌ لَكُمْ عَارِفٌ بِحَقِّكُمْ مُقِرٌّ بِفَضْلِكُمْ مُحْتَمِلٌ لِعِلْمِكُمْ
مُحْتَجِبٌ بِذِمَّتِكُمْ مُعْتَرِفٌ بِكُمْ مُؤْمِنٌ بِإِيَابِكُمْ مُصَدِّقٌ بِرَجْعَتِكُمْ مُنْتَظِرٌ لِأَمْرِكُمْ مُرْتَقِبٌ لِدَوْلَتِكُمْ
آخِذٌ بِقَوْلِكُمْ عَامِلٌ بِأَمْرِكُمْ مُسْتَجِيرٌ بِكُمْ زَائِرٌ لَكُمْ لَائِذٌ عَائِذٌ بِقُبُورِكُمْ مُسْتَشْفِعٌ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
بِكُمْ وَمُتَقَرِّبٌ بِكُمْ إِلَيْهِ وَمُقَدِّمُكُمْ أَمَامَ طَلِبَتِي وَحَوَائِجِي وَإِرَادَتِي فِي كُلِّ أَحْوَالِي وَأُمُورِي مُؤْمِنٌ
بِسِرِّكُمْ وَعَلَانِيَتِكُمْ وَشَاهِدِكُمْ وَغَائِبِكُمْ وَأَوَّلِكُمْ وَآخِرِكُمْ وَمُفَوِّضٌ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ إِلَيْكُمْ وَ
مُسَلِّمٌ فِيهِ مَعَكُمْ وَقَلْبِي لَكُمْ مُسَلِّمٌ وَرَأْيِي لَكُمْ تَبَعٌ وَنُصْرَتِي لَكُمْ مُعَدَّةٌ حَتّٰى يُحْيِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
دِينَهُ بِكُمْ وَيَرُدَّكُمْ فِي أَيَّامِهِ وَيُظْهِرَكُمْ لِعَدْلِهِ وَيُمَكِّنَكُمْ فِي أَرْضِهِ فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ غَيْرِكُمْ
آمَنْتُ بِكُمْ وَتَوَلَّيْتُ آخِرَكُمْ بِمَا تَوَلَّيْتُ بِهِ أَوَّلَكُمْ وَبَرِئْتُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَعْدَائِكُمْ وَمِنَ الْجِبْتِ
وَالطَّاغُوتِ وَالشَّيَاطِينِ وَحِزْبِهِمُ الظَّالِمِينَ لَكُمُ الْجَاحِدِينَ لِحَقِّكُمْ وَالْمَارِقِينَ مِنْ وِلَايَتِكُمْ
وَالْغَاصِبِينَ لِإِرْثِكُمُ الشَّاكِّينَ فِيكُمُ الْمُنْحَرِفِينَ عَنْكُمْ وَمِنْ كُلِّ وَلِيجَةٍ دُونَكُمْ وَكُلِّ مُطَاعٍ
سِوَاكُمْ وَمِنَ الْأَئِمَّةِ الَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ فَثَبَّتَنِيَ اللّٰهُ أَبَدًا مَا حَيِيتُ عَلٰى مُوَالَاتِكُمْ وَمَحَبَّتِكُمْ
وَدِينِكُمْ وَوَفَّقَنِي لِطَاعَتِكُمْ وَرَزَقَنِي شَفَاعَتَكُمْ وَجَعَلَنِي مِنْ خِيَارِ مَوَالِيكُمُ التَّابِعِينَ لِمَا
دَعَوْتُمْ إِلَيْهِ وَجَعَلَنِي مِمَّنْ يَقْتَصُّ آثَارَكُمْ وَيَسْلُكُ سَبِيلَكُمْ وَيَهْتَدِي بِهُدَيكُمْ وَيُحْشَرُ فِي
زُمْرَتِكُمْ وَيَكِرُّ فِي رَجْعَتِكُمْ وَيُمَلَّكُ فِي دَوْلَتِكُمْ وَيُشَرَّفُ فِي عَافِيَتِكُمْ وَيُمَكَّنُ فِي أَيَّامِكُمْ
وَتَقَرُّ عَيْنُهُ غَدًا بِرُؤْيَتِكُمْ بِأَبِي أَنْتُمْ وَأُمِّي وَنَفْسِي وَأَهْلِي وَمَالِي مَنْ أَرَادَ اللّٰهَ بَدَأَ بِكُمْ وَمَنْ
وَحَّدَهُ قَبِلَ عَنْكُمْ وَمَنْ قَصَدَهُ تَوَجَّهَ بِكُمْ مَوَالِيَّ لَا أُحْصِي ثَنَاءَكُمْ وَلَا أَبْلُغُ مِنَ الْمَدْحِ كُنْهَكُمْ
وَمِنَ الْوَصْفِ قَدْرَكُمْ وَأَنْتُمْ نُورُ الْأَخْيَارِ وَهُدَاةُ الْأَبْرَارِ وَحُجَجُ الْجَبَّارِ بِكُمْ فَتَحَ اللّٰهُ وَبِكُمْ
يَخْتِمُ وَبِكُمْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَبِكُمْ يُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَبِكُمْ يُنَفِّسُ الْهَمَّ

ہوتا ہے کہ اگر مومن کا جنازہ
ہے تو آگے آگے چلنا بہتر ہے
اور اگر غیر مومن کا جنازہ ہے
تو پھر اچھا نہیں، کیونکہ ملائکہ
عذاب کے ساتھ اس کا استقبال
کرتے ہیں اور حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
منقول ہے کہ جو شخص جنازہ
کو دیکھے تو یہ دعا پڑھے،
اَللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذَا مَا وَعَدَنَا
اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ
اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا
اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِيْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَةِ
وَقَهَرَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ
تو کوئی فرشتہ آسمان میں باقی
نہیں رہے گا مگر یہ کہ وہ اس
پر ترحم کرتے ہوئے گریہ
کرے گا اور حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام سے
منقول ہے کہ جنازہ اٹھاتے
وقت یہ دعا پڑھے بِسْمِ
اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اغْفِرْ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
اور منقول ہے کہ حضرت امام

وَيَكْشِفُ الضُّرَّ وَعِنْدَكُمْ مَا نَزَلَتْ بِهِ رُسُلُهُ وَهَبَطَتْ بِهِ مَلَائِكَتُهُ وَإِلَى جَدِّكُمْ اور اگر تم
زیارت امیرالمومنین پڑھ رہے ہو تو پھر لفظ جدکم کی جگہ یوں کہو وَإِلَى أَخِيكَ بُعِثَ الرُّوحُ الْأَمِينُ
آتَاكُمُ اللَّهُ مَا لَمْ يُؤْتِ أَحَداً مِنَ الْعَالَمِينَ طَأْطَأَ كُلُّ شَرِيفٍ لِشَرَفِكُمْ وَبَخَعَ كُلُّ مُتَكَبِّرٍ
لِطَاعَتِكُمْ وَخَضَعَ كُلُّ جَبَّارٍ لِفَضْلِكُمْ وَذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لَكُمْ وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِكُمْ
وَفَازَ الْفَائِزُونَ بِوِلَايَتِكُمْ بِكُمْ يُسْلَكُ إِلَى الرِّضْوَانِ وَعَلَى مَنْ جَحَدَ وِلَايَتَكُمْ غَضَبُ الرَّحْمٰنِ بِأَبِي
أَنْتُمْ وَأُمِّي وَنَفْسِي وَأَهْلِي وَمَالِي ذِكْرُكُمْ فِي الذَّاكِرِينَ وَأَسْمَاؤُكُمْ فِي الْأَسْمَاءِ وَأَجْسَادُكُمْ
فِي الْأَجْسَادِ وَأَرْوَاحُكُمْ فِي الْأَرْوَاحِ وَأَنْفُسُكُمْ فِي النُّفُوسِ وَآثَارُكُمْ فِي الْآثَارِ وَقُبُورُكُمْ
فِي الْقُبُورِ فَمَا أَحْلَى أَسْمَاءَكُمْ وَأَكْرَمَ أَنْفُسَكُمْ وَأَعْظَمَ شَأْنَكُمْ وَأَجَلَّ خَطَرَكُمْ وَأَوْفَى عَهْدَكُمْ
وَأَصْدَقَ وَعْدَكُمْ كَلَامُكُمْ نُورٌ وَأَمْرُكُمْ رُشْدٌ وَوَصِيَّتُكُمُ التَّقْوَى وَفِعْلُكُمُ الْخَيْرُ وَعَادَتُكُمُ
الْإِحْسَانُ وَسَجِيَّتُكُمُ الْكَرَمُ وَشَأْنُكُمُ الْحَقُّ وَالصِّدْقُ وَالرِّفْقُ وَقَوْلُكُمْ حُكْمٌ وَحَتْمٌ
وَرَأْيُكُمْ عِلْمٌ وَحِلْمٌ وَحَزْمٌ إِنْ ذُكِرَ الْخَيْرُ كُنْتُمْ أَوَّلَهُ وَأَصْلَهُ وَفَرْعَهُ وَمَعْدِنَهُ وَمَأْوَاهُ
وَمُنْتَهَاهُ بِأَبِي أَنْتُمْ وَأُمِّي وَنَفْسِي كَيْفَ أَصِفُ حُسْنَ ثَنَائِكُمْ وَأُحْصِي جَمِيلَ بَلَائِكُمْ وَبِكُمْ
أَخْرَجَنَا اللَّهُ مِنَ الذُّلِّ وَفَرَّجَ عَنَّا غَمَرَاتِ الْكُرُوبِ وَأَنْقَذَنَا مِنْ شَفَا جُرُفِ الْهَلَكَاتِ وَمِنَ النَّارِ
بِأَبِي أَنْتُمْ وَأُمِّي وَنَفْسِي بِمُوَالاتِكُمْ عَلَّمَنَا اللَّهُ مَعَالِمَ دِينِنَا وَأَصْلَحَ مَا كَانَ فَسَدَ مِنْ دُنْيَانَا
وَبِمُوَالاتِكُمْ تَمَّتِ الْكَلِمَةُ وَعَظُمَتِ النِّعْمَةُ وَائْتَلَفَتِ الْفُرْقَةُ وَبِمُوَالاتِكُمْ تُقْبَلُ الطَّاعَةُ الْمُفْتَرَضَةُ
وَلَكُمُ الْمَوَدَّةُ الْوَاجِبَةُ وَالدَّرَجَاتُ الرَّفِيعَةُ وَالْمَقَامُ الْمَحْمُودُ وَالْمَكَانُ الْمَعْلُومُ عِنْدَ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَالْجَاهُ الْعَظِيمُ وَالشَّأْنُ الْكَبِيرُ وَالشَّفَاعَةُ الْمَقْبُولَةُ رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ
فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ
أَنْتَ الْوَهَّابُ سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولاً يَا وَلِيَّ اللَّهِ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ ذُنُوباً لَا يَأْتِي عَلَيْهَا إِلَّا رِضَاكُمْ فَبِحَقِّ مَنِ ائْتَمَنَكُمْ عَلَى سِرِّهِ وَاسْتَرْعَاكُمْ أَمْرَ خَلْقِهِ وَقَرَنَ
طَاعَتَكُمْ بِطَاعَتِهِ لَمَّا اسْتَوْهَبْتُمْ ذُنُوبِي وَكُنْتُمْ شُفَعَائِي فَإِنِّي لَكُمْ مُطِيعٌ مَنْ أَطَاعَكُمْ
فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَاكُمْ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ أَحَبَّكُمْ فَقَدْ أَحَبَّ اللَّهَ وَمَنْ أَبْغَضَكُمْ

آداب تشییع جنازہ

زین العابدین علیہ السلام جب جنازہ کو دیکھتے تھے تو یہ کہتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْنِي مِنَ السَّوَادِ الْمُخْتَرَمِ اور عورتوں کیلئے تشییع جنازہ کرنا مستحب نہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ جنازہ کو جلدی جلدی لے جانا مکروہ ہے اور جنازہ پر حاضر ہونے والے شخص کے لئے ہنسنا اور فضول باتیں کرنا بھی مکروہ ہے نیز علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب حلیہ میں فرمایا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص جنازہ پر نماز پڑھے گا تو ستر ہزار فرشتے اس پر نماز پڑھیں گے اور اس کے گذشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اگر میت کے دفن ہونے تک وہ میت کے ساتھ رہے تو ہر قدم کے بدلے جو اٹھائے گا اس کو ثواب کا ایک قیراط دیا جائے گا۔ جو ایک قیراط کوہ احد کے برابر ہوگا اور ایک دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ جو مومن کسی

فَقَدْ اَبْغَضَ اللّٰہَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَوْ وَجَدْتُ شُفَعَآءَ اَقْرَبَ اِلَیْکَ مِنْ مُحَمَّدٍ وَاَھْلِ بَیْتِہِ الْاَخْیَارِ الْاَئِمَّۃِ الْاَبْرَارِ لَجَعَلْتُھُمْ شُفَعَآئِیْ فَبِحَقِّھِمُ الَّذِیْ اَوْجَبْتَ لَھُمْ عَلَیْکَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُدْخِلَنِیْ فِیْ جُمْلَۃِ الْعَارِفِیْنَ بِھِمْ وَبِحَقِّھِمْ وَفِیْ زُمْرَۃِ الْمَرْحُوْمِیْنَ بِشَفَاعَتِھِمْ اِنَّکَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَسَلَّمَ کَثِیْرًا وَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ مؤلف کہتا ہے کہ اس زیارت کو شیخ نے بھی تہذیب میں نقل کیا ہے اور اس کے آخر میں ایک دعائے وداع بھی ذکر کی ہے لیکن ہم اختصار کے لحاظ سے اسے یہاں نقل نہیں کر رہے یہ زیارت جو نقل ہوئی ہے بقول علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ کہ زیارات جامعہ سے سند اور متن اور فصاحت اور بلاغت کے لحاظ سے بہترین زیارت ہے اور علامہ مجلسی کے والد ماجد نے فقیہہ کی شرح میں فرمایا ہے کہ یہ زیارت تمام زیارتوں سے احسن اور اکمل اور میں جب تک عتبات عالیات میں مشرف رہا ہوں بغیر اس زیارت کے اور کوئی زیارت نہیں پڑھی ہمارے استاد نے نجم الثاقب میں ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس زیارت کو ہمیشہ مواظبت کیساتھ پڑھا جانا چاہیئے اور اس سے غفلت نہیں برتنی چاہیئے اور وہ واقعہ یہ ہے کہ جناب مستطاب تقی صالح سید احمد بن سید ہاشم بن سید حسن موسوی رشتی ایک تاجر تھے جو رشت میں سکونت پذیر تھے اور سترہ سال پہلے نجف میں زیارت کیلئے مشرف ہوئے اور عالم ربانی فاضل صمدانی شیخ علی رشتی کے ہمراہ میرے گھر بھی آئے جب وہ میرے ہاں سے چلنے لگے تو شیخ علی رشتی نے اس سید کی جلالت اور نیک و صالح ہونے کا اشارہ فرمایا اور ساتھ یہ بھی کہا کہ انہیں ایک عجیب و غریب واقعہ بھی پیش آچکا ہے، چوں کہ وہ وقت بیان کرنے کا نہیں تھا اسواسطے چلے گئے اور چند دن کے بعد ان سے میری ملاقات ہوئی تو شیخ مذکور نے فرمایا کہ وہ سید تو چلے گئے ہیں لیکن ان کا واقعہ پورا مجھے بیان کیا، مجھے واقعہ سننے کے بعد بہت افسوس ہوا کہ کیوں میں یہ واقعہ خود ان کی زبانی نہ سن سکا اگرچہ مجھے شیخ مذکور کے مقام و رفعت کے متعلق پورا یقین تھا کہ وہ واقعہ کے نقل میں کچھ بھی کم و بیش نہ کرینگے۔ میرے ذہن میں یہ واقعہ اسی سال سے تھا، یہاں تک کہ میں اس سال جمادی الآخر کے مہینے میں نجف اشرف سے کاظمین آچکا تھا تو میری ملاقات کاظمین میں اسی سید سے ہو گئی جو سامرہ کی زیارت سے واپس آچکے تھے اور ایران جانے کا عزم کر چکے تھے میں نے اس واقعہ کو جیسا کہ سنا ہوا تھا پھر ان سے دریافت کیا تو انہوں نے پورے واقعہ کو اسی طرح نقل کیا جیسا کہ

جنازہ پر نماز پڑھے، تو بہشت اس پر واجب ہو جاتی ہے۔ مگر یہ کہ وہ منافق یا ماں باپ کا نافرمان ہو۔ اور بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی مومن مر جائے اور چالیس مومن اس کے جنازہ پر حاضر ہوں اور یہ کہیں اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْہُ اِلَّا خَیْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنَّا یعنی خداوندا ہم اس سے نیکی کے بغیر کوئی چیز نہیں جانتے اور تو اس کے حالات کو ہم سے بہتر جانتا ہے۔ جب وہ یہ کہتے ہیں تو خداوند عالم فرماتا ہے کہ میں نے تمہاری شہادت کو قبول کیا اور اس کے ان گناہوں کو جنہیں میں جانتا ہوں اور تم نہیں جانتے بخش دیا۔ اور دوسری حدیث معتبر میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ موت کے بعد پہلی چیز جو مومن کے نامہ اعمال کے عنوان پر لکھی جاتی ہے وہ چیز ہے جو لوگ اس کے حق میں کہتے ہیں۔ اگر

سید رشتی کا واقعہ

شیخ مرحوم نے مجھے بتلایا تھا اور خلاصہ اس واقعہ کا یوں ہے۔ کہ وہ سید مذکور فرماتے ہیں کہ میں ۱۲۸۰ھ میں حج بیت اللہ کے ارادے سے رشت سے تبریز پہنچا اور حاجی صفر علی معروف مشہور تبریزی تاجر کے گھر میں ٹھہرا چونکہ حج جانے کا کوئی قافلہ نہیں مل رہا تھا تو میں اس وجہ سے بہت متحیر تھا، اتنے میں حاجی جبار سدھی اصفہانی طرابوزن کی طرف سامان لیکر جا رہے تھے تو میں بھی اس کے ساتھ سامان کرایہ پر لیکر چل دیا جب ہم پہلی منزل پہنچے تو تین اور آدمی حاجی صفر علی مذکور کے شوق دلانے پر ہمیں آملے ان میں سے ایک حاجی ملا باقر تبریزی اور دوسرے حاجی سید حسین تبریزی تاجر اور تیسرے حاجی علی تھے ہم سب وہاں سے چل پڑے اور ارزنۃ الروم پہنچے اور پھر وہاں سے طرابوزون کی طرف روانہ ہوئے ان آخر دو شہروں کے درمیان ایک منزل پر ہمارے نزدیک حاجی جبار سالارِ قافلہ آئے اور کہا کہ جو آگے منزل آنے والی ہے وہ بہت خوفناک ہے آج ذرا جلدی تیار ہو جانا تاکہ قافلہ کے ہمراہ اسے طے کیا جائے۔ اگرچہ ہم پہلے ہمیشہ قافلہ سے دور فاصلہ پر پیچھے چلتے آرہے تھے ہم اس دفعہ صبح صادق ہونے سے پہلے دو یا تین گھنٹے وہاں سے چل پڑے ابھی تک ہم نے آدھا یا پونا فرسخ طے نہیں کیا تھا کہ ہوا بہت تاریک اور برف باری شروع ہو گئی ہم سفروں میں سے ہر ایک نے تیز چلنا شروع کر دیا میں نے بہت کوشش کی کہ ان سے ملا رہوں لیکن یہ میرے لئے ممکن نہ ہو سکا یہاں تک کہ وہ لوگ بہت دور آگے نکل گئے اور میں ان سے جدا ہو گیا۔ میں گھوڑے سے اتر کر راستہ کے کنارے بہت اضطراب و پریشانی کی حالت میں بیٹھ گیا۔ کیونکہ میرے پاس سفر خرچ تقریباً چھ سو تومان بھی ساتھ تھے میں نے بہت فکر و تامل کے بعد یوں سوچا کہ مجھے کہیں پر سورج کے نکلنے تک بیٹھ رہنا چاہیئے اور جب سورج نکل آئے تو میں واپس اسی منزل کی طرف لوٹ جاؤں کہ جہاں سے جلدی چلے تھے اور وہاں پر پہنچکر اپنے ساتھ کچھ محافظ لیکر دوبارہ یہاں کا سفر اگلی منزل تک طے کرکے قافلہ کے ساتھ مل جاؤں اتنے میں میں نے اپنے سامنے ایک باغ کہ جس میں مالی درختوں سے بیلچہ کے ساتھ برف کے تودے اتار رہا تھا نظر میں آیا اور پھر وہ میری طرف چلتے چلتے میرے قریب آکر کھڑا ہو گیا اور مجھ سے فارسی زبان میں پوچھا کہ تم کون ہو، میں نے کہا کہ میرے قافلہ والے مجھ سے آگے نکل گئے ہیں اور میں ان سے جدا ہو گیا ہوں اور مجھے راستے کی خبر نہیں، وہ مجھ سے فرمانے لگے کہ اتنے میں تہجد کی نماز پڑھو تاکہ تمہیں راستہ معلوم ہو جائے میں نافلہ شب میں مشغول ہو گیا اور وہ

آداب تشییع جنازہ

اچھا کہتے ہیں تو اچھا لکھا جاتا ہے اور اگر برا کہتے ہیں تو برا لکھا جاتا ہے حقیر کہتا ہے کہ شیخ طوسیؒ رحمۃ اللہ علیہ نے مصباح متہجد میں فرمایا ہے مستحب ہے تربیع جنازہ یعنی اپنے کندھے پر رکھے میت کے دائیں کندھے والی طرف کو اور پھر پاؤں کی طرف آئے اور میت کے پاؤں کی دائیں طرف کو کندھے پر رکھے پھر بائیں طرف کے پاؤں والی سمت کو اور پھر بائیں کندھے کو خلاصہ یہ کہ جنازہ کے چاروں اطراف کو اسی ترتیب کے ساتھ کندھے پر رکھے کہ جس کو دوری کی ساتھ تعبیر کرتے ہیں یعنی مثل چکی کے پتھروں کے چکر لگانے کے اور جب جنازہ کو قبر کے پاس لے آئیں تو اگر وہ مرد کا جنازہ ہے تو اس کو قبر کے پاؤں کی طرف رکھا جائے اور اس کو قبر تک تین دفعہ لے آئیں اور اگر وہ جنازہ عورت کا ہے تو اس کو قبر کے قبلہ کی طرف رکھیں پھر میت کا ولی قبر میں داخل

چلے گئے جب میں نمازِ شب سے فارغ ہو گیا تو وہ دوبارہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ابھی تک نہیں گئے تو میں نے کہا کہ ابھی تک راستہ مجھے معلوم نہیں ہوا تو فرمایا کہ زیارت جامعہ پڑھو اور مجھے زیارت جامعہ نہ اس وقت یاد تھی اور نہ ابھی تک باوجود کئی دفعہ زیارت آنے کے حفظ ہے لیکن اس کے باوجود میں نے وہاں کھڑے ہو کر پوری زیارت جامعہ حفظ پڑھنی شروع کر دی، وہ تھوڑی دیر بعد آئے اور فرمایا کہ ابھی تک نہیں گئے اور یہیں بیٹھے ہو تو اس دفعہ مجھے بے اختیار رونا بھی آ گیا اور عرض کی کہ ابھی تک راستہ معلوم نہیں ہوا تو آپ نے فرمایا کہ زیارت عاشورہ پڑھو اور مجھے یہ زیارت بھی یاد نہ تھی اور اب بھی یاد نہیں لیکن میں نے اسے بھی حفظ پڑھنا شروع کر دیا اور میں نے تمام صلوات اور لعنت اور دعائے علقمہ کو پڑھ ڈالا۔ آپ پھر آئے اور فرمایا کہ تم ابھی تک نہیں گئے تو میں نے عرض کی کہ نہ میں یہاں سورج کے نکلنے تک رہوں گا، آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں قافلہ تک پہنچا آتا ہوں، آپ خچر پر سوار ہوئے اور اپنا بیلچہ کندھے پر رکھے ہوئے میرے پاس آئے اور فرمایا کہ میرے پیچھے سوار ہو جاؤ میں آپ کے پیچھے سوار ہو گیا اور اپنے گھوڑے کی لگام پکڑی اور اسے کھینچا اور اس سواری کو آگے چلانے کی کوشش کی لیکن وہ میرے مطیع نہ ہوا اور وہیں کھڑا رہا تو آپ نے خود اس کی لگام اپنے ہاتھ میں لی اور بیلچہ بائیں کندھے پر رکھ کر اسے چلایا تو وہ چل پڑا چلتے میں آپ نے اپنا ہاتھ میری ران پر رکھا اور فرمایا کہ تم نافلہ یعنی تہجد کی نماز کیوں نہیں پڑھتے نافلہ نافلہ تین دفعہ فرمایا پھر فرمایا کہ زیارت عاشورہ کیوں نہیں پڑھتے اور تین دفعہ فرمایا عاشورہ عاشورہ عاشورہ اور پھر فرمایا کہ تم زیارت جامعہ کیوں نہیں پڑھتے جامعہ جامعہ جامعہ تین دفعہ فرمایا آپ مسافت کو اس قدر چلا کر طے کر رہے تھے کہ اتنے میں فرمایا کہ وہ دیکھو تمہارا قافلہ نہر پر اتر کر نماز صبح کیلئے وضو کر رہا ہے تو میں آپ کی سواری سے اتر کر اپنے گھوڑے پر سوار ہونا چاہا تو سوار نہ ہو سکا آپ نے اپنی سواری سے اتر کر اپنا بیلچہ زمین پر برف میں گھاڑ دیا۔ اور مجھے گھوڑے پر سوار کیا اور گھوڑے کے سر کو قافلہ کی طرف موڑ دیا، میں اسی حالت میں دل میں سوچ رہا تھا کہ یہ کون شخص ہے کہ جو میرے ساتھ فارسی زبان میں بات کر رہا ہے حالانکہ اس علاقہ میں سوائے ترکی زبان کے اور کوئی نہیں رہتا اور یہاں پر اکثر عیسائی مذہب کے لوگ رہتے ہیں اور پھر مجھے کتنی جلدی قافلہ تک پہنچا دیا میں نے اسی حالت میں ایک دفعہ پیچھے مڑ کر دیکھا تو کوئی بھی شخص نظر نہ آیا

دفن کرنے کے آداب

ہو یا محرم کو وہ حکم دے اور قبر کے پاؤں کی طرف سے داخل ہو جو کہ قبر کا دروازہ ہے اور جب اترے تو یہ کہے اللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رَوْضَۃً مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَلَا تَجْعَلْھَا حُفْرَۃً مِّنْ حُفَرِ النَّارِ اور بہتر یہ ہے کہ جو شخص قبر میں اترے وہ سر و پا برہنہ ہو اور بٹن کھلے ہوئے ہوں، پھر وہ میت کو اٹھائے اور اس کے سر کو داخل قبر کرے اور اس وقت یہ کہے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ ھٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَصَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ زِدْنَا اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًا پھر اس کو دائیں طرف لٹا دے اور اس کے منہ کو قبلہ کی طرف کرے اور اس کے سر و پاؤں کی طرف سے کفن کھول دے اور میت کا رخسار خاک پر رکھ دے اور مستحب ہے کہ کچھ مقدار تربت

اور اس کا کوئی نشان تک دکھائی نہ دیا میں وہاں سے چلا اور قافلہ کے ساتھ آملا۔

تیسری زیارت جامعہ

تحفۃ الزائر میں علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے اس زیارت کو آٹھویں زیارت جامعہ قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس زیارت کو سید بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے عرفہ کی دعاؤں کے ضمن میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اسے ہر وقت اور ہر مقام پر اور بالخصوص عرفہ کے دن پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ مِنْ خَلْقِهِ وَاَمِيْنَهُ عَلٰى وَحْيِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ اَنْتَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ وَبَابُ عِلْمِهِ وَوَصِيُّ نَبِيِّهِ وَالْخَلِيْفَةُ مِنْ بَعْدِهِ فِيْ اُمَّتِهِ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً غَصَبَتْكَ حَقَّكَ وَقَعَدَتْ مَقْعَدَكَ اَنَا بَرِيْءٌ مِنْهُمْ وَمِنْ شِيْعَتِهِمْ اِلَيْكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ الْبَتُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَيْنَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلَيْكِ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً غَصَبَتْكِ حَقَّكِ وَمَنَعَتْكِ مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكِ حَلَالًا اَنَا بَرِيْءٌ اِلَيْكِ مِنْهُمْ وَمِنْ شِيْعَتِهِمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ الزَّكِيَّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَبَايَعَتْ فِيْ اَمْرِكَ وَشَايَعَتْ اَنَا بَرِيْءٌ اِلَيْكَ مِنْهُمْ وَمِنْ شِيْعَتِهِمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَبِيْكَ وَجَدِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اسْتَحَلَّتْ دَمَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَاسْتَبَاحَتْ حَرِيْمَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اَشْيَاعَهُمْ وَاَتْبَاعَهُمْ وَلَعَنَ الْمُمَهِّدِيْنَ لَهُمْ بِالتَّمْكِيْنِ مِنْ قِتَالِكُمْ اَنَا بَرِيْءٌ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكَ مِنْهُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا الْحَسَنِ مُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

مختصر تلقین میت

امام حسین علیہ السلام بھی اس کے ساتھ رکھے پھر اینٹیں درست کرے اور اینٹیں درست کرنے والا شخص یہ کہے اَللّٰهُمَّ صِلْ وَحْدَتَهُ وَاٰنِسْ وَحْشَتَهُ وَارْحَمْ غُرْبَتَهُ وَاَسْكِنْ اِلَيْهِ مِنْ رَحْمَتِكَ رَحْمَةً يَسْتَغْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ وَاحْشُرْهُ مَعَ مَنْ كَانَ يَتَوَلَّاهُ مِنَ الْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ اور مستحب ہے کہ جب میت کو قبر میں رکھا جائے تو اینٹیں درست کرنے سے پہلے اس کو شہادتین اور اسماء ائمہ علیہم السلام کی تلقین کی جائے پس تلقین کرنے والا یہ کہے یا فلان ابن فلان اور ان الفاظ کی جگہ میت اور اس کے باپ کا نام لے اُذْكُرِ الْعَهْدَ الَّذِيْ خَرَجْتَ عَلَيْهِ مِنْ دَارِ الدُّنْيَا شَهَادَةَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَاَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اور نام لے ائمہ معصومین کا ایک ایک کرکے آخر تک اَئِمَّتُكَ اَئِمَّةُ الْهُدَى الْاَبْرَارِ

يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى عِتْرَتِكَ الطَّاهِرَةِ
الطَّيِّبَةِ يَا مَوَالِيَّ كُونُوا شُفَعَائِي فِي حَطِّ وِزْرِي وَخَطَايَايَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاَتَوَالٰى
اٰخِرَكُمْ بِمَا اَتَوَالٰى اَوَّلَكُمْ وَبَرِئْتُ مِنَ الْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى يَا مَوَالِيَّ اَنَا سِلْمٌ لِمَنْ
سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاكُمْ وَوَلِيٌّ لِمَنْ وَالَاكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَعَنَ
اللّٰهُ ظَالِمِيكُمْ وَغَاصِبِيكُمْ وَلَعَنَ اللّٰهُ اَشْيَاعَهُمْ وَاَتْبَاعَهُمْ وَاَهْلَ مَذْهَبِهِمْ وَاَبْرَاُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ مِنْهُمْ

چوتھی زیارت جامعہ

وہ زیارت ہے کہ جو زیارت امین اللہ کے نام سے معروف ہے اور جسے ہم نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کے باب میں ص۴۴۳ پر نقل کیا ہے **پانچویں زیارت** وہ جس کے اول میں یہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَشْهَدَنَا مَشْهَدَ اَوْلِيَائِهِ فِي رَجَبَ اور یہ رجب کے اعمال میں ص۲۵ پر گذر چکی ہے یہ وہ پانچ زیارتیں ہیں جو زیاراتِ جامعہ ہیں اور اس مقام کیلئے اتنی کافی ہیں۔

دوسرا مقام

اس دعا میں ہے، جو ہر ایک امام علیہ السلام کی زیارت کے بعد پڑھی جانی چاہیئے۔ سید ابن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مستحب ہے کہ ہر ایک ائمہ علیہم السلام کی زیارت کے بعد یہ دعا پڑھی جائے۔

اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ ذُنُوبِي قَدْ اَخْلَقَتْ وَجْهِي عِنْدَكَ وَحَجَبَتْ دُعَائِي عَنْكَ وَحَالَتْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَاَسْئَلُكَ
اَنْ تُقْبِلَ عَلَيَّ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَتَنْشُرَ عَلَيَّ رَحْمَتَكَ وَتُنْزِلَ عَلَيَّ بَرَكَاتِكَ وَاِنْ كَانَتْ قَدْ مَنَعَتْ اَنْ
تَرْفَعَ لِي اِلَيْكَ صَوْتًا اَوْ تَغْفِرَ لِي ذَنْبًا اَوْ تَتَجَاوَزَ عَنْ خَطِيئَةٍ مُهْلِكَةٍ فَهَا اَنَا ذَا مُسْتَجِيرٌ بِكَرَمِ وَجْهِكَ
عَزَّ جَلَالُكَ مُتَوَسِّلٌ اِلَيْكَ مُتَقَرِّبٌ اِلَيْكَ بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ وَاَكْرَمِهِمْ عَلَيْكَ وَاَوْلَاهُمْ بِكَ
وَاَطْوَعِهِمْ لَكَ وَاَعْظَمِهِمْ مَنْزِلَةً وَمَكَانًا عِنْدَكَ مُحَمَّدٍ وَبِعِتْرَتِهِ الطَّاهِرِينَ الْاَئِمَّةِ الْهُدَاةِ الْمَهْدِيِّينَ
الَّذِينَ فَرَضْتَ عَلٰى خَلْقِكَ طَاعَتَهُمْ وَاَمَرْتَ بِمَوَدَّتِهِمْ وَجَعَلْتَهُمْ وُلَاةَ الْاَمْرِ مِنْ بَعْدِ رَسُولِكَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ وَيَا مُعِزَّ الْمُؤْمِنِينَ بَلَغَ مَجْهُودِي فَهَبْ لِي

جب اینٹیں درست کرلیں تو قبر پر مٹی ڈالے اور مستحب ہے کہ وہ لوگ جو جنازہ پر حاضر ہوتے ہیں اپنے ہاتھوں کی پشت سے مٹی ڈالیں اور مٹی ڈالتے وقت یہ کہیں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا اِيْمَانًا وَتَسْلِيمًا پس جب قبر سے باہر نکلنے کا ارادہ کرے تو قبر کی پائنتی طرف سے باہر نکلے پھر قبر کو مٹی وغیرہ سے پر کر دے اور انگلیوں کے برابر قبر کو بلند کیا جائے اور قبر کی مٹی کے علاوہ اور مٹی نہ ڈالی جائے اور اس کے سرہانے اینٹ یا تختی رکھی جائے پھر قبر پر پانی چھڑکا جائے اور ابتداء سر کی طرف کی جائے پھر قبر کے چار طرف چھڑکا جائے اور پانی چھڑکنا وہیں ختم ہو جہاں سے ابتدا کی تھی پس اگر پانی کچھ بچ جائے تو وسط قبر پر ڈالا جائے پس جب قبر بند

ہر زیارت کے بعد کی دعا

نَفْسِي السَّاعَةَ وَرَحْمَةً مِنْكَ تَمُنُّ بِهَا عَلَيَّ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اس کے بعد اس امام علیہ السلام کی ضریح مبارک کو بوسہ دے اور دونوں چہرے کے اطراف کو اس پر ملے اور یہ کہے اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا مَشْهَدٌ لَا يَرْجُو مَنْ فَاتَتْهُ فِيهِ رَحْمَتُكَ أَنْ يَنَالَهَا فِي غَيْرِهِ وَلَا أَحَدٌ أَشْقَى مِنِ امْرِئٍ قَصَدَهُ مُؤَمِّلاً فَآبَ عَنْهُ خَائِبًا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْإِيَابِ وَخَيْبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْمُنَاقَشَةِ عِنْدَ الْحِسَابِ وَحَاشَاكَ يَا رَبِّ أَنْ تَقْرُنَ طَاعَةَ وَلِيِّكَ بِطَاعَتِكَ وَمُوَالَاتَهُ بِمُوَالَاتِكَ وَمَعْصِيَتَهُ بِمَعْصِيَتِكَ ثُمَّ تُؤْيِسَ زَائِرَهُ وَالْمُتَحَمِّلَ مِنْ بُعْدِ الْبِلَادِ إِلَى قَبْرِهِ وَعِزَّتِكَ يَا رَبِّ لَا يَنْعَقِدُ عَلَى ذٰلِكَ ضَمِيرِي إِذْ كَانَتِ الْقُلُوبُ إِلَيْكَ بِالْجَمِيلِ تُشِيرُ اس کے بعد نماز زیارت بجا لائے اور جب وہاں سے وداع کرکے واپس پلٹنا چاہے تو یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدِنَ الرِّسَالَةِ سَلَامَ مُوَدِّعٍ لَا سَئِمٍ وَلَا قَالٍ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سابقہ دعا کو نقل فرمایا ہے لیکن انہوں نے تُشِيرُ کے بعد یہ بھی نقل کیا ہے يَا وَلِيَّ اللّٰهِ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ذُنُوبًا لَا يَأْتِي عَلَيْهَا إِلَّا رِضَاكَ فَبِحَقِّ مَنِ ائْتَمَنَكَ عَلَى سِرِّهِ وَاسْتَرْعَاكَ أَمْرَ خَلْقِهِ وَقَرَنَ طَاعَتَكَ بِطَاعَتِهِ وَمُوَالَاتَكَ بِمُوَالَاتِهِ تَوَلَّ صَلَاحَ حَالِي مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاجْعَلْ حَظِّي مِنْ زِيَارَتِكَ تَخْلِيطِي بِخَالِصِي زُوَّارِكَ الَّذِينَ تَسْأَلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي عِتْقِ رِقَابِهِمْ وَتَرْغَبُ إِلَيْهِ فِي حُسْنِ ثَوَابِهِمْ وَهَا أَنَا الْيَوْمَ بِقَبْرِكَ لَائِذٌ وَبِحُسْنِ دِفَاعِكَ عَنِّي عَائِذٌ فَتَلَافَنِي يَا مَوْلَايَ وَأَدْرِكْنِي وَاسْأَلِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَمْرِي فَإِنَّ لَكَ عِنْدَ اللّٰهِ مَقَامًا كَرِيمًا وَجَاهًا عَظِيمًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا مؤلف کہتا ہے کہ جب بھی کوئی انسان یا زائر مشاہد مقدسہ میں یا جہاں بھی اپنی حاجات کیلئے دعا مانگے تو اسے سب سے پہلے حضرت حجۃ امام صاحب العصر والزمان کے وجود مقدس کی سلامتی اور حفظ کیلئے دعا کرنی چاہیئے اور یہ بہت ہی اہم مطلب ہے جس کی شرح یہاں بیان نہیں کی جا سکتی لیکن شیخ مرحوم نے نجم الثاقب کے دسویں باب میں اس مطلب کی مفصل شرح بیان کی ہے اور اس مطلب کے لئے بعض دعائیں بھی نقل کی ہیں جس کا دل چاہے اس کتاب کی طرف مراجعہ کرے اور ایک سب سے مختصر دعا وہ ہے جو تیئیسویں رمضان المبارک کی رات کے اعمال میں ص ۲۱۳ پر ذکر ہوئی ہے اور ہم نے بھی زائر کے آداب میں ایک دعا نقل کی ہے کہ جسے تمام مشاہد مقدسہ میں پڑھا جا سکتا ہے۔

دعا برائے میت

ہو جائے تو جو شخص چاہے اپنا ہاتھ قبر پر رکھے اور انگلیاں کھلی رکھے اور ان کو قبر کی مٹی میں داخل کرے اور میت کیلئے دعا کرے پھر یہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ آنِسْ وَحْشَتَهُ وَارْحَمْ غُرْبَتَهُ وَأَسْكِنْ رَوْعَتَهُ وَصِلْ وَحْدَتَهُ وَأَسْكِنْ إِلَيْهِ مِنْ رَحْمَتِكَ رَحْمَةً يَسْتَغْنِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ وَاحْشُرْهُ مَعَ مَنْ كَانَ يَتَوَلَّاهُ پس جب لوگ واپس لوٹیں تو وہ شخص جس کا تعلق میت سے زیادہ ہو وہیں توقف کرے اور میت کے لئے طلب رحمت کرے اور اگر مقام تقیہ نہ ہو تو با آواز بلند یہ کہے یا فلان ابن فلان میت اور اس کے باپ کا نام لے اَللّٰهُ رَبُّكَ وَمُحَمَّدٌ نَبِيُّكَ وَالْقُرْآنُ كِتَابُكَ وَالْكَعْبَةُ قِبْلَتُكَ وَعَلِيٌّ إِمَامُكَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ایک ایک امام کا نام لے أَئِمَّتُكَ أَئِمَّةُ الْهُدَى الْأَبْرَارُ

تیسرا مقام

جمع طاہرین ائمہ علیہم السلام پر صلوات کے متعلق ہے شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے مصباح میں جمعہ کے دن کے اعمال میں فرمایا ہے کہ ہمارے اصحاب میں سے ایک گروہ نے ابوالفضل شیبانی سے خبر نقل کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابو محمد عبداللہ بن محمد عابد بدالیہ نے بتلایا کہ میں نے اپنے مولا جناب امام حسن عسکری علیہ السلام سے سر من رای (سامرہ) میں ان کے مکان پر ۲۵۵ھ میں سوال کیا کہ آپ مجھے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اوصیاء ائمہ طاہرین میں سے ہر ایک کی صلوات لکھوائیں اور میں اپنے ساتھ قلم دوات اور کاغذ لیکر گیا تھا آپ نے مجھے یہ صلوات زبانی لکھوائے اور کسی کتاب تک کو نہ دیکھا۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ پر صلوات

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا حَمَلَ وَحْیَکَ وَبَلَّغَ رِسَالَاتِکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَحَلَّ حَلَالَکَ وَحَرَّمَ حَرَامَکَ وَعَلَّمَ کِتَابَکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَدَعَا اِلٰی دِیْنِکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَدَّقَ بِوَعْدِکَ وَاَشْفَقَ مِنْ وَعِیْدِکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا غَفَرْتَ بِہِ الذُّنُوْبَ وَسَتَرْتَ بِہِ الْعُیُوْبَ وَفَرَّجْتَ بِہِ الْکُرُوْبَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا دَفَعْتَ بِہِ الشَّقَاءَ وَکَشَفْتَ بِہِ الْغَمَّاءَ وَاَجَبْتَ بِہِ الدُّعَاءَ وَنَجَّیْتَ بِہٖ مِنَ الْبَلَاءِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا رَحِمْتَ بِہِ الْعِبَادَ وَاَحْیَیْتَ بِہِ الْبِلَادَ وَقَصَمْتَ بِہِ الْجَبَابِرَۃَ وَاَھْلَکْتَ بِہِ الْفَرَاعِنَۃَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَضْعَفْتَ بِہِ الْاَمْوَالَ وَاَحْرَزْتَ بِہٖ مِنَ الْاَھْوَالِ وَکَسَرْتَ بِہِ الْاَصْنَامَ وَرَحِمْتَ بِہِ الْاَنَامَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَعَثْتَہٗ بِخَیْرِ الْاَدْیَانِ وَاَعْزَزْتَ بِہِ الْاِیْمَانَ وَتَبَّرْتَ بِہِ الْاَوْثَانَ وَعَظَّمْتَ بِہِ الْبَیْتَ الْحَرَامَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَھْلِ بَیْتِہِ الطَّاھِرِیْنَ الْاَخْیَارِ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

امیر المومنین علیہ السلام پر صلوات

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَخِیْ نَبِیِّکَ وَوَلِیِّہٖ وَصَفِیِّہٖ وَوَزِیْرِہٖ وَمُسْتَوْدَعِ عِلْمِہٖ وَمَوْضِعِ سِرِّہٖ وَبَابِ حِکْمَتِہٖ وَالنَّاطِقِ بِحُجَّتِہٖ وَالدَّاعِیْ اِلٰی شَرِیْعَتِہٖ وَخَلِیْفَتِہٖ فِیْ اُمَّتِہٖ

مؤلف کہتا ہے کہ وقت احتضار کے علاوہ دو مقام جہاں میت کو تلقین کرنا مستحب ہے ایک اس وقت جب میت کو قبر میں رکھیں اور بہتر یہ ہے کہ دائیں ہاتھ سے میت کے دائیں کندھے کو اور بائیں ہاتھ سے میت کے بائیں کندھے کو پکڑے اور اس کو حرکت دے اور تلقین کرے اور دوسرا وہ مقام ہے کہ جب اس کو دفن کریں تو مستحب ہے کہ ولی میت یعنی جو شخص میت کا زیادہ قریبی ہے جب تمام لوگ قبر سے دور چلے جائیں تو میت کے سرہانے بیٹھ جائے اور بآواز بلند اس کو تلقین کرے اور بہتر یہ ہے کہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو قبر پر رکھے اور اپنا منہ قبر کے نزدیک لے جائے اور اگر کسی اور کو اپنا نائب بنائے تو بھی اچھا ہے اور اخبار میں وارد ہوا ہے کہ جب یہ تلقین میت کو کرتے ہیں تو منکر نکیر سے کہتا ہے چلو واپس چلیں اس کو

پنج طاہرین پر صلوات

وَمُفَرِّجِ الْكَرْبِ عَنْ وَجْهِهٖ قَاصِمِ الْكَفَرَةِ وَمُرْغِمِ الْفَجَرَةِ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ مِنْ نَبِیِّكَ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهٗ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهٗ وَالْعَنْ مَنْ نَصَبَ لَهٗ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَصَلِّ عَلَیْهِ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ اَوْصِیَاۤءِ اَنْبِیَاۤئِكَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ،

سیدۃ النساء حضرت فاطمہ علیہا السلام پر صلوات

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی الصِّدِّیْقَةِ فَاطِمَةَ الزَّكِیَّةِ حَبِیْبَةِ حَبِیْبِكَ وَنَبِیِّكَ وَاُمِّ اَحِبَّاۤئِكَ وَاَصْفِیَاۤئِكَ الَّتِیْ انْتَجَبْتَهَا وَفَضَّلْتَهَا وَاخْتَرْتَهَا عَلٰی نِسَاۤءِ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ كُنِ الطَّالِبَ لَهَا مِمَّنْ ظَلَمَهَا وَاسْتَخَفَّ بِحَقِّهَا وَكُنِ الثَّاۤئِرَ اَللّٰهُمَّ بِدَمِ اَوْلَادِهَا اَللّٰهُمَّ وَكَمَا جَعَلْتَهَا اُمَّ اَئِمَّةِ الْهُدٰی وَحَلِیْلَةَ صَاحِبِ اللِّوَاۤءِ وَالْكَرِیْمَةَ عِنْدَ الْمَلَاِ الْاَعْلٰی فَصَلِّ عَلَیْهَا وَعَلٰی اُمِّهَا صَلٰوةً تُكْرِمُ بِهَا وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَتُقِرُّ بِهَا اَعْیُنَ ذُرِّیَّتِهَا وَاَبْلِغْهُمْ عَنِّیْ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلَ التَّحِیَّةِ وَالسَّلَامِ

امام حسن اور حسین علیہما السلام پر صلوات

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ عَبْدَیْكَ وَوَلِیَّیْكَ وَابْنَیْ رَسُوْلِكَ وَسِبْطَیِ الرَّحْمَةِ وَسَیِّدَیْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ اَوْلَادِ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی الْحَسَنِ بْنِ سَیِّدِ النَّبِیِّیْنَ وَوَصِیِّ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ اَشْهَدُ اَنَّكَ یَا ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَمِیْنُ اللّٰهِ وَابْنُ اَمِیْنِهٖ عِشْتَ مَظْلُوْمًا وَمَضَیْتَ شَهِیْدًا وَاَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الزَّكِیُّ الْهَادِی الْمَهْدِیُّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْهِ وَبَلِّغْ رُوْحَهٗ وَجَسَدَهٗ عَنِّیْ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلَ التَّحِیَّةِ وَالسَّلَامِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ الْمَظْلُوْمِ الشَّهِیْدِ قَتِیْلِ الْكَفَرَةِ وَطَرِیْحِ الْفَجَرَةِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَشْهَدُ مُوْقِنًا اَنَّكَ اَمِیْنُ اللّٰهِ وَابْنُ اَمِیْنِهٖ قُتِلْتَ مَظْلُوْمًا وَمَضَیْتَ شَهِیْدًا وَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالَی الطَّالِبُ بِثَارِكَ وَمُنْجِزٌ مَا وَعَدَكَ مِنَ النَّصْرِ وَالتَّاْیِیْدِ فِیْ هَلَاكِ عَدُوِّكَ وَاِظْهَارِ دَعْوَتِكَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ وَفَیْتَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَجَاهَدْتَ

تلقینِ محبت کی گئی ہے اب سوال کرنے کی ضرورت نہیں پس وہ واپس چلے جاتے ہیں اور اس سے سوال نہیں کرتے علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تلقین کرنے والا یہ تلقین کرے تو یہ زیادہ جامع ہے اِسْمَعْ اِفْهَمْ یَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ میت اور اسکے باپ کا نام لے هَلْ اَنْتَ عَلَی الْعَهْدِ الَّذِیْ فَارَقْتَنَا عَلَیْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَسَیِّدُ النَّبِیِّیْنَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِیْنَ، وَاَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَسَیِّدُ الْوَصِیِّیْنَ وَاِمَامٌ افْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهٗ عَلَی الْعَالَمِیْنَ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَعَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَی بْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِیَّ بْنَ مُوْسٰی وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَعَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ وَالْقَاۤئِمَ الْحُجَّةَ الْمَهْدِیَّ

فِي سَبِيلِ اللهِ وَعَبَدْتَ اللهَ مُخْلِصًا حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِينُ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً
خَذَلَتْكَ وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً اَلَّبَتْ عَلَيْكَ وَاَبْرَاُ اِلَى اللهِ تَعَالٰى مِمَّنْ اَكْذَبَكَ وَاسْتَخَفَّ بِحَقِّكَ وَاسْتَحَلَّ
دَمَكَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ لَعَنَ اللهُ قَاتِلَكَ وَلَعَنَ اللهُ خَاذِلَكَ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ سَمِعَ وَاعِيَتَكَ
فَلَمْ يُجِبْكَ وَلَمْ يَنْصُرْكَ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ سَبٰى نِسَاءَكَ اَنَا اِلَى اللهِ مِنْهُمْ بَرِيْءٌ وَمِمَّنْ وَالَاهُمْ وَمَالَاَهُمْ وَاَعَانَهُمْ
عَلَيْهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ وَالْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَبَابُ الْهُدٰى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَالْحُجَّةُ عَلٰى
اَهْلِ الدُّنْيَا وَاَشْهَدُ اَنِّيْ بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَبِمَنْزِلَتِكُمْ مُوْقِنٌ وَلَكُمْ تَابِعٌ بِذَاتِ نَفْسِيْ وَشَرَائِعِ
دِيْنِيْ وَخَوَاتِيْمِ عَمَلِيْ وَمُنْقَلَبِيْ فِيْ دُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ۔

امام زین العابدین علی بن الحسین علیہ السلام پر صلوات

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ سَيِّدِ الْعَابِدِيْنَ الَّذِي اسْتَخْلَصْتَهُ لِنَفْسِكَ وَجَعَلْتَ مِنْهُ اَئِمَّةَ
الْهُدَى الَّذِيْنَ يَهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ اخْتَرْتَهُ لِنَفْسِكَ وَطَهَّرْتَهُ مِنَ الرِّجْسِ وَاصْطَفَيْتَهُ
وَجَعَلْتَهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَيْهِ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ ذُرِّيَّةِ اَنْبِيَائِكَ
حَتّٰى تَبْلُغَ بِهٖ مَا تَقَرُّ بِهٖ عَيْنُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

امام محمد بن علی علیہما السلام پر صلوات

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بَاقِرِ الْعِلْمِ وَاِمَامِ الْهُدٰى وَقَائِدِ اَهْلِ التَّقْوٰى وَالْمُنْتَجَبِ مِنْ عِبَادِكَ
اَللّٰهُمَّ وَكَمَا جَعَلْتَهُ عَلَمًا لِعِبَادِكَ وَمَنَارًا لِبِلَادِكَ وَمُسْتَوْدَعًا لِحِكْمَتِكَ وَمُتَرْجِمًا
لِوَحْيِكَ وَاَمَرْتَ بِطَاعَتِهٖ وَحَذَّرْتَ مِنْ مَعْصِيَتِهٖ فَصَلِّ عَلَيْهِ يَا رَبِّ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اَحَدٍ مِنْ ذُرِّيَّةِ اَنْبِيَائِكَ وَاَصْفِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَاُمَنَائِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

امام جعفر بن محمد علیہما السلام پر صلوات

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ خَازِنِ الْعِلْمِ الدَّاعِيْ اِلَيْكَ بِالْحَقِّ النُّوْرِ الْمُبِيْنِ

صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَئِمَّةٌ
اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحُجَجُ
اللهِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ
وَاَئِمَّتُكَ اَئِمَّةُ هُدًى
اَبْرَارٌ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ
(بیت کا نام بمع ولدیت لیں)
اِذَا اَتَاكَ الْمَلَكَانِ الْمُقَرَّبَانِ
رَسُوْلَيْنِ مِنْ عِنْدِ اللهِ
تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَسَئَلَاكَ
عَنْ رَبِّكَ وَعَنْ نَبِيِّكَ وَ
عَنْ دِيْنِكَ وَعَنْ كِتَابِكَ
وَعَنْ قِبْلَتِكَ وَعَنْ
اَئِمَّتِكَ فَلَا تَخَفْ وَقُلْ
فِيْ جَوَابِهِمَا اَللهُ جَلَّ جَلَالُهٗ
رَبِّيْ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ نَبِيِّيْ وَالْاِسْلَامُ
دِيْنِيْ وَالْقُرْاٰنُ كِتَابِيْ
وَالْكَعْبَةُ قِبْلَتِيْ وَاَمِيْرُ
الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ
طَالِبٍ اِمَامِيْ وَالْحَسَنُ
بْنُ عَلِيٍّ الْمُجْتَبٰى اِمَامِيْ
وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّهِيْدُ
بِكَرْبَلَاءَ اِمَامِيْ وَعَلِيٌّ
زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ اِمَامِيْ
وَمُحَمَّدٌ بَاقِرُ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ
اِمَامِيْ وَجَعْفَرٌ الصَّادِقُ
اِمَامِيْ وَمُوْسَى الْكَاظِمُ

حجج طاہرین پر صلوات

اللّٰهُمَّ وَكَمَا جَعَلْتَهُ مَعْدِنَ كَلَامِكَ وَوَحْيِكَ وَخَازِنَ عِلْمِكَ وَلِسَانَ تَوْحِيدِكَ وَوَلِيَّ أَمْرِكَ وَمُسْتَحْفِظَ دِينِكَ فَصَلِّ عَلَيْهِ أَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَصْفِيَائِكَ وَحُجَجِكَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ؛

موسیٰ بن جعفر علیہما السلام پر صلوات

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْأَمِينِ الْمُؤْتَمَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ الْبَرِّ الْوَفِيِّ الطَّاهِرِ الزَّكِيِّ النُّورِ الْمُبِينِ الْمُجْتَهِدِ الْمُحْتَسِبِ الصَّابِرِ عَلَى الْأَذَى فِيكَ اللّٰهُمَّ وَكَمَا بَلَّغَ عَنْ آبَائِهِ مَا اسْتُودِعَ مِنْ أَمْرِكَ وَنَهْيِكَ وَحَمَلَ عَلَى الْمَحَجَّةِ وَكَابَدَ أَهْلَ الْعِزَّةِ وَالشِّدَّةِ فِيمَا كَانَ يَلْقَى مِنْ جُهَّالِ قَوْمِهِ رَبِّ فَصَلِّ عَلَيْهِ أَفْضَلَ وَأَكْمَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلَى أَحَدٍ مِمَّنْ أَطَاعَكَ وَنَصَحَ لِعِبَادِكَ إِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

علی ابن موسیٰ علیہما السلام پر صلوات

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الَّذِي ارْتَضَيْتَهُ وَرَضِيتَ بِهِ مَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ اللّٰهُمَّ وَكَمَا جَعَلْتَهُ حُجَّةً عَلَى خَلْقِكَ وَقَائِمًا بِأَمْرِكَ وَنَاصِرًا لِدِينِكَ وَشَاهِدًا عَلَى عِبَادِكَ وَكَمَا نَصَحَ لَهُمْ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَدَعَا إِلَى سَبِيلِكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ فَصَلِّ عَلَيْهِ أَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَوْلِيَائِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ إِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيمٌ ؛

محمد ابن علی علیہما السلام پر صلوات

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عَلَمِ التُّقَى وَنُورِ الْهُدَى وَمَعْدِنِ الْوَفَاءِ وَفَرْعِ الْأَزْكِيَاءِ وَخَلِيفَةِ الْأَوْصِيَاءِ وَأَمِينِكَ عَلَى وَحْيِكَ اللّٰهُمَّ فَكَمَا هَدَيْتَ بِهِ مِنَ الضَّلَالَةِ وَاسْتَنْقَذْتَ بِهِ مِنَ الْحَيْرَةِ وَأَرْشَدْتَ بِهِ مَنِ اهْتَدَى وَزَكَّيْتَ بِهِ مَنْ تَزَكَّى فَصَلِّ عَلَيْهِ أَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَوْلِيَائِكَ وَبَقِيَّةِ أَوْصِيَائِكَ إِنَّكَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ؛

علی بن محمد علیہما السلام پر صلوات

إِمَامِي وَعَلِيٌّ الرِّضَا إِمَامِي
وَمُحَمَّدٌ الْجَوَادُ إِمَامِي وَ
وَعَلِيٌّ الْهَادِي إِمَامِي
وَالْحَسَنُ الْعَسْكَرِيُّ إِمَامِي
وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ إِمَامِي
هٰؤُلَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ
أَجْمَعِينَ أَئِمَّتِي وَسَادَتِي
وَقَادَتِي وَشُفَعَائِي بِهِمْ
أَتَوَلَّى وَمِنْ أَعْدَائِهِمْ أَتَبَرَّأُ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ
اعْلَمْ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ أَنَّ
اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نِعْمَ
الرَّبُّ وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ نِعْمَ الرَّسُولُ
وَأَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَوْلَادَهُ
الْأَئِمَّةَ الْأَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ
الْأَئِمَّةُ وَأَنَّ مَا جَاءَ بِهِ
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
آلِهِ حَقٌّ وَأَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ
وَسُؤَالَ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ
فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ
وَالنُّشُورَ حَقٌّ وَالصِّرَاطَ
حَقٌّ وَالْمِيزَانَ حَقٌّ وَتَطَايُرَ
الْكُتُبِ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ
وَالنَّارَ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ
آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللّٰهَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَصِیِّ الْاَوْصِیَاءِ وَاِمَامِ الْاَتْقِیَاءِ وَخَلَفِ اَئِمَّۃِ الدِّیْنِ وَالْحُجَّۃِ عَلَی الْخَلَائِقِ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰھُمَّ کَمَا جَعَلْتَہٗ نُوْرًا یَسْتَضِیْءُ بِہِ الْمُؤْمِنُوْنَ فَبَشَّرَ بِالْجَزِیْلِ مِنْ ثَوَابِکَ وَاَنْذَرَ بِالْاَلِیْمِ مِنْ عِقَابِکَ وَحَذَّرَ بَاْسَکَ وَذَکَّرَ بِاٰیَاتِکَ وَاَحَلَّ حَلَالَکَ وَحَرَّمَ حَرَامَکَ وَبَیَّنَ شَرَائِعَکَ وَفَرَائِضَکَ وَحَضَّ عَلٰی عِبَادَتِکَ وَاَمَرَ بِطَاعَتِکَ وَنَھٰی عَنْ مَعْصِیَتِکَ فَصَلِّ عَلَیْہِ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ اَوْلِیَائِکَ وَذُرِّیَّۃِ اَنْبِیَائِکَ یَا اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ ان صلوات کا راوی کہتا ہے کہ جب امام حسن عسکری علیہ السلام اپنے اجداد کے صلوات کے ذکر کرنے سے فارغ ہوئے اور اپنی ذات تک نوبت پہنچی تو پھر چپ ہو گئے، میں نے عرض کی باقی ائمہ کے صلوات بھی لکھوائیے تو آپ نے فرمایا کہ یہ ذکر دین کے معالم میں سے ہے اور خداوند عالم نے امر فرمایا کہ جو اس کا اہل ہو اس تک ہم یہ چیزیں پہنچائیں ورنہ مجھے تو یہی پسند تھا کہ میں ساکت رہوں یعنی اپنے صلوات کا ذکر نہ کروں لیکن چونکہ یہ دین کا معاملہ ہے لہٰذا آگے لکھیے،

امام حسن بن علی العسکری علیہما السلام پر صلوات

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرِّ التَّقِیِّ الصَّادِقِ الْوَفِیِّ النُّوْرِ الْمُضِیْءِ خَازِنِ عِلْمِکَ وَالْمُذَکِّرِ بِتَوْحِیْدِکَ وَوَلِیِّ اَمْرِکَ وَخَلَفِ اَئِمَّۃِ الدِّیْنِ الْھُدَاۃِ الرَّاشِدِیْنَ وَالْحُجَّۃِ عَلٰی اَھْلِ الدُّنْیَا فَصَلِّ عَلَیْہِ یَا رَبِّ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ اَصْفِیَائِکَ وَحُجَجِکَ وَاَوْلَادِ رُسُلِکَ یَا اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ ؛

امام العصر جناب ولی الامر المنتظر علیہ السلام پر صلوات

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی وَلِیِّکَ وَابْنِ اَوْلِیَائِکَ الَّذِیْنَ فَرَضْتَ طَاعَتَھُمْ وَاَوْجَبْتَ حَقَّھُمْ وَاَذْھَبْتَ عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَطَھَّرْتَھُمْ تَطْھِیْرًا اَللّٰھُمَّ انْصُرْہُ وَانْتَصِرْ بِہٖ لِدِیْنِکَ وَانْصُرْ بِہٖ اَوْلِیَائَکَ وَاَوْلِیَائَہٗ وَشِیْعَتَہٗ وَاَنْصَارَہٗ وَاجْعَلْنَا مِنْھُمْ اَللّٰھُمَّ اَعِذْہُ مِنْ شَرِّ کُلِّ بَاغٍ وَطَاغٍ وَمِنْ شَرِّ جَمِیْعِ خَلْقِکَ وَاحْفَظْہُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ وَعَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ وَاحْرُسْہُ

یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ پھر کہے اَفَھِمْتَ یا فلان حدیث میں ہے کہ میت جواب میں کہتی ہے کہ میں نے سمجھ لیا پھر یہ کہے ثَبَّتَکَ اللّٰہُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ ھَدَاکَ اللّٰہُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ عَرَّفَ اللّٰہُ بَیْنَکَ وَبَیْنَ اَوْلِیَائِکَ فِیْ مُسْتَقَرٍّ مِّنْ رَّحْمَتِہٖ پھر کہے اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْہِ وَاصْعَدْ بِرُوْحِہٖ اِلَیْکَ وَلَقِّہٖ مِنْکَ بُرْھَانًا اَللّٰھُمَّ عَفْوَکَ عَفْوَکَ کلمہ شریفہ عفوک پر میں نے اس رسالہ کو ختم کیا ہے رجاء واثق ہے کہ عفو الٰہی اس روسیاہ اور ان لوگوں کے جو اس پر عمل کریں گے شامل حال ہو گی وکان ذلک فی اٰخر یوم الجمعۃ التاسع عشر من شھر محرم الحرام ۱۳۲۲ الف وثلثمائۃ وخمس واربعین فی جوار امامنا المسموم مولٰنا الغریب المظلوم ابی الحسن علی بن موسی الرضا علیہ

وَامْنَعْهُ اَنْ يُّوْصَلَ اِلَيْهِ بِسُوْءٍ وَاحْفَظْ فِيْهِ رَسُوْلَكَ وَاٰلَ رَسُوْلِكَ وَاَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ وَاَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ وَانْصُرْ نَاصِرِيْهِ وَاخْذُلْ خَاذِلِيْهِ وَاقْصِمْ بِهٖ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَاقْتُلْ بِهِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَجَمِيْعَ الْمُلْحِدِيْنَ حَيْثُ كَانُوْا مِنْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَامْلَاْ بِهِ الْاَرْضَ عَدْلًا وَاَظْهِرْ بِهٖ دِيْنَ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ وَاجْعَلْنِي اللّٰهُمَّ مِنْ اَنْصَارِهٖ وَاَعْوَانِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَشِيْعَتِهٖ وَاَرِنِيْ فِيْ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَا يَاْمُلُوْنَ وَفِيْ عَدُوِّهِمْ مَا يَحْذَرُوْنَ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ۔

خاتمہ

انبیاۤ عظام علیہم السلام اور امام زادگان عالیمقام اور قبور مومنین مغفورین کی زیارت میں ہے اور اس میں تین مطلب ہیں

پہلا مطلب

واضح رہے کہ انبیاء علیہم السلام کی تعظیم اور تکریم شرعاً اور عقلاً واجب اور لازم ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ لا نفرق بین احد من رسلہ اور ان کی زیارت کرنی راجح اور پسندیدہ فعل ہے اور علماء کرام نے ان کی زیارت کرنے کو بصراحت مستحب فرمایا ہے انبیاء علیہم السلام کی تعداد اگرچہ بہت زیادہ ہے لیکن جن کی قبریں معلوم ہیں وہ بہت کم ہیں۔ اور جن کی قبروں کا اس وقت ہمیں پتہ ہے وہ یہ بزرگوار ہیں ؛۔

زیارت قبور انبیاء علیہم السلام

حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ جناب امیر المومنینؑ کے روضہ میں دفن ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت المقدس کے نزدیک قدس خلیل میں دفن ہیں اور ان کے قرب وجوار میں جناب سارہ آپکی زوجہ مبارکہ اور جناب اسحٰق اور حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہم السلام بھی دفن ہیں اور جناب اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ جناب ہاجرہ مسجد الحرام میں حجر کے پاس دفن ہیں اور یہیں پر اور انبیاء کی قبریں بھی ہیں، امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ رکن اور مقام کا درمیانہ حصہ انبیاء علیہم السلام کی قبروں سے پر ہے، اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ رکن یمانی اور حجر الاسود کے درمیان ستر پیغمبر دفن ہیں اور بیت المقدس میں پیغمبروں کی ایک جماعت دفن ہے مثل حضرت داوٗد اور سلیمان وغیرہ علیہم السلام اور یہ قبور طاہرہ وہاں کے لوگوں کے درمیان معروف ہیں اور جناب زکریا علیہ السلام کی قبر حلب میں مشہور ہے، اور جناب یونس علیہ السلام کیلئے کوفہ کی نہر کے کنارے قبہ اور بقعہ معروف ہے اور جناب ہودؑ اور صالح علیہما السلام

وعلى اٰبائه السلام من الحق القيوم والحمد لله اولاً واخراً وصلى الله على محمد واٰله

كتبه بيمناه الوازرة عباس بن محمد رضا القمي عفي عنهما۔

ملحقات

باقیات صالحات

بسم الله الرحمن الرحيم

چند مختصر دعاؤں اور عوذات کا بیان جو کتاب بحار الانوار سے ذکر ہوئے ہیں اور جنہیں کتاب باقیات صالحات سے ملحق کیا گیا ہے، پہلی دعا حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک دفتر سے ایک طولانی دعا پڑھ رہا ہے حضرت نے فرمایا اے شخص وہ خدا جو زیادہ کو سنتا ہے وہ تھوڑی چیز کا بھی جواب دیتا ہے وہ شخص کہنے لگا اے میرے مولا آپ فرمائیں میں

کی قبر نجف اشرف کی وادی السلام میں معروف ہے اور جناب ذی الکفل کی قبر کوفہ سے چند ایک فرسخ پر مشہور ہے اور اس شہر کا نام بھی ذی الکفل ہے اور موصل میں جناب جرجیس اور شہر سے باہر جناب شیث ھبۃ اللہ اور شوش میں جناب دانیال اور براثا مسجد کے قریب جو کاظمین میں ہے جناب یوشع علیہ السلام کی قبریں ہیں **کیفیتِ زیارت** احادیث میں ان بزرگواروں کی مخصوص زیارت وارد نہیں ہوئی البتہ حضرت آدم اور حضرت نوح علیہما السلام کی زیارت جناب امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کے ساتھ وارد ہوئی ہے لیکن زیارت جامعہ کی پہلی روایت جو ہم نے نقل کی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی زیارت میں اسی زیارت جامعہ کو پڑھا جاسکتا ہے اور اس مطلب کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ شیخ جلیل محمد بن المشہدی نے مزار میں اور سید اجل علی بن طاؤس نے مصباح الزائر کے آدابِ کوفہ کے باب میں جناب یونس علیہ السلام کی زیارت یہی زیارتِ جامعہ ذکر کی ہے۔ اور گمان غالب یہی ہوتا ہے کہ ان کا اس زیارت کو جناب یونس علیہ السلام کے لئے نقل کرنا اس قاعدہ کلیہ کے ماتحت ہے جو سابقہ روایت سے ظاہر ہوتا ہے لہٰذا جو شخص انبیاء علیہم السلام کی زیارت میں زیارت جامعہ کو پڑھے تو بہت ہی مناسب ہے اور چونکہ زیارتِ جامعہ کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ لہٰذا دوبارہ اس کا یہاں پر نقل کرنا چنداں ضروری نہیں۔ **دوسرا مطلب** امام زادگان اور شہزادگان عالی مقام کی زیارت میں کہ جن کی قبور محل فیض اور برکت اور نزولِ رحمت الٰہیہ اور عنایت خداوند ہیں علماء اعلام نے ان کی زیارت کو مستحب فرمایا ہے اور الحمد للہ کہ کوئی شہر بلکہ کوئی دیہات بلکہ پہاڑوں کے دامن تک یہ قبور بیچاروں اور عاجزین اور مظلومین کے لئے پناہ گاہ اور پریشان دلوں کے لئے موجب تسلی ہیں اور قیامت تک رہیں گی اور اکثر ان قبور سے معجزات اور خارق عادات دیکھے گئے ہیں لیکن مخفی نہ رہے کہ امام زادگان کہ جن کے لئے دور و دراز سے سفر کرکے اطمینان قلب اور درکِ فیض کے لئے جانا چاہیئے اس سے پہلے دو چیزوں کو نظر میں رکھکر اس مقصد کے لئے ارادہ کرے۔ پہلے حسب و نسب کے علاوہ اس صاحب قبر کی عظمت اور جلالت جو کتب تاریخ اور رجال سے ظاہر ہوتی ہے اسے معلوم کرے دوسرے اس امام زادہ کی اس قبر کا فی الواقع ہونا بھی معلوم ہو اگرچہ ان دونوں چیزوں کا کسی ایک میں جمع ہونا بہت ہی مشکل ہے اور ہم نے ھدیۃ الزائرین میں ان میں سے بعض بزرگوں کا ذکر کیا ہے اور نفثۃ

دفع غم کی دعا

کیا کروں حضرت نے فرمایا یہ کہو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ نِعْمَةٍ وَ اَسْئَلُ اللّٰهَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ كُلِّ شَرٍّ وَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ دوسری دعا یہ وہ دعا ہے جو حضرت صادق علیہ السلام نے اپنے بعض اصحاب کو تعلیم فرمائی تاکہ وہ ہول و غم کو دور کرنے کیلئے پڑھے اَعْدَدْتُ لِكُلِّ عَظِيْمَةٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لِكُلِّ هَمٍّ وَ غَمٍّ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُحَمَّدٌ النُّوْرُ الْاَوَّلُ وَ عَلِيٌّ النُّوْرُ الثَّانِيْ وَ الْاَئِمَّةُ الْاَبْرَارُ عُدَّةٌ لِلِقَاءِ اللّٰهِ وَ حِجَابٌ مِنْ اَعْدَاءِ اللّٰهِ وَ ذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لِعَظَمَةِ اللّٰهِ وَ اَسْئَلُ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ الْكِفَايَةَ تیسری دعا وہ دعا ہے جو بیماری اور سختیوں کو دور کرنے کیلئے ہے سید ابن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کا تجربہ کیا ہے اس کو ایک رقعہ میں لکھے یَا مَنِ اسْمُهٗ

فضیلت زیارت معصومہ قم

المصدور اور منتہی الامال میں محسن بن حسین کی طرف اشارہ کیا ہے اور یہاں پر ان چیزوں کے ذکر کا موقع نہیں لہٰذا میں ان میں سے صرف دو بزرگواروں کا یہاں پر ذکر کرتا ہوں پہلے سیدۃ جلیلہ معظمہ حضرت فاطمہ بنت موسیٰ بن جعفر علیہا و علیہم السلام ہیں اور جو حضرت معصومہ قم کے اسم گرامی سے معروف اور مشہور ہیں اور ایران کے شہر قم میں مدفون ہیں اور جن کے لئے ایک بہت بہترین گنبد طلائی اور ضریح نقرائی اور صحن وسیع بنایا گیا ہے اور بہت کافی خادم اس روضہ مبارک کے موجود ہیں اور بہت کافی وقف اس کے لئے کئے جا چکے ہیں۔ یہ بارگاہ تمام مخلوق اور بالخصوص اہل قم کیلئے پناہ گاہ ہے اور سال کے دوران میں لوگ بہت دور دور سے سفر کرکے ان کی زیارت کیلئے اور درک فیض کے لئے آتے رہتے ہیں اور خصوصاً اس زمانہ ۱۳۷۹ھ میں یہ شہر عالم شیعیت کیلئے مرکز علم بن چکا ہے اور بہت کافی مدارس دینیہ بنائے گئے ہیں اور موثق ذریعے سے معلوم ہوا ہے کہ آج کل آٹھ ہزار دینی طالب علم وہاں پر چشمہ علم اہلبیت سے سیراب ہو کر ہر سال اطرافِ عالم میں جاکر علوم آل محمد کی ترویج کرتے ہیں اور اس مرکز کے اعلم دوراں کی اجازت سے لاہور میں جامع المنتظر وسن پورہ کی تاسیس اس مترجم حقیر نے ڈال رکھی ہے دعا ہے کہ علوم آل محمد کے حوزہ علمیہ روز بروز ترقی کریں امین۔ معصومہ قم کی فضیلت اور جلالت احادیث سے بہت زیادہ ظاہر ہوتی ہے شیخ صدوق نے بسند حسن جو صحیح کی طرح ہے میں سعد بن سعد سے روایت کی ہے کہ امام رضا علیہ السلام سے جناب فاطمہ بنت موسیٰ الکاظم علیہا السلام کی زیارت کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جو شخص معصومہ کی زیارت کیلئے جائے تو اس کے لئے جنت ہوگی۔ بسند معتبر امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص میری پھوپھی جناب معصومہ کی زیارت قم میں کرے اس کے لئے جنّت ہوگی علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے بعض زیارات کی کتب سے علی بن ابراہیم اور انہوں نے اپنے والد سعد اشعری قمی سے اور انہوں نے امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ اے سعد۔ تمہارے قریب ہماری ایک قبر ہے میں نے عرض کی کہ میں آپ پر قربان ہو جاؤں کیا آپ جناب فاطمہ بنت موسیٰ الکاظم کی قبر فرما رہے ہیں تو آپ نے فرمایا ہاں، جو شخص ان کی معرفت رکھتے ہوئے زیارت کرے تو اس کے لئے جنت ہوگی جب تم ان کی قبر مبارک پر پہنچو تو سرہانے کی طرف قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑے ہو جایئے اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر اور تینتیس دفعہ سبحان اللہ اور تینتیس دفعہ الحمد للہ پڑھیئے اور اس کے بعد یہ زیارت

دفع امراض کی دعا

دَوَآءٌ وَذِكْرُهُ شِفَآءٌ يَا مَنْ يَجْعَلُ الشِّفَاءَ فِيمَا يَشَآءُ مِنَ الْاَشْيَآءِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ شِفَآئِیْ مِنْ هٰذَا الدَّآءِ فِیْ اِسْمِكَ هٰذَا اٰمِیْن

دس مرتبہ یا اللہ لکھے دس دفعہ یا رب دس دفعہ یا ارحم الراحمین

چوتھی دعا دبیر لکیلئے یعنی چھوٹے دانے جو انسان کے جسم پر نکل آتے ہیں حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب تو ان کو محسوس کرے تو انگشت شہادت اس کے اوپر رکھ کے اس کو چکر دے اور سات مرتبہ لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم اور ساتویں دفعہ اس انگلی شہادت کو اس دانہ کے اوپر چھپا دے اور اس کو فشار دے، پانچویں دعا روایت میں ہے کہ خنازیر کیلئے مکرر یہ کہے یا رؤف یا رحیم یا رب یا سیدی

چھٹی دعا درد کمر کے متعلق روایت میں ہے کہ درد والی جگہ پر اپنا ہاتھ رکھے اور تین مرتبہ یہ پڑھے وَمَا كَانَ

پڑھیں اَلسَّلَامُ عَلٰی اٰدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی نُوْحٍ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مُوْسٰی كَلِيْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی عِيْسٰی رُوْحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ خَاتَمَ
النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَصِيَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا سِبْطَيْ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَسَيِّدَيْ شَبَابِ
اَهْلِ الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ سَيِّدَ الْعَابِدِيْنَ وَقُرَّةَ عَيْنِ النَّاظِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بَاقِرَ الْعِلْمِ بَعْدَ النَّبِيِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ الصَّادِقَ الْبَارَّ
الْاَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُوْسَی بْنَ جَعْفَرٍ الطَّاهِرَ الطُّهْرَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلِيَّ بْنَ مُوْسَی الرِّضَا
الْمُرْتَضٰی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ التَّقِيَّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ النَّقِيَّ النَّاصِحَ
الْاَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اَلسَّلَامُ عَلَی الْوَصِيِّ مِنْ بَعْدِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِكَ
وَسِرَاجِكَ وَوَلِيِّ وَلِيِّكَ وَوَصِيِّ وَصِيِّكَ وَحُجَّتِكَ عَلٰی خَلْقِكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ فَاطِمَةَ وَخَدِيْجَةَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ يَا بِنْتَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ وَلِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُخْتَ
وَلِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا عَمَّةَ وَلِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ مُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ عَرَّفَ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ فِی الْجَنَّةِ وَحَشَرَنَا فِيْ زُمْرَتِكُمْ وَاَوْرَدَنَا
حَوْضَ نَبِيِّكُمْ وَسَقَانَا بِكَاْسِ جَدِّكُمْ مِنْ يَدِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
اَسْئَلُ اللّٰهَ اَنْ يُرِيَنَا فِيْكُمُ السُّرُوْرَ وَالْفَرَجَ وَاَنْ يَجْمَعَنَا وَاِيَّاكُمْ فِيْ زُمْرَةِ جَدِّكُمْ مُحَمَّدٍ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَنْ لَا يَسْلُبَنَا مَعْرِفَتَكُمْ اِنَّهٗ وَلِيٌّ قَدِيْرٌ اَتَقَرَّبُ اِلَی اللّٰهِ بِحُبِّكُمْ وَالْبَرَائَةِ
مِنْ اَعْدَائِكُمْ وَالتَّسْلِيْمِ اِلَی اللّٰهِ رَاضِيًا بِهٖ غَيْرَ مُنْكِرٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٍ وَعَلٰی يَقِيْنِ مَا اَتٰی بِهٖ مُحَمَّدٌ
وَبِهٖ رَاضٍ نَطْلُبُ بِذٰلِكَ وَجْهَكَ يَا سَيِّدِيْ اَللّٰهُمَّ وَرِضَاكَ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ يَا فَاطِمَةُ
اشْفَعِيْ لِيْ فِی الْجَنَّةِ فَاِنَّ لَكِ عِنْدَ اللّٰهِ شَاْنًا مِنَ الشَّاْنِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَخْتِمَ لِيْ بِالسَّعَادَةِ
فَلَا تَسْلُبْ مِنِّيْ مَا اَنَا فِيْهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لَنَا وَتَقَبَّلْهُ

ناف اور سر درد کی دعا

لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ
اللّٰهِ كِتَابًا مُّؤَجَّلًا وَمَنْ
يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ
مِنْهَا وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ
نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ
پھر سات مرتبہ انا انزلناہ پڑھے
تو انشاء اللہ عافیت پائے گا
ساتویں دعا درد ناف کیلئے
روایت میں ہے کہ درد والی
جگہ پر ہاتھ رکھے اور تین مرتبہ
یہ کہے وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ
لَا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْ
بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ
تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ
انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا
آٹھواں وہ تعویذ ہے جو حضرت
امام رضا علیہ السلام سے ہر درد
کیلئے وارد ہوا ہے اُعِيْذُ نَفْسِيْ
بِرَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ السَّمَاءِ
اُعِيْذُ نَفْسِيْ بِالَّذِيْ لَا يَضُرُّ
مَعَ اسْمِهٖ دَاءٌ اُعِيْذُ نَفْسِيْ
بِاللّٰهِ الَّذِيْ اسْمُهٗ بَرَكَةٌ وَّ
شِفَاءٌ نویں تیز درد خاصرہ یعنی
بیٹھنے کے وقت بدن کا جو
حصہ نیچے ہوتا ہے روایت
میں ہے کہ جب تو نماز سے فارغ

بِكَرَمِكَ وَعِزَّتِكَ وَبِرَحْمَتِكَ وَعَافِيَتِكَ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْماً يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ دوسرے امام زادہ لازم التعظیم جناب شاہزادہ عبدالعظیم ہیں آپ کا سلسلہ نسب چار واسطوں سے جناب امام حسن علیہ السلام تک پہنچتا ہے اور وہ یوں عبدالعظیم بن عبداللہ بن علی بن الحسن بن زید بن الحسن بن علی بن ابی طالب علیہم السلام آپ کی قبر مبارک رائی یعنی طہران کے محلہ میں ہے جو آجکل شاہ عبدالعظیم کے شہر سے مشہور ہے طہران سے وہاں تک بسیں وغیرہ ہر وقت جاتی رہتی ہیں، آپ کی قبر مبارک پناہ گاہ عوام وخواص ہے، آپ کا علو مقام اور جلالت شان بہت ہی واضح ہے محتاج بیان نہیں کیونکہ آپ علاوہ خاندان نبوت ہونے کے ایک بہت بڑے محدثین اور اعاظم علماء کرام میں سے تھے اور زاہد صاحب تقوی اور ورع تھے اور جناب جواد اور ہادی علیہما السلام کے صحابہ میں سے تھے اور آپکی خدمت میں انہیں ایک خاص ربط و توسل تھا بہت زیادہ احادیث ان دو اماموں سے انہوں نے روایت کی ہیں۔ وہی بزرگوار خطب امیر المؤمنین کے نام سے معروف کتاب کے مؤلف ہیں اور کتاب یوم ولیلہ انہوں نے اپنے عقائد کے بیان میں لکھکر اپنے امام زمانہ جناب علی الہادی علیہ السلام کی خدمت میں پیش کی تو آپنے اس کی تصدیق فرمائی اور فرمایا کہ یہی وہ دین اور عقیدہ ہے کہ جسے خداوند عالم نے اپنے بندوں کیلئے معین کیا خداوند عالم تجھے اس عقیدہ و دین پر دنیا اور آخرت میں ثابت قدم رکھے۔ صاحب بن عباد نے ایک مختصر رسالہ آپکے حالات میں لکھا ہے کہ جسے ہمارے استاد محترم علامہ نوری مرحوم نے مستدرک الوسائل کے آخر میں لکھ دیا ہے اسی رسالہ میں اور رجال نجاشی میں یہ واقعہ موجود ہے کہ جناب شاہ عبدالعظیم بادشاہِ وقت کے خوف سے بھاگے اور شہر بشہر اپنے آپ کو قاصد ظاہر کر کے پھرتے رہے یہاں تک کہ آپ شہر رائی پہنچے اور سار بانوں میں اپنے آپ کو چھپا کر کے رکھا اور بقول نجاشی سکتہ الموالی کے بعض شیعوں کے پاس سرداب میں چھپے رہے دن کو روزہ اور رات کو اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے اور چھپ کر کبھی باہر آتے اور اس قبر کی زیارت کرتے تھے جو اب آپ کی قبر کے مقابل ہے اور فرماتے تھے کہ یہ قبر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ایک فرزند کی ہے، آپکے پہلے تو ایک دو شیعہ پہچانتے تھے لیکن کچھ مدت کے بعد لوگوں نے آپ کو پہچان لیا، ایک شیعہ نے جناب رسالت پناہ کو خواب میں دیکھا کہ میرے فرزند کو سکتہ الموالی سے جاکر عبدالجبار کے باغ میں سیب کے

قولنج کی دعا

ہو تو اپنا ہاتھ سجدہ کی جگہ پر رکھے پھر اس کو خاصرہ پر پھیر اور سورہ قد افلح کے آخری حصہ یعنی افحسبتم انما خلقناکم عبثا سے لیکر آخر سورہ مبارکہ تک پڑھ۔ دسویں چیز درد شکم اور قولنج وغیرہ کیلئے یہ پڑھ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا آخر آیت تک پھر سات مرتبہ سورہ الحمد کو پڑھ یہ مجرب ہے گیارہویں دعا شخص مہموم کی دعا ہے اور وہ اس شخص کو کہتے ہیں کہ جس پر کوئی بلاء مصیبت آپڑی ہو اور اس کے سبب منقطع ہو چکے ہوں تو جمعہ کی رات نماز عشا سے فارغ ہونے کے بعد یہ کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ، بارھویں دعا حضرت موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام کی دعا ہے جو زندان سے چھوٹنے کیلئے ہے يَا مُخَلِّصَ الشَّجَرِ مِنْ بَيْنِ رَمْلٍ وَطِيْنٍ وَمَاءٍ وَيَا مُخَلِّصَ اللَّبَنِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ وَيَا مُخَلِّصَ الْوَلَدِ مِنْ بَيْنِ مَشِيْمَةٍ وَرَحِمٍ وَيَا

درخت کے نزدیک دفن کریں گے اور یہ وہ جگہ ہے جہاں اب شاہ عبدالعظیم دفن ہیں وہ شخص اس باغ کے مالک کے پاس گیا کہ وہ باغ اور درخت خرید کرے تو مالک نے پوچھا کہ یہ کس لئے خرید کرتے ہو تو اس نے اپنا خواب ان سے بیان کیا، مالک باغ نے کہا کہ میں نے بھی اس قسم کا خواب دیکھا ہے اور میں نے اس درخت کی اور اس سب باغ کو اس سید مذکور کیلئے اور دوسرے شیعوں کیلئے وقف کر دیا ہے کہ وہ اپنے مردے وہاں دفن کریں۔ شاہ عبدالعظیم بیمار ہوئے اور چند دن کے بعد رحمت خداوندی سے جا ملے اور جب   اسے غسل دینے کیلئے کپڑے اتارے گئے تو ایک رقعہ ان کی جیب میں سے ملا کہ جس میں انہوں نے اپنا اسم گرامی اور حسب و نسب تحریر کیا ہوا تھا کہ میں ابو القاسم عبدالعظیم ہوں اور میں فرزند عبداللہ جو فرزند حسن اور جو فرزند زید فرزند امام حسن علیہ السلام ہیں صاحب بن عباد نے عبدالعظیم کے علم کے متعلق لکھا ہے کہ ابو تراب رویانی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے ابو حماد رازی سے سنا ہے کہ وہ کہہ رہے تھے کہ ایک دن میں امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں سر من رائی حاضر ہوا اور کافی حلال اور حرام کے مسئلے آپ سے پوچھے اور آپ نے ان کے جوابات فرمائے جب میں آپ سے رخصت ہونے لگا تو آپ نے مجھ سے فرمایا اے حماد، جب تمہیں اپنے شہر   رائی) کوئی دینی مشکل مسئلہ پیش آئے تو جا کر جناب عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی سے پوچھنا اور میرا انہیں سلام بھی کہہ دینا، محقق داماد نے کتاب رواشح میں لکھا ہے کہ بہت کافی احادیث جناب عبدالعظیم کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں اور یہ بھی روایت میں ہے کہ جو شخص ان کی زیارت کرے بہشت اس کیلئے واجب ہے شیخ شہید ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیہ میں اسی خبر کا خلاصہ بعض نسابین سے نقل فرمایا ہے۔ ابن بابویہ اور ابن قولویہ نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ رائی کا ایک شخص جناب امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ کہاں تھے تو اس نے جواب دیا کہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو گیا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم عبدالعظیم کی قبر کی زیارت کرتے جو تمہارے نزدیک ہے تو مثل اس کے ہوتے جس نے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی ہے۔ فقیر کہتا ہے کہ علماء کرام نے اس بزرگوار کے لئے کوئی مخصوص زیارت نقل نہیں کی البتہ فخر المحققین اقا جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زیارت کی کتاب میں فرمایا ہے۔ کہ شاہ عبدالعظیم کی یوں زیارت بجالانا مناسب ہے اَلسَّلَامُ عَلٰی اٰدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی نُوْحٍ نَبِیِّ اللّٰهِ

قید سے رہائی کی دعا

مُخَلِّصَ النَّارِ مِنْ بَیْنِ الْمَدَرِ
وَالْحَجَرِ وَیَا مُخَلِّصَ الزَّوْجِ
مِنْ بَیْنِ الْاَحْشَآءِ وَ الْاَمْعَآءِ
خَلِّصْنِیْ مِنْ یَدَیْ هٰرُوْنَ
روایت میں ہے کہ حضرت
نے جب یہ دعا ہارون کی قید
میں پڑھی بعد اس کے کہ رات
ہو چکی تھی اور آپ نے تجدید
وضو کی اور چار رکعت نماز
پڑھی تو ہارون نے ایک
ہولناک خواب دیکھا اور ڈرا
اور حکم دیا کہ آنحضرت کو زندان
سے رہا کیا جائے۔ تیرھویں
دعا دعا فرج ہے وہ یہ ہے
اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ ذُنُوْبِیْ
قَدْ اَخْلَقَتْ وَجْهِیْ عِنْدَكَ
فَاِنِّیْ اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ
نَبِیِّ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَ عَلِیٍّ وَ
فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ
وَ الْاَئِمَّةِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ
اور جان سے کہ فرج کی دعائیں
بہت سی ہیں اور منجملہ ان کے
ایک دعا الہی عظم البلاء
قد خابت الا لدیک ...
[illegible]
یہ دعا مفاتیح میں شب جمعہ

زیارت شاہ عبد العظیم

اَلسَّلَامُ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُوسٰى كَلِيمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى عِيسٰى رُوحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ
وَصِيَّ رَسُولِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا سِبْطَيِ
الرَّحْمَةِ وَسَيِّدَيْ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ سَيِّدَ الْعَابِدِينَ وَقُرَّةَ
عَيْنِ النَّاظِرِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بَاقِرَ الْعِلْمِ بَعْدَ النَّبِيِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَعْفَرَ
بْنَ مُحَمَّدٍ الصَّادِقَ الْبَارَّ الْأَمِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ الطَّاهِرَ الطُّهْرَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا الْمُرْتَضٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ التَّقِيَّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلِيَّ
بْنَ مُحَمَّدٍ النَّقِيَّ النَّاصِحَ الْأَمِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اَلسَّلَامُ عَلَى الْوَصِيِّ مِنْ بَعْدِهِ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى نُورِكَ وَسِرَاجِكَ وَوَلِيِّ وَلِيِّكَ وَوَصِيِّ وَصِيِّكَ وَحُجَّتِكَ عَلٰى خَلْقِكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
أَيُّهَا السَّيِّدُ الزَّكِيُّ وَالطَّاهِرُ الصَّفِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ السَّادَةِ الْأَطْهَارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ
الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ وَعَلٰى ذُرِّيَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْعَبْدِ الصَّالِحِ الْمُطِيعِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا أَبَا الْقَاسِمِ ابْنَ السِّبْطِ الْمُنْتَجَبِ الْمُجْتَبٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ زِيَارَتُهُ ثَوَابُ زِيَارَةِ سَيِّدِ
الشُّهَدَاءِ يُرْتَجٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ عَرَّفَ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ فِي الْجَنَّةِ وَحَشَرَنَا فِي زُمْرَتِكُمْ
وَأَوْرَدَنَا حَوْضَ نَبِيِّكُمْ وَسَقَانَا بِكَأْسِ جَدِّكُمْ مِنْ يَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ أَسْأَلُ اللّٰهَ أَنْ يُرِيَنَا فِيكُمُ السُّرُورَ وَالْفَرَجَ وَأَنْ يَجْمَعَنَا وَإِيَّاكُمْ فِي زُمْرَةِ جَدِّكُمْ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَنْ لَا يَسْلُبَنَا مَعْرِفَتَكُمْ إِنَّهُ وَلِيٌّ قَدِيرٌ أَتَقَرَّبُ إِلَى اللّٰهِ
بِحُبِّكُمْ وَالْبَرَاءَةِ مِنْ أَعْدَائِكُمْ وَالتَّسْلِيمِ إِلَى اللّٰهِ رَاضِيًا بِهِ غَيْرَ مُنْكِرٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٍ وَعَلٰى
يَقِينِ مَا أَتٰى بِهِ مُحَمَّدٌ نَطْلُبُ بِذٰلِكَ وَجْهَكَ يَا سَيِّدِي اَللّٰهُمَّ وَرِضَاكَ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ يَا سَيِّدِي
وَابْنَ سَيِّدِي اشْفَعْ لِي فِي الْجَنَّةِ فَإِنَّ لَكَ عِنْدَ اللّٰهِ شَأْنًا مِنَ الشَّأْنِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَخْتِمَ
لِي بِالسَّعَادَةِ فَلَا تَسْلُبْ مِنِّي مَا أَنَا فِيهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ

نماز وتر کے لیے دعا

صفحہ ۵۶۳ کے اعمال میں گذر چکی ہے
چودھویں دعا وہ دعا شریفہ
ہے جو نماز وتر میں پڑھی
جاتی ہے علامہ مجلسی رحمۃ اللہ
علیہ نے اس کو بحار میں کتاب
اختیار سے نقل کیا ہے اور
فرمایا ہے کہ اپنے ہاتھوں کو
آسمان کی طرف بلند کر اور یہ
کہے إلٰهي كيف أصدر عن بابك
بخيبة منك وقد قصدته
على ثقة بك إلٰهي كيف
تؤيسني من عطائك وقد
أمرتني بدعائك صلّ
على محمد وآل محمد
وارحمني إذا اشتدّ الأنين
وحظر عليّ العمل وانقطع
منّي الأمل وأفضيت
إلى المنون وبكت عليّ
العيون وودّعني الأهل
والأحباب وحُثي عليّ
التراب ونُسي اسمي وبلي
جسمي وانطمس ذكري
وهُجر قبري فلم يزرني زائر
ولم يذكرني ذاكر و
ظهرت منّي المآثم و
استولت عليّ المظالم

لَنَا وَتَقَبَّلْهُ بِكَرَمِكَ وَعِزَّتِكَ وَبِرَحْمَتِكَ وَعَافِيَتِكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ فخر المحققین نے فرمایا ہے کہ بعض اخبار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب جناب عبد العظیم رای میں اقامت پذیر تھے بعض اوقات چھپکر باہر آتے اور اس قبر کی زیارت کرتے تھے جو انکی قبر مبارک کے مقابل کہ جس کے سامنے راستہ پڑتا ہے اور خود فرماتے تھے کہ یہ قبر امام موسٰی کاظم علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک بزرگوار کی ہے اور آج کل وہاں پر جو یہ قبر ہے وہ امام زادہ حمزہ فرزند امام موسٰی الکاظم کے نام سے مشہور اور منسوب ہے اور بظاہر یہی وہ قبر ہو گی کہ جس کی زیارت جناب شاہ عبد العظیم کیا کرتے تھے لہٰذا مومنین بھی ان کی زیارت اسی سابقہ زیارت سے پڑھ سکتے ہیں فقط فقرہ اسلام یا ابا القاسم اور اس کے بعد والا فقرہ نہ پڑھیں۔ کیونکہ یہ فقرے جناب عبد العظیم کے نام سے مختص ہیں یہ بھی واضح رہے کہ امام زادہ حمزہ کے صحن مبارک میں جناب شیخ جلیل سید قدوۃ المفسرین جمال الدین ابو الفتوح حسین بن علی خزاعی مشہور تفسیر ابو الفتوح رازی کے مصنف اور مؤلف کی قبر بھی ہے اور جناب شیخ صدوق رئیس المحدثین المعروف ابن بابویہ کی قبر عبد العظیم شہر کے نزدیک ہے ان حضرات کی زیارت سے بھی غفلت نہ کی جائے، تیسرا مطلب مومنین کی قبروں کی زیارت میں ہے، جناب شیخ ثقہ جلیل القدر جعفر بن قولویہ قمی نے عمرو بن عثمان رازی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے جناب امام موسٰی بن جعفر علیہما السلام سے سنا ہے کہ جو شخص ہماری زیارت کرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو تو وہ ہمارے شیعوں میں صالح مومنوں کی زیارت کرے تو اس کیلئے وہی ثواب لکھا جائے گا جو ہماری زیارت کا ثواب ہے اور جو شخص ہمارے ساتھ صلہ اور نیکی کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو وہ ہمارے دوستداروں صالح انسانوں کے ساتھ صلہ اور نیکی کرے تا کہ اس کے لئے وہی ثواب جو ہمارے ساتھ صلہ اور نیکی کرنے کا ہے لکھا جائے یہ بھی بسند صحیح انہوں نے محمد بن احمد بن یحیٰی الاشعری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں مکہ معظمہ میں فید نامی مکان سے علی بن بلال کے ساتھ محمد بن اسمٰعیل بن بزیع کی قبر کی طرف گیا مجھے علی بن بلال نے کہا کہ اسی قبر والے نے امام رضا علیہ السلام سے مجھے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ جو شخص برادر مومن کی قبر پر آئے اور اپنا ہاتھ اس کی قبر پر رکھکر سات دفعہ سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہ پڑھے تو وہ فزع اکبر یعنی قیامت کے دن بہت بڑے خوف سے محفوظ رہے گا، ایک

وَطَالَتْ شِكَايَةُ الْمَظْلُوْمِ
وَاتَّصَلَتْ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ
صَلِّ اللّٰهُمَّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ
اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَرْضِ خُصُوْمِيْ
عَنِّيْ بِفَضْلِكَ وَاِحْسَانِكَ
وَجُدْ عَلَيَّ بِعَفْوِكَ وَرِضْوَانِكَ
اِلٰهِيْ ذَهَبَتْ اَيَّامُ لَذَّاتِيْ
وَبَقِيَتْ مَاٰثِمِيْ وَتَبِعَاتِيْ وَ
قَدْ اَتَيْتُكَ مُنِيْبًا تَائِبًا
فَلَا تَرُدَّنِيْ مَحْرُوْمًا وَّلَا خَائِبًا
اَللّٰهُمَّ اٰمِنْ رَوْعَتِيْ وَاغْفِرْ
زَلَّتِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ
التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ پندرھویں
دعا ہے یہ وہ دعا ہے کہ جو نماز
تہجد کے بعد پڑھی جاتی
ہے اور یہ دعا مصباح
المتہجد کے مطابق یوں
ہے . . . . .
. . . .
. . . .
اُنَاجِيْكَ يَا مَوْجُوْدُ فِيْ
كُلِّ مَكَانٍ لَعَلَّكَ
تَسْمَعُ نِدَائِيْ فَقَدْ عَظُمَ
جُرْمِيْ وَقَلَّ حَيَائِيْ مَوْلَايَ
يَا مَوْلَايَ اَيَّ الْاَهْوَالِ
اَتَذَكَّرُ وَاَيَّهَا اَنْسٰى

زیارت قبور مومنین

• روایت میں بھی یہی کیفیت نقل کی ہے لیکن اس میں صرف یہ زیادہ کیا ہے کہ وہ قبلہ رخ ہو کر بیٹھے، مؤلف کہتا ہے کہ یہ محفوظ رہنا جو روایت میں ہے شاید مراد وہ پڑھنے والا ہو جیسا کہ ظاہر روایت بھی یہی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ صاحب قبر یعنی مردہ مراد ہو جیسا کہ اس حدیث سے اس کی تائید ہوتی ہے جسے سید بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے اور بعد میں آئے گی۔ کامل الزیارۃ میں بسند معتبر منقول ہے کہ عبد الرحمان بن ابی عبد اللہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ میں مومنین کی قبروں پر ہاتھ کس طرح رکھوں تو آپ نے اپنے ہاتھ سے زمین کی طرف اشارہ کرکے زمین پر ہاتھ رکھا اور خود قبلہ کی طرف منہ کئے ہوئے تھے۔ بسند صحیح منقول ہے کہ عبد اللہ بن سنان نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ مومنین کی قبروں پر سلام کس طرح کرنا چاہیے تو آپ نے فرمایا کہ یوں کرو اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب تم قبرستان میں داخل ہو تو یوں کہو اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الْاَرْوَاحِ الْفَانِیَۃِ وَالْاَجْسَادِ الْبَالِیَۃِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَۃِ الَّتِیْ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْیَا وَھِیَ بِکَ مُؤْمِنَۃٌ اَدْخِلْ عَلَیْھِمْ رَوْحًا مِنْکَ وَسَلَامًا مِنِّیْ اور خداوند عالم حضرت آدم سے لیکر قیامت تک کی مخلوق کے برابر اس کیلئے حسنات لکھے گا حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص قبرستان میں داخل ہو تو یہ کہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ اَھْلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَا اَھْلَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بِحَقِّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَیْفَ وَجَدْتُمْ قَوْلَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ اَھْلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بِحَقِّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اغْفِرْ لِمَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَۃِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ خداوند عالم اس کیلئے پچاس سال کی عبادت کا ثواب لکھے گا اور پچاس سال کے گناہ اس کے اور اس کے والدین کے مٹادے گا ایک روایت میں ہے کہ جب قبرستان سے گذرے تو سب سے بہتر کلام جو وہاں پڑھے وہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ وَلِّھِمْ مَا تَوَلَّوْا وَاحْشُرْھُمْ مَعَ مَنْ اَحَبُّوْا سید بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے مصباح الزائر میں کہا ہے کہ جب تم مومنین کی زیارت کا قصد کرو تو بہتر یہی ہے کہ جمعرات کا دن ہو ورنہ جب بھی چاہو جاؤ اور ان کی زیارت کی کیفیت یوں ہے کہ قبلہ کی طرف منہ کرکے اپنے ہاتھ کو قبر پر رکھے اور یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ غُرْبَتَہٗ وَصِلْ وَحْدَتَہٗ وَاٰنِسْ وَحْشَتَہٗ وَاٰمِنْ رَوْعَتَہٗ وَاَسْکِنْ اِلَیْہِ مِنْ رَحْمَتِکَ

نماز تہجد کی دعا

وَلَوْ لَمْ یَکُنْ اِلَّا الْمَوْتُ لَکَفٰی کَیْفَ وَمَا بَعْدَ الْمَوْتِ اَعْظَمُ وَاَدْھٰی مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ حَتّٰی مَتٰی وَاِلٰی مَتٰی اَقُوْلُ لَکَ الْعُتْبٰی مَرَّۃً بَعْدَ اُخْرٰی ثُمَّ لَا تَجِدُ عِنْدِیْ صِدْقًا وَلَا وَفَاءً فَیَا غَوْثَاہُ ثُمَّ وَا غَوْثَاہُ بِکَ یَا اَللّٰہُ مِنْ ھَوًی قَدْ غَلَبَنِیْ وَمِنْ عَدُوٍّ قَدِ اسْتَکْلَبَ عَلَیَّ وَمِنْ دُنْیَا قَدْ تَزَیَّنَتْ لِیْ وَمِنْ نَفْسٍ اَمَّارَۃٍ بِالسُّوْءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اِنْ کُنْتَ رَحِمْتَ مِثْلِیْ فَارْحَمْنِیْ وَاِنْ کُنْتَ قَبِلْتَ مِثْلِیْ فَاقْبَلْنِیْ یَا قَابِلَ السَّحَرَۃِ اقْبَلْنِیْ یَا مَنْ لَمْ اَزَلْ اَتَعَرَّفُ مِنْہُ الْحُسْنٰی یَا مَنْ یُغَذِّیْنِیْ بِالنِّعَمِ صَبَاحًا وَمَسَاءً ارْحَمْنِیْ یَوْمَ اٰتِیْکَ فَرْدًا شَاخِصًا اِلَیْکَ بَصَرِیْ مُقَلَّدًا عَمَلِیْ قَدْ تَبَرَّءَ جَمِیْعُ الْخَلْقِ مِنِّیْ نَعَمْ وَاَبِیْ وَاُمِّیْ وَمَنْ کَانَ لَہٗ

رَحْمَةً يَسْتَغْنِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ وَ الْحِقْهُ بِمَنْ كَانَ يَتَوَلَّاهُ اس کے بعد سورہ انا انزلناہ سات مرتبہ پڑھے۔ قبور مومنین کی زیارت اور ثواب زیارت میں ایک حدیث فضیل سے روایت ہوئی ہے کہ جو شخص کسی مومن کی قبر کے نزدیک سات دفعہ سورہ انا انزلناہ پڑھے تو خداوند عالم اس قبر کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس قبر کے نزدیک عبادت کرتا ہے تو خداوند عالم اس فرشتے کی عبادت کے ثواب کو اس میت کیلئے لکھے گا اور جب وہ قبر سے اٹھے گا تو کوئی ہول اسے قیامت کے اہوال سے نہیں پہنچے گا مگر خداوند عالم اس سے اس ہول اور خوف کو اس فرشتے کی وجہ سے جب تک جنت میں داخل نہ ہو جائے دور کرے گا اور سورہ انا انزلناہ کے سات دفعہ کے بعد سورہ الحمد اور سورہ قل اعوذ برب الفلق و سورہ قل اعوذ برب الناس اور سورہ قل ہو اللہ اور ایت الکرسی ہر ایک کو تین دفعہ بھی پڑھے نیز مومنین کی قبور کی زیارت میں محمد بن مسلم سے روایت ہوئی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ ہم مردوں کی زیارت کریں۔ آپ نے فرمایا ہاں، میں نے کہا کہ کیا ان کو یہ خبر ہوتی ہے کہ ہم ان کی زیارت کو آئے ہیں تو آپ نے فرمایا قسم بخدا انہیں خبر ہوتی ہے اور وہ خوش ہوتے ہیں اور آپ لوگوں سے مانوس ہوتے ہیں میں نے کہا کہ ان کی زیارت کے وقت کیا کہیں تو آپ نے فرمایا کہ یہ کہو اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جُنُوبِهِمْ وَصَاعِدْ اِلَيْكَ اَرْوَاحَهُمْ وَلَقِّهِمْ مِنْكَ رِضْوَانًا وَ اَسْكِنْ اِلَيْهِمْ مِنْ رَحْمَتِكَ مَا تَصِلُ بِهِ وَحْدَتَهُمْ وَ تُونِسُ بِهِ وَحْشَتَهُمْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اس کے بعد سید نے فرمایا کہ جب بھی مومنین کے قبرستان جائے تو گیارہ دفعہ قل ہو اللہ پڑھ کر ان کی طرف ہدیہ کرے کیونکہ روایت ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں کے برابر انہیں ثواب دیتا ہے۔ کامل الزیارۃ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ سورج کے نکلنے سے پہلے جب مُردوں کی زیارت کرے تو وہ سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں اور اگر سورج نکلنے کے بعد زیارت کرے تو وہ سنتے ہیں لیکن جواب نہیں دیتے، دعوات راوندی میں ایک حدیث حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے رات کو زیارت کرنے کی کراہت میں وارد ہوئی ہے جیسا کہ آپ نے حضرت اباذر غفاری کو فرمایا تھا کہ مومنین کی قبور کی رات کے وقت زیارت نہ کرے۔ شیخ شہید رحمۃ اللہ علیہ کے مجموعہ میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہے کہ کوئی شخص بھی

دعا قرب الٰہی

كَرْبِيْ وَ سَعْيِيْ فَاِنْ لَمْ
تَرْحَمْنِيْ فَمَنْ يَرْحَمُنِيْ
وَمَنْ يُؤْنِسُ فِي الْقَبْرِ
وَحْشَتِيْ وَمَنْ يُنْطِقُ لِسَانِيْ
اِذَا خَلَوْتُ بِعَمَلِيْ وَسَائَلْتَنِيْ
عَمَّا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ
فَاِنْ قُلْتُ نَعَمْ فَاَيْنَ
الْمَهْرَبُ مِنْ عَدْلِكَ
وَاِنْ قُلْتُ لَمْ اَفْعَلْ
قُلْتَ اَلَمْ اَكُنِ الشَّاهِدَ
عَلَيْكَ فَعَفْوُكَ عَفْوُكَ
يَا مَوْلَايَ قَبْلَ سَرَابِيْلِ
الْقَطِرَانِ عَفْوُكَ عَفْوُكَ
يَا مَوْلَايَ قَبْلَ جَهَنَّمَ وَ
النِّيْرَانِ عَفْوُكَ عَفْوُكَ
يَا مَوْلَايَ قَبْلَ اَنْ تُغَلَّ
الْاَيْدِيْ اِلَى الْاَعْنَاقِ يَا
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَ
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ سولہویں

عالم جلیل ثقہ عابد عبد اللہ بن جندب جو امام موسیٰ کاظم اور امام رضا علیہ السلام کے صحابی اور وکیل تھے نے روایت کی ہے کہ انہوں نے جب موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عریضہ لکھا۔ کہ

مُردوں کے لئے ہدیہ بھیجنا

کسی میت کی قبر پر تین دفعہ یہ نہ کہے گا مگر خداوند عالم اس سے عذاب کو قیامت کے دن دور کرے گا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَنْ لَّا تُعَذِّبَ ھٰذَا الْمَیِّتَ جامع الاخبار میں رسولِ مقبول کے صحابہ میں سے بعض سے منقول ہے کہ آپنے فرمایا اپنے مردوں کیلئے ہدیہ دیا کیجئے ہم نے عرض کی کہ ان کیلئے کونسا ہدیہ ہے تو آپنے فرمایا صدقہ اور دعا ہے آپنے فرمایا کہ مومنین کی روحیں ہر جمعہ کو آسمان دنیا پر اپنے گھروں کے مقابل آتی ہیں اور حزین آواز سے روتے ہوئے کہتی ہیں کہ اے میری اہل و اولاد اے میرے ماں اور باپ اور عزیز و رشتہ دار ہم پر اس مال وغیرہ کی وجہ سے جو ہمارے ہاتھ میں تھا مہربانی کیجئے اس مال کا حساب اور عذاب تو ہم پر ہے اور اس کا فائدہ ہمارے غیر کیلئے۔ ہر ایک روح اپنے خویش وغیرہ کو فریاد کرتی ہے اور کہتی ہے کہ ہم پر ایک درہم یا ایک روٹی یا ایک پاجامہ وغیرہ اللہ کی راہ میں دیکر مہربانی کیجئے اس کے بعد رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی گریہ کیا اور ہم بھی روئے اور آپ زیادہ رونے کی وجہ سے بات نہیں کر سکتے تھے، آپنے فرمایا کہ یہ تمہارے دینی بھائی ہیں کہ جنہیں مٹی نے ڈھانپ رکھا ہے بعد اس کے کہ وہ نعمت و سرور میں تھے، وہ اپنی جان پر جو عذاب اور ہلاکت وارد ہو رہی ہے اس سے آواز میں بلند کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وای ہم پر کاش اس چیز کو جو ہمارے ہاتھ میں تھی اللہ کی اطاعت اور رضامندی میں خرچ کرتے تو آج تمہاری طرف محتاج نہ ہوتے بالآخر حسرت و پشیمانی کے ساتھ واپس پلٹ جاتے ہیں (آپنے فرمایا) مردوں کیلئے صدقہ جلدی دیا کرو۔ نیز آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کی ہے کہ جو صدقہ کسی میت کیلئے دیا جائے اسے ایک فرشتہ نوری طشت کہ جس کی شعاعیں چمک رہی ہوتی ہیں رکھکر سات آسمان تک پہنچتا ہے اور قبر کے کنارے کھڑے ہو کر آواز دیتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ تمہارے اہل وعیال نے یہ ہدیہ تمہیں بھیجا ہے بس وہ اسے لیکر قبر کے اندر داخل کر لیتا ہے اور اس کی سونے کی جگہ وسیع و فراخ ہو جاتی ہے پھر آپنے فرمایا کہ جو تم میں سے کسی میت پر صدقہ دیکر مہربانی کرے تو اس کیلئے خود خداوند عالم کی طرف احد پہاڑ کے برابر ثواب ہوگا اور قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سایہ کے نیچے ہوگا حالانکہ اس دن سوائے عرش خدا کے اور کہیں سایہ نہ ہوگا اور اس صدقہ کی وجہ زندے اور میت نجات حاصل کرتے ہیں۔ حکایت ہوئی ہے کہ خراسان کے گورنر کو کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ کہہ رہا تھا کہ میرے لئے صدقہ بھیجو اگرچہ وہ چیز بھی کیوں نہ ہو جو تم اپنے کتوں کو پھینکتے

ہر فریضہ کے بعد کی دُعا

جس میں عرض کی کہ میں آپ پر فدا ہو جاؤں کہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور مجھ میں ان چیزوں کے بجالانے کی بوجہ ضعف کمزوری طاقت نہیں رہی لہٰذا مجھے کوئی ایسی کلام تعلیم فرمایئے جس سے مجھے اللہ تعالیٰ کی زندگی حاصل ہو اور میرے فہم و علم کی زیادتی کا موجب بنے تو آپنے جواب میں انہیں حکم دیا کہ اس ذکر کو بہت زیادہ پڑھا کیجئے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ستر معویں دعا حدیث قدسی میں ہے کہ اے محمدؐ کہہ دے ان لوگوں کو جو میرا تقرب چاہتے ہیں کہ وہ یقین کے ساتھ جان لیں کہ یہ کلام فرائض کے بعد افضل ہے ہر اس چیز سے کہ جس سے میرا تقرب طلب کیا جا سکتا ہے اور وہ کلام یہ ہے کہ تو کہے

مُردوں سے عبرت حاصل کرنا

ہو کیونکہ مجھے اس کی بھی ضرورت ہے۔ واضح رہے کہ مومنین کی قبروں کی زیارت کا بہت کافی ثواب ہے اور بہت زیادہ فوائد کے علاوہ عبرت حاصل کرنے کا بھی سبب ہے اس سے زہد اور دنیا کی طرف کم توجہی اور آخرت کی طرف میلان وغیرہ بھی حاصل ہوتے ہیں۔ عقلمند کو قبرستان جاکر مردوں سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے تاکہ دنیا کی چاہت اس کے دل سے نکلے اور دنیوی مال ومتاع کی شہد اس کے حلقوم کو کڑوی معلوم ہو اور دنیا کے فانی ہونے اور مختلف الحال ہونے پر فکر وتفکر کرے اور یہ دل میں سوچے کہ عنقریب میں بھی انہیں کی طرح سے ہوجاؤں گا۔ پھر اس کا ہاتھ عمل سے خالی ہوگا اور ایک دن دوسروں کیلئے عبرت کا باعث ہوگا اور نظامی نے اس مضمون کو بہت ہی اچھا لکھا ہے

زندہ دلی درصفِ افسردگان ؛ رفت بہمسائگی مردگان!
حرف فنا خواند زہر لوح پاک ؛ روح بقا جست زہر روح پاک
کارشناسی پی تفتیش حال ؛ کرد ازاو بر سر راہی سوال
کیں ہمہ از زندہ رمیدن چراست ؛ رخت سوی مردہ کشیدن چراست
گفت پلیدان مغاک اندرند ؛ پاک نہادان تہ خاک اندرند
مردہ دلانند بروی زمین ؛ بہر چہ با مردہ شوم ہم نشین
ہمدمی مردہ دہد مردگی ؛ صحبت افسردہ دل افسردگی
زیر گل آنانکہ پراگندہ اند ؛ گرچہ بتن مردہ بدل زندہ اند
مردہ دلی بود مرا پیش ازایں ؛ بستہ ہر چون وچرا پیش ازایں
زندہ شدم از نظر پاکشان ؛ آب حیاتست مرا خاکشان

رُوِیَ اَنَّہٗ اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی عِیْسٰی یَا عِیْسٰی ھَبْ لِیْ مِنْ عَیْنِکَ الدُّمُوْعَ وَمِنْ قَلْبِکَ الْخُشُوْعَ وَاکْحَلْ عَیْنَیْکَ بِمِیْلِ الْحُزْنِ اِذَا ضَحِکَ الْبَطَّالُوْنَ وَقُمْ عَلٰی قُبُوْرِ الْاَمْوَاتِ فَنَادِھِمْ بِالصَّوْتِ الرَّفِیْعِ لَعَلَّکَ تَاْخُذُ مَوْعِظَتَکَ مِنْھُمْ وَقُلْ اِنِّیْ لَاحِقٌ بِھِمْ فِی اللَّاحِقِیْنَ

تمہارے ساتھ آملنے والوں میں سے ایک ہوں (ملحقات اول) مؤلف کہتا ہے کہ جب میں مفاتیح الجنان لکھ چکا تو وہ اطراف عالم میں پھیل گئی تو میرے دل میں خیال آیا کہ آٹھ مطلب اور ضروری ہیں، کہ

ہر فریضہ کے بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ لَیْسَ لِیْ اَحَدٌ مِنْ خَلْقِکَ اَنْتَ اِلَیْہِ اَحْسَنُ صَنِیْعًا وَلَا لَہٗ اَدْوَمُ کَرَامَۃً وَلَا عَلَیْہِ اَبْیَنُ فَضْلًا وَلَا بِہٖ اَشَدُّ تَرَفُّقًا وَلَا عَلَیْہِ اَشَدُّ حِیَاطَۃً وَلَا عَلَیْہِ اَشَدُّ تَعَطُّفًا مِنْکَ عَلَیَّ وَاِنْ کَانَ جَمِیْعُ الْمَخْلُوْقِیْنَ یُعَدِّدُوْنَ مِنْ ذٰلِکَ مِثْلَ تَعْدِیْدِیْ فَاشْھَدْ یَا کَافِیَ الشَّھَادَۃِ بَلٰی اَشْھَدُ لَا بِنِیَّۃِ صِدْقٍ فِیْ بِاَنَّ لَکَ الْفَضْلَ وَالطَّوْلَ فِیْ اِنْعَامِکَ عَلَیَّ مَعَ قِلَّۃِ شُکْرِیْ لَکَ فِیْھَا یَا فَاعِلَ کُلِّ اِرَادَۃٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَطَوِّقْنِیْ اَمَانًا مِنْ حُلُوْلِ السَّخَطِ بِقِلَّۃِ الشُّکْرِ وَاَوْجِبْ لِیْ زِیَادَۃً مِنْ اِتْمَامِ النِّعْمَۃِ بِسَعَۃِ الْمَغْفِرَۃِ اَمْطِرْنِیْ خَیْرَکَ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَلَا تُقَایِسْنِیْ بِسُوْءِ سَرِیْرَتِیْ وَامْتَحِنْ قَلْبِیْ بِرِضَاکَ وَاجْعَلْ مَا تَقَرَّبَ

دعا وداع رمضان المبارک

جنہیں مفاتیح میں لکھنا چاہیئے تھا لیکن معاً خیال آیا کہ اس قسم کے اضافہ سے یہ جرأت ہو جائے گی کہ جو بھی اٹھے گا وہ کچھ اپنی طرف سے اضافہ کر کے مفاتیح کے نام سے چھاپ دے گا اور پھر اس میں کئی ایک غیر مستند مطالب اور دعائیں آجائیں گی جیسا کہ مفتاح الجنان کا یہی حال کر دیا گیا ہے تو میں نے اس کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مفاتیح تو وہی رہنے دی جو ہو چکی ہے لیکن ان آٹھ مطالب کو ملحقات کے نام سے مفاتیح کے ساتھ چھاپ دیا خدا اور رسول ائمہ طاہرین کی اس شخص پر لعنت اور نفرین ہے جو اپنی طرف سے کچھ اضافہ کر کے مفاتیح الجنان کے نام سے اس میں داخل کرے۔ وہ آٹھ مطالب جو ملحق مفاتیح الجنان ہیں یہ ہیں۔ پہلے رمضان المبارک کے وداع کرنے کی دعا ہے شیخ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب کافی میں ابو بصیر سے روایت کی ہے انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے رمضان المبارک کے وداع کیلئے یہ دعا روایت کی ہے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِي كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ وَهٰذَا شَهْرُ رَمَضَانَ وَقَدْ تَصَرَّمَ فَاَسْئَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّآمَّةِ اِنْ كَانَ بَقِيَ عَلَيَّ ذَنْبٌ لَمْ تَغْفِرْهُ لِيْ اَوْ تُرِيْدُ اَنْ تُعَذِّبَنِيْ عَلَيْهِ اَوْ تُقَايِسَنِيْ بِهٖ اَنْ يَطْلُعَ فَجْرُ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اَوْ يَتَصَرَّمَ هٰذَا الشَّهْرُ اِلَّا وَقَدْ غَفَرْتَهٗ لِيْ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ بِمَحَامِدِكَ كُلِّهَا اَوَّلِهَا وَاٰخِرِهَا مَا قُلْتَ لِنَفْسِكَ مِنْهَا وَمَا قَالَ الْخَلَآئِقُ الْحَامِدُوْنَ الْمُجْتَهِدُوْنَ الْمَعْدُوْدُوْنَ الْمُوَقِّرُوْنَ ذِكْرَكَ وَالشُّكْرُ لَكَ الَّذِيْنَ اَعَنْتَهُمْ عَلٰٓى اَدَآءِ حَقِّكَ مِنْ اَصْنَافِ خَلْقِكَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاَصْنَافِ النَّاطِقِيْنَ وَالْمُسَبِّحِيْنَ لَكَ مِنْ جَمِيْعِ الْعَالَمِيْنَ عَلٰٓى اَنَّكَ بَلَّغْتَنَا شَهْرَ رَمَضَانَ وَعَلَيْنَا مِنْ نِعَمِكَ وَعِنْدَنَا مِنْ قِسَمِكَ وَاِحْسَانِكَ وَتَظَاهُرِ امْتِنَانِكَ فَبِذٰلِكَ لَكَ مُنْتَهَى الْحَمْدِ الْخَالِدِ الدَّآئِمِ الرَّاكِدِ الْمُخَلَّدِ السَّرْمَدِ الَّذِيْ لَا يَنْفَدُ طُوْلَ الْاَبَدِ جَلَّ ثَنَآؤُكَ اَعَنْتَنَا عَلَيْهِ حَتّٰى قَضَيْتَ عَنَّا صِيَامَهٗ وَقِيَامَهٗ مِنْ صَلٰوةٍ وَمَا كَانَ مِنَّا فِيْهِ مِنْ بِرٍّ اَوْ شُكْرٍ اَوْ ذِكْرٍ اَللّٰهُمَّ فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا بِاَحْسَنِ قَبُوْلِكَ وَتَجَاوُزِكَ وَعَفْوِكَ وَصَفْحِكَ وَغُفْرَانِكَ وَحَقِيْقَةِ رِضْوَانِكَ حَتّٰى تُظْفِرَنَا فِيْهِ بِكُلِّ خَيْرٍ مَطْلُوْبٍ وَجَزِيْلِ عَطَآءٍ مَوْهُوْبٍ وَتُوَقِّيَنَا فِيْهِ مِنْ كُلِّ مَرْهُوْبٍ اَوْ بَلَآءٍ مَجْلُوْبٍ اَوْ ذَنْبٍ مَكْسُوْبٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِعَظِيْمِ مَا سَئَلَكَ بِهٖ اَحَدٌ مِنْ خَلْقِكَ مِنْ كَرِيْمِ اَسْمَآئِكَ وَجَمِيْلِ

دعائے سر

بِهٖ اِلَيْكَ فِيْ دِيْنِكَ لَكَ خَالِصًا وَلَا تَجْعَلْهُ بِلُزُوْمِ شُبْهَةٍ اَوْ فَخْرٍ اَوْ رِيَآءٍ يَا كَرِيْمُ۔ فقیر کہتا ہے کہ یہ دعا ان قدسی دعاؤں میں سے ہے کہ جس کو ادعیہ سر کہا جاتا ہے اور وہ اکتیس دعائیں ہیں کہ جو حوائج دنیا و آخرت کیلئے ہیں اور جن کو مشائخ نے اسانید متصلہ کے ساتھ نقل کیا ہے اور ان میں سے بعض دعائیں مصباح متہجد اور مصباح کفعمی میں ذکر ہوئی ہیں جو ان کا طالب ہو وہ کتاب بلد الامین یا کتاب دعائے بحار یا جواہر السنیہ کی طرف رجوع کرے اور ہم ان میں سے صرف ایک دعا نقل کرتے ہیں۔ اٹھارھویں دعا جو کہ ادعیہ سر میں سے ہے کہ جو شخص چاہے کہ اپنے اہل سے باہر کسی حاجت سفر کیلئے جائے اور وہ چاہتا ہے کہ میں (خدا) اس کو صحیح و سالم حاجت کی

نمازِ عیدالفطر کا خطبہ

ثنائك وخاصة دعائك ان تصلي على محمد وآل محمد وان تجعل شهرنا هذا اعظم شهر رمضان
مر علينا منذ انزلتنا الى الدنيا بركة في عصمة ديني وخلاص نفسي وقضاء حوائجي وتشفعني
في مسائلي وتمام النعمة علي وصرف السوء عني ولباس العافية لي فيه وان تجعلني برحمتك
ممن خرت له ليلة القدر وجعلتها له خيرا من الف شهر في اعظم الاجر وكرائم الذخر
وحسن الشكر وطول العمر ودوام اليسر اللهم واسئلك برحمتك وطولك وعفوك ونعمائك
وجلالك وقديم احسانك وامتنانك ان لا تجعله آخر العهد منا لشهر رمضان حتى تبلغناه
من قابل على احسن حال وتعرفني هلاله مع الناظرين اليه والمعترفين له في اعفى عافيتك
وانعم نعمتك واوسع رحمتك واجزل قسمك يا ربي الذي ليس لي رب غيره لا يكون
هذا الوداع مني له وداع فناء ولا آخر العهد مني للقاء حتى ترينيه من قابل في اوسع النعمة
وافضل الرجاء وانا لك على احسن الوفاء انك سميع الدعاء اللهم اسمع دعائي وارحم
تضرعي وتذللي لك واستكانتي وتوكلي عليك وانا لك مسلم لا ارجو نجاحا ولا معافاة
ولا تشريفا ولا تبليغا الا بك ومنك وامنن علي جل ثناؤك وتقدست اسماؤك بتبليغي شهر
رمضان وانا معافى من كل مكروه ومحذور ومن جميع البوائق الحمد لله الذي اعاننا
على صيام هذا الشهر وقيامه حتى بلغني آخر ليلة منه دوسرے۔ عید الفطر کا خطبہ جسے امام جماعت
نمازِ عید پڑھانے کے بعد پڑھتا ہے، شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے من لا یحضرہ الفقیہ میں اس خطبہ
کو امیر المومنین علیہ السلام سے اس طرح نقل کیا ہے الحمد لله الذي خلق السموات والارض
وجعل الظلمات والنور ثم الذين كفروا بربهم يعدلون لا نشرك بالله شيئا ولا نتخذ من دونه
وليا والحمد لله الذي له ما في السموات وما في الارض وله الحمد في الآخرة وهو الحكيم
الخبير يعلم ما يلج في الارض وما يخرج منها وما ينزل من السماء وما يعرج فيها وهو
الرحيم الغفور كذلك الله لا اله الا هو اليه المصير والحمد لله الذي يمسك السماء
ان تقع على الارض الا باذنه ان الله بالناس لرؤف رحيم اللهم ارحمنا برحمتك واعممنا
بمغفرتك انك انت العلي الكبير والحمد لله الذي لا مقنوط من رحمته ولا مخلو من

ادائیگی کے ساتھ پڑھائے
وہ گھر سے باہر نکلنے کے
وقت یہ کہے بسم الله
مخرجي وباذنه خرجت
وقد علم قبل ان اخرج
خروجي وقد احصى علمه
ما في مخرجي ومرجعي
توكلت على الاله الاكبر
توكل مفوض اليه
امره ومستعين به على
شؤونه مستزيد من
فضله مبرئ نفسه من
كل حول ومن كل قوة
الا به خروج ضرير خرج
بضره الى من يكشفه
وخروج فقير خرج بفقره
الى من يسده وخروج
عائل خرج بعيلته الى
من يغنيها وخروج من
ربه اكبر ثقته واعظم
رجائه وافضل امنيته
الله ثقتي في جميع اموري
كلها به فيها جميعا
استعين ولا شيء الا ما شاء
الله في علمه اسأل الله
خير المخرج والمدخل

نِعْمَتِهِ وَلَا مَأْيُوسٌ مِنْ رَحْمَتِهِ وَلَا مُسْتَنْكِفٌ عَنْ عِبَادَتِهِ بِكَلِمَتِهِ قَامَتِ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ
وَاسْتَقَرَّتِ الْأَرْضُ الْمِهَادُ وَثَبَتَتِ الْجِبَالُ الرَّوَاسِي وَجَرَتِ الرِّيَاحُ اللَّوَاقِحُ وَسَارَ فِي جَوِّ السَّمَاءِ
السَّحَابُ وَقَامَتْ عَلٰى حُدُودِهَا الْبِحَارُ وَهُوَ إِلٰهٌ لَهَا وَقَاهِرٌ يَذِلُّ لَهُ الْمُتَعَزِّزُونَ وَيَتَضَاءَلُ
لَهُ الْمُتَكَبِّرُونَ وَيَدِينُ لَهُ طَوْعًا وَكَرْهًا الْعَالَمُونَ نَحْمَدُهُ كَمَا حَمِدَ نَفْسَهُ وَكَمَا
هُوَ أَهْلُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَسْتَهْدِيهِ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
يَعْلَمُ مَا تُخْفِي النُّفُوسُ وَمَا تُجِنُّ الْبِحَارُ وَمَا تَوَارَى مِنْهُ ظُلْمَةٌ وَلَا تَغِيبُ عَنْهُ غَائِبَةٌ وَمَا
تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ مِنْ شَجَرَةٍ وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلْمَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي
كِتَابٍ مُبِينٍ وَيَعْلَمُ مَا يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ وَأَيَّ مَجْرًى يَجْرُونَ وَإِلٰى أَيِّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ
وَنَسْتَهْدِي اللّٰهَ بِالْهُدٰى وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَنَبِيُّهُ وَرَسُولُهُ إِلٰى خَلْقِهِ وَأَمِينُهُ عَلٰى وَحْيِهِ
وَأَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ رِسَالَاتِ رَبِّهِ وَجَاهَدَ فِي اللّٰهِ الْحَائِدِينَ عَنْهُ الْعَادِلِينَ بِهِ وَعَبَدَ اللّٰهَ حَتّٰى
أَتَاهُ الْيَقِينُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ الَّذِي لَا تَبْرَحُ مِنْهُ نِعْمَةٌ وَلَا تَنْفَدُ
مِنْهُ رَحْمَةٌ وَلَا يَسْتَغْنِي الْعِبَادُ عَنْهُ وَلَا يَجْزِي أَنْعُمَهُ الْأَعْمَالُ الَّذِي رَغَّبَ فِي التَّقْوٰى وَزَهَّدَ
فِي الدُّنْيَا وَحَذَّرَ الْمَعَاصِيَ وَتَعَزَّزَ بِالْبَقَاءِ وَذَلَّلَ خَلْقَهُ بِالْمَوْتِ وَالْفَنَاءِ وَالْمَوْتُ غَايَةُ
الْمَخْلُوقِينَ وَسَبِيلُ الْعَالَمِينَ وَمَعْقُودٌ بِنَوَاصِي الْبَاقِينَ لَا يُعْجِزُهُ إِبَاقُ الْهَارِبِينَ وَعِنْدَ
حُلُولِهِ يَأْسِرُ أَهْلَ الْهَوٰى يَهْدِمُ كُلَّ لَذَّةٍ وَيُزِيلُ كُلَّ نِعْمَةٍ وَيَقْطَعُ كُلَّ بَهْجَةٍ وَالدُّنْيَا
دَارٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهَا الْفَنَاءَ وَلِأَهْلِهَا مِنْهَا الْجَلَاءَ فَأَكْثَرُهُمْ يَنْوِي بَقَاءَهَا وَيُعَظِّمُ بِنَاءَهَا
وَهِيَ حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ قَدْ عُجِّلَتْ لِلطَّالِبِ وَالْتَبَسَتْ بِقَلْبِ النَّاظِرِ وَيُضْنِي ذُو الثَّرْوَةِ الضَّعِيفَ
وَيَجْتَوِيهَا الْخَائِفُ الْوَجِلُ فَارْتَحِلُوا مِنْهَا يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ بِأَحْسَنِ مَا بِحَضْرَتِكُمْ وَلَا تَطْلُبُوا
مِنْهَا أَكْثَرَ مِنَ الْقَلِيلِ وَلَا تَسْأَلُوا مِنْهَا فَوْقَ الْكَفَافِ وَارْضَوْا مِنْهَا بِالْيَسِيرِ وَلَا تَمُدُّنَّ
أَعْيُنَكُمْ مِنْهَا إِلٰى مَا مُتِّعَ الْمُتْرَفُونَ بِهِ وَاسْتَهِينُوا بِهَا وَلَا تُوَطِّنُوهَا وَأَضِرُّوا بِأَنْفُسِكُمْ
فِيهَا وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ وَالتَّلَهِّيَ وَالْفَاكِهَاتِ فَإِنَّ فِي ذٰلِكَ غَفْلَةً وَاغْتِرَارًا أَلَا إِنَّ
الدُّنْيَا قَدْ تَنَكَّرَتْ وَأَدْبَرَتْ وَاحْلَوْلَتْ وَآذَنَتْ بِوَدَاعٍ أَلَا وَإِنَّ الْآخِرَةَ قَدْ رَحَلَتْ

شب زفاف کی دُعا

لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ
انیسواں ۔ امر نماز اور دعائے
شب زفاف کے
بیان میں ہے حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام سے منقول ہے کہ
جب دلہن کو تیرے پاس
لے آئیں تو اس کو کہہ کہ پہلے
وہ وضو کرے اور تو بھی وضو
کر اور دو رکعت نماز پڑھ
اور اسکو بھی کہو وہ بھی دو رکعت
نماز پڑھے پھر تو حمد الٰہی بجا
لا اور محمد و آل محمد پر صلوات
بھیج پھر دعا کر اور حکم دے
ان عورتوں کو جو دلہن کے
ساتھ آئی ہیں وہ آمین کہیں
اور یہ دعا پڑھ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي
إِلْفَهَا وَوُدَّهَا وَرِضَاهَا
وَأَرْضِنِي بِهَا وَاجْمَعْ بَيْنَنَا
بِأَحْسَنِ اجْتِمَاعٍ وَآنَسِ
ائْتِلَافٍ فَإِنَّكَ تُحِبُّ
الْحَلَالَ وَتَكْرَهُ الْحَرَامَ
اور حضرت صادق علیہ السلام
سے منقول ہے کہ جب تو
شب زفاف دلہن کے
پاس جائے تو اس کی پیشانی
کے بالوں کو پکڑ کر اس کا منہ

نماز عید الفطر کا خطبہ

فَاَقْبَلَتْ وَ اَشْرَفَتْ وَ اٰذَنَتْ بِاطِّلَاعٍ اَلَا وَاِنَّ الْمِضْمَارَ الْيَوْمَ وَالسِّبَاقَ غَدًا اَلَا وَاِنَّ السُّبْقَةَ
الْجَنَّةُ وَالْغَايَةَ النَّارُ اَلَا اَفَلَا تَائِبٌ مِنْ خَطِيْئَتِهِ قَبْلَ يَوْمِ مَنِيَّتِهِ اَلَا عَامِلٌ لِنَفْسِهِ قَبْلَ
يَوْمِ بُؤْسِهِ وَفَقْرِهِ جَعَلَنَا اللهُ وَاِيَّاكُمْ مِمَّنْ يَخَافُهُ وَيَرْجُوْ ثَوَابَهُ اَلَا وَاِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمٌ
جَعَلَهُ اللهُ لَكُمْ عِيْدًا وَجَعَلَكُمْ لَهُ اَهْلًا فَاذْكُرُوا اللهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ
وَاَدُّوْا فِطْرَتَكُمْ فَاِنَّهَا سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ وَفَرِيْضَةٌ وَاجِبَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَلْيُؤَدِّهَا كُلُّ امْرِئٍ مِنْكُمْ
عَنْ نَفْسِهِ وَعَنْ عِيَالِهِ كُلِّهِمْ ذَكَرِهِمْ وَاُنْثَاهُمْ وَصَغِيْرِهِمْ وَكَبِيْرِهِمْ وَحُرِّهِمْ وَمَمْلُوْكِهِمْ
عَنْ كُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ صَاعًا مِنْ بُرٍّ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ وَاَطِيْعُوا اللهَ فِيْمَا
فَرَضَ عَلَيْكُمْ وَاَمَرَكُمْ بِهِ مِنْ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ
وَالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْاِحْسَانِ اِلٰى نِسَائِكُمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ
وَاَطِيْعُوا اللهَ فِيْمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ مِنْ قَذْفِ الْمُحْصَنَةِ وَاِتْيَانِ الْفَاحِشَةِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ وَبَخْسِ
الْمِكْيَالِ وَنَقْصِ الْمِيْزَانِ وَشَهَادَةِ الزُّوْرِ وَالْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ عَصَمَنَا اللهُ وَاِيَّاكُمْ بِالتَّقْوٰى
وَجَعَلَ الْاٰخِرَةَ خَيْرًا لَنَا وَلَكُمْ مِنَ الْاُوْلٰى اِنَّ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ وَاَبْلَغَ مَوْعِظَةِ الْمُتَّقِيْنَ كِتَابُ
اللهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ هُوَ
اللهُ اَحَدٌ اَللهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ پہلے خطبہ سے فارغ ہونے
کے بعد تھوڑی سی دیر بیٹھے لیکن اس شخص کی طرح کہ جسے اٹھنے میں جلدی ہوتی ہے اور پھر اٹھ کھڑا ہو
اور دوسرا خطبہ پڑھے اور یہ دوسرا خطبہ وہی خطبہ ہے کہ جسے امیر المومنین علیہ السلام جمعہ کے دن پہلے خطبے
کے بیٹھنے کے بعد اٹھ کر پڑھتے تھے اور وہ خطبہ یہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ
وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ صَلَوَاتُ
اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَمَغْفِرَتُهُ وَرِضْوَانُهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ
صَلٰوةً نَامِيَةً زَاكِيَةً تَرْفَعُ بِهَا دَرَجَتَهُ وَتُبَيِّنُ بِهَا فَضْلَهُ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ عَذِّبْ كَفَرَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ

دعائے رجبیہ

قبلہ کی طرف کرے اور یہ
کہے اَللّٰهُمَّ يَا مَا نَيْكَ اَخَذْتُهَا
وَبِكَلِمَاتِكَ اسْتَحْلَلْتُهَا
فَاِنْ قَضَيْتَ لِيْ مِنْهَا وَلَدًا
فَاجْعَلْهُ مُبَارَكًا تَقِيًّا
مِنْ شِيْعَةِ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَلَا
تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيْهِ شِرْكًا
وَلَا نَصِيْبًا بیسویں دعا دعائے
رجبیہ ہے حضرت موسیٰ بن
جعفر علیہما السلام کے متعلق
روایت ہے کہ آپ جب
رات کو محراب عبادت میں
کھڑے ہوتے تھے تو اسے
پڑھتے تھے اور یہ صحیفہ کی
پچاسویں دعا ہے اور وہ
یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ خَلَقْتَنِيْ
سَوِيًّا وَرَبَّيْتَنِيْ صَغِيْرًا وَ
رَزَقْتَنِيْ مَكْفِيًّا اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ وَجَدْتُ فِيْمَا اَنْزَلْتَ
مِنْ كِتَابِكَ وَبَشَّرْتَ
بِهِ عِبَادَكَ اَنْ قُلْتَ يَا
عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا
عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا
مِنْ رَحْمَةِ اللهِ اِنَّ اللهَ
يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا
وَقَدْ تَقَدَّمَ مِنِّيْ مَا قَدْ

تمام آئمہ کی زیارت جامعہ

وَيَجْحَدُونَ اٰيَاتِكَ وَيُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَاَلْقِ الرُّعْبَ فِي قُلُوبِهِمْ
وَاَنْزِلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَنَقِمَتَكَ وَبَاْسَكَ الَّذِي لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ جُيُوشَ
الْمُسْلِمِينَ وَسَرَايَاهُمْ وَمُرَابِطِيهِمْ فِي مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ التَّقْوٰى زَادَهُمْ
وَالْاِيمَانَ وَالْحِكْمَةَ فِي قُلُوبِهِمْ وَاَوْزِعْهُمْ اَنْ يَشْكُرُوا نِعْمَتَكَ الَّتِي اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ وَ
اَنْ يُوفُوا بِعَهْدِكَ الَّذِي عَاهَدْتَهُمْ عَلَيْهِ اِلٰهَ الْحَقِّ وَخَالِقَ الْخَلْقِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَلِمَنْ هُوَ لَاحِقٌ بِهِمْ مِنْ بَعْدِهِمْ مِنْهُمْ اِنَّكَ
اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ
وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ فَاِنَّهُ ذَاكِرٌ لِمَنْ
ذَكَرَهُ وَاسْاَلُوا اللّٰهَ مِنْ رَحْمَتِهِ وَفَضْلِهِ فَاِنَّهُ لَا يَخِيبُ عَلَيْهِ دَاعٍ دَعَاهُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي
الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ تیسرے وہ زیارت جامعہ ہے کہ جس
سے ہر ایک امام علیہ السلام کی ہر وقت دنوں اور مہینوں میں زیارت کی جاسکتی ہے اور اس زیارت
کو سید بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے مصباح الزائرین ائمہ علیہم السلام سے روایت کی ہے اور اس
کے کچھ مقدمات زیارت کے جانے کے وقت دعا اور غسل وغیرہ بھی بتلائے ہیں پس آپ نے فرمایا
کہ جب تم زیارت کیلئے غسل کرو تو غسل کرنے کے وقت یہ کہو بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَ
عَلٰى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّي دَرَنَ الذُّنُوبِ وَوَسَخَ الْعُيُوبِ وَطَهِّرْنِي بِمَاءِ التَّوْبَةِ
وَاَلْبِسْنِي رِدَاءَ الْعِصْمَةِ وَاَيِّدْنِي بِلُطْفٍ مِنْكَ يُوَفِّقُنِي لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ اِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ
الْعَظِيمِ اور جب حرم مطہر کے دروازے کے نزدیک جا پہنچو تو یہ پڑھو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَنِي
لِقَصْدِ وَلِيِّهِ وَزِيَارَةِ حُجَّتِهِ وَاَوْرَدَنِي حَرَمَهُ وَلَمْ يَبْخَسْنِي حَظِّي مِنْ زِيَارَةِ قَبْرِهِ وَالنُّزُولِ بِعَقْوَةِ
مُغَيَّبِهِ وَسَاحَةِ تُرْبَتِهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَسِمْنِي بِحِرْمَانِ مَا اَمَّلْتُهُ وَلَا صَرَفَ عَنِّي مَا
رَجَوْتُهُ وَلَا قَطَعَ رَجَائِي فِيمَا تَوَقَّعْتُهُ بَلْ اَلْبَسَنِي عَافِيَتَهُ وَاَفَادَنِي نِعْمَتَهُ وَاٰتَانِي كَرَامَتَهُ
اور جب حرم مبارک میں داخل ہو تو ضریح مبارک کے مقابل کھڑے ہو کر یوں زیارت پڑھے۔

دعائے رجب

عَلِمْتَ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ
بِهِ مِنِّي فَيَا سَوْاَتَاهُ مِمَّا
اَحْصَاهُ عَلَيَّ كِتَابُكَ
فَلَوْلَا الْمَوَاقِفُ الَّتِي
اُؤَمِّلُ مِنْ عَفْوِكَ الَّذِي
شَمِلَ كُلَّ شَيْءٍ لَاَلْقَيْتُ
بِيَدِي وَلَوْ اَنَّ اَحَدًا
اسْتَطَاعَ الْهَرَبَ مِنْ
رَبِّهِ لَكُنْتُ اَنَا اَحَقَّ
بِالْهَرَبِ مِنْكَ وَاَنْتَ
لَا تَخْفٰى عَلَيْكَ خَافِيَةٌ
فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ
اِلَّا اَتَيْتَ بِهَا وَكَفٰى بِكَ
جَازِيًا وَكَفٰى بِكَ حَسِيبًا
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ طَالِبِي اِنْ اَنَا
هَرَبْتُ وَمُدْرِكِي اِنْ
اَنَا فَرَرْتُ فَهَا اَنَا ذَا بَيْنَ
يَدَيْكَ خَاضِعٌ ذَلِيلٌ رَاغِمٌ
اِنْ تُعَذِّبْنِي فَاِنِّي لِذٰلِكَ
اَهْلٌ وَهُوَ يَا رَبِّ مِنْكَ
عَدْلٌ وَاِنْ تَعْفُ عَنِّي
فَقَدِيمًا شَمَلَنِي عَفْوُكَ
وَاَلْبَسْتَنِي عَافِيَتَكَ
فَاَسْاَلُكَ اللّٰهُمَّ بِالْمَخْزُونِ
مِنْ اَسْمَائِكَ وَبِمَا وَارَتْهُ
الْحُجُبُ مِنْ بَهَائِكَ اِلَّا

تمام آئمہ کی زیارت جامعہ

السلام عليكم ائمة المؤمنين وسادة المتقين وكبرآء الصديقين وامرآء الصالحين وقادة المحسنين واعلام المهتدين وانوار العارفين وورثة الانبيآء وصفوة الاوصيآء وشموس الاتقيآء وبدور الخلفآء وعباد الرحمٰن وشركآء القرآن ومنهج الايمان ومعادن الحقائق وشفعاء الخلائق ورحمة الله وبركاته اشهد انكم ابواب الله ومفاتيح رحمته ومقاليد مغفرته وسحائب رضوانه ومصابيح جنانه وحملة فرقانه وخزنة علمه وحفظة سره ومهبط وحيه وعندكم امانات النبوة وودائع الرسالة انتم امنآء الله واحباؤه وعباده واصفيآؤه وانصار توحيده واركان تمجيده ودعاته الى كتبه وحرسة خلائقه وحفظة ودائعه لا يسبقكم ثنآء الملٰئكة في الاخلاص والخشوع ولا يضادكم ذو ابتهال وخضوع انّى ولكم القلوب التي تولى الله رياضتها بالخوف والرجآء وجعلها اوعية للشكر والثنآء وآمنها من عوارض الغفلة وصفاها من سوء الفترة بل يتقرب اهل السمآء بحبكم وبالبرآئة من اعدائكم وتواتر البكآء على مصابكم والاستغفار لشيعتكم ومحبيكم فانا اشهد الله خالقي واشهد ملٰئكته وانبيآءه واشهدكم يا موالي اني مؤمن بولايتكم معتقد لامامتكم مقر بخلافتكم عارف بمنزلتكم موقن بعصمتكم خاضع لولايتكم متقرب الى الله بحبكم وبالبرآئة من اعدآئكم عالم بان الله قد طهركم من الفواحش ما ظهر منها وما بطن ومن كل ريبة ونجاسة ودنية ورجاسة ومنحكم راية الحق التي من تقدمها ضل ومن تأخر عنها زل وفرض طاعتكم على كل اسود وابيض اشهد انكم قد وفيتم بعهد الله وذمته وبكل ما اشترط عليكم في كتابه ودعوتم الى سبيله وانفذتم طاقتكم في مرضاته وحملتم الخلائق على منهاج النبوة ومسالك الرسالة وسرتم فيه بسيرة الانبيآء ومذاهب الاوصيآء فلم يطع لكم امر ولم تصغ اليكم اذن فصلوات الله على ارواحكم واجسادكم اس کے بعد اپنے آپ کو قبر مبارک سے چمٹا اور پڑھے بابي انت وامي يا حجة الله لقد ارضعت بثدي الايمان وفطمت بنور الاسلام وغذيت ببرد اليقين والبست حلل العصمة واصطفيت وورثت علم الكتاب ولقنت

رحمت هذه النفس الجزوعة وهذه الرمة الهلوعة التي لا تستطيع حر شمسك فكيف تستطيع حر نارك والتي لا تستطيع صوت رعدك فكيف تستطيع غضبك فارحمني اللهم فاني امرؤ حقير وخطري يسير وليس عذابي مما يزيد في ملكك مثقال ذرة ولو ان عذابي مما يزيد في ملكك لسألتك الصبر عليه واحببت ان يكون ذلك لك ولكن سلطانك اللهم اعظم وملكك ادوم من ان تزيد فيه طاعة المطيعين او تنقص منه معصية المذنبين فارحمني يا ارحم الراحمين وتجاوز عني يا ذا الجلال والاكرام وتب علي انك انت التواب الرحيم۔

ملحقات دوم

فَصْلَ الْخِطَابِ وَأَوْضَحُوا بِمَكَانِكَ مَعَارِفَ التَّنْزِيلِ وَغَوَامِضَ التَّأْوِيلِ وَسَلَّمَتْ إِلَيْكَ رَايَةَ
الْحَقِّ وَكُلِّفْتَ هِدَايَةَ الْخَلْقِ وَنُبِذَ إِلَيْكَ عَهْدُ الْإِمَامَةِ وَأُلْزِمْتَ حِفْظَ الشَّرِيعَةِ وَأَشْهَدُ
يَا مَوْلَايَ أَنَّكَ وَفَيْتَ بِشَرَائِطِ الْوَصِيَّةِ وَقَضَيْتَ مَا لَزِمَكَ مِنْ حَقِّ الطَّاعَةِ وَنَهَضْتَ
بِأَعْبَاءِ الْإِمَامَةِ وَاحْتَذَيْتَ مِثَالَ النُّبُوَّةِ فِي الصَّبْرِ وَالْاجْتِهَادِ وَالنَّصِيحَةِ لِلْعِبَادِ وَكَظْمِ
الْغَيْظِ وَالْعَفْوِ عَنِ النَّاسِ وَعَزَمْتَ عَلَى الْعَدْلِ فِي الْبَرِيَّةِ وَالنَّصَفَةِ فِي الْقَضِيَّةِ وَوَكَّدْتَ
الْحُجَجَ عَلَى الْأُمَّةِ بِالدَّلَائِلِ الصَّادِقَةِ وَالشَّرِيعَةِ النَّاطِقَةِ وَدَعَوْتَ إِلَى اللّٰهِ بِالْحِكْمَةِ الْبَالِغَةِ
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ فَمُنِعْتَ مِنْ تَقْوِيمِ الزَّيْغِ وَسَدِّ الثَّلْمِ وَإِصْلَاحِ الْفَاسِدِ وَكَسْرِ الْمُعَانِدِ
وَإِحْيَاءِ السُّنَنِ وَإِمَاتَةِ الْبِدَعِ حَتَّى فَارَقْتَ الدُّنْيَا وَأَنْتَ شَهِيدٌ وَلَقِيتَ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَنْتَ حَمِيدٌ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ تَتَرَادَفُ وَتَزِيدُ پھر پاؤں کی طرف
جائے اور یہ پڑھے يَا سَادَتِي يَا آلَ رَسُولِ اللّٰهِ إِنِّي بِكُمْ أَتَقَرَّبُ إِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِالْخِلَافِ
عَلَى الَّذِينَ غَدَرُوا بِكُمْ وَنَكَثُوا بَيْعَتَكُمْ وَجَحَدُوا وِلَايَتَكُمْ وَأَنْكَرُوا مَنْزِلَتَكُمْ
وَخَلَعُوا رِبْقَةَ طَاعَتِكُمْ وَهَجَرُوا أَسْبَابَ مَوَدَّتِكُمْ وَتَقَرَّبُوا إِلَى فَرَاعِنَتِهِمْ بِالْبَرَاءَةِ
مِنْكُمْ وَالْإِعْرَاضِ عَنْكُمْ وَمَنَعُوكُمْ مِنْ إِقَامَةِ الْحُدُودِ وَاسْتِئْصَالِ الْجُحُودِ وَشَعْبِ الصَّدْعِ
وَلَمِّ الشَّعَثِ وَسَدِّ الْخَلَلِ وَتَثْقِيفِ الْأَوَدِ وَإِمْضَاءِ الْأَحْكَامِ وَتَهْذِيبِ الْإِسْلَامِ وَقَمْعِ الْآثَامِ
وَأَرْهَجُوا عَلَيْكُمْ نَقْعَ الْحُرُوبِ وَالْفِتَنِ وَأَنْحَوْا عَلَيْكُمْ سُيُوفَ الْأَحْقَادِ وَهَتَكُوا مِنْكُمُ السُّتُورَ
وَابْتَاعُوا بِخُمْسِكُمُ الْخُمُورَ وَصَرَفُوا صَدَقَاتِ الْمَسَاكِينِ إِلَى الْمُضْحِكِينَ وَالسَّاخِرِينَ
وَذٰلِكَ بِمَا طَرَّقَتْ لَهُمُ الْفَسَقَةُ الْغُوَاةُ وَالْحَسَدَةُ الْبُغَاةُ أَهْلُ النَّكْثِ وَالْغَدْرِ وَالْخِلَافِ
وَالْمَكْرِ وَالْقُلُوبِ الْمُنْتِنَةِ مِنْ قَذَرِ الشِّرْكِ وَالْأَجْسَادِ الْمُشْحَنَةِ مِنْ دَرَنِ الْكُفْرِ الَّذِينَ
أَضَبُّوا عَلَى النِّفَاقِ وَأَكَبُّوا عَلَى عَلَائِقِ الشِّقَاقِ فَلَمَّا مَضَى الْمُصْطَفَى صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ
اخْتَطَفُوا الْغِرَّةَ وَانْتَهَزُوا الْفُرْصَةَ وَانْتَهَكُوا الْحُرْمَةَ وَغَادَرُوهُ عَلَى فِرَاشِ الْوَفَاةِ وَأَسْرَعُوا
لِنَقْضِ الْبَيْعَةِ وَمُخَالَفَةِ الْمَوَاثِيقِ الْمُؤَكَّدَةِ وَخِيَانَةِ الْأَمَانَةِ الْمَعْرُوضَةِ عَلَى الْجِبَالِ الرَّاسِيَةِ
وَأَبَتْ أَنْ تَحْمِلَهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ الظَّلُومُ الْجَهُولُ ذُو الشِّقَاقِ وَالْعِزَّةِ بِالْآثَامِ الْمُؤْلِمَةِ

توبہ کے لیے دعا

علیہ السلام وکان من دعائہ
علیہ السلام فی ذکر التوبۃ
وطلبھا یعنی یہ دعا حضرت
توبہ کے ذکر کرنے اور طلب
کرنے میں پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ
یَا مَنْ لَا یَصِفُہُ نَعْتُ الْوَاصِفِیْنَ
وَیَا مَنْ لَا یُجَاوِزُہُ رَجَاءُ
الرَّاجِیْنَ وَیَا مَنْ لَا یَضِیْعُ
لَدَیْہِ اَجْرُ الْمُحْسِنِیْنَ وَیَا
مَنْ ھُوَ مُنْتَھٰی خَوْفِ الْعَابِدِ
وَیَا مَنْ ھُوَ غَایَۃُ خَشْیَۃِ
الْمُتَّقِیْنَ ھٰذَا مَقَامُ مَنْ تَدَا
وَلَتْہُ اَیْدِی الذُّنُوْبِ وَ
قَادَتْہُ اَزِمَّۃُ الْخَطَایَا وَ
اسْتَحْوَذَ عَلَیْہِ الشَّیْطَانُ
فَقَصَّرَ عَمَّا اَمَرْتَ بِہٖ تَفْرِیْطًا
وَتَعَاطٰی مَا نَھَیْتَ عَنْہُ تَغْرِیْرًا
کَالْجَاھِلِ بِقُدْرَتِکَ عَلَیْہِ
اَوْ کَالْمُنْکِرِ فَضْلَ اِحْسَانِکَ
اِلَیْہِ حَتّٰی اِذَا انْفَتَحَ لَہٗ بَصَرُ
الْھُدٰی وَتَقَشَّعَتْ عَنْہُ
سَحَائِبُ الْعَمٰی اَحْصٰی مَا
ظَلَمَ بِہٖ نَفْسَہٗ وَفَکَّرَ فِیْمَا
خَالَفَ بِہٖ رَبَّہٗ فَرَاٰی کَبِیْرَ
عِصْیَانِہٖ کَبِیْرًا وَجَلِیْلَ
مُخَالَفَتِہٖ جَلِیْلًا فَاَقْبَلَ

والانفة عن الانقياد لحميد العاقبة فحشر سفلة الاعراب وبقايا الاحزاب الى دار النبوة والرسالة
ومهبط الوحي والملائكة ومستقر سلطان الولاية ومعدن الوصية والخلافة والامامة
حتى نقضوا عهد المصطفى في اخيه علم الهدى والمبين طريق النجاة من طرق الردى وجرحوا
كبد خير الورى في ظلم ابنته واضطهاد حبيبته واهتضام عزيزته بضعة لحمه وفلذة كبده
وخذلوا بعلها وصغروا قدره واستحلوا محارمه وقطعوا رحمه وانكروا اخوته وهجروا مودته
ونقضوا طاعته وجحدوا ولايته واطمعوا العبيد في خلافته وقادوه الى بيعتهم مصلتة سيوفها
مقذعة اسنتها وهو ساخط القلب هائج الغضب شديد الصبر كاظم الغيظ يدعونه الى بيعتهم
التي عم شؤمها الاسلام وزرعت في قلوب اهلها الآثام وعقت سلمانها وطردت مقدادها ونفت
جندبها وفتقت بطن عمارها وحرفت القرآن وبدلت الاحكام وغيرت المقام واباحت
الخمس للطلقاء وسلطت اولاد اللعناء على الفروج والدماء وخلطت الحلال بالحرام واستخفت
بالايمان والاسلام وهدمت الكعبة واغارت على دار الهجرة يوم الحرة وابرزت بنات المهاجرين
والانصار للنكال والسورة والبستهن ثوب العار والفضيحة ورخصت لاهل الشبهة في قتل اهل
بيت الصفوة وابادة نسله واستيصال شأفته وسبي حرمه وقتل انصاره وكسر منبره وقلب
مفخره واخفاء دينه وقطع ذكره يا موالي فلو عاينكم المصطفى وسهام الامة مغرقة في اكبادكم
ورماحهم مشرعة في نحوركم وسيوفها مولعة في دمائكم يشفي ابناء العواهر غليل الفسق من
ورعكم وغيظ الكفر من ايمانكم وانتم بين صريع في المحراب قد فلق السيف هامته وشهيد
فوق الجنازة قد شكت اكفانه بالسهام وقتيل بالعراء قد رفع فوق القناة راسه ومكبل
في السجن قد رضت بالحديد اعضاؤه ومسموم قد قطعت بجرع السم امعاؤه وشملكم عباديد
تفنيهم العبيد وابناء العبيد فهل المحن يا ساداتي الا التي لزمتكم والمصائب الا التي عمتكم والفجائع
الا التي خصتكم والقوارع الا التي طرقتكم صلوات الله عليكم وعلى ارواحكم واجسادكم
ورحمة الله وبركاته پھر قبر مبارک کو بوسہ دے اور یہ کہے بابي انتم وامي يا آل المصطفى انا لا
نملك الا ان نطوف حول مشاهدكم ونعزي فيها ارواحكم على هذه المصائب العظيمة

توبہ کے لیے دعا

يرجوك مؤملا لك مستحييا
منك ووجه رغبته اليك
ثقة بك فامك بطمعه
يقينا وقصدك بخوفه
اخلاصا قد خلا طمعه
من كل مطموع فيه
غيرك وافرخ روعه من
كل محذور منه سواك
فمثل بين يديك متضرعا
وغمض بصره الى الارض
متخشعا وطأطأ راسه
لعزتك متذللا وابثك
من سره ما انت اعلم به منه
خضوعا وعدد من ذنوبه
ما انت احصى لها خشوعا
واستغاث بك من عظيم ما
وقع به في علمك وقبيح
ما فضحه في حكمك من
ذنوب ادبرت لذاتها
فذهبت واقامت تبعاتها
فلزمت لا ينكر يا الهي عدلك
ان عاقبته ولا يستعظم
عفوك ان عفوت عنه ورحمته
لانك الرب الكريم الذي
لا يتعاظمه غفران الذنب
العظيم اللهم فها انا ذا قد

تمام آئمہ کی زیارت جامعہ

الَّتِي يَعْرِفُنَا بِكُمْ وَالرِّزَايَا الْجَلِيلَةِ النَّازِلَةِ بِسَاحَتِكُمُ الَّتِي أَثْبَتَتْ فِي قُلُوبِ شِيعَتِكُمُ الْقُرُوحَ وَأَوْرَثَتْ
أَكْبَادَهُمُ الْجُرُوحَ وَزَرَعَتْ فِي صُدُورِهِمُ الْغُصَصَ فَنَحْنُ نُشْهِدُ اللهَ أَنَّا قَدْ شَارَكْنَا أَوْلِيَائَكُمْ
وَأَنْصَارَكُمُ الْمُتَقَدِّمِينَ فِي إِرَاقَةِ دِمَاءِ النَّاكِثِينَ وَالْقَاسِطِينَ وَالْمَارِقِينَ وَقَتَلَةِ أَبِي عَبْدِ اللهِ
سَيِّدِ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ كَرْبَلَاءَ بِالنِّيَّاتِ وَالْقُلُوبِ وَالتَّأَسُّفِ عَلَى فَوْتِ تِلْكَ الْمَوَاقِفِ
الَّتِي حَضَرُوا لِنُصْرَتِكُمْ وَعَلَيْكُمْ مِنَّا السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ پھر قبر مبارک کو اپنے اور قبلہ کے
درمیان قرار دے اور یہ پڑھے اللّٰهُمَّ يَا ذَا الْقُدْرَةِ الَّتِي صَدَرَ عَنْهَا الْعَالَمُ مُكَوَّنًا مَبْرُوءًا عَلَيْهَا
مَفْطُورًا تَحْتَ ظِلِّ الْعَظَمَةِ فَنَطَقَتْ شَوَاهِدُ صُنْعِكَ فِيهِ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ مُكَوِّنُهُ
وَبَارِئُهُ وَفَاطِرُهُ ابْتَدَعْتَهُ لَا مِنْ شَيْءٍ وَلَا عَلَى شَيْءٍ وَلَا فِي شَيْءٍ وَلَا لِوَحْشَةٍ دَخَلَتْ عَلَيْكَ إِذْ لَا
غَيْرُكَ وَلَا حَاجَةٍ بَدَتْ لَكَ فِي تَكْوِينِهِ وَلَا لِاسْتِعَانَةٍ مِنْكَ عَلَى الْخَلْقِ بَعْدَهُ بَلْ أَنْشَأْتَهُ لِيَكُونَ
دَلِيلًا عَلَيْكَ بِأَنَّكَ بَائِنٌ مِنَ الصُّنْعِ فَلَا يُطِيقُ الْمُنْصِفُ لِعَقْلِهِ إِنْكَارَكَ وَالْمَوْسُومُ بِصِحَّةِ الْمَعْرِفَةِ
جُحُودَكَ أَسْأَلُكَ بِشَرَفِ الْإِخْلَاصِ فِي تَوْحِيدِكَ وَحُرْمَةِ التَّعَلُّقِ بِكِتَابِكَ وَأَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ أَنْ
تُصَلِّيَ عَلَى آدَمَ بَدِيعِ فِطْرَتِكَ وَبِكْرِ حُجَّتِكَ وَلِسَانِ قُدْرَتِكَ وَالْخَلِيفَةِ فِي بَسِيطَتِكَ وَعَلَى مُحَمَّدٍ
الْخَالِصِ مِنْ صَفْوَتِكَ وَالْفَاحِصِ عَنْ مَعْرِفَتِكَ وَالْغَائِصِ الْمَأْمُونِ عَلَى مَكْنُونِ سَرِيرَتِكَ
بِمَا أَوْلَيْتَهُ مِنْ نِعْمَتِكَ بِمَعُونَتِكَ وَعَلَى مَنْ بَيْنَهُمَا مِنَ النَّبِيِّينَ وَالْمُكَرَّمِينَ وَالْأَوْصِيَاءِ وَ
الصِّدِّيقِينَ وَأَنْ تَهَبَنِي لِإِمَامِي هٰذَا پھر اپنے چہرے کی طرف کو ضریح مبارک پر رکھے اور یہ پڑھے
اللّٰهُمَّ بِمَحَلِّ هٰذَا السَّيِّدِ مِنْ طَاعَتِكَ وَبِمَنْزِلَتِهِ عِنْدَكَ لَا تُمِتْنِي فُجَاءَةً وَلَا تَحْرِمْنِي تَوْبَةً وَارْزُقْنِي
الْوَرَعَ عَنْ مَحَارِمِكَ دِينًا وَدُنْيَا وَاشْغَلْنِي بِالْآخِرَةِ عَنْ طَلَبِ الْأُولَى وَوَفِّقْنِي لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى
وَجَنِّبْنِي اتِّبَاعَ الْهَوٰى وَالْاِغْتِرَارَ بِالْأَبَاطِيلِ وَالْمُنٰى اللّٰهُمَّ اجْعَلِ السَّدَادَ فِي قَوْلِي وَالصَّوَابَ
فِي فِعْلِي وَالصِّدْقَ وَالْوَفَاءَ فِي ضَمَانِي وَوَعْدِي وَالْحِفْظَ وَالْإِينَاسَ مَقْرُونَيْنِ بِعَهْدِي وَعَقْدِي وَالْبِرَّ وَالْإِحْسَانَ مِنْ شَأْنِي وَخُلُقِي وَاجْعَلِ السَّلَامَةَ
لِي شَامِلَةً وَالْعَافِيَةَ بِي مُحِيطَةً مُلْتَفَّةً وَلَطِيفَ صُنْعِكَ وَعَوْنِكَ مَصْرُوفًا إِلَيَّ وَحُسْنَ تَوْفِيقِكَ وَ
يُسْرِكَ مَوْفُورًا عَلَيَّ وَأَحْيِنِي يَا رَبِّ سَعِيدًا وَتَوَفَّنِي شَهِيدًا وَطَهِّرْنِي لِلْمَوْتِ وَمَا بَعْدَهُ اللّٰهُمَّ
وَاجْعَلِ الصِّحَّةَ وَالنُّورَ فِي سَمْعِي وَبَصَرِي وَالْجِدَةَ وَالْخَيْرَ فِي طُرُقِي وَالْهُدٰى وَالْبَصِيرَةَ فِي دِينِي

خَشِيتُكَ مُطِيعًا لِأَمْرِكَ فِيمَا
أَمَرْتَ بِهِ مِنَ الدُّعَاءِ
مُتَنَجِّزًا وَعْدَكَ فِيمَا وَعَدْتَ
بِهِ مِنَ الْإِجَابَةِ إِذْ تَقُولُ
ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ اللّٰهُمَّ
فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَ
الْقَنِي بِمَغْفِرَتِكَ كَمَا لَقِيتُكَ
بِإِقْرَارِي وَارْفَعْنِي عَنْ
مَصَارِعِ الذُّنُوبِ كَمَا
وَضَعْتُ لَكَ نَفْسِي وَاسْتُرْنِي
بِسِتْرِكَ كَمَا تَأَنَّيْتَنِي عَنِ
الْاِنْتِقَامِ مِنِّي اللّٰهُمَّ وَثَبِّتْ
فِي طَاعَتِكَ نِيَّتِي وَأَحْكِمْ
فِي عِبَادَتِكَ بَصِيرَتِي وَوَفِّقْنِي
مِنَ الْأَعْمَالِ لِمَا تَغْسِلُ بِهِ
دَنَسَ الْخَطَايَا عَنِّي وَتَوَفَّنِي
عَلٰى مِلَّتِكَ وَمِلَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ
عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا تَوَفَّيْتَنِي اللّٰهُمَّ
إِنِّي أَتُوبُ إِلَيْكَ فِي مَقَامِي هٰذَا
مِنْ كَبَائِرِ ذُنُوبِي وَصَغَائِرِهَا
وَبَوَاطِنِ سَيِّئَاتِي وَظَوَاهِرِهَا
وَسَوَالِفِ زَلَّاتِي وَحَوَادِثِهَا
تَوْبَةَ مَنْ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ
بِمَعْصِيَةٍ وَلَا يُضْمِرُ أَنْ يَعُودَ
فِي خَطِيئَةٍ وَقَدْ قُلْتَ
يَا إِلٰهِي فِي مُحْكَمِ كِتَابِكَ
إِنَّكَ تَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ

زیارت آئمہ کے بعد دعا

وَمَذْهَبِي وَأَلْهِمْنِي أَنْ أَبَداً أُنْصِبَ عَيْنِي الذِّكْرَ وَالْمَوْعِظَةَ شِعَارِي وَدِثَارِي وَالْفِكْرَةَ وَالْعِبْرَةَ
أُنْسِي وَعِمَادِي وَمَكِّنِ الْيَقِينَ فِي قَلْبِي وَاجْعَلْهُ أَوْثَقَ الْأَشْيَاءِ فِي نَفْسِي وَأَغْلَبَهُ عَلَى رَأْيِي وَعَزْمِي
وَاجْعَلِ الْإِرْشَادَ فِي عَمَلِي وَالتَّسْلِيمَ لِأَمْرِكَ مِهَادِي وَسَنَدِي وَالرِّضَا بِقَضَائِكَ وَقَدَرِكَ أَقْصَى
عَزْمِي وَنِهَايَتِي وَأَبْعَدَ هَمِّي وَغَايَتِي حَتَّى لَا أَتَّقِيَ أَحَداً مِنْ خَلْقِكَ بِدِينِي وَلَا أَطْلُبَ بِهِ غَيْرَ آخِرَتِي
وَلَا أَسْتَدْعِيَ مِنْهُ إِطْرَائِي وَمَدْحِي وَاجْعَلْ خَيْرَ الْعَوَاقِبِ عَاقِبَتِي وَخَيْرَ الْمَصَائِرِ مَصِيرِي وَأَنْعَمَ الْعَيْشِ
عَيْشِي وَأَفْضَلَ الْهُدَى هُدَايَ وَأَوْفَرَ الْحُظُوظِ حَظِّي وَأَجْزَلَ الْأَقْسَامِ قِسْمِي وَنَصِيبِي وَكُنْ لِي يَا رَبِّ
مِنْ كُلِّ سُوءٍ وَلِيّاً وَإِلَى كُلِّ خَيْرٍ دَلِيلاً وَقَائِداً وَمِنْ كُلِّ بَاغٍ وَحَسُودٍ ظَهِيراً وَمَانِعاً اللَّهُمَّ بِكَ
اعْتِدَادِي وَعِصْمَتِي وَثِقَتِي وَتَوْفِيقِي وَحَوْلِي وَقُوَّتِي وَلَكَ مَحْيَايَ وَمَمَاتِي وَفِي قَبْضَتِكَ سُكُونِي
وَحَرَكَتِي وَإِنَّ بِعُرْوَتِكَ الْوُثْقَى اسْتِمْسَاكِي وَوُصْلَتِي وَعَلَيْكَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا اعْتِمَادِي وَتَوَكُّلِي
وَمِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمَسِّ سَقَرَ نَجَاتِي وَخَلَاصِي وَفِي دَارِ أَمْنِكَ وَكَرَامَتِكَ مَثْوَايَ وَمُنْقَلَبِي وَعَلَى أَيْدِي
سَادَتِي وَمَوَالِيَّ آلِ الْمُصْطَفَى فَوْزِي وَفَرَجِي اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَمَا وَلَدَا وَأَهْلِ بَيْتِي وَجِيرَانِي وَلِكُلِّ
مَنْ قَلَّدَنِي يَداً مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ إِنَّكَ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ چوتھے وہ دعا ہے جو مضامین
عالیہ پر مشتمل ہے اور جسے ہر ایک امام علیہ السلام کی زیارت کے بعد پڑھا جائے اور اس دعا کو سید
بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے مصباح الزائر میں اسی سابقہ زیارت جامعہ کے بعد ذکر کیا ہے اور وہ
دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ إِنِّي زُرْتُ هٰذَا الْإِمَامَ مُقِرّاً بِإِمَامَتِهِ مُعْتَقِداً لِفَرْضِ طَاعَتِهِ فَقَصَدْتُ
مَشْهَدَهُ بِذُنُوبِي وَعُيُوبِي وَمُوبِقَاتِ آثَامِي وَكَثْرَةِ سَيِّئَاتِي وَخَطَايَايَ وَمَا تَعْرِفُهُ مِنِّي مُسْتَجِيراً
بِعَفْوِكَ مُسْتَعِيذاً بِحِلْمِكَ رَاجِياً رَحْمَتَكَ لَاجِئاً إِلَى رُكْنِكَ عَائِذاً بِرَأْفَتِكَ مُسْتَشْفِعاً
بِوَلِيِّكَ وَابْنِ أَوْلِيَائِكَ وَصَفِيِّكَ وَابْنِ أَصْفِيَائِكَ وَأَمِينِكَ وَابْنِ أُمَنَائِكَ وَخَلِيفَتِكَ وَابْنِ
خُلَفَائِكَ الَّذِينَ جَعَلْتَهُمُ الْوَسِيلَةَ إِلَى رَحْمَتِكَ وَرِضْوَانِكَ وَالذَّرِيعَةَ إِلَى رَأْفَتِكَ وَغُفْرَانِكَ
اللَّهُمَّ وَأَوَّلُ حَاجَتِي إِلَيْكَ أَنْ تَغْفِرَ لِي مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوبِي عَلَى كَثْرَتِهَا وَأَنْ تَعْصِمَنِي فِيمَا
بَقِيَ مِنْ عُمْرِي وَتُطَهِّرَ دِينِي مِمَّا يُدَنِّسُهُ وَيَشِينُهُ وَيُزْرِي بِهِ وَتَحْمِيَهُ مِنَ الرَّيْبِ وَالشَّكِّ وَالْفَسَادِ

توبہ کے لیے دعا

عِبَادِكَ وَتَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ
وَتُحِبُّ التَّوَّابِينَ فَاقْبَلْ تَوْبَتِي
كَمَا وَعَدْتَ وَاعْفُ عَنْ
سَيِّئَاتِي كَمَا ضَمِنْتَ وَأَوْ
جِبْ لِي مَحَبَّتَكَ كَمَا شَرَطْتَ
وَلَكَ يَا رَبِّ شَرْطِي أَلَّا أَعُودَ
فِي مَكْرُوهِكَ وَضَمَانِي
أَلَّا أَرْجِعَ فِي مَذْمُومِكَ
وَعَهْدِي أَنْ أَهْجُرَ جَمِيعَ مَعَاصِيكَ
اللَّهُمَّ إِنَّكَ أَعْلَمُ بِمَا عَمِلْتُ
فَاغْفِرْ لِي مَا عَلِمْتَ وَاصْرِفْنِي
بِقُدْرَتِكَ إِلَى مَا أَحْبَبْتَ اللَّهُمَّ
وَعَلَيَّ تَبِعَاتٌ قَدْ حَفِظْتُهُنَّ
وَتَبِعَاتٌ قَدْ نَسِيتُهُنَّ وَكُلُّهُنَّ
بِعَيْنِكَ الَّتِي لَا تَنَامُ وَعِلْمِكَ
الَّذِي لَا يَنْسَى فَعَوِّضْ مِنْهَا
أَهْلَهَا وَاحْطُطْ عَنِّي وِزْرَهَا
وَخَفِّفْ عَنِّي ثِقْلَهَا وَاعْصِمْنِي
مِنْ أَنْ أُقَارِفَ مِثْلَهَا اللَّهُمَّ
وَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِي بِالتَّوْبَةِ إِلَّا
بِعِصْمَتِكَ وَلَا اسْتِمْسَاكَ بِي
عَنِ الْخَطَايَا إِلَّا عَنْ قُوَّتِكَ
فَقَوِّنِي بِقُوَّةٍ كَافِيَةٍ وَتَوَلَّنِي
بِعِصْمَةٍ مَانِعَةٍ اللَّهُمَّ أَيُّمَا
عَبْدٍ تَابَ إِلَيْكَ وَهُوَ فِي عِلْمِ
الْغَيْبِ عِنْدَكَ فَاسِخٌ لِتَوْبَتِهِ

زیارت آئمہ کے بعد دعا

والشهادة وتثبتني على طاعتك وطاعة رسولك وذريته النجباء السعداء صلواتك عليهم
ورحمتك وسلامك وبركاتك وتحييني ما أحييتني على طاعتهم وتميتني إذا أمتني على طاعتهم
وأن لا تمحو من قلبي مودتهم ومحبتهم وبغض أعدائهم ومرافقة أوليائهم وبرهم وأسألك يا رب
أن تقبل ذلك مني وتحبب إلي عبادتك والمواظبة عليها وتنشطني لها وتبغض إلي معاصيك ومحارمك
وتدفعني عنها وتجنبني التقصير في صلواتي والاستهانة بها والتراخي عنها وتوفقني لتأديتها كما
فرضت وأمرت به على سنة رسولك صلواتك عليه وآله ورحمتك وبركاتك خضوعا و
خشوعا وتشرح صدري لإيتاء الزكوة وإعطاء الصدقات وبذل المعروف والإحسان إلى
شيعة آل محمد عليهم السلام ومواساتهم ولا تتوفاني إلا بعد أن ترزقني حج بيتك الحرام وزيارة
قبر نبيك وقبور الأئمة عليهم السلام وأسألك يا رب توبة نصوحا ترضاها ونية تحمدها
وعملا صالحا تقبله وأن تغفر لي وترحمني إذا توفيتني وتهون علي سكرات الموت وتحشرني
في زمرة محمد وآله صلوات الله عليه وعليهم وتدخلني الجنة برحمتك وتجعل دمعي غزيرا في
طاعتك وعبرتي جارية فيما يقربني منك وقلبي عطوفا على أوليائك وتصونني في هذه الدنيا
من العاهات والآفات والأمراض الشديدة والأسقام المزمنة وجميع أنواع البلاء والحوادث
وتصرف قلبي عن الحرام وتبغض إلي معاصيك وتحبب إلي الحلال وتفتح لي أبوابه وتثبت نيتي
وفعلي عليه وتمد في عمري وتغلق أبواب المحن عني ولا تسلبني ما مننت به علي ولا تسترد
شيئا مما أحسنت به إلي ولا تنزع مني النعم التي أنعمت بها علي وتزيد في ما خولتني وتضاعفه
أضعافا مضاعفة وترزقني مالا كثيرا واسعا سائغا هنيئا ناميا وافيا وعزا باقيا كافيا
وجاها عريضا منيعا ونعمة سابغة عامة وتغنيني بذلك عن المطالب المنكدة والموارد
الصعبة وتخلصني منها معافى في ديني ونفسي وولدي وما أعطيتني ومنحتني وتحفظ علي مالي
وجميع ما خولتني وتقبض عني أيدي الجبابرة وتردني إلى وطني وتبلغني نهاية أملي في دنياي
وآخرتي وتجعل عاقبة أمري محمودة حسنة سليمة وتجعلني رحيب الصدر واسع الحال حسن
الخلق بعيدا من البخل والمنع والنفاق والكذب والبهت وقول الزور وترسخ في قلبي محبة محمد

توبہ کے لیے دعا

وعائذ في ذنبه فخطيئته فإني
أعوذ بك أن أكون كذلك فاجعل
توبتي هذه توبة لا أحتاج بعدها
إلى توبة توبة موجبة لمحو
ما سلف والسلامة فيما بقي
اللهم إني أعتذر إليك من
جهلي وأستوهبك سوء فعلي
فاضممني إلى كنف رحمتك
تطولا واسترني بستر عافيتك
تفضلا اللهم وإني أتوب
إليك من كل ما خالف
إرادتك أو زال عن
محبتك من خطرات قلبي
ولحظات عيني وحكايات
لساني توبة تسلم بها كل
جارحة على حيالها من
تبعاتك وتأمن مما
يخاف المعتدون من
أليم سطواتك اللهم
فارحم وحدتي بين يديك
ووجيب قلبي من خشيتك
واضطراب أركاني
من هيبتك فقد أقامتني
يا رب ذنوبي مقام الخزي
بفنائك فإن سكت لم
ينطق عني أحد وإن شفعت

وَآلِ مُحَمَّدٍ وَشِيعَتِهِمْ وَتَحْرُسُنِي يَا رَبِّ فِي نَفْسِي وَأَهْلِي وَمَالِي وَوَلَدِي وَأَهْلِ حُزَانَتِي وَإِخْوَانِي وَأَهْلِ مَوَدَّتِي

وَذُرِّيَّتِي بِرَحْمَتِكَ وَجُودِكَ اللّٰهُمَّ هٰذِهِ حَاجَاتِي عِنْدَكَ وَقَدِ اسْتَكْثَرْتُهَا لِلُؤْمِي وَشُحِّي وَهِيَ عِنْدَكَ

صَغِيرَةٌ حَقِيرَةٌ وَعَلَيْكَ سَهْلَةٌ يَسِيرَةٌ فَأَسْأَلُكَ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ عِنْدَكَ

وَبِحَقِّهِمْ عَلَيْكَ وَبِمَا أَوْجَبْتَ لَهُمْ وَبِسَائِرِ أَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَأَصْفِيَائِكَ وَأَوْلِيَائِكَ الْمُخْلَصِينَ

وَبِاسْمِكَ الْأَعْظَمِ الْأَعْظَمِ لَمَّا قَضَيْتَهَا كُلَّهَا وَأَسْعَفْتَنِي بِهَا وَلَمْ تُخَيِّبْ أَمَلِي وَرَجَائِي

اللّٰهُمَّ وَشَفِّعْ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ فِيَّ يَا سَيِّدِي يَا وَلِيَّ اللّٰهِ يَا أَمِينَ اللّٰهِ أَسْأَلُكَ أَنْ تَشْفَعَ لِي إِلَى اللّٰهِ

عَزَّ وَجَلَّ فِي هٰذِهِ الْحَاجَاتِ كُلِّهَا بِحَقِّ آبَائِكَ الطَّاهِرِينَ وَبِحَقِّ أَوْلَادِكَ الْمُنْتَجَبِينَ فَإِنَّ لَكَ عِنْدَ

اللّٰهِ تَقَدَّسَتْ أَسْمَاؤُهُ الْمَنْزِلَةَ الشَّرِيفَةَ وَالْمَرْتَبَةَ الْجَلِيلَةَ وَالْجَاهَ الْعَرِيضَ اللّٰهُمَّ لَوْ عَرَفْتُ

مَنْ هُوَ أَوْجَهُ عِنْدَكَ مِنْ هٰذَا الْإِمَامِ وَمِنْ آبَائِهِ وَأَبْنَائِهِ الطَّاهِرِينَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَالصَّلَوٰةُ

لَجَعَلْتُهُمْ شُفَعَائِي وَقَدَّمْتُهُمْ أَمَامَ حَاجَتِي وَطَلِبَاتِي هٰذِهِ فَاسْمَعْ مِنِّي وَاسْتَجِبْ لِي وَافْعَلْ بِي مَا أَنْتَ

أَهْلُهُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللّٰهُمَّ وَمَا قَصُرَتْ عَنْهُ مَسْأَلَتِي وَعَجَزَتْ عَنْهُ قُوَّتِي وَلَمْ تَبْلُغْهُ فِطْنَتِي مِنْ صَالِحِ دِينِي وَ

دُنْيَايَ وَآخِرَتِي فَامْنُنْ بِهِ عَلَيَّ وَاحْفَظْنِي وَاحْرُسْنِي وَهَبْ لِي وَاغْفِرْ لِي وَمَنْ أَرَادَنِي بِسُوءٍ أَوْ مَكْرُوهٍ

مِنْ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ أَوْ سُلْطَانٍ عَنِيدٍ أَوْ مُخَالِفٍ فِي دِينٍ أَوْ مُنَازِعٍ فِي دُنْيَا أَوْ حَاسِدٍ عَلَيَّ نِعْمَةً أَوْ

ظَالِمٍ أَوْ بَاغٍ فَاقْبِضْ عَنِّي يَدَهُ وَاصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُ وَاشْغَلْهُ عَنِّي بِنَفْسِهِ وَاكْفِنِي شَرَّهُ وَ

شَرَّ أَتْبَاعِهِ وَشَيَاطِينِهِ وَأَجِرْنِي مِنْ كُلِّ مَا يَضُرُّنِي وَيُجْحِفُ بِي وَأَعْطِنِي جَمِيعَ الْخَيْرِ كُلِّهِ مِمَّا

أَعْلَمُ وَمِمَّا لَا أَعْلَمُ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِإِخْوَانِي وَأَخَوَاتِي

وَأَعْمَامِي وَعَمَّاتِي وَأَخْوَالِي وَخَالَاتِي وَأَجْدَادِي وَجَدَّاتِي وَأَوْلَادِهِمْ وَذَرَارِيهِمْ وَأَزْوَاجِي وَذُرِّيَّاتِي

وَأَقْرِبَائِي وَأَصْدِقَائِي وَجِيرَانِي وَإِخْوَانِي فِيكَ مِنْ أَهْلِ الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ وَلِجَمِيعِ أَهْلِ مَوَدَّتِي مِنَ

الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ وَلِجَمِيعِ مَنْ عَلَّمَنِي خَيْرًا أَوْ تَعَلَّمَ مِنِّي عِلْمًا

اللّٰهُمَّ أَشْرِكْهُمْ فِي صَالِحِ دُعَائِي وَزِيَارَتِي لِمَشْهَدِ حُجَّتِكَ وَوَلِيِّكَ وَأَشْرِكْنِي فِي صَالِحِ أَدْعِيَتِهِمْ

بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَبَلِّغْ وَلِيَّكَ مِنْهُمُ السَّلَامَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

(یہاں امام کا نام لیں جس کی زیارت کی ہے مع والد کا نام کے)

يَا سَيِّدِي يَا مَوْلَايَ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلَى رُوحِكَ وَبَدَنِكَ أَنْتَ وَسِيلَتِي إِلَى اللّٰهِ

فَلَسْتُ بِأَهْلِ الشَّفَاعَةِ
اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
وَشَفِّعْ فِي خَطَايَايَ كَرَمَكَ
وَعُدْ عَلَى سَيِّئَاتِي بِعَفْوِكَ
وَلَا تَجْزِنِي جَزَائِي مِنْ عُقُوبَتِكَ
وَابْسُطْ عَلَيَّ طَوْلَكَ وَجَلِّلْنِي
بِسِتْرِكَ وَافْعَلْ بِي فِعْلَ
عَزِيزٍ تَضَرَّعَ إِلَيْهِ عَبْدٌ
ذَلِيلٌ فَرَحِمَهُ أَوْ غَنِيٍّ تَعَرَّضَ
لَهُ عَبْدٌ فَقِيرٌ فَنَعَشَهُ اللّٰهُمَّ
لَا خَفِيرَ لِي مِنْكَ فَلْيَخْفُرْنِي
عِزُّكَ وَلَا شَفِيعَ لِي إِلَيْكَ
فَلْيَشْفَعْ لِي فَضْلُكَ وَقَدْ
أَوْجَلَتْنِي خَطَايَايَ فَلْيُؤْمِنِّي
عَفْوُكَ فَمَا كُلُّ مَا نَطَقْتُ
بِهِ عَنْ جَهْلٍ مِنِّي بِسُوءِ أَثَرِي
وَلَا نِسْيَانٍ لِمَا سَبَقَ مِنْ ذَمِيمِ فِعْلِي
لٰكِنْ لِتَسْمَعَ سَمَاؤُكَ وَمَنْ
فِيهَا وَأَرْضُكَ وَمَنْ عَلَيْهَا
مَا أَظْهَرْتُ لَكَ مِنَ النَّدَمِ
وَلَجَأْتُ إِلَيْكَ فِيهِ مِنَ
التَّوْبَةِ فَلَعَلَّ بَعْضَهُمْ
بِرَحْمَتِكَ يَرْحَمُنِي لِسُوءِ
مَوْقِفِي أَوْ تُدْرِكُهُ الرِّقَّةُ
عَلَيَّ لِسُوءِ حَالِي فَيَنَالَنِي
مِنْهُ بِدَعْوَةٍ هِيَ أَسْمَعُ

زیارت وداع آئمہ طاہرین

وذخر یعود الیہ ولی حق موالاتی وتأمیلی فکن شفیعی الی اللہ عز وجل فی الوقوف علی قصتی
ھذہ وصرفی عن موقفی ھذا بالنجح بما سألتہ کلہ برحمتہ وقدرتہ اللھم ارزقنی عقلا
کاملا ولبا راجحا وعزا باقیا وقلبا زکیا وعملا کثیرا وادبا بارعا واجعل ذلک کلہ
لی ولا تجعلہ علی برحمتک یا ارحم الراحمین پانچویں وہ وداع ہے کہ جو ہر ایک امام علیہ السلام کا
وداع اس سے کیا جاسکتا ہے واضح رہے کہ زیارت کے آداب میں سے جو اپنے محل میں ذکر ہو چکے ہیں
اس امام کا وداع کرنا بھی ہے کہ جن کی زیارت کرنے کے بعد ان کے شہر سے واپس لوٹنا چاہئے اور ہم
نے بھی ہر ایک امام کی زیارت کے وقت ان کے وداع کا بھی ذکر کیا ہے اور امام حسین علیہ السلام کے
وداع کیلئے اس زیارت وداع پر جو بیسویں ادب میں گذر چکا ہے اکتفا کیا ہے الحاصل یہاں پر اس
وداع کو ذکر کرتے ہیں کہ جسے شیخ محمد بن المشہدی نے اپنی مزار کبیر میں وداع کے باب میں نقل کیا
ہے اور سید بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے اسے زیارت جامعہ سابقہ کے بعد ذکر کیا ہے اور ہم اسے
مصباح الزائرین سے نقل کرتے ہیں، پس جب تم چاہو کہ اس امام کے شہر سے
لوٹ آؤ تو لوٹنے کے وقت یوں وداع پڑھو السلام علیکم یا اھل بیت النبوۃ ومعدن
الرسالۃ سلام مودع لا سئم ولا قال ورحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اھل البیت انہ حمید مجید
سلام ولی غیر راغب عنکم ولا منحرف عنکم ولا مستبدل بکم ولا مؤثر علیکم ولا زاھد
فی قربکم لا جعلہ اللہ آخر العھد من زیارۃ قبورکم واتیان مشاھدکم والسلام علیکم
وحشرنی اللہ فی زمرتکم واوردنی حوضکم وارضاکم عنی ومکننی فی دولتکم واحیانی
فی رجعتکم وملکنی فی ایامکم وشکر سعیی لکم وغفر ذنوبی بشفاعتکم واقال عثرتی
بحبکم واعلی کعبی بموالاتکم وشرفنی بطاعتکم واعزنی بھدایکم وجعلنی ممن
ینقلب مفلحا منجحا سالما غانما معافا غنیا فائزا برضوان اللہ وفضلہ وکفایتہ
بافضل ما ینقلب بہ احد من زوارکم وموالیکم ومحبیکم وشیعتکم ورزقنی اللہ العود
ثم العود ثم العود ما ابقانی ربی بنیۃ صادقۃ وایمان وتقوی واخبات ورزق واسع حلال
طیب اللھم لا تجعلہ آخر العھد من زیارتھم وذکرھم والصلوۃ علیھم واوجب لی

توبہ کے لیے دعا

لدیک من دعائی او شفاعۃ
او کل عندک من شفاعتی
تکون بھا نجاتی من غضبک
وفوزی برضاک اللھم ان
یکن الندم توبۃ الیک
فانا اندم النادمین وان
یکن الترک لمعصیتک انا
بۃ فانا اول المنیبین و
ان یکن الاستغفار حطۃ
للذنوب فانی لک من
المستغفرین اللھم فکما
امرت بالتوبۃ وضمنت
القبول وحثثت علی الدعاء
ووعدت الاجابۃ فصل
علی محمد وآل محمد
واقبل توبتی ولا ترجعنی
مرجع الخیبۃ من رحمتک
انک انت التواب علی
المذنبین والرحیم للخا
طئین المنیبین اللھم
صل علی محمد وآلہ کما
ھدیتنا بہ وصل علی
محمد وآلہ کما استنقذ
تنا بہ وصل علی محمد وآلہ
صلوۃ تشفع لنا یوم الفقر
ویوم الفاقۃ الیک انک

غیبت امام کے زمانہ میں دعا

الْمَغْفِرَةَ وَالرَّحْمَةَ وَالْخَيْرَ وَالْبَرَكَةَ وَالنُّوْرَ وَالْاِيْمَانَ وَحُسْنَ الْاِجَابَةِ كَمَا اَوْجَبْتَ لِاَوْلِيَائِكَ
الْعَارِفِيْنَ بِحَقِّهِمُ الْمُوْجِبِيْنَ طَاعَتَهُمْ وَالرَّاغِبِيْنَ فِيْ زِيَارَتِهِمُ الْمُتَقَرِّبِيْنَ اِلَيْكَ وَاِلَيْهِمْ
بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَاُمِّيْ وَنَفْسِيْ وَمَالِيْ وَاَهْلِيْ اِجْعَلُوْنِيْ مِنْ هَمِّكُمْ وَصَيِّرُوْنِيْ فِيْ حِزْبِكُمْ وَاَدْخِلُوْنِيْ فِيْ شَفَاعَتِكُمْ
وَاذْكُرُوْنِيْ عِنْدَ رَبِّكُمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَبْلِغْ اَرْوَاحَهُمْ وَاَجْسَادَهُمْ عَنِّيْ تَحِيَّةً
كَثِيْرَةً وَسَلَامًا وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ چھٹے، تحفۃ الزائرین میں امام جعفر
صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تمہیں اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو یا کسی امر سے تجھے خوف
ہو تو کاغذ پر یہ لکھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِاَحَبِّ
الْاَسْمَاءِ اِلَيْكَ وَاَعْظَمِهَا لَدَيْكَ وَاَتَقَرَّبُ وَاَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِمَنْ اَوْجَبْتَ حَقَّهٗ عَلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ
وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى
بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَالْحُجَّةِ الْمُنْتَظَرِ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اِكْفِنِيْ كَذَا وَكَذَا اور لفظ کذا کذا کی جگہ اپنی حاجت کا ذکر
کرے۔ اس کے بعد اس کاغذ کو مٹی میں لپیٹ کر جاری پانی یا کوئیں میں ڈال دے انشاء اللہ تعالیٰ
خداوند عالم جلدی کشائش کرے گا۔ ساتویں معتبر سند سے مروی ہے کہ شیخ ابو عمرو امام صاحب العصر
کے پہلے وکیل نے یہ دعا ابو علی محمد بن ہمام کو لکھوائی اور اس کے پڑھنے کا حکم بھی دیا۔ سید بن طاؤس
رحمۃ اللہ علیہ نے جمال الاسبوع میں عصر جمعہ کی نماز کے بعد کی دعائیں نقل کی ہیں اور اس دعا کو بھی ان میں ذکر
کیا ہے اور فرمایا کہ اگر تمہیں ان سب دعاؤں کے پڑھنے سے کہ جسے ہم نے نقل کیا ہے کوئی عذر ہو تو اس
دعا کے ترک کرنے سے ڈرنا کیونکہ ہم نے اس کو اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فضل سمجھا ہے جو کہ اس نے
ہمارے لئے مخصوص کیا ہے پس اس پر اعتماد کرنا (اور پڑھنا) اور وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ
نَفْسَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِيْ نَفْسَكَ لَمْ اَعْرِفْ رَسُوْلَكَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ رَسُوْلَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ
تُعَرِّفْنِيْ رَسُوْلَكَ لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَكَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ حُجَّتَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِيْ حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ
عَنْ دِيْنِيْ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا هَدَيْتَنِيْ
بِوِلَايَةِ مَنْ فَرَضْتَ عَلَيَّ طَاعَتَهٗ مِنْ وِلَايَةِ وُلَاةِ اَمْرِكَ بَعْدَ رَسُوْلِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

زیارت ناحیہ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَهُوَ
عَلَيْكَ يَسِيْرٌ۔

لمحات مترجم:۔
زیارت ناحیہ چونکہ یہ زیارت
نایاب تھی لہٰذا اسے یہاں
پر قارئین کے لئے نقل کیا
جاتا ہے۔ (مترجم)

اَلسَّلَامُ عَلٰى اٰدَمَ صَفْوَةِ
اللّٰهِ مِنْ خَلِيْقَتِهٖ اَلسَّلَامُ
عَلٰى شِيْثٍ وَلِيِّ اللّٰهِ وَ
خِيَرَتِهٖ اَلسَّلَامُ
عَلٰى اِدْرِيْسَ الْقَائِمِ
لِلّٰهِ بِحُجَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى
نُوْحٍ الْمُجَابِ فِيْ دَعْوَتِهٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰى هُوْدٍ الْمَمْدُوْدِ
مِنَ اللّٰهِ بِمَعُوْنَتِهٖ اَلسَّلَامُ
عَلٰى صَالِحٍ الَّذِيْ تَوَّجَهُ
اللّٰهُ بِكَرَامَتِهٖ اَلسَّلَامُ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ حَبَاهُ
اللّٰهُ بِخُلَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى
اِسْمَاعِيْلَ الَّذِيْ فَدَاهُ
اللّٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ مِنْ
جَنَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى
اِسْحَاقَ الَّذِيْ جَعَلَ

حتّٰی وَالَیتُ وُلاۃَ اَمرِکَ اَمیرَ المُؤمِنینَ عَلِیَّ بنَ اَبی طالِبٍ وَالحَسَنَ وَالحُسَینَ وَعَلِیّاً وَمُحَمَّداً وَ
جَعفَراً وَمُوسٰی وَعَلِیّاً وَمُحَمَّداً وَعَلِیّاً وَالحَسَنَ وَالحُجَّۃَ القائِمَ المَهدِیَّ صَلَواتُکَ عَلَیهِم اَجمَعینَ
اَللّٰهُمَّ فَثَبِّتنی عَلٰی دینِکَ وَاستَعمِلنی بِطاعَتِکَ وَلَیِّن قَلبی لِوَلِیِّ اَمرِکَ وَعافِنی مِمَّا امتَحَنتَ
بِهٖ خَلقَکَ وَثَبِّتنی عَلٰی طاعَۃِ وَلِیِّ اَمرِکَ الَّذی سَتَرتَهٗ عَن خَلقِکَ وَبِاِذنِکَ غابَ عَن
بَرِیَّتِکَ وَاَمرَکَ یَنتَظِرُ وَاَنتَ العالِمُ غَیرُ المُعَلَّمِ بِالوَقتِ الَّذی فیهِ صَلاحُ اَمرِ وَلِیِّکَ فِی الاِذنِ
لَهٗ بِاِظهارِ اَمرِهٖ وَکَشفِ سِترِهٖ فَصَبِّرنی عَلٰی ذٰلِکَ حَتّٰی لا اُحِبَّ تَعجیلَ ما اَخَّرتَ وَلا تَاخیرَ
ما عَجَّلتَ وَلا کَشفَ ما سَتَرتَ وَلَا البَحثَ عَمّا کَتَمتَ وَلا اُنازِعَکَ فی تَدبیرِکَ وَلا اَقُولَ
لِمَ وَکَیفَ وَما بالُ وَلِیِّ الاَمرِ لا یَظهَرُ وَقَدِ امتَلَاَتِ الاَرضُ مِنَ الجَورِ وَاُفَوِّضُ اُموری کُلَّها
اِلَیکَ اَللّٰهُمَّ اِنّی اَسئَلُکَ اَن تُرِیَنی وَلِیَّ اَمرِکَ ظاهِراً نافِذَ الاَمرِ مَعَ عِلمی بِاَنَّ لَکَ السُّلطانَ
وَالقُدرَۃَ وَالبُرهانَ وَالحُجَّۃَ وَالمَشِیَّۃَ وَالحَولَ وَالقُوَّۃَ فَافعَل ذٰلِکَ بی وَبِجَمیعِ المُؤمِنینَ حَتّٰی نَنظُرَ
اِلٰی وَلِیِّ اَمرِکَ صَلَواتُکَ عَلَیهِ ظاهِرَ المَقالَۃِ واضِحَ الدَّلالَۃِ هادِیاً مِنَ الضَّلالَۃِ شافِیاً مِنَ
الجَهالَۃِ اَبرِز یا رَبِّ مُشاهَدَتَهٗ وَثَبِّت قَواعِدَهٗ وَاجعَلنا مِمَّن تَقَرُّ عَینُهٗ بِرُؤیَتِهٖ وَاَقِمنا بِخِدمَتِهٖ
وَتَوَفَّنا عَلٰی مِلَّتِهٖ وَاحشُرنا فی زُمرَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَعِذهُ مِن شَرِّ جَمیعِ ما خَلَقتَ وَذَرَاتَ وَبَرَاتَ
وَاَنشَاتَ وَصَوَّرتَ وَاحفَظهُ مِن بَینِ یَدَیهِ وَمِن خَلفِهٖ وَعَن یَمینِهٖ وَعَن شِمالِهٖ وَمِن
فَوقِهٖ وَمِن تَحتِهٖ بِحِفظِکَ الَّذی لا یَضیعُ مَن حَفِظتَهٗ بِهٖ وَاحفَظ فیهِ رَسُولَکَ وَوَصِیَّ رَسُولِکَ
عَلَیهِ وَاٰلِهِ السَّلامُ اَللّٰهُمَّ وَمُدَّ فی عُمرِهٖ وَزِد فی اَجَلِهٖ وَاَعِنهُ عَلٰی ما وَلَّیتَهٗ وَاستَرعَیتَهٗ وَزِد فی
کَرامَتِکَ لَهٗ فَاِنَّهُ الهادِی المَهدِیُّ وَالقائِمُ المُهتَدِی وَالطّاهِرُ التَّقِیُّ الزَّکِیُّ النَّقِیُّ الرَّضِیُّ
المَرضِیُّ الصّابِرُ الشَّکُورُ المُجتَهِدُ اَللّٰهُمَّ وَلا تَسلُبنَا الیَقینَ لِطُولِ الاَمَدِ فی غَیبَتِهٖ وَانقِطاعِ خَبَرِهٖ
عَنّا وَلا تُنسِنا ذِکرَهٗ وَانتِظارَهٗ وَالاِیمانَ بِهٖ وَقُوَّۃَ الیَقینِ فی ظُهُورِهٖ وَالدُّعاءَ لَهٗ وَالصَّلوٰۃَ
عَلَیهِ حَتّٰی لا یُقَنِّطَنا طُولُ غَیبَتِهٖ مِن قِیامِهٖ وَیَکُونَ یَقینُنا فی ذٰلِکَ کَیَقینِنا فی قِیامِ
رَسُولِکَ صَلَواتُکَ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَما جاءَ بِهٖ مِن وَحیِکَ وَتَنزیلِکَ فَقَوِّ قُلُوبَنا عَلَی الاِیمانِ
بِهٖ حَتّٰی تَسلُکَ بِنا عَلٰی یَدَیهِ مِنهاجَ الهُدٰی وَالمَحَجَّۃَ العُظمٰی وَالطَّریقَۃَ الوُسطٰی وَقَوِّنا عَلٰی

زیارت ناحیہ

اللهُ النُّبُوَّۃَ فی ذُرِّیَّتِهٖ
اَلسَّلامُ عَلٰی یَعقُوبَ
الَّذی رَدَّ اللهُ عَلَیهِ
بَصَرَهٗ بِرَحمَتِهٖ اَلسَّلامُ
عَلٰی یُوسُفَ الَّذی نَجّاهُ
اللهُ مِنَ الجُبِّ بِعَظَمَتِهٖ
اَلسَّلامُ عَلٰی مُوسٰی
الَّذی فَلَقَ اللهُ البَحرَ لَهٗ
بِقُدرَتِهٖ اَلسَّلامُ عَلٰی
هٰرُونَ الَّذی خَصَّهُ
اللهُ بِنُبُوَّتِهٖ اَلسَّلامُ
عَلٰی شُعَیبَ الَّذی نَصَرَهُ
اللهُ عَلٰی اُمَّتِهٖ اَلسَّلامُ
عَلٰی داوُدَ الَّذی تابَ
اللهُ مِن بَعدِ خَطیئَتِهٖ
اَلسَّلامُ عَلٰی سُلَیمانَ
الَّذی ذَلَّت لَهُ الجِنُّ
بِعِزَّتِهٖ اَلسَّلامُ عَلٰی
اَیُّوبَ الَّذی شَفاهُ اللهُ
مِن عِلَّتِهٖ اَلسَّلامُ عَلٰی
یُونُسَ الَّذی اَنجَزَ اللهُ
مَضمُونَ عِدَتِهٖ اَلسَّلامُ
عَلٰی عُزَیرٍ الَّذی اَحیاهُ
اللهُ بَعدَ مَیتَتِهٖ اَلسَّلامُ

طاعته وثبتنا على متابعته واجعلنا في حزبه واعوانه وانصاره والراضين بفعله ولا
تسلبنا ذلك في حياتنا ولا عند وفاتنا حتى تتوفانا ونحن على ذلك لا شاكين ولا ناكثين
ولا مرتابين ولا مكذبين اللهم عجل فرجه وايده بالنصر وانصر ناصريه واخذل خاذليه
ودمدم على من نصب له وكذب به واظهر به الحق وامت به الجور واستنقذ به عبادك
المؤمنين من الذل وانعش به البلاد واقتل به جبابرة الكفر واقصم به رؤس الضلالة
وذلل به الجبارين والكافرين وابر به المنافقين والناكثين وجميع المخالفين والملحدين
في مشارق الارض ومغاربها وبرها وبحرها وسهلها وجبلها حتى لا تدع منهم ديارا
ولا تبقي لهم آثارا اطهر منهم بلادك واشف منهم صدور عبادك وجدد به ما امتحى من
دينك واصلح به ما بدل من حكمك وغير من سنتك حتى يعود دينك به وعلى يديه
غضا جديدا صحيحا لا عوج فيه ولا بدعة معه حتى تطفئ بعدله نيران الكافرين فانه
عبدك الذي استخلصته لنفسك وارتضيته لنصر دينك واصطفيته بعلمك وعصمته
من الذنوب وبرأته من العيوب واطلعته على الغيوب وانعمت عليه وطهرته من الرجس
ونقيته من الدنس اللهم فصل عليه وعلى آبائه الائمة الطاهرين وعلى شيعته المنتجبين
وبلغهم من آمالهم ما يأملون واجعل ذلك منا خالصا من كل شك وشبهة ورياء
وسمعة حتى لا نريد به غيرك ولا نطلب به الا وجهك اللهم انا نشكو اليك فقد نبينا وغيبة
امامنا وشدة الزمان علينا ووقوع الفتن بنا وتظاهر الاعداء علينا وكثرة عدونا وقلة
عددنا اللهم فافرج ذلك عنا بفتح منك تعجله ونصر منك تعزه وامام عدل تظهره اله الحق
آمين اللهم انا نسألك ان تأذن لوليك في اظهار عدلك في عبادك وقتل اعدائك في بلادك
حتى لا تدع للجور يا رب دعامة الا قصمتها ولا بقية الا افنيتها ولا قوة الا اوهنتها ولا ركنا
الا هدمته ولا حدا الا فللته ولا سلاحا الا اكللته ولا راية الا نكستها ولا شجاعا الا قتلته
ولا جيشا الا خذلته وارمهم يا رب بحجرك الدامغ واضربهم بسيفك القاطع وبأسك الذي
لا ترده عن القوم المجرمين وعذب اعدائك واعداء وليك واعداء رسولك صلواتك عليه

زیارت ناحیہ

على زكريا الصابر
في محنته السلام على
يحيى الذي ازلفه
الله بشهادته السلام
على عيسى روح
الله وكلمته السلام
على محمد حبيب الله
وصفوته السلام
على امير المؤمنين
علي ابن ابي طالب
المخصوص باخوته
السلام على فاطمة
الزهراء ابنته السلام
على ابي محمد الحسن
وصي ابيه وخليفته
السلام على الحسين
الذي سمحت نفسه
بمهجته السلام على
من اطاع الله في سره
وعلانيته السلام
على من جعل الله
الشفاء في تربته
السلام على من

وَالدَّلِيلِ وَلِيِّكَ وَاَمِينِكَ فِي عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ اَللّٰهُمَّ اكْفِ وَلِيَّكَ وَحُجَّتَكَ فِي اَرْضِكَ هَوْلَ عَدُوِّهِ
وَكَيْدَ مَنْ اَرَادَهُ وَامْكُرْ بِمَنْ مَكَرَ بِهِ وَاجْعَلْ دَائِرَةَ السَّوْءِ عَلٰى مَنْ اَرَادَ بِهِ سُوْءًا وَاقْطَعْ
عَنْهُ مَادَّتَهُمْ وَاَرْعِبْ لَهُ قُلُوبَهُمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَخُذْهُمْ جَهْرَةً وَبَغْتَةً وَشَدِّدْ عَلَيْهِمْ عَذَابَكَ
وَاَخْزِهِمْ فِي عِبَادِكَ وَالْعَنْهُمْ فِي بِلَادِكَ وَاَسْكِنْهُمْ اَسْفَلَ نَارِكَ وَاَحِطْ بِهِمْ اَشَدَّ عَذَابِكَ وَ
اَصْلِهِمْ نَارًا وَاحْشُ قُبُورَ مَوْتَاهُمْ نَارًا وَاَصْلِهِمْ حَرَّ نَارِكَ فَاِنَّهُمْ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ
وَاَضَلُّوا عِبَادَكَ وَاَخْرَبُوا بِلَادَكَ اَللّٰهُمَّ وَاَحْيِ بِوَلِيِّكَ الْقُرْاٰنَ وَاَرِنَا نُورَهُ سَرْمَدًا لَا لَيْلَ فِيهِ
وَاَحْيِ بِهِ الْقُلُوبَ الْمَيِّتَةَ وَاشْفِ بِهِ الصُّدُورَ الْوَغِرَةَ وَاجْمَعْ بِهِ الْاَهْوَاءَ الْمُخْتَلِفَةَ عَلَى الْحَقِّ
وَاَقِمْ بِهِ الْحُدُودَ الْمُعَطَّلَةَ وَالْاَحْكَامَ الْمُهْمَلَةَ حَتّٰى لَا يَبْقٰى حَقٌّ اِلَّا ظَهَرَ وَلَا عَدْلٌ اِلَّا زَهَرَ وَاجْعَلْنَا
يَا رَبِّ مِنْ اَعْوَانِهِ وَمُقَوِّيَةِ سُلْطَانِهِ وَالْمُؤْتَمِرِينَ لِاَمْرِهِ وَالرَّاضِينَ بِفِعْلِهِ وَالْمُسَلِّمِينَ لِاَحْكَامِهِ
وَمِمَّنْ لَا حَاجَةَ بِهِ اِلَى التَّقِيَّةِ مِنْ خَلْقِكَ وَاَنْتَ يَا رَبِّ الَّذِي تَكْشِفُ الضُّرَّ وَتُجِيبُ الْمُضْطَرَّ
اِذَا دَعَاكَ وَتُنَجِّي مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ فَاكْشِفِ الضُّرَّ عَنْ وَلِيِّكَ وَاجْعَلْهُ خَلِيفَةً فِي اَرْضِكَ
كَمَا ضَمِنْتَ لَهُ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِنْ خُصَمَاءِ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَلَا تَجْعَلْنِي مِنْ اَعْدَاءِ اٰلِ
مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَلَا تَجْعَلْنِي مِنْ اَهْلِ الْحَنَقِ وَالْغَيْظِ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَاِنِّي اَعُوذُ بِكَ
مِنْ ذٰلِكَ فَاَعِذْنِي وَاَسْتَجِيرُ بِكَ فَاَجِرْنِي اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي بِهِمْ فَائِزًا
عِنْدَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ اٰمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ آخر میں، کسی کی نیابت میں زیارت
کرنے کے آداب میں سے ہے۔ معلوم رہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ اطہار کی زیارت
کے ثواب کو خود ان کی طرف بھی ہدیہ کیا جاسکتا ہے اور مومنین کی ارواح کی طرف بھی ہدیہ کیا جاسکتا
ہے اور مومنین کی نیابت میں ان ائمہ طاہرین کی زیارت بھی کی جاسکتی ہے۔ جیسا کہ بسند معتبر منقول
ہے کہ داؤد صرمی نے امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ میں نے آپ کے والد ماجد کی زیارت
کی اور اس کے بعد ثواب اس کو آپ کیلئے ہدیہ کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر عظیم
ملے گا اور ہماری طرف سے اس کا شکریہ ہے۔ ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ امام علی نقی علیہ السلام
نے ایک شخص کو امام حسین علیہ السلام کی زیارت کیلئے کربلا معلی کی طرف روانہ کیا کہ وہ آنحضرت کے تئے

زیارت ناحیہ

الْاِجَابَةُ تَحْتَ قُبَّتِهِ
اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنِ
الْاَئِمَّةُ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ
اَلسَّلَامُ عَلَى ابْنِ خَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلَى ابْنِ سَيِّدِ الْاَوْصِيَاءِ اَلسَّلَامُ
عَلَى ابْنِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلَى ابْنِ خَدِيجَةَ
الْكُبْرٰى اَلسَّلَامُ عَلٰى
ابْنِ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى
اَلسَّلَامُ عَلَى ابْنِ جَنَّةِ
الْمَاْوٰى اَلسَّلَامُ عَلٰى
ابْنِ زَمْزَمَ وَالصَّفَا اَلسَّلَامُ
عَلَى الْمُرَمَّلِ بِالدِّمَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَهْتُوكِ
الْخِبَاءِ اَلسَّلَامُ عَلٰى
خَامِسِ اَصْحَابِ الْكِسَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلٰى غَرِيبِ
الْغُرَبَاءِ اَلسَّلَامُ عَلٰى
شَهِيدِ الشُّهَدَاءِ اَلسَّلَامُ
عَلٰى قَتِيلِ الْاَدْعِيَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلٰى سَاكِنِ
كَرْبَلَاءَ اَلسَّلَامُ عَلٰى
مَنْ بَكَتْهُ مَلَائِكَةُ
السَّمَاءِ اَلسَّلَامُ عَلٰى

وہاں زیارت اور دعا کرے۔ بسند معتبر امام موسٰی بن جعفر علیہما السلام سے منقول ہے کہ جب جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرقد مبارک کی زیارت کو جائے اور جب زیارت سے فارغ ہو جائے تو دو رکعت نماز پڑھے اور بالا سر مبارک کھڑے ہو کر یوں پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ مِنْ اَبِيْ وَاُمِّيْ وَزَوْجَتِيْ وَوَلَدِيْ وَحَامَّتِيْ وَمِنْ جَمِيْعِ اَهْلِ بَلَدِيْ حُرِّهِمْ وَعَبْدِهِمْ وَاَبْيَضِهِمْ وَاَسْوَدِهِمْ اور جب اپنے شہر آئے تو شہر والوں سے کہے کہ میں تمہاری طرف سے زیارت کر آیا ہوں تو تم اس بات میں سچے ہوگے بعض روایات میں وارد ہے کہ بعض ائمہ طاہرین سے اس شخص کے متعلق سوال کیا گیا جو دو رکعت نماز بجا لاتا ہے یا ایک دن روزہ رکھتا ہے یا حج اور عمرہ بجا لاتا ہے یا جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ طاہرین میں سے کسی امام علیہ السلام کی زیارت بجا لاتا ہے اور پھر اس کے ثواب کو اپنے والدین یا برادر مومن کے لئے ہدیہ کرتا ہے تو کیا اس کے لئے بھی ثواب ہوگا تو آپ نے فرمایا کہ اس عمل کا ثواب جس کیلئے ہدیہ کیا ہے پہنچے گا اور اس عمل کرنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب بغیر اس سے کچھ کم کئے ملے گا شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب میں فرمایا کہ جب کوئی شخص اجرت اور مزدوری لیکر کسی برادر مومن کی نیابت میں زیارت کو جائے جس وقت غسل زیارت سے فارغ ہو اور بعض روایات میں ہے کہ عمل زیارت سے فارغ ہو تو وہ یوں کہے اَللّٰهُمَّ مَا اَصَابَنِيْ مِنْ تَعَبٍ اَوْ نَصَبٍ اَوْ شَعَثٍ اَوْ لُغُوْبٍ فَاْجُرْ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْهِ وَاْجُرْنِيْ فِيْ قَضَائِيْ عَنْهُ اور جب زیارت کرے تو زیارت کے آخر میں یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ عَنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ اَتَيْتُكَ زَائِرًا عَنْهُ فَاشْفَعْ لَهُ عِنْدَ رَبِّكَ اور بلفظ فلاں بن فلاں کی جگہ اس شخص کا نام مع والد کے لے اور اس کے بعد جو دعا چاہے اس کے لئے کرے۔ نیز آپ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی کسی کی نیابت میں زیارت پڑھے یوں کہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اَوْفَدَنِيْ اِلٰى مَوَالِيْهِ وَمَوَالِيَّ لِاَزُوْرَ عَنْهُ رَجَاءً لِجَزِيْلِ الثَّوَابِ وَفِرَارًا مِنْ سُوْءِ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ يَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِاَوْلِيَائِكَ الدَّالِّيْنَ عَلَيْكَ فِيْ غُفْرَانِكَ ذُنُوْبَهُ وَحَطِّ سَيِّئَاتِهِ وَيَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِهِمْ عِنْدَ مَشْهَدِ اِمَامِهِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَللّٰهُمَّ فَتَقَبَّلْ مِنْهُ وَاقْبَلْ شَفَاعَةَ اَوْلِيَائِهِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ جَازِهِ عَلٰى حُسْنِ نِيَّتِهِ وَصَحِيْحِ عَقِيْدَتِهِ وَصِحَّةِ مُوَالَاتِهِ اَحْسَنَ مَا جَازَيْتَ اَحَدًا مِنْ عَبِيْدِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَدِمْ لَهُ

زیارت ناحیہ

مِنْ ذُرِّيَّتِهِ الْاَكْرَمُ
اَلسَّلَامُ عَلٰى يَعْسُوْبِ
الدِّيْنِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنَازِلِ
الْبَرَاهِيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَى
الْاَئِمَّةِ السَّادَاتِ اَلسَّلَامُ
عَلَى الْجُيُوْبِ الْمُضَرَّجَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَى الشِّفَاهِ
الذَّابِلَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَى
النُّفُوْسِ الْمُصْطَلَمَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَرْوَاحِ
الْمُخْتَلَسَاتِ اَلسَّلَامُ
عَلَى الْاَجْسَادِ الْعَارِيَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْجُسُوْمِ الشَّاحِبَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَى الدِّمَاءِ
السَّائِلَاتِ اَلسَّلَامُ
عَلَى الْاَعْضَاءِ الْمُقَطَّعَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَى الرُّؤُوْسِ
الْمُشَالَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَى
النِّسْوَةِ الْبَارِزَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلٰى حُجَّةِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰبَائِكَ
الطَّاهِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

زیارتِ ناحیہ

وعلى ابنائك المستشهدين
السلام عليك وعلى
ذريتك الناصرين
السلام عليك وعلى
الملائكة المضاجعين
السلام على القتيل المظلوم
السلام على اخيه المسموم
السلام على علي الكبير
السلام على الرضيع
الصغير السلام على
الابدان السليبة السلام
على العترة القريبة
السلام على المجدلين
في الفلوات السلام
على النازحين عن
الاوطان السلام على
المدفونين بلا اكفان
السلام على الرؤس
المفرقة عن الابدان
السلام على المحتسب
الصابر السلام على
المظلوم بلا ناصر
السلام على ساكن
التربة الزاكية

ما خولته واستعمله صالحا فيما اتيته ولا تجعلني آخر وافد له يوفده اللهم اعتق رقبته من
النار واوسع عليه من رزقك الحلال الطيب واجعله من رفقاء محمد وآل محمد وبارك
له في ولده وماله واهله وما ملكت يمينه اللهم صل على محمد وآل محمد وحل بينه
وبين معاصيك حتى لا يعصيك واعنه على طاعتك وطاعة اوليائك حتى لا تفقده حيث
امرته ولا تراه حيث نهيته اللهم صل على محمد وآل محمد واغفر له وارحمه واعف عنه
وعن جميع المؤمنين والمؤمنات اللهم صل على محمد وآل محمد واعذه من هول المطلع
ومن فزع يوم القيمة وسوء المنقلب ومن ظلمة القبر ووحشته ومن مواقف الخزي
في الدنيا والآخرة اللهم صل على محمد وآل محمد واجعل جائزته في موقفي هذا غفرانك
وتحفته في مقامي هذا عند امامي صلى الله عليه ان تقيل عثرته وتقبل معذرته وتتجاوز
عن خطيئته وتجعل التقوى زاده وما عندك خيرا له في معاده وتحشره في زمرة محمد
وآل محمد صلى الله عليه وآله وتغفر له ولوالديه فانك خير مرغوب اليه واكرم
مسؤول اعتمد العباد عليه اللهم ولكل موفد جائزة ولكل زائر كرامة فاجعل جاز
ته في موقفي هذا غفرانك والجنة له ولجميع المؤمنين والمؤمنات اللهم وانا عبدك
الخاطئ المذنب المقر بذنوبه فاسئلك يا الله بحق محمد وآل محمد ان لا تحرمني بعد
ذلك الاجر والثواب من فضل عطائك وكرم تفضلك پھر ضریح مقدس کے نزدیک
جائے اور اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف قبلہ کی طرف منہ کر کے اٹھائے اور یہ کہے یا مولای یا
امامي عبدك فلان بن فلان او فلاني زائر المشاهد يتقرب الى الله عزوجل بذالك والى
رسوله واليك يرجو بذالك فكاك رقبته من النار من العقوبة فاغفر له
ولجميع المؤمنين والمؤمنات يا الله يا الله يا الله يا الله يا الله يا الله
يا الله لا اله الا الله الحليم الكريم لا اله الا الله العلي العظيم اسئلك
ان تصلي على محمد وآل محمد وتستجيب لي فيه وفي جميع اخواني واخواتي
وولدي واهلي بجودك وكرمك يا ارحم الراحمين

زیارت ناحیہ

اَلسَّلَامُ عَلٰى صَاحِبِ
الْقُبَّةِ السَّامِيَةِ
اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ طَهَّرَهُ
الْجَلِيْلُ اَلسَّلَامُ عَلٰى
مَنِ افْتَخَرَ بِهِ جَبْرَئِيْلُ
اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ نَاغَاهُ
فِي الْمَهْدِ مِيْكَائِيْلُ
اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ
نُكِثَتْ ذِمَّتُهُ اَلسَّلَامُ
عَلٰى مَنْ هُتِكَتْ
حُرْمَتُهُ اَلسَّلَامُ
عَلٰى مَنْ اُرِيْقَ بِالظُّلْمِ
دَمُهُ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُغَسَّلِ
بِدَمِ الْجِرَاحِ اَلسَّلَامُ
اَلسَّلَامُ الْمُجَرَّعِ بِكَاسَاتِ
الرِّمَاحِ اَلسَّلَامُ عَلَى
الْمُضَامِ الْمُسْتَبَاحِ اَلسَّلَامُ
عَلَى الْمَنْحُوْرِ فِي الْوَرٰى
اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ دَفَنَهُ
اَهْلُ الْقُرٰى اَلسَّلَامُ
عَلَى الْمَقْطُوْعِ الْوَتِيْنِ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُحَامِيْ
بِلَا مُعِيْنٍ اَلسَّلَامُ عَلٰى

ملحقاتِ دوم مفاتیح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مؤلف نے چند ایک دعاؤں کا اول تو ذکر کر دیا لیکن آخر تک انہیں نقل نہیں کیا لہٰذا ہم ان کو اول سے آخر تک یہاں نقل کر دیتے ہیں تاکہ انسان کسی دوسری کتاب کی طرف محتاج نہ ہو اور ساتھ مؤلف نے امام زادگان کیلئے کوئی خاص زیارت نقل نہیں کی ہم یہاں پر انکی ایک زیارت نقل کرتے ہیں تو اس واسطے یہ چیزیں ملحقات دوم کے نام سے یہاں پر اضافہ ہو رہی ہیں دعائیں۔ پہلی دعا وہ کہ جس کا اول مفاتیح الجنان کے ص۴۵ پر ہوا لیکن وہ سب دعا نقل نہیں ہوئی تو وہ پوری دعا یوں ہے اَللّٰهُمَّ

اَنْتَ الَّذِيْ اسْتَجَبْتَ لِاٰدَمَ وَحَوَّاءَ اِذْ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ وَنَادَاكَ نُوْحٌ فَاسْتَجَبْتَ لَهُ وَنَجَّيْتَهُ وَاَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ وَاَطْفَاْتَ نَارَ نُمْرُوْدَ عَنْ خَلِيْلِكَ اِبْرَاهِيْمَ فَجَعَلْتَهَا بَرْدًا وَسَلَامًا وَاَنْتَ الَّذِي اسْتَجَبْتَ لِاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهُ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ فَكَشَفْتَ مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَاٰتَيْتَهُ اَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ وَاَنْتَ الَّذِي اسْتَجَبْتَ لِذِي النُّوْنِ حِيْنَ نَادَاكَ فِي الظُّلُمَاتِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ فَنَجَّيْتَهُ مِنَ الْغَمِّ وَاَنْتَ الَّذِي اسْتَجَبْتَ لِمُوْسٰى وَهَارُوْنَ دَعْوَتَهُمَا حِيْنَ قُلْتَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَاَغْرَقْتَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ وَغَفَرْتَ لِدَاوُدَ ذَنْبَهُ وَتُبْتَ عَلَيْهِ رَحْمَةً مِنْكَ وَذِكْرٰى وَفَدَيْتَ اِسْمٰعِيْلَ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ بَعْدَ مَا اَسْلَمَ وَتَلَّهُ لِلْجَبِيْنِ فَنَادَيْتَهُ بِالْفَرَجِ وَالرَّوْحِ وَاَنْتَ الَّذِيْ نَادَاكَ زَكَرِيَّا نِدَاءً خَفِيًّا فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَلَمْ اَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا وَقُلْتَ يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوْا لَنَا خَاشِعِيْنَ وَاَنْتَ الَّذِي اسْتَجَبْتَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لِتَزِيْدَهُمْ مِنْ فَضْلِكَ فَلَا تَجْعَلْنِيْ مِنْ اَهْوَنِ الدَّاعِيْنَ لَكَ وَالرَّاغِبِيْنَ اِلَيْكَ وَاسْتَجِبْ لِيْ كَمَا اسْتَجَبْتَ لَهُمْ بِحَقِّهِمْ عَلَيْكَ فَطَهِّرْنِيْ بِتَطْهِيْرِكَ وَتَقَبَّلْ صَلَوَاتِيْ وَدُعَائِيْ بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَطَيِّبْ بَقِيَّةَ حَيٰوتِيْ وَطَيِّبْ وَفَاتِيْ وَاخْلُفْنِيْ فِيْمَنْ اَخْلُفُ وَاحْفَظْنِيْ يَا رَبِّ بِدُعَائِيْ وَاجْعَلْ ذُرِّيَّتِيْ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً تَحُوْطُهَا بِحِيَاطَتِكَ بِكُلِّ مَا حُطْتَ بِهِ ذُرِّيَّةَ اَحَدٍ مِنْ

زیارت امام محمد تقی کے بعد کی دعا

اَوْلِيَائِكَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا مَنْ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَقِيبٌ وَلِكُلِّ
دَاعٍ مِنْ خَلْقِكَ مُجِيبٌ وَمِنْ كُلِّ سَائِلٍ قَرِيبٌ اَسْئَلُكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْاَحَدُ
الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ وَبِكُلِّ اسْمٍ رَفَعْتَ بِهٖ سَمَائَكَ
وَفَرَشْتَ بِهٖ اَرْضَكَ وَاَرْسَيْتَ بِهِ الْجِبَالَ وَاَجْرَيْتَ بِهِ الْمَاءَ وَسَخَّرْتَ بِهِ السَّحَابَ
وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ وَاللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَخَلَقْتَ الْخَلَائِقَ كُلَّهَا اَسْئَلُكَ بِعَظَمَةِ وَجْهِكَ
الْعَظِيمِ الَّذِي اَشْرَقَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ فَاَضَائَتْ بِهِ الظُّلُمَاتُ اِلَّا
صَلَّيْتَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَكَفَيْتَنِي اَمْرَ مَعَاشِي وَمَعَادِي وَاَصْلَحْتَ لِي شَاْنِي كُلَّهٗ
وَلَمْ تَكِلْنِي اِلٰى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلَحْتَ اَمْرِي وَاَمْرَ عِيَالِي وَكَفَيْتَنِي هَمَّهُمْ وَاَغْنَيْتَنِي
وَاِيَّاهُمْ مِنْ كَنْزِكَ وَخَزَائِنِكَ وَسَعَةِ فَضْلِكَ الَّذِي لَا يَنْفَدُ اَبَدًا وَاَثْبِتْ فِي قَلْبِي يَنَابِيعَ الْحِكْمَةِ
الَّتِي تَنْفَعُنِي بِهَا مَنِ ارْتَضَيْتَ مِنْ عِبَادِكَ وَاجْعَلْ لِي مِنَ الْمُتَّقِينَ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ اِمَامًا كَمَا
جَعَلْتَ اِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلَ اِمَامًا فَاِنَّ بِتَوْفِيقِكَ يَفُوزُ الْفَائِزُونَ وَيَتُوبُ التَّائِبُونَ وَيَعْبُدُكَ
الْعَابِدُونَ وَبِتَسْدِيدِكَ يَصْلَحُ الصَّالِحُونَ الْمُحْسِنُونَ الْمُخْبِتُونَ الْعَابِدُونَ لَكَ الْخَائِفُونَ
مِنْكَ وَبِاِرْشَادِكَ نَجَا النَّاجُونَ مِنْ نَارِكَ وَاَشْفَقَ مِنْهَا الْمُشْفِقُونَ مِنْ خَلْقِكَ وَبِخِذْلَانِكَ
خَسِرَ الْمُبْطِلُونَ وَهَلَكَ الظَّالِمُونَ وَغَفَلَ الْغَافِلُونَ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِي تَقْوٰيهَا فَاَنْتَ وَلِيُّهَا
وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰيهَا اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَهَا هُدٰيهَا وَاَلْهِمْهَا تَقْوٰيهَا وَبَشِّرْهَا بِرَحْمَتِكَ حِينَ
تَتَوَفّٰيهَا وَنَزِّلْهَا مِنَ الْجِنَانِ عُلْيَاهَا وَطَيِّبْ وَفَاتَهَا وَمَحْيَاهَا وَاَكْرِمْ مُنْقَلَبَهَا وَمَثْوٰيهَا
وَمُسْتَقَرَّهَا وَمَاْوٰيهَا فَاَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰيهَا ٭ دوسری دعا وہ ہے جو امام محمد تقی علیہ السلام کی زیارت
کے بعد پڑھی جاتی ہے سالم دعا یوں ہے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الرَّبُّ وَاَنَا الْمَرْبُوبُ وَاَنْتَ الْخَالِقُ وَاَنَا
الْمَخْلُوقُ وَاَنْتَ الْمَالِكُ وَاَنَا الْمَمْلُوكُ وَاَنْتَ الْمُعْطِي وَاَنَا السَّائِلُ وَاَنْتَ الرَّازِقُ وَاَنَا الْمَرْزُوقُ
وَاَنْتَ الْقَادِرُ وَاَنَا الْعَاجِزُ وَاَنْتَ الْقَوِيُّ وَاَنَا الضَّعِيفُ وَاَنْتَ الْمُغِيثُ وَاَنَا الْمُسْتَغِيثُ وَاَنْتَ
الدَّائِمُ وَاَنَا الزَّائِلُ وَاَنْتَ الْكَبِيرُ وَاَنَا الْحَقِيرُ وَاَنْتَ الْعَظِيمُ وَاَنَا الصَّغِيرُ وَاَنْتَ الْمَوْلٰى
وَاَنَا الْعَبْدُ وَاَنْتَ الْعَزِيزُ وَاَنَا الذَّلِيلُ وَاَنْتَ الرَّفِيعُ وَاَنَا الْوَضِيعُ وَاَنْتَ الْمُدَبِّرُ وَاَنَا الْمُدَبَّرُ

زیارتِ ناحیہ

الشَّيْبِ الْخَضِيبِ اَلسَّلَامُ
عَلَى الْخَدِّ التَّرِيبِ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْبَدَنِ
السَّلِيبِ اَلسَّلَامُ عَلَى
الثَّغْرِ الْمَقْرُوعِ بِالْقَضِيبِ
اَلسَّلَامُ عَلَى الرَّأْسِ
الْمَرْفُوعِ اَلسَّلَامُ عَلَى
الْاَجْسَامِ الْعَارِيَةِ
فِي الْفَلَوَاتِ تَنْهَشُهَا
الذِّئَابُ الْعَادِيَاتُ
وَتَخْتَلِفُ اِلَيْهَا السِّبَاعُ الضَّارِيَاتُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ
وَعَلَى الْمَلٰئِكَةِ
الْمَرْفُوفِينَ حَوْلَ
قُبَّتِكَ الْحَافِّينَ بِتُرْبَتِكَ
الطَّائِفِينَ بِعَرْصَتِكَ
الْوَارِدِينَ لِزِيَارَتِكَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ فَاِنِّي
قَصَدْتُ اِلَيْكَ وَ
رَجَوْتُ الْفَوْزَ لَدَيْكَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ سَلَامَ
الْعَارِفِ بِحُرْمَتِكَ
الْمُخْلِصِ فِي وِلَايَتِكَ
الْمُتَقَرِّبِ اِلَى اللهِ بِمَحَبَّتِكَ

امام جوادؑ کی ایک اور زیارت

وانت الباقی وانا الفانی وانت الدیان وانا المدان وانت الباعث وانا المبعوث وانت
الغنی وانا الفقیر وانت الحی وانا المیت تجد من تعذب یا رب غیری ولا اجد من یرحمنی
غیرک اللھم صل علی محمد وال محمد وقرب فرجھم وارحم ذلی بین یدیک وتضرعی
الیک ووحشتی من الناس وانسی بک یا کریم ثم تصدق علی فی ھذہ الساعۃ برحمۃ
من عندک تھدی بھا قلبی وتجمع بھا امری وتلم بھا شعثی وتبیض بھا وجھی وتکرم
بھا مقامی وتحط بھا عنی وزری وتغفر بھا ما مضی من ذنوبی وتعصمنی فیما بقی من عمری
وتستعملنی فی ذلک کلہ بطاعتک وما یرضیک عنی وتختم عملی باحسنہ وتجعل لی ثوابہ
الجنۃ وتسلک بی فی سبیل الصالحین وتعیننی علی عمل صالح ما اعطیتنی ولا تنزع منی صالحا
ابدا ولا تردنی فی سوء استنقذتنی منہ ابدا ولا تشمت بی عدوا ولا حاسدا ابدا ولا تکلنی الی
نفسی طرفۃ عین ابدا ولا اقل من ذلک ولا اکثر من ذلک یا رب العالمین اللھم صل
علی محمد وال محمد وارنی الحق حقا فاتبعہ والباطل باطلا فاجتنبہ ولا تجعلہ علی متشابھا
فاتبع ھوای بغیر ھدی منک واجعل ھوای تبعا لطاعتک وخذ رضی منک من نفسی
واھدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک تھدی من تشاء الی صراط مستقیم اس کے
بعد اپنی حاجات کو اللہ تعالیٰ سے طلب کرے انشاء اللہ پوری ہو نگیں امام جواد علیہ السلام
کی ایک اور زیارت اسی جناب سے روایت میں آئی ہے یوں ہے السلام علی الباب الاقصد
والطریق الارشد والعالم المؤید ینبوع الحکم ومصباح الظلم سید العرب والعجم الھادی
الی الرشاد الموفق بالتایید والسداد مولای ابی جعفر محمد بن علی الجواد اشھد یا ولی اللہ
انک اقمت الصلوۃ واتیت الزکوۃ وامرت بالمعروف ونھیت عن المنکر وجاھدت فی
سبیل اللہ حق جھادہ وعبدت اللہ مخلصا حتی اتیک الیقین فعشت سعیدا ومضیت شھیدا
یا لیتنی کنت معکم فافوز فوزا عظیما ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس کے بعد تربت شریف
کا بوسہ دے اور اپنے چہرے کو اس پر رکھے اور پھر دو رکعت نماز زیارت پڑھے اور پھر جو دعا چاہے
طلب کرے۔ تیسری دعا وہ ہے کہ جسے سید اجل علی بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے مصباح الزائر میں نقل کیا

زیارتِ ناحیہ

السرمدی من اعدائک
سلام من قلبہ
بمصابک مقروح
ودمعہ عند ذکرک
مسفوح سلام المفجوع
الحزین الوالہ
المستکین سلام
من لو کان معک
بالطفوف لوقاک
بنفسہ حد السیوف
وبذل حشاشتہ
دونک للحتوف
وجاھد بین یدیک
ونصرک علی من
بغی علیک وفداک
بروحہ وجسدہ
ومالہ وولدہ و
روحہ لروحک
فداء واھلہ لاھلک
وقاء فلئن اخرتنی
الدھور وعاقنی
عن نصرک المقدور
ولم اکن لمن

ہے اور دو زیارتیں بھی امام زادوں کیلئے نقل کی ہیں کہ ان سے ان کی زیارت کی جاسکتی ہے لہٰذا اس کا یہاں پر نقل کردینا مناسب ہے جب تمہارا ارادہ ہو کہ امام زادوں میں سے کسی ایک کی زیارت کرے مثل قاسم فرزند موسی الکاظم علیہ السلام یا حضرت عباس علمدار فرزند امیر المومنین علیہ السلام یا علی بن الحسین المعروف بعلی الاکبر جو کربلا میں شہید ہوئے یا ہر وہ بزرگوار جوان جیسے ہیں تو تمہیں ان کی قبر کے نزدیک کھڑے ہو کر یوں زیارت پڑھنی چاہیئے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السَّيِّدُ الزَّكِيُّ الطَّاهِرُ الْوَلِيُّ وَالدَّاعِي الْحَفِيُّ اَشْهَدُ اَنَّكَ قُلْتَ حَقًّا وَنَطَقْتَ حَقًّا وَصِدْقًا وَدَعَوْتَ اِلٰى مَوْلَايَ وَمَوْلَاكَ عَلَانِيَةً وَسِرًّا فَازَ مُتَّبِعُكَ وَنَجٰى مُصَدِّقُكَ وَخَابَ وَخَسِرَ مُكَذِّبُكَ وَالْمُتَخَلِّفُ عَنْكَ اِشْهَدْ لِيْ بِهٰذِهِ الشَّهَادَةِ عِنْدَكَ لِاَكُوْنَ مِنَ الْفَائِزِيْنَ بِمَعْرِفَتِكَ وَطَاعَتِكَ وَتَصْدِيْقِكَ وَاتِّبَاعِكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ وَابْنَ سَيِّدِيْ اَنْتَ بَابُ اللّٰهِ الْمُؤْتٰى مِنْهُ وَالْمَاْخُوْذُ عَنْهُ اَتَيْتُكَ زَائِرًا وَحَاجَاتِيْ لَكَ مُسْتَوْدِعًا وَهَا اَنَا ذَا اَسْتَوْدِعُكَ دِيْنِيْ وَاَمَانَتِيْ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِيْ وَجَوَامِعَ اَمَلِيْ اِلٰى مُنْتَهٰى اَجَلِيْ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ایک اور زیارت ائمہ علیہم السلام کی اولاد کیلئے یوں لکھی ہے اَلسَّلَامُ عَلٰى جَدِّكَ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلٰى اَبِيْكَ الْمُرْتَضَى الرِّضَا اَلسَّلَامُ عَلَى السَّيِّدَيْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلٰى خَدِيْجَةَ اُمِّ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى فَاطِمَةَ اُمِّ الْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَى النُّفُوْسِ الْفَاخِرَةِ بُحُوْرِ الْعُلُوْمِ الزَّاخِرَةِ شُفَعَائِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَاَوْلِيَائِيْ عِنْدَ عَوْدِ الرُّوْحِ اِلَى الْعِظَامِ النَّاخِرَةِ اَئِمَّةِ الْخَلْقِ وَوُلَاةِ الْحَقِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّخْصُ الشَّرِيْفُ الطَّاهِرُ الْكَرِيْمُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَمُصْطَفَاهُ وَاَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّهٗ وَمُجْتَبَاهُ وَاَنَّ الْاِمَامَةَ فِيْ وُلْدِهٖ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ نَعْلَمُ ذٰلِكَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ وَنَحْنُ لِذٰلِكَ مُعْتَقِدُوْنَ وَفِيْ نَصْرِهِمْ مُجْتَهِدُوْنَ ۔

دعا مکارم الاخلاق

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَبَلِّغْ بِاِيْمَانِيْ اَكْمَلَ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْ يَقِيْنِيْ اَفْضَلَ الْيَقِيْنِ وَانْتَهِ بِنِيَّتِيْ اِلٰى اَحْسَنِ النِّيَّاتِ وَبِعَمَلِيْ اِلٰى اَحْسَنِ الْاَعْمَالِ اَللّٰهُمَّ وَفِّرْ بِلُطْفِكَ نِيَّتِيْ وَصَحِّحْ

زیارتِ ناحیہ

حَارَبَكَ مُحَارِبًا وَلِمَنْ نَصَبَ لَكَ الْعَدَاوَةَ مُنَاصِبًا فَلَاَنْدُبَنَّكَ صَبَاحًا وَمَسَاءً وَلَاَبْكِيَنَّ لَكَ بَدَلَ الدُّمُوْعِ دَمًا حَسْرَةً عَلَيْكَ وَتَاَسُّفًا عَلٰى مَا دَهَاكَ وَتَلَهُّفًا حَتّٰى اَمُوْتَ بِلَوْعَةِ الْمُصَابِ وَغُصَّةِ الْاِكْتِيَابِ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْعُدْوَانِ وَاَطَعْتَ اللّٰهَ وَمَا عَصَيْتَهٗ وَتَمَسَّكْتَ بِهٖ فَاَرْضَيْتَهٗ وَخَشِيْتَهٗ وَرَاقَبْتَهٗ وَاسْتَجَبْتَهٗ وَسَنَنْتَ السُّنَنَ وَاَطْفَاْتَ الْفِتَنَ وَدَعَوْتَ اِلَى الرَّشَادِ وَاَوْضَحْتَ سُبُلَ

دعا مکارم الاخلاق ،

عما عندك يقيني واستصلح بقدرتك ما فسد مني اللهم صل على محمد وآله واكفني
ما يشغلني الاهتمام به واستعملني بما تسئلني غدا عنه واستفرغ ايامي فيما خلقتني له
واغنني واوسع علي في رزقك ولا تفتني بالنظر واعزني ولا تبتليني بالكبر وعبدني لك
ولا تفسد عبادتي بالعجب واجر للناس على يدي الخير ولا تمحقه بالمن وهب لي معالي الاخلاق
واعصمني من الفخر اللهم صل على محمد وآله ولا ترفعني في الناس درجة الا حططتني
عند نفسي مثلها ولا تحدث لي عزا ظاهرا الا احدثت لي ذلة باطنة عند نفسي
بقدرها اللهم صل على محمد وآل محمد ومتعني بهدى صالح لا استبدل به وطريقة
حق لا ازيغ عنها ونية رشد لا اشك فيها وعمرني ما كان عمري بذلة في طاعتك فاذا
كان عمري مرتعا للشيطان فاقبضني اليك قبل ان يسبق مقتك الي او يستحكم غضبك
علي اللهم لا تدع خصلة تعاب مني الا اصلحتها ولا عائبة اؤنب بها الا حسنتها ولا
اكرومة في ناقصة الا اتممتها اللهم صل على محمد وآل محمد وابدلني من بغضة
اهل الشنآن المحبة ومن حسد اهل البغي المودة ومن ظنة اهل الصلاح الثقة ومن
عداوة الادنين الولاية ومن عقوق ذوي الارحام المبرة ومن خذلان الاقربين
النصرة ومن حب المدارين تصحيح المقة ومن رد الملابسين كرم العشرة و
من مرارة خوف الظالمين حلاوة الامنة اللهم صل على محمد وآله واجعل لي يدا
على من ظلمني ولسانا على من خاصمني وظفرا بمن عاندني وهب لي مكرا على
من كايدني وقدرة على من اضطهدني وتكذيبا لمن قصبني وسلامة ممن
توعدني ووفقني لطاعة من سددني ومتابعة من ارشدني اللهم صل على محمد
وآله وسددني لان اعارض من غشني بالنصح واجزي من هجرني بالبر واثيب من حرمني
بالبذل واكافي من قطعني بالصلة واخالف من اغتابني الى حسن الذكر و
ان اشكر الحسنة واغضي عن السيئة اللهم صل على محمد وآله وحلني بحلية
الصالحين والبسني زينة المتقين في بسط العدل وكظم الغيظ واطفاء النائرة و

زیارت ناحیہ

السداد وجاهدت
في الله حق الجهاد
وكنت لله طائعا
ولجدك محمد صلى الله
عليه وآله تابعا
ولقول ابيك سامعا
والى وصية اخيك
مسارعا ولعماد الدين
رافعا وللطغيان
قامعا وللطغاة
مقارعا وللامة ناصحا
وفي غمرات الموت
سابحا وللفساق
مكافحا وبحجج الله
قائما وللاسلام
وللمسلمين راحما
وللحق ناصرا وعند
البلاء صابرا وللدين
كالئا وعن حوزته
مراميا تحوط الهدى
وتنصره وتبسط
العدل وتنشره
وتنصر الدين

ضمّ اهل الفرقة واصلاح ذات البين وافشاء العارفة وستر العائبة ولين العريكة
وخفض الجناح وحسن السيرة وسكون الريح وطيب المخالقة والسبق الى الفضيلة
وايثار التفضّل وترك التعيير والافضال على غير المستحق والقول بالحق وان عزّ
واستقلال الخير وان كثر من قولي وفعلي واكمل ذلك لي بدوام الطاعة ولزوم
الجماعة ورفض اهل البدع ومستعملي الرأي المخترع اللهم صل على محمد وآله واجعل
اوسع رزقك عليّ اذا كبرت واقوى قوتك فيّ اذا نصبت ولا تبتليني بالكسل عن عبادتك
ولا العمى عن سبيلك ولا بالتعرض لخلاف محبتك ولا مجامعة من تفرق عنك ولا
مفارقة من اجتمع اليك اللهم اجعلني اصول بك عند الضرورة واسئلك عند الحاجة
واتضرع اليك عند المسكنة ولا تفتنّي بالاستعانة بغيرك اذا اضطررت ولا بالخضوع
لسؤال غيرك اذا افتقرت ولا بالتضرع الى من دونك اذا رهبت فاستحق بذلك
خذلانك ومنعك واعراضك يا ارحم الراحمين اللهم اجعل ما يلقي الشيطان
في روعي من التمني والتظني والحسد ذكراً لعظمتك وتفكراً في قدرتك وتدبيراً
على عدوك وما اجرى على لساني من لفظة فحش او هجر او شتم عرض او شهادة باطل واغتياب
مؤمن غائب او سبّ حاضر وما اشبه ذلك نطقاً بالحمد لك واغراقاً في الثناء عليك
وذهاباً في تمجيدك وشكراً لنعمتك واعترافاً باحسانك واحصاءً لمننك اللهم صل
على محمد وآله ولا اظلمنّ وانت مطيق للدفع عني ولا اظلمنّ وانت القادر على القبض
مني ولا اضلنّ وقد امكنتك هدايتي ولا افتقرنّ ومن عندك وسعي ولا اطغينّ ومن
عندك وجدي اللهم الى مغفرتك وفدت والى عفوك قصدت والى تجاوزك اشتقت
وبفضلك وثقت وليس عندي ما يوجب لي مغفرتك ولا في عملي ما استحق به
عفوك ومالي بعد ان حكمت على نفسي الا فضلك فصل على محمد وآله وتفضل
عليّ اللهم وانطقني بالهدى والهمني التقوى ووفقني للتي هي ازكى واستعملني بما
هو ارضى اللهم اسلك بي الطريقة المثلى واجعلني على ملتك اموت واحيا اللهم

زیارت ناحیہ

وتطهره وتكفّ
العابث وتزجره
وتأخذ للداني من
الشريف وتساوي في
الحكم بين القوي
والضعيف كنت
ربيع الايتام وعصمة
الانام وعزّ الاسلام
ومعدن الاحكام
وحليف الانعام
سالكاً طرائق
جدك وابيك مشبهاً
في الوصية لاخيك
وفي الذمم رضي
الشيم ظاهر الكرم
متهجداً في الظلم
قويم الطرائق كريم
الخلائق عظيم السوابق
شريف النسب منيف
الحسب رفيع الرتب
كثير المناقب
محمود الضرائب
جزيل المواهب
حليم رشيد

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَمَتِّعْنِیْ بِالْاِقْتِصَادِ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَهْلِ السَّدَادِ وَمِنْ اَدِلَّةِ الرَّشَادِ وَ
مِنْ صَالِحِی الْعِبَادِ وَارْزُقْنِیْ فَوْزَ الْمَعَادِ وَسَلَامَةَ الْمِرْصَادِ اَللّٰهُمَّ خُذْ لِنَفْسِكَ مِنْ نَفْسِیْ
مَا یُخَلِّصُهَا وَاَبْقِ لِنَفْسِیْ مِنْ نَفْسِیْ مَا یُصْلِحُهَا فَاِنَّ نَفْسِیْ هَالِكَةٌ اَوْ تَعْصِمَهَا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ
عُدَّتِیْ اِنْ حَزِنْتُ وَاَنْتَ مُنْتَجَعِیْ اِنْ حُرِمْتُ وَبِكَ اسْتِغَاثَتِیْ اِنْ كَرِثْتُ وَعِنْدَكَ مِمَّا
فَاتَ خَلَفٌ وَلِمَا فَسَدَ صَلَاحٌ وَفِیْمَا اَنْكَرْتَ تَغْیِیْرٌ فَامْنُنْ عَلَیَّ قَبْلَ الْبَلَاءِ بِالْعَافِیَةِ وَ
قَبْلَ الطَّلَبِ بِالْجِدَةِ وَقَبْلَ الضَّلَالِ بِالرَّشَادِ وَاكْفِنِیْ مَؤُوْنَةَ مَعَرَّةِ الْعِبَادِ وَهَبْ
لِیْ اَمْنَ یَوْمِ الْمَعَادِ وَامْنَحْنِیْ حُسْنَ الْاِرْشَادِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَادْرَاْ عَنِّیْ بِلُطْفِكَ
وَاغْذُنِیْ بِنِعْمَتِكَ وَاَصْلِحْنِیْ بِكَرَمِكَ وَدَاوِنِیْ بِصُنْعِكَ وَاَظِلَّنِیْ فِیْ ذَرَاكَ وَجَلِّلْنِیْ
رِضَاكَ وَوَفِّقْنِیْ اِذَا اشْتَكَلَتْ عَلَیَّ الْاُمُوْرُ لِاَهْدَاهَا وَاِذَا تَشَابَهَتِ الْاَعْمَالُ لِاَزْكَاهَا
وَاِذَا تَنَاقَضَتِ الْمِلَلُ لِاَرْضَاهَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَتَوِّجْنِیْ بِالْكِفَایَةِ وَسُمْنِیْ
حُسْنَ الْوِلَایَةِ وَهَبْ لِیْ صِدْقَ الْهِدَایَةِ وَلَا تَفْتِنِّیْ بِالسَّعَةِ وَامْنَحْنِیْ حُسْنَ الدَّعَةِ وَلَا
تَجْعَلْ عَیْشِیْ كَدًّا كَدًّا وَلَا تَرُدَّ دُعَائِیْ عَلَیَّ رَدًّا فَاِنِّیْ لَا اَجْعَلُ لَكَ ضِدًّا وَلَا اَدْعُوْ مَعَكَ نِدًّا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَامْنَعْنِیْ مِنَ السَّرَفِ وَحَصِّنْ رِزْقِیْ مِنَ التَّلَفِ وَوَفِّرْ مَلَكَتِیْ
بِالْبَرَكَةِ فِیْهِ وَاَصِبْ بِیْ سَبِیْلَ الْهِدَایَةِ لِلْبِرِّ فِیْمَا اُنْفِقُ مِنْهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
وَاكْفِنِیْ مَؤُوْنَةَ الْاِكْتِسَابِ وَارْزُقْنِیْ مِنْ غَیْرِ احْتِسَابٍ فَلَا اَشْتَغِلَ عَنْ عِبَادَتِكَ بِا
لطَّلَبِ وَلَا اَحْتَمِلَ اِصْرَ تَبِعَاتِ الْمَكْسَبِ اَللّٰهُمَّ فَاَطْلِبْنِیْ بِقُدْرَتِكَ مَا اَطْلُبُ وَاَجِرْنِیْ
بِعِزَّتِكَ مِمَّا اَرْهَبُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصُنْ وَجْهِیْ بِالْیَسَارِ وَلَا تَبْتَذِلْ جَاهِیْ
بِالْاِقْتَارِ فَاَسْتَرْزِقَ اَهْلَ رِزْقِكَ وَاَسْتَعْطِیَ شِرَارَ خَلْقِكَ فَاَفْتَتِنَ بِحَمْدِ مَنْ اَعْطَانِیْ
وَاُبْتَلٰى بِذَمِّ مَنْ مَنَعَنِیْ وَاَنْتَ مِنْ دُوْنِهِمْ وَلِیُّ الْاِعْطَاءِ وَالْمَنْعِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
وَارْزُقْنِیْ صِحَّةً فِیْ عِبَادَةٍ وَفَرَاغًا فِیْ زَهَادَةٍ وَعِلْمًا فِی اسْتِعْمَالٍ وَوَرَعًا فِیْ اِجْمَالٍ اَللّٰهُمَّ
اخْتِمْ بِعَفْوِكَ اَجَلِیْ وَحَقِّقْ فِیْ رَجَاءِ رَحْمَتِكَ اَمَلِیْ وَسَهِّلْ اِلٰى بُلُوْغِ رِضَاكَ سُبُلِیْ وَحَسِّنْ
فِیْ جَمِیْعِ اَحْوَالِیْ عَمَلِیْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَنَبِّهْنِیْ لِذِكْرِكَ فِیْ اَوْقَاتِ الْغَفْلَةِ

زیارتِ ناحیہ

مُنِیْبٌ جَوَادٌ سَدِیْدٌ
عَلِیْمٌ اِمَامٌ شَهِیْدٌ
اَوَّاهٌ مُنِیْبٌ حَبِیْبٌ
مَهِیْبٌ كُنْتَ
لِلرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَاٰلِهٖ وَلَدًا وَلِلْقُرْاٰنِ
سَنَدًا وَلِلْاُمَّةِ عَضُدًا
وَفِی الطَّاعَةِ مُجْتَهِدًا
حَافِظًا لِلْعَهْدِ وَالْمِیْثَاقِ
نَاكِبًا عَنْ سُبُلِ
الْفُسَّاقِ بَاذِلًا
لِلْمَجْهُوْدِ طَوِیْلَ الرُّكُوْعِ
وَالسُّجُوْدِ زَاهِدًا فِی
الدُّنْیَا زُهْدَ الرَّاحِلِ
عَنْهَا نَاظِرًا اِلَیْهَا
بِعَیْنِ الْمُسْتَوْحِشِیْنَ
مِنْهَا اٰمَالُكَ عَنْهَا
مَكْفُوْفَةٌ وَهِمَّتُكَ
عَنْ زِیْنَتِهَا مَصْرُوْفَةٌ
وَاَلْحَاظُكَ عَنْ بَهْجَتِهَا
مَطْرُوْفَةٌ وَرَغْبَتُكَ
فِی الْاٰخِرَةِ مَعْرُوْفَةٌ
حَتّٰى اِذَا الْجَوْرُ مَدَّ

وَاسْتَعْمِلْنِي بِطَاعَتِكَ فِي أَيَّامِ الْمُهْلَةِ وَانْهَجْ لِي إِلَىٰ مَحَبَّتِكَ سَبِيلاً سَهْلَةً أَكْمِلْ لِي بِهَا خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ كَأَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ قَبْلَهُ وَأَنْتَ مُصَلٍّ عَلَىٰ أَحَدٍ بَعْدَهُ وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنِي بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ النَّارِ ۔ الحمد للہ کہ اس کا ترجمہ اپنے گھر عصر کے وقت سہ شنبہ کو یازدہم ماہ ذی الحجہ ۱۳۷۹ھ تمام ہوا۔ خدایا میرے اور میرے والدین کے گناہوں کو عفو فرمانا اور مجھے اور والدین کو ائمہ طاہرین کے ساتھ محشور فرمانا اور میری اولاد کو عالم باعمل قرار دینا اور میرے بھائی مرحوم عابد حسین کو بخش دینا اور جامع المنتظر دستی پورہ جو ایک دینی درس گاہ ہے اسے تا ظہور امام منتظر قائم اور باقی رکھنا اور میرے لئے اسے صدقہ جاریہ قرار دینا خدایا ہمیں اور مومنین کو اس کتاب کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور جن لوگوں نے اس کتاب کی تصحیح میں میری مدد کی ہے انہیں موفق فرما خصوصاً میرے شاگرد رشید مولانا محمد حسین صاحب اور حافظ مولانا سید ریاض حسین صاحب اور مولانا سید مرتضیٰ حسین وغیرہ کو علم و عمل کی توفیق عنایت فرما۔ خدایا میرے اس عمل کو قبول فرماتے ہوئے اسے تا ظہور قائم آل محمد عاملین کے لئے مرجع قرار دے بحق ائمہ الطاہرین المعصومین آمین

انا الاحقر المترجم اختر عباس بن صدیق محمد کورائی بلوچ

ختم شد

زیارتِ ناحیہ

بَاعَهُ وَأَسَّسَ الظُّلْمَ
فَنَاعَهُ وَدَعَا الْغَيَّ
أَتْبَاعَهُ وَأَنْتَ فِي حَرَمِ
جَدِّكَ قَاطِنٌ وَلِلظَّالِمِينَ
مُبَايِنٌ جَلِيسُ الْبَيْتِ
وَالْمِحْرَابِ مُعْتَزِلٌ عَنِ
اللَّذَّاتِ وَالشَّهَوَاتِ
تُنْكِرُ الْمُنْكَرَ بِقَلْبِكَ
وَلِسَانِكَ عَلَىٰ حَسَبِ
طَاقَتِكَ وَإِمْكَانِكَ
ثُمَّ اقْتَضَاكَ الْعِلْمُ لِلْإِنْكَارِ
وَلَزِمَكَ أَنْ تُجَاهِدَ
الْفُجَّارَ فَسِرْتَ فِي
أَوْلَادِكَ وَأَهَالِيكَ
وَشِيعَتِكَ وَمَوَالِيكَ
وَصَدَعْتَ بِالْحَقِّ
وَالْبَيِّنَةِ وَدَعَوْتَ
إِلَى اللّٰهِ بِالْحِكْمَةِ
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَأَمَرْتَ
بِإِقَامَةِ الْحُدُودِ وَالطَّاعَةِ
لِلْمَعْبُودِ وَنَهَيْتَ
عَنِ الْخَبَائِثِ وَالطُّغْيَانِ
وَوَاجَهُوكَ بِالظُّلْمِ

ملحقات مفاتیح الجنان از مترجم

رُوِیَ عَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ عَلَیْهَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ
اَنَّهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ اَبِیْ رَسُوْلُ اللهِ فِیْ بَعْضِ الْاَیَّامِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا فَاطِمَةُ فَقُلْتُ عَلَیْكَ
السَّلَامُ قَالَ اِنِّیْ اَجِدُ فِیْ بَدَنِیْ ضُعْفًا فَقُلْتُ لَهٗ اُعِیْذُكَ بِاللهِ یَا اَبَتَاهُ مِنَ الضُّعْفِ فَقَالَ یَا
فَاطِمَةُ اِیْتِیْنِیْ بِالْکِسَاءِ الْیَمَانِیْ فَغَطِّیْنِیْ بِهٖ فَاَتَیْتُهٗ بِالْکِسَاءِ الْیَمَانِیْ فَغَطَّیْتُهٗ بِهٖ
وَصِرْتُ اَنْظُرُ اِلَیْهِ وَاِذَا وَجْهُهٗ یَتَلَاْلَؤُ کَاَنَّهُ الْبَدْرُ فِیْ لَیْلَةِ تَمَامِهٖ وَکَمَالِهٖ فَمَا کَانَتْ
اِلَّا سَاعَةً وَاِذَا بِوَلَدِیَ الْحَسَنِ قَدْ اَقْبَلَ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا اُمَّاهُ فَقُلْتُ وَعَلَیْكَ السَّلَامُ
یَا قُرَّةَ عَیْنِیْ وَثَمَرَةَ فُؤَادِیْ فَقَالَ یَا اُمَّاهُ اِنِّیْ اَشَمُّ عِنْدَكِ رَائِحَةً طَیِّبَةً کَاَنَّهَا رَائِحَةُ جَدِّیْ رَسُوْلِ
اللهِ فَقُلْتُ نَعَمْ اِنَّ جَدَّكَ تَحْتَ الْکِسَاءِ فَاَقْبَلَ الْحَسَنُ نَحْوَ الْکِسَاءِ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
یَا جَدَّاهُ یَا رَسُوْلَ اللهِ اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اَدْخُلَ مَعَكَ تَحْتَ الْکِسَاءِ فَقَالَ وَعَلَیْكَ السَّلَامُ
یَا وَلَدِیْ وَیَا صَاحِبَ حَوْضِیْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ مَعَهٗ تَحْتَ الْکِسَاءِ فَمَا کَانَتْ اِلَّا
سَاعَةً وَاِذَا بِوَلَدِیَ الْحُسَیْنِ قَدْ اَقْبَلَ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا اُمَّاهُ فَقُلْتُ وَعَلَیْكَ السَّلَامُ
یَا وَلَدِیْ وَیَا قُرَّةَ عَیْنِیْ وَثَمَرَةَ فُؤَادِیْ فَقَالَ لِیْ یَا اُمَّاهُ اِنِّیْ اَشَمُّ عِنْدَكِ رَائِحَةً طَیِّبَةً کَاَنَّهَا
رَائِحَةُ جَدِّیْ رَسُوْلِ اللهِ فَقُلْتُ نَعَمْ اِنَّ جَدَّكَ وَاَخَاكَ تَحْتَ الْکِسَاءِ فَدَنَی الْحُسَیْنُ نَحْوَ
الْکِسَاءِ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا جَدَّاهُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنِ اخْتَارَهُ اللهُ اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اَکُوْنَ
مَعَکُمَا تَحْتَ الْکِسَاءِ فَقَالَ وَعَلَیْكَ السَّلَامُ یَا وَلَدِیْ وَیَا شَافِعَ اُمَّتِیْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ
مَعَهُمَا تَحْتَ الْکِسَاءِ فَاَقْبَلَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَبُو الْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا
بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ فَقُلْتُ وَعَلَیْكَ السَّلَامُ یَا اَبَا الْحَسَنِ وَیَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَقَالَ یَا فَاطِمَةُ اِنِّیْ
اَشَمُّ عِنْدَكِ رَائِحَةً طَیِّبَةً کَاَنَّهَا رَائِحَةُ اَخِیْ وَابْنِ عَمِّیْ رَسُوْلِ اللهِ فَقُلْتُ نَعَمْ هَا هُوَ مَعَ وَلَدَیْكَ
تَحْتَ الْکِسَاءِ فَاَقْبَلَ عَلِیٌّ نَحْوَ الْکِسَاءِ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللهِ اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اَکُوْنَ
مَعَکُمْ تَحْتَ الْکِسَاءِ قَالَ لَهٗ وَعَلَیْكَ السَّلَامُ یَا اَخِیْ وَیَا وَصِیِّیْ وَخَلِیْفَتِیْ وَصَاحِبَ لِوَائِیْ

زیارتِ ناحیہ

وَالْعُدْوَانِ فَجَاهَدْتَهُمْ
بَعْدَ الْاِیْعَادِ اِلَیْهِمْ
وَتَاْکِیْدِ الْحُجَّةِ
عَلَیْهِمْ فَنَکَثُوْا ذِمَامَكَ
وَبَیْعَتَكَ وَاَسْخَطُوْا رَبَّكَ
وَجَدَّكَ وَبَدَؤُوْكَ
بِالْحَرْبِ فَثَبَتَّ لِلطَّعْنِ
وَالضَّرْبِ وَطَحَنْتَ جُنُوْدَ
الْفُجَّارِ وَاقْتَحَمْتَ
قَسْطَلَ الْغُبَارِ مُجَالِدًا
بِذِی الْفِقَارِ کَاَنَّكَ
عَلِیٌّ الْمُخْتَارُ فَلَمَّا
رَاَوْكَ ثَابِتَ الْجَاْشِ
غَیْرَ خَائِفٍ وَلَا خَاشٍ
نَصَبُوْا لَكَ غَوَائِلَ مَکْرِهِمْ
وَقَاتَلُوْكَ بِکَیْدِهِمْ
وَشَرِّهِمْ وَاَمَرَ اللَّعِیْنُ
جُنُوْدَهٗ فَمَنَعُوْكَ الْمَاءَ
وَوُرُوْدَهٗ وَنَاجَزُوْكَ
الْقِتَالَ وَعَاجَلُوْكَ
النِّزَالَ وَرَشَقُوْكَ
بِالسِّهَامِ وَالنِّبَالِ
وَبَسَطُوْا اِلَیْكَ اَکُفَّ

قد اذنت لك فدخل علي تحت الكساء ثم اتيت نحو الكساء وقلت السلام عليك يا
ابتاه يا رسول الله اتاذن لي ان اكون معكم تحت الكساء قال وعليك السلام يا بنتي
ويا بضعتي قد اذنت لك فدخلت تحت الكساء فلما اكتملنا جميعا تحت الكساء
اخذ ابي رسول الله بطرفي الكساء واومأ بيده اليمنى الى السماء وقال اللهم ان هؤلاء
اهل بيتي وخاصتي وحامتي لحمهم لحمي ودمهم دمي يؤلمني ما يؤلمهم ويحزنني ما يحزنهم
انا حرب لمن حاربهم وسلم لمن سالمهم وعدو لمن عاداهم ومحب لمن احبهم انهم مني
وانا منهم فاجعل صلواتك وبركاتك ورحمتك وغفرانك ورضوانك علي وعليهم
واذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا فقال الله عز وجل يا ملائكتي ويا سكان
سماواتي اني ما خلقت سماء مبنية ولا ارضا مدحية ولا قمرا منيرا ولا شمسا مضيئة
ولا فلكا يدور ولا بحرا يجري ولا فلكا يسري الا في محبة هؤلاء الخمسة الذين هم تحت
الكساء فقال الامين جبرائيل يا رب ومن تحت الكساء فقال عز وجل هم اهل بيت
النبوة ومعدن الرسالة هم فاطمة وابوها وبعلها وبنوها فقال جبرائيل يا رب اتاذن لي
ان اهبط الى الارض لاكون معهم سادسا فقال الله نعم قد اذنت لك فهبط الامين
جبرائيل وقال السلام عليك يا رسول الله العلي الاعلى يقرئك السلام ويخصك بالتحية
والاكرام ويقول لك وعزتي وجلالي اني ما خلقت سماء مبنية ولا ارضا مدحية ولا قمرا
منيرا ولا شمسا مضيئة ولا فلكا يدور ولا بحرا يجري ولا فلكا يسري الا لاجلكم
ومحبتكم وقد اذن لي ان ادخل معكم فهل تاذن لي يا رسول الله فقال رسول الله و
عليك السلام يا امين وحي الله انه نعم قد اذنت لك فدخل جبرائيل معنا تحت الكساء
فقال لابي ان الله قد اوحى اليكم يقول انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت
ويطهركم تطهيرا فقال علي لابي يا رسول الله اخبرني ما لجلوسنا هذا تحت الكساء
من الفضل عند الله فقال النبي صلى الله عليه واله والذي بعثني بالحق نبيا واصطفاني
بالرسالة نجيا ما ذكر خبرنا هذا في محفل من محافل اهل الارض وفيه جمع من شيعتنا

الاصطلام ولم
يرعوا لك ذماما
ولا راقبوا فيك
آثاما في قتلهم
اولياءك ونهبهم
رحالك وانت مقدم
في الهبوات ومحتمل
للاذيات قد عجبت
من صبرك ملائكة
السماوات فاحدقوا
بك من كل الجهات
واثخنوك بالجراح
وحالوا بينك وبين
الرواح ولم يبق لك
ناصر وانت صابر
محتسب تذب
عن نسوتك واولادك
حتى نكسوك عن
جوادك فهويت
الى الارض جريحا
تطؤك الخيول بحوافرها
وتعلوك الطغاة
ببواترها قد رشح

وَمُحِبِّیْنَا اِلَّا وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُمْ اِلٰی اَنْ یَّتَفَرَّقُوْا
فَقَالَ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِذًا وَاللّٰهِ فُزْنَا وَفَازَ شِیْعَتُنَا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ یَا عَلِیُّ وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ نَبِیًّا وَاصْطَفَانِیْ بِالرِّسَالَةِ نَجِیًّا مَا ذُكِرَ
خَبَرُنَا هٰذَا فِیْ مَحْفِلٍ مِّنْ مَحَافِلِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَفِیْهِ جَمْعٌ مِّنْ شِیْعَتِنَا وَمُحِبِّیْنَا وَفِیْهِمْ مَهْمُوْمٌ
اِلَّا وَفَرَّجَ اللّٰهُ هَمَّهٗ وَلَا مَغْمُوْمٌ اِلَّا وَكَشَفَ اللّٰهُ غَمَّهٗ وَلَا طَالِبُ حَاجَةٍ اِلَّا وَقَضَی اللّٰهُ حَاجَتَهٗ
فَقَالَ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِذًا وَاللّٰهِ فُزْنَا وَسُعِدْنَا وَكَذٰلِكَ شِیْعَتُنَا فَازُوْا وَسُعِدُوْا فِی الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَةِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔

نمازِ جمعہ

نمازِ جمعہ جماعت کے بغیر نہیں ہو سکتی. جماعت کے لئے کم از کم پانچ آدمیوں کا ہونا ضروری ہے اور اس کا وقت وہی ہے جو نمازِ ظہر کا وقتِ فضیلت ہے نمازِ جمعہ کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورہ منافقون پڑھے اور اس میں پہلی رکعت میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھے اور دوسری رکعت میں رکوع کے بعد ایک بار قنوت پڑھے. اس نماز میں پہلے پیش نماز ان دو خطبوں کو پڑھے یا ان کی مثل دو خطبے پڑھے جس میں حمد و ثنائے پروردگار اور درود وسلام محمد و آلِ محمد اور وعظ و نصیحت مومنین کے لئے ہو پہلے خطبہ کو کسی مختصر سورہ یا آیت کے ساتھ ختم کرے. نمازی ان خطبوں کو ضرور سنیں:

خطبۂ اوّل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِدِیْنِهِ الَّذِی ارْتَضَاهُ وَسَبِیْلِهِ الَّذِی اصْطَفَاهُ وَنَصَرَنَا لِمَا
یُوْجِبُ الزُّلْفَةَ لَدَیْهِ وَالْوُصُوْلَ اِلَیْهِ فَاَمَرَنَا بِاَدَآءِ فَرْضِ الْجُمُعَاتِ وَمَا اَوْجَبْتَ عَلٰی

زیارتِ ناحیہ

لِلْمَوْتِ جَبِیْنُكَ
وَاخْتَلَفَتْ بِالْاِنْقِبَاضِ
وَالْاِنْبِسَاطِ شِمَالُكَ
وَیَمِیْنُكَ تُدِیْرُ
طَرْفًا خَفِیًّا اِلٰی
رَحْلِكَ وَبَیْتِكَ
وَقَدْ شُغِلْتَ
بِنَفْسِكَ عَنْ وُلْدِكَ
وَاَهَالِیْكَ وَاَسْرَعَ
فَرَسُكَ شَارِدًا اِلٰی
خِیَامِكَ مُحَمْحِمًا بَاكِیًا
فَلَمَّا رَاَیْنَ النِّسَآءُ
جَوَادَكَ مَخْزِیًّا وَ
نَظَرْنَ سَرْجَكَ عَلَیْهِ
مَلْوِیًّا بَرَزْنَ مِنَ
الْخُدُوْرِ نَاشِرَاتِ
الشُّعُوْرِ عَلَی الْخُدُوْدِ
لَاطِمَاتِ الْوُجُوْهِ سَافِرَاتٍ
وَبِالْعَوِیْلِ دَاعِیَاتٍ
وَبَعْدَ الْعِزِّ مُذَلَّلَاتٍ
وَاِلٰی مَصْرَعِكَ
مُبَادِرَاتٍ وَالشِّمْرُ
جَالِسٌ عَلٰی صَدْرِكَ

فِيهَا مِنَ الطَّاعَاتِ وَقَسَمْتَ لِأَهْلِهَا مِنَ الْعَطَاءِ فِي يَوْمِ الْجَزَاءِ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْهُ أَيْمَنَ يَوْمٍ عَهِدْنَاهُ وَأَفْضَلَ صَاحِبٍ صَحِبْنَاهُ وَخَيْرَ وَقْتٍ ظَلِلْنَا فِيهِ وَاجْعَلْنَا مِنْ أَرْضَى مَنْ مَرَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ مِنْ جُمْلَةِ خَلْقِكَ أَشْكَرَهُمْ لِمَا أَوْلَيْتَ مِنْ نِعَمِكَ وَأَقْوَمَهُمْ بِمَا شَرَعْتَ مِنْ شَرَائِعِكَ وَأَوْقَفَهُمْ عَمَّا حَذَّرْتَ مِنْ نَهْيِكَ عَلَى سَائِرِ خَلْقِكَ فِي يَوْمِي هٰذَا وَسَاعَتِي هٰذِهِ وَمُسْتَقَرِّي هٰذَا إِنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ قَائِمٌ بِالْقِسْطِ عَدْلٌ فِي الْحُكْمِ رَؤُوفٌ بِالْعِبَادِ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَخِيَرَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ حَمَّلْتَهُ رِسَالَتَكَ فَأَدَّاهَا وَأَمَرْتَهُ لِصَلٰوةِ الْجُمُعَةِ لِأُمَّتِهِ فَنَصَحَ لَهَا اللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَكْثَرَ مَا صَلَّيْتَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ وَاجْزِهِ عَنَّا أَفْضَلَ وَأَكْرَمَ مَا جَزَيْتَ أَحَدًا مِنْ أَنْبِيَائِكَ عَنْ أُمَّتِهِ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ بعد پڑھنے اس خطبہ پیش نماز تھوڑی دیر بیٹھے اور تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر اٹھے اور پھر یہ خطبہ پڑھے۔

خطبہ دوم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ رَبَّ الْأَرْبَابِ وَإِلٰهَ كُلِّ مَأْلُوهٍ وَخَالِقَ كُلِّ مَخْلُوقٍ وَوَارِثَ كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الْمُتَوَحِّدُ الْفَرْدُ الْمُتَفَرِّدُ وَأَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْكَرِيمُ الْمُتَكَرِّمُ الْعَظِيمُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَعَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَحَسَنِ الْمُجْتَبٰى حُجَّةِ اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ وَالْحُسَيْنِ الشَّهِيدِ الْمَظْلُومِ وَارِثِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بَاقِرِ عِلْمِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ الصِّدِّيقِ وَالْمُقْتَدٰى بِآبَائِهِ الصَّالِحِينَ وَمُوسٰى

وَمُولَغٌ سَيْفَهُ عَلَى نَحْرِكَ
قَابِضٌ عَلَى شَيْبَتِكَ
بِيَدِهِ ذَابِحٌ لَكَ
بِمُهَنَّدِهِ قَدْ سَكَنَتْ
حَوَاسُّكَ وَخَفِيَتْ
أَنْفَاسُكَ وَرُفِعَ عَلَى
الْقَنَاةِ رَأْسُكَ وَسُبِيَ
أَهْلُكَ كَالْعَبِيدِ
وَصُفِّدُوا فِي الْحَدِيدِ
فَوْقَ أَقْتَابِ الْمَطِيَّاتِ
تَلْفَحُ وُجُوهَهُمْ حَرُّ
الْهَاجِرَاتِ يُسَاقُونَ
فِي الْبَرَارِي وَالْفَلَوَاتِ
أَيْدِيهِمْ مَغْلُولَةٌ
إِلَى الْأَعْنَاقِ يُطَافُ
بِهِمْ فِي الْأَسْوَاقِ
فَالْوَيْلُ لِلْعُصَاةِ الْفُسَّاقِ
لَقَدْ قَتَلُوا بِقَتْلِكَ
الْإِسْلَامَ وَعَطَّلُوا
الصَّلَوَاتِ وَالصِّيَامَ
وَنَقَضُوا السُّنَنَ وَالْأَحْكَامَ
وَهَدَمُوا قَوَاعِدَ الْإِيمَانِ
وَحَرَّفُوا آيَاتِ
الْقُرْآنِ وَهَجَمُوا فِي

ابْنِ جَعْفَرٍ الْكَاظِمِ مِنْ اَوْلَادِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلِيِّ ابْنِ مُوْسَى الرِّضَا مِنْ عِتْرَةِ بَرَرَةِ الْمُتَّقِيْنَ وَ
مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ الْجَوَادِ وَلِيِّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ اِمَامِ الْخَاشِعِيْنَ
وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ سَيِّدِ الْاَوْصِيَآءِ الْمُنْتَجَبِيْنَ وَالْخَلَفِ الْقَآئِمِ الْمَهْدِيِّ الْمُنْتَظَرِ الْحُجَّةِ بَعْدَ
اٰبَآئِهٖ عَلٰى خَلْقِكَ الْمُؤَدِّيْ عَنْ نَبِيِّكَ وَوَارِثِ عِلْمِ الْمَاضِيْنَ مِنَ الْوَصِيِّيْنَ الَّذِيْ
بِبَقَآئِهٖ بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَبِيُمْنِهٖ رُزِقَ الْوَرٰى وَبِوُجُوْدِهٖ ثَبَتَتِ الْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ وَبِهٖ
يَمْلَاُ اللّٰهُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا وَعَجِّلْ لَنَا اللّٰهُمَّ ظُهُوْرَهٗ
اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا وَّنَرَاهُ قَرِيْبًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ
تَوْبَتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَرِزْقِكَ الْوَاسِعِ اِنِّيْ اِلَيْكَ مِنَ الرَّاغِبِيْنَ وَاَتْمِمْ لِيْ اِنْعَامَكَ
اِنَّكَ خَيْرُ الْمُنْعِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بَاقِيْ عُمْرِيْ فِيْ اَدَاءِ فَرْضِ الْجُمُعَاتِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ
ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ

خطبۂ نکاح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِقْرَارًا بِنِعْمَتِهٖ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اِخْلَاصًا بِوَحْدَانِيَّتِهٖ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ بَرِيَّتِهٖ وَعَلَى الْاَصْفِيَآءِ مِنْ عِتْرَتِهٖ
اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ كَانَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَى الْاَنَامِ اَنْ اَغْنَاهُمْ بِالْحَلَالِ عَنِ الْحَرَامِ
فَقَالَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ
اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَنَاكَحُوْا وَتَنَاسَلُوْا تَكْثُرُوْا فَاِنِّيْ اُبَاهِيْ بِكُمُ الْاُمَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَلَوْ بِالسِّقْطِ وَقَالَ النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَصَلَّى
اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ

الْبَغْيِ وَالْعُدْوَانِ
لَقَدْ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ مِنْ اَجْلِكَ
مَوْتُوْرًا وَّعَادَ كِتَابُ
اللّٰهِ مَهْجُوْرًا وَّغُوْدِرَ
الْحَقُّ اِذْ قُهِرْتَ مَقْهُوْرًا
وَفُقِدَ بِفَقْدِكَ التَّكْبِيْرُ
وَالتَّهْلِيْلُ وَالتَّحْرِيْمُ
وَالتَّحْلِيْلُ وَالتَّنْزِيْلُ
وَالتَّاْوِيْلُ وَظَهَرَ
بَعْدَكَ التَّغْيِيْرُ
وَالتَّبْدِيْلُ وَالْاِلْحَادُ
وَالتَّعْطِيْلُ وَالْاَهْوَآءُ
وَالْاَضَالِيْلُ وَالْفِتَنُ
وَالْاَبَاطِيْلُ فَقَامَ
نَاعِيْكَ عِنْدَ قَبْرِ
جَدِّكَ الرَّسُوْلِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فَنَعَاكَ
اِلَيْهِ بِالدَّمْعِ الْهَطُوْلِ
قَآئِلًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قُتِلَ سِبْطُكَ وَفَتَاكَ
وَاسْتُبِيْحَ اَهْلُكَ
وَحِمَاكَ

عقدِ نکاح دائمی کے صیغے

جب مرد اور عورت خود اپنا نکاح پڑھنا چاہیں تو پہلے عورت کہے زَوَّجْتُكَ نَفْسِيْ عَلَى الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ پھر مرد بلا فاصلہ یوں کہے قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ اور اگر دونوں کی طرف سے دونوں کے وکیل نکاح پڑھنا چاہیں تو پہلے عورت کا وکیل کہے زَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِيْ مُوَكِّلَكَ عَلَى الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ مرد کا وکیل بلا فاصلہ کہے قَبِلْتُ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الصَّدَاقِ

عورت کا وکیل کہے أَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِيْ مُوَكِّلَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

عورت کا وکیل کہے أَنْكَحْتُ وَزَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِيْ مُوَكِّلَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ وَالتَّزْوِيْجَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

اگر ایک ہی آدمی مرد اور عورت کا وکالت میں نکاح پڑھے تو پہلے عورت کی وکالت میں یہ کہے أَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِيْ مِنْ مُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر فوراً مرد کی وکالت میں یہ کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

نکاح متعہ کے صیغے

اگر مرد اور عورت آپس میں نکاح متعہ خود پڑھنا چاہیں تو پہلے عورت یہ کہے زَوَّجْتُكَ نَفْسِيْ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر مرد خود بلا فاصلہ یہ کہے قَبِلْتُ هٰكَذَا اور اگر مرد اور عورت کے درمیان نکاح متعہ دونوں کے علیحدہ وکیل پڑھنا چاہیں تو پہلے عورت کا وکیل یہ کہے مَتَّعْتُ مُوَكِّلَتِيْ مُوَكِّلَكَ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر مرد کا وکیل بلا فاصلہ کہے قَبِلْتُ لِمُوَكِّلِيْ هٰكَذَا اور اگر ایک ہی آدمی مرد اور عورت کے درمیان نکاح متعہ پڑھے تو پہلے عورت کی وکالت میں یہ کہے مَتَّعْتُ مُوَكِّلَتِيْ مِنْ مُوَكِّلِيْ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر مرد کی وکالت میں بلا فاصلہ کہے قَبِلْتُ لِمُوَكِّلِيْ هٰكَذَا۔

وَسُبِيَتْ بَعْدَكَ
ذَرَارِيْكَ وَوَقَعَ
الْمَحْذُوْرُ بِعِتْرَتِكَ
وَذَوِيْكَ فَانْزَعَجَ
الرَّسُوْلُ وَبَكٰى قَلْبُهُ
الْمَهُوْلُ وَعَزَّاهُ بِكَ
الْمَلٰٓئِكَةُ وَالْأَنْبِيَآءُ
وَفُجِعَتْ بِكَ أُمُّكَ
الزَّهْرَآءُ وَاخْتَلَفَتْ
جُنُوْدُ الْمَلٰٓئِكَةِ
الْمُقَرَّبِيْنَ تُعَزِّيْ
أَبَاكَ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَأُقِيْمَتْ لَكَ
الْمَاٰتِمُ فِيْ أَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ
وَلَطَمَتْ عَلَيْكَ الْحُوْرُ
الْعِيْنُ وَبَكَتِ
السَّمَآءُ وَسُكَّانُهَا
وَالْجِنَانُ وَخُزَّانُهَا
وَالْهِضَابُ
وَأَقْطَارُهَا وَالْبِحَارُ
وَحِيْتَانُهَا وَمَكَّةُ
وَبُنْيَانُهَا وَالْجِنَانُ
وَوِلْدَانُهَا وَالْبَيْتُ
وَالْمَقَامُ وَالْمَشْعَرُ الْحَرَامُ

ہر مہینے کی نیک و بد تاریخوں کی تفصیل

جناب علی بن طاؤس علیہ الرحمہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ پہلی تاریخ مبارک ہے اس روز خداوند عالم نے جناب آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور طلب حاجات کے واسطے اور بادشاہ کی قربت حاصل کرنے. طلب علم کے لئے عورت کی خواستگاری اور سفر کرنے اور باہمی خرید و فروخت کے لئے مبارک ہے. اور اگر بندہ یا حیوان گم ہو جائے تو آٹھ روز میں ہاتھ آئے گا. اگر بیمار ہو جائے شفا پائے گا. اگر فرزند اس دن پیدا ہوگا. تو بابرکت اور فراخ روزی ہوگا. اور خواب پہلی شب کا صحیح نہیں، دوسری تاریخ نیک ہے. حضرت حوا پیدا ہوئیں. شائستہ ہے. خواستگاری عورت کرنا. گھر بنا کرنا تمسکات و قبالجات لکھنا. طلب حاجات کرنا اور اختیار کرنا کاروبار کا بہتر ہے. اور جو اس دن کے اول روز بیمار ہو جائے. سُبک ہوگی بیماری بنسبت آخر روز کے اور جو فرزند اس دن پیدا ہوگا. نیک تربیت پائے گا. اور خواب دوسری شب کا صحیح نہیں ہے. تیسری تاریخ نحس ہے. جناب آدم و حوا جنت سے زمین پر اتارے گئے. حتی الامکان ہر کام سے پرہیز کرے جو بندہ کہ اس دن بھاگے ہاتھ آئے گا. جو بیمار ہوگا مشقت میں پڑے گا. اگر فرزند پیدا ہوگا روزی اس کی فراخ و عمر دراز ہوگی. یہ روز گراں ہے. کسی کام کے لئے خوب نہیں. اور خواب اس شب کی تعبیر برعکس ہے. چوتھی تاریخ نیک ہے. حضرت ہابیل بن آدم پیدا ہوئے ہیں نیک ہے برائے زراعت و بنائے عمارت، و شکار و جانور لینے کے. اور سفر کرنا مکروہ ہے. خوفِ قتل ہے. یا مال اس کا چور لے جاویں گے یا کوئی بلا نازل ہو، اور جو فرزند کہ اس روز پیدا ہو. شائستہ و مبارک ہوگا. تا زندگی. اور جو کہ بھاگ جاوے ملنا اس کا دشوار ہوگا. ایسی جگہ پناہ لے گا. کہ ہاتھ نہ آئے گا. اور اس شب کا خواب صحیح ہے. مگر تعبیر اس کی دیر میں ظاہر ہوتی ہے. پانچویں تاریخ نحس ہے کہ قابیل اسی روز پیدا ہوا اور اسی روز قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا. کوئی کام اس روز نہ کرے نہ گھر سے نکلے اور اگر اس روز قسم جھوٹی کھائے گا. سزا پائے گا. اور جو اس روز پیدا ہوگا. حال اس کا نیک ہوگا. اور اس شب کا خواب صحیح ہے مگر تعبیر دیر میں ظاہر ہوگی چھٹی تاریخ شائستہ ہے واسطے برآنے

وَالْحِلُّ وَالْإِحْرَامُ اللّٰهُمَّ
فَبِحُرْمَةِ هٰذَا الْمَكَانِ
الْمُنِيفِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاحْشُرْنِي فِي
زُمْرَتِهِمْ وَأَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ
بِشَفَاعَتِهِمْ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَوَسَّلُ
إِلَيْكَ يَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ
وَيَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ
وَيَا أَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ
بِمُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ
رَسُولِكَ إِلَى الْعَالَمِينَ
أَجْمَعِينَ وَبِأَخِيهِ
الْأَنْزَعِ الْبَطِينِ الْعَالِمِ
الْمَكِينِ عَلِيٍّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
وَبِفَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ
الْعَالَمِينَ وَبِالْحَسَنِ
الزَّكِيِّ عِصْمَةِ
الْمُتَّقِينَ وَبِأَبِي عَبْدِ
اللّٰهِ أَكْرَمِ
الْمُسْتَشْهَدِينَ وَبِأَوْلَادِهِ
الْمَقْتُولِينَ وَبِعِتْرَتِهِ
الْمَظْلُومِينَ وَبِعَلِيِّ بْنِ
الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ

حاجات کے اور خواستگاری کرنا عورت کا اور سفر کرنا دریا و صحرا کا خوب ہے۔ پھر آئے گا طرف اپنے اہل کے جن کو کہ دوست رکھتا ہے۔ اور نیک ہے خرید جانور کے لئے جو حیوان ہو اور جو کہ اس روز پیدا ہو نیک تربیت پائے گا۔ آفات سے سلامت رہے گا۔ اور برائے شکار و طلب معاش و ہر حاجت کے شائستہ ہے۔ اور اگر خواب دیکھے بعد ایک روز یا دو روز کے اثر ظاہر ہو گا۔ کیوں کہ اس شب کا خواب سچا ہوتا ہے۔ ساتویں تاریخ ہمہ کار کو شائستہ ہے۔ جو کہ مشق کتابت اس روز شروع کرے۔ یہ نگ کمال کو پہنچے اور جو بنائے عمارت اور عروسی کرے گا۔ عاقبت و انجام نیکو تر ہو گا۔ اور جو لڑکا پیدا ہو گا۔ تربیت نیک پائے گا۔ روزی فراخ ہو گی۔ شکار اور طلب روزی کرنا بھی وارد ہے۔ اور اس شب کا خواب سچا ہوتا ہے۔ آٹھویں تاریخ شائستہ ہے ہر حاجت کے لئے خرید و فروخت کے لئے بھی اگر بادشاہ کے پاس جائے۔ حاجت روا ہو گی۔ اور مکروہ ہے اس روز سفر دریا و خشکی کرنا۔ لڑائی پر جانا اور جو لڑکا پیدا ہو شائستہ ہو گا۔ اور جو بھاگے گا۔ اس کو کوئی نہ پا سکے گا۔ مگر بمشقت بسیار اور جو کہ راہ بھول جائے۔ نہ پائے گا۔ مگر بمشقت بسیار اور جو کہ اس روز بیمار ہو گا سختی اٹھاوے گا۔ اور اس شب کا خواب سچا ہے۔ نویں تاریخ نیک ہے جس امر کے لئے ارادہ کرے خوب ہو گی پس ابتدا کرے اس دن کا موں کی قرض دے زراعت کرے درخت لگائے۔ اور اگر دشمن سے لڑے غالب آئے گا۔ جو کہ سفر کرے مال بہت پائے گا۔ اور خیر و نیکی دیکھے گا۔ اگر دشمن سے گریز کرے تو نجات پائے گا۔ اور جو کہ بیمار ہو گا۔ بیماری اس کی سنگین ہو گی۔ جو کہ اس روز کھو جاوے بزودی ہاتھ آوے اور جو فرزند پیدا ہو شائستہ ہو گا۔ اور ہمہ حال توفیق پائے گا اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے و بروایتے اس شب کے خواب کی تعبیر اسی روز ظاہر ہو گی۔ دسویں تاریخ نیک ہے۔ برائے خرید و فروخت۔ اور سفر کرنا خوب ہے اس روز حضرت نوح متولد ہوئے۔ جو لڑکا پیدا ہو گا۔ بہت معمر اور فراخ روزی ہو گا۔ اور گم شدہ پیدا ہو گا۔ بھاگا ہوا ہاتھ آئے گا۔ اور جو کہ اس روز بیمار ہووے سزاوار ہے۔ کہ وصیت کرے اور زراعت اور خریدنا اور بیج کا بونا نیک ہے۔ اور اس شب کا خواب جھوٹا ہوتا ہے اور بروایتے اس شب کے خواب کی تعبیر بیس روز میں ظاہر ہو گی۔ گیارھویں تاریخ شائستہ ہے۔ ہر کام کے لئے۔ حضرت شیث علیہ السلام کے تولد کا روز ہے۔ پس خرید و فروخت و

زیارتِ ناحیہ

وَ بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قِبْلَةِ
الْاَوّابِيْنَ وَجَعْفَرِ بْنِ
مُحَمَّدٍ اَصْدَقِ الصَّادِقِيْنَ
وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ مُظْهِرِ
الْبَرَاهِيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى
نَاصِرِ الدِّيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ
عَلِيٍّ قُدْوَةِ الْمُهْتَدِيْنَ وَ
عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ اَزْهَدِ
الزَّاهِدِيْنَ وَالْحَسَنِ بْنِ
عَلِيٍّ وَارِثِ الْمُسْتَخْلَفِيْنَ
وَالْحُجَّةِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ
اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ الصَّادِقِيْنَ
الْاَبَرِّيْنَ اٰلِ طٰهٰ وَيٰسٓ
وَاَنْ تَجْعَلَنِيْ فِي الْقِيَامَةِ
مِنَ الْاٰمِنِيْنَ الْمُطْمَئِنِّيْنَ
الْفَائِزِيْنَ الْفَرِحِيْنَ
الْمُسْتَبْشِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ
اكْتُبْنِيْ فِي الْمُسْلِمِيْنَ
وَاَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ
وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ
فِي الْاٰخِرِيْنَ وَانْصُرْنِيْ
عَلَى الْبَاغِيْنَ وَاكْفِنِيْ

سفر کرنا بہتر ہے مگر پرہیز کرے۔ جانے سے بادشاہ کے پاس۔ اور جو بھاگ جاوے بزودی ہاتھ آئے گا۔ اور جو کہ بیمار ہو گا۔ امید ہے کہ بزودی شفا پائے گا۔ اور جو لڑکا پیدا ہو بہ تنگی زندگی کرے گا۔ لیکن نہ مرے گا جب تک پریشانی نہ دیکھے۔ اور خواب اس شب کا صحیح ہے۔ مگر تعبیر اس کی دیر میں ظاہر ہو۔ اور بروایتے تین روز میں ظاہر ہو۔ بارہویں تاریخ شائستہ ہے خواستگاری عورت کے لئے دوکان کھولنا شریک ہونا سفر دریا کرنا۔ اور اس روز دو آدمی آپس سے جدا نہ ہوں اور بیمار جو ہو امید شفا ہے۔ جو لڑکا پیدا ہو۔ بآسانی تربیت پائے گا اور بھاگا ہوا ہاتھ آئے گا۔ اور لڑکا جو پیدا ہو عمر اس کی دراز ہو گی اور پریشان رہو گا۔ اور خواب اس شب کا صحیح ہے۔ مگر تعبیر اس کی دیر میں ظاہر ہو گی تیرھویں تاریخ نحس ہے پرہیز کرے لڑنے سے اور بادشاہ کے پاس جانے سے و سر تراشی و روغن سر میں ملنے سے اور جو بھاگے ہاتھ آئے گا۔ اور بیمار سختی میں پڑے گا۔ اور فرزند جو پیدا ہو۔ چنداں زندگانی نہ کرے گا۔ اور خواب جو دیکھے اثر اس کا نو روز میں ظاہر ہو گا۔ اور بروایتے خواب اس رات کا جھوٹا ہوتا ہے۔ چودھویں تاریخ نیک ہے برائے ہر کام جو فرزند اس روز پیدا ہو عالم ہو گا۔ اور طلب علم اور خرید و فروخت اور سفر کرنا اور قرض کرنا اور کشتی پر سوار ہونا نیک ہے۔ اور بھاگا ہاتھ آئے گا۔ بیمار صحت پائے گا اور فرزند جو پیدا ہو گا اس کی عمر دراز ہو گی۔ اور طلب علم میں رغبت کرے گا۔ اور آخر عمر میں بہت لدار ہو گا۔ خوشنویس و عقلمند ہو گا۔ اور خواب جو دیکھے بعد چھبیس دن یا چالیس روز کے اثر ظاہر ہو گا۔ اور بروایتے خواب اس شب کا جھوٹا ہو گا ہے۔ پندرھویں تاریخ نیک ہے ہر امر کے لئے مگر قرض لینا یا دینا بد ہے جو کہ بیمار ہووے جلد صحت پاوے گا۔ جو کہ بھاگے جلد ہاتھ آئے جو فرزند پیدا ہو گا گونگا یا زبان میں اس کی کچھ عیب ہو گا۔ اور جو خواب دیکھے۔ تین روز کے بعد اس کا اثر ظاہر ہو گا۔ اور بروایتے تعبیر اس کی برعکس ظاہر ہو گی سولھویں تاریخ نحس ہے کسی کام کیلئے خوب نہیں۔ مگر عمارت بنا کرنا خوب ہے۔ جو کہ سفر کرے ہلاک ہو گا۔ اور جو بھاگے بزودی پھرے گا جو کہ راہ گم کرے سلامت رہے گا جو کہ بیمار شفا پائے گا جو فرزند پیش از زوال پیدا ہو۔ تو دیوانہ ہو گا۔ اگر بعد زوال پیدا ہو۔ تو انجام اس کا اچھا ہو گا۔ اور جو خواب دیکھے دو روز کے بعد اس کا اثر ظاہر ہو گا۔ سترھویں تاریخ میانہ ہے۔ پرہیز کرنا منازعت اور قرض دینے لینے سے اگر قرض دے گا وصول نہ ہو گا۔ جو فرزند پیدا ہو گا۔ حال اس کا نیکو

زیارت ناحیہ

كَيْدَ الْخَائِنِيْنَ
وَاصْرِفْ عَنِّيْ
مَكْرَ الْمَاكِرِيْنَ
وَاقْبِضْ عَنِّيْ اَيْدِيَ
الظَّالِمِيْنَ وَاجْمَعْ
بَيْنِيْ وَبَيْنَ السَّادَةِ
الْمَيَامِيْنَ فِيْ اَعْلٰى
عِلِّيِّيْنَ مَعَ الَّذِيْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ
وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اُقْسِمُ عَلَيْكَ بِنَبِيِّكَ
الْمَعْصُوْمِ وَبِحُكْمِكَ
الْمَحْتُوْمِ وَنَهْيِكَ
الْمَكْتُوْمِ وَبِهٰذَا
الْقَبْرِ الْمَلْمُوْمِ الْمُوَسَّدِ
فِيْ كَنَفِهِ الْاِمَامُ
الْمَعْصُوْمُ الْمَقْتُوْلُ
الْمَظْلُوْمُ اَنْ تَكْشِفَ
مَا بِيْ مِنَ الْغُمُوْمِ وَتَصْرِفَ
عَنِّيْ شَرَّ الْقَدَرِ الْمَحْتُوْمِ

ہو گا۔ اور روایت میں ہے۔ کہ روز گراں ہے طلب حاجت نہ کرے بروایتے شاخ لگانا اس دن موجب شفا ہے اور اس شب کا خواب سچا ہے۔ مگر تعبیر دیر میں ظاہر ہوگی۔ اٹھارہویں تاریخ مبارک ہے۔ جمیع کام کے لئے خرید و فروخت و زراعت و سفر کرنا۔ بہتر ہے۔ اور جو کہ دشمن سے دشمنی کرے غالب آئیگا اس پر اگر کچھ مال قرض دے گا وصول ہو گا۔ بیمار شفا پائے گا۔ جو فرزند پیدا ہو حال اس کا نیک ہو گا اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔ انیسویں تاریخ مبارک ہے۔ حضرت اسحاق پیدا ہوئے شائستہ ہے۔ سفر کے لئے۔ اور طلب روزی اور سعی کار ہا۔ اور حصول علم کیلئے بھی اور بد ہے۔ خرید غلام کے لئے۔ اور بھاگا اور گمشدہ بعد پندرہ روزہ کے پھرے گا۔ فرزند جو پیدا ہو گا۔ توفیق خیر پائے گا۔ اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔ بیسویں تاریخ میانہ ہے نیک ہے واسطے سفر کرنے کے اور برآنے حاجات کے اور عمارت بنا کرنا اور درخت لگانا اور جانور کا لینا اور جو کہ بھاگے اس کا ہاتھ آنا مشکل ہے جو کہ راہ بھول جائے۔ ہلاکت اٹھائے گا۔ جو کہ بیمار ہو گا۔ بیماری اس کی سخت گزرے گی۔ جو کہ فرزند ہو گا بامشقت زندگانی کرے گا اور اس شب کا خواب صحیح اور موثر ہے۔ اکیسویں تاریخ نحس اور بہت بد ہے اس روز طلب حاجت نہ کرے۔ بادشاہ کے دربر نہ جائے۔ جو کہ سفر کرے خوف ہلاکت ہے جو فرزند پیدا ہو فقیر و پریشان ہو گا۔ حیوانات کا ذبح کرنا خوب ہے اور اس شب کا خواب جھوٹا ہے بائیسویں تاریخ شائستہ ہے۔ واسطے برآنے حاجات و خرید و فروخت کے اور بادشاہ کے پاس جانا اور تصدق کرنا مقبول ہے اور بیمار بزودی شفا پائے گا۔ اور مسافر بعافیت پھرے گا۔ اور اس شب کا خواب سچا ہے اور تعبیر اس کی بہت نیک ظاہر ہوگی۔ تئیسویں تاریخ۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا روز تولد ہے۔ نیک ہے برائے طلب حوائج عورت کو چاہنا۔ تجارت کرنا بادشاہ کے پاس جانا خوب ہے، اور جو کہ اس روز سفر کرے۔ غنیمت پائے گا۔ خیر بہت ہوگی جو فرزند پیدا ہو گا نیک تربیت پائے گا۔ اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔ چوبیسویں تاریخ بہت نحس ہے۔ فرعون پیدا ہوا ہے پس کوئی کسی کام کا ارادہ نہ کرے۔ جو فرزند پیدا ہو گا۔ سختی میں بسر کرے گا۔ اور توفیق خیر نہ پائے گا اور آخر عمر میں مارا جائے گا یا غرق ہو گا یا بیمار رہو گا یا بیماری طول کھینچے گی اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے پچیسویں تاریخ نحس ہے پس حفظ کرکسی کا ارادہ نہ کر کہ حق تعالیٰ نے اہل مصر کو فرعون کیساتھ

وَتُجِيرَنِي مِنَ النَّارِ ذَاتِ
السَّمُومِ اَللّٰهُمَّ جَلِّلْنِي
بِنِعْمَتِكَ وَرَضِّنِي
بِقَسْمِكَ وَتَغَمَّدْنِي
بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ
وَبَاعِدْنِي مِنْ مَكْرِكَ
وَنَقِمَتِكَ اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِي
مِنَ الزَّلَلِ وَسَدِّدْنِي
فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَ
افْسَحْ لِي فِي مُدَّةِ الْأَجَلِ
وَاعْفِنِي مِنَ الْأَوْجَاعِ
وَالْعِلَلِ وَبَلِّغْنِي بِمَوَالِيَّ
وَبِفَضْلِكَ أَفْضَلَ
الْأَمَلِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاقْبَلْ
تَوْبَتِي وَارْحَمْ عَبْرَتِي
وَأَقِلْنِي عَثْرَتِي وَنَفِّسْ
كُرْبَتِي وَاغْفِرْ لِي
خَطِيئَتِي وَأَصْلِحْ لِي
فِي ذُرِّيَّتِي اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ
لِي فِي هٰذَا الْمَشْهَدِ الْمُعَظَّمِ
وَالْمَحَلِّ الْمُكَرَّمِ ذَنْبًا
إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا عَيْبًا
إِلَّا سَتَرْتَهُ وَلَا غَمًّا

مبتلائے بلا کیا، اور بیمار کا حال بد ہو گا، اور جو فرزند پیدا ہو گا، اس کی روزی فراخ ہو گی، لیکن ببلائے سخت مبتلا ہو گا، آخر میں نجات پائے گا، ایک روایت میں آیا ہے جو کہ اس روز بیمار ہو صحت نہ پائے گا یا بمشکل صحت پائے گا، اور بروایت سلمانؓ شر سے اس روز کے پناہ بخدا، نماز و دعا و تصدق دے اور اس شب کا خواب جھوٹا ہے، چھبیسویں تاریخ شائستہ ہے برائے سفر لیکن بعض روایات سے سفر کی خوبی ظاہر نہیں ہوتی پس اس تاریخ کو ترکِ سفر کرنا مناسب ہے اور ہر کام کا ارادہ کرے، مگر عورت کا چاہنا بد ہے اور اس روز جو کہ تزویج کرے، درمیان زوجہ و شوہر کے جدائی پڑے گی، اس واسطے کہ اس روز دریا پھٹ گیا ہے واسطے حضرت موسٰی علیہ السلام کے، اور اگر سفر سے کوئی پھرے تو گھر میں داخل نہ ہو گا جو کہ بیمار ہو، حال اس کا بد ہو گا جو فرزند پیدا ہو گا عمر اس کی دراز ہو گی، اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے، ستائیسویں تاریخ برائے ہر کار خوب ہے، جو فرزند کہ اس روز پیدا ہو گا خوش روزی اور طویل باخیریت ہو گا اور محبوب دلہائے مردم ہو گا اور برائے سفر بہت نیک ہے، اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے اٹھائیسویں تاریخ سفر کو نیک ہے لیکن بعض روایات سے ظاہر ہوتا ہے، کہ سفر کرنا زمانہ محاق میں کہ جب چاند تحتِ شعاع آفتاب ہو، یعنی ۲۸ ۲۹ بلکہ ۳۰ کو بھی مکروہ ہے، اور بد ہے، پس ترکِ سفر کرنا چاہیئے، اس روز حضرت یعقوب علیہ السلام پیدا ہوئے، جو فرزند ہو، غم ہائے عظیم اس کو پہنچیں گے، اور کسی مرض یا ضعف چشم میں مبتلا ہو گا، جو خواب دیکھے اثر اس کا اسی روز ظاہر ہو، انتیسویں تاریخ خوب ہے جو فرزند کہ پیدا ہو گا بُرد بار ہو گا، جو سفر کرے مال پائے گا، اور اس روز وصیت نامہ نہ لکھے، دوستوں کو دیکھنے جائے، جو خواب دیکھے اثر اس کا اسی روز ظاہر ہو، بروایت خواب اس شب کا جھوٹا ہے، تیسویں تاریخ، نیک ہے خرید و فروخت شادی نکاح کرنا خوب ہے جو فرزند پیدا ہو، برد بار و مبارک ہو گا جو بھاگے ہاتھ آئے گا، جو کوئی چیز کھوئے گا ہاتھ آئے گی جو قرض دے گا جلد وصول ہو گا، اور اس شب کا خواب راست و صحیح و مؤثر ہے ۔

زیارت ناحیہ

اِلّا کَشَفْتَہٗ وَلَا رِزْقًا
اِلّا بَسَطْتَہٗ وَلَا جَاھًا
اِلّا عَمَرْتَہٗ وَلَا فَسَادًا
اِلّا اَصْلَحْتَہٗ وَلَا اَمَلًا
اِلّا بَلَّغْتَہٗ وَلَا دُعَاءً
اِلّا اَجَبْتَہٗ وَلَا مَضِیْقًا
اِلّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا شَمْلًا
اِلّا جَمَعْتَہٗ وَلَا اَمْرًا
اِلّا اَتْمَمْتَہٗ وَلَا مَالًا
اِلّا کَثَّرْتَہٗ وَلَا خُلُقًا
اِلّا حَسَّنْتَہٗ وَلَا اِنْفَاقًا
اِلّا اَخْلَفْتَہٗ وَلَا حَالًا
اِلّا عَمَّرْتَہٗ وَلَا سُوْءًا
اِلّا اَصْلَحْتَہٗ وَلَا حَسُوْدًا
اِلّا قَمَعْتَہٗ وَلَا عَدُوًّا
اِلّا اَرْدَیْتَہٗ وَلَا شَرًّا
اِلّا کَفَیْتَہٗ وَلَا مَرَضًا
اِلّا شَفَیْتَہٗ وَلَا بَعِیْدًا
اِلّا اَدْنَیْتَہٗ وَلَا شَعْثًا
اِلّا لَمَمْتَہٗ وَلَا سُؤَالًا
اِلّا اَعْطَیْتَہٗ اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْعَاجِلَۃِ
وَثَوَابَ الْاٰجِلَۃِ اَللّٰھُمَّ

حالات ایام ہفتہ

حالات ایام ہفتہ - جمعۃ المبارک

جمعہ کا روز بے حد مبارک روز ہے۔ اس روز غسل کرنا، حجامت بنوانا، ناخن تراشنا، خوشبو لگانا، نیا کپڑا پہننا سنت ہے۔ نکاح کا یہ خاص دن ہے سب کاموں کے واسطے مبارک و سعید ہے۔ نماز جمعہ کی وجہ سے صبح کے بعد سفر کرنا مکروہ اور زوال کے وقت ناجائز ہے اور اس کے بعد سفر میں مضائقہ نہیں۔ استخارہ کا بہتر وقت طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک اور اس کے بعد زوال سے عصر تک۔

شنبہ (ہفتہ) شنبہ کا روز مبارک ہے اور سب کاموں کے لئے بہتر ہے خصوصاً سفر کرنا چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ اگر ایک پتھر اپنے مقام سے شنبہ کے دن جدا ہوتا ہے۔ خداوند عالم اس کو اپنی جگہ پر پھر لاتا ہے۔ لیکن اس روز کپڑوں کا قطع کرنا نحس ہے اس روز استخارہ کا بہتر وقت طلوع صبح سے دن چڑھے تک پھر زوال آفتاب سے عصر تک ہے۔ اسی شب میں غذا ترک نہ کرنی چاہیئے، جناب صادق آل محمد علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص شنبہ اور یک شنبہ کی شب میں پیہم غذا کو ترک کرے تو اس سے ایک ایسی قوت زائل ہو جاتی ہے جو چالیس روز تک واپس نہیں آتی۔

یک شنبہ (اتوار)

اتوار کا دن اکثر کاموں کیلئے میانہ ہے اور مکان بنانے، درخت لگانے اور شادی کرنے کیلئے خوب ہے نیا کپڑا قطع کرنا نحس ہے وہ لباس مبارک نہیں ہوتا اس روز استخارہ کا بہتر وقت طلوع صبح سے ظہر تک اور پھر عصر سے شام تک ہے۔

دو شنبہ (پیر)

پیر کا روز بے حد منحوس دن ہے اسی روز جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحلت فرمائی اور یہ روز بنی امیہ کی طرف منسوب ہے، کیونکہ بسبب شہادت امام حسینؑ کے انہوں نے اس روز کو عید قرار دیا اور جس طرح ایام سال میں روز عاشورہ سب سے زیادہ نحس ہے اسی طرح ہفتہ میں دو شنبہ کا دن نحس ہے کسی کام کیلئے مبارک نہیں، البتہ لباس قطع کرنے کیلئے بہتر ہے۔ اس روز استخارہ کا بہتر وقت طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک اور دن چڑھے سے ظہر تک پھر عصر سے عشاء تک ہے۔

زیارت ناحیہ

اَغْنِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنِ
الْحَرَامِ وَبِفَضْلِكَ عَنْ
جَمِیْعِ الْاَنَامِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا
وَقَلْبًا خَاشِعًا وَیَقِیْنًا
شَافِیًا وَعَمَلًا زَاكِیًا
وَصَبْرًا جَمِیْلًا وَاَجْرًا
جَزِیْلًا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ
شُكْرَ نِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَزِدْ
فِیْ اِحْسَانِكَ وَكَرَمِكَ
اِلَیَّ وَاجْعَلْ قَوْلِیْ فِی النَّاسِ
مَسْمُوْعًا وَعَمَلِیْ عِنْدَكَ
مَرْفُوْعًا وَاَثَرِیْ فِی الْخَیْرَاتِ
مَتْبُوْعًا وَعَدُوِّیْ مَقْمُوْعًا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ الْاَخْیَارِ فِیْ اٰنَاءِ
اللَّیْلِ وَاَطْرَافِ النَّهَارِ
وَاكْفِنِیْ شَرَّ الْاَشْرَارِ
وَطَهِّرْنِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ
وَالْاَوْزَارِ وَاَجِرْنِیْ مِنَ
النَّارِ وَاَحِلَّنِیْ دَارَ الْقَرَارِ
وَاغْفِرْ لِیْ وَلِجَمِیْعِ اِخْوَانِیْ
فِیْكَ وَاَخَوَاتِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ بِرَحْمَتِكَ وَ
كَرَمِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

کتبہ حافظ شیخ احمد چوک حقی لاہور

سہ شنبہ (منگل)

منگل کا دن اکثر کاموں کیلئے میانہ ہے سفر اور طلب حاجت کیلئے بہتر ہے خداوند عالم نے اس روز حضرت داؤد علیہ السلام کے واسطے لوہے کو نرم کردیا، اس روز لباس قطع نہ کرنا چاہیئے، ایسے کپڑے چوری ہو جاتے ہیں یا وہ شخص ڈوب جاتا ہے یا جل جاتا ہے۔ اس روز استخارہ کا بہتر وقت دن چڑھے سے ظہر تک اور عصر سے عشا تک ہے

چہار شنبہ (بدھ)

بدھ کا روز اکثر کاموں کیلئے نحس ہے نیا لباس قطع کرنے اور کام کی ابتدا کیلئے بہتر ہے، اور وہ کام تکمیل کو پہنچتا ہے شاخ لگانا، مسہل لینا اور حمام جانا خوب ہے۔ اس روز استخارہ کا بہتر وقت صبح سے ظہر تک اور عصر سے عشا تک ہے

پنجشنبہ (جمعرات)

جمعرات کا دن مبارک روز اور سب کاموں کیلئے بہتر اور خوب ہے، منقول ہے کہ جو شخص اس روز لباس قطع کرے، تو ان کپڑوں میں علم عطا کیا جاتا ہے اور وہ شخص لوگوں کی نگاہوں میں مکرم ہوتا ہے اس روز سر تراشی کرنا اور ناخن لینا خوب ہے مگر چاہیئے کہ ایک ناخن برائے جمعہ رہنے دے کہ اس روز وہ ناخن تراشے ایک روایت میں اس روز دوا کی ممانعت وارد ہے اس روز استخارہ کا بہتر وقت صبح سے طلوع آفتاب تک اور ظہر سے عشا تک ہے اس روز قبور مومنین کی زیارت کے واسطے جانا مستحب ہے مثل شب جمعہ و روز جمعہ کے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جمعرات کے دن و رات کے لئے چار رکعت نماز منقول ہے، ہر رکعت میں سورہ الحمد سات مرتبہ اور سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ ایک مرتبہ پڑھے اور بعد فراغت سو مرتبہ درود پڑھے اور سو مرتبہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَبْرَئِیْل کہے حق تعالیٰ اس کو جنت میں ستر ہزار قصر عطا فرمائے گا

نقشہ تاریخہا ہر ماہ

نقشہ تاریخہا بد و نیک و ولادت و شہادت ائمہ طاہرین وغیرہ

تاریخ	ماہ محرم	تاریخ	ماہ صفر المظفر	تاریخ	ماہ ربیع الاول
۱	نیک	۱	نحس اکبر	۱	نیک
۲	نیک	۲	نیک	۲	نحس بقولے وفات رسولخدا ہے
۳	نحس	۳	نحس	۳	نحس
۴	نیک	۴	نیک مگر سفر کیلئے بد	۴	نحس اکبر مگر تعمیر مکان کیلئے نیک
۵	نحس	۵	نحس	۵	نحس
۶	نیک	۶	نیک	۶	نیک
۷	نیک	۷	نیک ولادت امام موسیٰ کاظم	۷	نیک تعمیر مکان کو نیک
۸	نیک مگر سفر کیلئے بد	۸	نیک مگر بد ہے سفر کو	۸	نحس شہادت امام حسن عسکری
۹	نیک	۹	نیک	۹	نیک عید شجاع
۱۰	شہادت امام حسینؑ روز عاشورا	۱۰	نحس اکبر	۱۰	نحس اکبر
۱۱	نحس اکبر	۱۱	نیک	۱۱	نیک
۱۲	نیک	۱۲	نیک	۱۲	نحس
۱۳	نحس	۱۳	نحس	۱۳	〃
۱۴	نحس اکبر	۱۴	نیک	۱۴	نیک روز مرگ یزید
۱۵	نیک مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۵	نیک مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۵	نیک مگر لینے و دینے کو بد
۱۶	نحس	۱۶	نحس	۱۶	نحس مگر تعمیر مکان کو نیک
۱۷	میانہ مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۷	نحس شہادت امام رضا علیہ السلام	۱۷	روز ولادت رسولخدا و امام جعفر صادقؑ
۱۸	نیک	۱۸	نیک	۱۸	نیک
۱۹	نیک	۱۹	نیک	۱۹	〃
۲۰	میانہ	۲۰	نحس اکبر روز اربعین امام حسینؑ	۲۰	نحس اکبر مگر تعمیر مکان کو نیک
۲۱	نحس	۲۱	نحس	۲۱	نحس
۲۲	نحس اکبر	۲۲	نیک	۲۲	نیک
۲۳	نیک	۲۳	نیک	۲۳	〃
۲۴	نحس	۲۴	نحس	۲۴	نحس
۲۵	نحس شہادت امام زین العابدینؑ	۲۵	〃	۲۵	〃
۲۶	نیک مگر نکاح و سفر کو بد	۲۶	نیک مگر نکاح و سفر کو بد	۲۶	روز وفات حضرت ابو طالبؑ نکاح و سفر کیلئے بد
۲۷	نیک	۲۷	نحس	۲۷	نیک
۲۸	نیک مگر نکاح کیلئے بد	۲۸	نحس وفات جناب رسولخدا و شہادت امام حسنؑ	۲۸	نیک مگر نکاح کیلئے بد
۲۹	〃 〃 〃 〃	۲۹	نیک مگر نکاح کیلئے بد	۲۹	〃 〃 〃 〃
۳۰	〃 〃 〃 〃	۳۰	〃 〃 〃 〃 〃	۳۰	〃 〃 〃 〃 〃

نقشہ تاریخہا ہر ماہ

تاریخ	ماہ ربیع الثانی	تاریخ	ماہ جمادی الاولی	تاریخ	ماہ جمادی الآخر
۱	نحس اکبر	۱	نیک ہلاکت ہارون رشید	۱	نحس
۲	نیک تعمیر مکان کیلئے نیک ہے	۲	نیک تعمیر مکان کو نیک	۲	نیک تعمیر مکان کو نیک
۳	نحس	۳	نحس	۳	نحس وفات جناب سیدہؑ
۴	نیک مگر سفر کیلئے بد تعمیر مکان کو نیک	۴	نیک مگر سفر کیلئے بد تعمیر مکان کو نیک	۴	نیک مگر سفر کیلئے بد تعمیر مکان کو نیک
۵	نحس	۵	نحس	۵	نحس
۶	نیک	۶	نیک	۶	نیک
۷	نیک تعمیر مکان کو نیک	۷	نیک تعمیر مکان کو نیک	۷	نیک تعمیر مکان کو نیک
۸	نیک مگر سفر کیلئے بد	۸	نیک مگر سفر کیلئے بد	۸	نیک مگر سفر کیلئے بد
۹	نیک	۹	نیک	۹	نیک
۱۰	نیک ولادت امام حسن عسکریؑ	۱۰	نحس اکبر	۱۰	نیک فتح جنگ جمل
۱۱	نحس اکبر	۱۱	نحس اکبر	۱۱	نحس اکبر
۱۲	نیک	۱۲	نیک	۱۲	″
۱۳	نحس	۱۳	نحس	۱۳	نحس
۱۴	نیک	۱۴	نیک	۱۴	نیک
۱۵	نیک مگر قرض لینے کیلئے بد	۱۵	نیک بقولے ولادت امام زین العابدینؑ و فتح جمل	۱۵	نیک بقولے ولادت امام زین العابدینؑ
۱۶	نحس مگر تعمیر مکان کو نیک	۱۶	نحس مگر تعمیر مکان کیلئے نیک	۱۶	نحس مگر تعمیر مکان کو نیک
۱۷	میانہ مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۷	میانہ مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۷	میانہ قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک	۱۸	نیک مگر بد ہے سفر کو	۱۸	نیک
۱۹	″	۱۹	نیک	۱۹	″
۲۰	میانہ مگر تعمیر مکان کو نیک	۲۰	میانہ مگر تعمیر مکان کو نیک	۲۰	نیک تعمیر مکان کو نیک
۲۱	نحس	۲۱	نحس	۲۱	نحس
۲۲	نیک	۲۲	نیک	۲۲	نیک
۲۳	″	۲۳	″	۲۳	″
۲۴	نحس	۲۴	نحس	۲۴	نحس
۲۵	″	۲۵	″	۲۵	″
۲۶	نیک مگر نکاح و سفر کیلئے بد	۲۶	نیک مگر نکاح و سفر کیلئے بد	۲۶	نیک مگر نکاح و سفر کیلئے بد
۲۷	نیک	۲۷	نیک	۲۷	نیک
۲۸	نحس اکبر	۲۸	نحس اکبر	۲۸	نیک مگر نکاح کیلئے بد
۲۹	نیک مگر نکاح کیلئے بد	۲۹	نیک مگر نکاح کیلئے بد	۲۹	″ ″ ″
۳۰	″ ″ ″	۳۰	″ ″ ″	۳۰	″ ″ ″ ″

نقشہ تاریخہا ہر ماہ

تاریخ	ماہ رجب المرجب	تاریخ	ماہ شعبان المعظم	تاریخ	ماہ رمضان المبارک
۱	نیک ولادت امام محمد باقر علیہ السلام	۱	نیک	۱	نیک
۲	نیک تعمیر مکان کیلئے نیک	۲	نیک تعمیر مکان کیلئے نیک	۲	نیک تعمیر مکان کیلئے نیک
۳	نحس شہادت امام علی نقی ع	۳	نیک ولادت امام حسین علیہ السلام	۳	نحس اکبر
۴	نیک مگر بد ہے سفر کو تعمیر مکان کو نیک	۴	نیک مگر بد ہے سفر کو تعمیر مکان کو نیک	۴	نیک مگر بد ہے سفر کو تعمیر مکان کو نیک
۵	نیک ولادت امام علی نقی ع	۵	نحس	۵	نحس
۶	نیک	۶	نیک	۶	نیک
۷	نیک تعمیر مکان کو نیک	۷	نیک تعمیر مکان کو نیک	۷	نیک تعمیر مکان کو نیک
۸	نیک مگر بد ہے سفر کو	۸	نیک مگر بد ہے سفر کو	۸	نیک
۹	نیک	۹	نیک	۹	نیک
۱۰	نیک ولادت امام محمد تقی ع	۱۰	″	۱۰	″
۱۱	نحس اکبر	۱۱	″	۱۱	″
۱۲	″	۱۲	″	۱۲	″
۱۳	نیک ولادت جناب امیر علیہ السلام	۱۳	نحس	۱۳	نحس
۱۴	نیک	۱۴	نحس اکبر	۱۴	نیک
۱۵	عمل ام داؤد و مقبولی شہادت امام جعفر صادق ع	۱۵	نیک ولادت حضرت صاحب الامر ع	۱۵	نیک ولادت امام حسن علیہ السلام
۱۶	نحس مگر تعمیر مکان کو نیک	۱۶	نحس مگر تعمیر مکان کو نیک	۱۶	نحس مگر تعمیر مکان کو نیک
۱۷	میانہ مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۷	میانہ مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۷	میانہ مگر قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک	۱۸	نیک	۱۸	نیک
۱۹	″	۱۹	″	۱۹	روز غم کہ جناب امیر زخمی ہوئے و شب قدر
۲۰	میانہ تعمیر مکان کو نیک	۲۰	نحس اکبر مگر تعمیر مکان کو نیک	۲۰	نحس اکبر مگر تعمیر مکان کو نیک
۲۱	نحس	۲۱	نحس	۲۱	روز شہادت جناب امیر روز غم و شب قدر
۲۲	نیک روز مرگ معاویہ	۲۲	نیک	۲۲	نیک
۲۳	روز غم کہ امام حسن زخمی ہوئے	۲۳	نیک	۲۳	نیک شب قدر
۲۴	نیک روز فتح خیبر	۲۴	″	۲۴	نحس اکبر
۲۵	نحس شہادت امام موسیٰ کاظم ع	۲۵	نحس	۲۵	نحس
۲۶	نیک مگر نکاح و سفر کیلئے بد	۲۶	نحس اکبر	۲۶	نیک مگر سفر کیلئے بد
۲۷	نیک عید بعثت و شب معراج	۲۷	نیک	۲۷	نیک
۲۸	نیک مگر نکاح کیلئے بد	۲۸	نیک مگر نکاح کیلئے بد	۲۸	نیک مگر نکاح کیلئے بد
۲۹	″ ″ ″	۲۹	″ ″ ″	۲۹	″ ″ ″
۳۰	″ ″ ″	۳۰	″ ″ ″	۳۰	″ ″ ″ ″

نقشہ تاریخہا ہر ماہ

تاریخ	ماہ شوال	تاریخ	ماہ ذی القعدہ	تاریخ	ماہ ذی الحجہ
۱	نیک	۱	نیک	۱	نیک
۲	نحس اکبر مگر تعمیر مکان کیلئے نیک	۲	نیک تعمیر مکان کیلئے نیک	۲	نیک تعمیر مکان کیلئے نیک
۳	نحس	۳	نحس	۳	نحس
۴	نیک مگر بد ہے سفر کو تعمیر مکان کو نیک	۴	نیک مگر سفر کیلئے بد تعمیر مکان کو نیک	۴	نیک مگر بد ہے سفر کو تعمیر مکان کیلئے نیک
۵	نحس	۵	نحس	۵	نحس
۶	نحس اکبر	۶	نحس اکبر	۶	نیک
۷	نیک تعمیر مکان کیلئے نیک	۷	نیک تعمیر مکان کو نیک	۷	نحس شہادت امام محمد باقرؑ تعمیر مکان کو نیک
۸	نحس اکبر یوم غم جنت البقیع	۸	نیک مگر سفر کیلئے بد	۸	نحس اکبر
۹	نیک	۹	نیک	۹	نحس شہادت حضرت مسلم بن عقیلؑ
۱۰	″	۱۰	نحس اکبر	۱۰	نیک یوم عید الاضحیٰ
۱۱	″	۱۱	نیک ولادت حضرت امام علی رضاؑ	۱۱	نیک
۱۲	″	۱۲	نیک	۱۲	″
۱۳	نحس	۱۳	نحس	۱۳	نحس
۱۴	نیک	۱۴	نیک	۱۴	نیک
۱۵	بقول ے شہادت امام جعفر صادقؑ	۱۵	نیک مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۵	″
۱۶	نحس مگر تعمیر مکان کیلئے نیک	۱۶	نحس مگر تعمیر مکان کیلئے نیک	۱۶	نحس مگر تعمیر مکان کیلئے نیک
۱۷	میانہ	۱۷	میانہ مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۷	میانہ مگر قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک	۱۸	نیک	۱۸	نیک عید غدیر
۱۹	″	۱۹	″	۱۹	″
۲۰	میانہ مگر تعمیر مکان کیلئے نیک	۲۰	میانہ مگر تعمیر مکان کیلئے نیک	۲۰	نحس اکبر مگر تعمیر مکان کیلئے نیک
۲۱	نیک	۲۱	نحس	۲۱	نحس
۲۲	″	۲۲	نیک	۲۲	نیک
۲۳	″	۲۳	″	۲۳	″
۲۴	نحس	۲۴	نحس	۲۴	نیک عید مباہلہ
۲۵	″	۲۵	عید دحوالارض، ولادت حضرت ابراہیمؑ و عیسیٰ	۲۵	نحس
۲۶	نیک مگر نکاح و سفر کو بد	۲۶	نیک مگر نکاح و سفر کو بد	۲۶	نیک مگر نکاح و سفر کو بد
۲۷	نیک	۲۷	نیک	۲۷	نیک
۲۸	نیک مگر نکاح کیلئے بد	۲۸	نحس اکبر	۲۸	نحس اکبر
۲۹	″ ″ ″	۲۹	نحس شہادت امام محمد تقیؑ	۲۹	نیک مگر نکاح کیلئے بد
۳۰	″ ″ ″	۳۰	نیک مگر نکاح کیلئے بد	۳۰	″ ″ ″ ″

نقشہ زیارات

نقشہ زیارات جو زیارات یا جو قابل دید مقامات ہیں ہم نے یہاں درج کو دیئے ہیں جن کی زیارات مفاتیح الجنان میں درج نہیں ہوئیں وہاں سورہ فاتحہ وغیرہ پڑھ دیجئے اور جن کی زیارات نقل ہوئی ہیں ان کی کیفیت مفاتیح الجنان کی فہرست سے نکال کر معلوم کیجئے۔ اور انہیں زیارات کو پڑھئے ۔

ترجم

(۱) زیارات ایران (۱) زیارت خواجہ ابو الصلت ہروی دربان حضرت امام رضا علیہ السلام

(۱) مشہد مقدس (۲) زیارت امام رضا علیہ السلام (۳) کتب خانہ وعجائب خانہ امام رضاؑ (۴) مہمان خانہ امام رضا علیہ السلام (۵) مسجد گوہر شاد (۶) مدرس دینیہ (۷) گل پیر پلدن دو زہر آلود بچر اور وہی قید خانہ امام رضا علیہ السلام بھی ہے (۸) خواجہ ربیع (۹) شیخ بہائی صحن نو میں مدفون ہیں۔

۲ قدم گاہ (۱) ایک شہر طہران اور مشہد کے درمیان قدم گاہ امیر المومنین علیہ السلام کے نام سے مشہور ہے وہاں قدم حضرت کا نشان موجود ہے

(۳) طہران (۱) شاہ عبد العظیم الحسنی (۲) حضرت حمزہ، قبرستان خاندان شاہی جس میں قبر ناصر الدین شاہ بھی ہے (۳) قبور علما اعلام شیعہ (۴) قبر شیخ صدوق علیہ الرحمۃ (۵) کوہ بی بی شہر بانو (۶) قبرستان عبد العظیم۔

(۴) قم (۱) معصومہ قم کا روضہ جو جناب امام رضا علیہ السلام کی ہمشیرہ ہیں (۲) قبرستان علما اعلام ومحدثین عظام (۳) مدارس دینیہ دیکھنے کے قابل ہیں (۴) مسجد امام الزمان جو شہر سے تین چار میل قم سے دور ہے۔

عراق

کاظمین (۱) امام موسیٰ کاظم علیہ السلام (۲) امام محمد تقی علیہ السلام دونوں امام ایک ہی ضریح میں مدفون ہیں (۳) شیخ مفید علیہ الرحمتہ رواق میں مدفون ہیں (۴) علم الہدیٰ سید مرتضیٰ (۵) جناب سید رضی علیہ الرحمتہ (۶) سید اسمٰعیل مجتہد (۶) سید حسن اعلی اللہ مقامہ (۷) خواجہ نصیر الدین طوسی۔

بغداد (۱) نواب اربعہ یعنی جناب حسین بن روح مسجد جامع المرجان کے متصل سوق العطاطیر میں مدفون ہیں (۲) جناب حضرت علی ابن محمد سامری سوق الحراج مسجد جامع قبلانیہ میں مدفون ہیں (۳) جناب ابو عمر الاسدی عثمان سوق المیدان عقب ہیڈ پوسٹ آفس مدفون ہیں،

(۴) جناب شیخ محمد خلانی باب الشیخ میں مدفون،

(۱) حضرت قنبر علیہ السلام بازار قنبر علی میں مدفون ہیں۔

(۳) جناب سید محمد طاہر بن علی جو امام طٰہٰ بازار عطار خانہ میں مدفون ہیں۔

(۴) پنجہ علی امام طٰہٰ

۵ جناب ثقۃ الاسلام محمد بن یعقوب کلینی، محلہ جسر مسجد جامع داؤد کی ایک طرف مدفون ہیں،

(۶) دیوار جس میں سادات زندہ چنوائے جاتے تھے۔ پل کے بعد ایک چونگی خانہ کے یہ نزدیک ہے۔

(۷) مسجد براثا جو بغداد اور کاظمین کے درمیان سڑک پر واقع ہے۔

مدائن (۱) روضہ جناب سلمان فارسی (۲) مقبرہ جناب حذیفہ یمانی (۳) مقبرہ جناب عبداللہ بن جابر انصاری ان دونوں بزرگواروں کی قبریں روضہ سلمان فارسی کے ذرا آگے ایک احاطہ میں ہیں (۴) قصر کسریٰ و قیصر نوشیرواں۔

نقشہ زیارات

سامرہ (سرمن رای) (۱) امام علی نقی علیہ السلام (۲) امام حسن عسکری علیہ السلام (۳) جناب نرجس خاتون والدہ امام صاحب العصر عج (۴) جناب حلیمہ خاتون یہ سب ایک بڑی ضریح میں مدفون ہیں
(۵) سرداب حضرت امام العصر عج جہاں سے آپ کی غیبت ہوئی (۶) مسجد امام صاحب العصر والزمان (۷) مینار معتصم باللہ جو شہر سے باہر واقع ہے۔ (۸) قید خانہ امام علی نقی و امام حسن عسکری علیہما السلام جو مینار سے $\frac{1}{2}$ میل کے فاصلہ پر ہے

بلد (۱) سامرہ اور کاظمین کے درمیان ایک اسٹیشن ہے جس کا نام بلد ہے۔ اس سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر روضہ جناب سید محمد فرزند امام علی نقی علیہ السلام جو صاحب معجزات مشہورہ ہیں۔

مسیّب (۱) کاظمین سے کربلا معلیٰ جاتے ہوئے راستے میں آتا ہے وہاں پر طفلان حضرت مسلم بن عقیل علیہما السلام محمدؑ اور ابراہیمؑ کا روضہ ہے (۲) جاثم ابوذر روضہ طفلان سے جنوب میں ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔

کربلا معلیٰ (۱) روضہ جناب امام حسین علیہ السلام جس میں جناب علی اکبر اور جناب علی اصغر مدفون ہیں (۲) گنج شہیداں جہاں سب شہدائے کربلا ایک جگہ دفن ہیں اور جناب امام حسین علیہ السلام کی پائنتی طرف دفن ہیں (۳) جناب حبیب بن مظاہرؓ جو رواق میں دفن ہیں۔ (۴) قتل گاہ (۵) حضرت ابراہیم مجاب فرزند امام موسیٰ کاظم جو رواق میں مدفون ہیں۔ (۶) مقام جون جہاں پر حضرت جون شہید ہوئے (۷) کوچہ شیر فضہ (۸) مقام زعفر جن (۹) مقام امیر جہاں جناب امیر نے صفین سے واپسی پر قیام کیا۔ (۱۰) مقام صاحب الزمان نہر پر واقع ہے
(۱۱) باغ امام جعفر صادق علیہ السلام (۱۲) مقام زینبیہ (۱۳) خیمہ گاہ جو مسافر خانہ سید حیدر شاہ پنجابی کے قریب ہے۔ (۱۴) حضرت حرؑ علیہ السلام جو کربلا سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے (۵) روضہ حضرت عباس علیہ السلام (۱۶) دو مقام جہاں بازوئے حضرت عباس قلم ہوئے۔

نقشہ زیارات

نجف اشرف (۱) روضۂ حضرت امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیہما السلام (۲) حضرت آدم علیہ السلام (۳) حضرت نوح علیہ السلام یہ سب ایک ضریح میں مدفون ہیں۔ (۴) وادی السلام اور اسی میں جناب ہود اور جناب صالح علیہما السلام کا روضہ بھی ہے (۵) مقام امام صاحب الزمان بھی وادی میں ہے جس کے قریب جنوب مغرب میں اس مترجم حقیر کے چھوٹے بھائی عابد حسین عالم اجل جو نجف اشرف میں تحصیل علم کے زمانہ میں وفات کر گئے تھے مدفون ہیں۔ مؤمنین سے التماس ہے کہ ان کی مغفرت کے لئے دعا اور فاتحہ پڑھ دیں اور دعا کریں کہ اس حقیر کو بھی جوار امیرالمؤمنین میں جائے قبر نصیب ہو۔ آمین۔

(۶) مقابر علماکرام (۷) مدارس دینیہ کیونکہ نجف اشرف جناب شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے سے مرکز علم اہل شیعہ چلا آرہا ہے (۸) مقام امام زین العابدین علیہ السلام (۹) مسجد حنانہ وادی السلام کے باہر کوفہ جانے والی سڑک پر واقع ہے۔ (۱۰) روضہ جناب کمیل بن زیاد یہ مسجد حنانہ کے قریب ہے جس میں جناب احنف بن قیس اور رشید ہجری صحابی امیرالمؤمنین بھی دفن ہیں۔

کوفہ (۱) مسجد کوفہ (۲) حضرت مسلم بن عقیل (۳) حضرت ہانی بن عروہ (۴) امیرالمؤمنین علیہ السلام کے مکانات (۵) روضہ خدیجہ بنت امیرالمؤمنین (۶) روضہ جناب میثم تمار (۷) روضہ جناب یونس علیہ السلام جو نہر کوفہ پر واقع ہے۔ (۸) مسجد سہلہ جو مسجد کوفہ سے مغرب کی طرف ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے (۹) مسجد صعصعہ بن صوحان (۱۰) مسجد زید بن صوحان یہ دونوں مسجدیں مسجد سہلہ کے قریب ہیں (۱۱) قبر سید ابراہیم جو مسجد سہلہ سے آدھ میل کے فاصلہ پر ہے (۱۲) حلہ میں علماء اعلام کی قبریں ہیں اور حلہ کے قریب مسجد علی بھی ہے (۱۳) ذوالکفل پیغمبر جو کوفہ سے کافی دور نہر کوفہ پر واقع ہے اور ذی الکفل کے نام سے مشہور ہے، شہر موصل میں قبر

جرجیس پیغمبر ہے شہر موصل سے باہر قبر شیث پیغمبر ہے۔

شام

(۱) جناب زینب خاتون کا روضہ جو ستہ زینبیہ سے مشہور ہے اور شام شہر سے تھوڑی دور ہے (۲) مسجد بنی امیہ (قید خانہ اہل بیت (۴) مقام امام زین العابدینؑ (۵) مقام سر امام حسین علیہ السلام (۶) روضہ حضرت یحییٰ علیہ السلام (۷) قبرستان شام (۸) روضہ جناب سکینہ خاتون اور ام کلثومؑ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۹) مقام دفن ستر شہداء (۱۰) روزہ عبد اللہ بن جعفر و بلال موذن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۱۱) ازواج النبیؐ (۱۲) کوہ رقیم، غار اصحاب کہف، چہل ابدال۔

بیت المقدس

بیت المقدس، مسجد اقصیٰ و دیگر انبیاء کرام مثلاً داؤد اور سلیمان علیہما السلام بھی وہیں ہیں

مدینہ منورہ

روضہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ روضہ جناب فاطمۃ الزہرا، جنت البقیع، امام حسن اور امام زین العابدینؑ اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام یہ سب جنت البقیع میں مدفون ہیں جناب فاطمہ بنت اسد جناب حضرت حمزہ و شہداء در مقام احد۔ مسجد قبا۔ محلہ بنی ہاشم، ودک، مقام غدیر جو مدینہ منورہ سے دور مکہ معظمہ کے درمیان موجود ہے، مقام مباہلہ و دیگر تاریخی مقامات ہیں۔

عریضہ پندرہ شعبان

عریضہ جو پندرہ شعبان کو حضرت ولی العصر امام الزمان عجل اللہ فرجہ کی خدمت میں لکھا جاتا ہے

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؛ كَتَبْتُ اِلَيْكَ يَا مَوْلَايَ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ مُسْتَغِيْثًا بِكَ وَشَكَوْتُ مَا نَزَلَ بِيْ مُسْتَجِيْرًا بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ بِكَ مِنْ اَمْرٍ قَدْ اَهَمَّنِيْ وَاَشْغَلَ قَلْبِيْ وَاَطَالَ فِكْرِيْ وَسَلَبَنِيْ بَعْضَ لُبِّيْ وَغَيَّرَ خَطِيْرَ نِعْمَةِ اللهِ عِنْدِيْ وَاَسلمنی عند تخیل ورودہ الخلیل وتبرأمنی عند ترائی اقبالہ الی الحمیم وعجزت عن دفاعہ حیلتی وخاننی فی تحملہ صبری وقوتی فلجأت فیہ الیک وتوکلت وتوسلت فی المسئلۃ للہ جل ثناؤہ علیہ وعلیک فی دفاعہ عنی علما بمکانک من اللہ رب العالمین ولی التدبیر ومالک الامور واثقا بک فی المسارعۃ فی الشفاعۃ الیہ جل ثناؤہ فی امری متیقنا لاجابتہ تبارک وتعالٰی ایاک باعطاء سؤلی وانت یا مولای صلوات اللہ علیک جدیر بتحقیق ظنی وتصدیق املی فیک فی امر

یہاں اپنی حاجت لکھئے

فیما لا طاقۃ لی بحملہ ولا صبر لی علیہ وان کنت مستحقا لہ ولاضعافہ بقبیح افعالی وتفریطی فی الواجبات التی للہ عزوجل فاغثنی یا مولای صلوات اللہ وسلامہ علیک عند اللھف وقدم المسئلۃ للہ عزوجل فی امری قبل حلول التلف وشماتۃ الاعداء فبک بسطت النعمۃ علی واسئل اللہ جل جلالہ لی نصرا عزیزا وفتحا قریبا فیہ بلوغ الآمال وخیر المبادی وخواتیم الاعمال والامن من المخاوف کلھا فی کل حال انہ جل ثناؤہ لما یشاء فعال لما یرید وھو حسبی ونعم الوکیل فی المبدء والمآل ماشاء اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم .... یہاں اپنا نام لکھئے۔

عریضہ میں جو جگہ خالی ہو وہاں اپنی حاجت لکھئے بعد اس عریضہ کو پاک مٹی کے کوزے میں بند کر کے عطر لگا کر دریا یا نہر میں صبح اول وقت ڈال دیجئے اور ڈالتے وقت جو یہ کلام بکارے کہ یا حسین ابن روح سلام علیک اشھد ان وفاتک فی سبیل اللہ وانک حی عند اللہ مرزوق وقد خاطبتک فی حیاتک التی لک عند اللہ عزوجل وھذہ رقعتی وحاجتی الی مولانا صاحب العصر علیہ السلام فسلمھا الیہ فانت الثقۃ الامین ؛

کتبہ شیخ احمد تلمیذ ملک الخطاطین جناب قبلہ حافظ محمد یوسف سدیدی چشتی مدظلہ العالی

اپیل

برائے اشاعت قرآن مجید مترجم مولانا سید مقبول احمد صاحب قبلہ دہلوی مع ضمیمہ موافق ومطابق
درروایات اہل بیت علیہم السلام
(چھٹے پارے سے دسویں پارے تک)

الحمدللہ خدا کا شکر ہے کہ یہ قرآن مجید مقبول ترجمہ مع ضمیمہ اس وقت جو آپ کے ہاتھوں میں ہے تقریباً ساٹھ سال کے بعد شائع ہو رہا ہے۔ اکثر عالم دین اور اس کلام پاک سے عقیدت رکھنے والے حضرات جو اس ترجمہ کو بہت بہتر سمجھتے ہیں اُن کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اس کلام پاک کو پھر سے شائع کیا جائے۔ تقریباً پندرہ سال سے مختلف مجلسوں اور مختلف مقامات میں اس کے تذکرے برابر ہوتے رہے لیکن کسی نے بھی اس کلام پاک کو چھاپنے کی ذمہ داری قبول نہیں کی۔ مجھ حقیر اظہار حسین مالک "حیدری کتب خانہ" بمبئی کا کاروبار بہت مختصر اور چھوٹا ہے لیکن رب العزت نے مجھے اس عظیم کلام پاک کو چھاپنے کے سلسلہ میں جدوجہد کرنے کا جذبہ و حوصلہ عطا فرمایا چند کرم فرماؤں نے بھی اپنی مالی امداد سے نوازا اور وقت بے وقت اس کلام پاک کو مکمل کرنے کیلئے میری ہمت افزائی فرماتے رہے۔ عالیجناب مولانا سید غلام عسکری صاحب قبلہ (تنظیم المکاتب لکھنؤ)، عالیجناب مولانا سید کرار حسین صاحب قبلہ (واعظ مدرسۃ الواعظین لکھنؤ)، عالیجناب مولانا سید ظفر الحسن صاحب قبلہ (بنارس)، عالیجناب مولانا سید ذیشان حیدر صاحب قبلہ جوادی (الہ آباد)، مولانا سید مظفر حسین صاحب طاہر جرول (سکریٹری آل انڈیا شیعہ کانفرنس لکھنؤ)، عالیجناب مولانا مرزا محمد اطہر صاحب قبلہ لکھنؤ، عالیجناب شیخ محمد اسمٰعیل رجبی صاحب قبلہ (پیش امام مغل مسجد بمبئی)، عالیجناب مولانا سید شمیم عالم صاحب قبلہ (پیش امام امامیہ مسجد بمبئی)، عالیجناب مولانا سید کاظم رضا صاحب قبلہ (پیش امام خوجہ مسجد بمبئی) میں ان تمام علمائے کرام، عقیدت مند کرم فرماؤں کا شکر گزار ہوں کہ جنھوں نے خطوط کے ذریعہ میری ہمت افزائی فرمائی اور اپنی دعاؤں سے مجھے سرفراز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اور چہاردہ معصومین علیہم السلام ان کو اجر عطا فرمائے۔ آمین!

خادم ملت
اظہار حسین
مالک حیدری کتب خانہ
۱۴/۱۵ - مرزا علی اسٹریٹ - بمبئی - ۹